

فتاویٰ ختم نبوت

جلد دوم

مرتب

مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری

رکشیں دارالافتاء ختم نبوت کراچی

تحقیق و تخریج

مولانا عزیز الرحمن ثانی مولانا عبد الزاق مجاہد الحاج رانا محمد طفیل جاوید

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ • ملتان • فون: 514122

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نام کتاب :	فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم
جمع و ترتیب :	حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری
طبع اول :	ستمبر ۲۰۰۵ء
صفحات :	۵۱۲
قیمت :	۲۵۰ روپے
ناشر :	عالمی مجلس حفاظتِ نبوت حضورِ باغِ روڈ ملتان
فون نمبر:	061-4514122-061 فیکس: 4542277 لاہوری: 4583486
سٹاکس :	مکتبہ اہلِ علمِ انویٰ مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر:	021-2780337 فیکس: 021-2780340

بسم الله الرحمن الرحيم!

انتساب!

یہ کتاب ستمبر میں شائع ہو رہی ہے۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۷ء میں
 قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پاکستان میں
 ان فتاویٰ جات کو قانون کا درجہ دلوانے کے لئے ”شہدائے ختم
 نبوت“ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد
 خلافت سے لے کر امت مسلمہ کے ہر اس شہید کے نام اس کتاب کو
 منسوب کرتے ہیں جنہوں نے اپنی جان تک رحمت دو عالم ﷺ کی
 وصف خاص وطرہ امتیاز ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربان کر کے
 ابدی حیات حاصل کی۔

مرحب!

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى . اما بعد !

محض اللہ رب العزت کے فضل و کرم احسان و توفیق، عنایت و رحمت سے فتاویٰ ختم نبوت کی دوسری جلد پیش خدمت ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً تیس متداول فتاویٰ جات سے قادیانیت کے خلاف ہزاروں فتادی کو جمع کیا گیا تھا۔ اس جلد ثانی میں ان رسائل کو جمع کر دیا گیا ہے جو مختلف اوقات میں قادیانیت کے خلاف فتادی جات رسائل کی شکل میں شائع ہوتے رہے۔ اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم کی بارش نازل فرمائیں ان حضرات کی ارواح طیبہ پر جنہوں نے قادیانیت کے خلاف فتویٰ کے میدان کو سر کیا۔ اس جلد میں چھوٹے بڑے ۲۱ رسائل شامل ہیں۔ ہم نے تاریخ ترحیب فتویٰ یا تاریخ اشاعت کو سامنے رکھ کر ”اسلامی تقویم تاریخ“ کی کتاب کے مطابق (تقریباً) ترحیب قائم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سودنیان سے درگزر فرمائیں۔ جو رسائل اس جلد میں شامل ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

نام کتاب	مصنف	اشاعت تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی
فتاویٰ قادریہ	مولانا محمد قادریؒ	۱۳۰۱ھ	۱۸۸۳ء
رحم اللہ علیا طین براغلو طات البراہین	مولانا غلام دیکگیر قصوریؒ	صفر ۱۳۰۲ھ	نومبر ۱۸۸۳ء
﴿فتادی علمائے پنجاب و ہندوستان﴾			
بجن مرزا غلام احمد ساکن قادیانؒ	مولانا محمد حسین بٹالویؒ	۱۳۰۷/۸ھ	۱۸۹۰ء
﴿فتویٰ تکفیر منکر عروج جسمی﴾			
دنزل عیسیٰ علیہ السلامؑ	مولانا قاضی عبید اللہؒ	۱۳۱۱ھ	۱۸۹۳ء
دورہ زاہدیت! بر فرقہ احمدیہ	مولانا قاضی محمد زاہد الحسنیؒ	جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ	اگست ۱۹۰۳ء
قہرزدانی بردجال قادیانی	حافظ سید پیر ظہور شاہ قادریؒ	رجب ۱۳۳۰ھ	جون ۱۹۱۲ء
﴿القول الصخیح﴾			
فی مکائد المسیح! ﴿﴾	مولانا محمد سہیل دیوبند	صفر ۱۳۳۱ھ	جنوری ۱۹۱۳ء
فتویٰ تکفیر قادیان	کتب خانہ اعزاز بیہ دیوبند	رجب ۱۳۳۶ھ	اپریل ۱۹۱۸ء
﴿استنکاف المسلمین﴾			
عن مخالطة المرزا اثیین! ﴿﴾	انجمن حفظ المسلمین امرتسر	ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ	اگست ۱۹۲۰ء

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان مولانا احمد سعید گوجرانوالہ
مرزائی کا جنازہ اور

اس کے نہ پڑھنے کا حکم ﴿ حافظ عبدالحق ”سیالکوٹ“
﴿ عرب و عجم کے دیوبندی بریلوی

الجمہیت اور شیعہ علماء کا متفقہ فتویٰ ﴿ اہلبیان علاقہ ہائیںہ
﴿ علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ

قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی
﴿ قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی

﴿ القادیانیۃ فی نظر علماء الامۃ الاسلامیۃ ﴿ علمائے حرمین و شام
﴿ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ اسلامی

عدل و انصاف کے عین مطابق ہے ﴿ مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی
﴿ استفسارات حول

الطائفۃ القادیانیۃ ﴿ مجمع فقہ الاسلامی جدہ
﴿ مسلمانوں کے قبرستان میں

قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں ﴿ مولانا عبد اللہ کلام
﴿ قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں ﴿

فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام مولانا منظور احمد چنیوٹی
﴿ قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں ﴿

علمی و تحقیقی فتویٰ مولانا عبید اللہ عقیف
﴿ قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں ﴿

فتویٰ شریعت غزّا (۲۱) انجمن اہل حدیث و زیر آباد
﴿ قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں ﴿

اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت مولانا محمد مراد صاحب مدظلہ
﴿ قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں ﴿

ان کے علاوہ مزید رسائل ایسے بھی ہیں جو قادیانی کفریات کی شرعی حیثیت متعین کرنے کے نقطہ سے لکھے گئے۔
انہیں ہم انشاء اللہ العزیز! فتاویٰ ختم نبوت کی تیسری جلد میں شائع کریں گے۔ یوں قادیانی فتنہ سے متعلق امت مسلمہ کی
فتاویٰ جات کی تمام جدوجہد ان تین جلدوں میں جمع ہو جائے گی۔ حق تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم
نبوت کی اس سعی کو بھی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔ بحرمۃ النبی الامی الکریم!

فقیر اللہ و سایا
۲۸ اگست ۲۰۰۵ء

بسم الله الرحمن الرحيم!

فہرست رسائل مشمولہ فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم!

۳	☆ انتساب
۵/۴	☆ پیش لفظ
۶	☆ فہرست
۷۱ فتاویٰ قادریہ
۲۱۲ رحمہ اللہ یطین برا غلوطات البراہین
۹۳۳ فتاویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان
۱۷۷۴ فتویٰ تکفیر مکر عروج جسمی و نزول عیسیٰ علیہ السلام
۲۲۱۵ درہ ز اہدیہ!
۲۳۳۶ قہر یزدانی و بدجال قادیانی
۲۶۱۷ القول الصحيح فی مکائد المسيح!
۲۸۷۸ فتویٰ تکفیر قادیان
۳۰۳۹ استنکاف المسلمین عن مخالطة المرزاثیین!
۳۳۳۱۰ مرزائی کا جنازہ اور مسلمان
۳۵۳۱۱ مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا حکم
۳۵۷۱۲ عرب و عجم کے دیوبندی بریلوی اہل حدیث اور شیعہ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ
۳۶۵۱۳ علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ! قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں
۳۷۳۱۴ القادیانۃ فی نظر علماء الامۃ الاسلامیۃ!
۳۸۵۱۵ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ (اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے)
۴۰۱۱۶ استفسارات حول الطائفة القادیانیۃ!
۴۱۵۱۷ مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں
۴۲۱۱۸ فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام
۴۷۵۱۹ علمی و تحقیقی فتویٰ
۴۸۳۲۰ فتویٰ شریعت غزالی (۲/۱)
۵۰۳۲۱ اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَجْلَدِ اَلْاِسْتِثْنَاءِ اَلْاِسْتِثْنَاءِ اَلْاِسْتِثْنَاءِ

اقتباس از

فتاویٰ قادریہ

ص ۲۶ تا ۴۷

از

حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ

تعارف

فتاویٰ قادریہ سے اقتباس

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم • اما بعد!

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتداء میں جب پر پزے نکالے اور سوادِ عظیم اہل سنت کی شاہراہ سے علیحدہ قدم مارا تو وہ اپنی جنم بھومی قادیان سے لدھیانہ آیا اور وہاں آکر اس نے اپنے کفریہ عقائد کا اپنے مخصوص حلقہ میں پرچار شروع کیا تو اس وقت سب سے پہلے قادیانی کفر کے سامنے اللہ تعالیٰ نے علمائے لدھیانہ کو سد سکندری کے طور پر کھڑا کر دیا۔ تب اوائل ۱۳۰۱ھ (مطابق ۱۸۸۳ء) میں لدھیانہ کے حضرت مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ کے صاحبزادگان حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ حضرت مولانا عبدالعزیز لدھیانویؒ نے فتنہ قادیانیت کے خلاف معرکہ حق قائم کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر متوقع طور پر ان حضرات کی لٹکارنے ایسا زچ کیا کہ مرزا قادیانی بدحواسی سے بدزبانی تک جا پہنچا۔ اس معرکہ ۱۳۰۱ھ کی تفصیل حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ نے ”فتاویٰ قادریہ“ اشاعت اول ربیع الاول ۱۳۱۹ھ مطابق جون ۱۹۰۱ء میں قلمبند کی ہے۔ جو فتاویٰ قادریہ کے ۲۶ سے ۳۷ تک میں صفحات پر مشتمل ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کے رد و براہ اس کے کفری حقیقت المشرع کرنے کی پہلی کامیاب کوشش ہے۔ اس لئے اس کتاب میں سب سے پہلے رسالہ کے طور پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

قارئین کرام! خوشی محسوس کریں گے کہ ”جماعتی سطح“ پر سب سے پہلے قادیانی فتنہ کو ناکوں چنے چبوانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے ”مجلس احرار اسلام ہند“ کو نصیب کی۔ جس کے سربراہ اسی خاندان علمائے لدھیانہ کے چشم و چراغ ان کی روایات کے امین ہمارے مخدوم و مطاع حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ تھے۔ جنہوں نے اپنی جماعتی و خاندانی ذمہ داری کو ایسے نبھایا کہ اس پر دنیا عیش و عشرت کراٹھی۔ حق تعالیٰ اس عظیم خاندان کی باقیات کو تازیت قادیانی فتنہ کے تعاقب کے لئے پاک و ہند میں مزید درمیدار عطاء کلمۃ الحق کی توفیق رفیق فرمائیں۔ یاد رہے کہ احتساب قادیانیت کی جلد ہم میں سب سے پہلا تکفیری فتویٰ کے حوالہ سے ایک رسالہ کے ابتدائی تعارف میں چند گزارشات کی تھیں۔ لیکن ہجری و عیسوی تاریخوں کی تقویم میں سہو ہوا جس پر فاضل بھائی حضرت مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی نے متنبہ کیا۔ جس کا اعتراف سہو کے ساتھ شکر یہ لازم ہے۔

فقیر اللہ وسایا

۲۶ اگست ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی اپنا ایمان قائم کر کے اس بارے میں گفتگو شروع کرتا تو فوراً اس کو جواب میں ہم یہ رسالہ پیش کرتے
حسبی اللہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر وہی هذا۔

بعد الحمد والصلوة محمد بن مولانا مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی بیچ خدمت اہل اسلام کے عرض
کرتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کی تکفیر باعث کلمات کفریہ کے اذل ۱۳۰۱ ہجری میں ہمارے ہی خاندان سے شروع
ہوئی اس وقت اکثر لوگ ہمارے مخالف رہے بعد میں رفتہ رفتہ کل اہل علم نے قادیانی کے خال مضل ہونے پر
اتفاق کیا حتیٰ کہ علماء حرم شریفین نے بھی قادیانی پر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ تحریر کر دیا جیسا کہ
رسائل مولانا مولوی غلام دھیمر صاحب میں تفصیل وار موجود ہے اگرچہ ان فتوؤں سے لوگوں کو بہت ہدایت ہوئی
لیکن بعض بعض کو رہبانوں کو اس آفتاب ہدایت مآب سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ شعر ۔
تھی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کمال
کہ خضر از آب حیاں تشنه ی آرد سکندر

یعنی جو کفریات اس کے صاف صاف آیات قطعیات کے مخالف ہیں ان پر ان کے ایمان کی بنیاد ہے
جیسا کہ رسالہ ازالۃ اللابام میں عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے اور جو خدا تعالیٰ جل شانہ نے ان کے مجزے
مثل احوال اموات اور بار زادانینوں کو پینا کرنا اور جانور مٹی سے بنا کر خدا کے حکم سے جاندار بنا دینا وغیرہ وغیرہ
جن کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے ان سب کو اس قادیانی نے مشرکانہ خیال لکھ کر منکر قرآن ہو کر اپنا کفر ظاہر
کر کے زمرہ مرتدین میں داخل ہوا اکثر مباحثات میں قادیانی اس امر پر زور دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے
ہیں اور ان کے فوت ہونے کا ثبوت آیات قرآنیہ میں موجود ہے اگرچہ اس کا جواب علماء اسلام و دینان حکمن اپنی
اپنی تصانیفوں میں دے چکے ہیں لیکن ہماری طرف سے بھی اس امر کا جواب دینا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے لہذا
اس عاجز نے اس کا جواب لکھنا شروع کیا اور تا م اس کا کشف العطاء من ضل وغوی و کہا حسبی
اللہ و نعم الوکیل و نعم المولی و نعم الکفیل اور ترتیب دیا گیا یہ رسالہ اوپر مقدمہ اور مقدمہ اور خاتمہ کے
مقدمہ میں اصطلاحات علم اصول کی بیان کی جاتی ہیں جو واسطے استنباط احکام کے معلوم ہوتا ان کا نہایت ضروری
ہے۔ ظاہر اس کلام کو کہتے ہیں جس کا مطلب الفاظ سے صاف صاف ظاہر ہو۔ قال فی المنار الظاہر اسم
الکلام ظہر المراد به للسمع بصیغۃ نص وہ جس کے واسطے کلام چلائی گئی ہو النص ماسبق الکلام لاجلہ
کذا فی نور الانوار مثلاً ان دونوں کی یہ آیت ہے۔ ”احل اللہ البیع و حرم الربو“ یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ
نے بیع کو اور حرام کیا سود کو یہ آیت بیع کے حلال اور سود کے حرام ہونے پر بطور ظاہر کے دلالت کر رہی ہے بیع اور
سود میں جو فرق اس آیت سے شارح کو مقصود ہے اس پر دلالت اس کی بطور نص کے ہے اور حکم ظاہر اور نص کا یہ
ہے کہ جو ان دونوں سے ثابت ہو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ قال فی نور الانوار و حکمها وجوب العلم

بالذی ظہر منہما علی سبیل القطع والیقین یعنی ان دونوں سے جو احکام ثابت ہوں وہ قطعی اور یقینی ہوتے ہیں مفسر وہ ہے جو اپنی مراد پر ایسا واضح ہو کہ کسی تاویل کی اس میں گنجائش نہ ہو قال فی المنار المفسر ما ازداد وضوحا حلّی النص علی وجہ لا یقی معہ احتمال التأویل ببیان الشارع و حکمہ وجوب العمل بہ یعنی ظاہر اور نص اگرچہ قطعی ہیں لیکن احتمال تاویل کو مانع نہیں یعنی اگر کوئی دلیل قطعی اس امر پر دلالت کرے کہ یہاں ظاہری معنی حقیقی مراد نہیں بلکہ مجازی مراد ہیں تو اس وقت ظاہری معنی ظاہر اور نص میں مراد نہیں لیے جائیں گے اور مفسر میں ایسے احتمال کو گنجائش نہیں کیونکہ شارع کے بیان کرنے سے اس کی اصلی مراد معلوم ہو گئی جیسا کہ آیت وقابلو المشرکین کافہ میں لفظ کافہ کا واسطے بیان کرنے اس امر کے زیادہ کیا گیا ہے کہ تا احتمال اس امر کا باقی نہ رہے کہ شاید مشرکین سے بعض مشرک مراد ہوں کل مراد نہ ہوں اور حکم مفسر کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ ساتھ احتمال منسوخ ہو جانے کے یعنی اس کے منسوخ کرنے کے واسطے شارع حکم لگا سکتا ہے قال فی نور الانوار و حکمہ وجوب العمل بہ علی احتمال النسخ ای فی زمان النبی و فیما بعدہ فکل القرآن معکم لا یحتمل النسخ اور محکم اس کا نام ہے جس کا مفہوم قابل نسخ و تبدیل نہ ہو۔ قال فی المنار المحکم ما احکم المراد بہ عن احتمال النسخ والتبدل اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے اور کسی احتمال کو اس میں گنجائش نہیں قال فی المنار د حکمہ وجوب العمل بہ من غیر احتمال کقولہ تعالیٰ ان اللہ بکل شیء علیم یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ہر شے کو جانتا ہے یہ مضمون قابل نسخ و تبدیل نہیں اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ ہر شے کا علم ہے خفی وہ ہے جس کی مراد بغیر غور کرنے کے معلوم نہ ہو۔ قال فی المنار الخفی فما خفی مرادہ بعارض لا ینال الا بالطلب جیسا کہ آیت السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما کی ظاہر ہے چور کے حق میں اور خفی ہے طرار یعنی کیسہ بر کے حق میں چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بلا غور کرنے کے فوراً معلوم ہو جاتا ہے لیکن طرار کے ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بعد غور کے مفہوم ہوتا ہے کہ طرار کی چوری معمولی چوریوں سے بڑھ کر ہے اس واسطے اس کا ہاتھ ضرور کاٹنا چاہیے اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس میں غور کر کے معلوم کرے کہ اس کے خفی ہونے کا کیا سبب ہے تاکہ اس کی مراد معلوم ہو۔ قال فی المنار و حکمہ انظر فیہ لیعلم ان الخفاء لمزینہ او نقصان لیظہر المراد بہ اور مشکل اس کا نام ہے جو اپنے جیسوں میں داخل ہو کر مشتبہ ہو جائے حکم اس کا یہ ہے اس کی مراد پر حق ہونے کا اعتقاد کرنا پھر متوجہ ہو کر غور اور تامل کرنا یہاں تک کہ اس کی مراد ظاہر ہو جائے۔ قال فی نور الانوار والمشکل فهو الداخل فی اشکالہ و حکمہ اعتقاد الخفیۃ فیما هو المراد ثم الاقبال علی الطلب والتامل فیہ الی ان ستبین المراد جیسا کہ آیت فاتو حرتکم انی شتمتم میں لفظ اتنی کا مشتبہ ہو گیا کیونکہ اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک معنی اس کے من میں اس یعنی کسی مکان سے اور دوسرے معنی اس کے کیف یعنی کسی طرح جب غور اور تامل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس آیت میں کیف کے معنوں میں مستعمل ہے کیونکہ لفظ حرت جو زراعت کے معنوں میں ہے وہ اسی معنی کو معین کرتا ہے اور مجمل وہ ہے جس میں معانی کے ازدحام سے مراد اس کی ایسے مشتبہ ہو جائے کہ اس کی عبارت میں فکر کرنے سے اشتباہ رفع نہ ہو بلکہ اجمال کرنے والے سے اس کی تفسیر معلوم کرنے کی حاجت پڑے اور حکم اس کا اس کی مراد کو برحق اعتقاد کرنا اور توقف کرنا یہاں تک کہ ظاہر ہو ساتھ بیان کرنے اجمال کنندہ کے قال فی نور الانوار اما المعجل فما ازدهمت فیہ المعانی واشنبہ المراد بہ اشتباہا لا یدرک بنفس العبارة بل بالرجوع الی الاستفسار ثم الطلب ثم التامل و حکمہ

اعتقاد الخفیہ فیما هو المراد والتوقف فیہ الی ان یتبین بیان المجمعل کا الصلوٰۃ والزکوٰۃ یعنی لفظ صلوٰۃ وزکوٰۃ کا آیت اقیمو الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ میں مجمل تھا کیونکہ معنی صلوٰۃ کے لغت عرب میں دعا کے ہیں اور معلوم نہ ہوا کہ کوئی دعا یہاں مراد ہے پس استفسار کرنے سے آنحضرت ﷺ نے بیان کر دیا اور اس کو ادا کر کے ہم کو معلوم کرا دیا کہ یہاں قیام رکوع بخود والی دعا مراد ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے معنی لغت میں پڑھنے کے ہیں اور یہاں یہ مراد نہیں بعد استفسار کرنے کے آنحضرت ﷺ نے بیان فرما دیا کہ اس کے معنی چالیسواں حصہ مال کا بعد ایک سال کے ادا کرنا ہے اور تشابہ وہ ہے جس کی مراد کا معلوم ہونا قبل روز قیامت ممکن نہ ہوا اور حکم اس کا یہ ہے کہ اپنے اعتقاد میں جو اس سے شارع نے مراد رکھا ہے حق جاننا قبل معلوم ہونے اس مراد کے جیسا کہ حروف مقطعات جو سورتوں کے اوائل میں ہیں مثل الم وغیرہ کے قال فی نور الانوار المتشابه فهو اسم لما انقطع رجاء معرفتہ المراد منہ ولا برجعی بدہہ اصلا کا المقطعات فی اوائل السور مثل الم حم۔ ظہور کے مراتب میں محکم کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے مفرک درجہ نص سے اور نص کا ظاہر سے اعلیٰ ہے پس سب سے محکم کا درجہ اعلیٰ اور ظاہر کا سب سے ادنیٰ ہوا۔ اور خدا میں سب سے زیادہ خفی تشابہ ہے اور مجمل مشکل سے اور مشکل خفی سے زیادہ ہے پس تشابہ کا درجہ خدا میں اعلیٰ ہوا اور خفی کا سب سے ادنیٰ۔ بروقت تعارض جس کا مرتبہ ظہور میں اعلیٰ ہوگا اس پر عمل کیا جائے گا اور جس کا مرتبہ خدا میں کم ہوگا وہ اس پر جس میں خدا زیادہ ہے غالب ہوگا جیسا کہ تحصیل اس کی نور الانوار وغیرہ کتب اصول میں مذکور ہے مقصد اس میں عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور آخر زمانہ میں نازل ہونے کا بیان ہے دلائل شرعیہ قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس ہیں آیات قرآنیہ کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے بعد اس کے حدیث ہے بعد ازاں اجماع ہے اگر تینوں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو قیاس مجتہد سے دلیل چکری جاتی ہے چونکہ اس مقصد کے اثبات کے واسطے قرآن اور احادیث اور اجماع موجود ہیں قیاسی دلائل سے ثابت کرنا ضرور نہیں لہذا ترتیب وار دلائل مثلاً کو واسطے اثبات اس مقصد کے بیان کرتا ہوں حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر قال اللہ تعالیٰ و قولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فیہ لفی شک منہ ومالہم بہ من علم الاتباع الظن وما قتلوه یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیمًا ترجمہ: اس کا باجماع وہ موضع القرآن سے مع بعض فوائد کے نقل کیا جاتا ہے اور لعنت کی ہم نے اہل کتاب پر اور بسبب کہتے ان کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کے کو بخیر اللہ کا تھا اور نہیں مارا اس کو اور نہ سولی دی اس کو لیکن شبہ ڈالا گیا واسطے ان کے اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا انھوں نے سچ اس کے البتہ سچ شک کے ہیں اس سے نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے کچھ علم مگر یہودی کرنا گمان کا اور نہ مارا اس کو یہ یقین بلکہ اٹھا لیا اس کو اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ غالب حکمت دالا۔ فائدہ! یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مارا عیسیٰ کو۔ اللہ نے فرمایا اس کو ہرگز نہیں مارا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی ایک صورت ان کو بتا دی اس کو سولی چڑھایا پھر فرمایا کہ نصاریٰ بھی ازل سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو مارا نہیں وہ زندہ ہے لیکن تحقیق نہیں سمجھتے کئی باتیں کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بدن کو مارا ان کی روح اللہ کے پاس چڑھ گئی بعض کہتے ہیں مارا تھا پھر تین روز میں زندہ ہو کر بدن سے چڑھ گئے ہر طرح وہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کو نہیں مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے اس نے بتایا اس کی صورت کو مارا اور ان کے پکڑتے وقت نصاریٰ سرک گئے تھے اور یہود ابھی نہ پہنچے تھے اس دن کی خبر نہ ان کو نہ ان کو تمام ہوئی عبارت موضع القرآن کی بقدر حاجت چونکہ اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ جو لوگ

عیسیٰ کو مقتول یا مصلوب گمان کر کے ان کا فوت ہونا قرار دیتے ہیں بالکل غلطی پر ہیں اگرچہ شروع اس آیت کا واسطے مضمون مذکورہ کے بموجب قاعدہ اصول نص قطعی الدلالت تھا لیکن تاکیداً بار بار بیان کرنا شارع کا اس مضمون کو اور اخیر میں آپ کا اٹھا لینا جتنا کر کل احتمالات کا سلسلہ یک لخت کاٹ ڈالا جس یہ آیت بموجب قاعدہ اصول قسم مفسر میں داخل ہوئی البتہ لفظ بل رفعہ اللہ میں کسی قدر اجمال تھا سو احادیث میں یہ مضمون تفصیلاً آنحضرت ﷺ نے بیان فرما کر اس کا اجمال دور کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا قیامت کے نزدیک آپ آسمان سے نزول فرمائیں گے جیسا کہ صحیح بخاری اور اس کی شرح وغیرہ سے بیکہ نقل کیا جائے گا۔ خلاصہ مطلب اس کلام کا یہ ہے کہ اس آیت سے زندہ اٹھا لینا آپ کا اسی جسم غضری کے ساتھ قطعی طور پر ثابت ہے اور اس میں کسی احتمال کو مخفی نہیں پس یہ آیت واسطے ثبوت مضمون مذکور کے آیت اقصیٰ المصلوۃ سے جو واسطے فرضیت نماز کے داروہ ہے یقینی ہونے میں بدرجہا عالی ہے کیونکہ یہ آیت اصل میں مجمل تھی نماز کا ثبوت اس سے قبل بیان کرنے آنحضرت ﷺ کے نہیں ہو سکتا تھا اور آیت وما قتلوه آہ واسطے مضمون مذکور کے نص اور مفسر ہے خود بخود یہ آیت واسطے ثبوت زندگی عیسیٰ ﷺ کے کافی اور وافی ہے جو شخص نماز کی فرضیت سے انکار کرے اس پر اہل اسلام کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ پس جو شخص زندگی عیسیٰ ﷺ کا منکر ہو اس پر فتویٰ کفر کا دینا نہایت ضروری ہوا کیونکہ یہ آیت نماز کی آیت سے یقینی ہونے میں بہت عالی مرتبہ پر ہے۔ کما مرغیر مودہ پس جو شخص نماز کے منکر کو کافر قرار دے اور عیسیٰ ﷺ کی زندگی کے منکر کو ایماندار اعتقاد کرے پرلے درجہ کا ضال اور مضل ہے جب خدا تعالیٰ نے زندگی عیسیٰ ﷺ کی یقینی طور پر بیان فرمائی اب بعد میں آپ کے انتقال ہونے کا حال بیان فرمایا۔ وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القیامتہ یکون علیہم شہیداً۔ اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلی موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا اس پر گواہ یعنی اہل کتاب آپ کو زندہ دیکھ کر ایمان لائیں گے اور ان کے کل شبہ رفع ہو جائیں گے بعد اس کے آپ انتقال فرمائیں گے جیسا کہ ابو ہریرہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً و اقرا وان شتمم وان من اهل الکتاب الا یہ رواہ الشیخان ”اگرچہ آیت میں اجمالاً بیان تھا لیکن آنحضرت ﷺ کے بیان کرنے سے صاف ظاہر ہو گیا کہ آپ آخری زمانہ میں ضرور نزول فرمائیں گے یعنی جیسا کہ نماز کے واسطے آیۃ اقیمو الصلوۃ اور زکوۃ کے بارے میں والتوا نواکوا واروہ ان دونوں آیتوں میں حکم نماز اور زکوۃ کا اجمالاً مذکور ہے اوقات اور عود رکعات وغیرہ جو نماز میں ضروری ہیں کسی ایک کا بھی ذکر نہیں اسی طرح جو زکوۃ واجب ہونے کی شرائط اور اسباب شرعاً ضروری ہیں اس آیت میں ان میں سے ایک بھی مذکور نہیں فقط آنحضرت ﷺ کے بیان کرنے سے سب حال معلوم ہوا اسی طرح اگرچہ اس آیت میں ایمان لانا اہل کتاب کا حضرت عیسیٰ ﷺ پر بیان ہے نزول وغیرہ امور کا حال حضور ﷺ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا پس جیسا کہ آیت اقیمو الصلوۃ وآیتہ واتوا الزکوۃ واسطے فرضیت نماز اور زکوۃ کے قطعیات سے ہے ان کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اسی طرح یہ آیت بھی عیسیٰ ﷺ کی زندگی پر قطعی طور پر دلالت کر رہی ہے۔ فان قلت لا یستقیم هذا الا لادلال الا ان یکون الضمیر ان راجعین الی عیسیٰ علیہ السلام اللبیسوا ی زیف هذا الاحتمال ورجح عود ضمیر موته الی اهل الکتاب موند القراءة ابی ابن کعب قبل موته و تبعہ مصنف المظہری حیث قال قلت نزول عیسیٰ قبل یوم القیامتہ حق وان یهلك فی زمانہ الملل

كلها الا الاسلام حق ثابت بالصحيح من الاحاديث المرفوعة ليكن كونه مستفاد امن هذه الآية و
تاويل الآية بارجاع ضمير الثانى الى عيسى عليه السلام ممنوع وكيف يصح هذا التاويل مع ان
كلمته ان من اهل الكتاب شامل لموجودين فى زمن النبى ﷺ الله سواء كان هذا لحكم خاصا
بهم او لا فان حقيقته الكلام للحال ولا وجه لان يراد به فريق من اهل الكتاب يوجدون حين نزول
عيسى عليه السلام فالتاويل الصحيح هو ارجاع الضمير الثانى الى اهل الكتاب ويؤنده قراءة ابى بن
كعب انتهى قلت قولهما باطل لكونه مخالفا لما عليه الجمهور من المحققين كصاحب المدارك
والامام الرازى وشرح البخارى وغيرهم قال فى المدارك الضميران لعيسى عليه السلام ليؤمنن
لعيسى قبل الموت عيسى وهم اهل الكتاب الذين يكونون فى زمان نزول عيسى روى انه ينزل من
السماء فى آخر الزمان فلا يبقى احد من اهل الكتاب الا ليؤمنن به حتى تكون الملة واحدة وهى
ملته الاسلام وبمثله فى التفسير الكبير وغيره من التفسير وشرح البخارى وغيرها من كتب
الحديث و تمسكهما بقراءة ابى بن كعب او هن من نسج العنكبوت لان قراءة ابى بن كعب ليست
بمعتبرة ولا متضادة فالعمل عليهما واجب كما صرح الا صوليون فى قوله تعالى حتى يظهرن
بقرائى التشديد والتخفيف بوجوب الغسل للحائض لجواز الوطى ان قطع دمه فى مادون العشرة
عملا بقراءة التشديد و عدم وجوبه ان قطع بعد تمام العشرة عملا بقراءة التخفيف دهنها ايضا
كذلك فان ايمانهم قبل موت عيسى عليه السلام فى زمن نزوله لا يمكن الا قبل موتهم لان ما بعد
الموت لم يبق احد مكلفا بل لم يبق اهلا للايمان قبيل الموت وقت معانته ملائكة العذاب كما بين
فى موضعه واما قول صاحب المظهرى لوجه لان براد من لفظ اهل الكتاب فريق يوجدون آه ظاهر
الفساد لان الاضافة واللام تكونان للعهد مالم تقم القرينة على خلافه دهنها ايضا للعهد للذين
يوجدون فى زمن نزول عيسى عليه السلام ولم تقم قرينة على خلافه بل القرائن قائمته على هذا
العهد سندكرها عن قريب انشاء الله تعالى الا ترى ان ما ذكر فى المدارك من لفظ الحديث فلا
يبقى احد من اهل الكتاب آه لا يمكن ان مراد به غير الذين يوجدون فى زمانه نزول عليه السلام و
كذا من لفظ الخطاب الذى هو موضوع للحاضر اريد به الذين يوجدون فى آخر الزمان قطعاً هو
قوله عليه الصلاة والسلام ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم الحديث وبالجمله القول بعدم كون
نزول عيسى عليه السلام مستفاد امن هذه الآية بعد ادعاء عقلية نزوله فى آخر الزمان مستدلاً
بالاحاديث الصحيح كما مر من صاحب المظهرى ليس على ما ينبغي لان الاحاديث كلها وحى من
الله عزوجل لقوله تعالى وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى فى الواجب علينا ان نعقد انها
مطابقة للقران سيما اذا ظهر لنا وجهه المطابقة نعت مع كونها مؤيدة باقوال الصحابة الذين شاهد
الوحى وكانوا معصومين فى تبليغ الشرائع كما هو فيما نحن فيه فالتمسك بها واجبه وعلينا ان
نذكر الوجوه التى تدل على ان الضمير الثانى راجع الى عيسى عليه السلام الوجه الاول انه يلزم
على تقدير ارجاع الضمير الثانى الى اهل الكتاب الانتشاء فى الضمائر وهو قاذح للبلاغته
فاختياره فى الكلام القديم فترته بلا مرتبه ولذا لم يذهب اليه اكثر هم قال بدر الدين العيني فى

شرح البخاری روى عن طريق ابى رجاء عن الحسن قال قبل موت عيسى عليه السلام واللہ وانہ لمحي ولكن اذا انزل آمنوا به اجمعون وذهب اليه اكثر اهل العلم انتهى و الوجه الثاني ان السياق والسباق كلاهما يرجحان ان الضمير الثانى راجع الى عيسى عليه السلام لاول الكلام لما الخبر الى ان عيسى عليه السلام حتى فمقتضى المقام ان يذكر موته وذلك لا يستقيم الا بارجاع الضمير الثانى الى عيسى عليه السلام والوجه الثالث ان على هذا التقدير تكون هذه الآيتہ دليلاً آخر على منكرى حياته فان ايمان اهل الكتاب لما كان منوطاً بحيوته استحال ان يموت قبله والوجه الرابع انه اذا اريد من الضمير الثانى اهل الكتاب لا يكون المفادۃ بل اعادۃ لان قوله تعالى ليؤمنن دال على انهم وقت الايمان يكونون احياء لان الحيوة من لوازم الايمان والشئى اذا ثبت ثبت بلوازمه فاثبات حيوتهم ثانياً بهد الضمير لا يكون الا اعادۃ بخلاف ما اذا اريد منه عيسى عليه السلام فانه حينئذ يكون افادۃ قطعاً لان مفادہ وهو كون عيسى عليه السلام حياً فى وقت ايمانهم به لم يكن معلوماً من قبل ومن المعلوم ان حمل الكلام البليغ سيما الكلام المعجز على الافادۃ اولی لا سيما الافادۃ التى ازاد بها اعجاز القرآن لكونه الاعلى نزوله من السماء لان الموت لا تكون الا فى الارض لقوله تعالى وفيها نعيذكم وذلك يستلزم نزوله من السماء يعنى كما ان الآيتہ السابقة دلت على كونه مرفوعاً الى السماء كذلك هذه الآيتہ دلت على موته فى الارض بعد نزوله وهو من المغيبات الخارجة عن طوق البشر الدالة على اعجاز القرآن بابلغ وجه والوجه الخامس انه يلزم على تقدير ارجاع الضمير الى اهل الكتاب ان كل احد منهم يومن لعيسى عليه السلام قبل موتهم وهو خلاف الظاهر والتاويل بان المراد انهم يومنون وقت معاينة العذاب قبيل الموت وان لم يطلع عليه احد من جلسائه لا طائل تحته لانه لم تقم به حجته عليهم بل لهم ان يقولوا لو كان القرآن من كلام الله لم يتخلف لانه يستلزم الكذب فى كلامه تعالى الله عن ذلك علواً كبيراً بخلاف ما اذا ريد به عيسى عليه السلام فان الآيتہ حينئذ تصر حجته لنا بعد ما كانت حجته علينا قال العلامة بدر الدين العيني فى شرحه للبخارى والحكمة فى نزول عيسى عليه السلام الرد على اهل الكتاب فى زعمهم الباطل انهم قتلوه و صلبوه فيبين الله تعالى كذبهم انتهى. " خلاصه مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری میں ضمیر قبل موتہ سے الٰہی کتاب کا لفظ مراد لینا صحیح قرار دیا ہے اور اس کی تائید میں قرآۃ الہی بن کعب جو قبل موتہم کے لفظ کے ساتھ مروی ہے پیش کی ہے اور نیز صاحب مظہری نے لفظ الٰہی کتاب سے آخری زمانہ کے یہود نصاریٰ کا مراد لینا بے وجہ ٹھہرایا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول ان کا بالکل بے اصل ہے اسی واسطے اکثر اہل علم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مراد لینا صحیح قرار دیا ہے اور قرآۃ الہی بن کعب جو قبل موتہم کے لفظ سے مروی ہے قبل موتہ کے مخالف نہیں ہے کتب اصول میں لکھا ہے جہاں دو قرأتیں باہم مخالف نہ ہوں دونوں پر عمل کرنا لازم ہے جیسا کہ لفظ بتطہرن میں دو قرأتیں تخفیف اور تشدید کے ساتھ مروی ہیں دونوں پر عمل کر کے علماء نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ تخفیف کی قرآۃ سے وہ عورت مراد لی جائے جس کا حیض بعد دس روز کے بند ہوا ہے اس سے مجامعت کرنی شوہر کو اسی وقت درست ہے عورت کا غسل کرنا شرط نہیں ہے اور تشدید کی قرآۃ سے وہ عورت مراد لی گئی ہے جو قبل گزرنے دس روز کے حیض اس کا بند ہو گیا ہو تو ایسی عورت جب

تک نسل نہ کر لے اس سے جماعت کرنی شوہر کو درست نہیں۔ اسی طرح یہاں بھی دونوں قراؤں پر عمل ہو سکتا ہے یعنی قبل موتہ زندگی عیسیٰ علیہ السلام کی اور قبل موتہ مومن سے اہل کتاب کا زندہ ہونا مراد لینا درست ہے۔ یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آخر زمانہ میں نزول فرمائیں گے جو اس وقت اہل کتاب بقید حیات ہوں گے آپ کو زندہ دیکھ کر آپ پر ایمان لائیں گے جیسا کہ احادیث صحاح سے اس امر کا حق ہونا خود صاحب مظہری نے بڑی شد و مد سے بیان کیا ہے پس اہل کتاب کا مراد لینا ضمیر ثانی سے بوجوہات ذیل بالکل بے محل ہے۔ وجہ اول یہ ہے کہ ضمیر بہ سے عیسیٰ علیہ السلام کا اور ضمیر قبل موتہ سے اہل کتاب مراد لینے سے ضمیروں میں انتشار لازم آتا ہے اور یہ امر اہل بلاغت کے نزدیک مذموم و قبیح ہے پس کلام الہی میں ایسے احتمال کا جاری کرنا نہایت بے جا ہے وجہ دوم یہ ہے کہ جب آیت کا سابق اور سیاق آپ کی زندگی و انتقال کے بیان میں ہے پس موت کا ذکر غیر کی طرف راجع کرنا خلاف عقل و نقل ہے۔ وجہ سوم یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مراد لینے سے دوسری دلیل واسطے رد مکرین حیوة کے قائم ہوتی ہے یعنی جب تک کل اہل کتاب ان پر ایمان نہیں لائیں گے وہ فوت نہ ہوں گے۔ وجہ چہارم یہ ہے کہ ایمان لانے والے کا زندہ ہونا امر لازمی ہے کیونکہ مرنے کے بعد تو کوئی شخص مکلف نہیں رہتا پس زندہ ہونا اہل کتاب کا وقت ایمان کے لفظ ایمان سے جو یقین میں مذکور ہے ثابت ہو گیا قبل موتہ کی ضمیر سے دوبارہ ثابت کرنا بے فائدہ ہے البتہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے میں آپ کا زندہ ہونا واسطے ایمان لانے والوں کے شرط نہیں یعنی جیسا اور انبیاء پر ایمان لانے میں ان کا زندہ ہونا ضرور نہیں۔ اسی طرح آپ پر ایمان لانا بعد ممات کے بھی ہو سکتا تھا چونکہ یہ واقعہ وقت نزول عیسیٰ علیہ السلام زمانہ آئندہ میں بقید حیات آپ کے ہونے والا تھا خدا تعالیٰ نے بطور پیشین گوئی کے قرآن شریف میں بیان فرما دیا اور وہ بلا ادحاح ضمیر ثانی طرف عیسیٰ علیہ السلام نہیں بن سکتا اسی واسطے جمہور کا یہی مذہب ہے کہ ضمیر ثانی سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں جیسا کہ گزر چکا بیان اس کا پہلے اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جو بموجب آیت پہلی کے آسمان پر زندہ ہیں پس انتقال کرنا آپ کا جو اس آیت دوسری سے ثابت ہوتا ہے بعد نزول کے ہوگا کیونکہ مرکز ہونا زمین میں بموجب فرمانے پر در دگار کے و فیہا نعیدکم ہلون نزول کے ممکن نہیں۔ پس یہ دونوں آیتوں سے پورا واقعہ جو احادیث صحاح میں مذکور ہے۔ ثابت ہوا۔ وجہ پنجم یہ ہے کہ بر تقدیر مراد لینے اہل کتاب کے یہ اعتراض پڑتا ہے کہ اگر ہر اہل کتاب کا وقت مرنے کے ایمان لانا عیسیٰ علیہ السلام پر پایا جاتا تو یہ امر نہایت شہرت پکڑتا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ہر اہل کتاب کا وقت مرنے کے خفیہ طور پر ایمان لانا ہے کسی کو اس کے ایمان کی خبر تک نہیں ہوتی لاطائل اور خلاف ظاہر ہے اور بر تقدیر مراد لینے عیسیٰ علیہ السلام کے یہ آیت واسطے رد مکرین حیوة کے دلیل قاطع ہے یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں اہل کتاب کو زندہ معلوم ہوں گے اس وقت ان کے سب شہرہ دفع ہو جائیں گے یقینی طور پر ان کو یہ امر ثابت ہو جائے گا کہ جو حال عیسیٰ علیہ السلام کا اہل اسلام بیان کرتے تھے وہی ٹھیک نکلا ہمارا کہنا سراسر جھوٹ تھا۔ فان قلت ان قوله تعالیٰ انی متوفیک و رالعک الی بدل علی ان الرفع کان بعد موتہ معارضاً لقوله تعالیٰ وما قتلوه آہ وقاعدة التساقط فی المعارضة مشہورة فانہم استدلا لکم بقوله تعالیٰ وما قتلوه آہ قلت اولاً ان المعارضة لا تتصور فی کلام الشارع لانہا دلیل الجہل کما صرح بہ صاحب التوضیح لکنہا توجد فی الاحکام بالنسبة الینا نجہلنا بالتاریخ و یحمل ذلک فی الحقیقۃ علی النسخ کما بین فی الاصول واما فی الاخبار کما فیما نحن فیہ فلا یمکن ان یوجد فی کلام احد فضلا عن کلام الشارع لان النسخ اللازم

للمعارضته لا يتصور في الاخبار او تحقق المحكمى عنه في زمانه لا بد صدق الخبر ولا يمكن ارتفاعه بانسخ ولو حملنا التعارض بمعنى التخالف فنقول لا تعارض لان كون التوفى بمعنى الموت او مساوياه لم يثبت بعدد دوزخراط القتاد بل هو مشترك بين الاستيفاء الحق والقبض وهما من لوازمه العامة لان كون الاستيفاء عاما ظاهرا وكذا القبض لوجوده في النوم ايضا في قوله تعالى الله يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرى الى اجل مسمى وفي قوله تعالى وهو الذي يتوفكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار ثم يبعثكم فيه ليقضى اجل مسمى فان التوفى استعمل في الاية الاولى للقبض الذي يعقبه الموت او المنام وفي الثانية للنوم خاصة فثبت كون التوفى عاما من الموت وذلك ما اردناه ولان آية القتل مفسر في البات الحياة كما مرد آية التوفى وان كان مشتركا ليكن قوله تعالى ورافعك الى قوله عليه السلام ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم الحديث كما مره يشعر الى ان التوفى بمعنى القبض الذي لا يعقبه الموت كما لا يخفى وكون التوفى مخلا للموت لا يجدى ايضا لان التوفى بسبب الاشتراك واحتمال كونه بعد نزوله مشكلا والمشكل لا يعارض المفسر الذي هو آية القتل لان المفسر مقدم على المشترك بمراتب كما مر في المقدمة والتعارض لا يكون الا في الاول والثاني في المساوية في الدرجة كما بين في موضعه فان قلت احتمال كون التوفى في آخر الزمان بعد الرفع يطله تقديم ذكره قبل الرفع قلت عطف الرفع على التوفى بالواو لا يدل على كونه موخر عنه في الوجود ايضا لان الواو ليست للترتيب كما في قوله تعالى وارحنا الى ابراهيم واسماعيل واسحق ويعقوب والاسباط وعيسى وابوب ويونس وهارون وسليمان الاية فان سليمان ذكر بعطف الواو بعد عيسى في مرتبة خامسة ومن المعلوم ان سليمان مقدم عليه بزمان كثير ولهذا ذهب المفسرون الى ان في بعض الفاظ القرآن تقديم وتأخير وعدو اللفظ التوفى والرفع المذكورين في هذه الاية من كما صرح السيوطي في الاتفاق حيث قال واخرج عن قتادة في قوله اني متوفيك ورافعك الى قال هذا من المقدم والموخر اني ورافعك الى متوفيك انتهى وبه يرتفع التذافع ولتحصيل الموافقة بين الايتين ولو فرض التعارض بينهما فليس السبيل الا الرجوع الى الاحاديث كما بين في الاصول والاحاديث تنادي باعلى نداء ان عيسى بن مريم عليه السلام حي ينزل في آخر الزمان الى الارض ولذكر نبأ منها ما يشفى العليل ويردى الغليل روى البخاري عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم عيسى بن مريم حكما عدلا بكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها ثم يقول ابوهريرة واقرأوا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنان به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا وعن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ كيف انتم اذ انزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم رواه البخاري قال الطيبي اي بامكم عيسى حال كونه في دينكم قيل يعكر عليه قوله في حديث مسلم فيقال له صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمه لهذه الامة قال ابن الجوزي لو تقدم عيسى عليه السلام اماما

اوقع فی النفس اشکالا و لقل اتراه تقدم ناثبا او مبتد شرعاً فصلی مامو مائلا يتدنس وجه
قوله ﷺ لانی بعدی و ذکر فی کیفیتہ نزولہ انه ينزل و علیہ ثوبان مصران رواہ احمد عن ابی
هريرة مرفوعا والمصر مافیه صفرة حقیفہ و فی کتاب الفتن لابی نعیم ينزل عند القطرة البيضاء علی
باب دمشق اکثر فی تحملہ عمامتہ واضعایدیہ علی منكبی ملکین علیہ ریطان اذا كب راسه یقطر
منه کا بحمان فاتته اليهود فيقولون نحن اصحابک فيقول کذبتم وانصاری كذلك انما
اصحابی المهاجرون بقیته اصحاب الملحمة فيجد خلیفتهم یصلی بهم فيتاخر فيقول له صل فقد
رضی اللہ عنک فانی بعثت وزیر اولم ابعث امیرا وعن کعب یحاصر الدجال المؤمنین بیئت
المقدس فیصیبهم جوع شدید حتی یاکلو اوتار قسیمہم فیتناهم کذلک اذا سمعوا عوتافی الفلس
فاذا عیسیٰ علیہ السلام وتقام الصلوة فیرجع امام المسالمین فيقول عیسیٰ علیہ السلام تقدم فلک
اقیمت الصلوة فیصلی لهم ذلك الرجل تلك الصلوة ثم یكون عیسیٰ الامام بعد و لیس فی ایامہ
امام ولا قاض ولا مفت وقد قبض اللہ العلم و خلی الناس عنه فینزل وقد علم بامر اللہ فی السماء
ما یتحتاج الیہ من علم هذه شریعتہ للحکم بین الناس والعمل بہ وروی ابو نعیم فی کتاب الفتن فی
مدۃ اقامتہ ولہ عن ابی هريرة یقیم بها اربعین سعمہ دردی احمد و ابو داؤد باسناد صحیح من طریق
عبدالرحمن بن ادم عن ابی هريرة مرفوعا مثله وعن کعب مکث اربعین سنتہ منها عشر حجج یبشر
المؤمنین بلرجاتہم فی الجنة وعن یزیدین حبیب یتزوج امرأة من الازد لیعلم الناس انه لیس بالہ
وقیل یتزوج ویولدہ ويمکث خمساد اربعین سنتہ ویدفن مع النبی ﷺ فی قبرہ وقیل یدفن فی
الارض المقدستہ ولما کان نزولہ من السماء امرأ یقیناً عند اهل السنة ادخلوہ فی العقائد واجمعوا
علی انه ينزل لامحالتہ و فی العقائد التفسی و شرحہ وما اخبر بہ النبی علیہ الصلوة والسلام من
اشراط الساعة من خروج الدجال و دایتہ الارض ویا جوج و ما جوج و نزول عیسیٰ علیہ السلام من
السماء و طلوع الشمس من مغربہا فهو حق لانہا امور ممکنتہ اخبر بہا الصادق قال حدیثتہ من
السید الغفاری طلع النبی ﷺ ونحن نتذاکر فقال ماتذکرون قلنا تذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم
حتى تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ و طلوع الشمس من مغربہا و نزول
عیسیٰ علیہ السلام ویا جوج و ما جوج و ثلثہ خسوف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف
بجزیرۃ العرب و آخر ذلك نار تخرج من الیمن نظر الناس الی محشرہم والاحادیث الصحاح
فی هذه كثيرة جدا و قدری فی تفصیلہا و کیفیتہا فلیطلب من کتب التفسیر والسير والتاریخ
انتهی۔“ خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ آیت انی متوفیک و رافعک الی
دلالت کر رہی ہے کہ اٹھانا خدا تعالیٰ کا عیسیٰ کو اپنی طرف بعد توفی کی جو بمعنی موت کے ہے پس ثابت ہوا اس
آیت سے برخلاف آیت وما قتلوہ مذکورہ بالا کے فوت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیات قرآنی
میں اصلی مخالفت نہیں ہے بلکہ ہماری سمجھ میں فرق ہونے سے مخالفت پیدا ہوتی ہے خصوصاً جو آیات کسی امر کی خبر
دے رہی ہیں انھیں مخالفت کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ اس سے کلام الہی میں کذب لازم آتا ہے الہی علم پر لازم ہے کہ
ایسے مقام میں سوچ سمجھ کر وہ تاویل کرے جو کسی احکام قطعی کے برخلاف نہ ہو اسی طرح اگر اس مقام میں بنظر غور

خیال کیا جائے تو بالکل مخالفت کا نام تک باقی نہیں رہتا کیونکہ بنا اس مخالفت کی اس امر پر ہے کہ معنی توفی کے ہر مقام میں موت کے ہیں حالانکہ یہ امر غلط ہے بلکہ معنی اس کے قبض اور استیفاء حق کے ہیں جو بغیر موت پائے جاتے ہیں جیسا کہ آیت اللہ یوفی الانفس حین موتھا والی لم تمت فی منامھا فیمسک العنی قضی علیھا الموت و یوصل الاخری الی اجل مسمی۔ ”اللہ قبض کر لیتا ہے جانوں کو نزدیک موت ان کی کے اور جو نہیں موتے قبض کرتا ہے ان کو بچ نیند ان کی کے پس بند کر رکھتا ہے جس کو کہ مقرر کی ہے اوپر اس کے موت اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وقت مقرر تک! فائدہ اس آیت میں توفی بمعنی قبض کے مستعمل ہے خواہ وہ قبض موت کے واسطے ہو یا نیند کے واسطے اور دوسری آیت میں توفی صرف نیند کے بارے میں مستعمل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وهو الذی یوفکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنهار ثم یعنکم فیہ لیقضی اجل مسمی ”اور وہ جو قبض کرتا ہے تم کو بچ رات کے اور جانتا ہے جو کما تے ہو بچ دن کے پھر اٹھاتا ہے تم کو بچ اس کے تو کہ پورا کیا جائے وقت معین فائدہ! ثابت ہوا ان دونوں آیتوں سے کہ توفی کے معنی موت کے نہیں ہیں بلکہ قبض کے ہیں۔ پس اس بنا پر آیت انی متوفیک آہ کے معنی آیت وما قتلوه کے بالکل موافق ہو گئے یعنی میں تجھ کو اپنے قبضے میں کر کے اپنی طرف اٹھا لوں گا اگر بالفرض ان دونوں آیتوں میں تعارض صوری قرار دیا جائے تو اس کے واسطے احادیث کی طرف رجوع کرنا لازم آتا ہے یعنی جس آیت کو حدیث تائید دے اسی پر عمل کرنا لازم آتا ہے۔ سو اس امر پر احادیث پکار پکار کر بیان کر رہی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے نزول فرما کر انتقال فرمادیں گے اسی مقام پر چند احادیث بطور اختصار کے بیان کی جاتی ہیں۔ روی البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ولذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم عیسیٰ بن مریم حکما عدلا یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع العزیزۃ و یفیض المال حتی الاقیلہ احد حتی تكون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ و اقراوا ان شئتم۔ وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔ یعنی امام بخاری نے ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نزدیک ہے کہ نازل ہوں گے تم میں عیسیٰ بن مریم علیہا السلام منصف عدل کرنے والے توڑ دیں گے صلیب نصاریٰ کی اور کھس کریں گے خنزیر کو اور ان کے زمانہ میں کافروں سے جزیہ لے کر ان کو امان دینے کا حکم نہیں رہے گا بلکہ جو شخص ایمان قبول نہیں کرے گا اس کو قتل کیا جائے گا یعنی کوئی کافر ان کے زمانہ میں رعیت بن کر زندہ نہیں رہ سکے گا اور مال اس وقت بہت ہو جائے گا یہاں تک کہ مال کو کوئی قبول نہ کرے گا ایک سجدہ اس وقت میں سب جہان سے بہتر ہوگا پھر پڑھا ابو ہریرۃ نے اس حدیث کی سند میں یہ آیت وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ یعنی اگر تم کو اس مضمون میں شک ہے تو اس آیت سے اپنے شک کو رفع کرو کیونکہ اس کا مضمون بھی اسی حدیث کے موافق ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے نماز میں امام تمھارے میں سے ہوگا۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام مقتدی ہو کر نماز ادا کریں گے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ اپنی نئی شریعت جاری کریں گے اور نزول آپ کا دمشق میں ہوگا قوم یہود آپ کے پاس اگر کہیں گے کہ ہم آپ کے اصحاب ہیں آپ فرمائیں گے کہ تم جھوٹے ہو اور اسی طرح نصاریٰ کو کہا جائے گا فرمادیں گے کہ اصحاب میرے وہ ہیں جو مہاجرین مکہ سے باقی رہے ہیں۔ پس پائیں گے ان کے خلیفہ کو جو ان کو نماز پڑھا رہا ہوگا آپ کو دیکھ کر وہ پیچھے کو ہو جائے گا آپ فرمادیں گے تو ہی نماز پڑھا تحقیق خدا تعالیٰ تیرے سے راضی ہے مجھ کو خدا تعالیٰ نے وزیر کر کے بھیجا ہے نہ امیر کر کے اور ٹھہرنا آپ کا بعد

نزول کے زمین پر بقید حیات چالیس برس تک روایت کیا گیا ہے اور نکاح کریں گے تاکہ معلوم ہو لوگوں کو کہ یہ خدا نہیں ہیں اور اولاد بھی ہوگی اور دفن کیے جائیں گے پیغمبر خدا ﷺ کی قبر میں یہ سب عینی شرح بخاری میں مذکور ہے چونکہ نزول عیسیٰ ﷺ کا آسمان سے یقیناً ثابت ہے اسی واسطے کتب عقائد میں درج کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص اپنے عقیدے میں اس امر کو یقینی خیال کر کے ایمان لائے کہ عیسیٰ ﷺ آخری زمانہ میں آسمان سے نزول فرمائیں گے عقائد نفی جو بڑی معتبر کتاب عقائد کی ہے لکھا ہے کہ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے قیامت کی نشانیاں بیان کی ہیں وصال کا آنا اور نزول عیسیٰ ﷺ کا آسمان سے اور طلوع آفتاب مغرب کی طرف سے سب حق ہے کیونکہ منبر صادق ﷺ نے ان کی خبر دی ہے حذیفہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ آئے اور ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا باتیں کرتے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کے آنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت ہرگز نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں نہیں ہوئیں گی پھر ذکر کیا وصال اور دابۃ الارض اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اور نزول فرمانا عیسیٰ ﷺ کا آسمان سے اور یاجوج ماجوج کا آنا اور تین خسوف ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب اور تیسرا جزیرے عرب میں اور نشانوں کے بعد آگ نکلے گی یمن سے ہانکے گی لوگوں کو میدان محشر کی طرف اس بیان میں احادیث صحیحہ کثرت سے ہیں۔ بڑی بڑی کتابوں میں یہ امور تفصیل وار بیان ہیں پس جب بموجب تحقیق بالا حیات اور نزول آپ کا آیات اور احادیث اور اجماع سے ثابت ہوا مگر ان امور کا بیچک کافر ہوگا۔ خاتمہ غرض ہماری اس تحریر سے یہ نہیں کہ قادیانی مسئلہ مذکورہ سے منکر ہونے کے باعث ہی کافر ہے بلکہ غرض ہماری تحقیق حق ہے کہ اگر قادیانی میں اور کوئی وجہ ارتداد کی نہ ہوتی تو بھی اس مسئلہ کے انکار سے اس پر کفر عائد ہو سکتا ہے لیکن اس کا مرتد ہونا اور کئی وجوہ سے ثابت ہے چند وجوہ بطور اختصار بیان کی جاتی ہیں۔ (ضمیمہ) انجام آختم صفحہ ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱ میں اس مرتد نے لکھا ہے کہ ”تین وادیاں اور نائیاں آپ کی زنا کار تھیں۔“ اور ازالہ ادہام میں لکھا ہے کہ ”مسح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بخاری کا کام کرتے رہے ہیں۔“

(ازالہ ص ۳۰۴ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

یہ سب کفر ہے خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں بیان فرماتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ ﷺ کو بلا باپ پیدا کیا یہ مرتد ان کا باپ یوسف نجار بیان کرتا ہے اور جو مجززے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے عیسیٰ ﷺ کے بیان فرمائے ہیں ان کو ازالہ الادہام میں مرزا نے لکھا ہے کہ ”وہ شعبہ بازی کے قسم سے ہیں اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔“ (ازالہ ادہام ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) اس کلام کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں خدا تعالیٰ نے وہ معجزات برخلاف عادت واسطے ایمان لانے لوگوں کے عیسیٰ ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر کیے ان کو یہ مرتد عمل مسمریزم اور بے سود بتاتا ہے۔ ازالہ الادہام میں لکھا ہے کہ علماء نے سورۃ الزلزلا کے معنی نہیں سمجھے۔ (ازالہ ص ۱۲۸ خزائن ج ۳ ص ۱۶۶) توضیح مرام میں اس نے لکھا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام بھی زمین پر نہیں آئے نہ آتے ہیں۔ (ص ۶۸ مرزا خزائن ص ۸۶) (ملخصاً صفحہ ۶۸-۷۰-۸۵ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۸۶) لکھتا ہے انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ الادہام ۶۲۸-۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۲۳۹) حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی۔ (ازالہ الادہام ص ۶۸۸ خزائن ج ۳ ص ۲۷۱) حضرت رسول اکرم ﷺ کو تین مریم اور دجلہ یاجوج ماجوج دابۃ الارض کی خبر نہیں دی۔ (ازالہ ادہام ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۲۷۳) براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔ (ازالہ الادہام ۵۲۳ خزائن ج ۳ ص ۲۸۶) قرآن شریف میں جو مجززے ہیں وہ مسمریزم ہیں۔ (ازالہ ادہام ص ۲۸-۵۳ خزائن ج ۳ ص ۲۹۰-۵۰۶) قرآن شریف میں انا انزلناہ قریباً من القادیاں موجود

ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۶، ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۳۰) مکہ مدینہ قادیان تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۶، ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۳۰) حضرت رسول اکرم خاتم النبیین والمرسلین نہیں ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۳۲۲ خزائن ص ۳۲۱) قیامت نہیں ہوگی تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔ (مفہوم ہاشم بیچ ازالہ اوہام) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔ (ازالہ اوہام ص ۵۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۷۶) عذاب قبر نہیں ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۵۱ خزائن ج ۳ ص ۳۱۶) تاج صحیح ہے۔ (ست بچن ص ۸۲ خزائن ج ۱۰ ص ۲۰۹) ایسے ایسے اس کے کلمات بے شمار ہیں جن کا کفر ہونا علماء اسلام پر کیا بلکہ عوام پر بھی ظاہر ہے اور جو شخص اعتراض کرے کہ قادیانی اہل قبلہ ہے اسکو کافر کہنا درست نہیں اور نیز جس شخص میں ایک کم سو وجہ کفر کی ہو اور ایک وجہ اسلام کی ہو اس کو بھی کافر قرار دینا شرعاً منع ہے تو اس کا جواب یہ ہے اہل قبلہ کو کافر کہنا اسوقت تک درست نہیں جب تک اس میں کوئی وجہ کفر کی یقینی موجود نہ ہو مثلاً اگر کوئی رافضی نماز روزہ کا پابند ہو کر اصل پیغمبری حضرت علی کا حق گمان کرے تو اس کے کفر میں کس کو کلام ہے اور سو وجہ کفر کے مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسا کلمہ کہا کہ جس کے ایک کم سو معنی کفر کی طرف عامد ہوتے ہیں اور بموجب ایک معنی کے وہ لفظ کفر کا نہیں ہے تو ایسی صورت میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق اس پر فتویٰ کفر کا جاری نہ کرے جیسا کہ ایک شخص کو کسی نے نماز کے واسطے تاکید کیا اس نے نماز سے انکار کیا تو انکار اس کا نماز کو برا جان کر یا نماز کے فرض ہونے کا منکر ہو کر یا نماز کا پڑھنا اس کے نزدیک حقیر لوگوں کا کام ہے وغیرہ وغیرہ جن کا مرجع کفر کی طرف ہے تو بیشک وہ شخص کافر ہے اگر غرض اس کی اس انکار سے صرف یہی ہے کہ میں نماز کو تیرے کہے سے نہیں ادا کروں گا تو اس صورت میں یہ انکار کفر نہیں ہے ایسی صورتوں میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق فتویٰ کفر کا نہ دے اور جو امر یقیناً کفر کا کسی میں پایا جائے جیسا کہ بتوں کو سجدہ کرنا پیغمبروں کی اہانت کرنی اس کے کافر ہونے میں کسی کو کلام نہیں اگرچہ نماز روزہ کا پابند ہو ملا علی قاری نے ان دونوں امروں کو شرح فقہ اکبر میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے پہلے فتویٰ میں جو مولانا مولوی رشید احمدؒ کے جواب میں لکھا گیا ہے اس میں ملا علی قاریؒ کی عبارت درج ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس فرقہ کو راہ ہدایت پر لائے ورنہ ان کے شر سے عوام اہل اسلام کو بچائے۔ وما توفیقی الا باللہ اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سورة الفاتحة

رحم الشياطين براغلو طات البراهين (عربی)
تحقیقات و تنگیریہ فی ردہ نفوات براہینیہ (اردو)

از

حضرت مولانا غلام و تنگیر قصوریؒ

تعارف!

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے لئے اشتہار شائع کئے۔ پھر براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۳ء میں چار حصے شائع کئے۔ صفر ۱۳۰۲ھ (دسمبر ۱۸۸۳ء) میں قصور کے عالم دین حضرت مولانا غلام دغیر قصوری نے براہین احمدیہ سے حصہ اور اشتہار پڑھ کر اردو میں ایک رسالہ ”تحقیقات دغیر بی رد ہفوات براہینہ“ تحریر کیا اور اس کی نقل مرزا قادیانی کو بھیج کر اس سے توبہ کا تقاضہ کیا۔ مرزا قادیانی نے چپ سادھ تو مولانا قصوریؒ نے مولانا احمد بخش امرتسریؒ مولانا نواب الدین امرتسریؒ مولانا غلام محمد امام شامی مسجد لاہور حافظہ نور احمد امام مسجد انارکلی لاہور مولانا نور احمد ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹوکی سے اس رسالہ پر تقریظات تحریر کرائیں۔ جس میں مرزا قادیانی کا مدعی نبوت مدعی الہام ایسے دعاوی کو مبرہن کیا گیا اور اس کے عقائد کو اسلام اور اہل اسلام کے منافی قرار دیا گیا۔ علمائے کرام کے فتویٰ جات اور شرعی آراء آ جانے کے بعد مولانا غلام دغیر قصوری نے مرزا قادیانی کو پھر دعوت اسلام دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے بھی نظر انداز کر دیا۔ تو مولانا نے شوال ۱۳۰۳ھ جولائی ۱۸۸۶ء میں تحقیقات دغیر کا عربی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام ”رحم البیاطین براہین لطوات البراہین“ تجویز کیا۔ علمائے کرام کے فتوے مرزا قادیانی کی کتاب براہین کے متعلقہ حصے اشتہار پر مشتمل دستاویزات تیار کر کے حرمین شریفین کے آئمہ و مفتیان سے فتوے طلب کئے۔ ۱۳۰۵ھ (۱۸۸۸ء) میں فتویٰ جات حرمین سے موصول ہو گئے۔ وہ فتاویٰ جات لے کر آپ امرتسر گئے۔ بعض رؤساء اور اسلامی درود رکھنے والے مؤثر حضرات کے ذریعہ مرزا قادیانی سے رابطہ کیا کہ اب بھی دقت ہے کہ آپ توبہ کر کے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیں۔ بعض رؤساء نے پھر مرزا قادیانی کو مباحثہ و مناظرہ کے لئے بلایا لیکن وہ انکاری رہا۔ ایک بار موسم گرما کی تعطیلات میں مرزا قادیانی نے لاہور آنے کا وعدہ کیا۔ مولانا غلام دغیر وعدہ کے مطابق لاہور دس دن قیام پذیر رہے۔ لیکن مرزا قادیانی نہ آیا۔ ابتداء میں جب مولانا محمد حسین بنالوئی مرزا قادیانی کے متعلق مثبت رائے رکھتے تھے ان سے مباحثہ کے لئے مولانا قصوریؒ نے طرح ڈالی۔ مولانا محمد حسینؒ نے بند کمرہ میں گفتگو کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن مولانا غلام دغیرؒ نے کہا کہ علماء کی موجودگی میں مرزا قادیانی کے الہامات پر گفتگو ہوگی۔ مولانا بنالوئی اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ ایک بار مرزا قادیانی کو امرتسر کے ایک رئیس کے ذریعہ مباحثہ کے لئے طلب کیا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ میری باتیں تصوف کی ہیں۔ صوفیہ کرام شریک مجلس ہوں۔ مولانا نے قبول کر لیا کہ صوفیہ کرام کے خاندانی تین علماء کو بلا لیں۔ لیکن مرزا قادیانی پھر طرح دے گیا۔ اس کاروائی کے درمیان صفر ۱۳۰۸ھ سے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ (دسمبر ۱۸۸۳ء تا اپریل ۱۸۹۱ء) تک مرزا قادیانی کی متعدد کتب و رسائل بھی سامنے آ گئے۔ مرزا قادیانی کے متعلق نرم گوشہ رکھنے والے اس کے سخت مخالف ہو گئے۔ خود حضرت مولانا محمد حسین بنالوئی مرزا قادیانی کی موافقت ترک کر کے اس کے سخت مخالف ہو گئے۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی کی تین کتابیں توحیح المرام فتح اسلام از الدہام شائع ہونے پر مولانا محمد حسین بنالوئیؒ نے خلافیافات کی۔ اس کتاب میں مولانا قصوریؒ نے مولانا بنالوئیؒ کی مرزا قادیانی کی تائید پر سخت تنقید بھی کی۔ کتاب مرتب ہونے فتویٰ آ جانے کے بعد مولانا قصوریؒ مرزا قادیانی کو توبہ کے لئے مباحثہ مناظرہ مہلبہ کے لئے بلاتے اور دعوت اسلام دیتے رہے۔

فیقر اللہ وسایا!

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى اله وصحبه اما بعد فان مرزا غلام احمد القادياني القنجاہی من العلماء الغير المقلد ير ايف كتابا يا للته الهندية في اظهار حقيقة الاسلام لفرق عبدالاسلامية وسماه بالبراهين الاحمدية على حقيقة كتاب الله القرآن والنبوة المحمدية وطبع حصه الاربع في امر تسر وادعى في الحصة الثالثة منه ان الهام الكل من الاولياء لكون مقيدلم للقطع واليقين وعد هو ادنا لوحى بالرسالة باتفاق السواد لايا من العلماء كما ان اصل عبارته الهندية هل علماء السلام وحى كو خواه وحى رسالت هو يا كسى دوسرے مومن پر وحى اعلام نازل هوا الهام كى تعبير كرتے ص جبكه سواد اعظم علما كالهام كو وحى كا مترادف قرار دينے ميں متفق هے ص ۲۲۱ خلاصه كلام به هے كه الهام يقينى اور قطعى ايك واقعى صداقت هے جس كا وجود افراد امت محمديه ميں ثابت هے . (ص ۲۳۳) ثم اعلت فى الاشتهار المطبوع عشرية القا انه الف هذا الكتاب بالهام الله تعالى وبامره لغرض اصلاح الدين و تجديده والله ظهر صدق الدين الاسلام بصدق الهامات والخوارق و كرامات والاخير عن المغيبات والاسرار والله نيايت والكشوف الصادقات والادعية المستجابات التى اشهد عليه الم كتابه البراهين يقيناً و ان اكمالانه شدة مشابهة بكلمات مسلح بن مريم و الغوزج الخواص من الدهل والانباء وله فضيلة على اكثر كابر الاولياء الماضين بابركة متابعة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم واتباع اثاره موجب للتنجاة والسعادة والبركة و مخالفة سبب

حمد وصلاة وسلام! كے بعد واضح هو كمرزا غلام احمد قادياني جو علماء غير مقلدين سے ہے غير اسلامي فرقوں پر دين اسلام كى حقيقت كے ظاير كرنے كى غرض سے اردو زبان ميں ايك كتاب تاليف كى اور اس كا نام ”براهين احمدية على حقيقت كتاب الله القرآن والنبوة والمحمدية“ ركھا اور چاروں حصے اس كے شهر امر ترميں چھپوائے اور اس كے تيرے حصے ميں دعوى كيا كہ كامل وليوں كا الهام قطع اور يقين كا مفيد هوتا ہے اور باتفاق سواد اعظم علماء كے دجى رسالت كا مترادف هے۔ چنانچہ اصلى عبارت اس كى رسالہ عربى ميں منقول هے۔ پھر تيس ہزار قطعہ اشتہار كا بدین مضمون چھپوا كر شائع كيا كہ ”كتاب براہین احمدیہ“ جس كو خدا كى طرف سے مؤلف (مرزا قادياني) نے ملہم و مامور ہو كر بغرض اصلاح و تجديد دين تاليف كيا ہے اور اس نے اپنے الهامات و خوارق و كرامات و اخبار غيبية و اسرار لدنيہ و كشف صادق و دعائیں مستجابہ كے راست ہونے سے دين اسلام كى راستى و صدق ظاير كيا ہے اور ان خوارق و غيرہ پر آريہ و غيرہ شاہد ہيں۔ جس كا ذكر تفصيل وار كتاب براہین احمدیہ ميں درج ہے اور مصنف كو علم ديا گيا ہے كہ وہ مجد و دقت ہے اور روحانى طاق پر اس كے كمالات مسيح بن مريم كے كمالات سے بشدت مشابہ ہيں اور اس كو خواص انبياء و رسل كا نمونہ بنا كر بركت متابعت آنحضرت ﷺ كے بہت سے اكابر اولياء و ما تقدم پر فضيلت دى گئی ہے اور مصنف كے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و بركت ہے اور اس كى مخالفت سبب بعد درمان كا ہے (يعنى حق تعالى كى رحمت سے) ثبوت اور دلائل اس كے براہین احمدیہ كے چاروں حصص مطبوعہ كے پڑھنے سے جو ۳۷۰ جزو ہے ظاير ہوتے ہيں (اور ادنى قيمت اس كى پچیس روپيہ مقرر ہے) پھر اسی اشتہار ميں درج ہے كہ اور اگر اس اشتہار كے بعد بھی كوئى شخص سچا طالب بن كرا پنى عقدہ كشائى نہ چاہے اور دلى صدق سے حاضر نہ ہو تو ہمارى طرف سے اس پر اتمام حجت هے۔ جس كا خدا تعالى كے روبرو اس كو جواب دينا پڑے

البعلو والحرمان یعنی من رحمۃ الرحمن و دلائل هذه الدعاوى نظهر بتلاوة كتابه البراهين الذى طبع خمس وثلثون جزءا منه يعنى الحصص الاربعۃ التى ادنى قيمتها خمس و عشرون ربية ثم قال وان احمل من الناس لا محضر عندنا لحل عقده بصدق طلبه و قلبه بعد هذا الاشتهار فاتممنا الحجة عليه هو عند الله مستول منه هذه ترجمة عبارات ذلك الاشتهار وكتب فى اخره المشته خاكسار مرزا غلام احمد از قاديان ضلع گورداسپور ملك پنجاب مطبوعه رياض هند پريس امرتسر پنجاب انتهى فيسيمه هذا الترغيب اشترى كتابه كثير من الناس و شاع و اشتهر فى اكناف الفنجاب الهند شيوعاً كثيراً و هو ادعى فى ذلك الكتاب انه يلهم عليه آيات القرآن كثيرة ومتواترة من الله تعالى و البعرات العربية ايضا كما صرح به فى ص ۴۸۵ و صرح بان اكثريات فضائل الانبياء اترك عليه مخاطبه الله تعالى بها و هو المراد منها و غالب المات هما براجم مايوحى اليه غاية نعتد التى تازشخ منها و سوله الى درجة الانبياء والمرسلين بل نعمم و يلزم ترقيه فى بعض ما انزل اليه من النبين فنعوذ منه برب العلمين كما ستذكر نذ امن ههنا هدية للناظرين وتردهما ابتغاء لمهرات ملك يوم الدين وارضاء لجناب سيد المرسلين صلوات الله عليه و عليهم اجمعين انا نموزج القسم الاول من الالهامات التى يزعمها مؤلف البراهنى الهامات كاملة و مثل وحى الرسالة فهل يا احمد بارك الله فيك مازميت اذرميت ولكن الله رضى التذوق ما

گا۔ "الخ اشتهر مرزا غلام احمد از قاديان ضلع گورداسپور ملك پنجاب مطبوعه رياض هند پريس امرتسر پنجاب انتہا مختص

(مجموعہ اشہارات ج ۱ ص ۴۸۴ تا ۴۸۵)

پس اس اشہار کی ترجمہ کے سبب صد با اہل اسلام نے اس کی کتاب خریدی۔ چنانچہ پنجاب و ہندوستان وغیرہا میں وہ کتاب بہت مشہور ہوئی۔ اس کے تیسرے چوتھے حصہ میں مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ بہت سی آیات قرآنی و عبارات عربیہ اس پر الہام ہوتی ہیں۔ جیسا کہ صفحہ ۳۸۵ خزائن ج ۱ ص ۷۷۷ میں لکھا ہے۔ اور یہ بھی صاف دعویٰ کیا ہے کہ اکثر آیات فضائل انبیاء اس پر نازل ہوتی ہیں۔ اور ان آیات سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخاطب کیا ہے۔ اور ان خطابات سے وہی مراد ہے۔ اور اکثر الہامی باتیں بلکہ سب کی سب جو اس پر وحی ہوتی ہے۔ پر لے درجہ کی اس کی تعریف ہے۔ جسے نبیوں کے مرتبہ کو اس کا پہنچ جانا نکلتا ہے۔ بلکہ بعض مہمات سے اس کی انبیاء سے ترقی اور تعالیٰ سمجھ میں آتی ہے۔ والعیاذ باللہ من ذالک!

جیسا کہ دونوں قسم کے مہمات کا ہم نمونہ ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ذکر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور جناب رسول خدا ﷺ کے راضی کرنے کی نیت سے ہم ان کا رد لکھتے ہیں۔ پہلے قسم کے الہامات کا نمونہ جس کو براہین احمدیہ کا مؤلف (مرزا قادیانی) کامل الہام اور وحی رسالت کی مانند جانتا ہے یہ ہے ان آیات اور عربی فقرات کا ترجمہ:

۱۔ اے احمد! اللہ نے تجھ میں برکت دی۔ ۲۔ تم نے کنکر نہیں پھینکے۔ جب پھینکے تھے۔ لیکن خدا نے پھینکے تھے۔ ۳۔ تو ڈراوے ان لوگوں کو جن کے باپ دادا انیس ڈرائے گئے۔ ۴۔ اور تا کہ ظاہر ہو گنگہ گاروں کا راستہ۔ ۵۔ تو کہہ دے میں مامور ہوں اور اول ایمان لاتا ہوں ان الہاموں پر۔ ۶۔ تو کہہ حق آگیا اور جھوٹ ناپود ہوا۔ جھوٹ ناپود ہی ہونے والا ہے۔ ۷۔ تو کہہ اگر میں افتراء کرتا ہوں یعنی خدا پر جس پر گناہ ہے۔ ۸۔ اور تو اپنے رب کی نعمت سے

اندر اباؤہم والتستین سبیل الحرمین قل انی امرت وانا اول المومنین قل جاء الحق ونحق الباطل ان الباطل کان وهو قافل ان فتیرتہ فعلی اجرامی وما انت بنعمة ربک بمجنون قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبیکم اللہ ص ۳۳۸ و ۲۳) انا کفیناک المستهزئین و قل اعملوا علی مکانکم انی عام فسوق تعلمون یریدون ان یطفوا نور اللہ بافواہم واللہ صلہ نورہ ولو کن الکافرون اذا جاء قصر اللہ والفتح هذا تاویل وروای من قبل قد جعلہا ربی حقاص ۲۴۰ قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم ملعبون ولن ترضی عنک الیہود ولا النصارى و قل رب ادخلنی مدخل صدق انا فتحتا لک فتحاً مبیناً ووجدک ضالاً فہدی ص ۲۴۱ قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراہیم یابہا المدثر قم فانذر فربک فکبر و امر بالمعروف و انه عن المنکر ص ۳۴۲ ثم قال فی صفحہ ۳۸۶ نزک علی هذا الالہامات بی رکت یا احمد وکان طبارک اللہ فیک حقایک و فی ص ۳۸۹ اخمنی بمنزلہ توحیدی و تفیدی و قال فی ترجمہ ان اللہ تعالیٰ قال لہ هذا وقال المولوی فیض الحسن الہارنفوری احد مشاہیہ علماء الہندات مولف البراہین ادعی ان منکرہ منکر التوحید انتہی فی ص ۳۹۱ اخبا جاة اللہ والفتح و تمت کلمۃ ربک هذا الذی کنتم بہ تستعجلونک و قال فی ترجمہ خد خلنی اللہ تعالیٰ بانداز ایجی المدد دفتر اللہ تعالیٰ و یتم کلام ربک یخاطب الکفار بهذا الخطاب ای هذا الذی کنتم بہ تستعجلون بترجمہ کلامہ فی ص ۳۹۳ ادعی انه الہم الیہ دنی فتدلی فکان قاب قومین او ادنی و فی ص ۳۹۶ صرح بانہ خولجب ہذہ الفقرات یا ادم اسکن انت وزوجک بختیہ یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة یا احمد اسکن یوان نہیں۔ ۹۔ تو کہہ دے اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔ (براہین احمدیہ ص ۲۲۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳) سے یہ الہام منقول ہوئے ہیں۔

پھر ص ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵ میں یہ پانچ الہام درج ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

- ۱۰۔ ہم مختری کرنے والوں سے تیری لئے کافی ہیں۔ ۱۱۔ اور تو کہہ دے تم اپنی جگہ عمل کرو میں بھی عمل کرتا ہوں۔ جلد تم معلوم کر لو گے۔ ۱۲۔ وہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھادیں اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگر کافر نہ پسند کریں۔ ۱۳۔ جب آگئی نصرت اور فتح خدا کی۔ ۱۴۔ یہ میری پہلی خواب کی تاویل ہے جس کو خدا نے سچ کر دیا ہے۔

پھر ص ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵ میں یہ پانچ الہام لکھے ہیں:

- ۱۵۔ تو خدا کا نام لے۔ پھر ان کو چھوڑ دے ان کو اپنی بک بک میں کھیلادیں۔ ۱۶۔ اور ہرگز نہ راضی ہوں تجھ سے یہود اور نصاریٰ۔ اور تو کہہ خدا خدا مجھے راستی کی جگہ داخل کر۔ ۱۸۔ ہم نے تیری فتح کر دی ہے۔ ظاہر فتح۔ ۱۹۔ اور تجھے گمراہ پا کر راستہ دکھلایا۔

پھر ص ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵ میں یہ تین الہام ہیں:

- ۲۰۔ ہم نے کہا اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم پر۔ ۲۱۔ اے لحاف پوش کھڑا ہو جا اور ڈرا اپنے رب کی تکبیر کہہ۔ ۲۲۔ اور نیکی کا حکم کر اور گناہ سے روک۔

انت و زوجک الجنة نفخت فيک من لدنی روح الصدق وقال فی ترجمتها از المراد من ادم و مريم و احمد نفسه و من الزوج رفقاءه و من الجنة وسائل النجاة انتهى ثم قال فی ص ۵۰۳ انه الهم اليه انک علی صراط مستقیم فاصدع بما تو مرو اعرض عن الجاهلین و فی ص ۵۰۴ تالله لقد ارسلنا الی ام من قبلک فزین لهم الشیطان وقال فی ترجمة ان المواد من کان لخطاب نفسه والمراد من المرسلین اولیاء والامة انتهى و فی هذه الصفحة ادعی انه اهم الیه سبحانه الذی اسرے بعبده لیلًا و فی صفحة ۵۰۶ صرح بانه الهم الیه و اذا سعلک عبادے عنی فانی قریب الایة وما ارسلناک الا رحمة للعلمین و فی ص ۵۱۰ تلب باخع نفسک الایکو نوامومنین ولا تخاطبنی فی الذین ظلمو انهم مغرورون یا ابراهیم اغرض عن هذا انه عبد غیر صالح انما انت مذكر و ما انت علیهم بمسیط و ادع فی ترجمة هذه الملهمات ان المخاطب هذه الایات نفسه انتهى بی و صل ادعی انه الهم الیه یا احمد فااخرخمت ترجمة علی شغیتک انا اعطیناک الکوثر فصل رب علم و صنعانک و زرک الذی انقض ظهرك و رفعننا لک ذکرک و صرح بان هذه الایات اندلت علیه مثل السابقات ثم قال فی ص ۵۵۶ انه الهو الیه یا عیسی انی شوفیک و رافعک الی و جاعل الذین یمتعوک فوق الذین کن و الی یوم القيامة و ادمنی بعد رحمة هذه الایة انه هو المواد من لفظ عیسی ایضاً و ایضاً فی ص ۵۵۶ قل عندی شهادة من الله فهل انتم مومنون و ادعی فی ترجمة هذا الالهام ان المواد من الشهادة من الله می التاییدت الالهیة و الاطلاع علی المعارف و الحقائق

پھر ص ۲۸۶ خزائن ج ۱ ص ۵۷۹ پر کہا ہے کہ مجھ پر یہ الہام بھی نازل ہوئے ہیں:

۲۳..... اے احمد! تجھ کو خداوند کریم نے برکت دی جو تیرا حق تھا۔

پھر ص ۲۸۹ خزائن ج ۱ ص ۵۸۱ پر کہا ہے کہ:

۲۴..... تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کے مرتبہ میں ہے۔

مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے عربی اخبار شفاء الصدور میں لکھا ہے کہ مؤلف براہین (محرر)

قادیاंनी نے اس الہام میں دعویٰ کیا ہے کہ میرا منکر خدا کی توحید کا منکر ہے۔

پھر براہین احمدیہ ص ۲۹۱ خزائن ص ۵۸۴ میں یہ الہام لکھا ہے کہ:

۲۵..... ”جب خدا کی مدد آگئی اور فتح اور تیرے رب کی بات پوری ہوگئی۔ یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی

کرتے تھے۔“ اور ان فقرات آیات کا ترجمہ براہین کے ص ۴۹۱ کی سطر ۱۸ و ۱۹ میں یوں لکھا ہے کہ: ”جب مدد اور فتح الٰہی آئے

گی اور تیرے رب کی بات پوری ہو جائے گی تو کفار اس خطاب کے لائق ٹھریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم

جلدی کرتے تھے۔“ انتہاء بلفظ!

پھر براہین احمدیہ ص ۲۹۲ خزائن ص ۵۸۶ میں اپنے لئے یہ الہام لکھا ہے:

۲۶..... ”ذنی فتدلی“ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا ”فکان قاب قوسبین او ادنی“ پس ہوا قدر

دو کمانوں کا یا اس سے بہت نزدیک۔“

پھر ص ۲۹۶ خزائن ص ۵۹۰ میں اپنے لئے ان الہامات کا دعویٰ کیا ہے کہ:

الالہیۃ والاسرار الغیبیۃ والاعلام علی الوقائع الالہیۃ قبل وقوعها واجابة الادعیۃ والالہام فی الالسنۃ المختلفتہ فان کل ہذہ شہادۃ اللہ فی حقہ فتجب علی المومنین قبولہ و تصدیق انتہی بترجمۃ کلام و فی صد ۵۶۱ و ۵۶۲) قل جاء کم نور من اللہ فلا تکن وان کنتم مومنین و عنی ان طہماتہ نور من اللہ ففی انکارها زوال الایمان انتہی و ایضا فی ہذین الصفحتین فقہمناہا سلیمان فاتخذوا من مقام ابراہیم مصلی و عنی من سلیمان و ابراہیم فی ہذین الایتین نفسہ کما صرح بان اللہ تعالیٰ امر الناس باتباع اثر قدم ابراہیم یعنی مولف البراہین لان الطریقہ المحمدیۃ فی ہذہ الامام اشتبہ علی اکثر الناس و بعضهم یتبعون محض الظاہر مثل یقوم و بعضهم صلوا الی عبادۃ المخلوق مثل المشرکین فعلیہم ان یعلموا الطریقۃ الحقنہ (منہ) ای من مؤلف البراہین و ینخذوہ سبیلا من ترجمۃ کلام و اخر کتابہ ملخص موافظہ من ہذہ سبع و اربعین الایات القرانیۃ والفقرات العربیۃ التی ادعی صاحب البراہین انها الہمت علیہ و اوحیت الیہ ان ہذا المدعی اثبت لوازم الرسالۃ و خرا من النبوة لنفسہ لا یقن اولاً بخلاف اہل السنۃ ان الہام الاولیاء و وحی الرسالۃ مترادفان و الالہام یکون قطعیا و انقن ثانیاً بان المضامین التی تجب تبلیغها انزلت علیہ و هو ما مود بالا نذاروا البشار للناس بان من کان یحب اللہ فیتبعہ یحبہ اللہ و ان قبول علیہما فرض علیہم و انکارها منہی عنہ فمن من بہ فمان من الکافر من کما ہو مفاد الالہام الاربع و الاربعین و الخامس و الاربعین اعنی قل عندی شہادۃ عن اللہ فہل انتم مومنون و قل جاء کم نور من اللہ فلا تکثر بان کنتم مومنین وما معنی الرسالۃ و النبوة الا الاتصاف بہذہ الفضیلۃ العظیمۃ وما مفاد

۲۷..... ”اے آدم! تو اپنی زوجہ سمیت بہشت میں رہ۔ اے احمد! تو اپنی زوجہ کے ساتھ بہشت میں مکان پکڑ۔

پھر مراد اس کی یوں لکھتا ہے۔ اے آدم! اے مریم! اے احمد! تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔“ انتہاء بلفظ!

پھر ص ۵۰۳ خزائن ص ۵۹۹ میں اپنے لئے یہ الہام درج کئے ہیں:

۲۸..... ”بے شک تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ ۲۹..... خدا کے حکم کو ظاہر پہنچا اور جاہلوں سے روگردانی کر۔“

پھر ص ۵۰۴ خزائن ص ۶۰۰ میں آیت کا الہام لکھا ہے اور ترجمہ اس کا خود کیا ہے:

۳۰..... ”میں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے امت محمدیہ میں کئی اولیاء کامل بھیجے۔ پر شیطان نے

ان کی توابع کی راہ کو بگاڑ دیا..... الخ۔“ انتہاء بلفظ!

اب ظاہر ہے کہ کاف خطاب جو آنحضرت ﷺ کی طرف راجع تھا۔ اسی براہین والے نے اپنا نفس مراد

رکھا ہے اور رسولوں سے اولیاء امت ارادہ کئے ہیں۔ اور اسی صفحہ میں اپنے لئے آیت کا الہام بھی لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ کرتا ہے کہ:

۳۱..... ”پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سفر کرایا۔ یعنی ضلالت اور گمراہی کے

زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے۔ مقامات معرفت اور یقین تک لدنی طور سے پہنچایا۔“ بلفظ۔

پھر صفحہ نمبر ۵۰۶ خزائن ص ۶۰۳ میں ان دونوں آیتوں کا اپنی طرف الہام ہونا ظاہر کرتا ہے۔ جن کا ترجمہ خود یہ

الشركة بالانبياء في خصائصهم الا اشرف بهذه المزية الكعبة على اندراد نفسه من الخطابات التي خاطب لها لله سبحانه في القرآن المبين انبياء من سيد المرسلين سائر النبيين صلوة الله عليهم اجمعين فليس هذا ان الالحادا في آيات الله بل همة والتحريف المعنوي لكلام الله صرعة افانقت انه يعد نفسه من تابعي الرسول الكريم عليه الصلوة والتسليم ومثبت هذه الفضائل النفس بيرم تلك المناعبة بالظلية كما صرح به في الاشتهار المذكور نقله بهما سبق وايضاً اقر في عدة مواضع من كتابه انه مودد حديث علماء امتي كانباء بني اسرائيل فكيف يظن في حقدانه يثبت الذلة سائر النبوة لنفسه الا ترى انديدي بفضيلة على الاولياء وما قال قطانه من الانبياء قلت من المعلوم ان صاحب البراهين الف كتابه في مقابلة النصارى واليهود وغيرهما من عبدة الاصنام يعظهم عليهم صداقت الدين الاسلام فما ذكر فيه من انه منعوت بنوت الانبياء في آيات القرآن و موصوف بخصائص الرسل على لسان الفرقان و ينزلت عليه الايات فائدة في هذه الحكايات لان من لم يؤمن القرآن فكيف يصدق هذا البيان و يعده من عظيم الشان فعلم ان غرضه الاصل من هذا الظهاره على المسلمين بانه افضل الاولياء و نموج الانبياء و ان قاديانه مهلا لحي كيت العتيق والله تعالى اموالنا من بان يقصده من كل فج عميق ولم من يحضره بعد من الاشتهار المبين فيسنل يوم القيمة اسماع الحاسنين كما مر نقله وامثال هذه الدعاوى ما صدرت من اكابر الصباحاته سيما الخلفاء الراشدين واهل البيت والتابعين الذين هم افضل الامة باليقين فهل هذا الا

لکھتا ہے کہ:

۳۲..... ”اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کے۔ دعا قبول کرتا ہوں۔“ ۳۳..... ”اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے تاکہ سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان بنیں کروں۔“ انتہاء بلفظ۔

پھر صفحہ ۵۱، خزائن ص ۶۰۸ میں چند آیات قرآنی اپنے حق میں نازل کر کے ان کا خود ترجمہ یوں لکھتا ہے:

۳۴..... ”کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں نہیں ایمان لاتے۔“ ۳۵..... اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر۔ وہ غرق کئے جائیں گے۔“ ۳۶..... اے ابراہیم اس سے کنارہ کر۔ یہ صالح آدمی نہیں۔“ ۳۷..... تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔“ ۳۸..... اور نہ تو ان پر نگہبان ہے۔ چند آیات جو بطور ابہام القاء ہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں۔ یعنی مراد غرق کئے گئے اور غیر صالح سے بعض خاص لوگ ہیں۔“

پھر صفحہ ۵۱، خزائن ص ۶۱۷ میں بعض آیات قرآنی کا اپنے لئے نازل ہونا قرار دے کر ترجمہ ان کا یوں لکھا ہے:

۳۹..... ”اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی۔“ ۴۰..... ہم نے تجھ کو معارف کثیرہ عطا فرمائے ہیں۔“ ۴۱..... اس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔“ ۴۲..... اور ہم نے تیرا بوجھ اتار دیا۔ جو تیری کمر توڑ دے اور تیرے ذکر کو

اونچا کر دیا ہے۔“ انتہاء بلفظ!

پھر صفحہ ۵۶، خزائن ص ۶۶۳ میں ایک آیت اپنے لئے وارد کر کے صفحہ ۵۵، خزائن ص ۶۶۳ میں اس کا یوں ترجمہ

کیا ہے:

اثبات مساواة صاحب البراهین بالانبياء والمرسلين وان لم يقل بلسانه انه من المرسلين خوفا من بلوغ المسلمين نكوز تراب اهلهم قاصدع بحاتش هروا عرض عن الجاهلين لعلک باخع نفسک ان لا يكونوا مؤمنين اقل انى امرت وانا اول المؤمنين. قل جاء کم نور من الله فلا تکفر وان کتم مؤمنين و معهد اقد صرح فى ذلك الاشتهار انفوزج الانبياء والرسل کما نقل سابقاً من اشتهاره والظاهران نمودج الشنى يكون عين ذلك الشىء لانه معرب نموته و يقال فى الفارسيه مشتى نموند خروار يعنى ان قليل من البر مثلاً نمودج الکرفيت من هذا الدعوى کون صاحب البراهين من الرسل والانبياء باقدارة فى اشتهاره فليس هذا الا المثيلة لا الظلية وايضاً قال ص ۵۰) من براهينه انه الهم اليه هذه افقرة جرى الله فى حلل الانبياء و فسرھا بان منصب الارشاد والهداية وكون مورد وحى الالهية بكون فى الاصل حلة الانبياء و يحصل لغير هم بالطريق المستعاب انتهى فتحقق بتصريحه ان ورود الوحى من الله تعالى من خواص الانبياء فلما اثبت هذه الخاصة لنفسه فقد اثبت النبوة لها بوصفه واما قوله و هذه الحلة يستعار لغير هم فباطل لان منصيت و دود وحى الرسالة لا يحصل بغير الرسل والانبياء والهام لا ولياء لا يكون تراد فابوحى الرسالة فانه يكون محفوظاً بحفاظة الملائكة بحبث يحصل منه الاطلاع الذى لا يجرى فيه الالتباس والاشتباه قطعاً ولا يكون فيما حتمال الخطاء اصلاً فمن ثم يحب على المكلفين قبوله والايمان به ومن انكره فقل كفر بخلاف الهار الاولياء فانه وانكان يحصل منه العلم.....حقائق الذات والصفات او الوقائع الكونية ولكن لا يرتفع منه الالتباس والاشتباه بجميع الوجوه يبقی اخماک الخطاء فيه ولهذا لا

۳۳.....”اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یاوقات دول گا اور اپنی طرف انھاؤں گا۔ اور تیرے تابعین

کوان پر جو نکر ہیں قیامت تک فائق رکھوں گا۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی عاجز مراد ہے۔“ انتہاء ملخصاً۔

نیز صفحہ ۵۵۵ میں فقرہ عربیہ کا الہام لکھ کر اس کا ترجمہ صفحہ ۵۵۶ خزائن ص ۶۲۳ میں یوں کرتا ہے کہ:

۳۳.....”میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا تائیدات کرنا اور اسرار

غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور

حقائق الہیہ سے اطلاع بخشایہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمان داروں کا فرض ہے۔“ انتہاء بلفظ!

پھر صفحہ ۵۶۱ میں آیت قرآنی اپنے لئے نازل کر کے ترجمہ اس کا صفحہ نمبر ۵۶۲ خزائن ص ۶۲۰ میں یوں لکھتا ہے کہ:

۳۵.....”کہہ خدا کی طرف سے نورا ترا ہے۔ سو تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔“ انتہاء بلفظ!

پھر صفحہ ۵۶۱ خزائن ص ۶۲۰ میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق کی آیات اپنے

لئے نازل کر کے صفحہ ۵۶۲ خزائن ص ۶۲۰ میں تصریح کرتا ہے کہ مراد ان سے میں ہوں۔ چنانچہ اصل عبارت اس کی یہ ہے کہ:

۳۶.....”وہ نشان سلیمان کو سمجھائے یعنی اس عاجز کو۔“ ۳۷.....سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو۔ یعنی

رسول کریم کا یہ طریقہ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر

پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت

کر لیں اور اس پر چلیں۔“ انتہاء بلفظ!

بتحقیق التکلیف العام علیہ کما صرح به فی تفسیر فتح العزیز وغیرہ تحت قوله تعالیٰ عالم الغیب فلا ینظر علی غیبہ احدا الا من ارتضى من رسول فانه یسلک من بین تدیہ ومن خلفہ رصداً علی ما هو اعتقاد اهل فلسفہ والجماعۃ ومنشاء غلط صاحب البراہین وغیرہ من غیر المقلدین فی جعل الالہام حجة قطیعة مثل الرسالة قصة الہام خضر مع موسی و واقعة الہام ام موسی علی نبینا و علیہم السلام بابانہ فی الیم کما هو منصوص القرآن الکریم وقوان خضرم یکن نبینا کما فی ص ۵۳۸) من کتابہ السقیم جہل عظیم لتصریح علماء العقائد وغیرہم بان خضر کان نبیاً عند الجمهور من العلماء الربانین والقرآن ینطق باختلاف حال و مال وحی موسی والہام ام فان ام موسی مع کونها المہلة من اللہ تعالیٰ بسلامة ولدها ورده الیہا کما قال عن من قائل فاذا خفت علیہ فالقیم فی الیم ولا تخافی ولا تخرنی انارا۔ دہ الیکوجا علوہ من اهل سلین لم تکن طمئنة علی ذلی الالہام والا لما کلت حالتہا مثل لحالة المنصوصة فی کلام الملک العلام کما قال تعالیٰ واصبح فؤاد دام موسی فارغان اکادت لبدسے به لولا ان ربطنا علی قلبہا لتکون من المؤمنین وان سیدنا موسی کان مطمئنا و موقنا بوحیہ تعالیٰ لا تخاف درکا ولا تخشی فمن ثم لما تحیر اصحاب موسی وقالوا وقت روية قوم فرعون کما اخبر عنهم اللہ تعالیٰ اقنا لمدرکون قال فی جوابہم ماحکا اللہ سبحان عتکلا ان معی بطاسیہد بن فاتضح الفرق بینہما بالیقین بشهادة القرآن المبین مالقوک متراد فہما باطل عند المسلمین راما حدیث علمائے امتی کانبیاء نبی اسرائیل لا اصل له

یہ خاتمہ اس کی کتاب یعنی چوتھے حصے کا ہے۔ پس ان سنن لیس الہامات سے جو اکثر آیات قرآنی اور بعض فقرات عربیہ ہیں جن کو مؤلف براہین احمدیہ نے اپنے لئے الہام اور وحی قرار دیا ہے۔ بخوبی ظاہر ہے کہ اس شخص نے لوازم رسالت اور خواص نبوت اپنے لئے ثابت کئے ہیں۔ چنانچہ انبیاء سے اپنا مراد ہونا اور اپنی تصدیق کو ایمان اور اپنے انکار کو کفر سے تعبیر کرنا وغیرہ ذالک جو ان الہامات سے صراحۃً ظاہر ہے۔ کیونکہ اول اس نے برخلاف اہل سنت اس پر یقین کیا ہے کہ اولیاء کا الہام اور وحی رسالت دونوں ایک معنی رکھتے ہیں۔ اور الہام بھی قطعی و یقینی ہوتا ہے۔ پھر اس نے بڑے استحکام سے ثابت کیا ہے کہ جو مضامین اس پر نازل ہوتے ہیں ان کی تبلیغ واجب ہے۔ اور وہ ڈرانے، خوشخبری سنانے پر مامور ہے کہ جس نے خدا کا دوست بننا ہو اس کی متابعت کرے۔ خدا اس سے محبت کرے گا۔ اور یہ کہ اس کے مہمات کا قبول کرنا لوگوں پر فرض ہے اور ان کا انکار منع ہے۔ پس جو اس (مرزا قادیانی) پر ایمان لایا وہ مومن ہے اور جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہے۔

جیسا کہ ۴۳ اور ۴۵ ویں الہام کے ترجمہ اردو میں اس نے خود تصریح کی ہے اور رسالت و نبوت کے معنی یہی ہیں کہ ایسی فضیلت عظمیٰ حاصل ہو اور نبیوں کے ساتھ شرکت کا مطلب یہ ہے کہ ایسے بڑے رتبہ پر مشرف ہو۔ علاوہ ازیں جن خطابات سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سرور عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کیا ہے۔ صاحب براہین اب ان خطابات سے اپنے نفس کو مراد رکھتا ہے تو یہ صراحۃً الحاد فی الایات نہیں تو اور کیا ہے؟ اور قرآن شریف کی تحریف معنوی میں کون ساد قیہ فروغ گزار چھوڑا ہے۔ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ مؤلف براہین کا اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کا تابع جانتا ہے اور اپنے لئے ان فضائل عظیمہ کا حاصل ہونا آپ ﷺ کی مطابعت سے بطور ظلیت مانتا ہے۔ جیسا کہ اس

کما قالہ الدمارئے والزکشی والعقلائی کذا فی المصنوع فی احادیث الموضوع لمو لانا القاری علیہ رحمۃ الباری و دعوی صاحب البراہین باتباع سید المرسلین صلوات اللہ علیہ اخوانہ و مترمنہ اجمعین مع انہ بمحض اللسان وما صلب من الجہان کما بشرعد جلد کتاب و سیحی و معرض البیان لا ینانی النبوة والرسالت لانہ قال فی ص ۹۹) من کتابہ ان المسیح کان تابعاً و خادماً للذین نبی کامل و عظیم الشان یعنی موسی و کان انجیلہ فرع التورۃ انتہی ترجماً نکما زعم صاحب البراہین ان المسیح مع متباعہ موسی علی نبینا و علیہما السلام کان بنیا فکذلک یعد نفسہ موصوفاً بخصائص الرسالۃ والنبوة مع ادعاء الاتباع و ایضاً الانبیاء وان کانوا یتفاضلون فیما ینہم لقولہ فعالی تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض الا یتون فی الایمان بہم کما قال تعالی لا نفرق بین احد من رسلہ الا ینہ فی الجملۃ اولیا مساوات صاحب البراہین بالنیین یعلم بالیقین لمن تدیرو تعمق فی طرمانہ المندرجۃ فی البراہین الاتری اندادعی فی ص ۵۱۱) ینزولایۃ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہلکم الہ واحد فی حقہ وقال فی ص ۲۳۲) انہ الہم الیہ و اتل علیہم یا وحی الیک من ربک انتہی فہذا صریح مقابلۃ صاحب البراہین بافضل النیین صلوات اللہ و سلام علیہ و علیہم اجمعین فالحاصل ان مؤلف البراہین وان کان لا یدعی بلسان انہ نبی و رموک خدفا من لموی المؤمنین لکنہ ما ترک خاصف من خواص الرسل والنیین الا وقد اثبتہا لنفسہ بالیقین فمشلہ مکمل احمد خان ینجری العلی کدی فانہ بذک شعائر

نے اشتہار منقولہ بالا میں تصریح کی ہے اور نیز لکھی جگہ براہین میں اقرار کرتا ہے کہ وہ مورد حدیث: ”علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل“ کا ہے تو اس حالت میں کیونکر تصور ہو کہ وہ رسالت اور نبوت کو اپنے لئے ثابت کرتا ہے؟ دیکھو وہ اپنی فضیلت اولیاء پر ثابت کر رہا ہے اور یہ اس نے ہرگز نہیں کہا کہ میں انبیاء سے ہوں تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صریح ثابت ہے کہ مؤلف براہین نے اپنی کتاب نصاریٰ اور یہود اور بت پرستوں کے مقابلہ میں واسطے ظاہر کرنے حقیقت دین اسلام کے تالیف کی ہے۔ تو اس کتاب میں یہ درج کرنا کہ میں نبیوں کی صفوں سے جو قرآن میں مذکور ہیں موصوف ہوں اور آیات قرآنی جن میں رسولوں کے خاص مہطور ہیں۔ مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ ان کا مورد میں ہوں۔ کیا فائدہ رکھتا ہے؟ کیونکہ جن کو قرآن پر ایمان ہی نہیں وہ ان باتوں پر کیونکر تصدیق کریں گے اور مؤلف براہین کی عظمت شان پر ایمان لائیں گے۔

پس معلوم ہوا کہ اصلی غرض براہین والے کی ان الہامات کے بیان اور وحی کے عیان سے مسلمانوں سے باور کرانا ہے کہ میں سب دیوں سے افضل ہوں اور نبیوں کا نمونہ ہوں اور اس کے قادیان میں مکہ معظمہ کی طرح وحی اترتی ہے اور اب خدا کا حکم ہے کہ سب لوگ قریب و بعید ہر طرف سے قادیان میں آئیں اور ہدایت پائیں اور جو نہ حاضر ہوگا خدا تعالیٰ اس سے حساب لے گا۔ جیسا کہ اشتہار سے نقل اس کی اوپر منقول ہو چکی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے دعوے اکابر صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین و امامان اہل بیت و تابعین سے جو افضل ہیں ساری امت سے صادر نہیں ہوئے۔

پس صاحب براہین کے یہ دعوے صریح مساوات کا اظہار ہے انبیاء و مرسلین سے۔ اگرچہ وہ اہل اسلام کے بلوے کے خوف سے صاف اقرار نہیں کرتا کہ میں رسول ہوں۔ لیکن یہ تو اس پر نازل ہو رہا ہے: ”قل انسی امرت وانا

الاسلام تبديلا واحل كبار الدين تحليلًا كما يشهد عليه تفسيره الهدية للقران و اخباره النهذيب
للاتسان والفقيه الدائم لهذا التسطير ودهفوايته بعون للک النصير في رساله مستقلة مسماة
بالجواهر المضية في رد عقائد اليجریة فالحمد لله القدير فالينجری مع ذالك التنسخ لاحكام
الشرع المتبر والخلاف مع جميع العلماء النفین يزعم انه من خواص الاولياء والصلحين ممن اجل
مويدي الذين فكذلك حال صاحب البراهين عنر العلماء الراسخين ثما قال في حقد المولوى
فيض الحسن منهار نفودى في اختياره شفاء الصدور فانباى صاحب البراهين كمثل اى مثل احمد
خان الينجری يعنى في اختلال الدين الاسلام و تضليل الخواص والعوام واما ادعائه باند اعطى
علماء بفضيلة على اكابر الاولياء فضل ايضا مثل دعوى المود جنيا لانبياء باطل لان فضيلة
الصحابه والتابعين على سائر الا عتا لمرحومة ثابتة بالقران البيان و الاحاديث الصحيحة عند
المحدثين كما حقق في موضعه و باقى حال فضيلة هذا المدعى سنية فيما بعد باعلام الحق المبين
هذا ومن عائب طهيمات صاحب البراهين ما ذكره (في ۳۹۷) من اوزلهم اليه انا انزلناه قريبا من
القاديان وبالحق انزلناه وبالحق نرا صدق الله ورسوله وكان امر الله مفغولا وفسرها بما ترجمتها
هذه قال تعالى انا انزلنا هذه الخوارق والامود المعجزة والالهام المملومن المعارف والحقائق قريبا
من القاديان وبالضرورق الحق انزلنا وبالضرورة الحق نزك وما اخبره الله ورسوله ظهر صدقه
في وقت وما شاء الله فهو كان لا محالة فهذه الفقرة الاخيرة (اى صدق الله ورسوله الخ) قشير الى
النبي صلى الله عليه وسلم اشاد بظؤ نفسى في الحديث المذكور في الصدور) اى في الصفحة

اول المؤمنين . فاصدع بما تؤمر وأعرض عن الجاهلين . لعلك باخع نفسك أن لا يكونوا
مؤمنين . قل جاءكم نور من الله فلا تكفروا ان كنتم مؤمنين . “جن کا ترجمہ اور لکھا گیا ہے۔

پس یہ دعویٰ نبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ مع ہذا اس نے اشتہار میں صراحت لکھا ہے کہ میں انبیاء و رسل کا نمونہ
ہوں۔ جس کی نقل اور پرہو چکی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ نمونہ شے کا عین وہ شے ہوتی ہے جیسا کہ فارسی کی نثر مشہور ہے۔ مثلاً
نمونہ ازخردارے۔ یعنی گیہوں کے انبار سے۔ مثلاً ایک مٹھی اس کا نمونہ ہے تو اس اقرار اشتہار سے ثابت ہے کہ صاحب
براہین (مرزا قادیانی) اپنے آپ کو انبیاء و مرسلین سے جانتا ہے۔ پس صاف یہ مثبٹ ہے کہ نہ ظلیت اور نیز اس نے
براہین کے صفحہ ۵۰ ذرائع ص ۶۰ میں یہ فقرہ اپنا الہام لکھا ہے: ”جبرى الله فى حلل الانبياء .“ اور اس کا ترجمہ اور
تفسیر یوں کرتا ہے کہ اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ: ”منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الہی ہونے کا دراصل حلہ
انبیاء ہیں اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حلہ انبیاء امت محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا
ہے۔“ انتہاء بقدر الحاجة!

پس براہین والے کی خود تصریح سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی کا مورد ہونا نبیوں کا خاصہ ہے تو اس کو اپنے لئے
ثابت کرنا نبوت کا اثبات ہے اور یہ کہنا کہ غیر انبیاء کو بطور مستعار یہ حلہ ملتا ہے باطل ہے۔ کیونکہ منصب ورودوحی رسالت
غیر انبیاء کو ہرگز نہیں ملتا اور ویوں کے الہام اور رسالت سے مترادف نہیں۔ اس لئے کہ وحی رسالت ملائکہ کی حفاظت سے
محفوظ ہوتی ہے اور اس کی اطلاع میں ہرگز کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہوتا اور نہ اس میں احتمال خطا کا ہوتا ہے۔ اس واسطے

السابقة والحدی لو كان الايمان معلقا بالثريا لناله) واللہ تعالیٰ ایثار الی فی الایۃ النبی ادرجتها فی الحصة الثالثة و تلك الاشارة فی هذه الایۃ هو الذی ارسل وهو له بالهدی و ذین الحق لیضهره علی الدینہ کلہ فہذہ الایۃ اخبار بالغیب فی حق المسیح یحسب یحسبانیة والسیانیة والسیامیة الماکمۃ فالغیۃ الکاملۃ الموعودۃ للذین الاسلام تظہر فاذا جاء المسیح علیہ السلام مولانا نبیہ فینشر الذین بالاسلام فی مجیع الافاق والاقطار ولكنی اظہرت بانی فی غربتی وانکساری و توکلی وایثاری وایاتی و انواری نموذج المسیح فی جوتہ الاولی و فطرنی و خطرة المسیح متشابہتان تشابہا ما ما کانا نصفان من جوہر واحد او ثمرتان من شجرة والاتحاد دیننا یحد لا تکاد تمتازنی النظر الکشفی والمشابہة الظاہریۃ یسا ثابتۃ ایضابان المسیح تابع و خادم لذین بنی کامل عظیم الشان یعنی موسی و انجیلہ فرع لتورۃ وهذا العاجز ایضا من احقر خادمی مید الرسل وافضل الانبیاء فان کان اسمہ حامداً فہو احمد وان کان محموداً فہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلتنبوت المشابہة التامة لى بالمسیح اشر کنی اللہ تعالیٰ فی الاخبار بالغیب عن المسیح من ابتداء الامر یعنی ان المسیح مصداق الایۃ لجسب الظاہر وبالطور لجسمانی وهذا العاجز مور دتلك الایۃ ومحلہا علی طبق المعقد والروحانی نغلبۃ الذین الاسلام با فاسۃ الصحیح القاطعۃ والبراہین الساطعۃ مقدرة بوسیلتی سراء کانت فی حیوتی او بعد مماتی انتہی ص ۲۹۸ و ۲۹۹ یقول العبد الضعیف ان الانزال والتنزیل فی اصطلاح القرآن مستعمل فی الکتب السماویۃ والمنزلۃ من اللہ مکلفین پر اس کا قبول واجب ہے۔ جس نے اس کو مانا وہ مومن ہے جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہے۔ برخلاف الہام اولیاء کے کیونکہ الہام سے اگرچہ بعض حقائق ذات وصفات الہی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ یا بعض وقائع دنیا کا بھی یقین ہو جاتا ہے۔ مگر کجج الوجہ شک و شبہ سے زائل نہیں ہوتا اور احتمال خطا اس میں باقی رہتا ہے۔ اسی لئے لوگوں پر اس کا ماننا لازم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ تفسیر فتح العزیز میں آیت: ”عالم الغیب“ کے نیچے اس پر تصریح ہے اور یہ بھی اعتقاد اہل سنت ہے۔

لہذا انبیوں کے اخبار غیب پر ایمان واجب ہے اور کابن و نجومی وغیرہ جو غیب کی خبر دیں۔ اس کی تصدیق کفر ہے اور علیٰ ہذا مدعی الہام جو بعد الانبیاء اپنے الہانات کی خبر دے۔ اس کی تصدیق بھی ناجائز ہے۔ جیسا کہ ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی شرح کی ملحکات میں تصریح کی ہے۔ اکابر اہل سنت کا اتفاق تو اسی پر ہے اور غیر مقلدین اور ان کا امام صاحب براہین جو الہام اولیاء کو حجت قطعی و وحی رسالت کی طرح بتاتے ہیں۔ ان کی غلطی کا منشاء حضرت خضر کے الہام کا ذکر اور واقعہ الہام ام موسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام ہے۔ جو موصوف قرآنی ہے۔ جیسا کہ براہین کے صفحہ ۵۳۸ خزائن ص ۶۵۳ میں لکھا ہے۔ اور نیز: ”خضر جن میں سے کوئی نبی نہ تھا۔“ انتہاء۔ یہ اس شخص کا جہل عظیم ہے۔ کیونکہ علمائے عقائد حقہ وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جمہور علماء کے نزدیک نبی ہیں اور قرآن مجید صاف ناظم ہے۔ اختلاف حال و مال وحی موسیٰ اور الہام مادر موسیٰ ہیں۔ کیونکہ ہر چند ان کو الہام منجانب اللہ تعالیٰ ہوا تھا کہ اپنے فرزند کو دریا میں ڈال دے۔ وہ سلامتی سے تیرے پاس آجائے گا۔

تعالیٰ الی رسلہ کما قال تعالیٰ فی ابتداء سورة البقرة والذین یؤمنون بما انزل الیک وما نزل من قبلک الایة وایضاً فی ابتداء سورة ال عمران نزل علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیه بان اللہ تعالیٰ قال فی محققہا انزلناہ قریبا من القادیان فوصفہا بالایات القرآنیۃ النی انزلت فی وصف القرآن الکریم اعنی بالحق انزلناہ و بالحق نزل تصریح بان ملہماتہ مثل الفرقان العظیم ثم فی ترجمۃ لفظ الحق الواقع فی الموضوعین بالذیرون الحقۃ تنصیص بان اللہ تعالیٰ وجب علیہ انزال ہذہ اللہمات و ہذا مخالف لعقیدۃ اہلالتست لتصریحہم بان اللہ سبحانہ لا یجب علیہ شیء کما فی شرح الفقہ الاکبر و شرح العقائد للنسفی و غیرہما و ایضاً فی ہذا الکلام اشارۃ الی ان الذین فقد عن اکناف العالم و اطراف الدنیا غرباً عجماً فلہذا اختار اللہ تعالیٰ للقام القادیان لانزال الملہمات کما صرح بہ فی اخر لخصۃ الرابعۃ من کتابہ بان الدین اشتہ علی الاکثر والبعض صاردا کالیہود والبعض کالمشرکین فارشدان الناس بهذا الارشاد فاتخذو امن مقام ابراہیم مصلی عامر علی الصدر مرض ۵۶۱ و ۵۶۲ مع تصریح صاحب البراہین بان المراد من ابراہیم نفسہ والناس مامورون باتباعہ فلا خفاء فی اندعین قریۃ قادیان مثل ام القری فی نزعہ الوحی کما قال تعالیٰ و كذلك اوحینا الیک قرانا عربیا لتذر ام القری ومن حولہا الایۃ و الحال انہ لا حاجۃ الی نزول شیء بعد تنزیل القرآن المجید للمؤمنین کنہ ہدی التیقن والشرء المجید کاف للامۃ المرحومۃ الی یوما الدین قایقول بان اللہ عزوجل انزل الملہمات والمعارف علی القادیان للضروریۃ الحقۃ افتراء علی رب العلمین ومن الاولۃ الدالۃ علیہ انہ صرح فی ترجمۃ ہذا الکلام

چنانچہ قرآن مجید میں فرمان ہے کہ جب تو موسیٰ کے معاملے میں خائف ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور خوف و غم نہ کرنا۔ ہم تیری طرف اس کو لٹا دیں گے اور اس کو رسول بنادیں گے۔ یہ ترجمہ ہے آیات کا "تواس البہام پر مار موسیٰ کو خود بھی اطمینان نہیں ہوا تھا۔ ورنہ اس کی ایسی حالت نہ ہوتی۔ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے "واصبح فوادام موسیٰ فارغا۔" یعنی اور ہو گیا دل ماں موسیٰ کا خانی صبر سے۔ تحقیق نزدیک تھا کہ البتہ ظاہر کر دے اس کو اگر باندھ نہ رکھتے ہم اوپر دل اس کے "تو کہہ ہوا ایمان والوں میں سے اور بے شک حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اس وحی میں مطمئن تھے کہ: "لا تخاف درکا ولا تخشی" یعنی فرعونوں کے پکڑ لینے سے مت ڈر۔ اسی لئے جب آپ کے اصحاب متحیر ہوئے اور تو فرعون کے لشکر کو دیکھ کر بولے۔ جیسا کہ قرآن میں خبر دی گئی ہے کہ بے شک پکڑے گئے۔ تب حضرت موسیٰ کے جواب کو قرآن نے یوں حکایت کیا کہ ہرگز نہیں پکڑے جانے میرے ساتھی۔ میرا رب ہے مجھے راستہ دکھا دے گا۔

پس بشہادت قرآن ہمیں وحی رسالت بالہام اولیاء میں فرق آسمان وزمین پیدا ہو گیا اور جوان دونوں کو ایک ہی چانتا ہے وہ بالکل باطل پر ہے۔ بالیقین اور حدیث: "علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل" بے اصل ہے۔ چنانچہ دیمیری اور زرشی اور عسقلانی تینوں نے کہا ہے۔ علامہ قاری نے رسالہ المصنوع فی احادیث الموضوع میں اس پر تصریح کی ہے۔ مطبوعہ لاہور کے ص ۱۶ سطر ۱۹ میں دیکھو۔ رہا دعویٰ صاحب براہین کہ میں تابع ہوں آنحضرت ﷺ کی شریعت کا۔ سو ہر چند یہ دعویٰ محض زبانی ہے دل میں نہیں۔ جیسا کہ اس کی کتاب اس پر شاہد ہے اور عنقریب اس کا بیان

بارجاع ضمیر انزلناہ الی المرجع المؤت اے الخواذق والامود المعجبة بتاویل الجماعة ولا شک ان ضمیرا الواحد المذكورہ موجه الی الجمع فالکلام الصحیح علی هذا التفسیر انا نزلنا ہا فاستناد هذا الکلام الغلط والالہام المحبط الی اللہ سبحان کذب بالیقین ثم انزل آیات القرآن المنزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما لا طائل تحته وهو تحصیل الحاصل فانقلیل قال اللہ تعالیٰ لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون وایضا ولقد انزلنا الیکم ایت مبینت الایۃ فبیت ان القرآن انزل الی المسلمین فلم لا يجوز ان ینزک الحق ارق وغیرہا متوسل آیات القرآن وغیرہ علی صاحب البراہین قلت القرآن العظیم مانزل الاعلیٰ الرسول الکریم لکن بلا کان مشتملا علی الاحکام التی امر بتبلیغہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المؤمنین بل الی کافۃ الناس وغیرہا اجمعین مع ان یقال مجازاً انه انزل الیہم وهو کما قال تعالیٰ وانزلنا الیک الذکر لتبین الیہم ولعلہم یتفکرون علی ان استناد نزول القرآن للبین الی المؤمنین وقت نزولہ الی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلى اخوانہ وعترتہ اجمعین مع لقطع بانہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و کتابہ و دین ناسخ الکتب والادیان الی یوم الدین لا یستلزم ان یکون صاحب البراہین منزلا مستقلا فی هذا الحین ویقال لہ انا انزلناہ قریبا من القادیان فما هذا الالبہتان وھذیان واما ادعاء صاحب البراہین بان اللہ تعالیٰ اخبر بوجودہ فی القرآن وكذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدیث صحیح العنوان فباطل قطعاً لان المشار الیہ من ذلك الحدیث للذکور فیما سبق الامام الاعظم والھمام الاقدم رضی اللہ کما صریح بہ غیر واحد من المحدثین والفقہاء بالاتفاق و بینت طرفا منہ فی رسالتہ

ہوگا۔ تاہم دعویٰ اتباع ثنائی النہوت ورسالت سے نہیں ہے۔ کیونکہ براہین کے صفحہ ۳۹۹ خزائن ص ۵۹۳ میں ہے کہ: ”مسح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا۔ اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے۔“ انتہاء!

پس جیسا کہ بموجب دہم براہین والے کے اتباع اور خادمیت حضرت موسیٰ نے حضرت مسیح کی نبوت میں کچھ خلل اندازی نہیں کی۔ ویسا ہی یہ شخص باوجود اتباع آنحضرت ﷺ کے اپنے آپ کو خصائص نبوت ورسالت سے موصوف کر رہا ہے اور نیز انبیاء اگرچہ بحسب مراتب وقرب عند اللہ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

چنانچہ تیسرے سپارہ کا ابتدائے آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ وہ رسول ہم نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے مگر مومن نہ ہونے میں سب انبیاء برابر ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مؤمنین سے حکایت فرمائی ہے کہ ہم انہیں فرق کرتے ہیں۔ یعنی ایمان لانے میں رسولوں کے درمیان۔ الخ اصل غور کرنے والا عالم جب ملہمات صاحب براہین میں تدبر اور تعمیل فرماتا ہے تو یقیناً معلوم کر جاتا ہے کہ براہین والے نے صاف دعویٰ برابری کا انبیاء سے کیا ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ ص ۵۱۱ خزائن ص ۶۱۱ میں آیت: ”قل انما انا بشر“ کو اپنے حق میں نازل کر کے صفحہ ۵۱۲ خزائن ص ۶۱۲ میں اس کا ترجمہ یوں لکھتا ہے: ”پھر فرمایا ہے کہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ جبر اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے۔ جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہئے۔“ انتہاء بلفظ

اور براہین کے ص ۲۳۲ خزائن ص ۲۶۷ میں آیت: ”واذل علیہم“ کو اپنے حق میں نازل کر لیا ہے۔ جس کا

توضیح الدلائل و عمدۃ البیان فی اعلان شائق النعمان رداً علی اهل الطغیان من غیر للقلدین فی هذا الزمان و کذا ایته هو الذی ارسل رسولہ الایۃ لیست فی حق المسیح و صاحب البراہین بل ہی فی شان امام الانبیاء و سید المرسلین بالیقین باتفاق جمیع المفسرین اشہادۃ القرآن المبین الایدی اخر هذه الایۃ قول اللہ سبحانہ و کفی باللہ شہیداً محمد رسول اللہ و قد قال محی السنۃ فی تفسیرہ تحت هذه الایۃ یعنی قوله تعالی محمد رسول اللہ تم الکلام ہا قال انب عباس شہدہ بالرسالۃ ثم قال مبتدئاً والذین معہ انتہی فالقول بان هذه الایۃ فی حق غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم متخالف للقرآن و منافی لبیان جمیع مفسرۃ الفرقان لیت شعری ما جہل هذا القائل فی ادعائہ بان هذه الایۃ اخبار عن الغیب فی حق المسیح فلاہل و فی حقہ معنی وما یشرعان هذا الخبر بصیغۃ الماضی فکیف برادبہ الاستقبال لنعوذ باللہ من هذه التحریفات فی الایات البنیات لما اراد نفیسہ من لفظ رسولہ الواقع فی هذه الایۃ مصرح بشرکت مع المسیح فی انوارہ و آیاتہ و غیر ذلک من ابتداء الامر ثبت اناء یدعی برسالۃ و ما ببالی من اطلاق کلمہ رسول اللہ علی نفسہ ولومع غیرہ فہذا صریح ضیورہ و اما نصریحہ بان الغلبۃ الموعودۃ ای فی هذه الایۃ تظهر بوسیلۃ للمسیح فعلى القول القوی لجمهور المفسرین باطل لان هذه الغلبۃ حصلت بظہورنا حبیب الہ العلمین صلی اللہ علیہ و علی عترتہ اجمعین و اتمام النعمۃ علیہ کما فی القرآن المبین الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الایۃ لما فی التفسیر الکبیر و غیرہ و یقول الفقیر

ترجمہ یہ ہے اور پڑھان پر جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف تیرے رب سے۔۔ پس یہ صریح مقابلہ ہے صاحب براہین کا سید المرسلین علیہ السلام سے۔ الغرض براہین کا مؤلف ہر چند اپنی زبان سے صریح دعوی نہیں کرتا کہ میں نبی ہوں۔ تاکہ اہل اسلام خواص و عوام بلوے نہ کر دیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ کوئی خاص الخاص انبیاء سے باقی نہیں چھوڑا۔ جس کو اس نے اپنے لئے ثابت نہ کر لیا ہو۔ بلاشبہ اس کی مثال میں لڑھکے والے نیچری کی ہے جس طرح اس نے اسلام کے فرائض کو انہاد یا اور کبیرہ گناہوں کو حلال بنا دیا۔ جس پر اس کی تفسیر قرآن اور اخبار تہذیب الاخلاق شاہد ہے اور فقیر اقم الحروف کان اللہ لہ نے اس کے بغوات کے رد میں ایک رسالہ مستقلہ جس کا نام ”جو اہر مضمیہ رو نیچریہ“ ہے شائع کیا ہے۔

فالحمد لله على ذلك!

پس یہ نیچری باوصف تخیل اپنے آپ کو خواص اولیاء اور دین کے تائید کرنے والوں سے جان رہا ہے۔ ایسا ہی حال ہے صاحب براہین کا علماء راتخین کی نظروں میں۔ چنانچہ مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے اخبار شفاء الصدور میں صاف لکھ دیا ہے کہ مرزا قادیانی مثل علی گڑھی نیچری کے ہے۔ یعنی اختلاف دین اسلام و اضلال خواص و عوام میں رہا۔ یہ آذ عار براہین والے کا کہ میں اکثر اکابر اولیاء ما تقدم سے افضل ہوں۔ سو یہ بھی مثل دعوی نمونہ انبیاء کے سراسر باطل ہے۔ کیونکہ صحابہ اور تابعین کی فضیلت ساری امت پر بحکم قرآن شریف اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ جیسا کہ دینی کتابوں میں مرقوم ہے اور باقی حال فضیلت اس مدعی کا آئندہ ظاہر ہو جائے گا۔ اس تحریر کو یاد رکھ کر سننے کے بجانب مہمات مرزا قادیانی سے وہ بھی ہیں جو ۳۹۸ خزائن ص ۵۹۳ میں اننا انزلناہ قریباً من القادیان۔ لکھ کر اس کا ترجمہ خود یوں

الراقم ای غلبۂ تقابل فتح مکہ الی بکت رقار الجائر من وضعها الی يوم ذلک الفتح وای ظهور الدین توازی تطہیر اول بیت وضع للناس من الارجاس الادناس واما یقول الضعیف بان هذه البغلة تحصل وقت نزول المسيح من السماء فلا یقوم منه ان هذه الایۃ بشارة فی حق المسيح وغیرہ وان المراد من قوله تعالیٰ ارسل رسوله غیر النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم بل المواد منه ان المسيح علی نبینا وعلیہ السلام لما بنزل من السماء یكون تابعاً للشرع المحمدي و یؤید هذا الدین فهو ایضا فرع غیۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و اخوانہ و عترتہ اجمعین قال مولانا القاری فی شرح الفقہ الاکبر فجتمع عیسی بالمہدی علی نبینا وعلیہما السلام وقد اقيمت الصلوة فیشر المہدی لعیسی بالتقدم فیمتنع معللاً بان هذه الصلوة اقيمت لك فانت اولی بان تكون الامام فی هذا للقام و یقتدی بہ ینظر اربعة لنینا علیہم السلام کما اشار صلی اللہ علیہ وسلم الی هذا المعنی یقولہ لو کان موسیٰ حیالما وسعہ الا اتباعی و قد بینت و جد ذلک عند قوله تعالیٰ واذ اخذ اللہ میثاق النبین لما اتیتکم من کتب و حکمة ثم جاء کم رسول الایۃ فی شرح الشفاء وغیرہ انتہی وما افادہ مولانا القاری علیہ رحمۃ الباری ہو المذکور فی حاصتہ التفسیر فالحاصل ان تلک الایۃ الشریفۃ اغامی فی حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحکم القرآن فدعوی صاحب البراہین بنہی البطلان واما قوله و لکنی فی الایات والانوار وغیر ذلک غوزج المسيح فی حیوانہ و ولی و فطرتی و فطرۃ للمسیح متشابہان تشابہا نا ما کانتا بصفان من جواهرۃ او لمرتان من شجرۃ انتہی فیشر بدعوی مساواتہ بالمسیح علی ماہی مفاد لفظ نمودج و فقرۃ کانتا نصفان من جوہرۃ

کرتا ہے کہ یعنی ہم نے (یعنی خدا فرماتا ہے) ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام کو پر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے۔ اور ضرورت حقہ اترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہوتا ہی تھا۔ ”نیز اس کا دعویٰ کہ“ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم ﷺ اپنی حدیث مقدسہ بالامیں اشارہ فرما چکے ہیں۔ (یعنی ص ۳۹۷ خزائن ص ۵۹۳ حدیث: ”لو کان الایمان معلقاً بالشریا لنالہ“ کا اشارہ) (مرزا قادیانی کی طرف ہے) اور خدا تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے۔ چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے: ”هو الذی ارسل رسولہ“ (یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس سچے دین کو سب دینوں پر غالب کر دے۔) یہ آیت جسمانی اور سیاست مکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل ہیں۔ اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری

الخ فی الاتقان فی علوم القرآن قال حازم و انما تستعمل ای کان حیث یقوی الشبه حتی یکاد الرائی یشک فی ان المشبه به هو المشبه وغیره و لذلك قالت بلقیس ای کما اخبر الله سبحانه به کانه هو انتهی و صاحب البراهین فی هذا القول کاذب البتہ اما اولاً فلان دعوی المساواة بالانبياء باطل لما تقرر من عقیده اهل السنة بان الولی لا یبلغ درجة النبی کما فی شرح الفقه الاکبر و شرح العقائد للنسفی وغیرهما و اما ثانیاً فلان المسیح علی نبینا و علیه السلامکان من آیاتہ ان یرى المکة وللابرص دیحی المولتی باذن الله و اذا قال من انصارى الى الله قال الحواریون نحن انصار الله کما هو منصوص القرآن الکریم وهذا القائل مظهر شی من هذه الخوارق منه وما امن به احد من النصارى والهندو الذین صنف کتابه فی مقابلتهم سیتما النصرانی الذی طبع ثلث حصص کتابه فی مطبعه مع انه تدعی الله سبحانه بخلوص قلبه و کمال تضرعه و ابتهاله لا یمان جمیع النصارى خصوصاً و طبع هذا الدعاء منذستین ونصف مننت فی اخر اشتهاؤه الذی مر النقل منه فیما قبل و الدعاء هذا اللهم اهد للمستعدين من جمیع لا قوام سیما الحکام من النصارى فانهم یرحمهم واحسانهم البنا و امتنانهم علینا بلبولنا بلبالاً لتارعو بخلوص القلب و خضوع الباطن لخیر دیناهم و دینهم و نسل الله تعالی خیر هم فی الدنیا والاخرة اللهم اهدهم و ایدهم بروح مناوک اجعل لهم حظاً کثیراً فی دینک و اجذبهم بجولک و قوتک لیومنو ابکتابک و رسولک و یدخلوا فی دین الله افواجا امین ثم امین والحمد لله رب العلمین المشتهر مرزا غلام احمد

طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے۔ اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سر تاج ہے۔ اگر وہ حامد ہے تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے۔ سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔ یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معنوی طور پر اس کا مکمل اور مورو ہے۔ یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے۔ اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے۔ گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو! انتہاء بلفظ!

فقیر کسان اللہ لہ کہتا ہے کہ انزال اور تنزیل قرآن کی اصطلاح میں آسمانی کتابوں کے اتارنے میں مستعمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں پر نازل کی گئی ہیں۔ جیسا کہ ابتدائے سورۃ بقرہ میں قرآن اور اس سے پہلے آسمانی کتابوں کے اتارنے کو انزال کے لفظ سے ادا فرمایا ہے۔ پھر سورۃ آل عمران میں قرآن مجید کے اتارنے کو تنزیل اور انزال اور انجیل توریت کے بھیجنے کو انزال کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور علیٰ ہذا القیاس بہت سی آیات قرآنیہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ پس جب براہین والے نے اپنے ملہمات کو: ”انزالناہ“ سے تعبیر کیا اور بعد ازاں آیت: ”وبالْحَقِّ انزلناہ“ سے جو صرف قرآن مجید کی حققت تھی اپنی ملہمات کی حققت قرار دیا تو یہ تصریح ہے اس پر کہ وہ اپنی ملہمات کو مثل قرآن جانتا ہے۔ پھر لفظ حق جو دونوں جگہ قرآن کی راستی کے بیان میں تھا اس کو ضرورت حقہ سے ترجمہ کرنا اللہ سبحانہ

القادیانی فهذا الدعاء الذى دعا بكل خضوع قلبه و هلوع باطنه رسل الله تعالى ان يجذبهم بحوله وقوته ليدخلوا فى دين الله افواجا فما امن رجل واحد من النصارى على يده الى الان فضلا عن ان يؤمنوا جميعا و بدخلوا فى دين الله افواجا لظهر عدم المشافة بين ويان صاحب البراهين فى الايات والانوار وغير ذلك و كذلك ليست المشابهة بينهما فى الفطرة لان المسيح و لد بغيراب من تفحة روح رسول كريم كما يشهد به القرآن والحديث و اجماع الامة وصاحب البراهين و لد من نطفة غلام مرتضى القاديانى الحكيم كما يعلم الانام من الخواص والعوام بل صرح هو فى كتابه ان والده هذا ايد الحكام وقت بلوى عساكرهم فى سو الف الايام فكيف يشبه من خلق من ماء مهين بمن قال الله سبحانه فى شأنه و جعلناها و انها اية للمسلمين وقوله والمشابهة الظاهر يته بينا ثابتة ايضا بان المسيح تابع لدين موسى وانجيله قرع لتورية وهذا العاجز الى صاحب البراهين من احقر خادى سيد المسلمين صلى الله عليه وسلم الخ هذا ايضا باطل باليقين اما اولاً فلان المسيح ماكان تابعا لدين موسى بل كان من اولى العزم من الرسل اى صاحب بالشرعية مستقلة وانجيله ما كان فرعاً للتورية بل الانجيل ينسخ التورية فى بعض الاحكام كلما سنين دليله من كلام الملك العلام قال عز من قائل فاصبر كما صبر اولو العزم من الرسل قال ابن اسير رضى الله عنهما اولو العزم ذو والحزم وقال الضحاك ذو والجعد والصبر قل ابن عباس وقادة هم نوح ابراهيم وموسى وعيسى اصحاب شرائع فهم مع محمد صلى الله عليه و احق انه و اله وسلم خمسة قلت ذكرهم الله على التحضيص فى قوله واذا اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك و تعالى پر ان ملہمات کا انزال واجب ٹھہرانا ہے۔ حالانکہ یہ مخالفت صریح ہے عقائد اہل سنت سے۔ کہ شرح فقہ اکبر و شرح عقائد نئی وغیرہما جمع کتب عقائد میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی واجب نہیں ہے اور نیز اس کلام سے اشارہ ہے اس پر کہ دین ساری دنیا سے کیا عرب کیا عجم کم ہو گیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مقام قادیان کو انزال ملہمات کے واسطے اختیار فرمایا۔ چنانچہ چوتھے حصے کتاب کے اخیر اس نے تصریح کی ہے کہ طریقہ حقہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کر لیں اور اس پر چلیں۔

اور اس سے اوپر لکھتا ہے کہ: ”فاتخذو من مقام ابراهيم مصلیٰ“ میں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ابراهيم بنایا ہے اور ساری خلقت کو میری اتباع کے واسطے فرمایا ہے۔ جیسا کہ اوپر ص ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ سے منقول ہو چکا ہے۔ پس بے شک اس نے اپنے قادیان کو مکہ معظمہ کی مثال نزول وحی میں بتایا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہوا تھا: ”وذلك اوحينا“ یعنی اور ایسا وحی بھیجی ہم نے تیری طرف قرآن عربی تاکہ تو ذرائع مکہ والوں کو جو اس کے گردا گرد ہیں اور اصل قرآن مجید کے نزول کے بعد کسی چیز کے نزول کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے اور شرع محمدی میں قیامت تک امت مرحومہ کے واسطے کفایت ہے۔ پس یہ اذعان کہ حق تعالیٰ نے ضرورت حقہ کے واسطے قادیان پر معارف والہمات نازل کئے ہیں۔ حق سبحانہ پر محض انفراد اور بالکل نقول فی دین اللہ ہے اور اس

ومن نوح وابراهيم وموسى وعيسى ابن مريم و فى قوله تعالى شرع لكم من الدين ما وصى به نوحا والذى اوحينا اليك وما وصينا به ابراهيم وموسى وعيسى قاله البغوى فى معالم التنزيل وهكذا فى عامة التفاسير وفى شرح الفقه الاكبر لمولانا القارى عليه وعلى المفسرين رحمة البارى وقرلهم تعالى انا انزلنا التوراة فيها هدى و الوريحكم بها النبيون الذين اسلموا للذين هادوا والرب نبون والاحبار بما استحفظوا من كتب الله وكانوا عليه شهداء فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بايتى تشتمنا قليلاً ومن لم يحكم بما انزل الله فاؤلئك هم الكافرون وقوله معالى بعد هذه الاية باية واحدة وقفنا على اثارهم بعيسى ابن مريم مصداقاً لما بين يديه من التوراة وايتته الانجيل فيه هدى وتور و مصداقاً لما بين يديه من التورته و هدى و موعظة للمتقين وليحكم اهل الانجيل بما انزل الله فيه ومن لم يحكم بما انزل الله فاؤلئك هم الفاسقون ثبت من هاتين الايتين ان الشريعة الموسوية والمسيوية شريعتان مستقلتان ومن قال ان الانجيل فرع التوراة يكذب القرآن و قولهم تعالى حكاية عن عيسى على نبينا وعليه صلوة والرحمن ومصدقاً لما بين يدي من التورته والاحل لكم بعض الذى حم عليكم اى فى شريعة موسى من الشحوم واليك ولحوم الابل والعمل فى السبت وهو يدل على ان شرعه كان ناسخاً للشرع موسى قاله القاضى بيضا فى تفسيره وهكذا فى المدارك والجلالين والبغوى وغيرها فتحقق من القرآن المبين تكذيب صاحب البراهين فى الحمد لله رب العلمين واما ثانياً فلان قول صاحب البراهين بانه من احقر خادمي سيد

افتراءى دليلوں سے یہ بھی کہ مؤلف براہین نے اس کے ترجمہ میں انزلناہ کی ضمیر مذکر کو مرجع مونث کی طرف راجع کیا ہے۔ یعنی مرجع اس کا خوارق اور امور معجبه بتاویل جماعت قرار دیا ہے اور اسی میں شک نہیں کہ وہ احد مذکر کی ضمیر جمع کی طرف راجع نہیں ہو سکتی۔ پس ان معنوں سے صحیح کلام یوں تھا۔ انا انزلناھا۔ تو ایسی غلط صریح کلام کو خدا نے سجدہ کی جانب منسوب کرنا تیرا بہتان نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر قرآنی آیات جو آنحضرت ﷺ پر صد با سال سے نازل ہو چکی ہیں اب ان کے اتارنے میں کیا فائدہ ہے؟ بلکہ لاطائل اور تحصیل حاصل ہے۔ اس جگہ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا ذکر ہے۔ پس تم کیوں نہیں سمجھتے اور یہ بھی فرمایا اور بے شک ہم نے اتاریں تمہاری طرف آیتیں جس سے ثابت ہوا کہ قرآن مسلمانوں کی طرف اتارا گیا ہے تو کیا مانع ہے۔ اگر خوارق وغیرہ تو صل آیات قرآنی براہین والے پر نازل ہوں؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ قرآن عظیم صرف رسول کریم ﷺ پر ہی اترا ہے۔ لیکن جبکہ قرآن میں ایسے احکام بھی بہ کثرت ہیں جن کی تبلیغ کے لئے آپ ﷺ مامور تھے۔

خواہ مومنین کو خواہ جمیع بنی آدم کو تو اس نظر سے مجازاً یوں بھی کہا صحیح ہو گیا کہ قرآن لوگوں کی طرف اتارا گیا ہے۔ اور اصل میں معاملہ یہی ہے جو ارشاد ہوا ہے: ”وانزلنا الیک الذکر“ یعنی اور ہم نے تیری طرف نصیحت اتاری ہے تاکہ تو لوگوں سے بیان کر دے اور وہ فکر کریں۔ علاوہ ازیں وقت نزول قرآن کے مومنین کی طرف قرآن کا نزول کی اسناد باوصف اس یقین کے کہ آنحضرت ﷺ کہ اب تیرا سو برس کے بعد صاحب براہین آیات قرآنی کا منزل علیہ بن جائے اور

الرسول صلى الله عليهم اجمعين صريح البطلان لا نه يدعى مساواته في كمالاته و ينسب خصوصاته المنصوصه به صلى الله عليه وسلم الى غير لا كيف لا و ان هذا المدعى صرف عنه صلى الله عليه وسلم فضيلة الرسالة المشهورة عليها من الله تعالى في اية هو الذي ارسل رسوله الابه و اثبت تلك الفضيلة اولاً في حق المسيح لعله لتاليف قلوب حكام هذا الديار و اظهار للجهت معهم لجلب المنافع و دفع المضار و ثانياً لنفسه ليعظه الجهال رئيس الاولياء و نموذج الانبياء و غبنون غبنا فاحشا باشتراء كتابه بالثمن الغالي ليحصل اليه الداراهم و الدينار زائد العدداً و التحصا قانمدار عليهم الدنيا كما لا يخفى عند اولي الابصار و سنيين هذا الامر بزيادة الاظهار فثبت من النفولات السابقة و الاحقت ان مؤلف البراهين محرف لايات القرآن المبين فليس ان مشاهة ولا مماثلة باحد من المومنين المخلصين فضلاً من الفضيل على الاولياء الكاملين و كوثر نموذج الانبياء و المرسلين فنعود من هذه الدعاوى الباطلة برب العلمين ولا نجف عن ان تحريفه القرآن ليس منحصر في التحريف المعنوي بل حرف كثيرا من الايات تحريفاً لفظياً ايضاً الا ترى في ملهاته المذبون على الصدرا نه حرف ايتہ قل اني امرت ان اكون اول من اسلم و ايتہ تبت اليك و انا اول المؤمنين و ركب منهما ايتہ ثالثة هذه قل اني امرت و انا اول المؤمنين و بدل ايتہ انه عمل غير صالح و زاد في اول ايتہ ما انت بنعمة ربك بجنون حرف الوا و كتب الحاء بدل الهاء في اية و زهق الباطل و غير و او و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلية بالفاء و ترك فقره و مطهرک من الدين کفرو ابن بين اية يا عيسى اني متوفيك و رافعک الایة كما نقلناه من صفحة ۵۵۶ و كذلك في

اس کے حق میں راست آئے انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ پس یقیناً یہ بہتان اور ہدیان ہی ہے اور یہ اذعابر این والے کا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر قرآن مجید میں دی ہے اور ایسا ہی آنحضرت ﷺ نے حدیث میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے یہ بھی بالکل باطل ہے۔ کیونکہ اس حدیث صحیح کا مشار الیہ امام اعظمؒ ہے۔ جیسا کہ بہت سے محدثین اور فقہاء نے اس پر تصریح کی ہے جس کا شہ فقیر نے رسالہ ”تصریح بحاث فرید کوٹ“ اور رسالہ ”عمدة البیان فی اعلان مناقب العمان“ میں بیان کیا ہے اور ایسا ہی آیت: ”هو الذی ارسل رسوله“ نہ حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور نہ براہین والے کی طرف اس میں اشارہ ہے۔ بلکہ بالیقین باتفاق جمیع مفسرین بل بشہادت قرآن میں سید المرسلین ﷺ و عزتہ اجمعین کے حق میں نازل ہے۔ دیکھو اس کے اخیر: ”وکفی باللہ شهیداً“ کے ساتھ ہی محمد رسول اللہ ﷺ قرآن شریف میں مرقوم و مرسوم ہے۔ اور محی السنۃ اپنی تفسیر میں تصریح کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر کلام ختم ہوتی ہے۔ یعنی جس رسول کے بھیجنے کے حق سبحانہ نے خبر دی ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ حضرت امت اور اعلم تفسیر قرآن سے یہ روایت ہے بھر: ”والذین معہ“ دوسری کلام شروع ہوئی۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر معالم التنزیل کا۔ پس اس آیت کو آنحضرت ﷺ کے سوا کسی دوسرے کے حق میں وارد کرنا قرآن مجید اور تفسیروں کے صریح مخالف ہوتا ہے۔

افسوس اس شخص کی سخت نادانی پر جو اس آیت کو بطور جسمانی حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں اور بطور روحانی اپنے لئے پیشین گوئی بنا رہا ہے اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ اس کی ابتداء میں لفظ ماضی ہے جس سے صریح ثابت ہے کہ وہ

ص ۵۱۹ من کتاب سندک تلک الفقرة من هذه الایة وهكذا الحال فی کثیر من الانبات عما يظهر بالتامل علی حافظ القرآن المبین ومتهذا جعل القرآن حصین و ذلك کثیر جداً فی ملهماته ولا یذهب علیک انه من سهوقلم الناسخ ان مولفه صریح فی ص ۵۱۶ من کتابه انه طبع هذا الكتاب بتصحیحه و تنقیحه و مع ذلك ترجم ذلك الایات المحرقت حسب تحریف هذا قال انه الهم الیسونا كان الله ليعذبهم وانت فیهم وما كان الله ليعذبهم وهم يستغفرون ص ۵۱۳ وفى القرآن بعد ما كان الله الثانی كلمة معذبهم فحرفها بلفظة ليعذبهم وقال ص ۵۵۵ انه انزل علیه ایه و كذلك مننا علی یوسف لتصرف عنه السوء والفحشاء ثم صرح فی اخر ترجمتها ان المراد ههنا من یوسف نفسه فحرف ایه و كذلك مکما لیوسف بقول و كذلك مننا علی یوسف ومن غرائب لمهماته المحرفة والمبدت لایات القرآن ما انزله فی وصف نفسه و کتابه فی ص ۳۹۷ و ۳۹۸) وهی هذه ان الذين كفروا وصدوا عن سبیل الله رد علیهم رجل من قادس شكر الله سعید عنی فی ترجمة هذا الالهة مرعن نجل من فارس نفسه لا نبذعی كونه من اولاد قارس فسمى نفسه فارسی الاصل و جعل الله سبحانه شاکره ثم کتب هذا الالهة کتاب و بركات عمیمة لکتابه البراهین انتهى و کتب بعده هذا الالهة ولو کان الایمان معلقاً بالثريا لنا له و صرح فی ترجمة ان المراد من هذا الحديث نفسه و بعده هذا الطعام میکاد زینه یغنی و کم تمسه نار و ترجم هذه الایة واوردها فی وصف کتابه و کتب بعدها هذا الالهة ام یقولون نحن جمیع منتصر سینهم الجمع و

رسول ﷺ بھیجا گیا ہے تو اس سے آئندہ میں رسول کا نام مراد رکھنا قرآن مجید کی تحریف ہے۔ اور پھر اس آیت میں جو لفظ رسول کا ہے تو اس سے اپنے نفس کی مراد رکھنی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ اپنی شرکت ابتدائی ثابت کرنی یہ دعویٰ رسالت کا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس آیت کے غلبہ موعود کو بوسیله حضرت مسیح ظہور میں آنے کا دعویٰ کرنا بموجب قول جمہور مفسرین کے باطل ہے۔ کیونکہ یہ غلبہ سرور عالم ﷺ کے ظہور پر نور سے حاصل ہو گیا اور آپ ﷺ پر نعمت الہی تمام ہو چکی۔ جیسا کہ آیت: ”اليوم اكملت“ اس پر شاہد ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ میں اس پر تصریح ہے اور فقیر راقم الحروف کہتا ہے کہ فتح مکہ سے بڑھ کر جو کسی بشر کو نصیب نہیں ہوئی ہے کون سا غلبہ دین اسلام کا ہوگا؟ اور بیت اللہ کو بتوں کی پلیدیوں سے پاک کرنے سے کون سا ظہور دین متین مقابل ہو سکے گا؟ اور دوسرا قول ضعیف کہ غلبہ وقت نزول حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان سے ہوگا۔ اس پر ہرگز دلیل نہیں بن سکتا کہ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام وغیرہ کے حق میں پیشگوئی ہے اور: ”رسوله“ سے آنحضرت ﷺ کے سوا کوئی اور مراد ہے۔ حاشا دکلا! بلکہ مراد اس قول ضعیف سے یہ ہے کہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو شرع محمدی کے تابع ہو کر دین اسلام کی تائید کریں گے۔ تو یہ بھی سرور عالم ﷺ کے ہی غلبہ کی فرع ہوئی۔ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فقہ اکبر کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح حضرت مہدی سے جب اتر کر ملاقاتی ہوں گے تو نماز کی تکبیر ہو چکی ہوگی۔ حضرت مہدی ان کو امامت کے لئے اشارہ کریں گے۔ تب حضرت مسیح امامت نہ کریں گے۔ بایں عذر کہ یہ تکبیر آپ کے لئے ہوئی ہے۔ آپ کی امامت اولیٰ ہے۔ تب حضرت مسیح مقتدی ہوں گے۔ تاکہ ان کی متابعت سر: عالم ﷺ: ”اخوانه وعترتہ وسلم“ سے ظاہر ہو جائے۔ جیسا کہ آپ ﷺ

یولون الدبر و ان یرو ایه یعرضوا و یقولوا یحرمتم و استیقنتھا انفسھم و قالوا لات حین مناص فیما رحمۃ من اللہ لنت علیھم و لو کنت فظا غلیظ القلب۔ لا نقضوا من حولک ولو ان القران سیربہ الجبال انتھى و صرح فی ترجمۃ ہذہ الایات انها فی بیان ان المخالفین یعجزون عن جواب ذلک الکتاب والقت علی ہذہ الایات فی حق القوم الذین خیالھم و حالھم ہکذا یعنی انھم مع رویۃ الایات والخوارق بنکرونها باللسان و یتفنون بالجنان ولعل الناس یاتون بعدھم علی صفتھم ہذہ ترجمۃ عبادۃ ملخصۃ فیقول العبد الضعیف انه حرف ہہنا تحریفاً لفظیاً کثیراً و بہت بہنانا کبیراً لان الحدیث الصحیح المتفق علیہ الفاظہ لو کان الایمان معلقاً لثریالکنا ولہ رجال اورجل من فارس فزاد فی اولہ الواو و بدل لتناولم بلفظ لنالہ و حذف فاعلہ براسہ و ہذا غیر جائز ثم حرف لفظہ زینتھا الواقعۃ فی القران بکلمۃ زیتہ لرعاۃ المرجع المذکرو ہو کتابہ و حرف ایۃ افراد والات حین مناص بقولہ وقالوا لات حین مناص فی تبدیل الواو بالفاء وناد و ابقالوا و حذف و او ولات فی لئل مواضع من کتابہ احدھا فی ہذا الاطعام و فی ص ۳۹۰ و ۳۹۷ و تب حل ایضاً بحسب ہذا التحریف و بدل ایۃ والوان قراناً سیرت بہ الجبال بقولہ ولو ان القران سیربہ الجبال باریداد اللام علی قرانا و حذف تاء سیرت و معہذ ابدل ترتیب آیات سور القمر اعنی کتب ایتین من اخرھذہ السورۃ و حمام یقولون نحن جمیع منتصر سیھزم الجمع ویولون الدبر فی ابتداء الالھام و سطرایۃ ابتداء تلک السورۃ بعدھما و ترجم علی ہذا الترتیب فہذا تبدیل فی ترتیب آیات سورۃ واخذ و قد قرو فی الشرع ان ترتیب آیات السورۃ توفیقی یامر الشارع بدلا لئلا حادثیت

بے حدیث: ”لو کان موسیٰ حیاً“ میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ یعنی اب اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو اس کو بجز میرے متابعت کے کوئی اور چارہ نہ ہوتا۔ پھر ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ اس اتباع کی وجہ سے ہم نے شرح شفاء وغیرہ میں آیت: ”واذ اخذ اللہ میثاق النبیین“ کے نیچے بیان کی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ اور ایسا ہی عامہ تفاسیر میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ متبوع جمیع انبیاء ہیں۔ بلکہ مواہب لدنیہ و دیگر کتب سیر میں تصریح ہے کہ آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں۔ الغرض آیت: ”هو الذی ارسل رسولہ“ سرور عالم ﷺ کے حق میں ہے۔ کوئی دوسرا اس کا موروث نہیں ہے۔ براہین والے کا دعویٰ سراپا باطل اور جھوٹ ہے۔ پھر یہ دعویٰ اس کا کہ میں آیات و انوار و توکل و ایمان کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں اور فطرت میں باہم نہایت متشابہ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل: ”کما صر نقلہ علی الصدر“ ”سویہ دعویٰ بھی مساوات کا ہے۔ مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے۔ جیسا کہ نمونہ کا لفظ اور گویا کلمہ تشبیہ کا مفاد ہے تفسیر اتقان میں منقول ہے کہ گویا یعنی ترجمہ کائن کا وہاں مستعمل ہوتا ہے جہاں بہت قوی مشابہت ہو۔ یہاں تک کہ دیکھنے والا مشبہ اور مشبہ بہ میں فرق نہ کر سکے اس لئے بلقیس کے قول سے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ گویا یہ تخت وہی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت اتفاق کا۔

اب فقیر کہتا ہے کہ براہین والا اس دعویٰ میں بے شک کاذب ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح تو مادر زاد اندھے، کورھی کو تندرست اور مردہ کو حکیم خدا زندہ کر دیتے تھے اور جب انہوں نے کہا کہ تانید دین میں میرا کون مددگار ہے؟

الصحيحة واجماع العلماء الاسلامية كما انعقد العلامة السيوطي فصلا مستقلا في بيان هذه المسئلة في تفسيره الاتضان في علوم القرآن بالبسط الواسع و ذكرها مبسوط الحدث الدهلوي في شرحه المشكوة المصاييح و نص صاحب تضيير فسخ العزيز في ابتداء و سورة البقرة بعد تحقيق هذه المسئل على حرمة مخالفة هذه الترتيب و كونها بدعة شيعية من شاء الاطلاع على اصل العبارات لتكميل الاعتبار فلينظر في هذه الا سفارفتبين ان هذه الا لهيان فالمحرفة لايات القرآن البين والمبدل ترتيبيها المتين والجاعلة القرآن عضيان ليست من القاء رب العلمين بل هي تسويلات نفسانية و تليادم شيطانية عندالحق واليقين فاتقبل هذه التحريفات و التبديلات وغيرها انكانت من عند غير الله فادشك في حرمتها و كونها بدعة شيعية واما اذا كانت من عند الله كما بدعيه صاحب البراهين فلا جناح عليه والله يفعل مايشاء و يحكم مام بد اقول قال الله في سورة الانعام ولا مبدك لكلك الله وايضاً فيها و تمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلمة اى لا احدبديل شيئا منها بما هو اصدق واعدل اولا احديف ان يحرفها تحريفا شائعا ذائغاً كما فعل بالتورة اولا نبى وكتاب بعدها ينسخها و يبدل احكامهاق له القاضى بيضا وغيره من المفسير من وقال تعالى و اه لكعب غرين كثير النفع غديم النظر او مليع لا بتاتى. ابطاله و تحريف. لايات. الباطل من بين يديه ولا من خلفه من جهة من الجهات تنزيل من حكيم حميد يحمد كل مخلوق كذافى انوار التنزيل و غيرهما فعلم من القرآن ان الله تعالى لم يشاء تبديل القرآن بل اتمه بالصدق

تو حواری بول اٹھے کہ ہم خدا کے دین کے مددگار ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں کررارشاد ہے اور براہین والے نے اب تک کوئی ایسا خارق نہیں ہوا۔ اور نہ نصرانی و ہندو سے کسی نے اس پر ایمان قبول کیا ہے۔ بلکہ وہ نصرانی جس کے مطیع میں اس نے تین حصے اپنی کتاب چھپوائی ہے وہ بھی مسلمان نہ ہوا اور اس کی مدد میں اس نے مصروفیت نہ کی۔ باوصفیکہ براہین والے نے کمال تضرع اور غلوص قلب سے مجمع نصاریٰ کے ایمان کے واسطے دعائیں مانگی ہیں اور وہ دعا اخیر میں اس اشتہار کے مدت از حائی برس سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ وھو ہذا! بالاخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا ہے۔ ”اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش۔ بالخصوص قوم انگریز جن کی شائستہ اور مذہب اور بارجم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کی دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے یہودی و مسلامتی چاہیں۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی دنیاوی اور اخروی بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ بار خدا یا ان کو ہدایت کر اور اپنی روح سے ان کی تائید کر اور ان کو اپنے دین میں وافر حصہ دے اور ان کو اپنی طاقت اور قوت سے اپنی طرف کھینچ تاکہ تیری کتاب اور تیرے رسول علیہ السلام پر ایمان لائیں اور فوج در فوج خدا کے دین میں داخل ہوں۔ آمین ثم آمین والحمد لله رب العالمین“۔ ایشتر مرزا اعظام احمدز قادیان ضلع گورداسپور مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۵

پس یہ دعا جو بکمال حضور باطن براہین والے نے انصاری قوم کے واسطے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قوت اور طاقت سے ان کو دین اسلام میں کھینچے اور وہ فوج در فوج مسلمان ہوں۔ اس رسالہ کی تالیف تک ان سے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر کوئی بھی ایمان نہیں لایا۔ چہ جائیکہ سب انگریز ایمان لاتے اور فوج در فوج مسلمان ہوتے۔ پس صریح ثابت ہوا کہ براہین

والعدل و يحفظه من التحريف والتبديل ونظمه و ربه في اعلى درجان من البلاغت والفصاحة وغيرهما فلا يتصور كلام احسن منه بالنظم والترتيب وغيرهما ولا يكن تحريفه و تبديله لا من جهة بنى و كتاب من الله تعالى لانه خلاف الوعد والله لا يخلف الميعاد ولا من جهة غيرهما فتحقق ان هذه اللهجات المحرفة والمبدلة لايات القرآن المبين ليست من الله المعين بل من نفسانية صاحب البراهين ومن شيطانه الذى هو لى فريين فتعوذ بالله من الالحاد فى ايات الفرقان المتين قال عز من قائل ان الذين يلحدون يملكون عن الاستقامة فى اياتنا بالظن والتحريف والتاويل الباطل والاشاء فيها لا يخفون علينا فنجاز لهم على الحاذ هم فمن يلقى فى النار خير ام من ياتى يوما القيمة اعملوا ما شئتم تهديد شديد انه بما تعملون بصير و عيد بالمجازاة كذا فى انوار التنزيل و مدارك التنزيل وغيرهما وقال تعالى و من اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال او حى الى ولم يوح اليه شئ الاية و قوله تعالى و من اظلم ممن افترى على الله كذبا كان استد اليه مالم ينزله او نفى عنه ما انزله او لشك يعرضون على ربهم فى الموقف بان يجيوا او تعرض اعمالهم و يقول الاشهد من الملائكة و النبيان او من يوارىهم هولاء الذين كذبوا على ربهم اللعنة الله على الظلمين تهويل عظيم مما يحق بهم يظلمهم بالكذب على الله كذا فى انوار التنزيل وغيره و من اقسام الكذب على الله الغلط فى نقل العلم والدعياه الكاذبة والحكم فى الدين بمقتضى العقل يعنى خلاق الشرع والادعاء بالكشف او القرب من الله تعالى قاله الشيخ عبدالقادر الدهلوى فى ترجمة المسماة بموضع القرآن قال عبدالقادرى عليه رحمة البارى فى شرح الفقه الاكبر وهولاء الذين

والى كوحضرت مسيح على نبينا وعليه السلام اور على هذا القياس فطرقى مشابہت کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام تو بن باپ روح کے پھونکنے سے پیدا ہوئے تھے جس پر قرآن مجید شاہد ہے اور براہین والا حکیم غلام مرتضیٰ قادیانی نے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے خود والد سے ایام بلوہ میں دھماکے کا تذکرہ لکھا ہے۔

(براہین حصہ سوم ص ۱۳۸ الف خزائن ص ۱۳۸)

پس کیوں کر مشابہ ہو وہ شخص جس کی خلقت ماہ صہین سے ہو۔ اس ذات پاک سے جس کو اللہ تعالیٰ آیت للہائین فرمائے؟ اور یہ جو براہین والے نے اپنی مشابہت کی دلیل میں حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام سے یوں لکھا ہے کہ وہ تابع دین موسوی تھے اور ان کی انجیل توریت کی شرح تھی اور میں احقر خادین سید المرسلین سے ہوں۔ سو یہ بھی بالیقین باطل ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام جناب موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے تابع دین نہ تھے۔ بلکہ وہ تو اولوالعزم رسولوں سے تھے جن کی شریعت مستقلہ ہوتی ہے اور آپ کی انجیل توریت کی فرع نہ تھی۔ بلکہ انجیل بعض احکام توریت کی ناسخ ہے۔ پہلے دعویٰ کی دلیل یہ ہے جو اخیر سورہ احقاف میں ارشاد ہے کہ ”صبر کر جیسے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔“ حضرت ابن عباسؓ اولوالعزم کے معنی صاحب حزم لکھتے ہیں اور ضحاک نے صاحب جد و صبر لکھ کر پھر دونوں اولوالعزم کے شمار میں حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام چاروں اصحاب شرائع کا ذکر کر کے پانچویں آنحضرت ﷺ کو شامل ان کے جانتے ہیں۔ پھر صاحب معالم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کر کے اس آیت میں پانچوں

يفعلون هذه الافعال التحارجه عن الكتاب والسنة اقوام نوع منهم اهل تلييس وكذب و خداع الذين يظهر احدهم طاعة الجن له او يدعي الحال من اهل المحال كالمشاخ النصابين والفقراء الكذابين والطرقية المكارين فهؤلاء يستحقون العقوبة البليغة التي تردعهم وامثالهم من الكذب والتلييس وقد يكون في هؤلاء من يستحق القتل كن يدعي النبوة بمثل هذه الحز عبيلات او يطلب تغير شئ من الشريعة و نحو ذلك انتهى و ليعلم ههنا ان صاحب البراهين كتب في ص ۵۲۰ و ۵۲۱) قصة الهامه بانى ذهبت يوما الى المولوى محمد حسين البتالوى للبحث به فى مسئلة اختلافية بترغيب بعض الناس فلما سمعت تقريره اعلمته غير قابل الاعتراض و البحث معه لله فاذا جن على الليل الهمنى الله بالمخاطبة بهذه الكلمات الهك رضى عن فعلك هذا) مشيرا الى ترك البحث مع ذلك للولوى وهو يعطيك بركة كثيرة الى ان السلاطين ياخذون البركه كثيرة الى ان السلاطين ياخذون البركه عن ثيابك ثم رالت فى الكشف هؤلاء السلاطين راكبي خيلولهم فى ذلك الحين انتهى بترجمة كلامه فهذه المولوى الممدوح بتهاية درجه الكمال و سبب حصول البركة من الله ذى الجلال الصاحب البراهين هو الذى رئيس غير المقلدين و تلميذ المولوى نذير حسين الدهلوى وقد كان هذا المولوى محمد حسين فى ابتدا الامر بحث بالمكابرة مع المقلدين و يعل هم من المشركين و يسمى تقليد ائمة المجتهدين شركا و كفرا كما طبع فى هذا الباب الشتهارات و اخبارات و غيرها فلما ردا قواله بجهد العلماء المقلدين اعانهم

کا ذکر کیا ہے۔ جو سورۃ احزاب کے ابتداء میں ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”اور یاد کر جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ مریم کے بیٹے۔“ اور اس آیت سورۃ شوریٰ کی ابتداء میں بھی ان پانچوں کا ذکر ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”راہ ذالذی تم کو دین میں وہی جو کچھ دی تھی نوح کو اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور وہ جو کچھ دیا ہم نے ابراہیم کو اور موسیٰ اور عیسیٰ کو۔“ یہ لغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے اور ایسا ہی لکھا ہے۔ اب دوسرے دعوے کی دلیل سنو کہ سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”ہم نے اتاری توریث اس میں ہدایت اور روشنی اس پر حکم کرتے پیغمبر جو فرما میرا تھے۔ یہود کو اور درویش اور عالم اس واسطے کہ نگہبان ٹھہرائے اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبر داری پر تھے۔ سو تم نہ ڈرو لوگوں سے اور مجھ سے ڈرو اور مت خرید و میری آیتوں پر مول تھوڑ اور جو حکم نہ کرے اللہ کے اتارنے پر۔ سو وہی لوگ ہیں منکر۔“ پھر ایک آیت بعد اس کے شرع عیسوی کی بابت ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ”اور پچھاڑی میں بھیجا ہم نے انہیں کے قدموں پر عیسیٰ مریم کا پیٹا بیچتا توریث کو جو آگے سے تھی اور اس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت اور روشنی اور سچا کرتی اپنی اگلی توریث کو اور راہ بتاتی اور نصیحت ڈروالوں کو اور چاہیے کہ حکم کریں انجیل والے اس پر جو اللہ نے اتارا اس میں اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں بے حکم۔“ اب دونوں قرآنی آیتوں سے صاف ثابت ہے کہ شریعت موسوی و عیسوی دونوں علیحدہ علیحدہ شریعتیں ہیں جو انجیل کو توریث کی فرع بتاتا ہے قرآن مجید اس کو جھٹلاتا ہے۔

پھر سورۃ آل عمران میں حضرت مسیح سے حکایت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ”اور سچ بتاتا ہوں توریث کو جو مجھ سے

اللہ المعین رجوع من تلك الشدة فليلاً و عاد من ذلك الجدال ذليلاً و الان يشنهر اهل الحرمين ظالمين بالتابع استاذہ نذیر حسین بسبب حبس استاذہ فی مکہ المحمية سنہ ۱۳۰۱ من المسنين المجرية يشكوعنهم عند حکام هذه الديار من النصرانيين كما يظهر من هامش رسالة المسماة باشاعة السنة نمبر ۹ جلد ۷ ص ۲۵۶) وغيرها واللہ خير الناصرين والحافظين والعاقبة للمتقين فهذا محمد حسين يصف الكتاب البراهين اداء لشكر مؤلفه فی رسائله المجرية على راس الشهور المسماة باشاعة السنة و بالغ فی وصفه كثيراً كبيراً الى ان قال يجب على جميع المؤمنين من الشيعة و اهل السنة والمقلدين و اهل الحديث انه يشتروا الكتاب البراهين باد فی قيمة (وهی خمس و عشرون ربية) و يقرؤن فی شكر حصوله هذا البيعت الفارسية بمادى چند و ادم جان خريدم + بحمد الله عجب ارزان خريدم + و وعى الله سبحانه بان يشرفه و جميع المسلمين بفيوض هذا الكتاب المستطاب كما فی ص ۳۲۸ نمبر ۱۱ جلد ۷ من اشاعة السنة شهر ذى العقدة و ذى الحج سنہ ۱۳۰۲ و فی هذه الرسائل ايد كلام صاحب البراهين بتاويلات سدة و تسويلات كامدة حاصلها ان آيات القرآن اذا انزلت فی خطاب نبينا او سائر الانبياء سميت قرانا و اذا خاطب بها الله تعالى غير الانبياء مثل صاحب البراهين لم تسم قرانا و ان كانت بعينها آيات القرآن و غرضه من هذا الهذيان ان يخلص صاحب البراهين من تحريف القرآن و الحاد آيات الفرقان ثم صرح بالتصريح التام بهذا المطلب الفاسد النظام فی صفحات ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ من رسائله المسطورة فالعبد الضعيف بتايد الغليم اللطيف ينقل اقواله بترجمة عبارة الهندية فی العربية مع ابطالها يا القرآن

پہلے کی ہے اور انکی واسطے کہ حلال کردوں تم کو بعض چیز جو حرام تھی تم پر۔ یعنی شریعت موسوی میں جو چر بی اور بچھلی اور ان کا گوشت اور شنبہ کے دن میں کام کاج کرنا حرام تھا۔ اس کو شرع عیسوی نے حلال کر دیا۔ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ شرع عیسوی ناسخ شرع موسوی ہے۔ یہ تفسیر بیضاوی کی عبارت کا ترجمہ ہے اور تفسیر مدارک و جلالین و معالم و غیر ہا میں بھی ایسا ہی تحریر ہے۔ پس قرآن مجید سے بخوبی تکذیب برہین والے کی ہوگی۔ ثانیاً برہین والے کا یہ دعویٰ کہ میں آنحضرت ﷺ کے احقر خادمین سے ہوں سراسر باطل ہے۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ کے کمالات میں اپنی مساوات کر رہا ہے اور آپ ﷺ کی خصوصیات کو جو مخصوص قرآن میں ہیں۔ آپ ﷺ کے غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔

دیکھو فضیلت رسالت جواللہ تعالیٰ نے آیت: ”هو الذي ارسل رسوله“ میں آپ ﷺ کے لئے ہی ثابت فرمائی ہے۔ برہین والے نے اولاً اس کو حضرت مسیح کے حق میں متحقق کیا ہے۔ شاید تالیف قلوب حکام وقت اور ان سے اظہار محبت کے واسطے ایسا کیا ہوگا؟ ثانیاً اس رسالت کو اپنے لئے ثابت کر لیا کہ روحانی اور باطنی طور سے مورد اس آیت کا خود بن بیضا۔ تاکہ عوام اہل اسلام اس کو رئیس اولیاء اور نمونہ انبیاء جان کر اس کی کتاب کو گراں قیمت سے خریدیں اور عنین فاحش میں پڑیں اور اس کو بہت سے دراہم و دینار حاصل ہوں۔ پس سارا مدار و بنار پر ہے۔ جیسا کہ دانشمندیوں پر مخفی نہیں اور ہم اس امر کو زیادہ تر وضاحت سے ثابت کر دیں گے۔ الحاصل اگلی بچھلی تحریروں سے متحقق ہے کہ برہین والہ قرآن مجید کی آیات میں تحریف معنوی کر رہا ہے اور اس کو کسی کے مومن سے بھی مشابہت نہیں چہ جائیکہ دیوبندوں پر اس کو

والحدیث والاجماع حسبنا اللہ و نعم والویل وهو الہادی الی سواء السبیل قوله تسمیة الکلام الواحد فی الوقت الواحد بسبب اختلاف المخاطب والتکلم قدانا و غیر قرآن لا يتبع عند اهل العلم ولا برده اعتراض علیه اقول اوللتکم فی کلام واحد فی زمان واحد لان المتکلم الاول اذا تکلم بکلام مجرد تکلم ینقضه ذلك الزمان فكيف يتصور تکلم المتکلم الاخر بذلك الکلام فی ذلك الزمان وكذلك محال باعتبار اختلاف المخاطب عند اهل العلم من الاعیان والثانی وان سخنا اختلاف المتکلم والمخاطب فی الکلام الواحد فی الزمان الواحد فتسمیة الکلام الواحد فی الوقت للواحد قرانا و غیر قرآن غیر ممکن لان اثبات الشئ ونفيه فی الوقت الواحد غیر جائز عقلاً والثالث ان القرآن قرآن من الازل الی الابد فلا يجوز ان یقال له غیر قرآن شرعافان اللہ تعالیٰ سمی الايات البينات قرانا کما قال عز من قائل قرانا عربیاً غیر ذی عوج الاية فمن سمی تلك الايات بعینها غیر قرآن فقد خالفه الفرقان قوله والکلم یختلف اسمه دائما باختلاف المخاطب او المتکلم مع کونه بعینه فالکلام الواحد اذا اضیف تکلمه الی اللہ مثلاً فهو الکلام الرحمانی واذا اضیف تکمله الی الشیطان او فرعون فهو الکلام الشیطانی او الم عونی مثاله هذا الکلام المنقول من ابليس فی القرآن انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین والکلام الثانی نقل من فرعون وهو انار بکم الاعلیٰ فان اعتبرنا ان هذین الکلامین فالحق ابليس و فرعون فی لسانها فیقال لهما الکلام الشیطانی والکلام الفرعونی انتهى وقال فی هامش هذه الصیحة اذا جعلنا

فضیلت ہو اور نبیوں کا نمونہ بن سکے تو اس کے ایسے دعویٰوں سے پناہ بخدا ولا یزال اور یہ بھی مخفی نہ ہے کہ اس شخص نے قرآن مجید میں صرف تحریف معنوی ہی نہیں کی۔ بلکہ بہت سی آیات قرآنی میں تحریف لفظی بھی کر دی ہے۔ (جاری ہے) ۰ دیکھو اوپر کے مہمات میں آیت: ”قل انی امرت ان اکون اول من اسلم“ اور آیت: ”الیک وانا اول المؤمنین“ ان دونوں کو توڑ پھوڑ کر یہ آیت تیسری بنائی کہ: ”قل انی امرت وانا اول المؤمنین“ اور آیت: ”انه عمل غیر صالح“ کو: ”انه عبد غیر صالح“ سے بدل دیا ہے۔ اور آیت: ”ما انت بنعمت ربک بمجنون“ کے ابتداء میں حرف واؤ بڑھا دیا ہے۔ اور ”زهق الباطل“ بماء ہو کو زحق الباطل بجائے طی نازل کر لیا ہے اور: ”واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی“ کی واو کو فاسے تبدیل کر دیا ہے اور آیت: ”یا عیسیٰ انی متوفیک“ کے درمیان سے: ”ومطهرک من الذین کفروا“ کو ساقط کر دیا ہے۔ جیسا کہ یہ آیت ص ۵۵۶ خزائن ص ۶۱۵ سے اوپر منقول ہو گئی ہے اور ایسا ہی اس آیت کو ص ۵۱۹ خزائن ص ۶۲۰ میں جو اپنے لئے نازل ہونا لکھا ہے تو وہاں بھی اس کے درمیان سے یہی فقرہ اڑا دیا ہے اور علیٰ ہذا بہت سی آیات قرآنی میں لفظی تحریف بھی کر دی ہے۔ جس کو حافظ قرآن نامی سے معلوم کر سکتا ہے۔ پھر باوصف اس تحریف کے آیات قرآنی کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اور یہ تو اس کے مہمات میں اس کثرت سے ہے جس کا شمار دشوار ہے۔ یہاں پر یہ خیال نہ کیا جائے کہ تحریف آیات کا تب کی غلطی سے ہو گئی۔ کیونکہ براہین والے نے اپنی تصحیح سے وہ کتاب چھپوائی ہے۔ جیسا کہ ص ۵۱۶ خزائن ص ۶۱۵ میں اس پر تصریح کرتا ہے اور نیز ان آیات کا ترجمہ موافق اس تحریف ہی کے کیا ہے۔ اس کو یاد رکھ کر آگے سنئے کہ ص ۵۱۳ خزائن ص ۶۱۳-۶۱۴ میں آیت:

ربکم الاعلیٰ کلام مرفعون فی ای لسان فی له لایسمی قرانا انتہی اقول الکلام لا یختلف باختلاف المتکلم فان الکلام کلام من قاله اولاً لا یری ان من قرء الحمد لله رب العلمین وقل هو الله احد فلا یقال الغما کلام هذا القاری بل یقول کل مؤمن ہاتان ایتان من کلام الباری ومن قال انما الاعمال بالنیات فیقال انما هو حدیث الرسول علیہ الصلوٰۃ ومن قال قفا بنک من ذکرى حبیب و منزل + فیقال هذا المصرع من شعراء القیس کذا فی شرح الفضل الاکبر لمولانا القاری علیہ رحمۃ الباری ثم اغناۃ آیات القرآن العظیم الی غیر الله الکریم وجعلها کلام الشیطان الرجیم و فرعون اولیم لیست من داب المؤمن الحکیم بل یقول المؤمن فی مقابله هذا المقال سبحانہ هذا بہتان عظیم لان ما فی الدفتین من الحمد لله رب العلمین الی من الجنة والناس لیس الکلام رب یسلم وقد کتب فی اللوح المحفوظ قبل خلق الارض والسماء والارواح وانما انزل هذا جبرائیل علی الرسول الرؤف الرحیم علیہما الصلوٰۃ والتسلیم کما قال تعالیٰ بل هو قران مجید فی لوح محفوظ قال فی تفسیر فتح العزیز بل هو قصۃ القرآن القدیم الی کتب قبل و قوعها فی لوح محفوظ من الشیاطین والجن والانس واخرج البقوی فی المعالم باسفاۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اللوح لوح من ذرۃ بیضاء طوله مابین السماء والارض وعرضه مابین المشرق الی المغرب وحافته الہ روایا قوت وفتاہ یاقوتہ حمراء و قلمہ نور و کتاب معقود بالعرش و اصلہ فی حجر ملک انتہی کذا فی المداوک و الجلدیں وغیرہما لکن اخرج هذا الحدیث فی الاتقان عن الطبرانی عن ابن عباس مرفوعاً بتفاوت سیر و ایضاً قال تعالیٰ لا تحرك به ای بالقران لسانک لتعجلین بہ

”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ“ کو اپنے حق میں نازل ہونا لکھا ہے تو اس میں دوسرے ”وَمَا كَانَ اللَّهُ“ کے پیچھے سے جو لفظ معذبہم قرآن مجید میں ہے اس کو لیعذبہم سے بدل دیا ہے۔ پھر ص ۵۵۵ خزائن ص ۶۶۱ میں جو آیت: ”وَكَذَلِكَ مَنَّنا عَلَىٰ يَوْسُفَ لِنَنْصُرَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ“ کو اپنے حق میں نازل لکھ کر اخیر اس کے ترجمہ کے لکھتا ہے کہ اس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے۔ انتہاء بلفظ اور اس آیت میں لفظ ممکنا کو مَنَّنا سے تحریف کر دیا ہے اور اسی حرف لفظ کا ترجمہ کیا ہے کہ ہم نے یوسف پر احسان کیا۔ انتہاء بلفظ!

پھر ص ۳۹۹ ۳۹۸ خزائن ص ۵۹۱ ۵۹۲ میں جو اپنی وصف اور اپنی کتاب کی تعریف میں یہ آیت نازل کی ہے کہ: ”أَنْ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ شَكَرَ اللَّهَ سَعِيَهُ“ تو علاوہ تحریف قرآن کے اس کے ترجمہ میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ کو شکر کری یعنی اپنا شکر گزار لکھ دیا ہے۔ اور بعد ازاں یہ الہام لکھا ہے ولی کی کتاب علی کی تلواری طرح ہے۔ یعنی مخالف کو نیست و نابود کرنے والی ہے۔ اور یہ ایک پیشگوئی ہے کہ جو کتاب کی تاثیرات عظیم اور برکات عظیم پر دلالت کرتی ہے۔ پھر بعد اس کے فرمایا: ”اگر ایمان ثریا سے لگتا ہوتا یعنی زمین سے بالکل اٹھ جاتا تب بھی شخص مقدم الذکر یعنی ”فارسی الاصل“ اس کو پالیتا۔“ انتہاء بلفظ!

پھر آیت: ”يُكَادُ زَيْتُهُ“ کو اپنی کتاب کی تعریف میں وارو کر کے ترجمہ یوں لکھتا ہے کہ: ”عقرب ہے کہ

بالقران و كان عليه السلام ياخذ في القراءة قبل ذراع جبريل كراهة ان ينفلت منك ثم علل النهي عن المعجلة بقوله ان علينا جمعه في صدرك و قرانه و اثبات قراءة في لسانك و القران القراءة و نحوه و لا تعجل بالقران من قبل ان يقضى اليك وحيه فاذا قرأناه اى قره عليك جبرائيل فجعل قرائة تعالى فاتبع قرانه اى قراءة ثم ان علينا بيانه اذا اشكل عليك شئ من معانيه قاله في مدارك التنزيل و هكذا فى عامة التفاسير ثم اَوَّل ايات نزلت عليه صلى الله عليه وسلم من القران بالاجماع قوله تعالى اقرء باسم ربك الذى خلق الى ما لم يعلم و قال فى تفسير فتح العزيز انه صلى الله عليه وسلم شج من للغسل و قام على شط الماء اذ ناداه جبرئيل من الهواء ان يا محمد فنظر صلى الله عليه وسلم الى العلى و لم يبصر احد افناداه ثلث حوات و هو صلى الله عليه وسلم ينظر الى اليمى و الشمال فاذا اشخص نورانى مثل الشمس و على راسه تاج عن نور و لبس حلة خضراء على صورة انسان جاء اليه صلى الله عليه وسلم و قال له اقرء و فى بعض الروايات ان جبريل جاء بقطعة حريرا خضرون كتب فيها شئ فراه صلى الله عليه وسلم تلك القطعة و قال اقرء فقال صلى الله عليه وسلم انالاعرف صورة الحروف و ما انا بقارى الحديث و قال مولانا القارى فى شرح الفقه الاكبر فى الملحقات و ملها ما ذكره شارح عقيدة الطحاوية عن الشيخ حافظ الدين النسفى فى المنار ان القران اسم النظم و المعنى جميعا و كذا قال غيره من اهل الاصول و ما ينسب الى ابى حنيفة رضى الله عنه ان من قرأ فى الصلوة بالنار سمية اجزاء فقد رجع عنه و قال لا يجوز مع

اس كاتيل خود بخود روشن ہو جائے۔“ اگرچہ انتہاء بلفظ! پھر یہ آیت سورۃ قمر و سورۃ ص و سورۃ آل عمران و سورۃ رعد اپنے اور اپنی کتاب کے حق میں نازل کر کے ان کا ترجمہ یوں تحریر کیا ہے کہ: ”کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک توی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور یہ پیٹھ پھیر لیں گے اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایک معمولی اور قد کی بحر ہے۔ حالانکہ ان کے دل ان نشانوں پر یقین کر گئے ہیں اور دلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آ جاتے۔ یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القاء ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آئیں۔“ انتہاء بلفظ!

اب فقیر کا تب الحروف کاں اللہ کہتا ہے کہ ان میں براہین والے نے تحریف لفظی بھی بدرجہ کمال کی ہے اور بہتان عظیم کو اسی میں شامل کر دیا ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح متفق علیہ کے الفاظ یہ ہیں: ”لو کان الایمان معلقاً بالثربا لتنا الہ رجال اور جل من فارس“ پس اسی حدیث کے ابتداء میں براہین والے نے حرف و آواز اندک کر دیا ہے اور لٹنا و لہ کو نالہ سے بدل دیا ہے اور اس کے فاعل کو بالکل حذف کیا ہے جو محض ناروا ہے۔ پھر قرآن مجید کے لفظ زیتہ سے تحریف کیا ہے۔ تاکہ کتاب مرجع مذکور کی رعایت رہے اور آیت: ”فنادوا لات حین مناص“ کو ”وقالوا لات حین مناص“ بنا کر تین تحریف کر دی ہیں۔ یعنی فاکی جگہ واؤ لکھ دی ہے۔ اور نادوا کو قالوا سے بدلا

القدن بغیر العربية وقال لوقرء بغیر العربية فاما ان يكون مجنونا فيداوى اور زنديقا فيقتل لان الله تعالى تكلم بهذه اللغة والاعجاز حصل بنظمه و معناه انتهى ثبت بالقران والحديث و تصريح علماء عقائد اهل السنة ان هذه الايات البيئات المسجدة انزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذه الحروف والكلمات كانت مكتوبة فى اللوح المحفوظ هذا وقد قال الامام الاعظم فى الفقه الاكبر والقارى فى شرحه و باذكرة الله تعالى فى القران اى المنزل والفرقان المكمل عن موسى وغيره من الانبياء عليهم السلام اى اخيار منهم احكاية عنهم و عن فرعون و ابليس اى و نحوهما من الاعداء والمغيباء فان ذلك اى باذكر من النوعين كا اعلى مافى نسخه جميعه كلام الله تعالى اى القديم اخبارا عنهم اى وفق ما قد كتب الكلمات الدائة عليه فى اللوح المحفوظ قبل خلق السماء والارض فلأوح بكلام حادث عند سمعه من موسى و عيسى وغيرهما من الانبياء ومن فرعون و ابليس وهافان و قارون و سائر اعداء فاشيا لا ترق بين الاخبار من الله تعالى عن اخبارهم واحوالهم و اسرارهم كسورة ملت القتال و نحو عما و بين ظهاد الله تعالى من صفات شانه و افعاله و خلق حضورته كايته الكرسي سورة الاخلاص اشاهما و بين الايات الافاقية والانسيه فى كون كلها دنها كلامه و صفة الا الانفسية و مجمل الكلام قوله على مافى استخذو كلام الله تعالى اى بابنسب اليه خيرم نوق اى ولاحادث و كلام موسى على نبينا و عليه السلة ولو كان معم ربدو غير اى و انا كلهم غيره من المخلوقين اى سائر الانبياء والمرسلين والملائكة المقربين مخلوق كونهم مخلوقين والقران كلام الله تعالى اى بالحقيقة تكا قال الطحاوى الحسد

ہے اور لات کے سر سے واؤ حذف کر دی ہیں۔ پھر اس کو تین جگہ اسی تحریف سے لکھا ہے۔ ایک تو یہ مقام دوسرا ص ۳۹۰ کی سطر ۱۸ خزائن ص ۵۸۳ میں تیسرا ص ۳۹۷ کی سطر ۱۳ خزائن ص ۵۹۳ میں اور ان تینوں ہی جگہ میں بموجب اس تحریف کے ترجمہ کیا ہے۔ پھر آیت: ”ولو ان قرآنآ سیر بہ الجبال“ کو: ”ولو ان القرآن سیرت بہ الجبال“ بنا کر قرآن پر الف لام بڑھا دیا ہے اور سیرت کی تا کو حذف کر دیا ہے اور معہذا سورۃ قمر کی آیات میں ترتیب بدل دی ہے۔ کیا معنی کہ دو آیت اخیر سورۃ یعنی: ”ام یقولون سے الدبر“ تک ابتداء میں لکھ دی ہیں اور آیت ابتداء سورۃ قمر یعنی: ”وان یر وا آية“ کو ان کے اخیر میں تحریر کر دیا ہے اور اسی ترتیب پر ترجمہ کیا ہے۔ پس یہ ایک سورۃ کی آیات میں تبدیل ترتیب ہے اور شرع میں مقدر ہے کہ ہر سورۃ کی آیات میں ترتیب بامر شائع توفیقی ہے۔ بدلیل احادیث صحیحہ واجماع امت مرحومہ چنانچہ علامہ سیوطی نے تفسیر اتقان میں اس مسئلہ کے بیان میں ایک مستقل بطن مناسب کر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور شیخ محدث دہلوی نے بھی فارسی اور عربی دونوں شرح مشکوٰۃ میں اس امر کو تفصیل وار لکھا ہے اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے یہی تفسیر فتح العزیز کے ابتداء سورۃ بقرہ میں اس مسئلہ کی تحقیق کے بعد ترتیب آیات کی مخالفت کو حرام اور بدعت شیعہ کہا ہے جس نے اصل عبارات دیکھنی ہوں تو ان کتابوں میں دیکھے۔ الغرض یہ الہامات جن میں آیات قرآنی کی تحریف اور نیز آیات کی ترتیب کی تبدیل اور نیز ان کا پارہ پارہ کرنا شروع ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہرگز القاء نہیں ہیں اور بالیقین تلخیص ابلیس اور مکائد نفس خبیث سے ہیں۔ اعاذ نالہ و جمیع المسلمین عن ذالک !

للہ تعالیٰ لا بالمجاز نك قال غير وما كان مجازاً يصح نفسدوھنا لا يصح الشرع اذا ورد باطلاقه
 فيما يحب اعتقاد لا يعلم نفيه هو قد كذانه لا كستلا مهم فانه حادث مثلهم اذا النعت تابع بمنعوتہ
 وانما يقال المنظوم العبرانی الذي هو التورۃ والنظوم العربی الذي هو القرآن كلامه سبحانه كان
 كلمتهما وابتاهما اذله كلامه وعلامات مرآه ولان مبدو نظمهما من اللہ تعالیٰ الا ترى انك اذ
 قرآن حديثا من الاحاديث قلت هو الذي قرء ته و ذكر تدليس قولی بل قول رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لان مبد نظم ذلك القول من الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ومنه قوله تعالیٰ افتطمعون
 ان يومنوا لكم وقد كان فريق عنهم یسمعون كلام اللہ و قوله عز وجل و ان احد من المشرکین
 استجارک فاجره حتى یسمع كلام اللہ ثم ابلغه ما منه انتهى وفي المشکوۃ عن نعمان بن بشیر قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ کتب کتابا قبل ان یخلق السموات و الارض
 بالفی عام انزل منه ايتين ختم بهما سورة البقرة رواه الدارمی و الترمذی و عن ابی ہریرۃ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قرء طه و یس قبل ان یخلق السموات و الارض بات
 عام الحديث زواه الدارمی انتهى بقدر الحاجة فلما تبین من القرآن والحديث و عقائد اهل السنة
 ان آیات القرآن باسمعها انما هی کلام اللہ تعالیٰ لا کلام غیره من المخلوقین فمافیہ من قصص
 الانبیاء واقوال الاصدقاء واحوال الاعداء و مقال الاشقیاء انما هی کلام اللہ تعالیٰ قالها اللہ
 سبحانه اخباراً منهم قبل خلقهم و وجودهم فی دار الغناء فقول هذا المبتدع اصحاب صار لیساً

اس جگہ پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ تحریف اور تبدیل وغیرہ اگر کسی بندے کی طرف سے ہو تو ان کی
 حرمت وغیرہ میں کیا شک ہے؟ لیکن جب خدائے کریم کی طرف سے ایسا ہو رہا ہے جیسا کہ براہین والے کا دعویٰ ہے
 تو اس میں اس کا کیا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے تو اس کا جواب یوں ہے۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ”ولا
 یبدل لکمات اللہ“ اور: ”تمت کلمۃ ربک“ ارشاد ہے۔ یعنی قرآن مجید کی آیات کو جو راست تر اور اعدل ہیں
 کوئی نہیں بدل سکتا۔ یا کوئی قادر نہیں کہ آیات قرآنی الٹا پلٹا کر دے۔ جیسا کہ توریت میں واقع ہوا ہے۔ یعنی کہ تحریف
 نے تاثیر کردی اور کسی نے اس امت سے تعاقب نہ کیا۔ یا قرآن سے پیچھے نہ کوئی کتاب ہوگی جو اس کو نسخ کر سکے۔ اور
 اس کے احکام تبدیل کرے۔ یہ ترجمہ عبارت تفسیر بیضاوی وغیرہ کا ہے اور یہ بھی قرآن کا فرمان ہے کہ بے شک قرآن
 کتاب عزیز ہے یعنی بہت منفعت والی بینظیر یا محکم جس کا ابطال اور تحریف غیر ممکن ہے۔ باطل کی طرف سے اس کو
 شامل نہیں ہو سکتا۔ اس حکیم نے اتاری ہے جس کی ساری مخلوقات حمد کرتی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر بیضاوی ومعال
 انتریل کا۔ پس ایسی آیات قرآنی سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور خواہش نہیں کہ آیات قرآن کی تبدیل ہو۔
 بلکہ اس نے قرآن مجید کو راستی اور عدل سے پورا کر دیا ہے اور تحریف و تبدیل سے محفوظ رکھا ہے اور اس کی نظم اور ترتیب
 اعلیٰ درجے فصاحت و بلاغت پر مشتمل ہے۔ پس کوئی کلام کلام الہی سے نظم اور ترتیب کے روت احسن متصور نہیں اور اس
 کی تبدیل و تحریف بھی غیر ممکن ہے۔ نہ کسی کی طرف سے اور نہ خدا تعالیٰ کی کسی کتاب سے۔ کیونکہ یہ خلاف وعدہ ہے
 باری تعالیٰ کا اور باری تعالیٰ وعدہ کا خلاف ہرگز نہیں کرتا ہے۔ پس متحقق ہوا کہ یہ الہامات قرآن کی تحریف و تبدیل کرنے

اشاعة النسبة يان اية اناخير منه خلقتنى من نارو و خلقه من حين كلام شيطانى واية انار بكم الاعلى
 كلام فرعون يو ليست بقران انكار بمات ايات الفرقان وجعل جميع قصص القران و حكايات
 الفرقان من كلام المخلوق نعوذ بالله من هذا منطوق قال مولانا القارى فى المنح الازهر شرح
 الفقه الاكبر تحت قول الامام الهمام و كلام الله تعالى غير مخلوق بل قديم بالذات قال الطحاوى
 فمن سمعه فزعم انه كلام البشر فقد كفر و قد ذمه الله و اوعده بسقه حيث قال الله تعالى ساصيله
 اسقر فلما اوعده امه بسقر لمن قال ان هذا الاقوال البشر علمنا و ايقنا انه قول خالق البشر والا
 يشبه قول البشر انتهى وايضا فى ذلك الكتاب فانقيل قال الله تعالى انه اقول رسول كريم وهذا
 يدك على ان الرسول احداثه اما جبريل او محمد صلى الله عليه وسلم فقيل ذكر الرسول عترف
 انه مبلغ عن مرسله لانه لم يقل انه قول ملك او نبى فعلم انه بلغه عن مرسله به لا انه انشاء ه من
 جهة نفسه و ايضا فالرسول فى اندى ابنتين جبريل و فى اخرى محمد صلى الله عليه وسلم فاضا فيه
 الى كل منهما بنين ان الاضافة التبيخ اذلو احداث احدهما امتنع ان يحدثه الاخر و ايضا فان الله
 تعالى قد كفر من جعله قول البشر فمن جعله قول محمد صلى الله عليه وسلم بمعنى انا انشاء ه فقد
 كفروه فرق بين ان يقول انه قول البشر فمن جعله قول محمد صلى الله عليه وسلم بمعنى انا انشاء
 فقد كفروه فرق بين ان يقول انه قول ابشر او جن او ملك اذا الكلام كلام من قاله مبتليا لا من قاله
 مبلغا انتهى وانعم ما قيل گرچه قرآن از لب پیغمبرست + هر که گوید حق نگفت + او کافرست + فان لم يطمئن
 قلب صاحب الاستلخه بهذه النقول لا نها من زبر العلماء المقلدين و لعل قولهم عنده ليس بسبقول

والے حق سبحانہ کی جانب سے نہیں ہیں۔ بلکہ نفسانیت صاحب براہین یا اس کے شیطان قرین کی طرف سے ہیں۔ ایسے
 الحاد فی القرآن سے پناہ بخدا! لایزال سورۃ فصلت میں ارشاد ہے: ”ان الذین یلحدون“ یعنی جو لوگ استقامت
 سے برطرف ہو کر ہماری آیتوں میں طعن اور تحریف اور تاویل وغیرہ سے پیش آئے وہ ہم پر پوشیدہ نہیں۔ یعنی ان کو اس
 الحاد کا بدلہ دیں گے۔ کیا پس جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا جو قیامت کے دن امن سے آئے جو چاہو کرلو۔
 یہ تہدید شدید ہے۔ بے شک خدا تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی ان کی سزا دے گا۔ یہ بیضادی و مدارک وغیرہما کی
 عبارات کا ترجمہ ہے۔ اور قرآن مجید کی سورۃ انعام میں ارشاد ہے: ”ومن اظلم ممن افترى“ یعنی اور اس سے ظالم
 کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ یہ کہے مجھ کو وحی آئی اور اس کو وحی کچھ نہیں آئی اور سورۃ ہود میں یوں فرمان ہے۔ جس کا
 ترجمہ اور مراد یہ ہے کہ: ”کون بہت ظالم ہے خدا پر جھوٹا افتراء کرنے والے سے۔“ یعنی جس نے کسی اور کی بات کو اللہ
 کی اتاری بنا دیا یا اللہ کی اتاری کا انکار کیا وہ لوگ رو برو آئیں گے اپنے رب کے۔ یعنی قیامت کے دن رو برو کھڑے
 کئے جائیں گے یا ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے اور کہیں گے گواہی دینے والے یعنی فرشتوں اور نبیوں اور اعضاء
 سے بھی۔ جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے رب پر سن لو پھٹکار ہے اللہ کی بے انصاف لوگوں پر۔ یہ عظیم دہشت دینا ہے ان
 کے ظلم پر جو خدا پر جھوٹ باندھا۔ یہ ترجمہ ہے بیضادی وغیرہ تفاسیر کی عبارتوں کا اور شاہ عبدالقادر بلوٹی اس کے فائدہ
 میں لکھتے ہیں کہ: ”خدا پر جھوٹ بولنا کئی طرح ہے۔ علم میں غلط نقل کرنی یا خواب بنا لینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات

فاقول نقل هو ایضاً من شرح الفقہاء کبر فی ص ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ من اشاعة السنة و ایضاً نقل فیہا بصفحة ۳۱۳ من مولانا شاہ عبدالعزیز الدہلوی بوصف کثیر فی حقہ و معہذا انقل هذا المطلوب بعینہ من صفار غیر المقلدین لیكون لقطع حجة اَوَّل دلیل و یعلم انه ای صاحب الاشعة عند قومہ ایضاً ضل عن سواء السبیل قال فی ہج مقبول من شرائع الرسول الذی صححہ و امر بطبعہ فی بلدہ بہوبال المولوی صدیق حسن الفتوحی ثم البہوبالی احد مشاہیر علماء غیر المقلدین مانصہ القرآن الکریم کلام تعالیٰ منہ بدء والیہ یعود و لفظہ ومعناہ کلاماً من اللہ تعالیٰ لیس جبرئیل لا ناقل وما محمد صلی اللہ علیہ وسلم الامیغہ وما قرء منہ الخلق و یقرؤن کل کلام اللہ تعالیٰ کلم اللہ سبحانہ بہ و سمع منہ جبرئیل صدقاً او انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً من قال انه کلام ملک او بشر فمسکنہ سقر انتہی بترجمة عبارة الفارسیة وهذه الرسالة تالیف الولد الاکبر ملویو صدیق حسن البہوبالی وما نقل منہ هو فی ص ۵ المطبوع فی مطبع بہوبال لما ذا بعد الحق الا للضلال قوله فان اعتبرنا ان هذا اکلامین بعینہما فی ضمن حکایة ابلیس و فرعون و جدا فی کلام اللہ لیسمن کلاماً و رحماناً و جزءاً من القرآن اقول لا حاجة لاعتبار معتبر فی جعل اية انا غیر منہ الاية و ایت انا انکم الاعلیٰ من الکلام الرحمانی و جزء من القرآن المبین بل ہما فی الحقیقة والاصل کلام اور سبحانہ فالہا اللہ تعالیٰ و کتبنا فی اللوج قبل خلق ابلیس و فرعون بالاف سنین کما مرسندہ من القرآن المبین و احادیث سید المرسلین و

میں یعنی شریعت کے مخالف یا دعویٰ کرنا کشف رکھتا ہوں یا اللہ کا مقرب ہوں۔“ انتہاء بلفظ!

ملا علی قارئ شرح فقہا کبر میں فرماتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کے مخالف کام کرنے والے لوگ بہت قسم کے ہیں۔ ایک قسم ان میں سے فرجی اور جھوٹے اور مکار ہیں جن سے کوئی دعویٰ جن کے قید کر لینے کا کرتا ہے یا دعویٰ حالت کا ہوتا۔ جیسے جھوٹے مشائخ اور فقہاء۔ پس یہ لوگ سخت عذاب کے مستحق ہیں۔ جیسے ایسے لوگ جھوٹ اور فریب سے بعض آئیں اور بعض ان لوگوں سے مستحق قتل ہیں۔ جو فریب دکھا کر دعویٰ نبوت کا کرتا ہے یا شریعت کے بدلانے کے درپے ہوتا ہے اور مانند اس کے یہاں تک ترجمہ ہے عبارت شرح فقہا کبر کا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ براہین والے نے ۵۲۱۵۲۰ خزائن ص ۶۲۱-۶۲۲ میں اپنے الہام کا قصہ یوں لکھا ہے کہ: ”۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں ایک عجیب الہام اردو میں ہوا تھا جس کی تقریب یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب پٹالوی جو کسی زمانہ میں اس عاجز (مرزا قادیانی) کے ہم کتب بھی تھے جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو ان کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب مدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا۔ چنانچہ اس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اس کے ہمراہ مولوی صاحب مدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو مع ان کے والد کے مسجد میں پایا۔ پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت تقریر سن کر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو۔ اس لئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اسی ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہاں

معتقدات العلماء الربانیین فجعل هذا الكلام العربی المعجز العظيم الشأن كلام ابلیس و فرعون ثم اعتبار النقل منهما فی القرآن لیس الا الهذیان والبهتان ابعد الله عزوجل من هذه العقيدة والقول بها جميع اهل الايمان و لیعلم ان هذه الاقوال التي منبهاً على اختلاف المتكلم قالها صاحب الاشعة فی تمهیدنا سيد صاحب البراهین و قدی فی جمعه دینه بشهادة الشراء المتین والان انقل اقواله التي مدارها على اختلاف المخاطب و هی فی الاصل امداد محبة ارادها بادلة الدين المتین بمدد الملك المعین قوله و كذلك يختلف الكلام بسبب اختلاف المخاطب اقول قد مر الكلام فيه وايضاً قد صرح علماء الفنون ان الكلام اما خبر او انشاء وما اعتبروا فی مفهوم میهما هذا الاختلاف فلیست شعری من ای ماخذ اخذ هذا المبتدع ذلك القول بخلاف الاسلاف قوله والكلام للذی قاله الله تعالی فی خطاب رسوله و اندج فی كتاب معروف یقرءه المسلمون فنظلك یسمى قرانا اقول الخطاب فی الكلام انما یكون بصیفة الحاضر قال فی تلخیص المفتاح مثال الاتفات من التكلم الى خطاب ومالی لا اعبد الذی الاية ومثال الالتفات من الخطاب الى الغیبة حتى اذا كنتم فی الفلك الاية ومثال الالتفات من الغیبة الى الخطاب ملك يوم الدين ایاك نعبد انتهى فاذا تمهد هذا فلیعلم ان حد القرآن الذی عرفه صاحب الاشاعة غیر جامع الخرج الاف آیات القرآن بحسب هذا التعریف من الفرقان لا نه صلی الله علیه وسلم لیس مخاطباً بجمیع آیات القرآن والقرآن كله لیس خطاباً لسید الانس والجان علیه صلوات الرحمن بل آیات الخطاب مثل و علمك ما لم تكن تعلم الاية وقل ان كنتم تحبون الله الاية وانا فتحنا لك فتحاً مبيناً

تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔“ انتہاء بلفظ!

اور یہ مولوی محمد حسین شاہ گرد مولوی نذیر حسین دہلوی کے ہیں جو غیر مقلدوں کے رئیس اور ابتداء میں مقلدین سے سخت مکابرہ سے پیش آ کر ان کو مشرک جانتے تھے اور آئمہ مجتہدین دین کی تقلید کو مشرک و کفر مانتے تھے۔ چنانچہ اس بارہ میں رسالے واشتہار چھپواتے رہے۔ پھر جب علماء مقلدین نے ان کے خیالات کی بواقعی تردید کی تو اس شدت مجادلہ سے کسی قدر لوٹے اور جب ان کے استاذ مولوی نذیر حسین دہلوی بسبب ظاہر ہونے ان کی سخت مخالفت شرع کے واقعہ ۱۳۰۱ھ بمطابق ۱۳۰۱ھ بمطابق ۱۳۰۱ھ میں قید ہوئے تو اپنے استاذ کی نصرت کے واسطے یہ مولوی محمد حسین اہل حرمین محترمین کو ظالم مشہور کرنے لگے اور حکام وقت اس ویار کے پاس ان کا شکوہ شکایت کرنی شروع کر دی جیسا کہ رسالہ اشاعت السنۃ نمبر ۹ جلد ۷ کے ص ۲۵۶ وغیرہ سے ظاہر ہے۔ پس ان مولوی محمد حسین صاحب نے بھی گویا صاحب براہین کی تعریف کے شکر یہ میں اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں ان کی اور ان کی براہین کی کمال تعریف کرنی شروع کر کے اخیر میں یہ لکھ دیا ہے۔ مؤلف براہین احمدیہ نے یہ منادی اکثر زمین پر دی ہے کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو وہ ہمارے پاس آئے اور اس کی صداقت ہمارے الہامات و خوارق سے بخشم خود دیکھے۔ پھر کیا اس احسان کے بدلے مسلمانوں پر یہ حق نہیں ہے کہ فی کس نہ سبکی فی گھر ایک ایک نسخہ کتاب اس کی ادنی قیمت دے کر خرید کریں اور اس پر یہ شعر پڑھیں:

یغفرنک اللہ ما تقدم من دینکم وما تاخرو انا اعطینک الکوثر و امتالها حصہ قليلة من القرآن و
 خطب غیرہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی اسرائیل و مومنی هذه الامة و الکفار و الجن و غیرہم فی
 آیات کثیرة و کثیرة من الايات ليس فیها خطاب لا حدا صلاً فعلى هذا التفسير خرج هذا المقدار
 الكثير من القرآن عن كونه الفرقان فيا اسفى على هذا المويذ لصاحب البراهين فانه في وده و
 شكر وصفه يخرج الاف ايات القرآن من كلام رب العلمين فكفى به منتقماً العظمة للہ يقول العوام
 الامثال باتهم علماء الدين وهو سيمى رسالته باشاعة السنة و يزعم نفسه من اكابر المصنفين و
 يشتمهم صاحب البراهين الكاملين المكملين و الحال انهما مع جميع غير المقلدين يحبون المال
 جامين و التحصيل الدنيا من الحدام و الحلال من المحتالين كما يبيعون حق تصانى فرسانلهم
 بكثير من الدراهم الدنا نبرو يجمعون بنحو هذا الوجد المال الكثير و هذا صاحب الاشعة حجم
 رسائله فی تمام التاربع و حشرون جزاء و فى ثمنه تكفى ربية او ربان وهو ياخذ من النوايين
 و الرؤسا ثلثون ربيه و من درنهم من الاغنياء خمس عشر ربية و من المتوسطين فى المال سبع
 و نصف ربية و من المقلين ثلث و ثلث ربع ربية و ذلك صاحب البراهين ضخم كتابه المطبوع
 ثلث و ثلثون جزاء الذين قيمت فى السرقة اثنان او ثلث ربية وهو قدر اقل قيمة خمس و عشرون
 ربية و اعلى قيمة صامة ربية و من اشترى كتابه فبالغ فى وصفه و انكان رافضيا او كان من عبدة
 الاصنام و من لم يشة فعلى فى توهينه و ذمه غلواً حتى شبهه بقارون و جعله من عبدة الدنيا و انكان

جمادى	چند	دام	جال	خریدم
بمهر الله!	عجب	ارزان	خریدم	

انباء حاشیہ میں ادنیٰ قیمت ۲۵ روپے درج ہیں۔ جیسا کہ ص ۳۲۸ نمبر ۱۱ جلد ۱۱ اشاعت السنہ ۱۳۰۲ھ و ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ
 محرم ۱۳۰۲ھ سے یہ عبارت منقول ہوئی ہے اور ان رسائل میں صاحب اشاعت السنہ نے براہین والے کے کلام کی تاویلات
 فاسدہ سے بہت ہی تائید کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آیات قرآنی جب آنحضرت ﷺ یا دوسرے انبیاء علیہم السلام کے
 خطاب میں نازل ہوئی تھیں تو ان کا نام قرآن تھا اور جب انہیں بعینہ آیات سے اللہ نے غیر انبیاء کو شل صاحب براہین کے
 مخاطب فرمایا تو اس کا نام قرآن نہیں رکھا جاتا اور غرض اس ہدیان سے صاحب براہین کا تحریف قرآن اور الحاد آیات فرقان
 سے بچانا ہے۔ پھر صاف صاف اس قبیح مضمون کو اشاعت السنہ مذکورہ بالا کے ص ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷ میں لکھا ہے جس
 کے قول کو فقیر راقم الحروف نقل کر کے قرآن و حدیث و اجماع کی سند سے تردید کرتا ہے۔ تاکہ قرآن مبین اور دین متین کی
 تائید سے کوئی دقیقہ فرو گزارد نہ رہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم!

”اور ایک ہی کلام کو ایک ہی وقت میں مخاطب یا متکلم کے لحاظ سے قرآن اور غیر قرآن کہنا اہل علم کے
 نزدیک مستبعد اور محل اعتراض نہیں ہے۔“ انباء بلفظ! فقیر کہتا ہے کہ اس پر تین اعتراض وارد ہیں۔ پہلا یہ کہ مخاطب یا
 متکلم کا اختلاف ایک ہی کلام میں ایک ہی وقت میں غیر متصور ہے۔ اس لئے کہ پہلے متکلم نے جب کچھ کلام کی تو صرف
 اس کے بولنے سے وہ وقت گزر گیا پھر دوسرے متکلم کا اسی کلام کو اسی وقت بولنا کیونکر متصور ہوا؟۔ اور ایسا ہی حال ہے

من رؤساء اهل الاسلام كما يظهر من مطالعة كتابه لاولى الا فلهم ايضاً و اذا الهم عليه من خير حصول المال الكثير فرح فرحاً شديداً او اذا اخبر بان المال القليل فخن حزناً كبيراً ما في حصول المال الكثير فليس ذلك الا المدار على حب هذا الدار و عاية الجهد في جمع الداراهم والدبتار فاعتبروا يا اولى الابصار والله سبحانه اعلم بالظواهر الاسرار و ملخص الكلام في هذا المقام ان التعريف الجامع المانع للقران المكرم والفرقان العظيم ما ذكره عطاء الاسلام سيما الامام الاعظم والهمام المفهم على ما في الفقه الاكبر و شرحه والقران منزل بالنشيد اي نزل منجمك على رسول الله صلى الله عليه وسلم اي في ثلثة و عشرين عاما وهو في الصحف راي مى جنسه وفي نسخة في المصاحف مكتوب اي مزبور و مسطور و فيه ايماء الى ان مابين الموضين كلام الله على ما هو المشهور انتهى و في مقام اخر من ذلك الكتاب والقران في المصاحف مكتوب في القلوب محفوظ وعلى الالس مفرو و على النبي صلى الله عليه وسلم منزل بالنخفيف والتشديد وهو الاولى لنزوله مدرجا ومكررا والمعنى انه نزل عليه عليه السلام بواسطة الحروف المفردات والمركبات في الحالات المختلفة انتهى فانظرو ايا اولى الالباب الى هذا الرجل العجيب الذى لا يمتازين التنزيل والخطاب و يقول الايات القران انها كلام فرعون والشيطان اللعين ومع هذا يدعى انه يظهر اغلاط المجتهدين ويويد الذين المتين فليس ذلك الا الرعونة والجهل المركب باليقين قوله وذلك الكلام اي المسمى بالقران ان فاله تعالى في خطاب غير النبي وفي كتاب متقدم من التورة والانجيل وغيرهما ادنى الهام ولى فلا يسمى قرانا وان كان

باعتبار اختلاف مخاطب كجيسا كه اهل علم پر ظاہر ہے۔ دوسرا یہ کہ اختلاف متکلم یا مخاطب کا کلام واحد (وقت واحد) میں اگر مانا جائے تو ایک ہی کلام کا ایک ہی وقت میں قرآن اور غیر قرآن نام رکھنا غیر ممکن ہے۔ اس لئے کہ اثبات شے اور پھر نفی اس کی ایک ہی وقت میں عقلاً ناجائز ہے۔ تیسرا یہ کہ قرآن مجید ازل سے ابد تک قرآن ہے۔ پس اس کو غیر قرآن کہنا شرعاً ناروا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آیات فرقانی کا نام قرآن رکھا ہے۔ جیسا کہ سورۃ زمر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی طرف اشارہ فرما کے قرآن عربی اس کا نام رکھا۔ پس جس نے ان آیات بعینہا کو غیر قرآن کہا بے شک قرآن کا مخالف ہوا۔

قوله! کبھی ایک کلام جبکہ اس کا متکلم مثلاً خدائے تعالیٰ ٹھہرایا جائے کلام رحمانی کہلاتا ہے۔ کبھی وہی کلام جبکہ اس کا متکلم شیطان یا فرعون ٹھہرایا جائے۔ شیطانی یا فرعونی کلام کہلاتا ہے۔ اس کی تمثیل میں ہم دو کلام قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ قرآن میں ایک کلام ابلیس سے منقول ہے: ”انسا خیر منه خلقتنی من نار و خلقتہ من طین“ اور ایک یہ کلام فرعون سے: ”انسا ربکم الاعلیٰ“ ان دونوں کو اگر یوں خیال کریں کہ یہ ابلیس و فرعون کی کہی ہوئی ہیں خواہ کسی زبان میں انہوں نے کہی ہوں۔ تو یہ کلام شیطانی و فرعونی کہلاتے ہیں۔ ”انہما بللفظ! اور اسی صفحہ کے حاشیہ میں درج ہے: ”انسا ربکم الاعلیٰ“ جبکہ کلام فرعون ٹھہرایا جائے۔ خواہ وہ کسی زبان میں ہو قرآن نہیں کہلاتا۔ ”انہما بللفظ! فقیر کہتا ہے کہ متکلم کے اختلاف سے کلام مختلف نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ کلام اسی کی کہلاتی ہے جس نے اول بولی ہو۔ دیکھو جو

ذلک ای ما الھم من القرآن بعینہ افروانفی هذا الكلام اغلوطات كثيرة و بکفی باظھار ما نحن فیہ و هو هذا قد مر الکلام فی ان الخطاب لا دخل لہ فی کون آیات القرآن قرانا انما القرآن ما انزل علیہ و اوحی اللہ صلی اللہ علیہ و من کلامہ تعالیٰ و القرآن کان قرانا قبل التنزیل و یکون قرانا بعا الانزال الی یوم القیمة و ان الھمت ایه من القرآن علی احد من الاولیاء فلا یخرجھا عن کونها ایه من القرآن بل القرآن فرقان من الازک الی الابلہ معناه هو الکلام النفسی القدیم و نظمہ ایضاً من اللہ الکریم النفسی القدیم و نظمہ ایضاً من اللہ الکریم و قد سماہ اللہ سبحانہ بالقرآن الحکیم فکیف تصور ان یکون القرآن غیر قران و تقرر فی عقائد اہل السنۃ انہ لا تغیر علی صفاۃ کما لا تغیر علی ذاتہ تبارک و تعالیٰ و ایضاً فی نہج مقبول الذی لغير المقلدین اصلاً الاصول مانصہ ولا یجرى التغير علی ذاتہ ولا علی صفاتہ ص ۱۰ (س ۱۶۱) انتھی بترجمۃ ثم العجب ان صاحب البراہین یسمی ما یدعی القائد الیہ من القرآن آیات قرانیت کما فقلہ من ص ۲۸۵ و ۴۹۸) و هذا صاحب الاشاعۃ بل الشناعۃ یلغو بابھا غیر قران و لیست بفرقان و یعقوبہ فی ق الایات البینات انی اکلمات شیطانیۃ و فرعونیۃ و لیت شعری بان هذا الرجل ان لم یباک عن غضب الرحمن بسوء الادب فی حق القرآن فلا یعلم ان هذا توجيه القول بما لا یرضی بہ صاحبه فنعوذ باللہ المعین من هذا الجہل المبین ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین اما ما قال صاحب الاشاعۃ فی ص ۳۰۳ ان الھامات صاحب البراہین لیست من الشیطان اللعین مستدلاً بایۃ انما یامرکم بالسوء

شخص: ”الحمد لله رب العالمین“ اور: ”قل هو الله احد“ پڑھے گا تو یہ نہ کہا جائے گا کہ یہ اس کی کلام ہے۔ بلکہ ہر مومن بھی کہے گا کہ یہ دونوں آیتیں باری تعالیٰ کی کلام ہے اور جو: ”انما الاعمال بالنیات“ کہے گا تو یہی کہا جائے گا کہ یہ سرور عالم ﷺ کی حدیث ہے۔ اور جو: ”قفانک من ذکرى جیب ومنزلها“ نہاں پر لائے گا تو کہیں گے کہ یہ مصرع امرء القیس کے شعر کا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں یہ لکھا ہے۔ پس قرآن مجید کی آیات کو غیر خدا کی طرف منسوب کرنا اور کلام شیطانی و فرعونى کہنا علم والے مومن کا کام نہیں۔ بلکہ سچا مومن اس کے مقابلہ میں یوں کہے گا کہ خدا پاک ہے یہ سخت بہتان ہے۔ کیونکہ جو کچھ قرآن شریف میں الحمد للہ سے والناس تک ہے وہ حق تعالیٰ کی ہی کلام ہے اور زمین و آسمان اور ارواح کے پیدا ہونے سے پہلے سے لوح محفوظ میں لکھی گئی تھی جس کو جبرائیل امین نے آنحضرت ﷺ پر اتارا ہے۔ جیسا کہ خود قرآن مجید میں سورۃ بروج کی اخیر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”بلکہ وہ قرآن مجید ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا۔“ تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں۔ بلکہ وہ قصہ قرآن قدیم کا ایسا ہے جو اس کے وقوع سے پہلے لوح محفوظ میں لکھا گیا ہے جس پر شیطانوں اور جنوں اور آدمیوں کو وسوسہ نہیں ہے۔ امام بنوئی نے تفسیر معالم میں اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ لوح محفوظ ایک تختی ہے سفید موتی سی جس کی لمبائی آسمان و زمین کے درمیان کے برابر ہے اور چوڑائی اس کی مشرق سے مغرب تک کی ہے اور کنارے اس کے موتی اور یاقوت کے ہیں اور دفترینے اس کے سرخ یاقوت کے ہیں۔ نور کی قلم سے اس میں قرآن لکھا ہے۔ اوپر سے عرش مجید سے لکھی ہے اور نیچے سے فرشتہ کی گود میں ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر فتح العزیز کا اور مدارک و جلالین وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن امام سیوطی

والفحشاء وایۃ الشیطان یعدکم الفقر و الفحشاء لان تلك الالهامات غیر مشتملة علی السوء والفقشاء فاقول و بحوک اللہ النصیر احوّل قدمر علی الصدران صاحب البراہین قد ارتکب الکذب علی اللہ الکریم والتحریف المعنوی واللفظی فی آیات القرآن العظیم و تزکیۃ النفس الی حد یترقی بہ الی درجۃ الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فہذا اسوء سوء وافحش الفحشاء وان لم یبصرہ من علی عینہ غشاء و علی قلبہ عماء نعم کفت مصر من ینخرج من سواد الاعظم شینہ و فی ذلک کتاب مدحہ و زینہ فذلک و بدرجہ فی الکاملین الحکملین بادعاء الہام رب العلمین لاظهار کمال خالد وقال علی غیر المقلدین ومن دونہم من الجاہلین و یوید هذا اقوالہ لباطلۃ بغلیۃ اہانة القرآن المبین فاللہ خیر حافظا و هو ارحم الرحمین بقی ہہنا شیء و هو ان صاحب الاشاعۃ قال فی ص ۲۵۹) انه ان اشتبہ علی اہد من لفظ النزول فی الہام صاحب اللبراہین باننا انزلناہ قریبا من القادیان دبالحق انزلہ و بالحق نزل بنزول الظن اور وحی الرمالۃ فدفعہ ان هذا اللفظ لیس مخصوصاً بنزول وحی الرسالۃ او القرآن بل یستعمل بمعنی الکرّم واعطاء کما فی قولہ نقانی وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج ای اعطی لکم فکذلک عطلوا الہام المفارق لصاحب القادیان محبوبا لنزول فلا یشتبہ بنزول القرآن و وحی الایات اقوک هذا باطل بوجوہ احدہما ان صاحب البراہین الذی انزل الیہ انا انزلناہ لما ترجمہ لفظ الانزال والنزول بالمعنی الحقیقی لہما د و قل نقل هذه الترجمة صاحب اشاعۃ السنۃ فی هذه الصفی فی السطوانا من فتاویل علی خلاف جراد المنزل علیہ لیس الا توجیہ القائل بما لا یرضی قائلہ و فانیہا ان انزال المعارف والالہام المعطوف

نے تفسیر اتقان میں بسند طبرانی حضرت ابن عباسؓ سے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہے۔ ٹھوڑے سے تفادیت کے ساتھ اور نیز حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یا محمد ﷺ قرآن کے ساتھ اپنی زبان مت بلا۔ تاکہ جلدی سے اسے یاد کر لے اور تجھے آنحضرت علیہ السلام کہ شروع کرتے تھے پڑھنا آیات قرآن کا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فراغت سے پہلے اس لئے کہ کچھ بھول نہ جائے۔ پس آپ ﷺ کو کہا گیا کہ مت بلا اپنی زبان کو وحی کے پڑھنے میں۔ جب تک جبرائیل پڑھتا رہے۔ تاکہ تو جلدی سے اسے یاد کر لے اور کچھ فروگزاشت نہ ہو جائے۔ پھر اس جلدی سے روکنے کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ بے شک ہمارا ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا۔ تیرے سینہ میں اور اس کا یاد کرنا تیری زبان پر اور مت جلدی کر قرآن کے پڑھنے میں اس کی وحی کے ختم ہونے سے پہلے۔ پس جب ہم پڑھیں قرآن کو یعنی جبرائیل تجھ پر پڑھے تو اس کے پڑھنے کی متابعت کر پھر ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان کرنا جب تجھ پر اس کے معنی میں کچھ مشکل پڑ جائے یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر مدارک کا اور اکثر تفسیر میں ایسا ہی ہے۔ پھر پہلی آیت جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی قرآن مجید سے وہ بالاتفاق ابتداء سورۃ علق کا ہے۔ مالم یعلم تک تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ آنحضرت علیہ السلام ایک دن غسل کے واسطے غار حراء سے باہر تشریف لا کر پانی کے کنارے پر کھڑے ہوئے کہ جبرائیل امین علیہ السلام نے ہوا سے پکارا کہ یا محمد ﷺ پس آنحضرت ﷺ نے اوپر کود دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ پس تین مرتبہ آپ ﷺ کو پکارا اور آپ ﷺ دائیں بائیں دیکھ رہے تھے کہ ایک سورج کی طرح نورانی شخص آدمی کی شکل میں دیکھا جس کے سر پر نور کا تاج ہے اور سبز ریشمی پوشاک پہنی ہوئی

بایہ و بالحق انزلنا و بالحق نزل التي ليست هي الا في بيان انزال القرآن و نزوله ينكر هذا التاويل و يبطل بالف لسان و ثالثها ان لفظ الانزال في اية و انزل لكم من الانعام الاية محمول على مضاه الحقيقي عند اكثر المضربينان اللہ تعالیٰ انزل الانعام من الجنة آدم بنی النبیین صلوات اللہ علیہم اجمعین كما في المدارك والكبير والنسا بورى والخازن والحسينى والسباب وغيرها يقولون فروهابان الانعام لا تعيش الابالنبات والنبات لا تقوم الا بالماء وقد انزل الماء فكانه انزله كذا في المدارك والمعاليم والكبير والنيسابورى وابى السعود والبيضاوى وغيرها فعلى هذين القولين لا يجوز تفسير الانزال في الاية الشريفة اى و انزل لكم من الانعام لاية بالعتاء و جهود المفسرين فسر والنزول في الاية الشريفة بالخلق فالاية مثل اية والانعام خلفها لكم و مثل افاعلقنا لهم مما اعملت ايدينا انعاماً زعم بعض المفسرين باده انزال الانعام غير ظاهر المراد فغيره بالعتاء فلا يلزم منه ان يفسر انزال القرآن و نزوله بالعتاء لانه لا يصار الى المجاز الا عند تعذر الحقيقة فقياسه على انزال الانعام قياس مع الفارق فالحاصل ان صاحب الاشاعة في الحقيقة بصدد شناعة صاحب البراهين فانه يمدده في الاضلال و يمدده في الضلال المهيمن و فاعلينا الا البلاغ المبين واللہ مسبحانه هو. الموفق والمعين واما ما قال صاحب الاشعة في توجيه الهام يامريم اسكن انت و زوجك الجنة ان صاحب البراهين شبه بمریم لمتاسبة روحانيتها بنهيها وهي ان مريم كما حملت بلا زوج كذلك صاحب البراهين بغير تربية الشيخ الكامل والولى المكمل صار مورداً لا

ہے۔ آپ ﷺ کے پاس آکر کہا کہ پڑھ اور بعض روایتوں میں ہے کہ جبرائیل امین علی نبینا وعلیہ السلام نے سبزوریا کی قطعہ میں کچھ لکھا ہوا آپ ﷺ کو دیا اور کہا کہ پڑھو آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا مجھے حرفوں کی شناس نہیں اور ان پڑھ ہوں۔ اخیر حدیث تک یہ ترجمہ ہے۔ عبارت تفسیر عزیزی کا۔ اور ملا علی قاری شرح فقدا کبر کے ملکھات میں لکھتے ہیں کہ شارح عقیدہ طحاویہ نے شیخ حافظ الدین نسفی کی منار سے ذکر کیا ہے کہ قرآن نام ہے نظم اور معنی دونوں کا اور ایسا ہی دوسرے اصول والوں نے کہا ہے اور امام اعظم کی طرف جو منسوب کرتے ہیں کہ جس نے نماز میں قرآن کا ترجمہ فارسی پڑھا تو روا ہے تو آپ کا اس سے رجوع ثابت ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ باوجود قدرت عربی کے غیر عربی روا نہیں ہے اور یہ بھی آپ نے کہا ہے کہ جو شخص بغیر عربی کے قرأت پڑھتا ہے یا تو وہ دیوانہ ہے معالجہ کیا جائے یا زندقہ ہے قتل کیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عربی میں کلام کی ہے اور معجزہ ہونا قرآن کا نظم اور معنی دونوں سے حاصل ہے۔ یہ ترجمہ عبارت شرح فقدا کبر کا۔ پس قرآن وحدیث اور کتب عقائد اہل سنت سے تحقیق ہوا کہ تمام عربی آیات جن کا نام قرآن ہے وہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہیں اور انہیں حروف و کلمات سے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی تھیں۔ حضرت امام اعظم فقدا کبر میں اور علامہ قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام سے بطور اخبار یا حکایت کے جو ذکر کیا۔ اور فرعون و شیطان وغیرہما سے بھی جو بیان کیا ہے بے شک یہ دونوں قسم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی کلام قدیم ہیں جو ان سے خبر دی گئی ہے۔ یعنی موافق اس کے جو کلمات معانی پر دلالت کرنے والی لوح محفوظ میں لکھے گئے ہیں۔ آسمان وزمین اور ارواح کے پیدا کرنے سے پہلے کی۔ نہ یہ کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ وغیرہما

لہامات غیبیہ و مہبطا لعلوم لدنیہ بمحض ربوبیہ من الغیب و ادنی مثال هذا التشبيه شعر نظامی ضمیر نہ زن بلکہ آتش است کہ مریم صفت کہہ آیتن است ہے انتہی فباطل لان ارکان التشبيه اربعة المشبد والمشاہی و جالسہ و اتاة التشبيه لفظ اوتقديراً كما في المطول وغيره في فقرہ يامريم الخ بدون ذکر المشبه كيف تصور التشبيه بل خطوط صاحب البراہين ببا ادم و يا عيسى و يامريم و بغير عم من اسماء الانبياء فمن المحال ان يكون الشخص الواحد ابا و اما و ابنا و اما الربوبية الغيبية فلا يفيض تحريك القرآن و دعوى المساواة بالانبياء وغيره مما من الامور الخارجة عن الشرع بالايقان فما ذلك الا الطغيان والعصيان والتعدي عن حدود الرحمن بما حصل الفراغ من بيان بعض الہامات القسم الاول و ما يتعلق بها من جواب تاويلات مويده فلنذكر شيئا من القسم الثاني وهي التي تفهم منها فضيل صاحب البراہين على الانبياء والمرسلين صلوات اللہ تعالیٰ و سلام عليهم اجمعين فنمود جہا هذا كتب صاحب البراہين في ص ۲۴ كان اللہ تعالیٰ الہم الیہ بحمدك اللہ من عرشاء نحمد افافہ نصلی و فی ص ۵۰۴) یحمدك اللہ و بمشی الیک ترجم هذا بان اللہ سبحانه قال له یحمدك اللہ و یمشی الیک شيئا استموا ریا انتہی یقول الفقير كان له الحمد لا يكون الا بعد الاحسان كما في التفسير الكبير و النساء بوارى و فتح العدين وغيرها و في مجمع البحار ج و الحمد راس لشكر من فيه اظهار النعمة ولانه اعم فهو شكر و زيادة انتہی في ردالمختار على الدار المختار في تعريف و عرفا فعل نبی عن تعظيم المتعم بسبب انعامه الى قوله الى قوله و الحمد حيث اطلق ينصرف الى العرفى لما قال السيد في حواشى المطالع انتہی

انبیاء علی نبینا و علیہم السلام سے اور فرعون و شیطان اور دوسرے کفار سے سن کر اللہ تعالیٰ نے ان سے نقل کی ہے۔

پس اب کچھ فرق نہیں ہے درمیان خبر دینے حق تعالیٰ کے ان کے اخبار و احوال و اسرار سے جیسا کہ سورۃ: ”تَبَّتْ یَدَا“ و آیت قتال وغیرہ میں ہے اور نہ درمیان ظاہر فرمانے باری تعالیٰ کے اپنی صفات و افعال و خلق مصنوعات میں جیسا کہ آیت الکرسی سورۃ اخلاص وغیرہ میں ہے اور نہ درمیان آیات افاتیہ اور انفسیہ کے۔ کہ یہ سب کے سب باری تعالیٰ کی کلام ہے اور اس کی صفت پاک حاصل الکلام کلام اللہ شریف حادث نہیں غیر مخلوق ہے اور موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کی کلام اگر چہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہوا اور ایسا ہی کلام دوسرے انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین و ملائکہ مقربین کی مخلوق ہے جو ان کی پیدائش کے بعد حادث ہوئی اور قرآن حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی کلام ہے نہ مجازاً اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح قدیم ہے۔ مخلوق کی کلام کی طرح نہیں۔ کیونکہ ان کی ذات اور کلام دونوں حادث ہیں۔ اس لئے کہ صفت موصوف کے تابع ہوتی ہے اور یوں ہی کہا جائے گا کہ نظم عبرانی جو توریت ہے اور نظم عربی جو قرآن ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ اس لئے کہ ان کے کلمات و آیات کلام الہی کی و لیلیں اور علامات ہیں اور اس لئے کہ ان کی نظم کا ابتداء اللہ تعالیٰ سے ہی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی حدیث حدیثوں سے پڑھو گے تو یہی کہو گے کہ یہ جو میں نے پڑھا ہے اور ذکر کیا ہے میری کلام نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی کلام ہے۔ کیونکہ ابتداء اس کلام کی نظم کا رسول اکرم ﷺ ہی سے ہوا تھا اور اسی قبیل سے ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے آیت: ”افتطمعون ان یؤمنوا لکم“ اور آیت: ”وان

فمن المحال ان يحمد الله احمد امن مخلوقات و مع هذا اليو جدف القرآن ولا في الحديث الصحيح التصريح بما حاصله يحمد الله جلبيه محمد او ااحدم من الانبياء صلى الله عليه وسلم بل قال تعالى لجميع عباده قولوا الحمد لله رب العلمين فكيف يتصور ن يقول الله سبحانه في حق صاحب البراهين يحمدك الله من عرشه الا اى يفضلك على جميع عباده الصالحين و الشهداء والصدقين والانبياء والمرسلين صلوات الله تعالى عليهم اجمعين ليت شعري ما انعام صاحب البراهين على الله رب العلمين حتى استحق بهحمد محمود الخاملين هل هذا الابهتان عظيم نشاء من غاية الكبر والحق والغرور وغاية الكذب والزور على ان ركازة هذا الكلام المنسوب الى الله العلام ليس بمنخفي على العلماء العلوم وما جاء في القرآن مجيد من لفظ الحميد في وصفه تعالى فقد قرن الغنى والعزير وغيرهما ليدل على انه عزو جل محمود لا حامد وكما في التفسير والتراجم وان فرض ان الحميد بمعنى الحامد فهو سبحانه حامد لذات وصفاته و في مجمع البحار فيه الحميد تعالى المحمود على كل حال انتهى وما نطق القرآن بانه تعالى شاکر و شکور فالمواد منه انه تعالى يجازى القليل من العمل بالكثير من الثواب كما في عامة التفسير وقال محي السنة في المعالم والشکر من الله تعالى ان يعطى فوق ما يستحق انتهى و في المجمع انه شکور تعالى من يزکو عند العمل القليل فيضاعف جزاءه فشکره لعباده مغفرته لهم انتهى و في القياموس الشکر من الله تعالى المجازاة والنشاء الجميل انتهى والفرق بين الحمد المدح اى اثناء الجميل

احد من المشركين“ میں آیت قرآن مجید کو کلام اللہ فرمایا ہے یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا اور مشکوٰۃ میں سنن دارمی و جامع ترمذی سے بروایت نعمان بن بشیرؓ لایا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھوائی جس میں سے دو آیتیں خاتمہ سورۃ بقرہ کی نازل فرمائیں اور سنن دارمی سے بروایت ابو ہریرہؓ لایا ہے کہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے ایک ہزار برس پہلے سورۃ طہ و یسین کی تلاوت فرمائی تھی۔ یہ ترجمہ ہے مشکوٰۃ کی حدیثوں کا۔ اب قرآن مجید اور حدیث اور عقائد اہل سنت کی کتابوں سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ قرآن مجید کی ساری آیتیں اللہ تعالیٰ کی ہی کلام ہے۔ کسی مخلوق کی کلام کو اس میں دخل نہیں ہے اور جو کچھ اس میں نبیوں کے قصے اور صدیقیوں کی باتیں اور کافروں کے حالات اور بد بختوں کے مقالات ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی ہی کلام ہے جو اس پاک ذات نے ان لوگوں کے پیدا ہونے سے پہلے بموجب اپنے علم ازلی کے ان سے خبر دی ہے۔

پس صاحب رسالہ اشاعت السنہ کا یہ قول کہ آیت: ”انا خیر منه“ کلام شیطانی ہے اور آیت: ”انا ربکم الا علی“ کلام فرعونؑی ہے اور قرآن نہیں کہلاتا جیسا کہ اشاعت السنہ سے اوپر منقول ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کی صدھا آیات کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ اور جمع قصص قرآنی اور حکایات فرقانی کو کلام مخلوق بنادینا نہیں تو اور کیا ہے؟ ”اعاذنا اللہ سبحانہ و جمیع المسلمین عن ذالک“ ملا علی قاریؒ امام اعظمؒ کی فقہ اکبر کے اس قول کے نیچے کہ کلام اللہ شریف غیر مخلوق ہے لکھتے ہیں کہ کلام اللہ بالذات قدیم ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن مجید کو سن کر خیال کیا کہ یہ آدمی

بین و ثم من البین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صرح و ارتقى الى اللہ سبحانہ لیلۃ المعراج کما فی القرآن والحديث وهما یمشی و یترک باللہ سبحانہ الى صاحب القادیان فسبحان الذی لیس کمثلہ شیء ثم فی ص ۵۵۸) ادعی صاحب البراہین بانہ الہم الیہ ہذا الالہام الم نشرح لک صلیک الم نجعل لک سہولۃ فی کل امریت الفکر و بیت الذکر ومن دخل کان امنا و صرح فی ترجمۃ ان اللہ اعطانی بیت الفکر و بیت الذکر والمراد من بیت الفکر علو بیتی الذی اشتغل فیہا بتالیف البراہین و اشتغل والمراد من بیت الذکر المسجد الذی بیئت فی جنب تلک العلود وصف اللہ ذلک المسجد بالفقرۃ الاخیرۃ ای ومن دخلہ کان امتنا انتہی بترجمۃ عبارتہ یقول الفقیر کان اللہ لہ ان ہذہ الایۃ امی ومن دخلہ الایۃ نزلت فی شان بیت اللہ المبارک کما قال تعالیٰ اَوَّلَ بَیْتٍ وَضَعَ لِلنَّاسِ لِلَّذِي بِكَ مَبَارَكًا وَهَدَىٰ لِلْعَالَمِينَ فَبِئْسَ مَقَامُ اِبْرَاهِيمَ وَمِنْ دَخَلِهِ كَانَ اَمْنًا وَمَا مَدَحَ اللّٰهُ الْكَرِيمَ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَا الْمَسْجِدَ الْاَقْصٰی الَّذِي هُوَ قِبْلَةُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَذَا النِّعَتِ الْعَظِيمِ الْمُخْتَصَرِ بِالْبَيْتِ الْكَرِيمِ فَادْعَاءُ صَاحِبِ الْبِرَاهِينِ بَانَ هَذِهِ الْاَمْتِ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ سَبْحَانَ عَلَيْهِ فَقِي وَصَفَ مَسْجِدَهُ اَقْرَارَ بِفَضْلِهِ عَلَيْهِمَا ظَهَرَ مِنْ هُنَا شَيْءٌ وَهُوَ اَنْ صَاحِبِ الْبِرَاهِينِ اَشْتَهَرَ فِي اِبْتِدَاءِ كِتَابِهِ اَنَّهُ يَمْلِكُ الْعَقَارَ وَغَيْرَهَا النَّبِيَّ قِيَمَتُهَا عَمَّ الْاَلْفَ رُبَّةً وَادْعَى اَنَّهُ صَاحِبُ الْاِلَهَامِ وَالْمُخَاطَبَةِ الْاِلَهِيَةِ فَمَعَ هَذَا الْقُرْبَ الْاَتَمَّ وَالْعُلُولَ الْمَعْظَمَ مَاحَجَّ اِلَى الْيَوْمِ بَيْتَ اللّٰهُ الْمَكْرَمِ لِاَنَّ الْحَجَّ لِتَحْصِيلِ تَكْفِيرِ الْخَطِيَاةِ وَامِنْ يَوْمِ الْمَجَارَاتِ وَهَذَا اِنْ الْاِحْرَانَ فَاصْلَنَ لَهُ فَاَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ لَهَا عَمَلٌ مَاشَتْ فَاَنِي قَدْ غَفَرْتُ لَكَ ص ۵۶۰) وَالْاَمْنِ الْمَطْلُوبِ قَدْ حَصَلِيَ لِمُصَلِّي

کی کلام ہے تو ضرور وہ کافر ہوا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت فرمائی ہے اور اس کو عذاب دوزخ سے ڈرایا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا اور یہ بھی اسی کتاب میں ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن رسول کریم کی بات ہے۔ اس نے دلالت کی کہ قرآن رسول کریم کی کلام جبرائیل یا محمد ﷺ کی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ رسول بتا رہا ہے کہ اس نے قرآن کو اپنے بھیجنے والے سے پہنچایا ہے۔ اس لئے یوں نہیں فرمایا کہ یہ کلام فرشتہ یا نبی کی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ رسول نے اپنے بھیجنے والے یعنی حق تعالیٰ سے پہنچایا نہ یہ کہ اس نے اپنی ذات سے یہ کلام پیدا کی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد رسول سے ایک آیت میں جبرائیل ہے اور دوسری آیت میں محمد ﷺ ہیں۔ پس دونوں کی طرف سے اس کلام کی نسبت کرنے سے ظاہر ہو گیا کہ یہ نسبت صرف پہنچانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ ایک شخص نے جس کلام کو پیدا کیا ہو تو موضع ہے کہ دوسرا اس کو پیدا کر سکے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ بے شک حق تعالیٰ نے قرآن کو آدمی کی کلام بنانے والے کی تکفیر کی ہے۔

پس جس نے قرآن کو آنحضرت ﷺ کی کلام بنایا کہ آپ ﷺ نے از خود یہ کلام بنائی ہے تو وہ کافر ہوا۔ اور اس میں کچھ فرق نہیں کہ قرآن کو آدمی کی یا جن کی یا فرشتہ کی کلام کہے۔ (یعنی ان تینوں صورتوں میں سزا اس کی دوزخ ہے) اس لئے کہ کلام اس کی ہوتی ہے جس نے اول کہی ہو۔ نہ اس کی جس نے پیغام پہنچایا ہو۔ (یہ ترجمہ ہے عبارت فقہ اکبر کا۔ کیا خوش کہا ہے کہنے والے نے کہ:

مسجدہ وهو مع الخیرا ماصہ و بانیہ و سبق من ص ۵۶۲) ان الدین المتیاس اثبت علی جمیع الانام واللہ تعالیٰ امر الناس بان یأخذو الطریقة الحقہ من صاحب القادیان انتہی فما الحاجت الی اداء الحج بل یحسب ادعائہ قادیانہ الیوم مکة المحیمة فعوذ باللہ من شر شر البیرینۃ فالانبیاء و سید المرسلین کانوا العجون و یطوفون البیت و لم یحج من یمشی الیہ و یحمده رب البیت ثم قال فی ص ۵۰۶) انہ الہم اللہ سبحانہ الیہ هذا الکلام انت معی وانا معک خلقت لک لیادونہا یا سانت منی بمنزلت لا یعلمہا الخلق انتہی یقول الفقیر کان اللہ لہ قال اللہ تعالیٰ وما محمدہ رسول الایۃ وایضاً محمد رسول اللہ الایۃ فاعلم منزلت جیب الرحمن من القرآن صلی اللہ علیہ والہ قدر غرہ وکمال و لنعم ما قیل بمبلغ العلم فیہ انہ بشر و انہ خیر خلق اللہ کلہم فیعلم ہذہ المتزلۃ الخلق و یشہدون انہ رسول الخلق و بدعی صاحب البراہین انہ یقول الحق فی شانہ انت منی بمنزلت لا یعلمہا الخلق فثبت من ظاہر هذا الکلام فضیلۃ علیہ و علی سائر النبیین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین و هو کاذب فیہ بالیقین ثم کتب صاحب البراہین فی ضمیمۃ اخبار ریاضی الہند المجربۃ فی بلدۃ امر تسر الغرۃ مارج الشہراہ بخیزی ۸۶ء المطبوعۃ فی بلدۃ ہوشیار بودان اللہ تعالیٰ قال فی حصہ انت منی وانا منک ص ۱۳۸ ص ۳ من کالم الثانی وقال تعالیٰ فی حق والی للبشر و مصظہر الاول والاخر مظهر الحق والعلا کان فلہ نزل من السماء ص ۱۳۷ من کالم الثانی یقول الفقیر کان اللہ لہ الالہام الاول ہو فقرۃ الحدیث الصحیح المتفق علیہ قال صلی

اگرچہ قرآن از لب پیغمبر است

ہرکہ گوید حق نہ گفتہ او کافر است

ان معتبر ہندوں سے اگر صاحب اشاعت السنۃ کی تسلی نہ ہو کہ یہ علماء مقلدین کے حوالی ہیں۔ شاید ان کو پسند نہ ہوں تو اولاً اس کا جواب یہ ہے کہ شرح فقہ اکبر سے اسی اشاعت السنۃ کے ص ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴ میں بھی سنڈلی ہے اور نیز ص ۳۱۳ اشاعت السنۃ میں بھی حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی کمال تعریف کر کے ان سے سنڈلی ہے۔ اور ثانیاً یہ جواب ہے کہ علماء غیر مقلدین بھی اسی اعتقاد پر ہیں جو اوپر مذکور ہوا ہے۔ جیسا کہ سنڈان کی بھی بعض کتابوں سے منقول ہوتا ہے۔ تاکہ ظاہر ہو کہ اشاعت السنۃ والائے اپنی قوم سے بھی سخت مخالفت کی ہے: ”نہج مقبول من شرائع الرسول“ جو تالیف ہے بڑے بیٹا مولوی صدیق حسن بھوپالی کی اور خود مولوی مسطور نے اس کی تصحیح کر کے بھوپال میں چھپوائی ہے اور یہ باپ بیٹا مشاہیر علماء غیر مقلدین سے ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ اسی سے ابتداء ہوئی اور اسی کی طرف رجوع ہوگا اور قرآن کے لفظ اور معنی دونوں اللہ تعالیٰ سے ہیں جبرائیل امین صرف ناقل ہیں آنحضرت ﷺ فقط پہنچانے والے ہیں اور جتنا لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھیں گے وہ تمام اللہ تعالیٰ کی کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کلام فرمائی اور بے شک حضرت جبرائیل نے ان سے سنی اور بالیقین آنحضرت ﷺ پر اتاری جو کوئی کہے کہ وہ کلام فرشتہ کی یا آدمی کی ہے تو اس کا مکان دوزخ ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت فارسی نہج مقبول کا اور یہ عبارت اس کے ص ۵ میں ہے۔ قولہ یعنی اشاعت السنۃ میں لکھا ہے اور اگر بعینہ ان دونوں کی نسبت یہ خیال کریں کہ بہ ضمن حکایت ابلیس و فرعون یہ کلام خدا میں پائی گئی ہیں تو

اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی وانا منک ای انت متصل بی فی النب و للخص والسابقة والمحتلو غیرها کذا فی القسط لانی والکلامانی شرخی البحار یعنی فی الاخوة والقرب و کمال الاتصال والاتحاد کذا فی المرقات واشعة الممعات شرخی المشکوة وقال الکرمالی ومن هذه تسمى اتصالية انتهى فلعلم منه ان صدور هذا الکلام بین القریین من النسب والمهد و غیرهما صحیح لاشک فیہ واما اللہ المنعوتہ بنعت لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد والموصوف بصفة. لا یصل بشئ ولا ینخدو لا یشیه مع شئ کما صرح به علماء العقائد فکیف یقول اللہ سبحانه لا حد من عبادہ انت منی وانا منک ماشاء فتحقق ان هذا بهتان بهتة صاحب البراهین لغرض اثبات فضیلة من الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین واما الالهام الثانی فهو ایضاً کذب محض و بهتان عظیم لان المشابهة المعیرة بلفظة کان اشد مشابهة من غیرها کما مومن الاتقان فلما آتیه والا صاحب البراهین اشد مشابهة به سبحانه و تعالی عما یقول الظالمون ملوا کبیراً فوالده فی اعلى العلی معنی یعادل الالبلا اشتباه فسبحان من تازہ عما یصفه الملحدون و نعوذ باللہ من غضبه و عقاید و شی عبادہ ومن همزاه الشیاطین وانا یحضر و لیکن هذا اخر ایتالة المهابة برجم الشیاطین برحا غلوطات البراهین والحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقه و حبیب محمد و عترته کما ذکرہ الذاکرون و کما فضل من ذکرہ الغافلون و یعد ختم هذه الرسالة یرض الشناق الی وفور کرم الخلاق القصوری کان اللہ له لساد انا وموالینا حضرات علماء الحرمین الشریفین زادهم اللہ الکریم حرمة و کرامة فی الدارین و عزة و شرافة فی السورین

یہ کلام رحمانی اور جزو قرآن کہلاتے ہیں۔ انتہاء بلفظ! فقیر کہتا ہے کہ آیت: ”انسا خیر منه“ اور آیت: ”انسا ربکم الاعلیٰ“ کو اللہ تعالیٰ کی کلام اور جزو قرآن بنانے میں کسی کے خیال کرنے کی کیا حاجت؟۔ یہ دونوں آیتیں فی الحقیقت اور دراصل حق تعالیٰ کی کلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا ہے اور شیطان فرعون کے پیدا ہونے سے ہزار ہا برس پہلے حق تعالیٰ نے ان کو لوح محفوظ میں لکھوایا جیسا کہ قرآن و حدیث و عقائد اہل سنت سے اوپر مبرہن ہو چکا ہے۔

پس اس کلام عربی معجز نظام کو شیطان و فرعون کی کلام بنانا اور قرآن میں ان سے نقل کا اعتبار و خیال کرنا محض ہذیان اور بہتان ہے۔ خدائے سبحانہ و تعالیٰ جمیع اہل ایمان کو اس اعتقاد و خیال سے بچائے اور عاقبت بخیر فرمائے۔ واضح رہے کہ یہ اقوال صاحب اشاعت السنہ کے جن کا منائے اختلاف مشکلم پر ہے صاحب براہین احمدیہ کی تائید کی تمہید میں تھے جس میں صاحب اشاعت السنہ نے اس کی محبت میں اپنا ایمان قربان کر دیا جیسا کہ شرعاً متحقق ہو چکا ہے۔ اب فقیر کا تب الحروف اس کے وہ اقوال جو اصل تائید صاحب براہین میں ہیں جن کا مدار اختلاف مخاطب پر ہے نقل کر کے اولہ شرعیہ سے ان کی تردید لکھتا ہے۔ واللہ هو المعین!

قولہ! ”ایسا ہی اختلاف مخاطب کے سیر اختلاف کلام کو سمجھنا چاہئے۔“ انتہاء بلفظ! فقیر کہتا ہے کہ ایک نقص اس پر اوپر لکھا گیا ہے دوم علماء بدیع و معانی و غیر ہم نے تصریح کی ہے کہ کلام یا خبر ہے یا انشاء اور ان دونوں کے معنی میں کسی نے اختلاف مخاطب کا کچھ بھی اعتبار نہیں کیا نہ معلوم کس نے مولوی نے یہ اقسام کلام کہاں سے نکالی ہیں۔

بانی عشرت فی الصفر المظفر ص ۳۰۲ من ہجرتہ سید المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی سائر الانبیاء اجمعین علی اشتہار صاحب البراہین الذی ہو ثقل فی ابتداء هذا التحریر و اشتہار بطبعہ عشرين ألفاً فی اقطار الارض غایت التشہیر فلما رأت فیماں مشہرہ ادعی بتالیف کتابہ بامرہ والہامہ تعالی و وصف بنفسہ فیہ باوصاف بتعدی بہا حدود اللہ عزوجل کرہت ذالک وما طب نفسی عما ہنالک ثم رانت کابہ لکشف حقیقۃ الحال بالکمال فوجدت الہا ماتہ مخالفۃ للشرع الشریف بتحریر کلام اللہ الالطیف و غیر ذلک ہما صرحۃ فی ہذہ الاوراق بعون الملک الخلاق فکتبت الی مؤلف البراہین بنیۃ اداء حق اخوة الاسلام ان یرجع من ہذہ الدعاوی الکاذبۃ المرام و یبیع کتابہ بیسان رد الادیان الباطلۃ النظام فما جانبی بذلک وماتاب عما ہنالک فذکرت بعد ذلک فی بعض مجالس تذکیر المسلمین ان الہامات کیا یہ حرفت و بدلت کلام رب العلمین و شلاک من لہ نفسہ فی فضائل النبیین جعل القرآن عین فطلب منی مویدہ صاحب الاشیاعۃ الخلوۃ للکلام فی امر لالہام فلعلی بان صاحب البراہین و مؤلف الاشیاعۃ و اصف احدہما للآخر فی الکتاب و اظهر الثانی حقیقۃ الاول فی رسائلہ عند الاصحاب و بہذہ المواصفۃ والممارحۃ امن بحتیۃ صاحب البراہین اکثر العلماء و جمیع العوام من غیر المقلدین و بعض العلماء و کثیر العوام من المقلدین وصار قادیانہ مرجعاً لحق اص و العوام مثل بیت الحرام مارضیت بالکاملۃ فی الخلق بل طلیت البحث معہ لاظهار الحق بمحضہ من العلماء والادکبا فہا

قولہ! ”جو کلام خدائے تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے خطاب میں فرمایا ہے اور وہ ایک کتاب معروف میں

درج ہو کر مسلمانوں میں پڑھا جاتا ہے۔ وہ قرآن کہلاتا ہے۔“ انتہاء بلفظ!

فقیر کہتا ہے کہ خطاب کلام میں بھینہ حاضر ہوتا ہے۔ تخصیص المقترح مطول کے متن میں لکھا ہے کہ نظم سے خطاب کی طرف آیت: ”وما لی لا اعبد الذی“ میں اور خطاب سے غیبت کی طرف آیت: ”حتی اذا کنتم“ نے: ”الفلاک“ میں اور غیبت سے خطاب کی طرف آیت: ”ملک يوم الدين . ایاک نعبد“ میں التفات ہے۔ یہ ترجمہ ہے اس عبارت عربی کا جس سے ثابت ہوا کہ خطاب مخاطب کر کے بات کرنے کا نام ہے۔

پس معلوم رہے کہ یہ تعریف قرآن مجید کی جو صاحب اشاعت السنہ نے بیان کی ہے اس سے ہزار ہا آیات قرآن کی قرآن ہونے سے خارج ہو گئیں۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ قرآن مجید کی تمام آیات سے مخاطب نہیں ہیں۔ یعنی سارے قرآن مجید میں آپ ﷺ کو خطاب نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ آیتیں جن میں آپ ﷺ کو خطاب ہوا ہے مثل اور علم دیا آپ ﷺ کو اس کا جو آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا اور کہہ دے یا محمد ﷺ اگر تم خدا سے محبت کرنی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اور یہ بے شک ہم نے تجھے فتح ظاہر کر دی تاکہ خدا آپ ﷺ کی اگلی پچھلی تفسیریں معاف کرے اور بے شک ہم نے بخشا: آپ ﷺ کو یہ ترجمہ ہے آیات و خطاب کا اور ایسی آیات خطاب تھوڑا سا حصہ ہیں قرآن مجید کا اور نیز غیر آنحضرت ﷺ کے قرآن شریف کی بہت سی آیات میں مخاطب ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل اور اس امت مرحومہ کے مومن اور کفار اور جن وغیرہم اور نیز صد ہا آیات قرآنی ایسی ہیں جن میں کسی کو خطاب نہیں کیا گیا۔ پس اس

قبل صاحب الاشاعة هذا للدعا بل ما اجابني في هذا الدعا بعد ذلك في شهر الجمادى الاخرى اعلت بطبع الاشعار ان اكثر الها مان صاحب البراهين مخالفه لاصول الدين الاسلام فاني اطلب عنه ومن مؤينه صاحب الاشاعة المناظرة في مجلس العلماء الاعلام حتى يظهر الحق ولا يختل عفانه الخواص والعوام فما اجابا بذلك ايضا ثم كتبت في شهر رمضان المبارك رسالة عندي لرد هفوانهما نصرة الدين و عرضتها على علماء الضجباب والهند قوالقوايى في اعمار مخالفة صاحبي البراهين والاشاعة الشرع المتين فبعد ذلك قال لى بعض رؤساء بلدة امرت اسربان المسلحة في المناظرة الاظهار الحق اولا و باشتعار مظهر من الحق ثانياً فقبله و قلت لدانى سعت لهذا الامر منذ ثمانية عشر شهراً لكن لا يقبله صاحب البراهين فقال لى انى اسعى للمناظرة و كتب الى صاحب البراهين ثم كتب الى ذلك الياس ان صاحب البراهين يقول فى كتابى تصوف فانا طر عجزه من العلماء الصوفية و سمانلثة رجال فقبلتهم طلبت منه ان يجمع معهم العلماء الثلاثة الاخرين و يعين اليوم للمناظرة عند القوم فما اجابانى الى الان و ما لنطبع تلك الرسالة الهندية الى هذا الزمان رجاء ان تترين متصحح حضرات علماء الحرمين المتحدہ ليظهر لهاية اعتمادها عند المسلمين و ينسندا ختلال الدين المتين و يرجع الى الحق بعض العلماء من المقلدين المصدق لصاحب البراهين فترجمتها فى العربية فى شهر شوال ١٣٠٣ و ما فعلت ما ذكرت الاحماية للقران للبين ورعاية لحفون حضرات الانبياء والمرسلين صلوة الله و سلامه عليهم اجمعين وصيانة لعقائد المسلمين و ارسلها الى جنابكم المحيى لمراسم الدين والمعاذ والملجاء للمؤمنين

تفسير کی رو سے صدا با آیات قرآن مجید ہونے سے خارج ہو گئیں۔ مرزا قادیانی کے اس مؤید پر سخت افسوس ہے جس نے تقاضائے محبت اور ان کی کبھی ددستی میں ہزار ہا آیات قرآنی کو کلام اللہ شریف سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کا مستقیم کافی ہے۔ سبحان اللہ! عوام اہل اسلام ایسے لوگوں کو علماء دین سے جانتے ہیں اور وہ اپنے رسالہ کا نام اشاعت السنہ مشہور کر کے آپ کو اکابر مصنفین سے اور صاحب براہین احمدیہ کو کالمین مکملین سے مانتے ہیں اور فی الاصل یہ دونوں صاحب سارے غیر مقلدین کی طرح دنیا کی سخت محبت میں گرفتار ہیں اور مال حرام و حلال کے جمع کرنے کی کوشش میں سرشار ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالوں کے حق تعینف بیچ کر بہت سے روپے جمع کر لیتے ہیں اور خود رسالہ اشاعت السنہ جو سال تمام میں چوبیس جز دہوتا ہے ایک یا دو روپیہ اس کی قیمت میں عمدہ منفعت ہے اور صاحب اشاعت السنہ نوابوں سے تیس روپیہ سالانہ اور دوسرے غنیوں سے پندرہ روپیہ اور متوسط گزاردہ والوں سے سات روپیہ اور کم وسعت والوں سے تین روپے بارہ آنہ سالانہ لیتے ہیں اور براہین احمدیہ جو تینتیس جز کی کتاب ہے۔ بازاری قیمت دو یا تین روپے رکھتی ہے۔ مرزا قادیانی نے ادنیٰ قیمت اس کی بچپس روپیہ اور اعلیٰ قیمت ایک سو روپیہ تک مقرر کی ہے جو اس کی کتاب خریدے خواہ وہ انہی ہو یا بت پرست ہی ہو ان کی بہت مبالغہ اور غلو سے تعریف کرتا ہے اور جو اس کی کتاب کو کوئی نہ خریدے۔ اگرچہ نواب مسلمان ہی ہو۔ اس کی پرلے درجہ کی توہین کر کے قارون سے اس کو تشبیہ دیتا اور وینا پرستوں سے بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ اس کی کتاب کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے حصہ کے ابتدائی اوراق ملاحظہ کرنے سے یہ

مع الكتاب البراهين ورسالة الاشاعة المشتملة على وصفه تاويل اقواله ومع اشتهاى صاحب البراهين لطلب التوجه من حضرتكم الى ملاحظه هذه الرسالة وتوافق الثقل بالاصل وان كان ماكتبه حقاموا فقا بالكتاب والسنة واجماع الامة قرينوها بتصحيحهم الشريف ومكان فيها من الخطاء والسهو فاصلحوها باصلاحكم التظيف وبنوا بالبيان الشافى والشرح الكافى طلباً للاجر العالى حكم صاحبه البراهين والاشاعة معتقد بهما وحكم كتابيهما شريعة وطريقة حتى يطمئن المسلمون و يرجعون الى الحق كلهم اجمعون فجزاكم الله الشكور خير الجزاى الدنيا والعقبى وسلمكم وابقاكم لتابيل دينه سيد الانبياء عليهم الصلوة والشا زادكم الله تعالى بسطة فى العلم والجسم لاحقاق الحق وابطال الباطل عند الكرام وعليكم مدار الاسلام الى يوم القيام والسلام خير الختام مع الاكرام و رزقنا الله المجيب الدعوات لماء كم وفياؤكم الموصلة الى السعادات العظيم والبركات الكبرى بالامن والامان والسلامة والاسلام والحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على مظهر جماله ونور وكماله واله وصحبه قد وجوده ونواله عدد جميع معلومات العليم العلام تَمَّتِ الرِّسَالَةُ وَشَرَعَتِ التَّقَارِيفُ. تَقْرِيطُ حَضْرَتِ سَيِّدِ الْعِلْمَا سَيِّدِ الْاِتْقَا مَوْلَانَا مَوْلَاى مُحَمَّد رَحْمَةُ اللَّهِ الْهِنْدَى الْمَهَاجِرِ الَّذِى اعَزَّهُ حَضْرَتِ سُلْطَانِ الرُّومِ بِتَجْوِيزِ شَيْخِ الْاِسْلَامِ فِى الرُّومِ بِخَطَالِ بَابِهِ حَرَمِينَ شَرِيفِينَ وَ كُتِبَ لَهُ فِى مَنْشُونٍ بِالْقَابِ عَالِيَةٍ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. اَمَا بَعْدُ فَانِّى سَمِعْتُ هَذِهِ الرِّسَالَةَ مِنْ اَوَّلِهَا اِلَى اٰخِرِهَا فَوَجَدْتُهَا صَحِيحَةً الْعِبَارَةِ وَالْمُضْمُونِ وَالْعُقُولِ النَّتِى

حال معلوم ہو جاتا ہے اور نیز جب بہت سے روپیہ آنے کا اس کو الہام ہوتا ہے تو کمال ہی خوشحال ہوتا ہے اور جب معلوم ہو کہ وہ تھوڑا سا روپیہ ہے تو سخت غم کا پامال ہوتا ہے۔ جیسا کہ براہین کے ص ۵۲۲ سے ۵۲۳ خزائن ص ۶۲۵، ۶۲۶ تک کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہے۔

پس یہ سارا مرد دنیا کی سخت محبت اور روپیہ پیسہ جمع کرنے پر ہے جس کو دانشمند بخوبی جانتے ہیں اور پورا علم حق تعالیٰ کو ہے۔ الحاصل قرآن مجید کی جامع مانع تعریف وہ ہے جو علماء اسلام کی کتابوں میں درج ہے۔ چنانچہ حضرت امام اعظمؒ کی فقہ اکبر اور ملا علی قاری کی شرح میں لکھا ہے قرآن مجید حضرت ﷺ پر تیس برس کی مدت میں آیت آیت اتارا گیا ہے اور معصوف میں لکھا ہوا ہے۔ یعنی جو قلمین میں مکتوب ہے وہ سب کلام اللہ ہے پر دوسری جگہ فقہ اکبر اور اس کی شرح میں لکھتا ہے کہ قرآن مجید معصوف میں لکھا ہوا اور دلوں میں یاد اور زبانوں پر پڑھا گیا اور آنحضرت ﷺ پر بالترتیب اتارا گیا ہے۔ بواسطہ حروف مفردات و مرکبات مختلف حالتوں میں یہ ترجمہ ہے عبارت عربی کا۔ اب دانشمند لوگ اس نہایت عجیب و غریب آدمی کو دیکھیں جو تنزیل اور خطاب میں امتیاز نہیں رکھتا اور قرآن مجید کی آیات کو فرعون و شیطان کی کلام بنا دیتا ہے اور اس مایہ علمی پر اس کو یہ اذاعے کہ مجتہدین دین غلطی پر تھے اور میں دین متین کی تائید کر رہا ہوں۔

پس یقیناً یہ رعونت اور جہل مرکب کا شعبہ ہے پھر اشاعت السنہ میں لکھتے ہیں۔

قوله! ”وہی کلام“ (یعنی جس کا نام قرآن ہے) اگر کسی غیر نبی کے خطاب میں اور پہلے تو ریت انجیل

تقلها حضرت مؤلف هذه الرسالة جزاه الله خيراً مطابقة للاصل وقد سمعت قبل هذا أيضاً من الثقات المعبرين حال صاحب البراهين الاحمدية فهو عندى خارج من دائرة للاسلام لايجوز لاحد اطاعت وجزى الله مؤلف هذه الرسالة عسى ان ينجو عطايتها كثير من الناس من ان يتبعوا صاحب البراهين الاحمدية عصمنا الله وجميع المسلمين من اغواء الشياطين ومكرهم و خديعتهم وانا الفقير انراهم ثقة الله ابن خليل الرحمن غفر الله لهما ولجميع المسلمين اجمعين.

تقریظ حضرت مفتی مکہ المکرمۃ الاحناف

الحمد لمن هو به حقیق و منه استمداد الفون والتوفیق الحمد لله الذى تنزهت ذاته الغالية عن الغفلة واللسان وتقديست اسماءه و صفاته عن ان يعتريها زوال او نقصان وجعل العلماء فى كل عصر و زمان قائمين بحفظ الشريعة و قواهم على اظهار الحق واسماد الباطل بلا مدهانة شنيعة واجراهم بذلك اجراً و افرأ وخيرات بديفه حيث بيتواما هو صواب وما هو خطأ كسراب بقیعة والصلوة والسلام على سيدنا محمدنه الذى جمع فيه مولاته الفضل جميعه و على اله و اصحابه و النفس من السمیعة المطیعة اما بعد فقد الهعت على هذه الرسالة الشریفة والنقول اللطیفة فراقبها هى التى تقریبا العیستان وان غلام احمد القادیان قد هوى به الشیطان فى اربعة الهلاك والخسران فجزى الله جامع هذه الرسالة خیر الجزاء و اجزل ثوبه واحسن يوم القيامة حابنا وما به امین و صلى الله تعالى على سيدنا محمد و على اله و صحبه امر یرقمه خادماً الشریعة راجی اللطف البغفى محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکة المکرمۃ الا كان الله لهما حامداً

وغیرہ میں یا کسی ولی کے الہام میں خدا نے فرمایا ہے تو وہ قرآن نہیں کہلاتا۔ گو حقیقت میں وہ عین وہی کلام ہے جو قرآن میں پایا جاتا ہے۔‘‘ اجتہاداً بلفظ! فقیر کہتا ہے کہ اس عبارت میں ہر چند بہت سی غلطیاں ہیں مگر جن کا بیان یہاں پر ضروری ہے وہ یہ ہیں اوپر لکھا گیا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کو قرآن بنانے میں خطاب کو کوئی دخل نہیں۔ قرآن وہ ہے جو سرور عالم ﷺ پر اتارا گیا اور آپ ﷺ کی طرف کلام الہی سے وحی ہوا۔ اور قرآن اس اترنے سے پہلے بھی قرآن تھا اور اس سے پہچے بھی قیامت تک قرآن ہی کہلاتا ہے اور کسی ولی پر کوئی آیت قرآن کی الہام ہو جائے تو وہ قرآن سے خارج نہیں ہوتی ہے بلکہ قرآن مجید ازل سے ابد تک قرآن ہی ہے۔ معنی اس کے کلام نفسی قدیم ہے اور اس کی نظم بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور بے شک خدا نے پاک نے اس کا نام قرآن حکیم رکھا ہے۔ پس غیر ممکن ہے کہ قرآن غیر قرآن بن جائے اور عقائد اہل سنت میں مقرر ہو چکا ہے کہ حق سبحانہ کی صفات پر بھی تغیر نہیں آتا ہے۔ جیسا کہ اس کی ذات پر بدلنا نہیں ہے اور خود غیر مقلدین کی بیخ مقبول میں ہے و بذرات و صفات الہی تغیر فی ردود ص ۱۰ ص ۱۶ میں دیکھو۔ پر تعجب یہ ہے کہ خود صاحب براہین جس جس آیت قرآن کی اپنی طرف الہام ہونے کا مدعی ہے۔ ان کا آیات قرآنی ہی نام رکھتا ہے۔ جیسا کہ اوپر براہین کے ص ۲۸۵ تا ۲۹۸ خزائن ص ۷۷۷ تا ۷۹۲ سے منقول ہو چکا ہے اور یہ صاحب اشعۃ السنۃ اس کی تائید میں قرآن کو غیر قرآن اور بعض آیات قرآنی کلمات فرعونی و شیطانی بنا رہا ہے۔ خدا جانے یہ شخص اگر قرآن کی بے ادبی میں غضب الہی سے پروا نہیں رکھتا تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ خلاف مرضی قائل کے اس کے

مصلیاً مسلماً تقریظ حضرت شیخ العلماء مفتی الشافعیہ بمکة الحمیة الحمد لله الذی یسر بہذا الذین من یقوم بحقہ من خفض کل زندق ضال مضل وردی وقمة نصر کل عالم ہاد مہتدد اعانة و رفعہ و بعد فقد نظردی فیما نسب لغلام احمد القادیانی الفنجابی نان صح مانسب الیہ عنہ کان من الضالین المضلین ومن الزیادقة للحدین ومثلہ فیما ذکر محمد حسین المودیلہ برسالة المسلمة باشاعة السقة فکل منہما یجب علی ولی الامر وفقہ الله لما یحیہ و یرضہ ان یعزرها التعزیر البلیغ الذی یحصل یردھما و ردع امثالہما واما ما الفاء الامام الفاضل والہمام الکامل الشیخ محمد ابو عبد الرحمن غلام دستگیر الهاشمی الحنفی القصورى فی بیان ضلال المذکورین و ابطال اقوالہما وسماء برجم الشیاطین بردا غلوطات البواہین فتالیفہ المذکور ہو الحق الذی لاشک فیہ فجزلہم الله عن الاسلام والمسلمین الجزاء الجمیل و احلہ فی القلوب المحل الجلیل والله سبحانه و تعالی اعلم قالہ بقمہ و رقمہ بقلمہ المرتجی من ربہ کما لانتبل محمد سعید بن محمد بابعل مفتی الشافعیہ بحکمة غفر الله له ولوالدیہ والجمیع المسلمین تقریظ حضرت مفتی الماکیہ بمکة الحمیة الحمد لله رب العلمین رب زدنی علما اللهم ہلاک للضواب من یرہدی الله فلا مضل له ومن یضل فلا ہادی له اما صاحب هذا المقال فقد انعمس فی الجبر الخواطر الشیانیة والہواجس النفسانیة فما اکذبہ واشقاء حیث ادعی ما ادعاه من الدجل المنصوص علیہ یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم الحدیث واما

قول کی توجیہ کر رہا ہے۔ الہی النبی ناوانی سے پناہ دے۔ ہمارے اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر۔ پھر اشاعة السنہ کے ص ۳۰۴ میں جو لکھا ہے کہ:

قوله! ”شیطان بجز برائی گمراہی کے اور کچھ القا نہیں کرتا ہے اور ان الہامات میں سراسر ہدایت تسلیم کی گئی ہے۔ گمراہی کی کوئی بات ان میں مانی نہیں گئی پھر یہ القاء شیطانی کیوں کر ہو سکتا ہے“..... الخ!! انتہا بظہار! فقیر کہتا ہے کہ اوپر تحقیق ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی نے براہین کے الہامات میں حق تعالیٰ پر افتراء کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات میں لفظی معنوی تحریف کی ہے اور اپنی خود ستائی یہاں تک بیان کی ہے کہ انبیاء سے برابری کر دی ہے تو یہ سب براہینوں سے بڑھ کر برائی اور سخت بے حیائی ہے جس کو دیدہ و حق میں اور دل حقیقت گزیر عطاء نہ ہو تو وہ ان باتوں کو کب دیکھتا ہے اور کیوں پروا کرے ان باتوں کی جو خود سواد اعظم سے نکل جائے اور صاحب براہین احمدیہ اس کی کمال مدح کرے۔ یہاں تک کہ بازاء الہام رب العالمین اس کو کالمین مکملین میں داخل کر دے اور غیر مقلدین وغیرہم کو اس کے کمال حال و مال پر آگاہی بخشے تو یہ صاحب اشاعة السنہ اس کے اقوال باطلہ کو نہایت اہانت قرآن کریم سے کیوں نہ تأئید کرے۔ خدا ہی اپنے دین کا حافظ ہو رہا ہے کہ اشاعة السنہ کے ص ۲۵۹ میں تحریر ہے عربی فقرہ انا انزلناہ قریباً من القادیان!

قوله! ”وبالحق انزلناہ وبالحق نزل“ اس میں کسی کو لفظ نزول سے نزول قرآن یا وحی رسالت کا شبہ گزرے تو اس کو یوں دفع کر سکتا ہے کہ یہ لفظ (نزول) وحی رسالت یا قرآن سے مخصوص نہیں

المؤیدلہ بالرسالة المسخاة باشاعة السنة فهو اشقى منه نقوله تعالى ولا تعاونوا على الاثم والعدون
 الاية فكل منهما يجب على ولي الاطر تعزيرهما التعزير البليغ واماما الفه الفاضل العلامة الشيخ
 محمد ابو عبدالرحمن غلام دستگیر الهاشمی الحنفی القصوری فی بیان ضلال المذکورین
 وابطال قولهما فقداجاد فيه بما ذكره من الحث البليغ على اتباع الدين الحق القوام واللّه اعلم
 اللهم لاتجعلنا ممن اتباع هواه و سلك طريق الشيطان فاغواه وحسن له سؤ المقال فارواه امين
 بجاه الايمان كتبه ماجی الم قرمن واهب العطية محمد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتی المالکية
 ببلد اللّٰه الحمیة مصليا و مسلما تقریظ حضرة مفتی لحنابلة بمكة المعظمة الحمد للّٰه الذى انزل
 على عبده الكتاب الصادق فى قیله القائل فيه وان هذا مرأى مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل
 فتفرق بكم عن سبيله والصلوة والسلام على سيدنا محمد نبيه و حبيبه و خليفه و على اله و اصحابه
 وانصاره و تابعى سبيل امام بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الشريفة المشتملة عد النقول
 الصحيحة الصريحة المنيفة فرانيتها محكمة مؤيدة شمانية كافية مفيدة تقر بها اعين الموحدين
 اهل السنة والجماعة و تعمى بها امين المعتزلة والخوارج و الملحدين و البتدعة المارفين من الدين
 كما يمرق السهم من الرمي تکلا خبر بذلك خير البرية وهى التى اظهرت زيغ احمد القاديانى و انه
 مسيلمة الكذاب الثانى و اظهرت بلىن ايلسه الشيطانى فجزى اللّٰه مؤلفها عن المسلمين خبيراً
 كثيراً و اجراً جزياً كثيراً و صلى اللّٰه على سيدنا محمد خاتم النبيين والمرسلين و على اله
 و صحبه اجمعين امر برقمه الحقیق خلف بن ابراهيم خادم افتاء الحنابلة يمکت المشرفة حملاً

ہے بلکہ یہ لفظ بخشش و عطا کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ آیت زمر میں فرمایا ہے خدا نے تمہارے لئے آٹھ
 جوڑی مواشی اتاری۔ یعنی عطا فرمائی ہیں۔ پس ایسا ہی عطاء الہام معارف صاحب قادیان کے نزول سے تعبیر
 فرمایا ہے۔ ”انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ یہ تاویل کئی وجہ سے باطل ہے۔ پہلی وجہ یہ کہ خود صاحب براہین نے اس الہام کے بیان میں
 لفظ نزول کا اتارنے سے تینوں جگہ میں ترجمہ کیا ہے اور صاحب اشاعت السنہ نے اسی ص ۲۵۹ کی آٹھویں سطر میں اس کو
 نقل کیا ہے تو اب برخلاف مراد قائل اس کے قول کی تاویل کرنی سراسر بے جا ہے۔ دوسری وجہ قادیان کے قریب
 انزال معارف و الہام کو جب آیت: ”وبالحق انزلناہ و بالحق نزل“ سے جو صرف قرآن مجید کے اتارنے
 اور اترنے کے بیان میں ہے۔ ملا کر لکھا ہے تو یہ طرز کلام اور مقتضائے مقام اس تاویل کو ہزار زبان باطل کر رہا ہے۔
 تیسری وجہ آیت: ”وانزل لکم من الانعام“ میں لفظ انزال بھی اکثر مفسرین کے نزدیک اپنے حقیقی معنوں یعنی
 اتارنے میں مستعمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ بیستوں سے یہ مواشی اتارے تھے۔
 جیسا کہ تفسیر مدارک و تفسیر کبیر و نیشاپوری و خازن و حسینی و لباب و غیرہ میں درج ہیں اور نیز انہیں تفاسیر میں ہے کہ
 مواشی کی زندگی نباتات سے ہے اور نباتات کا قوام پانی سے ہے اور پانی آسمان سے اتارا جاتا ہے۔ پس گویا مواشی
 بھی آسمان سے اتارے گئے۔ علاوہ مذکورہ بالا تفاسیر کے تفسیر ابوسعود و بیضاوی میں بھی ایسا لکھا ہے۔ پس ان دونوں

حاملتاً مصلياً مسلماً تفريط حضرت مفعی الحبلة فی المدينة النبویة علی صاحبہ الصلوة
 السمرمدیة بسم الله الرحمن الرحيم اسال الله سبحانه المولى الكريم ذالجلال التدقيق والاعانة
 فی الفعل والقول الحمد لله الواحد الفرد الصمد المنزه عن الشریک والولد الذی بعث الرسل
 الکرام بالصحيح الواضحا والایات البينات وایدهم بالارهاصات الخارقت بالمحجرات المازک
 علی خاتم انبیائه و سیدا صفیائه کتابا معجز امینا القاتل فیہ جلشانه الیوم اکملت لکم دینکم
 واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام کتابا هادیا الی الله المستقیم والمقابلک امر
 رشید لا یتیه الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید واصلوة الدائمة والسلام التام
 علی النبی الداعی الی سبیل النجاح والاسقامۃ البنی عن کل کذاب و میر الی یوم القيمة القاتل
 فیما رواه مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه یكون فی اخر الزمان دجالون کذابون یتولکم من
 الاحادیث بما لم تسمعوا اتم ولا ابائکم فابائکم و ابائکم لا یصلونکم ولا یفتنونکم والله فیما رواه
 مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه من دعا الی هدی کان له من الاجر مثل اجر من تبعه لا ینقص
 ذلک من اجورهم شیئاً ومن دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل اثم من تبعه لا ینقص ذلک من
 اثمهم شیئاً والقائل فیما رواه احمد والنسائی والدارمی عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه خطب
 النار رسول الله صلی الله علیه وسلم خطا ثم قال هذا سبیل الله ثم خط خطو ظلمین یمنه وعن
 شماله و قال هذه سبل علی کل سبیل منها شیطان یدعو الیه وقرأ هذا صراطی مستقیما فاتبعوه

وجہوں میں انزال کے معنی عطا کے نہ ہوئے اور جمہور مفسرین نے آیات شریفہ کے معنی یوں کئے ہیں کہ خدا نے
 تمہارے لئے مواشی پیدا کئے تو یہ آیت مثل آیت سورۃ النمل اور سورۃ النہل کے ہوئی جن میں مواشی کے پیدا کرنے کا
 ذکر ہے تو ان معنوں کی رو سے بھی انزال کو عطا پر حمل کرنا ناروا ٹھہرا اور یہ جو کسی مفسر نے اس آیت میں مواشی کے
 اتارنے کو غیر ظاہر المراد خیال کر کے عطا کے معنی بھی لیں تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ قرآن مجید کے اتارنے اور
 اتارنے کو عطا کے ساتھ تفسیر کیا جائے۔ کیونکہ وقت معذور ہونے حقیقت کے مجاز کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پس
 ”وبالحق انزلناہ“ کو انزال انعام پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

انفرض صاحب اشاعت السنۃ صاحب براہین کی تائید نہیں کر رہا بلکہ اس کی ضلال و اضلال کو بڑھا کر درپے اس کی
 توہین کے ہے۔ برسولان بلاغ باشد و بس اور وہ

قولہ! جو صاحب اشاعت السنۃ نے: ”یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة“ کی تاویل ص ۲۸۰
 میں لکھا ہے صاحب براہین کو روحانی مناسب کے سبب مریم سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے حضرت مریم علیہا السلام بلا شوہر
 حاملہ ہوئی ہیں ایسے ہی مؤلف براہین بلا ترتیب و محبت کسی پیر فقیر ولی مرشد کے ربوبیت نبی سے تربیت پا کر مورد
 الہامات غیبیہ و علوم لدنیہ ہوئی ہیں۔ اس تشبیح کی ایک ادنیٰ مثال نظامی کا یہ شعر ہے:

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زنست

کہ مریم صفت بکسرو آہستن ست

انتہاء بلفظ! بقدر الحاجة!

الایۃ والقائل فیما رواہ اوجب فاحۃ عن انس رضی اللہ عنہ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذذنی النار والدلائل فیما رواہ احمد عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الشیطان ذنب الانسان کذنب الغنم یا خذ الشاة القاصیفہ والناصیہ وایاکم والشکادہ وعلیہ کم والعامة والقائل فیما رواہ ذلك فی الموطاعن مالک بزائس ترکت فیکم امرین ان تضللتمسکتکم بہما کتاب اللہ و مسنة رسولہ والقائل فیما رواہ مسلم عن محمود بن لبید رضی اللہ عنہ ایلعب بکذاب اللہ وانا بین اظهرکم والقائل فیما رواہ ابو یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان احبکم الی واقربکم منی الذین یلحفنی علی العہد الذی فارقتی علیہ و القائل فیما رواہ البیہقی فی الشحب عن جابر لہو کون کما تہوکت اليهود والنصارى لقد جنتکم بها بیضاء نقیۃ لو کان موسیٰ حیاما وسعہ الا اتباعی والقائل فیما اتفق علیہ الشیخان ورواہ ابو داؤد والترمذی عن عائشۃ من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہورد والقائل فیما رواہ احمد و مسلم والاربعة عن ابی سعید من رای منکم منکرأ فلیغیرہ بیدہ فانلم یستطع فبلسانہ فانلم یستطع فبقلبہ وذلك اضعف الایمان و علی الہ واصحابہ نجوم الحق و عزۃ والحزبہ ہلاۃ الخلق اما بعد فقد سرحت طرف الطرف فی جنات طروس ہذا التالیف الشائق و ارتعت شدینۃ الفکر الفاتر فی اریض روض مسطور ہذا المصنف القائق فوجدتہ متکفلاً للردبالادلة القاطعۃ المزمہقۃ لباطل ہذا المارق من الدین الشقی الخب الیم کافیا تزییف اقوالہ الباعث لا ضلال کل ذی فہم سقیم فلقد اجناد حتی بلغ غایۃ الرمی والمرام من الاجادہ و افاد اتا بہ اللہ الاجر الجزیل وانا لہ الحسنی وزیادہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی والہ وصحبہ و

فقیر کہتا ہے کہ یہ تاویل باطل ہے کہ ارکان تشبیہ چار ہیں۔ مشبہ مشبہ بہ وجہ شبہ حرف تشبیہ لفظی ہو یا تقریری جیسا کہ مطول وغیرہ میں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ فقرہ: ”یا مریم اسکن..... الخ“ میں مشبہ کا تو ذکر ہے نہیں تشبیہ کیونکر پائی گئی؟ بلکہ صاحب براہین کا اذعا ہے کہ اس کو یا آدم یا عیسیٰ یا مریم وغیرہم اسماء انبیاء سے خطاب ہو رہے ہیں۔ پس مرتب محال ہے کہ ایک ہی شخص باپ بیٹا بھائی سب کچھ بن جائے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ جس کو فیضان الہی ہو وہ قرآن میں تحریف کرے اور انبیاء سے برابری کا دعویٰ کرے اور وغیرہ امور سخت مخالف شرع عمل میں لائے۔ پس یقیناً صاحب براہین حدود شرعیہ سے نکل کر طغیان اور عصیان کے پر لے درجے تک پہنچا ہے۔ یہاں تک پہلی قسم کے الہامات مع جواب تاویلات صاحب اشاعت السنۃ کے ذکر سے فراغت حاصل ہوئی ہے۔

اب دوسری قسم کے الہامات کا یعنی جن میں صاحب براہین نے انبیاء پر اپنی فضیلت جتائی ہے بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ براہین کے ص ۲۳۰ خزائن ص ۲۶۶ میں عربی الہام حمد کا دعویٰ کر کے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ: ”خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔“ انہاء بلفظ!

فقیر کسان اللہ لہ کہتا ہے کہ ”حمد“ احسان کے بعد ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر و نیشاپوری و فتح العزیز وغیرہ میں درج ہے اور مجمع البحار میں حدیث لکھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حمد شکر کا سر ہے۔ اس لئے کہ اس

سلم نمقہ الفقیر الی عفو ربہ القدیر عثمان بن عبدالسلام داغستانی مفتی المدینۃ المنورۃ الحنفی
 عفی عنہ ذیقعدہ ۱۳۰۴ تقریظ حضرت مفتی الشافعیۃ فی المدینۃ المنورۃ و وکیلہ المدرسہ
 بالحرم الشریف النبوی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی ارسل رسولہ محمدًا بالہدی
 و دین الحق و انزل علیہ الكتاب معجزۃ باہرۃ وایۃ مستمرۃ علی تعاقب العصور دالۃ علی کمال
 الصدق وجعلہ خاتم النبیین و سید المرسلین و رحمۃ العلمین و عم بقتۃ الی الثقلین الی یوم الدین
 و نسخ شرعہ بهیج الشرائع الراضیۃ و شرعہ لا ینسخ و حکمہ لا یفسخ و سد بانتقالہ صلی اللہ
 علیہ وسلم الی الرفیق الاعلیٰ باب الرسالۃ و النبوة الی اخر الزمان فلیس لاحد بعدہ الا اتباع
 شریعہ الغراذات النور و البرہان صلی اللہ علیہ وسلم و علی الہ و اصحابہ ائمۃ الہدی و مصابیح
 الدجی و التابعین لہم باحسان ما کر الحمد امدن اما بعد فانا قدنا منا ہذہ الرسالۃ فرجدنا ہا
 واضتحت الدلالۃ براہینہا قاطعۃ الرقاب شبہ الملحدین و انوارہا صاطعۃ ماحیۃ لظلمات و ساوس
 الشیاطین قد انت بالقول الفصل الذی لیس بالہزل و ارضحت طریق الحق و منہاج الصدق
 و الشتمت علی النصوص الموافقۃ لما ہو معلوم من الدین بالضرور و فصحت تلبیسات احمد
 القادیانی و زون و الاریب ان احمد المذکور لیس احمد الاعند اخذنہ الشیاطین بل ہو اجدک تان
 یسمی اذم عند اہی الایمان و الیقین و ان ما تاتی بہ من الاباطیل فہو ضلال مبین و الوحی الذی اہزاء
 وح بالشیاطین لا وحی الانبیاء و المرسلین و عند التاصل فی زخرفہ و ضلالہ تجدہ مصداق قولہ

میں نعت کا اظہار ہے اور عام تر ہے۔ پس حمد میں شکر اور زیادتی ہے۔ انتہا اور ردو الختار میں ہے کہ عرفا حمد وہ فعل
 ہے جو منعم کے انعام دینے کی تعظیم کے خبردار کرے۔ الی قولہ اور حمد جہاں مطلق ہو تو عرف ہی مراد ہوتی ہے۔
 سید شریف نے حواشی مطالع میں یہ لکھا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت ردو الختار کا۔ پس محال ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی
 حمد کرے۔ اس لئے کہ منعم حقیقی تو حق تعالیٰ ہی ہے اور باوصف اس کے قرآن اور صحیح احادیث میں کہیں بھی صراحت
 نہیں آیا کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب محمد ﷺ یا کسی اور نبی کی انبیاء علیہ السلام سے حمد کر رہا ہو۔ بلکہ حق تعالیٰ نے سب خواص
 و عوام کو ارشاد کیا ہے کہ تم سب کہو: ”الحمد للہ رب العالمین“ پس کیونکر متصور ہو کہ باری تعالیٰ مرزا قادیانی کی
 عرش سے حمد کر رہا ہے؟۔ یعنی اس کو سب اپنے مقبول بندوں پر جن میں انبیاء بھی داخل ہیں فضیلت دے رہا ہے۔ خدا
 جانے صاحب براہین نے رب العالمین پر کونسا انعام کیا ہے جس کے بدلے وہ سب کے محمود کی حمد کا مستحق ٹھہر گیا
 ہے؟۔ یہ زرا بہتان عظیم نہایت تکبر اور حق و درعونت اور جھوٹ و فریب سے پیدا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اس فقرہ الہامیہ
 عربیہ کی رکاکت لفظی علماء اسلام سے مخفی نہیں ہے اور قرآن مجید میں جو لفظ حمید کا باری تعالیٰ کی صفت میں واقع ہوا ہے
 تو وہ لفظ غنی و عزیز و غیر ہما سے نزدیک کیا گیا ہے تاکہ دلالت کرے کہ حق تعالیٰ حمد کیا گیا ہے نہ حمد کرنے والا۔ جیسا کہ
 مشہور تفاسیر اور ترجموں میں درج ہے۔ اور اگر فرض کریں کہ حمید بمعنی حامد ہے تو وہ سبحانہ اپنی ذات و صفات کا حمد
 کرنے والا ہے۔ مجمع البحار میں نہایت سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو حمید ہے تو وہ ہر حال محمود ہے۔ انتہاء! اور قرآن میں
 جو حق تعالیٰ کا شاکر و شکور ہونا مذکور ہے تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ باری تعالیٰ تھوڑے عمل پر بہت ثواب عطا فرماتا

تعالیٰ کذلک وجعلنا لكل نبی علواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول فردوا ولو شاء ربک ما فعلوه فذرهم وما یفترون ولتصغی الیه فتنة الذین لایؤمنون بالآخر ولیرضوه ولیقترفوا ما هم مقترفون الی قوله لا مبد الکلمات اللہ وهو السمیع العلیم وفی الحقیقة شأنه کشان مسیلمة الکذاب ذی الضلال والارتیاب هل هو اضوکید امن ابلیس فی التدریس والتلبیس لان امر ابلیس قد ظهروا نذر اللہ بنی آدم کیده و حذرہ وهذا قد لبس الباطل بصورة الحق وموه الکذب والاونراء علی اللہ فی مثال الصدق فاراح اللہ منه البلاد والعباد بتدیرہ و محو مائبہ فی الارض من القساد فوجب علی کل مؤمن التمسک بمادل علیہ مضمون هذه الرسالة والتجنب من مزخرفات براہین احمد القادیانی واوتراه من السفاحة والضلالة وصلى اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین المنزل علیہ الكتاب المبین المحفوظ من القاعات الشیاطن و علی الہ و صحبہ وسلم اجمعین واللہ اعلم بالصواب امر بقرمہ السید اسمعیل البرزنجی مفتی الشافعیہ بالمدينة المنورة وکیل مفتی الشافعیہ المدرس بالحرم الشریف النبوی السید احمد البرزنجی تقریظ حضرت مدرس المسجد النبوی علی صاحب السلام السرمندی بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ الذی خلق جمیع عبیدہ لاجل معرفۃ وتوحیدہ و لیفرقوا بین وجودہم و وجودہ و یعلموا مزیة انعامہ وجودہ احمدہ ان اقام لنا الذین و اوضح طریقہ للمہتدین واشکرہ ان ارسل الینا رسولا ختم بہ النبوة والمرسالۃ و حم بہ ابواب الشبہ والضلال اید بالمعجزات الباہرات والایات البینات و نسخ بشریعة جمیع الشرائع والاحکام و جعلها باقیة الی یوم البعث وایضاً وانزل علیہ

ہے جیسا کہ اکثر تفاسیر میں لکھا ہے اور محی الزمعالم میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ استحقاق سے زائد عطا کرتا ہے۔ انتہاء! اور مجمع البحار میں ہے کہ حق تعالیٰ شکور وہ ہے جو تھوڑے عمل کو بڑھا کر مضاعف بدلادیتا ہے۔

پس اس کا شکر بندوں کا بخشا ہے۔ انتہاء! اور قاسموس میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر بدلہ دینا اور ثناء نیک کرنا ہے۔ انتہاء! اور حمد و مدح یعنی ثناء جمیل میں فرق ظاہر ہے۔ پھر بہت ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ شب معراج میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود حاضر ہوئے تھے۔ جیسا کہ قرآن وحدیث میں آیا ہے اور یہاں حق تعالیٰ مرزا قادیانی کے پاس خود چل کر آ رہا ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کی صفت ایس کمثلہ شئی وارد ہے۔ پھر براہین کے ص ۵۵۸ خزائن ص ۶۶۶ پر الہام عربی درج ہے جس میں مرزا قادیانی کے بیت الفکر اور بیت الذکر کے حق میں: ”ومن دخلہ کان آمناً“ واقع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ انہوں نے خود کیا ہے۔ ہم نے تیرا سید نہیں کھولا۔ ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چو بارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چو بارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور: ”ومن دخلہ کان آمناً“ اس مسجد کی صفت بیان فرمائی ہے۔“ انتہاء بلفظ!

فقیر کہتا ہے کہ آیت: ”ومن دخلہ کان آمناً“ قرآن شریف میں بیت اللہ شریف کے ہی حق میں

الذکر الحکیم والصراط المستقیم والنور المبین والحبل المتین وتکفل حبل و علا بحفظه علی مصر السنین من تغیر المصلین والحاد للحدین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ الذین من اقتدی بهم فبهذه اقتدی ومن حاد عن طریقهم فقد جاروا عتدی و بعد فلما اجلت طرف الطرف فی فیافی هذه الرسالة الفرالمشتملة علی الحث البالغ علی اقتضاء الدین الحق واتداب الیہ والولوع به والاغراء وكان ذلك فی حال استعجال مع غال من كثرة الاشتغال وهجوم البلیال علی البال الفیت انوار التحقیق علیها رائحة ودلايلا بنية محكمة واضحة حافلة لما هو معلوم بالضرورة من الدین كافلة بر دشبہ الملحدین المضلین فافتحه عوار هذا الدعی الزندیق المدعو باحمد القادیانی حفید ابی مرة الذی ناف علی جده ابلیس فی الضلال والاغواء بالف مرة فاتاب اللہ مؤلفها الثواب الجزیل حیث حمی حمی هذا الدین المتین بابطال ما لبسه المیر الکذاب من البراهین و ادخل به الشک علی قلوب جهلة العوام والمغفلین فیجب علی کل مؤمن یؤمن باللہ و یصدق بکتابه و رسوله ان یعتقد و یجزم بان ماردیه صاحب هذه الرسالة هو الحق الموافق القواعد الايمان وان ماقاله صاحب البراهین الاحمدیة والاشاعة زور و بهتان فما ذا بعد الحق الا الضلال ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الآخرة من الخاسرین ان ربک هو یعلم من یضل عن سبيله وهو اعلم بالمهتدین قد جائکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسه و من عمی فلعیها بصرنا اللہ والمسلمین بطریق الاستقامة والهدایة و جنبنا اجمعین طرق الضلالة والغواية انه علی ما یشاء قدر و

داروئے مسجد نبوی ﷺ کے اور نہ مسجد اقصیٰ (جس کی تعریف سورۃ بنی اسرائیل کے ابتداء میں ہے اور وہ قبلہ انبیاء ہے) کے حق میں وارد ہے۔ پس یہ اقوال صاحب براہین کا کہ اس کی خانگی مسجد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے: "ومن دخله کان آمنا" نازل کیا ہے۔ یہاں اپنی مسجد کو ان دونوں مسجدوں پر فضیلت دی ہے۔ ان مناقب سے ایک اور امر ظاہر ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ابتداء براہین احمدیہ کے اشتہار میں درج کیا ہے کہ ان کی جائیداد دس ہزار روپیہ کی ہے۔ پھر اذکار کیا ہے کہ ہم کو ایک الہام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مخاطبت یعنی ہم کو می کا منصب حاصل ہے۔ پس باوجود اس کے اب تک وہ حج کو نہیں گئے۔ اس لئے کہ حج گناہ کے بخشوانے اور قیامت کے امن کے واسطے ہے اور یہ دونوں مرزا قادیانی کو حاصل ہیں۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو جی چاہے سو کر بے شک ہم نے تجھے بخش چھوڑا ہے جیسا کہ براہین کے ص ۵۶۰ خزائن ص ۶۶۸ میں درج ہے اور امن تو ان کی مسجد کے نمازیوں کو حاصل ہے۔ مرزا قادیانی تو خود اس کے امام اور بانی ہیں اور نیز اوپر براہین کے ص اخیر ۵۶۲ خزائن ص ۶۷۰ سے منقول ہو چکا ہے کہ: "دین اسلام سب پر مشتبہ ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم کیا ہے کہ طریقہ حقہ مرزا قادیانی سے حاصل کریں۔" انتہاء ملخصاً!

پس اب بحسب اقرار ان کے قادیان خود مکہ معظمہ ہو گئی اور ان کو حج کرنے کی کیا حاجت رہی؟۔ اس شرارت سے پناہ بخدا۔ جمع انبیاء اور سید المرسلین ﷺ بیت اللہ کا حج اور طواف کرتے گئے۔ البتہ جس کے پاس رب البیت خود تشریف لائے اور اس کی حمد کرے تو وہ حج کو کیوں جائے؟۔ پھر براہین ص ۵۶۰ خزائن ص ۶۶۸

بالاجابة جديد و صلى الله على سيدنا و مولانا محمد القائل من يهده الله فلا مضل له ومن يضل
فلا هادي و على اله و صحبة التابعين له و علينا معهم رحمة اللعالمين قاله بقمه ورقمه بقلمه العبد
الاحقر محمد علي بر طاهر العتر الحسيني الحنفي المذني خادم العلم والحديث بلبلحدا الشريف
النبي و ذلك في اليوم الحادي والعشرين من ذي القعدة الحرام سنة اربع بعد الثلاثمائة والالف
تقريظ احد

الشاهير علماء بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي انزل الفرقان على سيد الانس
والجان و احمديه الباطل والشرك والطغيان والصلوة والسلام على رسوله محمد واله و صحبه
والتابعين لهم باحسان مدالدهور والازمان و بعد قد طالعت بعض هفوات غلام احمد مقيم القاديان
في كتابه البراهين الاحمدية و في الاعلان فوجدته من تبليسات الشيطان و ليس من الهامات
الرحمن بل ماذلك الابهتان و هذيان فمن ابتعه عد من اهل الخسران وهذه الرسالة حضرت ايضاً
في لطائف ردها فاطمنن بها الخيان فصع ان ينجربط لعتها كثير من الاخوان من اهل السنة
والجماعة و غيرهم بفضل الكريم المنان فجزى الله المؤلف الفتى الحنفي عفى الله عنه و عن
والديه واحسن اليهما واليه.

میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فقرات عربی مرزا قادیانی کو الہام کی ہیں جن کا ترجمہ وہ خود یوں کرتے ہیں کہ: ”تو میرے
ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرے لئے میں نے رات دن پیدا کیا۔ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی
لوگوں کو خبر نہیں۔“ انتہاء بلفظ!

فقیر کہتا ہے کہ قرآن میں فرمان ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کا رتبہ قرآن مجید
سے لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ اور سب مسلمان شاہد ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ساری خدائی سے افضل۔ اور
صاحب براہین کا اذعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرزا قادیانی کی منزلت کی لوگوں کو خبر نہیں۔ پس اس کلام سے مرزا
قادیانی کی جمیع انبیاء پر فضیلت کا ثابت کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یقیناً ان دعوؤں میں صاحب براہین کا ذب ہے۔ پھر
مرزا قادیانی ضمیمہ اخبار ریاض ہند مجریہ امرتسریم مارچ ۱۸۸۶ء مطبوعہ ہوشیار پور میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق
میں فرمایا ہے کہ: ”انت منی وانا منک“ ص ۱۳۸ سطر ۴ کا لم ۲ ”تذکرہ ص ۴۳۲ اور ان کے بیٹے کے حق میں جس کی
بشارت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اول آخر کے ظاہر کرنے والا حق اور بلند کی کو ظاہر کرنے والا کائن اللہ نزل
من السماء ص ۱۴۷ سطر ۱۴ کا لم ۲ ”تذکرہ ص ۱۳۹ انتہاء!

فقیر کسان اللہ لہ کہتا ہے کہ پہلا الہام صحیح حدیث کا ایک فقرہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے اپنے عم زاد بھائی
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں فرمایا تھا: ”انت منی وانا منک“ یعنی تو نسب اور پیوند سراسر الہ اور ابتداء

ایمان و محبت و غیرہ میں مجھ سے متصل ہے۔ جیسا کہ قسطلانی اور کرمائی دونوں شرح بخاری میں درج ہے۔ یعنی فیہا میں میری اور تیری برادری اور قربت اور اتحاد اور کمال اتصال ہے۔ جیسا کہ مرقات اور لمعات دونوں شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے اور کرمائی شرح بخاری میں ہے کہ اس من کو اتصالیہ کہتے ہیں۔ انتہاء! مترجما

پس یہ یقین ثابت ہوا کہ ایسی کلام و تقریروں میں جن کو نسبتاً واخوۃ و غیرہما اتصال ہو واقع ہوئی۔ لیکن خدائے تبارک و تعالیٰ جس کا نہ کوئی ولد ہے نہ کوئی والد اور نہ اس کا کوئی کفو اور جس کی یہ صفت ہے کہ کسی سے متصل نہیں ہوتا اور نہ کسی سے متحد ہوتا ہے نہ کسی سے مشابہ ہے۔ جیسا کہ عقائد کی کتابوں میں اس پر تصریح ہے۔ ہرگز متصور نہیں کہ وہ پاک ذات کسی کو فرمائے: ”انت منی وانا منک“ یعنی تو مجھ سے متصل ہے اور میں تجھ سے متصل ہوں۔ پس بالیقین یہ صاحب براہین نے انبیاء اور مرسلین پر اپنی فضیلت ثابت کرنے کو حق تعالیٰ پر یہ بہتان باندھا ہے اور دوسرا الہام جس میں اس کے زعمی بیٹے کو: ”کأن الله نزل من السماء“ کہا ہے وہ بھی صرف افتراء اور بہتان ہی ہے۔ اس لئے کہ جو مشابہت لفظ کائن سے بیان کی جاتی ہے وہ نہایت سخت مشابہہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ تفسیر اتقان سے اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پس جب مرزا قادیانی کا بیٹا حق تعالیٰ سے بہت ہی مشابہہ ٹھہرا اور وہ پاک غالموں کی باتوں سے برتر ہے تو خود مرزا قادیانی بہت ہی اونچا چڑھ گئے۔ معاذ اللہ! حق تعالیٰ کے برابر ہو گئے اور دراصل حق سبحانہ و تعالیٰ کی باتوں سے پاک اور منزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب اور برے بندوں کی شرارت اور شیطانوں کی ایذا اور حاضری سے پناہ بخدا۔ یہاں پر ختم ہوا یہ رسالہ جس کا نام ”رحم الضیامن براغلو طات البراہین“ ہے اور جمع حمد میں خاص خدائے پروردگار جہانوں کے واسطے ہیں اور درود ہو اللہ تعالیٰ کا ساری مخلوقات کے برگزیدہ اور اس کے حبیب محمد ﷺ اور اس کی آل و اہل بیت و اصحاب پر جب تک اس کو یاد کرنے والے یاد کریں اور جب تک غافل اس کی یاد سے غفلت کریں اور بعد ختم اس رسالہ کے اللہ تعالیٰ کے وافر کرم کا مشتاق محمد ابو عبد الرحمن فقیر غلام و گنہگار ہاشمی حنفی قصوری اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہو۔

مرزا قادیانی کے تعاقب میں مساعی

حضرات علماء حق ملت شریفین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ فقیر نے صفر ۱۳۰۲ ہجری میں صاحب براہین کا وہ اشتہار دیکھا جس کا ذکر ابتداء اس رسالہ میں درج ہوا ہے اور اس کو مشہور (مرزا قادیانی) نے بیس ہزار قطعہ چھپوا کر دو دراز ملکوں میں شائع کیا ہے۔ جب فقیر نے اس میں دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کتاب براہین احمدیہ کا بنانا اللہ تعالیٰ کے حکم اور الہام سے دعویٰ کیا ہے اور اپنی تعریفوں میں حدود الہی سے تجاوز کر گیا ہے۔ ان باتوں سے دل بہت ناخوش ہوا۔ پھر اس کی کتاب براہین احمدیہ دیکھی تو تیسرے چوتھے حصہ کے حاشیہ در حاشیہ میں جو اس نے اپنے الہامات درج کئے ہیں وہ اکثر مخالف شرع پائے اور آیات قرآن کی تحریف لفظی و معنوی وغیرہ قباحتیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان میں دیکھیں تو حق برادری اسلام کے ادا کرنے کے واسطے مرزا قادیانی کو لکھا کہ ان مخالف شرع باتوں سے باز آؤ اور غیر دین والوں کے مقابلہ میں کتاب لکھو چھپواؤ فروخت کرو کچھ مضائقہ نہیں تو اس کو نہ مانا اور تائب نہ

ہوئے بعد ازاں فقیر نے بعض مجالس وعظ میں ذکر کیا کہ مرزا قادیانی کے الہامات میں قرآن مجید کی تحریف ہو گئی ہے اور انہوں نے انبیاء کی برابری کے مدعی ہو کر قرآن شریف کو پارہ پارہ بھی کر دیا۔ اس پر ان کے مؤید مؤلف رسالہ اشاعت السنہ نے خلوت میں درباب الہامات مرزا کے فقیر سے مناظرہ کرنا چاہا۔ جب کہ فقیر کو معلوم تھا کہ صاحب براہین اور مؤلف اشاعت السنہ باہم ایک دوسرے کے کمال ثناء خواں ہیں اور اپنی تالیفات میں ایک دوسرے کی حقانیت کو کما حقہ ظاہر کیا ہے۔ اس پر اکثر علماء اور سب عوام مقلدین سے اور بعض علماء اور عوام غیر مقلدین کے صاحب براہین کی حقیقت کو مان گئے ہیں۔ اور قادیان مثل بیت اللہ کے مرجع انام ہو گئی ہے تو فقیر نے خلوت میں مناظرہ کو پسند نہ کیا بلکہ علماء دین کے روبرو گفتگو واسطے کہا تو اس کے قبول سے روزگار صاحب اشاعت السنہ نے کیا۔ اس کا جواب تک نہ دیا تو بعد ازاں فقیر نے جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ صاحب براہین کے اکثر الہامات اصول دین اسلام کے مخالف ہیں۔ اس پر فقیر مرزا قادیانی اور ان کے مؤید اشاعت السنہ سے علماء اسلام کے روبرو یہ کلام کرنے کا خواستگار ہے تاکہ حق ظاہر ہو جائے اور خواص عوام اہل اسلام کے عقائد میں خلل نہ آئے تو اس کا جواب بھی ان کی طرف سے کچھ نہ ملا۔ پھر فقیر نے اسی سال کے رمضان المبارک میں صاحب براہین کے الہامات اور صاحب اشاعت السنہ کی تاویلات کے رد میں اردو میں رسالہ لکھ کر کئی علماء ہندوستان و پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اس بارہ میں کہ صاحب براہین و اشاعت السنہ دونوں مخالفت شرع کر رہے ہیں۔ فقیر سے موافقت فرمائی۔ امرتسر کے علماء کی تصدیق کے بعد وہاں کے ایک رئیس نے فقیر سے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ آپ اول مرزا قادیانی سے اظہار حق کے لئے مناظرہ کرو۔ پھر جو حق ظاہر ہو اس کو اشتہار دو۔ اس کو فقیر نے قبول کیا اور ان سے کہا کہ ڈیڑھ سال اس انتظار میں بسر کیا ہے کہ مرزا قادیانی مناظرہ کو قبول نہیں کرتے۔ اس رئیس نے جواب دیا کہ ہم اس میں ساعی ہو کر مرزا قادیانی کو لکھتے ہیں۔ پھر چند ماہ کے بعد ان کا خط فقیر کے نام آیا کہ صاحب براہین لکھتے ہیں کہ میری کتاب میں تصوف ہے۔ تین علماء صوفیہ کے نام لکھے کہ ان کے روبرو مناظرہ کرنا چاہتا ہوں۔ فقیر نے اس کے جواب میں اس امر کو مان لیا اور لکھا کہ تین خاندانی علماء ہوں جو وہ لاہور سے ان کے ساتھ شامل کر کے تاریخ مناظرہ متعین کرو اور فقیر کو اطلاع دو کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو جاؤں۔

علمائے حرمین شریفین سے فتویٰ

پس اب تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور نہ وہ رسالہ شائع ہوا۔ اب اس امید پر فقیر نے شوال ۱۳۰۳ھ میں اس رسالہ کو عربی میں ترجمہ کیا کہ حضرات علماء حرمین محترمین کی تصحیح سے بھی مزین ہو جائے تاکہ اہل اسلام کے نزدیک نہایت معتد ٹھہرے اور بعض علماء مقلدین جو صاحب براہین کے مصدق ہیں وہ بھی حق کی طرف رجوع کریں اور فقیر نے یہ جو کچھ کیا ہے صرف قرآن مجید کی حمایت اور حقوق انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی رعایت اور عقائد مسلمین کی میانیت کے لئے کیا ہے۔ اب اس رسالہ عربیہ مع چاروں حصہ مجلد براہین احمدیہ اور رسالہ اشاعت السنہ کی جس میں مرزا قادیانی کی تعریف اور ان کے اقوال کی تاویلیں ہیں مع دونوں اشتہار

صاحب براہین کے جن میں بیٹے کی پیشین گوئی اور اپنی تعریف درج کی ہے آپ صاحبوں کی خدمت مبارک میں بھیج کر ملتی ہوں کہ آپ اس عربی رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کے حوالوں کی اصل کے ساتھ مطابقت کرا کر فقیر کی تحریر کو قرآن و حدیث و اجماع امت سے موافق پائیں تو اس کی تصحیح فرمائیں اور اگر اس میں کوئی خطا و سہو ہو تو اس کی اصلاح کریں اور بیان شافی و شرح کافی سے اجروانی حاصل فرمانے کی نیت سے صاحب براہین اور اس کے مؤید اور ان کے معتقدین کا حکم اور ان کی کتابوں کے پڑھنے کا حکم ظاہر کریں کہ شریعت و طریقت میں ان کا کیا حال ہے؟ تاکہ اہل اسلام کو اطمینان ہو اور سب کا حق کی طرف میلان ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور عاقبت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور دین متین کی تائید کے لئے آپ کو سلامت باعز و کرامت رکھے اور آپ کے علم اور جسم میں بسطییت بخشنے۔ احقاق حق اور ابطال باطل میں قیامت تک اہل علم حرمین محترمین پر ہی مدار ہے۔ خدائے مجیب الدعوات ہمیں آپ کی زیارت امن و امان و سلامت و اسلام سے نصیب کرے کہ یہ سعادت عظمیٰ اور برکات کبریٰ کی طرف پہنچانے والی بات ہے۔ سب حمد پروردگار عالمین کے واسطے خاص ہے۔ اور درود و سلام اس کے مظہر جمال اور نور کمال پر اور اس کی آل و اصحاب پر ہو مقدار اس کی بخشش کے اور بے شمار معلومات عالم الغیب والشہادت کے یہ رسالہ تمام ہوا۔ اور تقریظین شروع۔

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمد رحمت اللہ صاحب کی تقریظ

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمد رحمت اللہ صاحب نے بصوابہ یہ شیخ الاسلام روم خطاب پایا حرمین شریفین عطا کیا اور فرمان شاہی میں اقضی قضات المسلمین و اولی ولات الموحدین وارث علوم سید المرسلین وغیرہا القاب سے ملقب فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم! احمد اور صلوة کے بعد بے شک میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک سنا۔ اس کی عبارت اور مضمون دونوں صحیح پائے۔ حضرت مؤلف اس رسالہ نے خدا اس کو اچھا بدلہ دے جو نقلیں درج کی ہیں وہ سب اصل کے مطابق ہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی معتبروں کی زبانی مرزا قادیانی کا حال سنا ہے۔ سو وہ میرے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی فرمانبرداری کسی کو جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والوں کو نیک بدلہ دے۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت لوگ صاحب براہین احمدیہ کی پیروی سے بچ جائیں گے۔ ہم کو اور سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ شیطانوں کے اغوا اور کمر و فریب سے محفوظ رکھے۔ میں فقیر! خدا کی رحمت کا امیدوار رحمت اللہ بن خلیل الرحمن ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مومنوں کو بخشنے۔ آمین! و تحفظ و مہر محمد رحمت اللہ!

حنفیوں کے مفتی مکہ معظمہ کی تقریظ

سب حمد اس کے لئے جو اس کے لائق ہے اور اسی سے میں توفیق کی استمداد کرتا ہوں۔ سب تعریف اس خدا

کی ہے جس کی بلند ذات غفلت اور نسیان سے پاک ہے اور اس کے نام اور صفات زوال اور نقصان کے لائق ہونے سے پاک ہیں اور اس نے ہر زمانہ میں ایسے علماء پیدا کئے ہیں جو شرع شریف کی محافظت پر قائم ہیں اور ان کو حق کے ظاہر کرنے اور باطل کے نابود کرنے پر طاقت دی ہے کہ کچھ سستی نہیں کرتے اور اس پر ان کو بہت ثواب اور بہت نیکیاں دی ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے صواب اور خطاء فاحش کو بیان کر دیا اور درد و سلام ہمارے سردار پر ہوں جن کا نام نامی محمد ﷺ ہے جن میں حق تعالیٰ نے سب فضیلتیں جمع کی ہیں اور ان کی آل و اصحاب پر جن کے نفس خدائے تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ بعد اس کے بے شک میں مطلع ہوا اس بزرگ رسالے اور لطیف حوالوں پر۔ پس میں نے دیکھا ان کو ایسی عمدہ جن کے دیکھنے سے آنکھیں سرد ہوتی ہیں اور بے شک شیطان نے غلام احمد قادیانی کو ہلاکت اور نقصان کی وادیوں میں گرا دیا ہے۔ پس حق تعالیٰ اس رسالے کے مؤلف کو جزائے خیر عطا کرے اور اس کو زیادہ اجر دے اور قیامت کے دن ہم کو اور اس کو اچھا مکان عطا کرے۔ آمین! اور حق تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور اس کی آل و اصحاب سب پر درود بھیجے۔ اس تحریر کے لکھنے کا حکم کیا شریعت کے خادم الطاف الہی کے امیدوار محمد صالح بن مرحوم صدیق کمال خفی نے جو ان دنوں میں مکہ مکرمہ کا مفتی ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مدد میں ہو۔ دستخط محمد صالح کمال!

حضرت شیخ العلماء کی جو شافعیوں کے مکہ معظمہ میں مفتی ہیں تقریظ

سب تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے اس دین اسلام کے خلل و زلل بد مذہبوں گمراہوں کے دور کرنے کے لئے کچھ پیدا کئے ہیں۔ جو بد مذہبوں گمراہ کنندوں کی سرکوبی کرتے رہے ہیں۔ اور جس نے ہر عالم راہنما سیدھی راہ کے چلنے والے کی مدد کی ہے۔ بعد اس کے بے شک میں نے دیکھا ان باتوں کو جو غلام احمد قادیانی پنجابی کی طرف منسوب ہیں۔ پس اگر اس نے یہ کی ہیں تو وہ گمراہوں گمراہ کنندوں و سخت بد مذہبوں سے ہے اور ایسا ہی محمد حسین ہے جس نے رسالہ اشاعت النہ میں اس کی تائید کی ہے۔ لیکن حاکم اسلام پر اللہ تعالیٰ اس کو نیک توفیق دے۔ واجب ہے کہ ان دونوں کو ایسی سخت تعزیر دی جائے جس سے یہ اور ان کے ہم مشرب ایسی باتوں سے باز آویں اور جو رسالہ امام فاضل بزرگ کامل شیخ محمد ابو عبد الرحمن غلام دہلوی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کے رد میں لکھا اور اس کا نام ”رجم الضالین برا غلو طات براہین“ رکھا ہے۔ وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اس کو نیک بدلہ دے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کا اعتبار بڑھائے اور خدا بہت دانا ہے۔ یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی۔ اللہ تعالیٰ سے کمال کامیابی کے امیدوار محمد سعید بن محمد باصیل نے جو مکہ معظمہ میں شافعیوں کا مفتی ہے۔ خدا اس کو اور اس کے والدین و جمیع مومنین کو بخشے۔ دستخط محمد سعید باصیل!

مالکیوں کے مفتی مکہ معظمہ کی تقریظ

سب تعریفیں پروردگار عالم کو خاص ہیں۔ خداوند مجھے علم دے اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کر جس کو خدا راہنمائی کرے کوئی اسے گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کی راہنمائی کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن ایسی باتیں

کرنے والا بے شک شیطانی خطر اور وسوسہ نفسانی کے دریاؤں میں ڈوب گیا ہے۔ اس کے جھوٹ اور بد بختی سے تعجب ہے۔ اس لئے کہ مدعی ہوا ہے اس بغاوت کا جو حدیث میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں سخت جھوٹے دجال ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے نہ سنی ہوں گی اور رسالہ اشاعت السنہ سے جس نے اس کی تائید کی ہے وہ سخت بد بخت ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گناہ اور حدوں سے درگزر کرنے میں تائید نہ کرو۔ پس حاکم اسلام پر واجب ہے کہ ان دونوں کو سخت تعزیر کرے اور وہ رسالہ جو فاضل علامہ شیخ محمد ابو عبد الرحمن غلام دہلوی ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کی باتوں کی تردید میں لکھا ہے۔ بے شک اس میں بہت درست لکھا ہے۔ اس لئے کہ سچے وین کی اتباع کی جائے۔ بہت عمدہ ترغیب و کرہ کی ہے۔ خدا بہت وانا ہے۔ بار خدا یا ہم کو ہوائے نفس کے پیچھے چلنے والوں اور شیطان کی راہ میں گمراہ ہونے والوں اور بری باتوں کو اچھا جان کر ہلاک ہونے والوں سے نہ کر۔ آمین بجاہ سید المرسلین! تحریر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے امیدوار محمد بن شیخ حسین مرحوم نے لکھے ہیں جو مکہ معظمہ میں بالکیوں کا مفتی ہے۔ دستخط محمد بن حسین مفتی مالکیہ!

مکہ معظمہ کے حنبلیوں کے مفتی صاحب کی تقریظ

سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے خاص بندے پر قرآن مجید اتارا جو اپنی بات میں سچا ہے جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور یہ میرا راہ سیدھا ہے۔ اس کی پیروی کرو اور بہت راستوں کی پیروی نہ کرو جو تمہیں اس کے راہ سے جدا کریں گے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو خدا کا نبی اور دوست و خلیل ہے اور اس کی آل و اصحاب و مددگاروں پر۔ پھر بعد ازاں بے شک میں نے اس بزرگ رسالہ کا مطالعہ کیا جو صحیح صاف محکم روایات پر مشتمل ہے۔ پس میں نے اس رسالہ کو بروئے و لائل محکم مضبوط شافی کافی فائدہ رساں دیکھا جس کے پڑھنے سے موحدین اہل سنت و جماعت کی آنکھیں خشک ہوتی ہیں اور معتزلہ و خارجیوں و بدعتیوں کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ وہ بد مذہب جو وین سے یوں نکلتے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اور یہ مبارک رسالہ جس نے غلام احمد قادیانی کی کجی کو ظاہر کیا اور بے شک یہ قادیانی میلہ کذاب ثانی ہے اور نیز اس کے مؤید کے دھوکے ظاہر کئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے لکھنے والے کو اہل اسلام کی طرف سے بہت نیک بدلہ دے۔ اور بہت سا اجر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ نبیوں اور رسولوں کے ختم کرنے والے پر رحمت پہنچا اور اس کی آل و اصحاب سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا عاجز خلف بن ابراہیم نے جو مکہ شریف میں حنبلیوں کے فتویٰ دینے کا بالفعل خادم ہے۔ حکم کیا۔

مدینہ منورہ میں جو حضرت حنفیوں کے مفتی ہیں ان کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! حمد و درود و سلام ادا کرتے ہوئے میں خدائے پاک مولیٰ کریم قادر سے اپنے ہر کام اور ہر بات میں توفیق و مدد کا سائل ہوں۔ سب تعریف خدائے یگانہ بے نیاز شریک اور اولاد سے پاک کے لئے خاص ہے جس نے بزرگ رسولوں کو روشن دلیلوں اور ظاہر نشانیوں سے بھیجا ہے اور ان کی قبل از نبوت خوارق اور معجزات

سے تائید کی ہے۔ اپنے خاتم الانبیاء اور سید الاصفیاء پر جس نے قرآن مجز بیان اتارا ہے اور اس جل وعلیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ آج میں نے پورا کیا تمہارے لئے دین اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اسلام تمہارے لئے دین پسند کیا۔ وہ کتاب جو سیدی راہ کی طرف راہنما ہے اور ہر اچھا کام فرماتی ہے۔ جھوٹ اس کے آگے پیچھے سے نہیں آتا۔ دانستودہ کی اتاری ہوئی ہے اور دانگی درود اور اسلام نبی پر ہو جو خلاصی اور سیدی راہ کی طرف بلانے والا ہے اور قیامت تک ہر جھوٹے اور ہلاک کرنے والے کا حال بتلانے والا ہے جس کی حدیث صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے ہے کہ آخر زمانہ میں دجال سخت جھوٹے ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی۔ پس ان سے ڈرو تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں اور نیز صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے ہے کہ جو کوئی ہدایت کی طرف بلائے گا تو اس کے جمع پیروں کا ثواب اس کو دیا جائے گا اور ان کے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس کو یہی سب پیروں کا گناہ اس پر ہوگا اور ان کے بھی گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ اور نیز امام احمد و نسائی و دارمی نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا کہ یہ خدا کا راہ ہے۔ پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے اور فرمایا کہ ان راستوں سے ہر راہ پر شیطان ہے جو اس کی طرف بلاتا ہے اور یہ آیت پڑھی: ”هَذَا صِرَاطُ الْمُسْتَقِيمِ فَاتَّبِعُوهُ“ اور بے شک یہ میرا سیدھا راہ ہے۔ اس کی پیروی کرنا۔ آخر آیت تک اور ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے حدیث لکھی کہ بڑی جماعت کی پیروی کرنا بے شک جو اس سے نکلا دوزخ میں پڑا اور نیز امام احمد نے معاذ بن جبلؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے۔ بکریوں کے بھیڑیے کی طرح الگ ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے۔ پراگندہ نہ ہونا اس سے بچنا اور جماعت سے ملنا اور نیز یہ حدیث امام مالک کے مؤطا میں مالک بن انسؓ سے روایت ہے کہ میں تم لوگوں میں دو کام چھوڑتا ہوں۔ جب تک ان کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ قرآن مجید اور حدیث اور نیز صحیح مسلم میں محمود ابن لبیدؓ سے حدیث آئی ہے کہ قرآن سے کھیل کئے جاتے ہیں اور میں موجود ہوں اور نیز ابو یعلیٰ نے ابو ذرؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ میرا بہت پیارا اور نزدیک تر وہ ہے جو مجھ سے ملے۔ اس عہد پر میں نے اسے چھوڑا ہے اور نیز بیہقی کی شعب الایمان میں جابرؓ سے حدیث ہے کہ تم اسلام میں حیران ہوتے ہو۔ جیسے یہود و نصاریٰ متحیر ہیں تمہارے لئے شرع روشن پاکیزہ لایا ہوں۔ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری ہی پیروی کرتے اور نیز حدیث متفق علیہ اور سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی حضرت عائشہؓ سے ہے کہ جس نے ہماری شریعت کے برخلاف کوئی کام نکالا وہ مردود ہے اور نیز امام احمد و مسلم اور چاروں نے ابوسعیدؓ سے حدیث لکھی ہے کہ جو کوئی تم سے برا کام دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اس کو اپنے دل سے اور یہ بہت ضعیف ایمان ہے۔ اور درود آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر ہو جو سیدھے راہ کے ستارے ہیں اور آپ ﷺ کے عزیز و اقارب و جماعت پر جو خلقت کے رہنما ہیں۔ بعد ازاں بے شک میں نے اس پیارے رسالہ کے کاغذات کے باغوں میں ان کے اصل گھوڑوں کو چرایا اور اس عمدہ تالیف کی سطروں کے گلزاروں کی پاکیزہ زمین میں اپنی ست فکر کے اونٹ کو دوڑایا۔ پس میں نے اس کو یقینی دلوں سے تردید کا زمدار پایا جس نے اس دین سے نکلنے والی بد بخت ناکس فریبی (مرزا قادیانی)

کے جھوٹ کو نابود کر دیا۔ اس کی باتوں کے جوہر ناقص عقل کے گمراہ کرنے کا سبب ہیں۔ کھوٹ ظاہر کرنے میں یہ رسالہ کافی ہے۔ پس بے شک اس کے مؤلف نے اچھا لکھا۔

یہاں تک کہ نہایت نشانہ اور مقصود عہدگی کو پہنچا اور فائدہ پہنچایا۔ خدا اس کو بہت ثواب اور بہشت اور اپنا دیدار عطا کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے سردار پیغمبر محمد ﷺ اور اس کی آل و اصحاب پر درود و سلام پہنچے۔ اس تحریر کو پروردگار کی بخشش کے محتاج عثمان بن عبدالسلام داغستانی جو مدینہ منورہ میں حنفی مفتی ہیں لکھا۔ خدا اس کو بخشے۔ مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ / دستخط عثمان بن عبدالسلام داغستانی!

مدینہ منورہ کے مفتی شافعیہ اور ان کے وکیل مدرس حرم شریف نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا اور ان پر ایسا قرآن اتارا جو رخصت کا معجزہ ہے اور ہمیشہ کے لئے نشان کمال راستہ کی دلیل ہے اور آپ ﷺ کو نبیوں کا ختم کرنے والا اور رسولوں کا سردار اور جہانوں کی رحمت بنایا اور آپ ﷺ کی نبوت کو قیامت تک جن اور آدمیوں کے لئے عام کیا اور ان کی شرع نے تو سب دینوں کو منسوخ کیا اور ان کی شرع اور حکم منسوخ نہیں ہوتا اور آپ ﷺ کے درگاہ الہی میں پہنچنے سے قیامت تک پیغمبری کا دروازہ بند ہو گیا۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ کی روشن اور مضبوط شرع کی ہی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر جو ہدایت کے امام اور تاریکی کے چراغ ہیں اور ان کے پیروں پر درود بھیجے جب تک دنیا قائم ہے۔ بعد ازاں ہم دونوں نے اس رسالہ میں خوب تامل کیا تو اس کو مقصود پر روشن دلیل پایا۔ اس کی دلیلیں بد مذہبوں کے شبہوں کی کریمیں کاٹ دیتی ہیں اور اس کے نور شیطانوں کے دھوکوں کے اندھیروں کو نابود کر دیتی ہیں۔ اس نے بہت عمدہ فیصلہ کیا اور حق کا راستہ ظاہر کر دیا۔ اور یہ رسالہ صراحۃً دین کی یقینی دلیلوں پر شامل ہے اور غلام احمد قادیانی کے فریبوں اور جھوٹ کو اس نے رسوا کر دیا ہے۔ اور بے شک یہ قادیانی اپنے شیطان بھائیوں کے نزدیک احمد یعنی قابل تعریف ہے اور اہل ایمان و یقین کے نزدیک یہ آدم یعنی لائق بہت مذمت کے ہے اور بے شک اس کی بیہودہ باتیں ظاہر گمراہی ہے اور جس الہام کا یہ مدعی ہے وہ شیطانوں کی وحی ہے۔ نبیوں اور رسولوں کی وحی نہیں ہے اور جب تو اس کی بناوٹ اور گمراہی میں تامل کرنے کا تو اس آیت کا مصداق پائے گا جس کا ترجمہ یہ ہے اور اسی طرح کئے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو طمع باتیں فریب کی اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے۔ سو چھوڑ دے وہ جانے اور ان کا جھوٹ اور نہ جھکیں اس کی طرف اول ان کے جو ایمان نہیں لائے آخرت سے۔ وہ اسے پسند کریں اور تاکہ مرتکب ہو جائیں ان امور کے جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی بدلے والا نہیں اس کے کلام کو اور وہی بے سننے والا جاننے والا اور دراصل یہ قادیانی مسیلہ کذاب کی طرح گمراہی اور شک میں ہے بلکہ یہ قادیانی شیطان سے اس کا مکرو فریب بہت مضر ہے۔ اس لئے کہ شیطان کا معاملہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی آدم کو اس کے فریب سے ڈرایا ہے اور یہ قادیانی اس نے جھوٹ کو بچ بنا دکھایا ہے اور اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی

ہلاکت سے شہروں اور بندوں کو نفاذ سے راحت دے۔ پس ہر مومن پر واجب ہے کہ اس رسالہ کے مضمون سے تمسک کرے اور قادیانی کی براہین احمدیہ کے ہنادوں سے انہیں اور اس کے افتراء سے جو کمینگی اور گمراہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد خاتم النبیین ﷺ پر درود بھیجے جس پر قرآن میں شیطانوں کی وسوسوں سے محفوظ اتارا گیا ہے اور اس کی آل و اصحاب پر اور سلام سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا سید جعفر بن سید اسماعیل برزنجی مدینہ منورہ میں شافعیوں کے مفتی نے حکم کیا ہے اور وکیل مفتی شافعیوں کے جو حرم شریف نبوی میں مدرس ہے۔ سید احمد برزنجی اس نے بھی تحریر کی ہے۔ دستخط سید جعفر البرزنجی! سید احمد البرزنجی!

مدینہ منورہ کے حضرت مدرس مسجد نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے سارے اپنے بندوں کو اپنی پہچان اور توحید کے لئے پیدا کیا ہے اور تاکہ وہی سب اپنے وجود اور خدا کے وجود میں فرق کریں اور اس کے انعام و بخشش کو جانیں۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اس پر کہ ہمارے لئے اس نے دین کے نشان قائم کئے اور ہدایت پانے والوں کے لئے اس کا راہ روشن کیا اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اس پر کہ ہماری طرف ایسا نبی بھیجا جس پر پیغمبری ختم کی اور شہادت و گمراہی کے دروازے اس کے ساتھ بند کئے روشن معجزوں سے اس کی مدد کی اور اس کے دین سے سب دین اور حکم منسوخ کئے اور اس کی شرع کو قیامت تک باقی رکھا اور اس پر ایسا قرآن اتارا جو عمدہ نصیحت اور سیدھا راہ ظاہر کرنے والا نور اور محکم عہد ہے اور خود حق تعالیٰ بیہوش کے لئے اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے کہ جھوٹے اس کو بدل نہ سکیں گے اور دین سے پھرنے والے اس میں کبھی نہ کر سکیں گے۔ یعنی دیندار لوگ ان کی تردید کر کے ظاہر کر دیں گے۔ سو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر رحمت کرے اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر بھی جس نے ان کی پیروی کی خود آپ ﷺ کی پیروی کی اور جوان کی راہ سے پھرے بے شک اس نے ظلم کیا اور حد سے گزرا۔ بعد ازاں جب میں نے اپنی آنکھوں سے اصل گھوڑوں کو ایسے روشن رسالے کے میدانوں میں جولان دیا جو سچے دین کی پیروی پر عمدہ براہین پر مشتمل ہے اور اس کی طرف بلا رہا اور حرص دلا رہا اور اس پر ترغیب دے رہا ہے اور یہ دیکھنا اس کا جلدی کی حالت میں تھا باوصف از حد کثرت اشتغال اور دل پر ہجوم غموں کے حال میں تو اس رسالہ پر میں نے تحقیق کی نور ظاہر پائی اور اس کی دلیلیں روشن مضبوط ظاہر پائیں۔ یہ رسالہ دین کی یقینی باتوں کو جمع کرنے والا ہے۔ بے دینوں گمراہ کرنے والوں کی شبہوں کی تردید کا ذمہ دار ہے۔ اس بد مذہب جھوٹے دعویٰ کرنے والے کے عیب کو رسوا کرنے والا ہے جس کا نام غلام احمد قادیانی ہے شیطان کا پوتا جو گمراہی اور بد راہ کرنے میں اپنے دادا شیطان سے ہزار درجہ بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والے کو عمدہ ثواب دے۔ اس لئے کہ دین اسلام کی حدود کی محافظت کی ہے۔ سخت جھوٹے گمراہ کنندے کی فریبوں کی براہین سے باطل کر کے جس سے اس نے عوام جاہلوں اور غافلوں کے دلوں میں شک داخل کر دیئے تھے۔ پس ہر مسلمان پر جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتابوں و رسولوں کو سچا جانتا ہے واجب ہے کہ یہ اعتقاد اور یقین کرے کہ صاحب اس رسالہ نے جو رد لکھا ہے وہی سچ اور موافق قواعد ایمان کے ہے اور بے شک جو

براہین احمدیہ والے اور اشاعت السنۃ والے نے کہا ہے وہ نرا جھوٹ اور بہتان ہے۔ پس سچ کے پیچھے گمراہی ہی ہوتی ہے اور جو مسلمان کے سوا دین اختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص قیامت میں نقصان والوں سے ہوگا۔ تیرا رب راستہ بھولنے والوں کو جانتا ہے اور ہدایت پانے والوں کو بھی جانتا ہے۔ بے شک تمہارے رب کی طرف سے نصیحتیں آئی ہیں جس نے دیکھا اپنا فائدہ کیا اور جو اندھا لٹ سے ہوا اپنا نقصان کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو سیدھے اور ہدایت کے راستہ پر قائم رکھے اور ہم سب کو گمراہی کے راستوں سے بچائے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے اور دعا قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر رحمت کرے جس نے فرمایا ہے کہ جس کو خدا راہ دکھائے کوئی اس کو بد راہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے کوئی اس کا راہنما نہیں اور اس کی آل و اصحاب اور تابعین اور ہم سب پر رحمت کرے۔ آمین! یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور قلم سے لکھی ہے۔ عاجز بندے محمد علی بن طاہر وترتی حسینی خفی مدنی نے جو مسجد شریف مدینہ منورہ میں علم دین و حدیث کا مدرس ہے۔ مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۴ ہجری میں! دستخط: محمد علی السید بن طاہر السید الوترتی!

پٹنہ کے مشہور علماء سے ایک عالم کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے قرآن مجید آدمیوں اور جنوں کے سردار پر اتارا اور اس سے جھوٹ اور شرک اور سرکشی کو نابود کیا اور درود و سلام اس کے پیغمبر محمد ﷺ پر اور اس کی آل و اصحاب اور نیکی سے ان کے پیروں پر ہمیشہ ہو۔ بعد ازاں میں نے غلام احمد قادیانی کی براہین احمدیہ و اشتہار سے اس کی بعض لغزشوں کا مطالعہ کیا۔ پس ان کو شیطانی بناؤں سے پایا۔ وہ رحمانی الہام نہیں ہیں بلکہ نرا بہتان اور بیہودہ گوئی ہے۔ پس جس نے اس کی پیروی کی وہ نقصان والوں سے ہے اور اس رسالہ کی عمدہ تردیدات کو بھی میں نے دیکھا ہے۔ پس ان سے دل کو آرام آیا۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت برادران اہل سنت و غیرہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مؤلف کو اونچی بہشت بدلہ دے۔ اس تحریر کو عاجز محمد بن عبدالقادر باشہ پٹنہ کے باشندے خفی نے لکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخشے اور ان سب سے احسان کرے۔ فقط۔ دستخط: محمد ابن عبدالقادر باشہ!

تمام ہوئی تقریظات حضرات علماء حرمین محترمین کی

واضح رہے کہ فقیر کا تب المحروف نے اول جوارو میں رسالہ بنام تحقیقات و تنقیح فی ردہ فوات براہین لکھ کر مشاہیر علماء پنجاب و غیرہ کو ملاحظہ کرایا تھا جس پر ان حضرات نے تقاریظ لکھیں تھیں۔ ہر چند پھر اس کے اکثر مضامین کو لباس عربی پہنا کر حرمین شریفین بھیجا گیا تھا جو وہاں کے مفتیان عظام و مدرسان کرام و غیرہم کی تصدیق و تعریف سے مزین ہوا جو اوپر تحریر ہو چکی ہیں اور یہ امر موجب اس کے زیادہ اعتبار و اسناد کا ہوا۔ مگر تاہم ان تقاریظ علماء پنجاب و غیرہ کا بھی یہاں پر درج کر دینا مناسب نظر آیا اور وہ یہ ہیں۔ چونکہ اختتام اس رسالہ کا شہر امرتسر میں ہوا تھا۔ اس لئے اول

ان کے مشاہیر علماء نے اس کو ملاحظہ کر کے تقریظات لکھی تھیں جو پہلے درج ہوتی ہیں۔

مولوی غلام رسول امام مسجد میاں محمد جان رئیس امرتسر کی تقریظ

باسمہ العلیٰ الاعلیٰ والصلوة علیٰ نبیہ المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ مخفی نہ رہے کہ اس احقر نے نسخہ متبرکہ کی تحقیقات و تفسیر جو ہفوات صاحب براہین احمدیہ کے رد میں تالیف حضرت بلند ہمت شریف النسب عالی حسب جناب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب کا ہے حرف بحرف ابتداء سے آخر تک مطالعہ کیا نسخہ شریفہ مذکورہ کو مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے پایا اور جناب مولوی صاحب موصوف نے جو الہامات اس کتاب میں براہین احمدیہ سے نقل کئے ہیں وہ بعینہ میں نے براہین احمدیہ میں درج پائے ہیں۔ مجھے ظن غالب ہے کہ مصنف براہین احمدیہ مرض المیخولیا میں گرفتار ہیں۔ اسی سبب سے صورت متخلیہ موبہومہ کو امور مذمہ الہامیہ قرار دینے میں لاپرواہی۔ درنہ باوجود سلامت عقل و حواس اور باوجود آلاء اسلام ایسے الہامات و احیہ کے مدعی نہ ہوتے۔ اللہم اکر منابکر امة العلم و نور قلوبنا بنور العلم هذا و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔ رقمہ! احقر العباد اللہ الغنی غلام رسول الحنفی بقلم خود!

مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ بعدہ! این کس رسالہ ہذا را از اول تا آخر بلفظ دیدہ موارد و اعتراضات را از براہین ہم مشاہدہ نمود فی الحقیقہ بعض مزخرفاتش را بطور نمونہ جواب دادہ آمد تا بفحوائے قیاس کن زگلستان من بہار مرا اباطیل باقید برآن قیاس نمودہ شود خداوند کریم مولانا مصنف را (کہ ہمیشہ کمر ہمت بحماییت دین بستہ دارند دراستیصال خلاف مخالفین بمساعی جمیلہ خود، مشکور اسلامیان اند و چرا نباشد کہ کمالات حسبی و نسبہی ضمیمہ خوبیہا کسبی و وہبی از حق سبحانہ دارند) جزائے خیر دہند کہ درچنیس وقت کہ باغربت اسلام ہمقرانست این چنیس احسان برزمرہ اہل سنت گذاشتہ اند، فقط حررہ، ابو عبید اللہ احمد بخش عفاء اللہ عنہ و القاء بالالبہش بقلم خود!

مولوی نور الدین مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

جو کچھ مولوی صاحبان غلام رسول اور مولوی احمد بخش صاحب نے رسالہ ہذا کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے وہ عین صواب ہے اور اس سے میرا اتفاق رائے ہے۔ فی الواقع رسالہ ہذا جمع قبیحین سنت کے لئے وسوسہ شیطانی و ہوا جس گھسانی کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی پرقوس ہے اور سبحانہ تعالیٰ جناب مولوی صاحب مؤلف رسالہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حررہ عبد اللہ المسکین نور الدین عفی عنہ بقلم خود!

مولوی غلام محمد امام مسجد شاہی لاہور کی تقریظ مع امام جامع مسجد انارکلی

ظاہراً اقوال الہامیہ مؤلف براہین احمدیہ مع تاویلات فاسدہ صاحب اشاعت السنہ مخالف عقائد اہل السنۃ والجماعۃ وغیر مستند ست اہل اسلام را لازم کہ از اتباع این چنین اشخاص ومطالعہ این چنین الہامات واہیات برکنار باشد واین تحقیقات وتردید الہامات مستند اند بکتاب مقبولہ اہل السنۃ الحق الحق ان یتبع فقیر غلام محمد بگی والا عفی عنہ بکرمہ ومنہ بقلم خود اصاب من اجاب فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی بقلم خود!

مولوی نور احمد صاحب ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم کی تقریظ

الہامات صاحب براہین احمدیہ دتایات صاحب اشاعت السنۃ بالکل مخالف شرع اند مضمون وعبارات رسالہ شریفہ بذالصحیح بلکہ اصح و ہدایت کنندہ گراہان براہ حق جزاء اللہ سبحانہ مؤلف خیر الجزاء فقیر نور احمد ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم بقلم خود!

مولانا مفتی حافظ محمد عبداللہ ٹوکنی مدرس اعلیٰ مدرسہ یونیورسٹی لاہور کی تقریظ

الحمد للولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد وآلہ وصحبہ اما بعد! تحیف نے اس رسالہ کو اکثر مقاموں سے دیکھا۔ جن میں حضرت مؤلف نے صاحب براہین اور ان کے اعوان کو معقول الزام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو اس حسن کوشش کی جزائے خیر دے۔ حضرت مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ نے مؤلف براہین احمدیہ پر مدعی نبوت ہونے کا بھی الزام لگایا ہے۔ میری رائے میں یہ الزام بھی صحیح اور درست ہے۔ اس لئے کہ قطعی اور یقینی طریق سے من جانب اللہ ایسے مضامین کا منزل علیہ ہونا جن کی تبلیغ ضروری ہو عرف شرع میں خواص رسالت یا نبوت سے ہے اور مؤلف براہین کو اس منصب کے حصول کا دعویٰ ہے۔ پس اس کے مدعی ہونے میں کیا اشتباہ ہے؟ پہلے مقدمے کا ثبوت یہ ہے کہ رسالت کے مفہوم لغوی اور ان آیات واحادیث میں غور کرنے سے جن میں انبیاء علیہم السلام کے اوصاف اور حالات بیان ہوئے ہیں بخوبی معلوم ہوتا ہے اور دوسرا مقدمہ یوں ثابت ہے کہ مؤلف براہین کو من جانب اللہ قطعی اور یقینی طریق سے اپنے منزل علیہ ہونے کا تو صریح دعویٰ ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ وہ مضامین علی العموم واجب التبلیغ بھی ہیں۔ اس پر یہ الہامی فقرے (مصنوعی) شاہد ہیں: ”واتسل علیہم ... ما اوحی الیک من ربک ... قل انما انا بشر مثکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد ...“

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ قل عندی شہادۃ من اللہ فهل انتم مومنون“ اس پچھلے فقرے (مصنوعی) کی تشریح میں مؤلف براہین نے لکھا ہے کہ: ”میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لائے یعنی خدائے تعالیٰ کی تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ

خبریں بتلاتا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الہیہ سے اطلاع بخشنا۔ یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہے۔ "انتہاء! اس بیان میں مؤلف براہین نے اور لوگوں پر بھی اپنے الہامات کے حجت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے کہ اگر ان کا الہام اوروں پر حجت نہ ہو تو ان کو قبول کرنا ایمانداروں پر فرض کیوں ہو۔ کیا غیر حجت کا بھی قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہوتا ہے؟۔ اس بیان سے مدعی نبوت ہونے کے الزام کی پہلی دلیل تمام ہوئی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ مؤلف براہین نے اپنے بنائے ہوئے الہامی فقرے جبری اللہ فی حلال الانبیاء کی تشریح میں لکھا ہے کہ: "اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الہی ہونے کا دراصل حلتہ انبیاء ہے اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے۔" انتہاء! اس لئے کہ جب منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الہی ہونا ملتا ہے انبیاء ہوا تو جو شخص اپنے سے اس منصب شریف کے حصول کا مدعی ہو اس کے مدعی نبوت ہونے میں کیا کلام ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ غیر نبی کو بطور مستعار ملتا ہے۔ اس کا مطلب کما حقہ ذہن نشین نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ غیر نبی کو کسی دوسرے نبی کی اتباع کے ذریعے سے یہ منصب حاصل ہوتا ہے اور نبی کو بلا توسط اتباع دوسرے کے یا یہ کہ نبی بعد حصول منصب مذکور دوسرے نبی کا تابع نہیں رہتا اور غیر نبی بعد حصول منصب مذکور بھی کسی نبی کا تابع رہتا ہے تو یہ تفریق غلط ہے۔ اس لئے کہ نبی کے نبی ہونے میں نبوت سے پہلے یا نبوت سے بعد دوسرے نبی کا تابع نہ ہونا لغت یا شرع سے مفہوم نہیں ہوتا بلکہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام موسوی شریعت کے تابع تھے اور خود جناب رسول مقبول علیہ السلام کو جا بجا اتباع ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہوتا ہے بلکہ مؤلف براہین تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موسوی شریعت کا خادم اور تابع قرار دیتے ہیں اور جو یہ غرض ہے کہ نبی سے یہ منصب مسلوب نہیں ہو سکتا اور غیر نبی سے مسلوب ہو سکتا ہے۔ پس یہ تفریق بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ نبوت کی حقیقت میں یہ شرط بھی لغتاً یا شرعاً مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بعض آیاتوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ خود انبیاء علیہم السلام سے بھی اس منصب شریف کا مسلوب ہو سکتا مقدور جناب ایزدی ہے۔ گو اس امر کا وقوع نہیں ہوتا: "اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" اور جو یہ عرض ہے کہ غیر نبی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں شریعت پر عرض کرنے کا محتاج ہے اور نبی کو اس عرض کی حاجت نہیں تو اس سے کیا لازم آیا کہ غیر نبی کے وحی یا الہام قطعی اور یقینی نہ ہو۔ اولاً اس لئے کہ شریعت کا اس لئے اتباع ضروری ہے کہ وہ من جانب اللہ ہے جس کا من جانب اللہ ہونا بھی بالواسطہ معلوم ہوتا ہے اور جب اس غیر نبی کو بھی اپنی وحی کے من جانب اللہ ہونے کا بلا توسط ظاہری قطعی اور یقینی طریق سے انکشاف تام ہو گیا تو اب اس کو اپنی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں عرض شریعت کی حاجت کیا ہے؟۔ ثانیاً اس لئے کہ احکام شرعیہ کا جزو اعظم احادیث صحیحہ ظنی الثبوت اور آیات قرآنیہ ظنی الدلالة سے ثابت ہوا ہے۔ پس چاہئے کہ بالخصوص ان احکام پر عرض کرنے کے ملہم غیر نبی کو اصلاً ضرورت نہ ہو کیا یقینی الثبوت الدلالة کا عملاً یا اعتقاداً تسلیم کرنا کسی ظنی الثبوت یا ظنی الدلالة کی شہادت پر موقوف ہو سکتا ہے بلکہ اور صورت عرض پر نقد برخلاف اس حدیث صحیحہ اور اس آیت کے مدلول ظاہری کو ملہم غیر نبی کے حق میں ترک کرنا ضروری ہو۔ اس لئے کہ یقینی الثبوت والدلالة کے مقابل میں ظنی الثبوت یا

ظنی الدلالة کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس مقام میں یہ کہنا کہ یہ الہام قطعی شریعت کے مخالف ہوتا ہی نہیں غلط ہے۔ اس لئے کہ الہام قطعی کا واقع نہ ہونا تو بے شک مسلم ہے۔ لیکن مذکورہ بالا احادیث سے جن کے موضوع اور خلاف واقع ہونے کا بھی احتمال ہے الہام قطعی کا مخالف نہ ہو سکتا غیر مسلم و من یدعی فعلیہ البیان اور جو مذکورۃ الصدور فقرہ سے یہ غرض ہے ہی کہ نبی کو اپنے الہام کے فہم مطلب میں اشتباہ اور التباس نہیں ہوتا۔ برخلاف غیر نبی کے کہ اس کو اپنی دجی کے فہم مضمون میں اشتباہ اور التباس رہتا ہے تو یہ تو جہہ بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ جب اس وحی کے معانی خود منزل علیہ پر مشتبہ ہوئے تو اس الہام کے الہام ہدایت یا الہام ضلالت ہونے میں اس کی بھی امتیاز ہو اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا کیونکر یقین کیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا فقرہ نبی اور غیر نبی میں واقعی اور حقیقی امتیاز نہیں پیدا کرتا۔ صرف عوام کی لغزش کھا جانے کے لئے بڑھا دیا گیا ہے اور اس لئے صریح لفظ نبی یا رسول کے اطلاق سے ہی مولف نے کس قدر احتیاط کی ہے۔ ورنہ خواص نبوت یا رسالت کے اپنے لئے ثابت کرنے میں میری رائے میں کوئی فروگزاشت نہیں کی ہے۔ هذا بما يحظر بالبال واللہ اعلم بحقیقة الحال رقمہ العبد الضعیف المفتی محمد عبد اللہ عفاء اللہ عنہ المدرس الاول بالمدرسة العالیة فی لاہور!

گزارش مولف

باسمہ سبحانہ! اس فتویٰ حرمین محترمین زادہم اللہ تعالیٰ رحمۃ سے جمیع اہل اسلام خاص دعام پر بخوبی روشن ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کی براہین احمدیہ والی بلند پروازیوں نے ہی ان کو شہادت مفتیان عرب و عجم دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ وہ ہرگز الہام ربانی کے مورد نہیں۔ یقیناً القاے شیطان کے مصدر ہیں۔ ہر چند فقیر مولف کسان اللہ لہ نے ابتداء ۱۳۰۲ھ سے اولاً بذریعہ خط و کتابت ثانیاً بوسیلہ اشتہارات بہت کوشش کی کہ مرزا قادیانی مناظرہ سے تحقیق حق کر کے اسلام میں رخنہ اندازی سے باز آجائیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کی تائید پر غرہ نہ ہو جائیں۔ مگر بقضائے الہی موثر نہ ہوا۔ تب فقیر نے رسالہ مرقومہ بالا ۱۳۰۳ھ میں حرمین شریفین میں بھیج کر فتویٰ لیا۔ ۱۳۰۵ھ ہجری میں جب یہ فتویٰ آیا تب راقم نے امر تر جا کر مرزا قادیانی کے دوستوں کو دکھلایا اور ان کی معرفت مرزا قادیانی کو بلوایا کہ وہ ہجشم خود اس کو ملاحظہ کر کے نائب ہو جائیں تو اس کو شائع نہ کیا جائے گا۔ اس پر مرزا قادیانی نہ آئے۔ فقیر نے بنظر خیر خواہی اسلام اس کے شائع کرنے میں تاخیر کی شاید مرزا قادیانی رد براہ ہو جائیں۔ پھر مرزا قادیانی نے جب ضروری اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۰۲ میں اپنے مثیل مسیح ہونے کے دعویٰ میں کئی علماء دین سے مباحثہ کے واسطے ان کے نام درج کئے اور اخیر میں فقیر کا نام بھی تحریر کیا تو اس کے جواب میں فقیر نے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دو درجہ اشتہار شائع کر کے مختصر حال اس فتویٰ کا اور اپنی مستعدی مناظرہ کے لئے ظاہر کی اور اذعائے مثیل مسیح کو بھی باطل کیا۔ ان کی طرف سے اس کا جواب نہ آیا بعد ازاں رمضان شریف ۱۳۱۰ھ ہجری میں حافظ محمد یوسف ضلعدار نے مرزا قادیانی یا ان کے نائب سے مناظرہ کے واسطے تحریک کی فقیر نے تحریر کر دی کہ میں حاضر ہوں۔ تاریخ مقررہ پر نہ مرزا قادیانی آیا نہ کوئی نائب ان کا مختار نام لے کر آیا۔ برعکس مولوی محمد احسن امر دہی

نے فقیر کے فرار کا اشتہار بنام اتمام الحجہ شائع کر دیا۔ اس کے جواب میں ایک مدرس مدرسہ قصور نے ادلاً اس کی تمکیت میں اشتہار شائع کیا۔ ثانیاً فقیر نے ۱۳۱۱ ہجری میں دوسرا اشتہار چھپوایا۔ جس کا حاصل یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی پہلی رخنہ اندازی اسلام کے علاوہ جس پر حرمین مکرمین زادہما اللہ تعظیماً سے ان کے بارہ میں فتویٰ آچکا ہے جو انہوں نے دعویٰ مختصر عدسیہ میں رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام ازالہ اوہام شائع کئے ہیں ان میں نبوت و رسالت کا کھلا کھلا دعویٰ کر دیا ہے۔ جس سے مولوی محمد حسین بنالوی جیسے ان کے مؤید اور شاخوٹا بھی ان کے سخت مخالف ہو کر داشگاف اور صاف صاف ان کی تکفیر کر رہے ہیں اور مرزا قادیانی اور محمد احسن امروہی جیسے ان کے مریدوں کو ذرہ بھی غیرت نہیں کہ مجمع علماء میں اپنی بریت ظاہر دکھائیں۔ صرف دھوکہ بازیوں سے کام چلا رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جب اس کا جواب بھی کچھ نہ ملا تو فقیر نے اخیر صفر ۱۳۱۱ ہجری میں ادر اشتہار جاری کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اب مرزا قادیانی کے راہ راست پر آنے سے مایوس ہو کر وہ فتویٰ حرمین شریفین شائع کیا جاتا ہے جس سے مرزا قادیانی کی ضلالت و بطلان ظاہر ہو جائے گی اور نیز ان کے پچھلے رسالوں کے نمبر صفحہ کے حوالوں سے درج کیا گیا۔ چنانچہ ص ۱۸ توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۶۰ اور صفحہ ۱۹۲، ۱۹۷، ۲۵۱، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲

اشتہار شائع ہوا کہ واقعی مرزا قادیانی مدعی نبوت ہیں اور انبیاء کرام کے توہین کنندہ اور جواب دینے سے صریح گریز ہے۔ اس پر جب ان کے سخت مخلص حافظ محمد یوسف مذکور کو یہ شکست فاش ناگوار معلوم ہوئی تو پھر وہاں جا کر دوسری مرتبہ مرزا قادیانی کو ناظرہ میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کیا اور امرتسر سے بنام مولوی محمد احسن امرودی اشتہار جاری کیا کہ مکفرین مرزا قادیانی و سب کی تعطیلوں میں لاہور میں آ کر مناظرہ کریں۔ میں مشتہر یا حکیم نور الدین قادیانی مناظرہ کریں گے۔ اس پر فقیر نے مرزا قادیانی سے اقرار تحریری شمول جلسہ مناظرہ بذریعہ خط رجسٹری لے کر دو روز قبل از تاریخ مقررہ وارد لاہور ہو کر دس دن برابر لاہور میں رہا۔ مرزا قادیانی آئے نہ دونوں مناظر حاضر پائے۔ حکیم فضل الدین و برہان الدین مناظرہ کو آئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ مرزا قادیانی کا مختار نامہ لے آئیں۔ فقیر حاضر ہے۔ پھر آج تک ان کی طرف سے صدائے برخاست!

اب اللہ تعالیٰ سے سرخرو ہونے کو یہ رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ عنقریب اس کا دوسرا حصہ فتح اسلام تو وضع مرام و ازالہ اوہام کی بعض سخت قباحتوں کی تردید جن کا ذکر اوپر گزرا ہے شائع ہوگا۔ و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب..... المرقوم ۱۸ صفر ۱۳۱۲ھ

نوٹ: مولانا غلام دگیر قصوری نے صفر ۱۳۰۲ھ میں یہ رسالہ تصنیف کیا اور مرزا قادیانی کو اس کی نقل بھجوائی۔ شوال ۱۳۰۳ھ میں اس کا عربی ترجمہ کر کے حرمین شریفین سے تقریضات منگوا کیں اردو رسالہ کا نام ”تحقیقات دستگیریہ فی ردھفوات براہینہ“ اور عربی رسالہ کا نام ”رجم الشیاطین براغلو طوات البراہین“ تجویز کیا۔ ۱۳۰۵ھ میں عرب کے علماء سے تصدیقی فتاوے حاصل ہوئے۔ مصنف نے اردو عربی رسالہ اور عرب و عجم کے علماء کے تصدیقی فتویٰ جات مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو دیکھائے۔ اور امرتسر جا کر خود مرزا قادیانی کو اس کے دوستوں کے ذریعہ طلب کیا کہ وہ خود آ کر ان فتویٰ جات کو دیکھ کر توبہ کر لے۔ مرزا قادیانی نے اس زمانہ میں مبالغہ کے لئے علماء کو چیلنج دیا تو مولانا نے دو دفعہ پہفت شائع کر کے مرزا قادیانی کو پھر رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دعوت دی کہ وہ اسلام قبول کر لے۔ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ میں مرزا قادیانی کے اسلام لانے سے مایوس ہو کر ان فتویٰ جات کو شائع کرنے کا اعلان کیا۔

بالآخر ۱۸ صفر ۱۳۱۲ھ کو یہ عربی اردو فتویٰ شائع فرمایا۔ مصنف کی کمال دیانت واضح ہو کہ ۹ سال تک متواتر مرزا غلام احمد قادیانی کو قبول اسلام کرنے کے لئے آمادہ کرتے رہے۔ اس دوران میں مولانا محمد حسین بنالوی نے مرزا قادیانی کی تائید سے دکٹش ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف فتویٰ شائع کر دیا تھا تو حضرت مولانا نے اپنے رسالہ کے حاشیہ پر یہ نوٹ لگا کر دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل فرمائی:

نوٹ: چونکہ مولوی محمد حسین بنالوی نے مرزا قادیانی کی تائید چھوڑ دی ہے بلکہ اس کی تکذیب پر کمر باندھا ہے تو اب رسالہ رجم الشیاطین میں جو بنالوی صاحب کی تردید تھی اس سے وہ بری الذمہ ہو گئے ہیں۔ خدا کے کلام آیات قرآنی کو کلام غیر ہابنانے کی بھی خود انہوں نے تردید کر دی ہے۔ فلحمد للہ! وھو الھادی (منہ عنہ! ایڈیشن اول ص ۷۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مَجْلَدِ اَوَّلِ اَلْاَوَّلِ
 مَجْلَدِ اَوَّلِ اَلْاَوَّلِ

فتویٰ طائفہ پنجاب و ہندوستان ج ۱ مولانا محمد امجد علی صاحب

از

حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی



تعارف

مولانا محمد حسین بٹالوی نے سوال نامہ مرتب کر کے متحدہ ہندوستان کے علماء کرام سے فتویٰ حاصل کیا۔ اور پھر اپنے رسالہ اشاعت السنۃ ج ۱۳ شمارہ ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۱، ۱۲ میں شائع کیا۔ سن اشاعت ۱۳۰۷-۱۳۰۸ مطابق ۱۸۹۰ء ہے۔ بعد میں ادارہ سلفیہ لاہور نے ”پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین متفقہ فیصلہ“ کے نام سے محرم ۱۳۰۷ مطابق ستمبر ۱۹۸۶ء میں کتابی شکل میں شائع کیا۔ جو پیش خدمت ہے۔ (مرتب)

فتوے علماء پنجاب و ہندوستان

بق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

سوال..... علمائے دین و حماۃ شرع رسول امین، میرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں اور ہم مشربوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ جن کے عقائد و مقالات یہ ہیں جو ان کی تصنیفات و تحریرات سے نقل کیے جاتے ہیں اور مزید تحقیق و تصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات و تحریرات بھی شامل سوال ہیں۔

۱..... ملائکہ ستاروں کی ارواح ہیں۔ وہ ستاروں کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ لہذا وہ ان ستاروں سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

۲۔ جہاں سائل خود پہنچا وہاں اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریوں کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات میں دکھا دیا، بعض جگہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہاں بھی اصل تصنیفات قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علماء کے پاس اصل تصانیف نہیں پہنچیں وہ اس شرط سے مطالبہ کریں کہ بعد ملاحظہ ان کو واپس کریں گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہوں گی۔

۳۔ یہ عقائد از نمبر اول لغایت ہفتم آپ کے رسالہ توضیح مرام میں موجود ہیں جو بہ ترتیب رسالہ نہ بہ ترتیب عقائد مندرجہ سوال نقل کیے جاتے ہیں۔ مرزا نے لکھا ہے کہ ”اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسج بن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونوں کے روحانی قوائے میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے۔ جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دوسوی اور غنوار علی غلیظ اللہ ہے جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت توہی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو ازل بندہ کے دل میں بارادۃ الہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۲..... جبرائیل جس کا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور ہیئتہ زمین پر نہیں اترتا اس کا نزول جو شرع میں وارد ہے اس سے اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے اور جو صورت جبرائیل وغیرہ فرشتوں کی انبیاء دیکھتے تھے۔ وہ جبرائیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی جو انبیاء کے خیال میں منکمل ہو جاتی تھی جیسے آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت منکمل ہو جاتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نزول مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک منکمل رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الہی محبت کی چمکنے والی آگ ہے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے بھی جاتی ہے جب کہ خدا تعالیٰ اپنے ارادہ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا قولہ بخشی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو باطن الحجب سے استعارہ کے طور پر اہلیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لیے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے شرکا کے طور پر سمجھ لیا ہے۔“ (توضیح المرام ص ۲۱-۲۲ خزائن ج ۳ ص ۶۱-۶۲)

مرزا نے لکھا ہے ”اور یہ کیفیت جو ایک آتش فردوخ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشی ہے اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید التوئی بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جن سے قوی تر وحی تصور نہیں اور اس کا نام ذوالافتخ الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے۔“

اور مرزا نے لکھا ہے ”صبح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر اہلیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔“

(توضیح المرام ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۶۳)

مرزا نے لکھا ہے ”اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بے موقع نہ ہوگا کہ جو کچھ ہم نے روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے۔ یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہیں متنافی نہیں ہے کیونکہ محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بہ ہدایت عقل باطل بھی ہے..... مثلاً فرشتہ ملک الموت جو ایک سیکنڈ میں ہزار ہا لوگوں کی جانیں نکالتا ہے۔ جو مختلف بلا و دوا مصار میں ایک دوسرے سے ہزاروں کوسوں کے فاصلے پر رہتے ہیں اگر ہر ایک کے لیے اس بات کا محتاج ہو کہ اول پیروں سے چل کر اس کے ملک اور شہر اور گھر میں جائے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اس کو موقع ملے تو ایک سیکنڈ کیا اتنی بڑی کارگزاری کے لیے تو کئی مہینوں کی مہلت بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص انسانوں کی طرح حرکت کر کے ایک طرفہ الامین میں یا اس کے کم عرصہ میں تمام جہان گھوم کر چلا آئے ہرگز نہیں۔“ (توضیح المرام ص ۲۹ خزائن ج ۳ ص ۶۱-۶۲) مرزا نے لکھا ہے ”ہیں اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیات ملوہ خواہ ان کو پوٹائیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کو اکب سے ان کو نازد کریں یا نہایت سیدھے اور موصدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے نظام میں مستقر اور قرار گیر رہے..... جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور مانتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور تمام روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔“ (توضیح المرام ص ۳۲-۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۲-۶۳)

مرزا نے لکھا ہے ”اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے تو پھر ان کے تمام قوتی میں فرق پڑ جائے گا۔ انہیں نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں اور جیسے خدا تعالیٰ تمام عالم کے لیے بطور جان کے ہے ایسا ہی (گھر اس جگہ تشبیہ کامل مراد نہیں) وہ نفوس نورانیہ کو اکب اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں اور ان کے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجود یہ میں بھگی فساد راہ پا جانا لازمی و ضروری امر ہے اور آج تک کسی نے اس امر میں اختلاف نہیں کیا کہ جس قدر آسمانوں میں سیارات اور کو اکب پائے جاتے ہیں وہ کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لیے ہمیشہ کام میں مشغول ہیں..... تمام نباتات و جمادات اور حیوانات، پر آسمانی کو اکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے۔“ (توضیح المرام ص ۳۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰-۶۱)

مرزا نے لکھا ہے۔ ”قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کو اکب اپنے اپنے قابلوں کے (باقی حاشیہ آئندہ)

۳۔ ملک الموت بھی بذات خود زمین پر اتر کر قبض ارواح نہیں کرتا بلکہ اس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) متعلق ایک ایک روح رکھتے ہیں جن کو نفوس کو اکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں اور جیسے کو اکب اور سیاروں میں باعتبار ان کے قالیوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ میں بھی انواع اقسام کے خواص ہیں جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندوں پر بشکل جسمانی مشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بشری صورت سے متماثل ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔“

(توضیح مرام ص ۴۰ خزائن ج ۳ ص ۷۱-۷۲)

مرزا نے لکھا ہے۔ ”جس قدر ارواح و اجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہیں ان سب پر تاثیرات سماویہ کام کر رہی ہیں اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کی استعدادوں پر مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن غیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں انہی خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لیے جاتے ہیں سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہیے) لیکن اس کے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی، بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔“

مرزا نے لکھا ہے۔ ”اس وقت میں کہ جب انسان بچہ اقرار مستحسین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئیں رکھ دیتا ہے۔ معاً اس نالی میں سے فیض وحی اس کے اندر گر جاتا ہے یا یوں کہو کہ اس وقت جبرائیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد میں ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبریل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبریل ہی ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر محسوس آتا ہے بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصطفیٰ آئینہ اپنے منہ کے سامنے رکھ دو گے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس بلا توقف اس میں پڑے گا یہ نہیں کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ میں رکھ دیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہ رہے گا جہاں رہنا چاہیے۔ صرف اس کا عکس پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا۔ مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آری کے شیشہ میں دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انکسٹری میں لگا ہوتا ہے۔ تو اگرچہ اس میں بھی تمام چہرہ نظر آئے گا مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئے گا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ میں دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے انکاس کے لیے کافی ہے تو تمہارے تمام نقش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آ جائیں گے۔“

مرزا نے لکھا ہے۔ ”جب جبرائیل نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نفع نورانیہ سے جنبش میں آ جاتا ہے تو معاً اس کی ایک عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہیے۔ محبت صادق کے دل میں منقش ہو جاتی ہے اور اس کی محبت صادق کا ایک عرض لازم ظہر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لیے کان کا فائدہ بخشی ہے اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لیے آنکھوں کے قائم مقام ہو جاتی ہے اور اس کے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لیے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پیسے کو ذرہ کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے۔“

اور مرزا نے لکھا ہے ”اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں جو اولیاء اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ بعض فاضلین اور عایت درجہ کے بداروں کو بھی جی خواہیں آ جاتی ہیں اور بعض پر لے درجہ کے بد معاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جب کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ایسے بد چلن آدمی بھی شریک ہیں جو بد چلنوں اور بد معاشیوں میں مچھے ہوئے اور شہرہ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبریلی نور کا چھپا لیو اس حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پر لے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آ چکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فلتہ عورت جو کچھ یوں کے گروہ میں سے ہے۔ جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے۔ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۴..... دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

۵..... روح القدس، روح الامین، شدید القوی، ذوالاللق العلی، جن کا ذکر شرع میں وارد ہے وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اس کے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

۶..... ان دونوں محبتوں اور ان کے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

۷..... آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہیں۔

۸..... آپ ایک معنی سے نبی ہیں کیونکہ آپ محدث ہیں، جن سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن میں ذکر ہے تو اس سے ایسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو نہ مطلق نبوت۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) کبھی کبھی خواب دیکھی جاتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ باہر بسر و آشبابہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہوتا چاہیے تھا کیونکہ جبریل نور جو آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تمام معصومہ عالم پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو، کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سی ادنیٰ مرشت میں بھی ہے اس صورت میں نہایت ضروری تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے جانین پر بھی کسی قدر جبریل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی۔“

(توضیح مرام ص ۸۳ خزائن ج ۳ ص ۹۴، ۹۵)

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزائی کی از نمبر (۱) لغایت (۷) تصدیق ہوئی ویسی ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مرزا کے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہے جو نچریوں اور برہم سماج والوں نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد خالی نہیں ہے، یہاں تک کہ تاپنے والی کسی (رغزی) بھی اس سے محروم نہیں اور وحی لانے والا فرشتہ باہر سے نہیں آتا بلکہ صاحب وحی کے ذل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبریل یا روح القدس اسی کی ایک صفت کا نام ہے۔ و علی هذا القیاس۔

۱..... مرزا نے لکھا ہے۔ ”اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولا نے نبوت شرط نہیں ظہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقائی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔ اور انبیاء کی طرح اس پر قرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں با واز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ظہر تاہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں اور اگر یہ غدر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بخنجر و دل یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لیے سلسلہ جاری رہے گا۔ نبوت تامہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کمال کی ابتداء سے ملتی ہے جو جمیع جمیع کلمات نبوت تامہ ہے یعنی ذات ستودہ منات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ فاعلم ارشدک اللہ تعالیٰ ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوة وقد قال رسول اللہ ﷺ لم یبق من النبوة الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوة الا انواع واحد وہی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقة والمکاشفات الصحیحة والوحی الذی یزل علی خواص الاولیاء والنور الذی یتجلی علی قلوب قورم مومع فانظر ایہا النافذ البصیر الفہیم ایفہم من (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۹..... آنے والے مسیح ابن مریم جن کی بشارت حدیثوں میں وارد ہے اور اہل اسلام کو ان کا انتظار تھا وہ آپ ہی ہیں۔ لعنہ عیسٰی بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور بعد اس کے وہ فوت ہو کر بہشت میں داخل ہو گیا ہے لہذا اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتا۔

۱۰..... آنے والے مسیح کے جو صفات احادیث میں وارد ہیں کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے (بقیرہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) هذا سدباب النبوة علی وجه کلی بل الحدیث بدل علی ان النبوة النامة الحاملة لوحی الشريعة قد انقطعت ولكن النبوة التي ليس فيها الا المبشرات فهي باقية الى يوم القيامة..... واما النبوة (۱) التي تامة كاملة جامعة لجميع کمالات الوحی فقد امننا بانقطاعها من يوم نزل فيه ما كان محمداً با احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبيين۔“ (توضیح مرام ص ۱۷۷ خزائن ج ۳ ص ۵۹۶) اب اور اس سے بڑھ کر سنئے۔ مرزا اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ ”ہاں یہ بھی سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کر کے ہی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کو امتی کر کے بھی تو بیان کیا گیا ہے۔ اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائے گی جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے اور نبوت تامہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ ۳ یہ بات کہ اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۳۲ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) اس عبارت میں تو مرزا نے اپنے آپ کو کھانا نبی کہہ دیا ہے۔

اب اس نے بڑھ کر سنئے رسالہ ازالہ آپ نے چھپوایا تو اسی کے سرورق پر صاف لکھوا دیا ہے ”از تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی“ (ازالہ اوہام پمائل خزائن ج ۳ ص ۱۰۱) اس میں تو آپ نے رسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول بھی ہیں۔ اسی صورت میں آپ کا ”شعر من یستم رسول و نیا وودہ ام کتاب۔“ (ازالہ اوہام ص ۱۷۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۵) منقول ہے دعویٰ رسالت سے انکار کرنا صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بھی ادا ہو۔ اس سے بھی اور بڑھ کر سنئے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳ میں اپنے رسول مبشر بزبان حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ قرآن کی آیت و مبشرا برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد میں آپ ہی کی بشارت مراد ہے نہ محمد رسول ﷺ اللہ کی۔“ اصل عبارات ازالہ آگے منقول ہوگی۔

۱۔ مرزا نے لکھا ہے۔ ”سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار رو جس اس کے شوق ہی میں سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پایا۔۔۔۔۔ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا تادین کو تازہ طور پر دلوں میں تازہ کر دیا جائے۔“ (فتح اسلام ص ۱۰۹، خزائن ج ۳ ص ۱۰۹)

اور مرزا نے لکھا ہے ”مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔“ (فتح اسلام ص ۱۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰۳) اور اس کے صفحہ ۲۵ میں لکھا ہے۔ ”بلکہ ایک دفعہ اس کو اپنے زعم میں صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہیں توڑی گئی تھی اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے نجا۔“ اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔“ (فتح اسلام ص ۲۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰) اور مرزا نے رسالہ ازالہ صفحہ ۳۸ خزائن ج ۳ ص ۱۲۲ میں مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا اس تفصیل و تشریح سے بیان کیا ہے جو سید احمد خاں کی ”جلد چہارم کے صفحہ ۳۱ میں موجود ہے۔

(۱) ان دونوں مقام میں آپ ہی عربی وانی ثابت ہوئی ہے۔ پہلی جگہ ”ہذا“ معرّفہ کی صفت جملہ مکرمہ (سدباب النبوة) لائے ہیں اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا رسول (الذی) ندارد ہے۔ دوسری جگہ صلہ موصول کا صدر ندارد ہے۔ حق عبارت یہ تھا ”واما النبوة التي هي نامة“ جس شخص کا بیت میں یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن و حدیث سے کیا استخراج و دقائق و معارف کرے گا۔ اگر کہو کہ الہام و علم لدنی اس کا مددگار ہوگا تو کہا جائے گا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ میں یوں اس کا مددگار نہ ہوا اور ایسی فاش غلطیوں سے اس کو کیوں نہ بچا سکا۔

پاس نزول کرے گا اور وہ دوزخ پکڑے پہنچے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال ایک چشم کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ صلیب کو توڑے گا۔ اور وہ خنازیر کو قتل کرے گا اور اس کے وقت میں مال کثرت سے ہوگا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا تو کوئی قبول نہ کرے گا۔ کافراں کی خوشبو سے مر جائے گا اور اس کے وقت میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض صفات صحیح نہیں اور جن احادیث میں ان کا ذکر ہے وہ موضوع ہیں اور بہ فرض صحت کل یہ صفات سب کی سب بحسب تاویل و تفصیل ذیل آپ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ ابن مریم کی خاصیت پر اور اس کا مثیل ہوگا اور اس کے نزول سے روحانی نزول مراد ہے اور دمشق کے شرقی

۱۔ "موضوعیت احادیث" بعض صفات مسیح کا دعویٰ آپ کی تصنیفات کتب میں بہت جگہ پایا جاتا ہے۔ مرزا لکھتے ہیں "خیال مذکور (یعنی حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا) جو کچھ عرصہ سے مسلمانوں میں پھیل گیا ہے۔ صحیح طور پر ہماری کتابوں میں اس کا نام و نشان نہیں بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے۔ جس کے ساتھ کئی بے جا حاشیے لگا دیے ہیں اور بے اصل موضوعات سے ان کو روک دیا گیا ہے۔" (توضیح مرام ص ۱۰۷، خزائن ج ۳ ص ۵۶) اور ازالہ ادہام میں لکھا ہے۔ "اور اس مقام میں زیادہ تر تعجب کی یہ جگہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ دجال معبود کی پیشانی پر ک ف رکھا ہوگا مگر یہ دجال تو انہیں کی حدیث کی رو سے مشرف باسلام ہو گیا۔" پھر مسلم صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دجال معبود بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہوتی ہے مشرق مغرب میں پھیل جائے گا۔ مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابوسعید سے کچھ زیادہ نہیں چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اس کی پیشانی پر ک ف رکھا ہوا نہیں دیکھا۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف رکھا ہوا ہوگا تو پھر اوائل دنوں میں ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت ﷺ کیوں شک اور تردد میں رہے اور کیوں یہ فرمایا (۱) کہ شاید یہی دجال معبود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اس وقت تک ک ف اس کی پیشانی پر نہیں ہوگا۔ میں سخت متعجب اور حیران ہوں کہ اگر صحیح دجال معبود آخری زمانہ میں پیدا ہوا تھا یعنی اس زمانہ میں کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اتریں تو پھر قبل از وقت یہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیوں ہوئے اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بھی نہیں دکھایا کہ جو دجال معبود کی نشانیوں میں سے سمجھا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ ہمیشہ اور دوزخ کا ساتھ ہونا اور فرزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا اور مردوں کا زندہ کرنا اور اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتوں کو آگاہنا اور ستر باغ کے گدھے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات درپیش آتی ہیں کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی ان حدیثوں کو صحیح سمجھیں جو دجال کو آخری زمانہ میں اتار رہی ہیں تو یہ حدیثیں ان کی موضوع غمہری ہیں اور اگر ان حدیثوں کو صحیح قرار دیں تو پھر ان کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہ متعارض اور متناقض حدیثیں سمجھیں میں نہ ہوتیں صرف دوسری سمجھوں میں ہوتیں تو شاید ہم ان دونوں کتابوں کی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثوں کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل تو یہ آ پڑی ہے کہ انہیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔ اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈال کر گرداب حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کس کو صحیح سمجھیں اور کس کو غیر صحیح۔ تب عقل خدا داد ہم کو یہ طریق فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں انہیں صحیح سمجھنا چاہیے۔"

(ازالہ ادہام ص ۲۲۲ تا ۲۲۵، خزائن ج ۳ ص ۲۱۲ تا ۲۱۴)

۲۔ مرزا نے لکھا ہے "اور وہ مثیل اس قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پا کر اس زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اتر اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا مصدور کے بعد غلطی اللہ کی اصلاح کے لیے نزول ہوتا ہے۔" (فتح اسلام ص ۱۱، خزائن ج ۳ ص ۸) مرزا کا ایک حواری اپنے رسالے قول فصیح کے صفحہ ۲ میں کہتا ہے۔ "وہ اسی زمین پر چلا پھرتا ہے مگر ظاہر محمد و ننگ ہوں کے نزدیک حقیقت میں وہ معبود عالم سے باہر آسمانوں پر مقیم ہے۔ وہ زمین کی آنکھ میں چار پائی پر بستر بچھائے سوتا ہے مگر اس کی پاک روح پورے اٹھارہ سال کا (۲) دورہ آسمانوں کا کرتی ہے۔"

(۱) آنحضرت ﷺ نے یہ کہیں نہیں فرمایا یہ قادیانی کا محض افتراء ہے۔

(۲) جیسا کہ عام اہل اسلام کا آنحضرت ﷺ کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنے کا اعتقاد ہے۔

منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ مراد ہے جو دمشق کی جانب مشرق میں واقع ہوا ہے اور زرد کپڑوں سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت صحت اچھی نہ ہوگی (جو آپ میں موجود ہے کہ ہمیشہ تیار رہتے ہیں) اور دجال سے دنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھیں نہیں رکھتے مراد ہیں اور ان کے قتل سے ان کا جہت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ یا دجال سے بااقبال قومیں (یعنی انگریز وغیرہ) مراد ہیں اور اس کے گدھے سے ریل گاڑی مراد ہے۔ سو ان لوگوں کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہیں۔ اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے۔ جو آپ کر رہے ہیں نہ ہاتھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا اور خنازیر سے خنزیر صفت انسان مراد ہیں اور ان کے قتل سے ان کا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ نہ ظاہری خنزیریوں کا جنگلوں میں شکار کرتے پھرنا جو کسی نبی کی شان نہیں ہے۔

۱۔ مرزا نے ازالہ ادہام میں لکھا ہے۔ ”ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے البہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا۔ مبارک و مبارک و کل امور مبارک بيجعل فیہ یہ وہی مسجد ہے جس کی نسبت میں اپنے رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ اس مسجد کے قریب اور اس شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سید مولیٰ علیؒ کی چٹنگوئی کا مفہوم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔“ (ازالہ ادہام ص ۱۸۵ خزائن ج ۳ ص ۱۹۰)

از کلمہ منارہ شرقی عجب مدار
چوں خود ز مشرق است تجلی نقرم
ایک منم کہ حسب بشارات آدم
عیسیٰؑ کجاست تلبہ پابہ منبرم

(ازالہ ادہام ص ۱۵۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

۲۔ ازالہ ادہام میں لکھا ہے۔ ”اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اترے گا اس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اس نے پہنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اس بات کی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی۔“ (ازالہ ادہام ص ۲۱۹ خزائن ج ۳ ص ۲۰۹)

۳۔ فتح الاسلام میں لکھا ہے ”اور ہر یک حق پوش دجال دنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا جہت قاطعہ کی تلواریں سے قتل کیا جائے گا۔“ (فتح اسلام ص ۱۴ خزائن ج ۳ ص ۱۰) اور مرزا لکھتے ہیں۔ ”مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا بھی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہیں۔“ (ازالہ ادہام ص ۱۳۶ خزائن ج ۳ ص ۱۷۷) ۴۔ فتح الاسلام لکھا ہے۔ ”اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیریوں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔“ (فتح اسلام ص ۱۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۱) اور توضیح مرام میں کہتا ہے کہ ”صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہیں بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اس کا بطلان ثابت کر کے دکھانا مراد ہے۔ اور خنزیریوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں خنزیریوں کی عادتیں ہیں وہ زور و جہت اور دلیل سے مغلوب کیے جائیں گے اور دلائل بینہ کی تلواریں انہیں قتل کرے گی نہ یہ کہ ایک پاک نبی جنگلوں میں خنزیریوں کا شکار کرتا پھرے گا۔“

(توضیح مرام ص ۱۳ خزائن ج ۳ ص ۵۷)

(۱) اس کلمہ سے جو حضرت عیسیٰ کی توحید مفہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل افتاء کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ لکڑی یا پتھر کا میز، اس لیے کہ یہ میرا آپ نہیں رکھتے اور نہ کسی اس پر بیٹھنا ان کو آج تک نصیب ہوا ہے۔ لہذا اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کہاں یعنی کیا رجبہ رکھتا ہے؟ کہ وہ میرے منبر یعنی رجبہ کو پہنچ سکے۔

اور مال کے بہت ہو جانے اور کسی کے اس مال کو قبول نہ کرنے سے ^۱یہ مراد ہے جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا اور نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے یہ ہی مقابلہ سے عاجز آنا کفار کی موت ہے جو آنے والے مسیح کے خوشبو کے لیے لازمی صفت ٹھہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) میں موجود ہے اور یا جوج ماجوج سے انگریز ^۲ اور روس مراد ہیں جو آپ کے وقت میں موجود ہیں۔ اور آنے والے مسیح کی بعض صفات اسی بیان ہوئی ہیں کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی میں پائی نہیں جاتیں۔ وہ صرف آپ ہی میں متحقق ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنے والے مسیح آپ ہیں نہ عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی نبی۔

مثلاً (۱)..... اس کا گندم رنگ ہونا اور اس کے بالوں کا سیدھا ہونا جو آریہ میں پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ کے تھے اور ان کے گھنگر والے بال تھے۔ (۲)..... آنے والے مسیح کو احادیث میں ایک مرویہ مسلمان، مسلمانوں کا امام آنحضرت ﷺ کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی میں پایا جاتا ہے۔

اور یہ دونوں مرادیں ایک خاص اور نئے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بھوپال نے آپ کی ”روح القدس“ سے ”فیض“ پا کر اور قدر قادیانی سے مستفیض ہو کر بیان کی ہیں۔ چنانچہ اس کے رسالہ اعلام الناس حصہ اول ص ۵۵ میں ہے۔ ”جھٹی صفت اس کی یہ ہے کہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا اور کوئی قبول نہ کرے گا۔ پڑھو اس حدیث کو لَبِذْغُوْا بِالِی الْمَالِ فَلَا یُغْنٰهُ اَحَدٌ تم سمجھ اس کے کیا معنی ہیں ایک معنی یہ بھی ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اس مسیح وقت نے اول تو دس ہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کے اطراف میں مشہور کیا ہے اور ٹائپا پانچ سو روپے کا اشتہار مندرجہ کل الجواہر شائع کیا ہے اور ٹائپا ہر ایک پادری کلاں کو دو سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔“ اور اس کتاب کے ص ۵۹ میں کہا ہے۔ ”نہاں نشان اس کا یہ ہے کہ کوئی مخالف اس کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتا۔ ہر چند کہ اشتہار دیے جاتے ہیں کہ اگر تم کو شک ہو مقابلے کے لیے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہیں آتا اس کے مقابلے سے ہر مخالف پر موت ہی آ جاتی ہے۔ صدق رسولہ الکریم فلا یحیل لکافر یجد من ریح نفسه الامات و نفسه یتھی حیث ینھی طرفہ رواہ مسلم۔“

یہ مراد پہلے تو آپ نے مسیح موعود دینے سے پیشتر ایک حواری حکیم نور الدین جہونی بھیروی کے ذریعہ سے اس کے رسائل ”فصل الخطاب“ و ”تصدیق براہین احمدیہ“ میں مشہور کرائے اور اس سے گویا آپ نے مسیح موعود بننے کی پڑی بھائی تھی۔ پھر جب دیکھا کہ یہ مراد ان کے حواریوں میں تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو دشت نہیں ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنی کتاب ازالہ میں لکھ رہا ہے۔ ”ان دونوں قوموں سے مراد انگریز و روس ہیں۔“

۳۵۔ تو شیخ مرام میں مرزا نے لکھا ہے۔ ”ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی میں ماہیہ الامتیاز قائم کرنے کے لیے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوة وغیرہ احکام فرقتانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے علیہ میں بھی فرق نہیں ہوگا۔ چنانچہ مسیح اول کا علیہ جو آنحضرت ﷺ کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ گھونگر یا لے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۲۸۹ لیکن اسی کتاب میں مسیح ثانی کا علیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ ”وہ گندم گون ہے اور اس کے بال گھونگر یا لے نہیں ہیں اور کانوں تک ٹٹکتے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں ممتاز علامتیں جو مسیح اول اور ثانی میں آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیح اول اور ہے اور مسیح ثانی اور۔ ان دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں۔“

(توضیح مرام ص ۱۶۷، خزائن ج ۳ ص ۵۹، ۵۹)

اور اپنے کتاب ازالہ میں لکھا ہے ۔

(بقیہ حاشیہ آئندہ)

(۳)..... آنے والے مسیح کاتب حدیث میں فارسی الاصل لہجیان ہوا ہے جو صرف آپ میں پایا جاتا ہے نہ مسیح بن مریم میں
(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

”معبودم و محلیہ ماثور آدم
حیف است گر بدیدہ نہ بیند منظر
رگم چو گندم است و ہو فرق بین است
ز انسان کہ آمدست در اخبار سرور
ایں مقدم نہ جائے شکوکست والتباس
سید جدا کند ز سبجائے احرم“

(ازالہ ابہام ص ۱۵۷ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

مرزا نے توجہ مرام میں لکھا ہے۔ ”اس بارہ میں نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام محمد اسلمیل بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بردایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مویم فیکم و امامکم منکم یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اترے گا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا پس اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صاف فرما دیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ کج مسیح ابن مریم ہی اتر آئے گا بلکہ یہ نام استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم میں سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائے گا۔“

(ازالہ ابہام ص ۱۱۸ خزائن ج ۳ ص ۵۶)

اور مرزا نے ازالہ میں کہا ہے کہ ”آنحضرت ﷺ لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی پیدا ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت ﷺ نے اس وہم کو رفع کرنے کے لیے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گزر سکتا تھا مابعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرمایا کہ اس کو کج مسیح ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بلکہ امامکم منکم“ (ازالہ ابہام ص ۴۳ خزائن ج ۳ ص ۱۲۳) اور اسی ازالہ میں اس حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے۔ ”تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہی (اے اپنی لوگو) پیدا ہوگا۔“ (ازالہ ابہام ص ۲۰۱ خزائن ج ۳ ص ۱۹۸) ان احادیث میں جو تصرف آپ نے کیا ہے اور ان کے معانی کے بیان میں جس افتراء سے کام لیا ہے اس کا بیان جواب کے ضمن میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ مرزا نے لکھا ہے ”تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا میں مطلق ہوتا تو وہ اسے اس جگہ سے بھی پالیتا۔“

(فتح اسلام ص ۱۲ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰)

آپ کا اپنے تئیں اپنے اس حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا اور اس کے ساتھ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنا۔ صاف بتاتا ہے کہ آنے والے مسیح کا آپ کے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت ﷺ کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپ کے بھوپالی حواری نے آپ کے کلام سے سمجھا۔ ”چنانچہ اپنے رسالہ اعلام الناس ج اول ص ۵۴ میں کہا ہے ”نسب اس کا صحیح مسلم وغیرہ میں یہ لکھا ہے لو کان العلم معلقا بالشربا لئلاہ رجل من ابناء فارس۔ ایک مروسلان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوة وغیرہ احکام فرقاتی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جدا گانہ دین نہ لائے گا اور کسی جدا گانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا یہ سب صفات اس مسیح افرامان میں موجود ہیں۔“

مرزا نے لکھا ہے ”جب ہم ان دوسری حدیثوں کو دیکھتے ہیں جو دجال معبود کے ظاہر ہونے کا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہیں تو وہ سراسر ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو نہ عند افضل درست و صحیح ٹھہر سکتی ہیں اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہیں۔ چنانچہ ہم نے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھ کر مع اس کے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ ناظرین خود پڑھ کر سوچ سکتے ہیں کہ کہاں تک یہ اوصاف جو دجال معبود کی نسبت لکھے ہیں۔ عقل اور شرع کے مخالف پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دشقی حدیث کو اس کے ظاہری معنوں پر حمل کر کے اس کو صحیح اور فرمودہ خدا اور رسول مان لیں تو ہمیں اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ نبی الحقیقت دجال کو ایک (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۱۱..... دجال موعود کے حق میں جو احادیث میں آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ ہمیشہ اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید قرآنی کے مخالف۔

۱۲..... حضرت مسیح کی نسبت مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ وہ زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں اور اب تک وہاں زندہ موجود ہیں اور وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مردوں کو زندہ کرتے اور مادر زاد اندھوں کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بن جاتا احقنانہ اور مشرکانہ اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف روح (بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جسم کی قوت خدائی دی جائے گی اور زمین و آسمان اس کا کہا نہیں گئے اور خدا تعالیٰ کی طرح فقط اس کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا جائے گا۔ بارش کو کہے گا "ہو" تو ہو جائے گی۔ بادلوں کو حکم دے گا کہ فلاں ملک کی طرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائیں گے۔ زمین کے بخارات اس کے حکم سے آسمان کی طرف اٹھیں گے اور زمین کو کسی بھی کھروشر ہو فقط اس کے اشارہ سے عمدہ اور اول و برج کی زراعت پیدا کرے گی غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ اسی طرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھ کر دکھائے گا، مارنا، زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہوگا۔ ہمیشہ اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گے۔ غرض زمین و آسمان دونوں اس کی مٹھی میں آجائیں گے اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہیں بخوبی خدائی کا کام چلائے گا اور الوہیت کے تمام اختیار و اقتدار اس سے ظاہر ہوں گے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظوں سے نکلتا ہے اس موجدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمیں دیتا ہے۔ کیا صمد با آیات قرآن ہمیشہ کے لیے یہ فیصلہ باطن نہیں سنائیں کہ کسی زمانہ میں بھی خدائی کے اختیارات انسان ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں لگاتا۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱)۔

۱..... ایشہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء میں آپ نے حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور یہ لکھا ہے کہ ہمارے گذشتہ علماء نے اس طرف نہیں خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں نے برخلاف کتاب اللہ کے ٹھہرا لیا ہے اس میں فرماتے ہیں۔

”لیکن انہوں نے ہمارے گذشتہ علماء نے عیسائیوں کے مقابل پر بھی اس طرف توجہ نہ کی حالانکہ اس ایک ہی بحث میں تمام بحثوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ عیسائی مذہب کا ستون جس کی پناہ میں انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی۔ دینا المسیح پکار رہے ہیں۔ صرف ایک یہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدستوری سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتاب الہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے بلید حیات چلا آتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا بیکفایت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں لیکن میں نے حال کے مسلمان مولویوں کو خوب آڑا لیا ہے وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں اور درپردہ مخلوق پرستی کے مؤید ہیں۔“

۲..... اور ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے۔ ”انجیل کو پڑھ کر دیکھ لو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح پر رہا کہ اس نے کوئی معجزہ تو دکھایا ہی نہیں یہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا، تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سنا اور اپنے وارثوں کو نصیحت کرتا کہ میں تو دوزخ سے آیا ہوں تم جلد ایمان لے آؤ۔ اگر مسیح صاف طور پر یہودیوں کے باپ وادے زندہ کر کے دکھا دیتا اور ان سے گواہی دلوایا تو بھلا کس کو انکار کی مجال تھی غرض پیغمبروں نے نشان تو دکھائے مگر پھر بھی بے ایمانوں سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہیں آیا بلکہ مردوں کے زندہ ہونے کے لیے بہت سا آپ حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک جو شخص اس میں سے پچھے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مروے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجھ کو صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔“ (ازالہ اوہام ص ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱)۔ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

آسمان پر اٹھائی گئی ہے جیسا کہ اور انبیاء کی۔ اور ان کے مردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کو ڈھکی کو اچھا کرنے سے مگر انہوں کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) "بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) بن مریم (انوار و اقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں بھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اس بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھائیے۔۔۔ ان تمام ادہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس میں ایسا لکھا ہے مشابہات میں سے ہیں اور ان کے یہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفات خلقت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہے تو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے۔" (ازالمص ۲۹۶ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) مرزا نے لکھا ہے۔ "اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا، تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور ان کی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لیے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی جو ایک مٹی کا کھٹلوا کسی کل کے دبائے یا کسی بھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو حیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بھڑکی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں ملکوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔" (ازالمص ۳۰۴ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) مرزا نے لکھا ہے۔ "ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسریری طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسریریم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہو ڈال سکتی ہے جب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتے ہیں۔" (ازالمص ۳۰۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) اور مرزا نے لکھا ہے۔ "مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جائے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اس کو پہنچائی جائے وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے۔ صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنش میں لاتی ہے۔"

(ازالمص ۳۰۶ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱)

ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے "بہر حال مسیح کی یہ تری کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان الجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی ﷺ نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کے فطرت میں مرکوز تھی باذن و حکم الہی اختیار کیا تھا درندہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولے میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع و دفع کرنے کے لیے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتے ہیں بہت ضعیف اور کم ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔۔۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

(۱۳)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یا آنحضرت ﷺ کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا قانون قدرت (یعنی نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالیٰ کا ایسے خوارق دنیا میں دکھانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(۱۴)..... لیلة القدرؑ سے جس کا ذکر قرآن میں ہے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔

(۱۵)..... آیات ذکر سجدہ آدم میں باوا آدم کی طرف سجدہ کرنا سزا نہیں بلکہ ملائکہ کا خدمت انسان کا مل بجالانا۔
(بقید حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں مر جاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی۔
(ازالہ ص ۳۰۹ تا ۳۱۱ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ تا ۲۵۹)

اور ازالہ میں ہے۔ ”غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور شرکاذنہ اعتقاد ہے کہ مسیح مہدی کے پرندہ بنا کر اور ان میں چھوٹ کر مار کر انھیں بچ بچ کے جانور بنا دیتا تھا، نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا..... بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مہدی درحقیقت ایک مہدی رہتی تھی۔“
(ازالہ ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

توضیح میں لکھتے ہیں ”کفار مکہ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ سے ملا تھا کہ آسمان پر ہمارے رو برو جڑھیں اور وہ رو برو ہی اتریں اور انھیں جواب ملا تھا۔ فُلُ شُبْحَانَ دہی یعنی خدا تعالیٰ کی کیمنان شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دارالابتلا میں دکھائے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے۔ اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت ﷺ کے لیے جو افضل الانبیاء تھے جائز نہیں اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لیے کیونکہ جائز ہو سکتا ہے۔“

(توضیح مرام ص ۱۰۹ خزائن ج ۳ ص ۵۵)
اور لکھتے ہیں۔ ”قانون قدرت بھی اسی کو چاہتا ہے اور اسی کو مانتا ہے۔“
(توضیح مرام ص ۶ خزائن ص ۵۴)

اور ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ ”ماسوائے اس کے اور کئی طریق سے ان پرانے خیالات پر سخت سخت اعتراض عقل وارد ہوتے ہیں جن سے محض حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی..... ازجملہ ایک یہ اعتراض کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کہ دھڑیر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی معرصت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرہ یا تناب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے..... اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔“ (ازالہ اوہام ص ۴۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) اور اس کتاب میں ہے۔ ”پھر مسیح کے بارے میں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں نہیں گئے کہ جب کہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔“

(ازالہ ص ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸ خزائن ج ۳ ص ۱۷۵، ۱۷۶)
مرزا فتح الاسلام میں لکھتے ہیں۔ ”تم سمجھتے ہو کہ لیلة القدر کیا چیز ہے۔ لیلة القدر اس غلطی کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لیے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلة القدر کہا گیا ہے مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔“

(فتح الاسلام ص ۵۴ خزائن ج ۳ ص ۳۲)
توضیح مرام میں لکھا ہے۔ ”کہ جانا چاہیے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم پیدا کیے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائکہ کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدال انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدائے تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ میں گر کر دو یعنی آسانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوات بھیجو سو یہ قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدائے تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے۔“

(توضیح مرام ص ۴۹ خزائن ج ۳ ص ۷۶)

(۱۶).....صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہیں بلکہ بعض ان میں غیر صحیح و موضوع بھی ہیں۔

(۱۷).....آپ اپنے کشف والہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹھہرا لے سکتے ہیں۔

(۱۸).....حدیث صحیح کی (بخاری و مسلم کی کیوں نہ ہو) یہ شان و وقعت نہیں کہ وہ قرآن کریم کی مفسر و مبین ہو سکے اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان میں بیان قرآن پر زیادتی نہ کر سکے۔

(۱۹).....نصوص قرآن و حدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے استعارات مراد ٹھہرانا جائز ہے۔^۱ بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتا۔

(۲۰).....جو شخص آپ کو (قادیانی صاحب کو) بایں کمالات مسیحائیت و مجددیت نہ مانے گا وہ ہلاک ہوگا اور آگ میں ڈالا جائے گا اور جس نے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔^۲

۱۔ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۲ میں آپ فرماتے ہیں۔ ”اب جب کہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو پھر کیوں کر ہم ایسی حدیثوں کو ہم پایہ قرآن کریم جان لیں گے۔ ہاں غلطی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثیں بڑے اہتمام سے لکھی گئی ہیں اور غالباً اکثر ان میں صحیح ہوں گی۔ لیکن کیونکر ہم حلف اٹھا سکتے ہیں کہ بلاشبہ وہ ساری حدیثیں صحیح ہیں۔“
(الحق مباحثہ لودھیانہ ج ۱۳ خزائن ج ۳ ص ۱۵)

۲۔ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۷ میں آپ فرماتے ہیں وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہیں یہ نہیں کہ وہ اپنی تفسیر میں حدیثوں کا محتاج ہے۔“ (ایضاً اشاعت السنہ نمبر ۱۳ جلد ۱۲ ص ۷۰ ج) یہ بات آپ کی آخری تحریر مباحثہ لودھیانہ میں جا بجا پائی جاتی ہے جس کی تفصیل نقل مباحثہ میں ہے۔

۳۔ یہ عقیدہ آپ کے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث میں تاویل و تحریف کرتے ہیں۔ فتح اسلام میں آپ لکھتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔“

اور توضیح مرام میں حدیث قتل خنازیر اور قطع صلیب اور زر جزیرہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہیں۔ ”یہ سب استعارے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا۔ وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے ان کو سمجھ جائیں گے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اتارنا گویا ایک خوبصورت مشق کا ایک دلچسپ نکل میں خاکہ کھینچنا ہے۔ بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسی وجہ سے خدائے تعالیٰ کے کلام نے بھی جو بلیغ الکلام ہے۔ جس قدر استعاروں کو استعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرز لطیف نہیں ہے۔“ (توضیح مرام ج ۱۳ خزائن ج ۳ ص ۵۸) اور فتح الاسلام میں آپ لکھتے ہیں۔ ”صرف دیکھ کر ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب نہیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا۔۔۔۔۔۔ یہ ایسے امور نہیں ہیں جن کو کمال اور واقعی طور پر تجزیہ دینا کہا جائے۔۔۔۔۔۔ ایسی ظاہری اور بے مغز خدشیں ہر ایک با علم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علائقہ نہیں۔“ (فتح اسلام ج ۸ ماضیہ خزائن ج ۳ ص ۷۶) اور اسی کتاب میں لکھا ہے۔ ”ہنس کمال انہوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم دیکھ رہے ہو اور دیکھ رہے ہو اس کی اشاعت کے لیے جوش رکھتے اور اس کے عشر عشر بھی آسانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔“

(فتح اسلام ج ۱۷ خزائن ج ۳ ص ۴۲)

۱۔ فتح اسلام میں لکھتے ہیں۔ ”اس نے (یعنی خدا نے) اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان مٹلائے برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لیے موت درپیش ہے۔“
(فتح اسلام ج ۳۲ خزائن ج ۳ ص ۱۵۰، ۱۵۱)

اور اسی کتاب میں فرماتے ہیں۔ ”اس زمانہ میں حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچانے کا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔“
(فتح اسلام ج ۵۶ خزائن ج ۳ ص ۳۴)

اسی کتاب میں لکھتے ہیں۔ ”بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا امتوی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔“
(فتح اسلام ج ۶۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰)

یہ تاویلی اور آپ کے حواریوں اور ہم مشربوں کے عقائد و مقالات کی چند تمثیلات ہیں بطور مشتبہ نمود
خروار داند کے از بسار؟ کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام میں گنجائش نہیں۔

اب ان کے طریق عملی کو جس میں وہ عقائد و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہیں اور اس سے وہ بزم
خود اصول و مسائل اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے۔

عقائد و مقالات مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلا تردد رد کرتے و غیر صحیح و
موضوع قرار دیتے ہیں اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کر کے آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب اور
علمائے اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آیات و احادیث نبویہ ﷺ کی (جس کو مجبوراً صحیح مانتے ہیں) ایسی
تاویل اور تحریف کرتے ہیں کہ اس میں نیچریوں اور باطلیوں کو بھی انھوں نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات و شواہد ان کی عبارات منقولہ سابق میں موجود ہیں اور علاوہ براں چند
تمثیلات و شواہد ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱)..... آپ نے احادیث متضمنہ ذکر دجال موعود کو غیر صحیح و موضوع بنانے کی غرض سے آنحضرت ﷺ پر یہ افتراء
کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمیں اس کے (یعنی ابن صیاد کے) حال میں ابھی تک اشتباہ ہے (یہ
فقہہ بقلم جلی آپ کے رسالہ (ازالہ کے صفحہ ۲۲۵ خزائن ج ۳ ص ۲۱۲، ۲۱۳) میں بعینہ موجود ہے اور مباحثہ لودھیانہ کی تحریر
نمبر ۴ (مباحثہ لودھیانہ ص ۲۶ خزائن ج ۳ ص ۱۸) میں آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آپ بھی فرمایا ہے کہ میں
اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال معبود ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں (یہ بھی آپ ہی کے الفاظ ہیں) حالانکہ کسی
حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قول آنحضرت ﷺ سے منقول نہیں اور جب آپ سے مباحثہ لودھیانہ میں
آنحضرت ﷺ سے اس قول کے مردی ہونے کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے جابر بن عبد اللہ کا یہ قول کہ
آنحضرت ﷺ ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے رہے جو شرح السنہ میں مردی ہے اور وہ آنحضرت ﷺ کا
قول نہیں ہے، پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت ﷺ سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

(۲)..... اس حدیث کو موضوع ٹھہرانے کی غرض سے آپ نے ایک حدیث کو وضع کیا اور اس میں صحابہ پر افتراء کیا
اور طرفہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم میں موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ (مباحثہ لودھیانہ ص ۲۶
خزائن ج ۳ ص ۲۸) میں آپ نے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم میں ہے جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اتفاق ہو
گیا ہے کہ دجال معبود ابن صیاد ہی ہے۔

حالانکہ صحیح مسلم میں اس حدیث کا نام و نشان نہیں جس میں اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشارہ ہو۔ مباحثہ
لودھیانہ میں آپ سے اس حدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے اس قول کی کہ
ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اس کو دجال معبود سمجھتے ہیں۔ نشان دہی کی۔ جس میں نہ اس اجماع کا
صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اس کی طرف دہاں کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگوں کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے
جس کے مقابلہ میں بہت سے صحابہؓ کا جن میں خود ابوسعید خدریؓ داخل ہیں ابن صیاد کو دجال موعود نہ سمجھنا بلکہ اور
شخص کو دجال موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۳)..... صحیح مسلم کی اس حدیث کو (جس میں حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اترنا بیان ہوا ہے) موضوع قرار
دینے کی غرض سے آپ نے ایک افتراء بعض علماء امت پر کیا اور (ازالہ کے صفحہ ۲۱۸ خزائن ج ۳ ص ۲۰۹) میں لکھا ہے

کہ ”بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ وہ مسلمانوں کے لشکر گاہ میں اترے گا جہاں حضرت مہدی ہوں گے۔“ حالانکہ علماء اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہیں ہوا جس نے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ علمائے اسلام نے ان سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح بیت المقدس میں اتریں گے۔

ابن ماجہ کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ قال الحافظ ابن کثیر وقد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسیٰ علیہ السلام ينزل بیت المقدس وفي رواية بالاردن وفي رواية بمعسكر المسلمين فالله اعلم قلت حديث النزول ببیت المقدس عند المصنف وهو عندی ارجح ولاینا فی سائر الروایات لان بیت المقدس هو شرقي دمشق وهو معسكر المسلمين اذ ذاک والاردن اسم الکورة کذا فی الصحاح و بیت المقدس داخل له فاتفقت الروایات فان لم یکن فی بیت المقدس الان منارة بیضاء فلا بد ان تحدث قبل نزوله۔ (حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۹۷ باب فتیۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم)

بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے وہیں مسلمانوں کا لشکر ہوگا اور وہ اردن ہی کے علاقہ میں ہوگا۔ اسی جگہ خدا تعالیٰ منارہ سفید بنا دے گا۔“ (مخلص)

لہذا یہاں کے مباحث میں آپ سے اس قول ”بعض علماء“ کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے ایسا جواب دیا جس سے آپ کے اس افتراء کا اور یقین ہوا۔

(۴)..... اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف و تاویل کرنے کی غرض سے ایک افتراء مرزا نے آنحضرت ﷺ پر یہ کیا اور کہا ہے کہ ”آنحضرت ﷺ نے اس حدیث کی نسبت جس میں دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اس میں (اس کو ابن قطن کے مشابہ کہا) صاف اور صریح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے۔“ (ازالہ ص ۲۶۰ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲) اور کہا ہے کہ ”آنحضرت ﷺ صاف اور صریح طور پر فرماتے ہیں کہ میرا یہ ایک کشف یا خواب ہے۔“ (ازالہ ص ۲۰۷ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲)

اور کہا ہے ”آنحضرت ﷺ خود اس بات کا اقرار فرماتے ہیں کہ ”یہ سب بیانات میرے مکاشفات میں سے ہیں۔“ (ازالہ ص ۲۳۲ خزائن ج ۳ ص ۲۱۶) حالانکہ کسی حدیث میں آنحضرت ﷺ سے یہ اقوال مروی نہیں۔ حدیث میں آنحضرت ﷺ کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا اور ابن قطن سے تشبیہ دینا مروی ہے اس کو تسلیم کر لیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جس کو دین سے تعلق ہو اور کذب سے احتراز) اس کو آنحضرت ﷺ کا قول اور صاف و صریح اقرار نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس افتراء سے آپ کی غرض (جس کو مرزا نے ازالہ کے صفحہ ۲۳۲ میں ظاہر کیا ہے) یہ ہے کہ اسی پر حدیث دمشق وغیرہ کو قیاس کریں اور ان کو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دے کر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنا دیں اور ان کے ظاہری معنی سے ان کو پھیر سکیں۔! جو کمال جرأت و خوض افتراء ہے۔

(۵)..... ان احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف اور تاویل کی غرض سے آپ نے اس حدیث کے ترجمہ میں جس میں یہ بیان ہے کہ غفریب ابن مریم حاکم عادل ہو کر نزول کریں گے آنحضرت ﷺ پر ایک سوال و جواب کا افتراء کیا۔ اور ازالہ میں آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ”تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی امام ہوگا اور تم ہی میں سے (اے امتی لوگو) پیدا

ہوگا۔“ (ازالمس ۲۰۱ خزائن ج ۳ ص ۱۹۸) اور (ازالہ کے صفحہ ۲۹۱ خزائن ج ۳ ص ۲۳۹) میں لفظ ”ہل ہو“ اپنے مجوزہ جواب میں از خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بھی ارتکاب کیا اور لکھ دیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو سچ سچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو ”ہل ہو“ امامکم منکم حالانکہ اس حدیث کے کسی طریق میں آنحضرت ﷺ سے یہ سوال و جواب منقول نہیں ہے۔ اور نہ لفظ ”ہل ہو“ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ اس سوال و جواب کے انشاء سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آئیں گے تو اس وقت مسلمانوں کا امام موجود ہوگا۔ (جس سے عام اہل اسلام کے اعتقاد میں حضرت امام مہدی مراد ہیں) اور وہ آپ کے خیال اور دعوؤں کی جزا کاٹ رہا ہے کیونکہ اس وقت امام مہدی موجود نہیں تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہیں؟ اس کا جواب ادا ہو۔ یہ سوچ کر آپ نے چاہا کہ چلو امام مہدی بھی ہم خود ہی بن جائیں اور حدیث کے یہ معنی گھڑ لیں کہ جو مسیح آئے گا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہ سوال و جواب بنایا اور جواب میں لفظ ”ہل ہو“ بڑھایا اور رسول اللہ ﷺ پر انشاء کیا مگر یہ نہ سوچا کہ دوسری صحیح حدیث صحیح مسلم میں صاف آیا ہے۔ عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی ﷺ یقول لا تنزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسیٰ ابن مریم ﷺ فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ حاکما بشریعة نبینا۔

”عیسیٰ بن مریم ﷺ اتر آئیں گے تو ان کا (یعنی مسلمانوں کا) امیر (یعنی امام) ان کو کہے گا کہ آپ آئیں نماز پڑھائیں وہ (اس امام کو) یہ جواب دیں گے نہیں۔ امیر (یعنی امام) تم ہی میں سے ہونا چاہیے۔ یہ کہنا اس امت محمدیہ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہوگا جو خدا کی طرف سے اس کو حاصل ہے۔“

اس قسم کی تاویلات و تحریفات اور رد نصوص و وضع احادیث و اقوال آپ کے طریق عملی میں اور بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور آپ کی تصنیفات کے صد ہا صفحات میں موجود ہیں ان چند اشلہ و عقائد و مقالات و طریق عملی میرزا قادیانی کو پیش کر کے علمائے اسلام سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقائد و مقالات و طریق عملی میں اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے۔ یا اس سے خارج، بشرق اول علمائے ربانی نصوص کتاب و سنت و اقوال سلف امت اہل قرون ثلاثہ اس کی تائید میں نقل کریں۔ قرون ثلاثہ کے مابعد کے علماء یا صوفیوں کے اقوال بلا دلیل کتاب اللہ و سنت معرض نقل میں نہ لائیں و بشرق ثانی وہ علمائے ربانی یہ فرمائیں کہ ان عقائد و مقالات اور طریق عملی خصوصاً اس کے دعویٰ نبوت و اشاعت اکاذیب و وضع احادیث کا ذہب و رد احادیث صحیحہ و تحریف معانی نصوص کی نظر سے اس کو کون جملہ ان تیس دجالوں کے جن کے خارج ہونے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے ایک دجال اور اس کے ان عقائد و خیالات و طریق عملی میں اس کے پیروان و ہم مشربوں کو ذریعہ دجال کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور ایسے عقائد و مقالات و طریق عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً دلی اور ملہم و محدث و مجدد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بیٹو اتوجروا۔

الجواب..... ان عقائد و مقالات اور اس طریق عملی میں مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ یہ عقائد و مقالات و طریق عملی اسلامی و سنی نہیں بلکہ ازاں جملہ بعض عقائد و مقالات یونانی فلاسفہ کے ہیں۔ بعض ہندوؤں پیروان وید کے بعض نیچریوں کے بعض نصاریٰ کے بعض اہل بدعت و ضلالت کے

اور اس کا طریق عملی طہرین باطنیہ^۱ وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اور اس کے دعوائے نبوت اور اشاعت اکاذیب اور اس طحہ نہ طریق کی نظر سے یقیناً اس کو ان تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہیں اور اس کے پیروان وہم مشربوں کو ذریعہ دجال۔ یہ لوگ دجال نہ ہوں تو پھر احادیث نبویہ علیہ السلام کا جن میں تیس دجالوں کذابوں کی خبر دی گئی ہے کوئی مصداق نہیں ہو سکتا اور اس اعتقاد و عمل کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً دلی و ظہری و محدث نہیں ہو سکتا۔ اس عمل و اعتقاد کا شخص خدا کا ملہم و مخاطب ہو تو انبیاء و مہمبین سابقین کا الہام بے اعتبار ہو جاتا ہے اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل میں معروض ہے۔

قادیانی کا کواکب و سیارات و افلاک کے لیے نفوس و ارواح تجویز کرنا یونانیوں کے فلاسفہ اشراقیین و ہندوان پیروان دید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا توضیح المرام ص ۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۸ میں خود معترف ہوا ہے) اسلام نے یہ اعتقاد مسلمانوں کو نہیں سکھایا۔ اور قرآن و حدیث میں جو اسلام کے اصل اصول ہیں اس کا کہیں ذکر پایا نہیں گیا اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بہ تقلید فلاسفہ یا اپنے مشاہدہ و مکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہیں ہو سکتا کیونکہ کتاب و سنت میں اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہیں جاتا اور ان صوفیوں نے خود بھی اس اعتقاد کو اعتقاد یا مذہب اسلام قرار نہیں دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہذا ان صوفیوں کا مکاشفہ سے وجود ان ارواح کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخل اسلام نہیں بنا سکتا اور اگر کوئی ناواقف اس مذہب و اعتقاد کو جزد اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث من احدث فی امرنا هذا مالیس فیہ فہو رد^۲ (یعنی جو شخص ہمارے دین میں وہ عمل یا اعتقاد از خود پیدا کرے جو بحکم قرآن و حدیث اس میں سے نہ ہو تو وہ لائق رد ہے قابل قبول نہیں ہے) قادیانی کے اس خیال کا ابطال ان نصوص و اقوال سے بھی ہوگا جو اس کے اقوال آئندہ کے ابطال کے لیے پیش کیے جائیں گے۔

اور قادیانی کا نفوس فلکیہ و ارواح کواکب کو ملائکہ کہنا بھی ان فلاسفہ کا احداث ہے۔ جو فلسفہ کے ساتھ اسلام کے قائل ہیں انھوں نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور تن زیب میں گاڑے کا بیوند لگانا چاہا ہے۔ کتاب اللہ و سنت میں کہیں اس مذہب کا ثبوت پایا نہیں جاتا۔

امام رازی نے تفسیر کبیر میں ملائکہ کے متعلق لوگوں کے مذاہب بیان کیے ہیں تو ان میں فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواح کواکب ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ ثانیہما اقول الفلاسفة وہی انها جواهر فائمه

۱۔ باطنیہ ایک طحہ فرق کا نام ہے جس کی تاویلات کی چند تمثیلات بیان کی جاتی ہیں جن سے ناظرین کو یقین ہو کہ مرزا غلام احمد اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہیں۔ اور سب کا طریق ایک ہے۔ ملاحدہ سبھیہ کا یہ مذہب ہے کہ وضو سے امام وقت کی دوستی مراد ہے اور زکوٰۃ سے تزکیہ نفس اور کعبہ ذات نبی ﷺ اور منارہ سے جناب امامین حسن حسین علیہما السلام اور احکام سے افشائے اسرار امام وقت۔ اور غسل سے امام وقت کے جناب میں دوبارہ عہد و بیعت کرنا اور جنت سے جسم کو آسائش و آرام دینا اور دوزخ سے تکلیفات اٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ملاحدہ باطنیہ کی یہ رائے ہے کہ روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، خلفائے ثلاثہ کے من گھڑت احکام ہیں اور روزہ رمضان خاص، بدعت عمری ہے۔ ملاحدہ منصور یہ کہتے ہیں کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے اس کے دشمن مراد ہیں۔ جیسے ابو بکر و عمر و غیرہ وغیرہ جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے تحفہ اشاعرہ میں فرماتے ہیں کہ ”مطہح باللہ عباسی کے عہد میں ان فرقوں کو بایں عقل و شعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تھا جس کے بعد انھوں نے ایک عالم کو گمراہ کیا۔ دانشمندوں کو ایک قسم کی عبرت حاصل ہونے کا مقام ہے۔“

بأنفسها وليست بمنحيزة البتة وانها بالماهية مخالفة لانواع النفوس الناطقة البشرية وانها اكمل قوة منها واكثر علماء منها وانها للنفوس البشرية جارية مجرى الشمس بالنسبة الى الضوء ثم ان هذه الجواهر على قسمين منها ماهي بالنسبة الى اجرام الافلاك والكواكب كنفوسنا الناطقة بالنسبة الى ابداننا ومنها ماهي لاعلى شئ من تدبير الافلاك بل هي مستغرقة في معرفة الله ومحبة مشغولة بطاعته وهذا القسم من الملائكة هم المقربون و نسبتهم الى الملائكة الذين يدبرون السموات كنسبة اولئك المدبرين الى نفوسنا الناطقة فهذان القسمان قد اتفقت الفلاسفة على اثباتهما ومنهم من اثبت نوعا اخر من الملائكة وهي الملائكة الارضية المدبرة لاحوال هذا العالم السفلى ثم ان المدبرات لهذا العالم ان كانت خيرة فهم الملائكة وان كانت شريرة فهو الشياطين. (تفسير كبير ج ۱ ص ۱۶۰، ۱۶۱ زیر آیت و اذ قال ربك للملائكة)

”دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ جواہر یعنی بذات خود قائم ہیں مگر وہ کسی چیز (مکان) میں جاگزیں نہیں ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے وہ ان سے قوی تر اور علم میں بڑھ کر ہیں۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم کے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جن کو افلاک و کواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوس ناطقہ کو ہمارے بدنوں سے ہے اور بعض ایسے ہیں جن کو اجسام فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہیں ہے (یعنی وہ اس کے مدبر نہیں) بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت میں مستغرق اور اس کے حکم کی بجا آوری میں مشغول ہیں۔ اس قسم کے ملائکہ مقررین کہلاتے ہیں۔ ان کے ملائکہ مدبرین افلاک کو ہمارے نفوس ناطقہ سے نسبت ہے ان دونوں قسموں کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہے بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہیں وہ زمین کے ملائکہ ہیں جن کو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہیں تو وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اگر برے ہیں تو شیاطین ہیں۔“

اور قادیانی کا جملہ حوادث و کائنات عالم کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں اور مجوسیوں اور دھرمیہ اور بت پرستوں کا مذہب ہے۔ ہندو ان قائلین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود (توضیح مرام ص ۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۷) میں بیان کیا ہے۔ بت پرست اور مجوس وثنویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ وثانیہ قول طوائف من عبدة الاوثان وهو ان الملائكة هي الحقيقة في هذه الكواكب الموصوفة بالاسعاد والانساح فانها بزعمهم احياء ناطقة وان المسعادات منها ملائكة الرحمة والمنحاحات ملائكة العذاب و ثالثها قول معظم المجوس والثنوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين اذليين وهما النور والظلمة وهما في الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضاد النفس والصورة مختلفا الفعل والتدبير فجواهر النور فاضل خير نقي طيب الريح كريم النفس يسر ولا يضر ولا ينفع ولا يمنع ويحيى ولا ييلي وجوهر الظلمة على منه ذلك ثم ان جوهر النور لم يزل يولد الاولياء وهم الملائكة لاعلى سبيل التناكح بل على سبيل تولد الحكمة من الحكيم والضوء من المضيء وجوهر الظلمة لم يزل يولد الاعداء وهم الشياطين على سبيل تولد السفه من السفه لاعلى سبيل التناكح. (تفسير كبير ج ۱ ص ۱۶۰ زیر و اذ قال ربك للملائكة)

”دوسرا قول کئی بت پرست جماعتوں کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ ستارے ہیں جو سعد اور نحس

کہلاتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں یہ ستارے زندہ ہیں اور گویا ہیں اور ان میں جو سعد (نیک) ہیں وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہیں اور جو شمس ہیں وہ عذاب کے فرشتے۔ تیسرا قول اکثر مجوس اور عجمیہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہیں) وہ کہتے ہیں عالم درحقیقت دو اصول (مادہ) سے مرکب ہے جو ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ ان میں ایک نور ہے دوسرا اندھیرا اور وہ حقیقت میں جو ہر شفاف ہیں خود مختار قادر جنس و صورت میں باہم مختلف فعل و تدبیر میں جدا گانہ۔ سو نور کا جو ہر بہتر اور سنہرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے ضرر نہیں پہنچاتا۔ نفع دیتا ہے فائدہ کو نہیں روکتا۔ زندہ کرتا ہے مارتا اور بوسیدہ نہیں کرتا۔ اندھیرے کا جو ہر اس کے مخالف ہے پھر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہیں جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اندھیرے کے جوہر سے دشمن پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شیاطین کہلاتے ہیں۔“

قادیانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ ان باتوں کو قرآن سے ثابت بتایا ہے۔ اس جرأت میں قادیانی نے خدا پر افتراء کیا ہے۔ کسی آیہ قرآن میں یہ ارشاد نہیں ہوا کہ کواکب و سیارات کے لیے ارواح ہیں اور کائنات الارض کے وجود میں مؤثر ہیں اور وہی ملائکہ ہیں جو انبیاء وغیرہ منہبین کی روحانی تربیت کر رہے ہیں اور نہ آنحضرت ﷺ نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے اور اعتقاد تاثیر کواکب کو تو قرآن شریف سے اشارۃً اور آنحضرت ﷺ نے صراحتاً ناشکری و کفر قرار دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے **تجعلون رزقکم انکم تکذبون** (الواقحہ ۸۶) (کیا تمہاری یہی شکرگزاری ہے کہ تم خدا کو جھٹلاتے ہو) جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو کہ فلاں ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین میں آنحضرت ﷺ سے ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔ عن زیدین خالد الجہنی انه صلی لنا رسول اللہ ﷺ **صلوۃ الصبح بالحدیثۃ علی اثر سماء کانت من اللیلۃ فلما انصرف النبی ﷺ اقبل علی الناس فقال هل ندرن ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمته فذلک مؤمن بی وکافر بالکواکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی و مؤمن بالکواکب**۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۳۱ کتاب الاستسقاء باب قول اللہ و تجعلون رزقکم انکم تکذبون) (مسلم ج ۱ ص ۵۹ باب بیان الکفر من قال مطرنا بنوء للفظ لہ)

”مقام حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آیات تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے، سو جو یہ کہے کہ ہم پر خدا کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے فلاں مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔“

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ عن ابن عباس قال مطر الناس علی عہد رسول اللہ ﷺ فقال النبی ﷺ اصبح من الناس شاکر و منهم کافر قالوا هذه رحمة اللہ وقال بعضهم لقد صدق نوع کذا و کذا قال فنزلت هذه الاية فلا اقسم بمواقع النجوم حتی بلغ انجعلون رزقکم انکم تکذبون۔ (مسلم ص ۵۹ ج ۱ باب ایضا)

”آنحضرت ﷺ کے وقت میں بارش ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں

سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر۔ شاکر کہتے ہیں یہ بارش خدا کی رحمت ہے بعض کافر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارہ کا غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اس پر آیت اتری۔“

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ اما معنى الحديث فاختلف العلماء فى كفر من قال مطرنا بنوء كذا على قولين احدهما هو كفر بالله تعالى سالب لاصل الايمان مخرج من ملة الاسلام قالوا وهذا فى من قال ذلك معتقداً ان الكواكب فاعل منشى للمطر كما كان بعض اهل الجاهلية يزعم ومن اعتقد هذا فلاشك فى كفره و هذا القول الذى ذهب اليه جماهير العلماء والشافعى منهم وهو ظاهر الحديث قالوا وعلى هذا لو قال مطرنا بنوء كذا معتقدا انه من الله وبرحمته وان النوء ميقات له و علامة اعتبار بالعادة فكانه قال مطرنا فى وقت كذا فهذا لا يكفروا ختلفوا فى كراهته والظاهر كراهته لكنها كراهة تنزيهية و سبب الكراهة انها كلمة مترددة بين الكفر و غيره فیساء الظن بصاحبها ولا نها شعار الجاهلية ومن سلك مسلکكم والقول الثانى فى اصل تاويل الحديث ان المراد كفر نعمة الله تعالى لا قصاده على اضافة الغيث الى الكواكب وهذا فيمن لا يعتقد تدبير الكواكب.

(شرح مسلم ص ۵۹ باب ايشا)

”جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے سبب بارش ہوئی اس کے کفر کی تفسیر میں علماء کے دو قول ہیں اوّل یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے ایمان کو دور کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکلنے والا یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا قائل اور مدبر ہے۔ اس کی تاثیر سے بارش ہوتی ہے جیسا کہ جاہلیت میں خیال کیا جاتا تھا۔ دوسرا قول یہ کہ اس سے کفر ان نعت یعنی (ناشکری) مراد ہے یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو ستارہ کو مدبر و مؤثر نہ سمجھے یعنی صرف علامت ظہور تاثیر خداوندی خیال کرے۔ (مخلص)

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ و كانوا فى الجاهلية يظنون ان نزل الغيث بواسطة النوء اما بصنعه على زعمهم واما بعلامته فابطل الشرع قولهم وجعله كفراً فان اعتقد قائل ذلك ان النّو صنفاً فى ذلك فكفره كفر تشريك وان اعتقد ان ذلك من قبيل التجربة فليس بشرك لن يجوز اطلاق الكفر عليه و اراده..... كفر النعمة لانه لم يقع فى شئ من طرق الحديث بين الكفر والشكر واسطة فيحمل الكفر فيه على المعنيين لتناول الامرين.

(فتح الباری ص ۴۳۳ ج ۲ باب قول الله تعالى و تجعلون رزقكم انکم تکذبون الخ)

”ایام جاہلیت میں یہ اعتقاد تھا کہ بارش ستاروں کے فضل سے یا ان کی (مقررہ) علامت سے ہوتی ہے۔ سو شاعر نے ان دونوں خیالوں کو باطل کیا اور کفر ظہر یا سواگر یہ اعتقاد ہو کہ فضل ستارہ کا اس میں دخل ہے تو یہ شرک نہ کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو کہ تجربہ کی رو سے ہے تو یہ شرک نہیں مگر اس کو کفر بمعنی ناشکری کہہ سکتے ہیں۔“

ان احادیث سے یہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستاروں کو بارش میں مؤثر و سبب وجود سمجھنے کو آنحضرت ﷺ نے کفر قرار دیا ہے۔ اس کو کفر ملت سمجھیں خواہ کفر نعت اب اور حوادث و کائنات میں تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد ابو داؤد واحمد وابن ماجہ۔

(مشکوٰۃ ص ۳۹۳ باب الکھانة)

”آپ ﷺ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جس قدر اس میں زیادتی کرے گا سحر میں زیادتی کرے گا۔“

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس باباً من علم النجوم لغير ما ذكر الله فقد اقتبس شعبة من السحر المنجم كاهن والكاهن ساحر والساحر كافر رواه رزين۔

(مشکوٰۃ ص ۳۹۴ باب الکھانة)

”جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا یعنی اس کی تاثیرات و فوائد کا علم سیکھا بجز ان فوائد کے جو خدا تعالیٰ نے بیان کیے ہیں (چنانچہ قادی کی روایت میں ان کی تفسیر غریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنے والا اور اس کا معتقد) کافر ہے اور کافران سحر ہے اور ساحر کافر ہے۔“

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کتاب حجتہ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے۔ واما الانواء والنجوم فلا يبعد ان يكون لهما حقيقة ما فان الشرع انما اتى بالنهي عن الاشتغال به لانفي الحقيقة البتة وانما توارث السلف الصالح ترك الاشتغال به و ذم المستضلين وعدم القبول بتلك التأثيرات لا القول بالعدم اصلاً..... ولكن الناس جميعاً تو غلوا في هذا العلم تو غلا شديداً حتى صار مظنة لكفر الله وعدم الايمان به فعلى ان لا يقول صاحب توغل هذا العلم مطرنا بفضل الله وزحمته من صميم قلبه بل يقول مطرنا بنوء كذا وكذا فيكون صاداً عن تحققة بالايمان الذي هو الاصل في النجاة واما النجوم فانه لا يضر جهله اذ الله مدبر للعالم على حسب حكمة علمه احداً ولم يعلم فلذلك وجب في الملة ان يخمل ذكره وينهى من تعلم و يجهر بان من اقتبس علماً من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد و مثل ذلك مثل التوراة والانجيل شدد النبي ﷺ على من اراد ان ينظر فيهما الكونهما محرفة ومظنة لعدم الانقياد للقران العظيم ولذلك نهو عنه هذا ما ادبى اليه رائيانا و تفحصنا فان ثبت من السنة ما يدل على خلاف ذلك فالامر على ما في السنة۔

(حجتہ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۹۵ مبحث في اللباس والزينة ونحوها)

”حقیقت نجوم کو ممکن تسلیم کرنے اور ان کی تاثیرات کو غیر متعبد ماننے کے ساتھ علم نجوم سے شغل ترک کرنا اور اس شغل والے کو برا سمجھنا اور نجوم کی تاثیرات کا قائل و معتقد نہ ہونا سلف صالحین سے متوارث چلا آتا ہے اور اس علم میں توغل مظنہ کفر ہے اور پیغمبر صاحب ملت کا یہ فرض تھا کہ اس کے ذکر کو مناد دے اور اس کے سیکھنے سے لوگوں کو روک دے اور پکار کر یہ کہہ دے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے۔“

شاہ صاحب کا کلام اس باب میں ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اور اسلام میں نجوم کی تاثیرات کے اعتقاد سے منع کیا گیا ہے۔ گو نفس الامر میں خدا تعالیٰ نے ان میں تاثیرات رکھے ہوں اور وہ واقعی و ن وغیرہ مستعبد ہوں۔ اور صحیح بخاری میں حکم نجوم کے بیان میں ایک باب منعقد کر کے اس میں قادی سے نقل کیا۔ باب فی

النجوم وقال قتادة ولقد زيننا السماء الدنيا بمصابيح خلق هذه النجوم لثلاث جعلها زينة للسماء و رجوماً للشياطين و علامات يهتدى بها فمن تاول فيها بغير ذلك اخطأ واضاع نصيبه و تكلف مالا

علم له به (بخاری ج ۱ ص ۳۵۳) وفي رواية زرين عن قتادة..... تكلف مالا يعنيه وما لاعلم له به وما عجز عن علمه الانبياء والملائكة وعن الربيع مثله وزادو الله ما جعل الله في نجم حيوة احد ولا رزقه ولا موته وانما يفترون على الله الكذب ويتعللون بالنجوم. (مشکوٰۃ ص ۳۲۰ باب الكهانة فصل ۳) وصله عبد بن حميد من طريق شيبان عنه به وزاد في اخره وان ناساً جهلة بامر الله قد احدثوا في هذه النجوم كهانة من غرس بنجم كذا كان كذا ومن سافر بنجم كذا كان كذا والعمرى مامن النجوم نجم الا ويولد به الطويل والقصير والاحمر والابيض والحسن والدميم وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطائر شيء من هذا الغيب انتهى. وبهذه الزيادة تظهر مناسبة ايراد المصنف ما اورده من تفسير الاشياء التي ذكرها من القرآن وان كان ذكر بعضها وقع استطراداً والله اعلم قال الداودي قول قتادة في النجوم حسن الا قوله اخطأ واضاع نفسه فانه قصر في ذلك بل قائل ذلك كافر انتهى ولم يتعين الكفر في حق من قال ذلك وانما يكفر من نسب الاختراع اليها واما من جعلها علامة على حدوث امر في الارض فلا. (فتح الباري ص ۲۱۱ ج ۶ باب في النجوم وقال قتادة الخ)

”یہ ستارے تین (فوائد) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں (۱)..... خدا تعالیٰ نے ان کو آسمانوں کے لیے زینت بنایا ہے۔ (۲)..... ان سے شیاطین کو جو آسمانوں پر احکام سننے کو چڑھتے ہیں۔ مارا جاتا ہے۔ (۳)..... وہ علامات ہیں (جن کے سمت سے جنگوں اور دریاؤں میں راستہ پہنچانا جاتا ہے) پھر جو شخص ان ستاروں سے اور اغراض و فوائد کا ہونا بیان کرے تو وہ خطا کار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے اور اس علم کے لیے تکلف کرتا ہے جس کا علم اس کے لیے ممکن نہیں۔ رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص اس امر کے جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جس کے جاننے سے انبیاء و ملائکہ بھی عاجز ہیں۔ ایسا ہی ربیع بن زیاد سے رزین نے نقل کیا ہے۔ اس نے اس پر یہ بھی بڑھایا ہے کہ بخدا خدا تعالیٰ نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا نجومی جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ستاروں کو علل (اسباب مؤثرہ بناتے ہیں۔ فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بڑھا دیا ہے کہ خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگوں نے ستاروں میں یہ باتیں از خود نکالی ہیں کہ فلاں ستارہ کے وقت درخت لگا دے تو یہ ہوگا۔ فلاں ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا ہوگا اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی دراز قامت پیدا ہوتا ہے کوئی پست قامت، کوئی سرخ کوئی سفید، کوئی خوبصورت کوئی بدصورت اور ستاروں اور چوپایوں اور جانوروں کے یہ علوم علم غیب سے نہیں ہے۔ داؤدی نے کہا ہے قتادہ کا یہ قول اچھا ہے۔ مگر اس اعتقاد و قول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اس کی کوتاہی ہے ایسے اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہیں) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہیں ہو سکتا کافر اسی کو کہا جاتا ہے جو ستاروں کو مخترع (یعنی موجد و مؤثر کہے) اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین میں خدا تعالیٰ کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہیں تو وہ کافر نہیں ہے۔“

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے فلسفی اور قادیانی ان کو اکاب کو صرف علامات نہیں سمجھتے بلکہ ان کو مؤثر جانتے ہیں اور ان کی تاثیرات کے قائل ہیں لہذا ان کا اعتقاد وہی اعتقاد ہے جس کو عبارات مذکورہ میں حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدا تعالیٰ کو عالم کا خالق و موجد جانتا ہے ستاروں کا

خالق و موجد بھی خدا تعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے۔ لہذا اس کا ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ تاثیر ستاروں کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے پھر ان کی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر ہوا؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ستاروں کا خالق خدائے تعالیٰ ہے اور اسی نے ستاروں میں یہ تاثیرات پیدا کر دی ہیں ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (بجز دہریہ کے) نہیں جو ستاروں کو خدا کی مخلوق نہ سمجھتا ہو یا ان کی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو یا اس ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہیں تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جائے۔

اس اعتقاد تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے ہے اور اس کی مخلوق ہے کفر ٹھہرانے کی عقلی وجہ اور اس کا سر یہ ہے کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہیں وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ تاثیر ستاروں کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستاروں سے جدا ہونا محال ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس تاثیر کو پیدا تو کر دیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر نہیں رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہیں سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف تاثیرات نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ جملہ اسباب و مسببات عالم کی نسبت وہ یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اسباب و مسببات میں تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہیں اور اس کو قانون قدرت (یا انگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہیں اور اس کی تبدیل اور تغیر سے خدا تعالیٰ کو عاجز و غیر قادر جانتے ہیں اور اس کے کفر ہونے میں اہل اسلام کو کیا شک ہے۔

اہل اسلام خدا تعالیٰ کو قائل، با اختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو آثار اسباب عالم سے ظاہر ہوتے ہیں وہ خدای کی تاثیر سے ہیں اور اسی کی قدرت و اختیار میں ہیں وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے۔ وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام۔ ان فرض اہل اسلام کے نزدیک موثر خدا تعالیٰ ہے اسباب عالم اس کی تاثیر کے ظہور کے محل ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیرات نجوم جس کے قرآن سے ثابت ہونے کا قادیانی مدعی ہے۔ قرآن سے ثابت نہیں بلکہ قرآن اور حدیث اور علمائے اسلام نے اس کو کفر قرار دیا ہے۔ کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو خواہ کفر ان نعت اور اعتقاد تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں کا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد میں انھیں کا پیرو اور مقلد ہے نہ پیرو اسلام۔ اور قادیانی کا حضرت جبریل و ملک الموت کے زمین پر آنے کو محال جانا بھی اسی فلسفیوں اور نجومیوں کے اصول پر مبنی ہے جس کا کفر ہونا ابھی بیان ہوا ہے اور جبریل وغیرہ ملائکہ کے صورت محسوسہ کو جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھتے ان کی خیالی صورت و عکسی تصویر قرار دینا بھی بیعتہ نجومیوں کی تجویز ہے جو سرسید احمد خاں صاحب کی تفسیر میں بیان ہوئی علمائے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و روئے جبریل میں یہ تاویل کرنا معانی نصوص میں تحریف کرنا ہے جو محمد بن باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نسفی ص ۱۶۶ بحث النصوص (مکتبہ خیر کثیر کراچی) میں لکھا ہے۔ والنصوص من الكتاب والسنة تحمل علی ظواہرھا مالم یصرف عنها دلیل قطعی والعدول عنها ای عن الظواہر الی معان یدعیھا اهل الباطن وهم الملاحدة وسمو الباطنية لادعائهم ان النصوص لیست علی ظواہرھا بل لھا معان باطنية لا یعرفھا الا المعلم وقصد ہم بذالک نفی الشریعة بالکلیة الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاف بالکفر لکونه تکذیباً للنسبی علیہ السلام فیما علم مجتہد بہ

بالضرورة واما ماذهب اليه بعض المحققين من ان النصوص مصروفة على ظواهرها ومع ذلك فيها اشارات خفيفة الى دقائق تنكشف على ارباب السلوك يمكن التطبيق بينها و بين الظواهر المرادة فهو من كمال الايمان و محض العرفان.

”قرآن و حدیث کے نصوص (یعنی صاف عبارتوں) سے ان کے ظاہری معانی مراد لیے جائیں گے جب تک کوئی قطعی دلیل ان معانی سے نہ پھیرے۔ اور ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جس کے اہل باطن مدعی ہیں اسلام سے عدول کرنا اور لحد بنتا ہے۔ باطنیہ لحد لوگ ہیں اس کو باطنیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ باطنی معنی مراد ہیں جن کو ان کا معلم سکھاتا ہے۔ ان کا مقصود اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل و بے کار ہو جائیں۔ اس امر کو کفر و الحاد اس لیے کہا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے احکام و ارشادات کے جو بطور ہدایت آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں تکذیب پائی جاتی ہے۔ ہاں جو بعض اہل تحقیق قائل ہیں کہ نصوص قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ہیں ہی اور باوجود اس کے ان نصوص میں بعض مخفی اشارات بھی پائے جاتے ہیں اور وہ اہل سلوک پر کھلتے ہیں اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہیں سو وہ کمال ایمان اور عرفان کی بات ہے۔“

ایسا ہی شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد میں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور ان کے حواریوں کی تاویلات اس قسم سے نہیں ہیں کہ وہ معانی ظاہر یہ کو بھی تسلیم کرتے ہوں اور مع ہذا اس کے اسرار و معانی لطیفہ بیان کرتے ہوں تو وہ معانی ظاہری کی نفی کرتے ہیں اور صاف کہہ چکے کہ نزول جبریل سے حقیقہ نزول مراد نہیں ہے اور جبریل کا اپنے ہیڈ کوارٹر آفتاب سے جدا ہونا نظام شمسی میں فساد پیدا کرتا ہے اور ملک الموت کا بذات خود زمین پر آنا ناممکن ہے۔ و علیٰ هذا القیاس انھیں اصول مسلمہ اہل اسلام کی شہادت سے قادیانی اور ان کے گروہ کی وہ تاویلات جو در باب نزول حضرت مسیح ﷺ و معجزات مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج و ولایت القدر و وجود آدم وغیرہ میں وہ کرتے ہیں نصوص کی تحریف و الحاد ہے اور ان سب امور کو اہل اسلام انھیں معانی سے تسلیم کرتے ہیں جو ان کے ظاہری معانی ہیں۔

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ قال القاضي رحمه الله تعالى نزول عيسى عليه السلام وقتله الدجال حق و صحيح عند اهل السنة للحاديث الصحيحة في ذلك وليس في العقل ولا في الشرع ما يبطله فوجب اثباته و انكر ذلك بعض المعتزلة والجهمية ومن وافقهم وزعموا ان هذه الاحاديث مردودة بقوله تعالى و خاتم النبيين و بقوله ﷺ لاني بعدى و باجماع المسلمين انه لاني بد نبينا ﷺ و ان شريعة مؤبدة الى يوم القيمة لا تنسخ وهذا الاستدلال فاسد لانه ليس المراد بنزول عيسى عليه السلام انه ينزل نبيا بشرع ينسخ شرعنا ولا في هذه الاحاديث ولا في غيرها شي من هذا بل صحت هذه الاحاديث هنا وما سبق في كتاب الايمان و غيرها انه ينزل حكما مقسطا يحكم بشرعنا و يحيي من امور شرعنا ما هجرة الناس انتهى.

(شرح نووی ص ۳۰۳ ج ۲ باب ذکر الدجال)

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب میں موجود ہیں اور عقل و شرع میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہذا اس

کا ثابت رکھنا (یعنی تسلیم کرنا) واجب ہے۔ معتزلہ اور بعض جہمیہ اور ان کے ہم مشرب اس کے منکر ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث جن میں نزول مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے مخالف ہیں جس میں آنحضرت ﷺ کو نبیوں کا خاتم کہا گیا ہے اور اس قول نبوی کے مخالف ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانوں کے اس اجماع کے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آپ ﷺ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی مگر ان کا ان دلائل سے استدلال ایک فاسد استدلال ہے۔ کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی ہو کر آئیں گے جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کریں گے۔ یہ بات نہ ان احادیث نزول میں ہے نہ اور کسی حدیث میں بلکہ کتاب الایمان میں گزر چکا ہے کہ وہ حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ ہماری ہی شریعت پر عمل کریں گے اور اس شریعت کے ان امور کو زندہ کریں گے جن کو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہوگا۔“

اور اس کے جلد اول میں لکھا ہے۔ فالصواب ماقد مناه وهو انه لا يقبلها ولا يقبل من الكفار الا الاسلام ومن بذل فهم الجزية لم يكف عنه بهابل لا يقبل الا الاسلام فعلى هذا يقال هذا خلاف ما هو حكم الشرع اليوم فان الكتابي اذا بذل الجزية وجب قبولها ولم يجز قتله ولا اكرامه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس مستمرا الى يوم القيامة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام واخبر النب ﷺ في هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسى عليه السلام هو الناسخ بل نبينا ﷺ هو المبين للنسخ فان عيسى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية في ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد ﷺ. (شرح مسلم نووی ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم) ”تحیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ (جزیہ وغیرہ) قبول نہ کریں گے اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی شریعت کے مخالف ہے کیونکہ اس وقت کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے اور اس کو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت تک نہیں رہے گا بلکہ وہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے زمانہ تک رہے گا۔ اس حکم کا بوقت نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت ﷺ نے ان احادیث سے ظاہر کر دیا ہے تو اس حکم کے ناسخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ ٹھہرے بلکہ آنحضرت ﷺ ناسخ ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اس حکم کے نسخ کے مبین ہوں گے وہ آنحضرت ﷺ کے اس حکم سے جزیہ موقوف کریں گے اس سے ثابت ہوا کہ اس وقت جزیہ نہ قبول کرنا آنحضرت ﷺ کے حکم سے ہوگا۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم سے۔“

اور اس کے جلد دوم میں فرمایا ہے۔ قال القاضي هذه الاحاديث التي ذكرها مسلم وغيره في قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق في صحة وجوده وانه شخص بعينه ابتلى الله به عباده و اقدره على اشياء من مقدورات الله تعالى من احياء الموتى الذي يقتله ومن ظهوره زهرة الدنيا والخصب معه و جنته و ناره و نهريه و اتباع كنوز الارض له و امره السماء ان تمطر فتمطر و الارض ان تنبت فتنبت فيقح كل ذلك بقدرة الله تعالى و مشيئة ثم يعجزه الله تعالى بعد ذلك فلا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا غيره و يبطل امره و يقتله عيسى عليه السلام و يثبت الله الذين امنوا هذا مذهب اهل السنة و جميع المحدثين و الفقهاء و النظار خلافاً لمن انكره و ابطل امره من الخوارج و الجهمية و بعض المعتزلة و خلافاً للحيائي المعتزلي و موافقيه من الجهمية و غيرهم في

انہ صحیح الوجود لکن الذی يدعی مخارف و خیالات لاحقائق لها وزعموا انہ لو کان حقاً لم یوق بمعجزات الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم و هذا غلط من جمیعہم لانہ لم یدع النبوة فیکون مامعہ کالتصدیق لہ وانما یدعی الالہیۃ وہم فی نفس دعواہ مکذب لها بصورة حالہ و وجود دلائل الحدوث فیہ و نقص صورته و عجزہ عن ازالۃ لعور الذی فی عینہ وعن ازالۃ الشاهد بکفرہ المکتوب بین عینہ ولہذہ الدلائل وغیرہا لا یفتربہ الادعاع من الناس لسد الحاجة والفاقة رغبۃ فی سد الریق وتقیۃ وخوفاً من اذہ لان فتنة عظیمة جد اتدهش العقول و تحیر الالباب مع سرعة مرورہ فی الامر ولا یمکن بحیث یتامل الضعفاء حالہ و دلائل الحدوث فیہ والنقص فیصدقہ من یتصدقہ فی ہذہ الحالۃ ولہذا حذرت الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین من فتنة و نبہوا علی نقصہ و دلائل ابطالہ واما اہل التوفیق فلا یفترون بہ و یخدعون بما معہ لما ذکرناہ من الدلائل المکذبة لہ مع ماسبق لہم منالعلم بحالہ ولہذا یقول لہ الذی یقتلہ ثم یحییہ ما ازددت فیک الابصیرۃ.

(نووی شرح مسلم ص ۳۹۹ جلد ۲ باب ذکر الدجال)

”قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث میں جن کو مسلم نے قصہ دجال میں ذکر کیا ہے اہل حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے اور وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کا امتحان کرے گا اور اس کو ایسی چیزوں پر قدرت دے گا جو خدا کی قدرت میں داخل ہیں جیسے مردہ کو (جس کو وہ مارے گا) زندہ کرنا اور دنیا کی زینت اور فرانی اور بہشت اور آگ اور نہروں کا اس کے ساتھ ہونا اور زمین کے خزانوں کا اس کے تابع ہونا اور اس کے کہنے سے آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اگانا یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے مارنے پر قادر نہ ہوگا اور اس کا حال بگڑ جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور خدا تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اس امتحان میں ثابت قدم رکھے گا۔ یہی اہل سنت اور تمام محدثین و فقہاء اور اہل اجتہاد کا مذہب ہے۔ خوارج، بعض معتزلہ اور جبائی اور اس کے ہم خیال جہمیہ اس کے مخالف ہیں وہ اس کے ہونے کو تو مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ جو وہ کرے گا یا دکھائے گا وہ صرف خیالات ہوں گے ان کی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ امور واقعی ہوں تو پھر معجزات انبیاء کا اعتبار نہیں رہتا مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ وہ یہ کرشمات دکھانے کے وقت نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ ان امور سے اس کے اس دعویٰ کی تصدیق ہو اور وہ معجزات انبیاء کے مشابہ ہو کر نبوت میں شبہ و شک ڈال سکیں بلکہ وہ ان خوارق کے وقت الوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا جو خود بخود باطل ہوگا اور دجال کا ظاہری اور اس کے مخلوق ہونے کے دلائل اور اس کی صورت کا عیب اور اس کا اس عیب کو دور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اس کو جھٹلائے گا۔

اس میں ان دلائل عجز و حدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کے خوارق سے کوئی دھوکا نہ کھائے گا بجز عامی لوگوں کے جو بھوک کے سبب یا اس کے ڈر کے مارے اس کو مان لیں گے کیونکہ اس کا فتنہ مدہوش و حیران کر دے گا اور اس کا زمین پر جلدی سے پھر جانا ان کو اس کے حال کو سوچنے کا موقع نہ دے گا۔ اسی وجہ سے انبیاء نے اس کے فتنہ سے لوگوں کو ڈرایا ہے اور اس کے نقص و عجز پر آگاہ کر دیا اور جن لوگوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے گا وہ اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے اور جو خوارق اس سے صادر ہوں گے وہ ان سے اس کے قریب میں نہ آئیں گے

کیونکہ وہ اس کے کذب اور عجز کے دلائل جانتے ہوں گے اور وہ اس کے حال سے واقف ہوں گے۔ اسی وجہ سے جس شخص کو وہ قتل کر کے جلادے گا وہ اس کو صاف کہے گا کہ تیرے اس فعل سے میرا یقین بڑھ گیا ہے۔“

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون و شروح میں حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کا نزول اور دجال و یاجوج و ماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم و بیان کیا گیا ہے اور ان امور کو ایسا یقینی سمجھا گیا ہے کہ ان کو اہل سنت کے اعتقادات میں داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فقہ اکبر میں اور ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں فرمایا ہے۔
 وخروج الدجال و یاجوج و ماجوج کما قال تعالیٰ حتیٰ اذا فتحت یاجوج و ماجوج و هم من کل حدب ینسلون۔ و طلوع الشمس من مغربها کما قال تعالیٰ یوم یاتی بعض آیات ربک لایتفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا..... و نزول عیسیٰ من السماء قال اللہ تعالیٰ انه لعلم للساعة وقال و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزوله عند قیام الساعة فیصیر الملل و احدة و هی ملة الاسلام الحنیفیة و فی نسخة قدم طلوع الشمس علی البقیة و علی کل تقدیره قالوا او المطلق الجمیعة و الافترتیب القضیة ان المهدی یتظهر اولاً فی الحرمین الشریفین ثم یاتی بیت المقدس فیاتی الدجال و یحصره فی ذالک الحال فینزل عیسیٰ علیہ السلام من المعارة الشرقیة فی دمشق الشام و یجئ الی قتال الدجال فیقته بضربة فی الحال فانه ینزوب کالمح فی الماء عند نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء فیجتمع علیہ السلام بالمهدی و قد اقيمت الصلوة فیبشر المهدی لعیسیٰ علیہ السلام بالتقدم فیجتمع معللاً بان هذه الصلوة اقيمت لك فانت اولی بان تكون الامام فی هذا المقام و یقتدی به لیظهر متابعة لبیننا ﷺ کما اشار الی هذا المعنی ﷺ بقوله لو کان موسیٰ حیاً لما وسعه الا اتباعی و قد بینت و جه ذلک عند قوله تعالیٰ و اذاخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب و حکمة ثم جاء کم رسول الایة۔ فی شرح الشفاء و غیره و قد ورد انه یبقی فی الارض اربعین سنة ثم یموت و یصلی علیہ المسلمون و یدفنون علی مارواه الطیالسی فی مسنده و روى غیره انه یدفن بین النبی ﷺ و الصدیق و روى انه یدفن بعد الشیخین فهینا للشیخین حیث اکتفا بالنبیین و فی رواية انه یمکث سبع سنین قیل و هی الاصح والمراد باربعین فی الروایة الاولى مدة مکته و بعده فانه رفع وله ثلث وثلثون سنة..... حق کاین ای ثابت و امر قدیم۔
 (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶، ۱۳۷)

”دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ وہ ہر بلندی سے دوڑیں گے اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ جس وقت خدا کی بعض نشانیاں آئیں گی اس دن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا اس کا ایمان نفع نہ دے گا اور حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰؑ) قیامت کی ایک نشانی یا اس کے علم و شناخت کی دلیل ہیں اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰؑ پر ان کی موت سے پہلے یعنی قیامت کے قریب ایمان نہ لائے گا اور اس وقت سبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا۔ یہ سب امور حق اور ثابت ہیں۔ فقہ اکبر کے بعض نسخوں میں آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی امور سے پہلے ہوا ہے۔ اس

صورت میں داؤءِ حرف عطف مطلق جمعیت کے لیے ہوا اور ترتیب امور مذکورہ کی اس طرح پر ہوگی کہ اول امام مہدی حرمین میں ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ بیت المقدس میں آئیں گے۔ اس وقت دجال آئے گا اور اس کا محاصرہ کر لے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے اور دجال کے قتل کی طرف متوجہ ہو کر ایک ہی وار سے اس کو مار ڈالیں گے۔ وہ ان کے اترنے کے وقت نمک کی طرح پکھلنے لگے گا (مگر اس کی جان انھیں کے ہاتھ سے نکلے گی) پھر حضرت عیسیٰ اور مہدی ایک جگہ جمع ہوں گے اور نماز کے لیے تکبیر ہوگی تو حضرت مہدی حضرت عیسیٰ کی طرف نماز پڑھانے کے لیے اشارہ کریں گے وہ اس سے انکار کریں گے یہ کہہ کر کہ آپ ہی کی امامت کے لیے یہ تکبیر ہوئی ہے۔ لہذا آپ ہی اس کے مستحق ہیں اور آپ ان کے مقتدی بن جائیں گے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت ﷺ کے تابعین میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا کہ اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی سے چارہ نہ ہوتا۔ اس کی وجہ اس قولی خداوندی کی شرح میں بیان ہوئی ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) آئے تو تم پر اس کا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔ شفا کی شرح وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین میں چالیس برس رہیں گے اور پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ یہ ابو داؤد طیالسی کی مسند میں روایت ہے اوروں کی روایت میں ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبر کی قبر کے بیچ میں دفن کیے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ شیخین (صدیق اکبر اور فاروق) کی قبر کے بعد دفن کیے جائیں گے۔ اس صورت میں شیخین کے لیے مژدہ ہے کہ شیخین دونوں (آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح علیہ السلام) کے بیچ میں مدفون ہوں گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین میں سات سال رہیں گے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے اور چالیس سال ٹھہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہیں گے کیونکہ ازاں جملہ تینتیس برس انھوں نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا میں بسر کیے اور جب وہ اٹھائے گئے تھے تو ان کی تینتیس سال کی عمر تھی۔“

اور شرح عقائد نسفی میں ہے۔ وما اخبر به النبي عليه السلام من اشراط الساعة اى من علاماتھا من خروج الدجال و دابة الارض و ماجوج و ماجوج و نزول عيسى من السماء و طلوع الشمس من مغربھا فهو حق لانھا امور ممكنة اخبر بها الصادق قال حذيفة بن اسيد الغفاري طلع النبي ﷺ علينا و نحن نتذاكر فقال ماتذكرون قلنا، تذكر الساعة قال انها ان تقوم حتى تروا قبلھا عشر آيات فذكر الدخان و الدجال و الدابة و طلوع الشمس من مغربھا و نزول عيسى بن مريم و خروج ماجوج و ماجوج و ثلاثة خسوف الخ۔ (شرح عقائد ص ۷۳ مکتبہ خیر کثیر کراچی)

”آنحضرت ﷺ نے جو علامات قیامت (یعنی اس سے پہلے آنے والی چیزوں) کی خبر دی ہے یعنی دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) وہ حق (واقع ہونے والے) ہیں کیونکہ یہ ایسے امور ہیں جو ممکن الوقوع ہیں اور مخبر صادق (آنحضرت ﷺ) نے ان کے وقوع کی خبر دی ہے۔ حذیفہ بن اسید غفاری فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دن تشریف لائے تو ہم کچھ مذاکرہ کر رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لو گے۔

پھر آپ ﷺ نے دخان، دجال، دابۃ الارض، طلوع آفتاب از جانب مغرب، نزول حضرت مسیح، خروج یاجوج و ماجوج اور زمین کا خسوف اور یمن سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا۔“

یہ حدیث حذیفہ بن اسید کی جس کا شرح عقائد میں حوالہ دیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳) میں مروی ہے اور صحاح میں ایسی بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں قادیانی اور اس کے حواریوں کی تاویلات مذکورہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے ایک باب منعقد کر کے اس میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کا یہ مضمون ہے۔ قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تكون السجدة الواحدة خیراً من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوہریرۃ و اقرؤا ان شئتم و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ و یوم القیامۃ یكون علیہم شہیداً۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۰ واللفظ، مسلم ج ۱ ص ۸۷)

”عنقریب حضرت ابن مریم حاکم عادل اتریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کریں گے۔ وغیرہ وغیرہ اس حدیث کے آخر میں راوی حدیث ابوہریرہ کا یہ قول منقول ہے کہ چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لیے) یہ آیت پڑھ لو جس میں ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے ایسا کوئی نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔“

اور اس میں بالاتفاق اہل اسلام و گروہ مسیحائی میرزا کی (یہ) کے ضمیر سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں اگرچہ (موتہ) کے ضمیر سے مراد میں اختلاف ہے۔ اس سے بلا نزاع و بے اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث میں راوی ابوہریرہ اور اس کے مخرجین امام بخاری و مسلم کے نزدیک حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسیٰ یا مثالی مسیح کا۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ قوله ثم یقول ابوہریرۃ اقرؤا ان شئتم و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ فہیہ دلالة ظاهرة علی ان مذهب ابی ہریرۃ فی الایۃ ان الضمیر فی موتہ یعود علی عیسیٰ علیہ السلام۔ (شرح مسلم نووی ص ۸۷ ج ۱)

”ابوہریرہ کے اس قول سے کہ چاہو تو یہ قول خداوندی پڑھ لو۔ و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابوہریرہ کا اس آیت میں یہی مذہب تھا کہ اس میں لفظ موتہ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔“

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشق میں جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اس کے نام کے ساتھ جا بجانی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ پر فیحصر نبی اللہ ایک جگہ ثم یهبط نبی اللہ و جگہ ہے فیرغب نبی اللہ چنانچہ ارشاد ہے۔ یحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ حتی یکون راس النور لاحدھم خیراً من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ فیرسل اللہ علیہم النعف فی رقابہم۔ فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام یدعوا اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبرا لاملأہ زہمہم و تنتہم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۱، ۳۹۲ باب ذکر الدجال)

”خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے (یا جوج ماجوج) کے محاصرہ میں آ جائیں گے اس وقت گائے کی سری (کھانے کے لیے) سودینار سے ان کو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ اور آپ کے ساتھ والے خدا کی جناب میں رغبت (دعا) کریں گے تو خدا تعالیٰ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں پھوڑا پیدا کر دے گا پھر وہ سب کے سب ایسے مرجائیں گے جیسے ایک جان مرقی ہے۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ پہاڑ سے اتر آئیں گے اور اپنے ساتھ والوں کو بلائیں گے تو زمین پر باشت بھر ایسی جگہ نہ پائیں گے جو ان کی نعشوں اور بدبوؤں سے بھری نہ ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے خدا سے دعا مانگیں گے۔“

یہ الفاظ بھی صاف شہادہ و ناظر ہیں کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسیٰ یا مثالی مسیح۔

اور سنن ابوداؤد میں آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اس میں بھی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اس کے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ انه قال لیس بینی و بینہ نبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام و انہ نازل۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵ باب خروج الدجال)

”آحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ میں اور اس میں (یعنی عیسیٰ علیہ السلام میں) کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ اترنے والے ہیں۔“

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات کتب حدیث میں اور بہت ہیں جن میں گروہ قادیانی کی سابق تاویلات کا دخل نہیں ہے۔ ہاں ان احادیث کو آپ بر ملا موضوع قرار دیں یا اس میں یہ نئی تاویل کریں کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے تو اس سے قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آنحضرت ﷺ اس کی نفی نہ کرتے اور نہ فرماتے کہ میرے اور اس کے مابین کوئی نبی نہیں کیونکہ محدث تو آنحضرت ﷺ اور آنے والے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

لیلة القدر اور عید آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے میں جو اقوال علمائے اسلام ہیں ان کی نقل کی اس مقام میں ضرورت نہیں ہے وہ تمام لوگوں میں معروف و مشہور ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام و خروج دجال و یا جوج و ماجوج میں قادیانی اور اس کے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام میں جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہیں ان کے وہی معنی مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہیں۔ قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین و مغز شریعت قرار دیا ہے۔ یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہ نہیں ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کیے جائیں جو نہ صحابہ کے خیال میں آئے ہوں نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ میں آتے ہوں اور نہ قرون ثلاثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنی یہ ہیں کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) اولہ شرعیہ سے ثابت ہوں اور قرون ثلاثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں مگر لوگوں کی غفلت یا نادانگی سے متروک و مہجور ہو گئے ہوں ان کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جائے اس پر دلیل یہ ہے کہ تجدید دین کا

۱۔ ابن ماجہ ص ۲۹۹ باب کفۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ پھر میں اتر دوں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔

۲۔ یعنی زمانہ صحابہ کرام، عہد تابعین اور عہد تبع تابعین (ع۔ ح)

حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونوں کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس میں احداث نہ پایا جائے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتی یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید احیاء و ترویج اصول و مسائل اسلام کا نام ہے، تو ظاہری علوم اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اس کے اتباع نے جو آنے والے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہیں جو ان کے زعم میں حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتیں صرف قادیانی میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بیان میں انھوں نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے۔ آنے والے مسیح کی نسبت یہ کہیں بیان نہ ہوا تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جن میں قادیانی صاحب ہیں) فارسی الاصل ہیں۔ ایسا ہی کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آنے والا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہ ہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اس کے حواریوں کی من گھڑت ہے جس کو انھوں نے آنحضرت ﷺ پر ایک سوال و جواب وضع کر کے اس سے نکالا ہے۔ جس کا بیان صورت مسئلہ میں کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے تو متعدد حدیثوں میں آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے جیسے منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے بالوں کا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گوں ہونا جو انھوں نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مسیح بن مریم کا بھی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ وارانى اللیل عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل ادم کما حسن ماتری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکیہ رجل الشعر یقطر راسہ ماء واضعاً یدیه علی منکیہ رجلین وهو یطوف بالبيت فقلت من هذا فقالوا هذا المسيح بن مریم۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۸۹ باب واذکر فی کتاب مریم)

”میں نے (خواب میں) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے۔“

ہاں مجاہد کی حدیث میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری (ایضاً) میں ہے۔ مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرخ رنگ و جعد دیکھا۔ اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اس کے حواریوں نے یہ افتراء کیا ہے کہ عیسیٰ یا مسیح بن مریم دو ہیں ایک حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل جن کو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنے والا عیسیٰ یا مسیح بن مریم جس کو گندم رنگ اور سیدھے بالوں والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہیں۔ مگر یہ نہ سوچا کہ یہ لفظی اختلاف یوں رفع ہو سکتا ہے اور علمائے اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ گندم رنگ و سیدھے بال والے تھے۔ ایک روایت میں جو ان کو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا گندمی رنگ بال پر سرخی تھا اور جعد آپ کے جسم میں تھی نہ بالوں میں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا ہے کہ سالم کی روایت میں ہے۔ ووقع فی رواية سالم الاتمية فی نعت عیسیٰ انه ادم سبط الشعر وفی الحديث الذی قبل فی انه عیسیٰ انه جعدو الجعد منه البسط فیمكن ان یجمع بینهما بانه سبط الشعر و وصفه بالجعودة فی جسمه

لافی شعرہ والمراد بذلک اجتماعہ و اکتنازہ وهذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی کونہ ادم
واحمر والاحمر عند العرب الشدید البیاض مع الحمرة والادم الاسمر ويمكن الجمع بین
الوصفین بانہ احمر لونه بسبب کالتعب وهو فی الاصل السمر وقد وافق ابو هريرة علی ان عینی احمر.

(فتح الباری ج ۶ ص ۲۵۰ باب واذکر فی الکتاب مریم)

”آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا ہے کہ وہ
بعد تھے جو اس کی ضد ہے مگر ان دونوں روایتوں میں یوں موافقت ہو سکتی ہے کہ آپ کے بال تو سیدھے تھے مگر
بعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا بدن بعد یعنی کسا ہوا اور مضبوط تھا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا
کہ آپ کی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تھے یا سرخ رنگ جس سے یہ مراد ہو سکتی ہے وہ تھے تو
گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔“

عبدالرحمن بن آدم کی روایت میں ہے۔ وفی رواية عبدالرحمن بن ادم عن ابی هريرة فی نعت
عیسیٰ انه مربوع الی الحمرة والبیاض. (فتح الباری ص ۳۵۰ ج ۶ باب واذکر فی الکتاب مریم)
”ان کے رنگ میں سرخی و سپیدی دونوں موجود تھیں۔“

کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے۔ ویجوز ان یأول ویجمع بینہما بانہ لیس احمر صرافا بل
هو مائل الی الادمہ. (حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۲۸۹ حاشیہ نمبر ۱۳)

”حضرت عیسیٰ کو سرخ و گندم رنگ کہنا یوں جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل
بگندم گونی تھے۔“

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسیٰ کی نعت میں دو متضاد صفات جیم اور خفیف کا درود ہے جس کو باہم یوں
متوافق کیا گیا ہے۔ لا مانع ان یکون مع کونہ خفیف اللحم جسیما بالنسبة لطوله ولو کان غیر طویل
لاجتمع لحمه وکان جسیما. (فتح الباری ص ۳۵۰ جلد ۶ باب ایضا)

”وہ بلحاظ طول قامت جیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔“

اس اختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالے کہ حضرت موسیٰ دو تھے ایک جیم دوسرے خفیف۔

اس کی دوسری نظیر خود آنحضرت ﷺ کی نعت وعلیہ میں یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث میں
آپ ﷺ کو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں آنحضرت ﷺ کی نعت میں ابو طالب کا
شعر منقول ہے جس میں آپ ﷺ کو ابیض کہا گیا ہے۔

وابیض یستقی الغما بوجہ
ثمال الیثمی عصمة للارامل

(بخاری ص ۱۳۷ ج ۱ باب سوال الناس الامام الاستقاء اذا قحطوا)

اور ثمال ترمذی میں ہے۔ کان رسول اللہ ﷺ ابیض کانما صیغ من فضة. (شکل ص ۲)

کان رسول اللہ ﷺ ربعة۔۔۔ اسمر اللون. (شکل ترمذی ص ۱)

کان رسول اللہ ﷺ مربوعا. (شکل ترمذی ص ۳)

لم یکن بالجمع القطط ولا بالسط کان جعدا رجلا. (شکل ترمذی ص ۱)

کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے بنائے گئے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ

گندم رنگ تھے۔ چنانچہ شاکل ترمذی میں موجود ہے۔ اس اختلاف کو یوں ہی متوافق کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ اور روایت میں صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپ ﷺ کے بالوں کو سیدھا بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ شاکل میں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جس کو یوں ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ ان میں کسی قدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور موئے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہیں نکالا کہ جناب رسول اللہ ﷺ دو تھے۔ ایک گورے رنگ کے دوسرے گندی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسی قدر شکن دار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہیں؟

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گون ہونے سے کوئی شخص مسیح نہیں ہو جاتا جہاں تک کہ بقیہ صفات مسیح اس میں نہ ہوں۔ گندم گون ہزاروں مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہیں پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اتباع قادیانی سے کوئی شخص منصف و طالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اس کو دجال سمجھے اور اس کے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز ”پاک تثلیث“ نصف عیسائیت ہے۔ عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (مال) اور ان دونوں نے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ لوگوں کو عیسائی بنانے میں صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دیں اور ان تینوں کو ایک خدا کہہ دیں جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔ یہ بات آپ اس وقت نہیں کہتے تو آئندہ سال کہیں گے اور لوگوں کو پورا عیسائی بنائیں گے۔ آپ کا یہ ارادہ نہ ہوتا تو حرف تثلیث آپ کی تحریر میں نہ آتا اور نہ اس کو پاک کہا جاتا۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے۔ نحن ابناء اللہ و احباءہ (المائدہ ۱۸) بائیکل سے ثابت ہے کہ عیسائیوں نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندوں کو ابن اللہ کہا ہے اور قرآن میں ان کے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ نیز اسی کی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگوں کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقہ خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو اٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیوں نہ ہو) خدا تعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہُ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اور قادیانی کا محدث ہونے کا دعویٰ کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختم نبوت کو نبوت کلی و تشریحی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت و خاتم النبیین اپنے اطلاق و عموم کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر مطلق نبوت کو ختم کرتی اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسا کوئی شخص نہ ہوگا جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور آنحضرت ﷺ نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے اور خصوصیت کے

ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروقؓ کا نبی نہ ہونا ظاہر فرمادیا ہے۔

ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل نسو سہم الانبیاء کلہما ہلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی و سبکون خلفاء۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۱ باب ما ذکر من بنی اسرائیل)

”بنی اسرائیل کی سرداری انبیاء کرتے جب کوئی نبی ان میں فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا صرف خلفاء ہوں گے۔“

ابوداؤد کی حدیث میں آپ ﷺ سے منقول ہے کہ میری امت میں تیس شخص ایسے جھوٹے ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں میری امت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی جن کو ان کا مخالف ضرر نہ پہنچائے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ سَبْکُونُ فِی اُمَّتِی کَذٰبُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّہُمْ یَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷ کتاب ذکر الفن و دلالتہا)

ان ارشادات نبویہ کے جملہ لانیسی بعدی میں لفظ نبی کمرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسا کوئی نہ ہوگا جس پر لفظ نبی بولا جاسکے۔ اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپ ﷺ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں آیا ہے۔ قال النبی ﷺ لقد کان فیما کان قبلکم من الامم فاس محدثون فان یک فی امتی احد فانه عمر۔ قال النبی ﷺ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلّمون من غیر ان یمکنوا انبیاء فان یک فی امتی منهم احد فعمر قال ابن عباس من نبی ولا محدث۔

(بخاری ج ۱ ص ۵۲۱ باب مناقب عمر بن الخطاب)

”تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوتے تھے۔ اس امت میں محدث ہے تو وہ عمر فاروقؓ ہے۔ یہ بھی آپ سے ان کتابوں میں منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہ ہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہم کلام (مخاطب) ہوتے۔ میری امت میں ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے۔“

ابن عباسؓ کی روایت میں آیت وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ وَلَا نَبِیٍّ میں لفظ نبی کے بعد یہ لفظ وَلَا محدث بھی پڑھا گیا ہے اور صحیح مسلم میں لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔

یہ اقوال نبوی صاف و صریح ناظر ہیں کہ پہلی امتوں کے محدث باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ یا ملائکہ کے ہم کلام و مخاطب ہوتے تھے نبی نہ کہلاتے تھے۔ اب خاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروقؓ کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت میں آیا ہے۔ لو کان بعدی نبی لکان عمرو ابن الخطاب (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹ باب مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروقؓ ہوتے۔ جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے اور اس لفظ کا اطلاق ان پر نہیں ہو سکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا میں ان کا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے اور جبکہ آیہ قرآن کی عموم و اطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم و خصوص دونوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن و حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے۔ و بناء علیہ وہ خود ایک قسم کا

نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریحی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لیے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جوئی شریعت نہ لاتے بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے۔ یہی امر اس کے قصیدۃ الہامیہ کے اشعار ذیل سے جواز الہ میں منقول ہیں سمجھ میں آتا ہے۔

علم است ز آسمان بزمین سے رسائل
گر بشنوم غلویمش آں را کجا برم

(ازالہ ص ۱۶۲ خزائن ج ۳ ص ۱۸۱)

من می زیم یوحی خدائے کہ ہاں ست
پیغام اوست چوں نفس روح پرورم

(ازالہ ص ۱۶۶ خزائن ج ۳ ص ۱۸۲)

من عیستم رسول و نہ آورده ام کتاب
ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذر م

(ازالہ ص ۱۷۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۵)

یہ ابیات صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں، صاحب وحی ہیں، منذر ہیں، پیغمبر ہیں سب کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اس میں عموم و خصوص نصوص قرآنیہ و نبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعویٰ نبوت و تکذیب نصوص قادیانی کے دجال و کذاب ہونے پر بڑی روشن و قوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت ﷺ نے دجال فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد میں صاف تصریح ہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے منقول ہے لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریباً من الدنین کلہم یزعم انه رسولہ اللہ۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام، مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ کتاب الاھن والشرار السنۃ)

۱۔ ہر چند ان ابیات میں آپ نے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورِ حق ازالہ اوہام پر اپنے حق میں لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکا دہی ہے۔ اس پر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپ نے لالہ میں اپنا رسولِ مہرِ بزبان حضرت مسیح ہونا آپ نے بزمِ خود قرآن سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ”اس سلسلہ کا خاتم باقتدار نسبت تامہ وہ مسیح بنی مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بنجہم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمانِ جعلناک المسیح ابن مریم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے و کان اللہ علی کل شیء قدیدر اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے۔ وہ بھی اس کے مثل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور احمدی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ و میبشراہو رسول یتانی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامعِ جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجر د احمد (خود بدولت) جو اپنے اندر حقیقتِ عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا ہے۔“ (ازالہ ص ۱۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۱۲) اور جس فرمان کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ ازالہ میں آپ نے بیان کیا اور فرمایا ہے۔ ”اس عاجز کا نام مسیح بن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام میں فرما دیا۔ جعلناک المسیح ابن مریم۔“ (ازالہ ص ۵۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۰۹) یہ عبارت صاف باطل ہے کہ آپ اپنے آپ کو شہادت قرآن رسول سمجھتے ہیں۔ پھر اس بیت میں اپنی رسالت سے انکار مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور الزام دعویٰ رسالت سے بچنے کے سوا کیا معنی رکھتا ہے؟

”آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تقریباً تیس دجال کذاب پیدا نہ ہوں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔“

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ قال رسول اللہ ﷺ یكون في آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بمالم تسمعون انتم ولا اباءكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم۔ (مسلم ص ۱۰۱ ج ۱ باب النهي عن الرواية عن الضعفاء الاحياط في تحملها)

”آخر زمانہ میں ایسے دجال کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں سنائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ ان سے بچتے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور کسی بلا میں نہ ڈال دیں۔“

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے۔ قال ثعلب كل كذاب فهو دجال و قيل الدجال المموه يقال دجال فلان اذا موه ودجل الحق بباطله اذا غطاه۔ (شرح مسلم ص ۱۰ ج ۱ باب ايضا)

”ثعلب نے کہا جو جھوٹا ہو وہ دجال ہے۔ بعض نے کہا دجال وہ ہے جو باطل پر حق کا طمع چڑھائے یا حق کو باطل سے ڈھانک دے۔“

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ قد ظهر مصداق ذلك في آخر زمن النبي ﷺ فخرج مسيلمة باليمامة واسود العنسي باليمن ثم خرج في خلافة ابى بكر طليحة بن خويلد في بني اسد بن خزيمه وسجاح التميمية في بني تميم..... وقتل الاسود قبل ان يموت النبي ﷺ وقتل المسيلمة في خلافة ابى بكر. وتاب طليحة ومات على الاسلام على الصحيح في خلافة عمر و نقل ان السجاح ايضاً ثابت واخبار هؤلاء مشهورة عند الاخباريين ثم كان اول من خرج منهم المختار بن ابى عبيد الثقفي غلب على الكوفة في اول خلافة بن زبير. فظهر محبت اهل البيت ودعا الناس الى طلب قتلة الحسين فنبههم فقتل كثير ممن باشر ذلك او اعان عليه فاحبه الناس ثم انه زين له الشيطان ان ادعى النبوة وزعم ان جبرائيل ياتيه. فروى ابو داود الطيالسي باسناد صحيح عن رفاعه بن شداد قال كنت ابطن شئ بالمختار فدخلت عليه يوما فقال دخلت وقد قام جبرئيل قبل من هذا الكرسي. وروى يعقوب بن سفيان باسناد حسن عن الشعبي ان الاخنف بن قيس اراه كتاب المختار اليه يذكر انه نبي وروى ابو داود. في السنن من طريق ابراهيم النخعي قال قلت لعبيدة بن عمرو اتري المختار منهم قال اما انه من الرؤس وقتل المختار سنة بضع وستين و منهم الحراث الكذاب خرج في خلافة عبد الملك بن مروان فقتل و خرج في خلافة بنى العباس جماعة۔ (فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۴، ۳۵۵ باب علامة النبوة في الاسلام)

”اس حدیث کا صدق آنحضرت ﷺ ہی کے آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ یمامہ میں مسیلہ کذاب ایسا نکلا۔ یمن میں اسود عنسی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں طلحہ اور سجاح نکلتے۔ اسود تو آنحضرت ﷺ کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلہ خلافت ابوبکرؓ میں اور طلحہ تابع ہوا اور اسلام کی حالت میں مرا اور سجاح بھی تابع ہوئی۔ ان کے حالات اہل تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے مختار بن عبید نکلا۔ اس نے ابن زبیر کی شروع خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا۔ سو پہلے تو اس نے محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اس کی طرف لوگوں کو بلایا پھر یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبرائیل آتے ہیں۔ چنانچہ ابوداؤد طيالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ میں ایک دن مختار کے

پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی اس کرسی سے جبرائیل اٹھ کر گئے ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے شععی سے نقل کیا ہے کہ اخف ابن قیس نے ان کو مختار کا ایک خط دکھایا جس میں اس نے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا۔ ابوداؤد نے سنن میں عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا۔ یہ مختار ۶۰ھ میں مارا گیا اور من جملہ ان کے حادث کذاب ہے جو خلافت عبدالملک بن مروان میں نکلا اور مارا گیا۔“

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر دعویٰ کیا کرتا ہے کہ جبریل میرے سامنے کھڑے نہیں جو کچھ مجھ سے کہتے ہیں میں وہی لوگوں کو سناتا ہوں۔

اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں۔ اول! یہ کہ ہر چند نبی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس پر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے حق میں لفظ نبی کا اطلاق کیا اس میں الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقت نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم! یہ کہ ان احادیث میں ان لوگوں کو دجال و کذاب کہا گیا ہے جو نبوت انہیں کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کریں اور مستقل ہی کہلاویں جیسے میلہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع آ گیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کے ساتھ دعویٰ نبوت کرتے ہیں۔ لہذا وہ ان احادیث کے مصداق نہیں ہو سکتے اور نہ دجال کذاب کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان دونوں عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوت کا وہ دعویٰ ہے مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔

اس کی عبارت توضیح مرام میں منقول ہے صاف تصریح ہے کہ حدیث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر کھولے جاتے ہیں اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں با واز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز نبی کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔ الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی۔ لتبار حصول نوع من انواع النبوة۔“ (توضیح مرام ص ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ ج ۳ ص ۶۰، ۶۱) جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ مرزا کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے اور حدیث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق میں مساوی ہیں۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص اور اس سے نفی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور اس میں صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ آپ نے نبوت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھتے ہیں اور حقیقت اور معنی نبی ہونے کے مدعی ہیں اور عبارت منقولہ سابقہ میں آ

۱۔ جبرائیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپ کی مراد یہ ہے جبرائیل کی علی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرائیل کیونکہ آنحضرت ﷺ پر نزول جبرائیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہیں یا شاید اس اصول کے برخلاف ہے کہ جبرائیل اپنے ہیذ کو اڑے جدا نہیں

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جس کے مدعی کو آنحضرت ﷺ نے دجال کہا ہے نبوت مستقل سے مخصوص نہیں یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ میں وارد ہے اور نہ اور کہیں اس کا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت غیر مستقل کا مدعی بھی ویسا ہی دجال و کذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقل اور ابوداؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق و صراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہوں گے جیسے بنی اسرائیل میں ہوتے تھے جو نبی شریعت لاتے بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ایسے ہی نبیوں کو ذکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی کہلائے گو دعوائے استقلال نبوت نہ کرے، بلکہ پیروی خاتم النبیین ﷺ کا مدعی ہو وہ دجال و کذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق و سیاق میں بلا دلیل تخصیص کریں گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دیں گے تو یہ ان کے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ بریں قادیانی کا یہ دعویٰ اتباع آنحضرت ﷺ اور عدم استقلال دعویٰ رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب آپ کا یہ دعویٰ نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدوں میں بلا خلاف مانا گیا تو دعویٰ نبوت مستقل بھی آپ سے بعید نہیں ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ فتح الباری کی عبارت میں گزرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع میں آئے گا۔ چنانچہ طبرانی کی روایت میں ہے۔ واما الذی یدعیہ فانه یرجی اولاً فیدعی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوة ثم یدعی الالهیة کما اخرج الطبرانی من طریق سلیمان ابن شہاب قال نزل علی عبد اللہ ابن المعتمو وکان صحابياً فحدثنی عن النبی ﷺ انه قال الدجال لیس فیہ خفاء یحیی من قبل المشرق فیدعوا الی الدین فیبع ویظہر فلا یزال حتی یقدم الکوفة فیظہر الدین والعمل بہ فیبع وبعث علی ذلک ثم یدعی انه نبی فیفرغ من ذلک کل ذی لب و یفارقہ فیمکث بعد ذلک فیقول انا اللہ فتغشی عینہ و تقطع اذنه ویکتب بین عینہ کافر۔

(فتح الباری ج ۱۳ ص ۷۹ باب ذکر الدجال)

”دجال پہلے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلائے گا جب لوگ اس کے اس دعوے کے سبب پیرو ہو جائیں گے اور کوفہ وغیرہ میں اس کا تسلط اور تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعوائے نبوت کرے گا جس سے عقلمند لوگ گھبرائیں گے اور اس سے جدا ہوں گے پھر وہ دعوائے خدائی کرے گا اس وقت اس کی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا جائے گا۔“

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ اب تو اس کو دعوائے نبوت تبعی ہے۔ پھر دعوائے نبوت مستقل ہوگا۔ پھر دعوائے انوہیت، یہ گمان آپ کے حق میں بلا برہان نہیں ہے۔ آپ کے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہیں۔ زمانہ تالیف براہین احمدیہ میں آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبہ دین اسلام حضرت مسیح ﷺ کے حق میں وارد ہے۔ حضرت مسیح اس کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معنوی طور پر اس کے مصداق ہیں اور فرمایا کہ ”جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح ﷺ کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تب

آپ کے ہاتھ سے دین اسلام جمع اقطار عالم میں پھیل جائے گا۔“ (دیکھو براہین احمدیہ ص ۳۹۸ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

یہ بات آپ کی مسلمانوں میں مانی گئی تو آپ اب یہ فرما رہے ہیں کہ مسیح گئے گزرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا میں نہیں آسکتے اور جو پیشگوئیاں مسیح کے حق میں وارد ہیں وہ سربسر آپ کے حق میں ہیں اور آپ ہی ان کے مصداق ہیں۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوائے نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپ سے ظہور پائے تو کون سے تعجب کا محل ہے۔

اس دعوائے نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ میں آپ کی نسبت کوئی گمان نہ کرے تو وہی نبوت جمعی اور جزئی (جس کے اب آپ برآمد ہی ہیں) آپ کے دجال ہونے کے لیے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال و کذاب ہے۔

اس میں بھی کسی کو اشتباہ رہے تو اس کی فہمائش کے لیے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اس کے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو ایسی باتیں (یعنی دین کے متعلق) سناوے جو ان کے بزرگوں سے نہ پہنچی ہوں تو وہ دجال ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل اعتقادیہ میں ایسی باتیں کہتا اور قرآن و حدیث کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے اصحاب کبار کے خواب میں بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلمی اور تشریفی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی د غیر تشریفی کو اپنے لیے تجویز کرنا اسی قسم سے ہے پھر اس کے دجال و کذاب ہونے میں کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے وہ اس کے عقیدہ کا ثبوت نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی بے علمی و ناہنجی پر ایک روشن دلیل ہے۔ اس حدیث میں مبشرات یعنی مومنوں کے بچے خوابوں کو نبوت کا ایک جزء قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزئی نبوت اور یہ ظاہر ہے اور ادنیٰ اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء اور ہے جزئی اور، کسی چیز کی جزء پر اس کے کل کا حقیقہ اطلاق نہیں ہو سکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقہ ہوتا ہے۔ جزئی میں کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ ایسا ہی نوع میں جنس مع فعل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر میں جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اس کے اجزاء ہوتے ہیں اور یہ امور جزء میں پائے نہیں جاتے نہ ان میں کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے لہذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہیں کہہ سکتا۔ مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہیں کہہ سکتا اور نہ اس کو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲)۔۔۔۔۔ کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو مسکجبین نہیں کہہ سکتا اور نہ ان اجزاء کو مسکجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے۔ قادیانی نے اپنی بے علمی اور ناہنجی سے اس بات کو نہیں سمجھا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا۔ ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم و دقائق کا دریائے ناپیدا کنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام میں اس کے حق میں لکھ چکا ہے۔

ولا یتنبہی بمعرفہ اللہ لا ساحل لہ وہ اس بات کو غور سے سمجھے اور اب بھی اس کو بے علم سمجھ کر اس کے

۱۔ چنانچہ بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ اور ابی الصالح کی حدیث مرفوعہ میں آیا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چمچا لیسواں حصہ ہے اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ نبیوں کے خواب وہی ہیں یعنی وہی نبوت کا ایک نوع۔ آنحضرت ﷺ کا یہ فرق کرنا اور مومنوں کے خواب کو جزء نبوت اور نبیوں کے خواب کو وہی (یعنی نوع وہی نبوت) قرار دینا صاف مشرہ ہے کہ مومنوں کے خواب نبوت نہیں ہیں بلکہ جزء نبوت ہیں۔ قادیانیو! سمجھو! سمجھو! نہ ہو تو کسی اہل علم سے دریافت کرو۔

اتباع سے ہاتھ اٹھائے ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ سخت چھپتائے گا اور آخر اس کی اتباع سے دست بردار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور قادیانی کا حضرت عیسیٰ مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نص قرآن و مَا قُتِلُوْهُ وَا مَا صَلَبُوْهُ سے انکار ہے اور اس میں آپ نے نیچریوں کی تقلید کی ہے جو عیسائیوں کے مقلد ہیں۔ تفسیر نیچری^۱ لکھا اور اس امر کی تصدیق کرلو۔

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتادیل انکار کرنا قرآن کا انکار کرنا ہے اور ان کی تاویلات میں نیچریوں کا اتباع ہے۔ اس بات میں قادیانی کا قانون قدرت سے استہزاء کرنا بھی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرنا ہے۔ انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا قانون نہیں ہو سکتا اور اس کی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ میں محدود نہیں ہو سکتی۔ اس بات کا قادیانی خود پہلے مقرر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب میں اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔“

(سرمہ چشم آریہ ص ۷۷ خزائن ج ۲ ص ۶۵)

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہیں۔ جتہ اللہ بالذم میں ہے۔ اما الصحيحان فقد اتفق المحدثون علی ان جميع ما فيها من المتصل المرفوع صحيح بالقطع و انهما متواتر ان الی مصنفیہما وانه کل من یہون امرهما فهو مبتدع یتبع غیر سبیل المؤمنین۔ (جزء اللہ بالذم ج ۱ ص ۱۳۳ باب طبقات کتب الحدیث)

”صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مولفوں تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثوں کا اتفاق ہو چکا ہے اور اس امر پر ان کا اتفاق ہے کہ جو شخص ان کی شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ مؤمنوں کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔“

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے۔ غیر نبی کا کشف و الہام حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ (شرح عقائد نسبی میں ص ۲۲) ہے۔ والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفة بصحة الشیء عند اهل الحق۔

”الہام جس کی تفسیر یہ ہے کسی کے دل میں بطور فیض کچھ القاء ہو۔ اہل حق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت اشیاء کے علم و معرفت کا ذیلہ نہیں ہے۔“

ایسا ہی کتب و غیرہ کتب اصول میں ہے تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مہمل کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ خود اپنی صحت و قبولیت میں توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے۔ اہل سنت میں مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے اور اس کے اجمال کی مبین۔

(سنن دارمی ج ۱ ص ۱۳۳ میں باب السنۃ قاضی علی کتاب اللہ) عقد کیا ہے اور اس میں ایک حدیث مرفوع

نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام بیہقی ابن کثیر سے نقل کیا ہے اور (دارمی ج ۱ ص ۴۹ باب التورع عن الجواب فیالیس

۱۔ سرسید احمد خان کی تفسیر جو خود کو منجھ کا منجھ کہتے تھے جس کی وجہ ان کو نیچری کہا جاتا تھا۔

۲۔ یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

فی کتاب والاست) میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے۔ عن عمر ابن الخطابؓ قال انه سیاتی ناس یجادلونکم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

”لوگ قرآن کی تشابہ آیات یعنی جن کی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمہارے سامنے پیش کریں گے۔ تم ان کو احادیث نبویہ سے پکڑنا کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہیں۔“

اور امام شعرانی نے منہج میں کہا ہے۔ اجتمعت الامة علی ان السنة قاضیة علی کتاب اللہ۔ ”امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلف کا فیصلہ کرنے والی ہے۔“

اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدار نجات ٹھہرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی سخت گمراہی ہے اور اس میں بھی اس کا اپنے حق میں درپردہ نبوت کا دعویٰ ہے کیونکہ یہ دعویٰ صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہیں۔ دوسروں کو ولی کیوں نہ ہوں اپنی نجات و حسن خاتمہ کا یقین نہیں ہے تو وہ دوسروں کو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہیں؟

صحیح بخاری میں اکابر صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے چنانچہ ابن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے۔ قال ابن ابی ملیکہ ادرکت ثلثین من اصحاب النبی ﷺ کلہم یخاف النفاق علی نفسه۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲ باب خوف المؤمن ان یحبط عملہ)

”انہوں نے کہا میں نے تیس اصحاب نبویؐ کو پایا یعنی دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق میں نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔“

اور مشکوٰۃ میں حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ میں جاتے تو اتنا درتے کہ آپ کی ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ اسی نظر سے علمائے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہیے۔ شرح عقائد میں ہے۔ ”والامن من اللہ تعالیٰ کفر لانه لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔“ (شرح عقائد ص ۱۶۹ مکتبہ خیر کثیر)

”خدا کے مواخذہ سے بے خوف ہو جانا کفر ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ خدا تعالیٰ سے دبی لوگ بے ڈر ہوتے ہیں جو خسارہ میں ہیں۔“

اور اس میں ہے۔ لا یبلغ الولی درجۃ الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من سوء الخاتمۃ۔ (شرح عقائد ص ۱۶۲)

”ولی انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ براہونے سے باامن ہوتے ہیں۔“

اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔ ورسول اللہ ﷺ مات علی الایمان و لیس هذا النسخۃ فی اصل شارح تصدر لهذا الميدان لکونه ظاهراً فی معرض البیان ولا یحتاج ذکرہ لعلوہ فی هذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحۃ ورود هذا الکلام انه ﷺ من حیث کونه نبیاً من الانبیاء وهم کلہم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتہاء نعتقد انه مات علی الایمان و اما غیرہ من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا نجزم بموتہم علی الایمان و ان ظہر منہم خوارق العادات و کمال الحالات و جمال انواع الطاعات فان مبنی امرہ علی الایمان وهو مستور علی افراد الانسان ولهذا كانت العشرۃ المبشرۃ و امثالہم خائفین من انقلاب احوالہم و سوء اعمالہم فی امالہم۔

(شرح فقہ اکبر ص ۱۳۱ مطبوعہ مجتہائی دہلی ۱۳۳۸ھ)

”آنحضرت ﷺ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا بیان اہم مقام میں اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ چونکہ نبی ہیں اور نبی سب کے سب ابتداء عمر سے انتہاء تک کفر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ لہذا ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ ان کے سوا اور دلیوں کے ایمان پر خاتمہ ہونے کا ہم یقین نہیں کر سکتے اگرچہ ان سے کرامات و کمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہوں کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ ان کا ایمان یقیناً ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگوں پر مخفی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور ان کے امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔“

اور جب اکابر اولیاء کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرہ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد و اقوال کے ساتھ اس کا ولی ہونا ممکن نہیں ہے) یہ دعویٰ کب زیبا ہے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح ﷺ شرک کا ستون ہے۔ ان تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ مجتہدینؒ اور آنحضرت ﷺ کے وقت سے اس وقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح ﷺ کو زندہ سمجھتے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کے نزول کے معتقد ہیں مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہیں ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے سوالی سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا وہ صحیح ہے۔ کتاب و سنت و اقوال علماء امت اس کی صحت پر شاہد ہیں۔ اب مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال، کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اس کو ابتداء سلام کریں اور نہ اس کو دعوت مسنون میں بلائیں اور نہ اس کی دعوت قبول کریں اور نہ اس کے پیچھے اقتداء کریں اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اگر انھیں اعتقادات و اقوال پر یہ رحلت کرے۔ واللہ الموفق للعمل والقبول۔

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

حفیظ اللہ

جواب صحیح ہے..... حسبنا اللہ بس.....

تصدیق علماء دہلی و آگرہ و عرب و حیدر آباد و بنگال و غیرہ بلاد

لاریب فی ان القادیانی الغبی الغوی ابتدع بدعة ضلالة و ابرز فی تحریراته سفاهة و جهالة و زاد فی قلبه و عقیدته مرضا و علالة قد حارف عن مواضعه الکلم والنصوص وانکر ما هو من ضروریات الدین فهو و امثاله من سرقة الدین واللصوص انی لا اشک ان هذا من الدجالین الکذابین والشیاطین الملاعین تاب اللہ علیہ او ابتلاه بالعذاب المہین۔ امین یارب العالمین۔

محمد عبد الجبار عمر پوری مدرس آگرہ سکول

”اس میں شک نہیں کہ قادیانی کج رو۔ بلید نے، بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات میں حماقت ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد میں بیماری بڑھائی ہے۔ کلمات شارح اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتوں کا جو دین سے بدھتا ثابت ہیں انکار کیا ہے۔ وہ اور اس جیسے لوگ دین کے چور ہیں اور وہ دجالین، کذابین اور ملعون شیاطین سے ہیں۔ خدا اس کو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کرے۔“

لاشک فی ان من اعتقد ما بین فی جواب المجیبین الذین صرخوا مطالب ذلک المعتقد فهو ملحد لان ذالک المعتقد منکر اکثر ظواهر الشرع وحکم مثل المنکر مما لا ینفی.

کتبہ احمد حسن دہلوی کلکٹر حیدر آباد دکن

”اس میں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں پر اعتقاد رکھے جو فتوے میں مذکور ہیں۔ وہ لحد ہے کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے اور اس کا حکم مخفی نہیں ہے۔“

طريقة هذا الدجال طريقة ضالة يشهد على ردّها النصوص وقه اصاب من اجاب، عفی اللہ عنہ۔ اسحاق بن عبدالرحمن عربی

”اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اس کا نصوص کو رو کرنا اس پر گواہ ہے۔ اس کے حق میں جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔“

الجواب صحیح (جواب صحیح ہے) محمد بن حسن بن احمد عربی

کل الجواب صحیح لاریب فیہ من انکر فہو ملحد زندیق۔ ابو عبد اللہ النعمان محمد عبدالرحمن

”جواب سب کا سب صحیح ہے اس میں کوئی شک نہیں جو اس کے مضامین کا منکر ہے وہ لحد اور چمپا مرتد ہے۔“ الحق لا يتجاوز عما فی هذه الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

سید محمد ابوالحسن ۱۳۰۵۔ سید محمد عبدالسلام

”حق اس بیان سے متجاوز نہیں جو ان اوراق میں ہے پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا۔“

هذا حکم صحیح لاریب فیہ۔ سید احمد شاہ پوری

من اعتقد ما فی السؤال لاریب فیہ انه مضل وضال وکذاب مفسد دجال لیس فی ردتہ و زندقة و کفرہ مقال قاتلہ اللہ المتعال۔

حرره الراجی رحمۃ اللہ ابو عبد اللہ محمد فقیر اللہ الکنتھوی الشاہ پوری

”جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مندرج ہے اس کی نسبت کوئی شک نہیں کہ وہ خود گمراہ ہے اوروں کو گمراہ کرنے والا۔ کذاب ہے دین میں فساد ڈالنے والا۔ اس کے چھپے مرتد ہونے اور کفر میں کوئی گفتگو نہیں۔ خدا اس کو ہلاک کرے۔“

اقول بتوفیق اللہ الوہاب انه لاریب فی صحة هذا الجواب وانه لاشک فی کفر مرزا الکذاب۔ محمد یوسف

”میں خدا و ہاب کی توفیق سے کہتا ہوں کہ اس جواب کی صحت میں کوئی شک نہیں اور نہ اس کذاب قادیانی کے کفر میں شک ہے۔“

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہوں اس کے کفر میں کچھ شبہ نہیں۔ قادر علی عفی عنہ

حضرت استاذ ناوشینا و شیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔ محمد حسین بنیالوی

جواب صحیح اور درست ہے جواب صحیح اور درست ہے جواب صحیح اور درست ہے

عبد الکریم محمد کرامت اللہ محمد یحییٰ ابوالحسنات

جواب صحیح اور درست ہے جواب صحیح اور درست ہے جواب صحیح اور درست ہے

محمد الطاف حسین عفی عنہ محمد زکریا عفی عنہ ابو الفضل محمد عبدالرحمن

جواب صحیح اور درست ہے

محمد بنیامین خاں

جواب صحیح اور درست ہے

ابو محمد عبدالعزیز

جواب صحیح اور درست ہے

ابوالفضل محمد نصیر الدین

جواب صحیح اور درست ہے

ابو محمد ثابت علی

جواب صحیح اور درست ہے

خادم العلماء محمد عیسیٰ

افادہ الحیب و اجادہ۔ حیب نے اس جواب سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور جواب کھرا دیا۔

ابوالفضل یوسف خانپوری

محمد سراج الدین

”جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔“

الجواب صحیح مالمعجب نجیح۔ ”جواب صحیح ہے اور حیب رستگار۔“ محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گزر چکی تھی۔ فی الحال یہ سوال و جواب سنا گیا۔ بیشک مرزا

قادیانی اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت لحد اور ایک دجال و جالون خیر عنہا سے ہے اور پیر و اس کے گمراہ ہیں۔

فقط فقیر مسعود دہلوی

سجادہ نشین نقشبندیہ خلیفہ امام علی شاہ مرحوم، رہبر چمڑ، پنجاب

حبیب احمد

”یہ جواب صحیح ہے۔“

من اعتقد ما فی السؤال لاشک انه الدجال۔ جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں ہے۔ وہ بلا شک

فتح محمد فتحپوری مدرس دہلی

دجال ہے۔

ومن كان اعتقاده مخالفاً لاهل السنة والجماعة فهو بلا ريب خارج عنه سيما من كان

محمد امان اللہ

اعتقاده مما هو في هذا السؤال مرقوم فهو قطعاً زنديق ومرتد۔

”جس شخص کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے خارج ہو وہ بلا ریب ان کی جماعت سے خارج ہے اور

خاص کر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مرقوم ہے وہ قطعاً چمپا کا کافر و مرتد ہے۔“

حررہ عبدالقادر

ان کان کذا فکذا۔

اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال میں ہے تو اس کا یہی حکم ہے جو جواب میں ہے کہ وہ دجال و کذاب

ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح والمعجب نجیح۔ ”جواب صحیح ہے اور حیب رستگار۔“ محمد عثمان

حقیقت میں ایسا شخص مجملہ ان دجالوں کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اس کا عم و خال ہے۔

اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اسی ملک پنجاب میں کہ جہاں کا ہیوٹی بڑا قابل ہے۔ لوگوں کی سادہ لوحی اس بات

کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جائے۔ مذہب بیکو بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد میں جاری کیا

تھا اور نبوت و ولایت میں ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گھڑی جس کے سینکڑوں پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد

ہو گئے تھے۔ ہنود میں بھی آریہ مذہب پنجاب والوں نے جلد قبول کیا۔

سب باتوں سے قطع نظر کیجئے کہ ان احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہیں محض جاہلانہ

جکڑ بندی ہے جیسا کہ وہری اور عام جہلاء کیا کرتے ہیں مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لی جائیں کہ مسیح ابن مریم سے

یہ مراد اور قتل خنزیر سے یہ الخ تو پھر میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جائے جس کو نہ علم ہے نہ فضل نہ

خاندان نبوت سے ہے۔ اگر سیاحی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں مگر معاذ اللہ ان کو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا کام، خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدوں کے ہاں کا طوہ پوری اڑائیں۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب میں موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہیں کہ امروز فردا میں کوئی نبوت کا مدعی بھی کھڑا ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدا کی کا دعویٰ کر بیٹھے گا اور قطعاً سینکڑوں پنجابی سادہ لوح ان کے بھی مرید ہو جائیں گے۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے۔

ابو محمد عبدالحق (مولف تفسیر حقانی)

علمائے کانیور و علی گڑھ وغیرہ

جس شخص کے یہ اعتقاد اور مقالات ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے۔ وہ بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور لمحہ و زندگی ہے۔ نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطیف اللہ محمد عثمان

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکۃ علی وجہ جاءنا به النبی ﷺ و ینکر نزول جبرائیل علیہ السلام و یقول ان الملائکۃ عبارة من ارواح السیارات و النفوس الفلکیة و یقول ان لیلة القدر عبارة عن الزمان الظلمانی الذی ینقطع فیہ البرکات السماویة و یقول نزول عیسیٰ ابن مریم و رفعه الی السماء بجسده العنصری من المستحیلات و من الاباطیل و یقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشریع جدید لا ختم مطلق النبوة و یقول ان سلسلة مطلق النبوة جاریة غیر منقطعة بعد نبینا ﷺ الی یوم القیامة و یقول ان المسیح الموعود فی الشریعة المحمدیة لیس هو عیسیٰ ابن مریم الذی فات بل الموعود مثیلہ وهو انا الذی انزلنی اللہ فی القادیان وانا الذی نطقت به السنة والقران و یقول المراد بالدجال الذی نطقت به السنة منکرى عقیدتی و یقول ان ظواهر النصوص مصروفة عن ظواهرها و ان اللہ تعالیٰ لم یزل یمین مراده بالاستعارات و الکنایات و مثل ذلك من الاباطیل الخرافات اعادنا اللہ من کل ذلك فلا شبهة عندی فی کفره فهو کافر متعنن معاند للشریعة المحمدیة یرید ابطالها سوّد اللہ وجهه۔

محمد اسماعیل

”چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ کا جو آنحضرت ﷺ نے بیان کیا ہے منکر ہے اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ قائل ہے کہ لیلة القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے جس میں برکات آسمانی منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے کہ جس مسیح کے آنے کا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اس سے عیسیٰ ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے بلکہ اس کا مثیل قادیانی مراد ہے جس کو خدا نے قادیان میں اتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اس کے منکر مراد ہیں اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعاروں میں بیان کیا کرتا ہے ایسے ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک اس مولوی عبدالحق صاحب نے اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک قادیانی کے وہ رسائل تو صحیح مرام و ازالہ اوہام نہ دیکھے تھے جن میں قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ (مرتب)

کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ کافر ہے بدکردار، شریعت محمدیہ کا مخالف اس کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اس کا منہ کالا کرے۔“

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعة
الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه و ارنا الباطل
باطلاً ووفقنا لاجتنابه وانا العبد الکتیب المستغفر للذنوب، محمد ایوب الکوئی صانه الله عن
الغلب الجلی والخفی۔ محمد ایوب ساکن کول

”جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ قادیانی
شریعت محمدیہ ﷺ کے اصول کا منکر ہے اور جو ان کا منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اے خدا تو ہمیں حق
حق کر کے دکھا اور اس کی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے اجتناب کی توفیق دے۔
علمائے بنارس واعظم گڑھ وغیرہ

ہم نے رسالہ فتح اسلام اور توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہیں دیکھے اور ان
میں وہ مقالات اور عقائد جو فتوے میں نقل کیے ہیں پائے۔ ہمارے نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا
قائل احاطہ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے۔

مجھ کو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔ محمد عبدالرحمن غنی عنہ (امام مسجد جامع المحدث بنارس)
الجواب صحیح۔ محمد عبدالجید

الجواب صحیح۔ حیات محمد غنی عنہ

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجھ کو اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عبدالغفور دلی اللہ

بے شک ان عقائد کا معتقد دجال و کاذب ہے۔ شہید الدین احمد بناری

علمائے اُردو و غازی پور و مہد انواں وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔

ابوالخیر محمد ضمیر الحق الاروی

واللہ اعلم۔

الجواب صحیح۔ ”جواب درست ہے۔“ جواب بالصواب ہے۔ الفتاحین محمد اسماعیل

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کے رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے

وصیت علی

خارج ہے۔

میں اس کے ساتھ پورا متفق ہوں۔ ابو محمد ابراہیم (بانی مدرسہ احمدیہ)

گر مسلمانی ہمیں ست کہ مرزا دارد

دائے گرد و نپس امروز بود فردائے

عبدالغفار

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

میں نے ان اور اقوال سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اس کی اصل تصانیف میں

بھی دیکھا۔ میری رائے میں وہ ضرور ان عقائد و مقالات کی نظر سے دجال و کذاب ہے اور پابندی اسلام و اہل سنت سے خارج ہے۔

کتبہ محمد عبداللہ غازی پوری

ابو عبدالودود اور لیس

میں بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں۔

علمائے رحیم آباد ضلع درجہ تہمت

الحمد لله القاهر فوق العباد والحافظ لدينه عن شرور الكذابين اهل الفسء وهو الذى فطر الانام على فطرة الاسلام و جبلهم على الملة الحنفية السمحة البيضاء وهو ذو الجلال والاکرام ثم ضلوا و تهودوا و تنصروا والحدو فى اياته فبعث فيهم رسولا منهم و معجزاته فاسس قواعد الشرع والاركان و اوضع لهم سبل السلام باوضع البيان فرزقوا به السلوك على مناهج الهداية و فاز و اباتباعه معارج السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه و افترى على الله كذبا و كذب على رسوله فكانوا لجهنم حطباً فاتى الله بقوم اذلة على المؤمنين و اعزة على الكافرين فنصرو الحق و حاربوهم و جادلوهم فكذب المفترون على متآخروهم خاسرين منهم الذين حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوقه الله من عباد الناصرين المنصورين على الحق لتشويش مسالكهم و خرم نطاقهم فاستاصلوا بنيانهم و ما اسوء محوا عن صفحات الدهر باطيلهم و ما تنفسوا الم ترالى الذى يدعى انه المسيح الموعود نزوله و ماتفوه من المفتريات التى يابى الله عنها و رسوله كيف اجتري على ذلك و تبوء مقعده من النار و النصوص فى الباب واضحة ليس فيها من الاسرار فان الاحاديث الواردة فى نزول المسيح بعضها لبعض مفسرة فقتل الانسان ما اكفره ولا يرى ان فى بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح و فى بعضها عيسى ابن مريم و فى بعضها ابن مريم فقط و فى بعضها عيسى نبي الله و فى بعضها جملة و امامكم منكم وقعت حالا فلو كان اطلق المسيح على سبيل الاستعارة فلا معنى لهذه القيود و التصريحات يا للعجب، من اجترأ شرار الخلق الذى يصل الناس فى حلية اهل الصلاح و الدلق فلله در من شمر عن ساق جده فى ابطال مزخرفاته و شيد ميژه لا زالة ترهاته فانه اتى بشيء عجيب لا يدركه الا المذرب اللبيب و جاهده مجاهدة اللسان و شوش مسلكه بالقلم و البيان و قعدله كل مرصد حتى احجره و انهزم عدو الله و هرب عن كل مشهد جزاه الله عنا و عن سائر المسلمين خير الجزاء و افاض عليه البركات بكرة و عشيا.

و انا العبد المفتقر عبدالعزیز

”سب تعریفوں کا خدا تعالیٰ مستحق ہے جو تمام بندوں پر غالب ہے اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتوں سے محافظ۔ وہ جس نے لوگوں کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا اور دین یکو۔ آسان، روشن (اسلام) ان کی جبلت میں رکھا۔ پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی نصرانی اور محمد بن گئے تو خدا تعالیٰ نے ان ہی میں سے ایک رسول معجزوں کے ساتھ ان میں بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد اور ارکان بنا دیے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کر دیے جس کی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے لگے اور رسول خدا پر افترا کر کے دوزخ کا ایڈھن بنے تو خدا نے ایسے لوگوں کو پیدا

کیا جو مومنوں کے آگے جھک جانے والے اور کافروں پر غالب آنے والے تھے۔ وہ حق کے مددگار ہوئے اور ان مرتدوں و مفتریوں سے لڑے اور جھگڑے۔ وہ مفتری اوندھے کر کے ناک کے بل گرائے گئے اور خسارہ میں پڑے۔ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوئے جو خدا کے کلام کی اس کے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے ہیں۔ بعد اس کے کہ وہ کلام ان معانی میں ثابت و تحقیق ہو چکا تھا، سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے ایسے لوگوں کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے حق پر مدد دیے گئے ہیں۔ ان مخرفین کی باتوں کو پراگندہ کرنے اور ان کی کمر بند توڑنے کی توفیق دی۔ پس ان حقانیوں نے ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی اور صفحہ روزگار سے ان کی باطل باتیں مٹا دیں۔ ان مخرفین میں سے تم نے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے نہیں دیکھا اور اس کی جھوٹی باتوں کو جن سے خدا اور اس کے رسول اپنے کلام میں انکاری ہیں نہیں سنا، اس نے اس افتراء پر کیونکر جرأت کی اور اپنے لیے آگ میں جگہ بنائی۔ مسیح موعود کے باب میں جو نصوص اور احادیث وارد ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے حق میں روشن بیان ہیں۔ جن میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

احادیث جو اس باب میں وارد ہیں وہ ایک دوسری کی تفسیر کر رہی ہیں۔ انسان (مدعی مسیحیت) ہلاک ہو وہ کیا ناشکر ہے (جو ان احادیث میں تحریف کرتا ہے) وہ یہ نہیں دیکھتا کہ بعض احادیث میں لفظ مسیح وارد ہے بعض میں عیسیٰ بن مریم، بعض میں ابن مریم، بعض میں عیسیٰ نبی اللہ، بعض میں یہ جملہ وارد ہیں کہ حضرت مسیح ایسے حال میں آئیں گے کہ اس وقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدوں اور بیانات احادیث کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اس بدترین غلطی کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقرا اور اہل صلاح کا لباس پہن کر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے۔ جو شخص اس کی طمع سازیوں کے لیے پنڈلی کھول کر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اس کی یہ نیکی خدا ہی کے لیے ہے وہ اس کے جواب میں ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اس کی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہیں سکتا۔ وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اس کی باتوں کو پراگندہ کرتا ہے اور ہر ایک گھات میں اس کے مقابلہ کے لیے جما ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو مسلمانوں سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ہم سب مسلمانوں کی طرف سے جزا خیر دے اور صبح و شام اس پر اپنی برکات نازل کرے۔“

ہكذا قول فيه واعتقادی وبہ ثقتی و علیہ اعتمادی.

”یہی قادیانی کے حق میں میرا قول و اعتقاد ہے اور اسی پر میرا وثوق و اعتماد ہے۔“ عبدالرحیم رحیم آبادی

علمائے بھوپال و عرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت میں یہ عقائد و مقالات داخل نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجود یہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین میں داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات میں پیروان و ہم مشربوں کو ذریات و جال کہہ سکتے ہیں اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہیں ہو سکتا۔ دلیل اس کی حدیث ابو ہریرہؓ ہے۔ قال رسول اللہ ﷺ یكون في آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا ابناءکم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (رواہ مسلم)

”آخر حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال و کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں کہیں

گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے بچے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔“
(مولانا) محمد بشیر سحرانیؒ

مجھ کو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بے شک یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم۔

طريقة الكذاب الدجال مرزا قادیانی طريقة اهل الضلال لاشك في ذلك ومن شك في ضلاله فهو مثله وقد حورت في رسالة رد ما افتراه جازاه الله بما هو اهله. علامه شيخ حسين بن معن الانصاري عربي يمانی.

”کذاب دجال و مرزا قادیانی کا طریق گمراہوں کا طریق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جو اس کے گمراہ ہونے میں شک کرے وہ دیا ہی گمراہ ہے۔ میں نے اس کے مفتریات (جھوٹی باتوں) کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے خدا اس کو اس کے مفتریات کی سزا دے۔“

علمائے لودھیانہ وغیرہ

هذا الجواب مقرون بالصدق والصواب. (مشتاق احمد) ”یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔“
الجواب حق والحق يعلوا ولا يعلی. ”یہ جواب حق ہے اور حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔“
حررہ نور محمد

عبد القادر

الجواب صحيح. ”جواب صحیح ہے۔“

الجواب صحيح. ”جواب صحیح ہے۔“

قدصح الجواب. تحقیق جواب صحیح ہے۔ محمد حسن رئیس و سرگروہ اہل حدیث لودھیانہ

المجيب مصيب. ”مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے۔“ نور الدین خان

علمائے امرتسر، سوچانپور وغیرہ

مقاله القادیانی خلاف مقاله اهل الاسلام. ”جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے۔“
غلام مصطفیٰ

اس میں کچھ شک نہیں کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہیں۔ اللہ جل شانہ مسلمانوں کو ان کی تسلیم سے محفوظ رکھے۔
عبداللہ النبی۔ غلام رسول النبی

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقہ اہل اسلام ہیں۔

انا الراجی رحمة الله غلام الله قصوری
عقائد مرزا باطلہ و اقوالہ عاطلہ. ”مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہیں اور ان کے اقوال بے کار ہیں۔“

احقر العباد غلام رسول امام مسجد میان محمد جان مرحوم
مقاله المرزا فهي مخالف لمذهب اهل السنة والجماعة. ”مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ

غلام محی الدین

اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے۔

۱۔ حضرت مہاں صاحب کے شاگرد تھے اور حضرت سید نواب مدتیق حسن خاں صاحب کے ہاں قیام رکھتے تھے۔ آپ کی تعریف ”الحق المرشح فی حیات اس“ ہے جو سناظرہ تحریری مرزا قادیانی سے ہوا تھا۔

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

محمد ادریس ابو محمد محمد اسمعیل جنجھانوی

ماقال مرزا فی اقوالہ فہو باطل عند اہل الاسلام۔ ”ان اقوال میں جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام

نقد و تحسنت علی

کے نزدیک باطل ہے۔

اس کی (یعنی مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھ کو دکھائی گئی ہیں ان کا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنہ

جماعت معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات کا لحاظ کر کے عقیدہ رکھے گا تو وہ خطا کار مخالف اہل

ابو عبید احمد اللہ

سنت جماعت کا ہے۔

مواہیر خاندان حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی

رب سدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی واجر قلمی بما تحب و نرضی۔

لاریب فیہ ان مدعی الامور المذکورۃ فی السؤال مخالف رسول رب العالمین یتبع غیر

سبیل المؤمنین ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولٰ

و نصلہ جہنم و ساء ث مصیرا۔ متبع فی الاسلام طریقۃ الجاہلیۃ ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن

یقبل منہ و هو فی الآخرۃ من الخسرین۔ من الذین قال فیہم رسول اللہ ﷺ یشکون فی آخر الزمان

دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم وایاہم لا یضلونکم

ولا یفتنونکم رواہ مسلم۔ قال علی القاری فی شرح الفقہ الاکبر ودعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر

بالاجماع و افراخہ مخانیث الہنود والنصارى اکثرہم فمن اضلہم اللہ علی علم فمن یرہبہم بعد

اللہ اسال اللہ الہدی لہی ولہم وسائر المسلمین اللہم اہدنا لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک

تہدی من نشاء الی صراط مستقیم۔

”اے پروردگار میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کا کینہ کھینچ لے اور میری قلم کو اس بات سے

جاری کر جو تو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔“

”اس میں شک نہیں کہ ان امور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہیں رسول خدا کا مخالف ہے، اس راہ کا پیرو

جو مومنوں کی راہ نہیں اور (خدا تعالیٰ فرماتا ہے) جو شخص رسول خدا کی مخالفت کرے۔ بعد اس کے کہ اس کو ہدایت

معلوم ہو چکی ہو اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلے ہم اس کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں، جدھر وہ پھرتا ہے اور اس

کو آگ میں داخل کریں گے اور وہ بری پھرنے کی جگہ ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین شخصوں سے خدا

بہت ناخوش ہے۔ ایک وہ جو اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق اختیار کرتا ہے اور (خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے) جو شخص

بجز اسلام کوئی اور دین اختیار کرتا ہے اس سے وہ دین قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں ہوگا

(یعنی) ان لوگوں میں سے جن کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں

گے وہ تمہیں ایسی باتیں سنائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ

آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے چوزے (اتباع) ہنود اور نصاریٰ

کے منحن ہیں۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ خدا نے ان کو باوجود عالم ہونے کے گمراہ کر رکھا ہے۔ خدا کے سوا ان

کو کون ہدایت کرے۔ میں خدا سے ان کے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے لیے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا تو ہم کو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔“

قولی فی صاحب قادیانی ماقالہ شیخ الاسلام ابن تیمیۃؒ حیث قال کما ان خیر الناس الانبیاء فشر الناس من تشبه بهم من الکذابين وادعی انه منهم ولیس منهم فخیر الناس بعدہم العلماء والشہداء والصدیقون والمخلصون وشر الناس من تشبه بهم یوہم انه منهم ولیس منهم وفی لفظ الحدیث فہو لاء اذل خلق اللہ تسعر بہم النار یوم القیمۃ عیاذا باللہ۔ احمد بن عبد اللہ الغزنوی

”قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم السلام ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علماء اور شہید اور صدیق اور باخلاص ہوں پس جو ان سے مشابہ بن ٹیٹھیں اور یہ جتنا کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور واقعہ میں ایسے نہ ہوں وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہؒ کا قول ہے اور حدیث میں آیا ہے وہ لوگ تمام خلائق سے ذلیل تر ہیں ان کو آگ میں جھونکا جائے گا خدا اس سے بچائے۔“

الحمد للہ اما بعد فیقول الراجی الملتجی الی رحمت ربہ القوی ابو محمد عبدالصمد الغزنوی ان غلام احمد القادیانی الغوی الغبی صاحب العقیدۃ الفاسدۃ والرأی الکاسد ضال مضل زندیق بل هو اضل من شیطانہ الذی لعب بہ وان مات علی ذلک فلا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین لان لا یتاذی بہ اهل القبور۔ عبدالصمد

”سب تعریف خدا کے لیے ہے اس کے بعد امیدوار اور متجی رحمت رب قوی عبدالصمد غزنوی کہتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کج رو و بلید جس کا عقیدہ فاسد ہے اور رائے کھوٹی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے جو اس سے کھیل رہا ہے۔ یہ شخص اسی اعتقاد پر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پائیں۔“

لاریب ان المرزا القادیانی دجال کذاب زندیق باطنی قرمطی وانہ من الذین قال فیہم رسول اللہ ﷺ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلک الہواء کما یتجادی الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الادخلہ وانہ من الذین قال فیہم رسول اللہ ﷺ ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروہم۔ ابوالریس عبدالغفور بن محمد بن عبداللہ الغزنوی

”اس میں شک نہیں کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد۔ باطنی قرمطی۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جن میں نفسانی خواہشیں (بدعات) ایسا اثر کر جائیں گی جیسا دیوانہ کتا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کو وہ کاٹتا ہے کہ اس کی کوئی رگ یا جوڑ اس اثر سے نہیں بچتا اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہوں گے ان سے بچو۔“

الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم۔ ملک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

أهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين. آمين.
 اللهم صل على محمد و آلہ و باریک و سلم. یہ مسئلہ عن شخص اپنی ابتدائی حالت میں اچھا معلوم ہوتا تھا۔
 دین کی نصرت میں سائی اللہ تعالیٰ اس کا مددگار تھا۔ دن بدن فیوضِ لہ القبول فی الارض کا مصداق بنتا جاتا
 تھا لیکن اس سے اس نعمت کی قدر دانی نہ ہوئی۔ نفس پروری و زمانہ سازی شروع کی۔ زمانہ کے رنگ کو دیکھ کر اس
 کے موافق کتاب و سنت میں تحریف و الحاد و یہودیت اختیار کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کیا۔ فیوض لہ
 البغضاء فی الارض کا مصداق بن گیا۔ قال اللہ تعالیٰ فی امثالہ و اقل علیہم نبأ الذی اتیناہ ایتانہ
 فانسلخ منها فاتبعہ الشیطان فکان من الغوین۔ ولو شئنا لرفضناہ بها ولكنه اخلد الی الارض و اتبع
 ہواہ الایۃ اللہم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور۔ یا مصرف القلوب صرف قلوبنا و قلوبہم علی
 طاعتک۔ آمین و صل اللہ علی النبی و آلہ و اصحابہ و سلم۔ عبدالواحد بن عبداللہ لغزنوی

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نسالہ الہدی و صلی اللہ علی محمد و آلہ، المستول عنہ
 عندی مظفی نور اللہ و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکفرون۔ محرف للکتاب و السنۃ و تحریفہ اشد من
 تحریف الیہود و النصرائی و مخالف لجميع المسلمین و خالف لربقۃ الاسلام من عنقہ و ان مات
 علی ذلک فیدقم قومہ یوم القیمۃ فاوردہم النار و بنس الورد المورود و اتبعوا فی ہذہ لعنۃ و یوم
 القیمۃ یردون الی اشد العذاب رب اعوذ بک من درک الشفاء و سوء القضاء النجا النجا۔

عبدالرحیم بن عبداللہ الغزنوی

”اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے
 ہدایت کا سوال کرتے ہیں۔ جس شخص کے حال سے اس فتوے میں سوال و جواب ہے وہ میرے خیال میں خدا کے
 نور (اسلام) کو بھگانا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہوں۔ وہ
 کتاب اللہ و سنت میں تحریف کرنے والا ہے۔ اس کی تحریف یہود و نصاریٰ کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ سبھی
 مسلمانوں کا مخالف ہے اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد پر مرا تو قیامت کے دن
 اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا اور ان کو آگ میں وارد کرے گا۔ وہ آگ بری جائے درود ہے۔ ان سب
 (اتباع و متبوع) پر دنیا میں لعنت پڑی ہے اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ اے
 خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی کے پکڑنے اور بری قضا سے۔ لوگو اپنا آپ بچاؤ۔ نجات کو لازم پکڑو۔“

لا شک ان مرزا کافر و مرتد زندیق ضال مضل ملحد دجال و سواس خناس فمن شک
 فی مقالتی هذا فلیباہلنی۔

اکفر	مرزا	فہل	من	مباہل
یباہلنی	فی	انہ	لیس	کافر

عبداللہ لغزنوی

۱۔ زمین میں اس کے لیے قبولیت کا حکم ہوتا ہے۔

۲۔ زمین میں اس کے لیے دشمنی کا حکم ہوتا ہے۔

۳۔ ان پر اس شخص (ہلم بن باعوراء) کی خبر پڑھ دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں (ان کا علم) عطا کیں۔ پھر وہ ان سے (یعنی
 ان کے عمل و اعتقاد سے) نکل گیا۔ پس وہ بھینکنے والوں سے ہو گیا۔ ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اس کو بلند کرتے۔ مگر وہ زمین پر
 پڑا اور اپنے نفس کا پیرو ہوا۔

”اس میں شک نہیں کہ مرزا (قادیانی) کافر ہے۔ چھاپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے گمراہ کنندہ، ملحد ہے، دجال ہے، وسوسہ ڈالنے والا، ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا، جس کو میری اس گفتگو میں شک ہو وہ اس پر مجھ سے مہلبہ کر لے۔ میں مرزا کو کافر جانتا ہوں کوئی مجھ سے اس امر میں مہلبہ کرنا چاہے تو کر لے۔“

مواہیر علمائے لاہور

عقائد و اقوال مندرجہ سوال در کتاب معتبر اہل اسلام ندیدم و نشدیدم، اہل اسلام را باید کہ از اس عقائد و اقوال احترام واجب دانند و اتباع شریعت حقہ نمایند، و معتقد اس عقائد را از اہل ابوائے و ضلال باید دانست۔
غلام محمد بگویی بقلم خود

ادعاء النبوة بعد نبينا ﷺ كفر صريح مخالف للقرآن.

العبد فقير نور احمد امام مسجد انارکلی لاہور۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نکودہ وارد حال لاہور
”آحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا (جیسا کہ قادیانی نے کیا ہے) کفر صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔“

الحمد لله رب العالمين والصلاة على سيد الانبياء والمرسلين و الله اجمعين اما بعد فلما رايت الناس مختلفين في امر مؤلف توضيح المرام والبراهين حتى وجدت بعضهم معتقداً بكمالها ومصدقاً لمقاله و قليل ماهو واكثرهم حاكماً بفساده و جازماً بالحاده و جهت ركاب النظر ومطية الفكر الى ساحة كلامه لاظفر على الما رب و اظهر على المطالب فاذا هو منكر الخوارق و جاهد كما لات اكرم الخلائق و محرف النصوص عن معانيها و مخرج الكلمات الحققة من مواضعها و منكر صفات الملائكة بلا نفسها لان ما يطلق عليه الاسم شئ ليس له حظ من مصداقية حقائقها فصرت من ارتداده على اليقين و وصل الحاده عندى الى حق اليقين فمن ياتيه مصداقاً فهو من الضالين ومن فرعن قربه فهو من الامنين اعاذنا الله من شره و شر احزابه الى يوم الدين.

العبد غلام احمد مدراس مدرسہ نعمانیہ

”بعد حمد و صلوة۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں۔ بعضے اس کے معتقد کمال اور مصدق مقال ہیں۔ مگر وہ بہت ہی کم ہیں اور اکثر اس کو مفسد سمجھتے ہیں اور اس کے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔ تو میں نے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اس کے میدان کلام میں دوڑایا تاکہ اس کے مطالب و خیالات پر مجھے اطلاع ہو۔ سو میں نے اس کو معجزات و کرامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا اور معنی قرآن و حدیث کا محرف اور کلمات شرعیہ کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا، صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر، پس مجھے یقین ہو گیا کہ وہ مرتد ہے اور یقیناً ملحد، جو اس کا مصدق و مؤید ہو وہ بھی گمراہ ہے اور جو اس کے قریب سے بھاگے وہی امن میں ہے۔ خدا ہم سب مسلمانوں کو اس کے اور اس کے اتباع کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔“

نحمدہ و نصلی علی رسولہ سید المرسلین و خاتم النبیین و اللہ و صحبہ و اجمعین و بعد
فقد رأیت الاقوال المذکورة فی هذا الافناء لغلام احمد الکادیانی و وجدتها یقیناً فی کتبه المطبوعة الشایعة ایضاً فقول انها مصادمة للشریعة المحمدیة الغراء و منافیة للملة الحنفیة البیضاء

یہ مولوی صاحب مسجد بادشاہی لاہور کے امام اور تمام حنفیان شر لاہور کے مقتدا ہیں۔

مما افيض علينا من جماعة الصحابة والتابعين و وصل الينا عن ائمة المسلمين من الفقهاء والمحدثين فلاشك في ان من يصدق الاقوال المذكورة ويسلمها كائنا من كان و ابن ماکان فهو خارج عن حوزة الاسلام والايمان ومارق عن اتباع الحديث والقران هذا والله عزيز ذو انتقام في يوم الفصل والخصام.

”میں نے قادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوے میں ہیں دیکھا اور اصل تصانیف قادیانی میں بھی ان کو ملاحظہ کیا۔ وہ اقوال شریعت محمدیہ ﷺ اور تمام مسلمانوں کے مخالف ہیں جو ان اقوال کا مصدق ہے جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو وہ احاطہ اسلام سے خارج ہے اور اتباع قرآن و حدیث سے باہر۔

لاریب فی ان مانقوله المرزا خلافه رسول الله صلى الله عليه وسلم وان ماجاء به السحران الله سيطله ان الله لا يصلح عمل المفسدين و يحق الله الحق بكلماته ولو كره المجرمون.

”اس میں شک نہیں کہ جو قادیانی نے بات بنائی ہے وہ فرمودہ آنحضرت ﷺ کے مخالف ہے جو کچھ وہ لایا ہے سحر کی قسم سے ہے۔ خدا اس کو باطل کرے گا اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کرے گا۔ اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔“

”رسالہ فتح الاسلام و توضیح المرام و ازالہ ادہام مولفہ مرزا غلام احمد قادیانی میں جو یہ اعتقاد و مسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں۔ ملائکہ بذات خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے۔ انبیاء پر نہیں اترتے۔ صرف ان کی تاثیر نازل ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو معراج جسم مبارک کے ساتھ نہیں ہوا۔ عیسیٰ مردہ کو باذن اللہ زندہ نہیں کرتے تھے۔ جانور کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ حقیقی نہیں بنا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو (جن کا قرآن شریف میں بیان ہے) زندہ نہیں کیا بلکہ یہ از قبیل عمل مسریم تھے۔ علیٰ ہذا القیاس اور ایسے ایسے اعتقاد و مسائل نصوص کتاب اللہ و احادیث صحیحہ رسول اللہ ﷺ کے اور سمیل سلف صالحین مومنین کے مخالف ہیں۔ لہذا یہ عقائد و مسائل باطل ہیں اور ایسے عقائد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے۔ ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المومنين نوله ما تولى ونفله جهنم و ساءت مصيرا۔ جن لوگوں کو ان عقائد کی طرف میلان ہو گیا ہے۔ ان کو لازم ہے ان عقائد کو پیش کر کے اور علماء فضلاء سے نہ صرف دوچار سے بلکہ صداہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بن کر ان سے شبہات کا حل کرائیں۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھیں اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل ملکیہ و اتفاقیہ نہ چھوڑیں۔ فقط و ما علینا الا البلاغ۔

الراثم خاکسار رحیم بخش

مصنف سلسلہ تعلیم الاسلام

علماء و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپور

لاریب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیرہ مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہیں۔ اس کے ہزلیات باطلہ و لغویات لاطالکہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اس کے ضال و مضل ہونے کا ہے۔ صرف عیسیٰ موعود کے قادیان میں (جو وسط ملک پنجاب میں ایک گاؤں ہے) ظہور پکڑنے کا دعویٰ ۱۔ سحر اس لیے کہا ہے کہ اس کا حواریوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے۔ وہ صم بکم عینی ہو کر اس کو بے سمجھے سوچے مان گئے ہیں۔ ۲۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے جو شخص ہدایت ظاہر ہو جائے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مومنوں کی راہ نہ ہو۔ اس کو ہم ادھر ہی پھیریں گے۔ جہر وہ پھرتا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے وہ بہت بری پھرنے کی جگہ ہے۔

کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علومِ دینیہ سے رکھتا ہو بے خفا ہے کہ کس قدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات قویہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماءِ اولیٰ الاجتہادِ مجتہبین مصیین نے شکر اللہ سیحیم جس قدر اس کی نار شرارت کے اظہار میں آبِ جہد مشکور و سعی و فورا راضی قلوب المؤمنین پر ڈالا ہے۔ بغایت ورجہ شایانِ شہادۃ و قابلِ مرجح ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا ایسی ہی گرم رہی اور مفصل مذکور کی کتب پر فتور کا حرف نہ برف رد ہو گیا تو بہت عمدہ اعانتِ دینی و مددِ اسلامی کی صورت آئینہ وقت میں جلوہ گر ہوگی۔ موثقِ حقیقی کی طرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علمائے حق کو وقتاً فوقتاً بہر ایام و ساعات برجیع اوقات و انات ہوتی رہے اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جائے۔ جاء الحق و زهق الباطل۔

مجھے اپنے بعض بھائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بالخصوص توضیح المرام، فتح الاسلام، ازالہ اوہام کہ جس میں صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غراولت بیضاء مندرج ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھ کر اس کی دوستی و محبت کا دم بھرتے ہیں، حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زمرہ اہل اسلام سے خارج و بفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادی مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی محبت سے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے مامون و مصون فرمائے۔ آمین یا ہادی المصلین بحرمات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

حررہ فقیر سید ظہور الحقین عفی عنہ

سجادہ نشین خاندانِ عالیہ قادریہ فاضلیہ واقعہ پٹالہ شریف

جواب المجیب صحیح لانہ من اعتقد بتلک العقائد فقد ضل ضلالاً بعيداً۔ ”جواب صحیح ہے جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور بھول گیا۔“ حررہ مسکین المساکین امام الدین بنالوی
ماکتب فی هذا الکتاب صحیح بلاریب و تمویہ۔ ”جو اس فتوے میں لکھا ہوا ہے وہ بلا شک و طبع سازی صحیح ہے۔“
المستور حق لاریب فیہ..... ”اس میں جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔“ العبد محمد ابراہیم امام مسجد جامع پٹالہ
ماحررہ فی هذا الورق صحیح..... ”جو اس ورق میں لکھا گیا ہے صحیح ہے۔“ (یہ مولوی صاحب مولوی محمد صادق (قادیانی) کے بھائی ہیں)
ذلک الکتاب لاریب فیہ المجیب مصیب۔ ”اس فتوے میں کوئی شک نہیں ہے مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔“
حررہ محمد فخر الدین گجراتی وارو پٹالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد فی الواقع یہ عقائد متحدث مختصر موضوعہ مرزا قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہیں۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ ان کا ابطال جہاں تک ہو سکے کرے ہاتھ سے یا زبان سے اور دل سے قطعاً برا جاننا تو ضعفِ ایمان پر دال ہے۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے۔ عن طارق بن شہاب قال اول من بدء بالخطبة يوم العيد قبل الصلوة مروان فقام اليه رجل فقال الصلوة قبل الخطبة فقال قد ترک ماہنا لک فقال ابو سعید اما هذا فقد قضی ما علیہ سمعت رسول اللہ ﷺ يقول من رای منکرًا فلیغیوہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان۔ (رواہ مسلم ج ۱ ص ۵۵ باب بیان کون النہی المنکر من الایمان و ان الایمان یزید و ینقص) واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جن کی تردید اصل فتوے میں مندرج ہے۔ صرف بعض

مجملاً ذکر کر کے ابطال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نزول فرمائیں گے اور دمشق کے منارہ شرقی پر فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائیں گے اور دجال کو (کہ ان سے پیش خروج کر چکا ہوگا) قتل فرمائیں گے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اس وقت ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عادلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تكون المسجدة الواحدة خیراً من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ فاقروا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لؤمنن به قبل موته۔

(بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم، مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

اس حدیث میں گویا ابو ہریرہؓ نے تفسیر آیت کی فرمادی کہ جس سے ان کا دنیا میں پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وعنه قال قال رسول اللہ ﷺ واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فیکسرن الصلیب و یقتلن الخنزیر و لبضعن الجزیة و لینرکن القلائص فلا یسعی علیہا و لنذہبن الشحناء و التباض و النحاسد و لیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔ (رواہ مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم) فی روایۃ لہما کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم انتہی (ایضاً) ان ہر دو حدیثوں میں صاف طور پر آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام جب اتریں گے تو صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر قتل کریں گے اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں جیسا کہ علما اہل اسلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔

(امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۸۷) میں فرماتے ہیں۔ معناه یکسرہ تحقیقہ و یبطل ماتزعمہ النصاری من تعظیمة و فیہ دلیل علی غییر المنکرات و الات الباطل و قتل الخنزیر من هذا القبیل و فیہ دلیل المختار فی مذہبنا و مذہب الجمهور انا اذا وجدنا الخنزیر فی دار الکفر او غیرہا و تمکنا من قتله قتلناہ اور مرزا قادیانی نے اپنے تئیں مثیل مسیح قرار دیا ہے اور ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے اور کہیں انکار احادیث اور کہیں تاویلات باطلہ کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ اظہارِ حرمت صلیب کریں گے جس کو میں کر رہا ہوں۔

مگر راقم حیران ہے کہ ”حرمت“ صرف مرزائی ہے یا کہ قدیم زمانہ اہل اسلام سے مشہور و معروف ہے اوّل تو بدیہی البطلان ہے۔ پس ثانی متعین ہے اور ان کی تاویل باطل ہے۔ فہو المطلوب اور قتل خنزیر سے بھی یہ معنی لیا ہے کہ اس کی حرمت کا اظہار ہے اور ظاہری معنی پر یہ اعتراض دایا گیا ہے کہ کیا وہ شکار کھیتے پھریں گے حالانکہ محاورہ اہل زبان میں شائع ہے کہ بادشاہ نے فلاں کو قتل کیا۔ اور اس سے مقصود صرف یہی نہیں ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے بلکہ جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب الی السلطان سمجھا جاتا ہے اور یہاں پر مباشرت بنفس میں بھی کوئی محذور نہیں ہے۔ علیٰ ہذا کفار سے جزیہ قبول نہ فرمائیں گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا

۱۔ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ مروان نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا تو ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا۔ جس پر ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پر عمل کیا کہ جو بری بات دیکھے وہ اس کو بتا دے۔ ہاتھ سے نہ طاقت ہو تو زبان سے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے اور یہ ادنیٰ درجہ ایمان ہے۔

۲۔ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ قتل خنزیر سے ہیئتہ خنزیر کو قتل کرنا مراد ہے۔

اور یہ امور ان سے بطور تنفیخ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام واقع نہ ہوں گے کیونکہ نبی مستقل نہ ہوں گے بلکہ تابع شریعت محمدیہ ﷺ ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ ناسخ اور مبین احکام مذکورہ ہیں کیونکہ آپ نے بطور پیشنگوئی کے پہلے ہی سے فرمایا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ احکام موجودہ ان کے آنے تک ہیں۔ پھر تبدیل ہو جائیں گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول مسیح بن مریم میں فرماتے ہیں۔ فعلى هذا قد يقال هذا خلاف ما هو حكم الشرع اليوم فان الكتابي اذا بذل الجزية وجبت قبولها ولم يجوز قتله ولا اكراه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس بمستمر الى يوم القيمة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام وقد اخبرنا النبي ﷺ في هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسى عليه السلام هو الناسخ بل نبينا صلى الله عليه وسلم هو المبين للنسخ فان عيسى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية في ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد ﷺ انتهى۔ اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا بعض حواری مرزا قادیانی اس کی تصدیق یوں فرماتے ہیں کہ وہ بھی بہت مال لوگوں کو دیتے ہیں۔ یعنی بذریعہ اشتہارات وعدہ انعام کا دیتے ہیں اور کوئی قبول نہیں کرتا سُبْحَانَ اللَّهِ کیا تاویل دہی ہے اور کیسا خیال محال ہے کیونکہ کثرت مال و عدم قبول کی تشریح صاف طور پر آپ نے فرمادی ہے کہ کثرت کا یہ حال ہوگا کہ اونٹنی جو ان بیکار پڑی پھرے گی کوئی متوجہ اس کی طرف نہ ہوگا۔ اور نیز دنیا سے نفرت اور عبادت میں لذت ہوگی کہ اس وقت ایک عجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ بھلا آج کل یہ معاملہ ہے بلکہ خلاف اس کے سب کی توجہ تام دینا ہی کی طرف ہے۔ حتیٰ کہ عموماً ایک پیسہ عجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ بلکہ خود مرزا قادیانی نے یہ دنیائے دوں کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیاں راجح بیاں۔ اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی کہ اس وقت لوگوں میں باہمی بغض، عداوت، حسد سب جاتا رہے گا۔ بخلاف آج کل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہیں کہ اس کا انکار بدیہی البطلان ہے۔

میں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

چونکہ مرزا قادیانی سے ان امور صریحہ کی کوئی تاویل نہ بن سکی اور رخ بھی نہ کیا اور حدیث دمشق میں دربارہ نزول ابن مریم علیہ السلام چار جگہ نبی اللہ کا لفظ آیا ہے اور نبی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہیں اس لیے کہ یہ اطلاق باعتبار ماکان کے ہے اور محاورہ میں شائع ہے۔ کما لایخفی علی اللیب پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے اور فرشتوں کے پروں پر اترنا دمشق کے منارہ شرقی پر صحیح مسلم میں موجود ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ وہ دنیا میں آ کر نکاح کریں گے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ کے روضہ منورہ میں مدفون ہوں گے جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ينزل عيسى بن مريم الى الارض فيزوج ويولد له ويمكث خمسا واربعين سنة ثم يموت فيدفن معي في قبری فاقوم انا و عيسى ابن مريم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔ (رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کذا فی المشکوٰۃ ص ۲۸۰ باب نزول عیسی علیہ السلام) اور ظاہر ہے کہ علامہ بن جوزی محدث کو روایات حدیث۔ موضوع کے بارہ میں کس قدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جس کو وہ خود روایت کرتے ہیں صحیح ہے اور مرزا قادیانی کا ان سب نصوص صریحہ سے انکار یا تاویل لا طائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ امامکم منکم کے یہ معنی لینا کہ آنے والا جو ہوگا تو وہ تمہیں میں سے ہوگا۔ ہقیقۃً ابن مریم علیہ السلام نہیں ہوں گے خیال محض ہے اس لیے کہ امامکم منکم کی

تفسیر دوسری جگہ آگئی ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام ہوں گے جو ان کے بھی امام بنیں گے۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین امے یوم القیمة قال فینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة۔

(رواہ مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام)

بعض روایات میں جو آیا ہے کہ وہ امام بنیں گے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل میں امام ہوں گے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں فامکم بکتاب اللہ۔
الغرض مرزا قادیانی کو اپنے تئیں مثیل مسیح سمجھنا اور لوگوں کو اس کی دعوت کرنا بالکل خلاف عقائد اہل اسلام ہے۔

علیٰ ہذا دجال کے بارہ میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ چنانچہ (مسلم ج ۲ ص ۴۰۰ باب ذکر الدجال) میں ہے۔ وان الدجال موح العین علیہا ظفرة غلیظة مکتوب بین عینیہ کافر یقر کل مؤمن کاتب و غیر کاتب۔
”اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی۔ اس پر ایک گاڑھا ناخنہ ہوگا۔ دونوں آنکھوں کے مابین لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو خواندہ و ناخواندہ پڑھ لے گا۔“

اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو اُن پڑھ بھی پڑھ لے گا اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسیٰ ﷺ اس کو باب لد پر قتل فرمائیں گے اور یہ بھی اس کی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہے گا۔ پہلا دن سال کے برابر۔ دوسرا مہینہ کے برابر۔ تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن اور دنوں کے برابر ہوں گے۔

چنانچہ یہ بھی اس میں ہے۔ قلنا یارسول اللہ ﷺ وما لیش فی الارض قال اربعون یوماً یوم کسنة و یوم کشہر و یوم کجمعة و سائر ایامہ کا یامکم قلنا یارسول اللہ ﷺ فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیہ صلوة یوم قال لا اقدر و الہ قدرہ۔
(مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ باب ذکر الدجال)

”ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ کتنا عرصہ زمین میں ٹھہرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن۔ جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا۔ ایک مہینہ کا۔ ایک ہفتہ کا اور باقی دنوں جیسے۔ ہم نے عرض کیا کہ اس سال بھر والے دن میں کیا ایک ہی وقت نماز کافی ہوگی۔ فرمایا نہیں۔ وقت نماز کا اندازہ کرنا ہوگا۔“

اور پھر یاجوج و ماجوج کا نکلنا اور ان کے عجیب حالات اور ان سب کا مرض و باء عام سے مرنا اور عیسیٰ ﷺ کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم میں موجود ہے۔

اب مرزا قادیانی کا دجال سے مراد با اقبال قومیں لینا کس قدر مخالفت و تحریف احادیث صحیحہ ہے۔ کیا با اقبال قومیں اس وقت موجود نہ تھیں؟

غرضیکہ باب تاویل میں مرزا قادیانی نیچر یوں سے بڑھ گئے ہیں اور جس طرح احادیث موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول ﷺ ہے۔ اسی طرح احادیث صحیحہ کا انکار یا تاویل باطل کذب علی الرسول ﷺ ہیں۔ اور حدیث صحیح میں ہے۔ من کذب علی معمداً فلیتنبؤ مقعده من النار۔ (مسلم ج ۱ ص ۷۷ باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ)

الغرض یہ عقائد مرزا قادیانی کے باطل مخالف عقائد اہل اسلام ہیں اور خلاف اجماع امت ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولئی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا اور امت محمدیہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہیں ہو سکتی بلکہ جو ان سے خارج ہو، مستحق نار ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ ان الله لا يجمع امتي اوقال امة محمد ﷺ على الضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذ شذ في النار. (ترمذی ج ۲ ص ۳۹ باب فی لزوم الجماعة) و عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ في النار. (رواه ابن ماجه من حديث انس كذا في المشكوة ص ۳۰ باب الاعتصام بالكتاب والسنة) عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربة الاسلام من عنقه. (رواه احمد و ابو داؤد كذا في المشكوة) اور یہ بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس و چال کذاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب رسالت کا دعویٰ کریں گے۔ سو یہ دعویٰ بھی مرزا قادیانی کی کلام میں پایا جاتا ہے۔ قال الامام النووی فی شرح المسلم وقد وجد من هؤلاء خلق كثيرون في الاعصار واهلكهم الله تعالى و اقلع اثارهم و كذلك يفعل بمن بقي منهم. اور مزید یہ کہ باوجود ان عقائد باطلہ کی اشاعت کے یہ دعویٰ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں مسلمانوں کے سے عقیدے رکھتا ہوں حالانکہ ۔

نہاں کے ماند آن رازے کزو سازند مخفایا
جب ان کی تالیفات پکار پکار کر اس دعوے کی تکذیب کر رہے ہیں پھر کیونکر مرد عاقل دام میں آئے۔
اب میں خداوند کریم سے اس دعا پر کلام کو ختم کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کو انھیں عقائد حقہ پر جن پر اجماع امت ہے پھر عود کرنے کی توفیق عنایت کرے اور نیز ان کے متبعین کو امور حقہ پر لائے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد خاتم النبیین و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

کتبہ خادم العلماء کمترین راجی رحمۃ ربہ القوی۔

احمد علی عفا اللہ عنہ بشالوی مدرس مدرسہ اسلامیہ بشالہ

علمائے شہر پیالہ ریاست

ہم نے مرزا قادیانی کے رسائل توضیح و فتح، ازالہ، نہایت غور سے دیکھے۔ قادیانی کے عقائد مختصر بے شک و بلاشبہ قرآن و حدیث کی تعلیم اور صحابہ کرام و سلف صالح کے عقائد سے مخالف ہیں۔ ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور حدیث کا پورا پورا مصداق ہے۔

مولوی محمد اسحاق واعظ و مفتی شہر پیالہ د پروفسر عربی مہندر کالج پیالہ

مولوی حافظ غلام مرتضیٰ پروفسر فارسی مہندر کالج پیالہ

مولوی غلام محمد غنی عنہ

کرامت اللہ مولوی فاضل

هذا الجواب صحيح و حق صريح و الحق احق ان يتبع. حشمت اللہ سنوری۔

- ۱۔ بڑی جماعت کے پیچھے لگو جو اس سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔
- ۲۔ جو ایک پشت جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا پناہ گردن سے نکال دیا۔
- ۳۔ ایسے لوگ پچھلے زمانوں میں بہت پائے گئے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ ایسا خدا تعالیٰ آئندہ آنے والوں سے کرے گا۔
- ۴۔ امت محمدی کا گمراہی پر اتفاق و اجماع نہ ہوگا اور جو جماعت سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔
- ۵۔ مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری وہ ہیں جن کی ازالہ میں خاص مریدوں کی فہرست جس تعریف فرمائی ہے۔ ان کو اپنا ہم رنگ بھی لکھا ہے اور دعائے خیر بھی دی ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۰ ازالہ۔

”جواب درست ہے۔ خداوند کریم قادیانی اور اس کے مقلدین کو راہ راست کی ہدایت فرمائے۔“

مجھ کو جملہ علمائے اسلام سے اتفاق ہے۔ مولوی طالب علی لاہوری مقیم پٹیاہ

جو شخص ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور سلسلہ نبوت کو خواہ نامہ ہو خواہ ناقصہ قیامت تک جاری سمجھے وہ وارثہ اسلام

سے خارج ہے۔ (مولوی) حافظ عظیم بخش سکندہ بلکہ ضلع ہوشیار پور مقیم پٹیاہ (یہ صاحب بھی مرزا کے حواری تھے)

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہوا۔ العبد فقیر عبدالعزیز محدث رئیس موضع کوم ضلع لدھیانہ

چونکہ مرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتویٰ سراسر خلاف عقائد اہل اسلام اہل سنت و جماعت ہیں لہذا مجھ کو بھی سب

علمائے دین کے ساتھ اتفاق ہے۔ (مولوی حافظ) سید محمد عنایت علی

الجواب صحیح..... ”یہ جواب صحیح ہے۔“

خادم امام الدین حسین پروفیسر عربی و فارسی اور نیشنل ڈیپارٹمنٹ مہمند کالج پٹیاہ

مرزا کی تحریریں جملہ اہل اسلام خصوصاً عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں۔ ایسا شخص ہرگز ملہم اور

مجدد نہیں ہو سکتا۔ العبد خاکسار محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

علمائے لکھنؤ کے ضلع فیروز پور جو پنجاب میں فقہ و حدیث کے

ممتاز اور نام آور علماء ہیں اور صاحب برکات والہامات مشہور ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملائكة رسلاً اولی اجنحة مثنی وثلاث

ورباع ط یزید فی الخلق ما یشاء ان اللہ علی کل شیء قذیر والصلوة والسلام علی رسولہ الامین

محمد المبعوث فی الامیین بجوامع الکلم والکلام المبین و علی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعهم

الی یوم الدین۔ اما بعد۔ جو عقائد کفریہ مرزا قادیانی کے سوال میں مرقوم ہیں۔ ہر ایک کفر مذکور اس کے کافر مرتد

ہونے کے لیے کافی وافی ہے۔ معاذ اللہ اس کا مذہب ہے کہ میرے الہام قطعی مثل کتاب اللہ کے ہیں۔ جیسا کہ

یہ اس نے بعضے اشتہاروں میں صاف صریح لکھا ہے۔ لہذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلے میں مرتدانہ کلام کرتا

ہے۔ اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اب یہاں یہ مسئلہ حقہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر حدیث صحیح مرفوع جس کو علمائے حدیث نے بالتحقیق صحیح

ثابت کیا ہے واجب القبول والعمل بالاجماع ہے۔ اس کا منکر مکتذب اپنی رائے سے موضوع و باطل کہنے والا کافر و

مرتد ہے۔ اس میں بہانہ قول امام کا یا کشف والہام کا یا عقل نافر جام کا کچھ کام نہیں آتا۔ اگر حدیث متواتر ہے تو

منکر کافر قطعی ہے ورنہ ظنی کافر ہے۔ پس میری تحقیق میں یہ طہ قادیانی اشد المرتدین عجیب کافر و منافقہ لاخانی ہے۔

اس لیے اس نے ازالہ کے صفحہ ۲۹۷ میں سب اہل اسلام کو جو صحابہ سے لے کر اب تک ہیں طہ صریح اور تحت بے

ایمان بنا دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے مجزوں پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اس کی پوج تاویلیں قابل التفات نہیں اور نہ

لائق اعتبار ہیں بلکہ فی الحقیقت تاویلیں نہیں صاف تمسخر منافقانہ اور استہزاء کافرانہ ہے۔ مثلاً دعوائے الہامی اس کا

کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول موعود کا مصداق ہوں استعارے کے طور پر سراسر باطل و مردود ہے۔ کیونکہ استعارہ مجاز

کا قسم ہے اور مجاز میں قرینہ مانع ارادہ معنی موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے۔ اور یہاں کوئی قرینہ مانع ارادہ معنی تحقیق

سے نہیں ہے جو وجود مبارک عیسیٰ علیہ السلام کا تمامہ ہے۔ والمجاز مفرد و مرکب اما المفرد فہی الکلمۃ

المستعملة في غير ما وضع له في اصطلاح به التخاطب على وجهه يصح مع قرينة عدم ارادته اى ارادة الموضوع له (مختصر معانى مع مته تلخيص المفتاح) والاستعارة تفارق الكذب بوجهين بالبناء على التاويل ونصب القرينة على خلاف الظاهر في الاستعارة لما عرفت انه لا بد للمجاز من قرينة مانعة عن ارادة الموضوع له (مختصر معانى مع مته) اور لمدا صاحب نے کوئی قرینہ مانع معنی تحقیق سے الفاظ نبویہ ﷺ میں قرار نہیں دیا اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لا کر خلاف تفسیر صحیح کا و کفر حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ، فی تفسیر ابن کثیر و قوله سبحانه و تعالیٰ و انه لعلم للساعة تقدم تفسیر ابن اسحاق ان المراد من ذلك ما بعث به عيسى عليه الصلوة والسلام من احياء الموتى و ابراء الاكمه والا برص و غير ذلك من الاسقام وفي هذا نظر و ابعد منه ما حكاه قتادة عن الحسن البصري و سعيد بن جبیر و ان الضمير في وانه عائد على القرآن بل الصحيح انه عائد على عيسى عليه الصلوة والسلام فان السياق في ذكره ثم المراد بذلك نزوله قبل يوم القيمة كما قال تبارك و تعالیٰ و ان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته اى قبل موت عيسى عليه الصلوة والسلام ثم يوم القيمة يكون عليهم شهيداً و يؤيد هذا المعنى القراءة الاخرى وانه لعلم للساعة اى اماراة و دليل على وقوع الساعة قال مجاهد وانه لعلم للساعة اى آية للساعة خروج عيسى بن مريم عليه الصلوة والسلام قبل يوم القيمة و هكذا روى عن ابى هريرة و ابن عباس و ابى العالية و ابى مالك و عكرمة و الحسن و قتادة و الضحاك و غيرهم و قد تواترت الاحاديث عن رسول الله ﷺ انه اخبر بنزول عيسى عليه السلام قبل يوم القيمة اماما عادلا و حكما مقسطا انتهى.

(تفسیر ابن کثیر ص ۳۱۷ زیر آیت وانه لعلم للساعة)

”اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قول خداوندی کی ”وانه لعلم للساعة“ تفسیر ابن اسحاق سے مذکور ہو چکی ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزات مراد ہیں جیسے مردہ کو زندہ کرنا اور مار زوا اندھے اور کورھی کو اچھا کرنا، مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے بعید تر وہ تفسیر ہے جو قتادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔ اس کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسیٰ ﷺ کا نزول مراد ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ جو اہل کتاب ہیں وہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔ اور وہ حضرت قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ اس معنی کی مؤید دوسری قرأت اِنَّهُ لَعَلَّمَ لِّلْساغة ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا لکنا قیامت کی علامت ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ و ابن عباسؓ اور ابو عالیہؓ ابو مالکؓ، عکرمہؓ، حسنؓ، قتادہؓ، ضحاکؓ وغیرہ سے مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے متواتر حدیثیں اس باب میں آچکی ہیں کہ حضرت عیسیٰ ﷺ قیامت سے پہلے امام عادل ہو کر آئیں گے۔“

جب تک یہ دعویٰ الہام کا اس نے نہیں کیا تھا۔ اس کا اعتقاد بھی اس مسئلہ میں موافق اہل اسلام کے تھا جیسا کہ (براین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸، ۴۹۹ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳) میں مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اس کو مانع ہوا۔ جیسا کہ اس نے خود آپ تصریح کی ہے۔ صفحہ اول توضیح مرام میں۔ ”میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جس پر میں بینات الہام سے قائم کیا گیا ہوں“ تو الہام ہی قرینہ مجاز کا اس کے زعم میں ثابت ہوتا ہے اور کوئی قرینہ عقلی نقلی اہل اسلام کے طور پر نہیں ہے۔ پس لازم آئے گا کہ

قرینہ مجاز کا تیرہ سو برس بعد آنحضرت ﷺ کے قائم ہوا اور آپ کی کلام نامتو کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بنانا ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت و رذالت تھی۔ یہ تسخر منافقانہ اور استہزاء نہیں تو کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ذلک جزاء ہم جہنم بما کفروا و اتخذوا ایثی ورسلی ہزوا (کہف ۱۰۶) اور یہ امر آنحضرت ﷺ کی کمال فصاحت و بلاغت کو داغ لگانے کے لیے کمال شیطنت ہے اور آپ کی فصاحت بلاغت جس طرح موافق و مخالف کے نزدیک مشہور ہے اسی طرح حدیث صحیح میں بھی ثابت و مذکور ہے۔ بعثت بجوامع الکلم (مسلم ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ) فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم۔ (رواہ مسلم ایضاً) سید المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ و فی الحدیث متفق علیہ ایضاً۔ ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یسرود الحدیث کسر دکم کان یحدث حدیثاً لوعده عادلاً حصاه کما فی (المشکوٰۃ ص ۵۱۹ باب اخلاقہ ﷺ فی صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۳ باب صفۃ النبی ﷺ) کان النبی ﷺ اذا تکلم بکلمۃ اعادها ثلثاً حتی تفہم عنہ کما فی (کتاب العلم من المشکوٰۃ ص ۳۳) و فی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی ﷺ امام بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الہدیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ صاف ظاہر ہے کہ ان احادیث صحیحہ مذکورہ سے آنحضرت ﷺ تقریر تعلیم و افہام تفہیم میں سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے تو پھر آپ ﷺ کی کلام کے مقابلے میں محدثین مہمین کی عبارات الہامات کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جائیکہ الہامات اس محدث فی الدین مرتد بالیقین کے، معاذ اللہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے واؤد اللہ کے حق میں فرمایا ہے۔ وایتینہ الحکمۃ و فصل الخطاب (ص ۲۰) قال ابن عباس بیان الکلام کما فی المعالم یعنی عطا کی ہم نے واؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جس کو ہر ایک بلا تکلف سمجھے۔ پس حضرت ہمارے محمد ﷺ بالادوی اس کمال میں اعلیٰ و ادلیٰ ہیں۔ لفظہ علیہ السلام فضلت علی الانبیاء الخ و قولہ علیہ السلام خیر الہدیٰ محمد ﷺ مختصر معانی میں ہے۔ و فصل الخطاب ای الخطاب المفصول البین الذی یتبینہ کل من یخاطب بہ ولا یلتبس علیہ و هذا فی المطول کفر اعظم کادیانی علماء مفسرین و محدثین جو ظاہر علم تفسیر و حدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں۔ یہ بے مغز خدمتیں ہیں اور یہ تمام خدا تعالیٰ کے نزدیک استخوان فردشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں (دیکھو فتح اسلام ص ۸) قال اللہ تعالیٰ ولن سألنہم لیفولن انما کنا نخوض و نلعب قل ابا اللہ وایتینہ و رسولہ کنتم تستہزون لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (توبہ ۶۵) جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا۔ نہیں تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات میں ظاہر و باطن با ادب رہنا ضروری ہے۔ (تفسیر موضح القرآن ص ۲۵۵) اللہ اکبر دین کی بے ادبی سے آدمی کافر و منافق ہو جاتا ہے اگرچہ اعتقاد نہ ہو۔ معاذ اللہ، اگر اعتقاد ہو جیسا کہ اس طے نے علم دین کی اہانت کی ہے تو پھر کفر و نفاق اس کے میں کیا شک ہے۔ انواع بارک اللہ رحمہ اللہ میں لکھا ہے۔

دینی علم یا عالماں کرے اہانت کو
یا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کافر ہو

اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو اس لمحہ نے بتقلید نصاریٰ صلیب پر چڑھا دیا ہے اور کفر و انکار نص قرآنی کا کیا ہے۔
قال اللہ تعالیٰ وَمَا صَلَّيْهُ اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن و حدیث کا صاف انکار ہے اور فرشتوں کے عروج و نزول کا انکار۔ بہت نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار و کفر صریح ہے اور یہ مستلزم ہے۔ اس کفر اعظم کو، کہ قرآن شریف اللہ کی کلام نہیں بلکہ ان ہذا الا قول البشر ہے۔ کیونکہ فی الخارج نہ کوئی جبریل آیا نہ آنحضرت (علیہ السلام) کو اس نے کچھ پڑھایا نہ خدا نے جبریل کو فی الواقع اپنی کلام پیغام دے کر زمین پر بھیجا نہ اتارا۔

پس قرآن بشری کلام ہوئی پیغمبر (علیہ السلام) کے خیال میں خدا تعالیٰ نے پیدا کی فی الخارج خود نہیں فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑھائی اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ من قال ان القرآن مخلوق فهو كافرا۔

اور خروج یا جوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے اور خروج اور دجال سے مسیح (یعنی قادیانی) کذاب کا انکار اور دعوائے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا بھی کفر صریح ہیں اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو امین اللہ ماننا۔ اس لمحہ کی نصرانیت ہے اور اپنی ذات کو امین اللہ کا لقب دینا یہودیت ہے اور یہ جو موحدین ان کفریات صریحہ کو برحق مانتے ہیں وہ بھی کافر مرتد ہیں اور جو خود برحق نہیں جانتے مگر مرزا سے محبت دل و جان سے کرتے ہیں اور اس پر بزرگ کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہرگز اس کے کفریات صریحہ مذکورہ پر غیرت ایمانی کو راہ دل میں نہیں دیتے ان میں بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہیں۔

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبل الاکان لہ فی امتہ حواریون و اصحاب یاخذون بسنتہ و یقتلون بامرہ ثم انها تخلف من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون و یفعلون مالا یؤمرون فمن جاهدہم بیدہ فهو مؤمن ومن جاهدہم بلسانہ فهو مؤمن ومن جاهدہم بقلبہ فهو مؤمن و لیس وراء ذلک من الایمان حبة خردل۔

(رواہ مسلم ج ۵۲ باب بیان کون الہی عن الہک من الایمان وان الایمان بزیہ)
”حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ جو نبی گزرا ہے اس کے حواری اور اصحاب گزر چکے ہیں جو اس کی سنت و طریق کو لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو وہ بات کہتے خود نہ کرتے وہ کام کرتے جس کے مامور نہ ہوتے جو ان سے ہاتھ کے ساتھ مقابلہ کرے وہ ممکن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مؤمن ہے جو دل سے ان کا مخالف ہو وہ مؤمن ہے۔ اس کے بعد (یعنی اگر دل میں بھی ان کی مخالفت نہ ہو) تو دانہ رائی کے برابر ایمان نہیں ہے۔“

اور جو اس لمحہ کو اپنے مکانات میں جگہ دیتے ہیں اور اس کی مدد میں سرگرم رہتے ہیں وہ اس حدیث شریف کا مصداق ہیں۔ لَعَنَ اللہُ مِنَ اُولٰئِیْ مَحْدَثًا۔

(رواہ مسلم ج ۲ ص ۱۶۰ باب تحویم الذبیح لغیر اللہ ولعن فاعلہ)

۱۔ یہ پنجابی زبان کا شعر ہے اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ جو شخص علم یا علمائے دین یا شرع کی اہانت کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

۲۔ ان کا یہ قول تھا نحن ابناء اللہ و احباءہ یعنی ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہیں۔

یعنی خدا کی لعنت ہے اس پر جو بدعتی ملحد محدث فی الدین کو جگہ دیتا ہے۔ روپجیری ایس لکھا ہے۔

ہک کفر عقیدہ جو حق جانے ہے مرتد یقیوں
اس وچہ شک نہ شبہ کوئی ہے صاف ایمانوں دینوں
جوں انکار فرشتیاں یا انکار جناس شیطاناں
یا تھوڑے بیاج حلال پچھانے یا منکر اسماناں
یا معجزہ یا ندا منکر ہووے من تاویلاں خاماں
یا کہے قرآن کلام محمد کافر بلجہ کلاماں
یا آکھے حضرت عیسیٰ تائیں ہے یوسف دا جایا
وچہ قرآن جو قصہ مریم جوٹھا سفہ آیا
یا آکھے عیسیٰ سولی چڑھیا نئے قول نصاریٰ
ہک آیت دا منکر کافر جوں کر سب دا مارا

اور تاویل میں ملحدانہ اس ملحد کی استہزاء و تمسخر ہے۔ خدا رسول ﷺ کو۔ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کو سمجھنا ناہمیں آتا اور میرے الہام بیانات ہیں۔ اگر اس کے الہاموں کی ایسی تاویل کی جائے تو مرزا اور مرزائی ضرور تمسخر سمجھیں گے۔

مثلاً الہام انا جعلناک المسیح ابن مریم۔ (آئینہ کلمات اسلام ص ۵۵۱ خزائن ج ۵ ص ۱۵۱)
میں معنی مسیح کذاب ہیں۔ اور یہی معنی بالتحقیق مراد ہیں اور ابن مریم لطیف استعارہ ہے کہ اس ملحد کی والدہ مومنہ تھی اور یہ ملحد مسلمانوں کی نسل سے قطع ہو گیا۔ اور اللطف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے مراد وزن فصیل کا ہے جو حیر ہے۔ کما کہ الہام المجذوب الجمونی حدثنی بہ عبدالغفور قال حدثنی بہ عبدالواحد قال عبدالغفور حدثہ بہ المجذوب بنفسہ اور میں نے فکر کیا ساتویں تاریخ ماہ رجب حال میں بعد نماز فرض عشاء کے، کہ مرزائیوں کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کیا ہے الہام ہوا۔ اولئک ہم الکفرون حقاً۔ گئے ہکذا روپجیری مولانا محمد بن باریک اللہ کی تعریف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اس کے اشعار منقول بالا کا، تھوڑی سو کو حلال جانا، یا معجزات کا انکار کرنا، یا قرآن کو آنحضرت ﷺ کا کلام قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ ﷺ کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ رویت جبریل و بشارت فرزند کو ایک خواب قرار دینا یا حضرت عیسیٰ ﷺ کی نسبت یہ کہنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وغیرہ۔ قافوس میں مسیح کے معنی کذاب بھی لکھے ہیں۔ مفتی۔

یعنی جیسا کہ جنوں کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھ سے عبدالغفور بن محمد بن عبد اللہ غزنوی نے بیان کیا۔ اس کو عبدالواحد و ابدا حکیم نور الدین نے بتایا۔ انھوں نے خود اس مجذوب سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے جس کا ذکر قادیانی نے آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۶-۱۷ میں کیا ہے۔ اس مجذوب کو حکیم نور الدین جنوں سے قادیان میں جلسہ قرأت فیصلہ آسمانی پر لے گیا۔ وہاں پر مجذوب صاحب نے خواب دیکھا یا ان کو کشف ہوا کہ قادیانی کی ڈیوڑھی میں ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدھی بن گئی۔ جس پر کسی نے کہا کہ نور الدین گدھی کی خدمت کر رہا ہے۔ مجذوب صاحب بعارضہ برص یا جذام بیمار ہیں۔ قادیان میں ان کو حکیم نور الدین اس امید پر لے گیا تھا کہ وہاں ان کو شفا ہوگی۔ وہ وہاں سے واپس آئے تو ان کی بیماری اور بڑھ گئی۔ آگے وہ چلتے پھرتے تھے۔ اب اپنی سے معذور ہو گئے ہیں۔ یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہل حدیث سیالکوٹ سے سنی ہے۔ (ایڈٹر)

اتطبق الہامہ بالقران والحديث ۱۔ وھكذا تطييقہ بالہامی۔ ۲۔ اللہم رب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحكم بین عبادک فیما كانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انت تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ان لمحدوں کے حق میں مجھ کو یہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان یقولون الا کذبا۔ نہیں کہتے مگر جھوٹ۔

حرره العبد الضعیف عبدالرحمن المدعوا بمحی الدین من مقام لکھو کرے فی جواب سوال عافاہ اللہ و ایای فی الدارین۔
المولوی محمد حسین

الجواب صحیح۔ الملتجی الی اللہ محمد بن مخدومی بارک اللہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروز پور پنجاب مصنف تفسیر محمدی و انوار محمدی وغیرہ ”یہ جواب صحیح ہے۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مرزا قادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام میں مصروف تھا۔ جب سے اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے میں اس کو طرد و دجال و کذاب سمجھتا ہوں۔

حرره خادم القوم محمد حسن بن مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروز پور پنجاب دستخط ومواہیر علمائے تحریر پشاور

یجب علی كافة المسلمین طراً و علی قاطبة المؤمنین جمعا ان یحکموا علیہ بالکفر والالحاد و یجتنبوا عنہ بالغیظ والعناد اذ لا شک فی کفرہ و کفر اتباعہ و لشیاعہ لانه دجال کذاب مرتاب فی الامر الیقینی وساع فی الارض بالفسادھم مؤل للنصوص القرانیۃ علی ماھو متمنہ والمحکمۃ الفرقانیۃ علی ماھو مبتغا لافشاء الزور والارتداد یدھب تازۃ الی المذہب السوفسطایۃ و اخری الی ہوا جسات الشیطانیۃ قد انکر القواطع القطعیۃ والشریعۃ الحقۃ الحقیقۃ کل ذلک باغواء الشیطان کتب علیہ انہ من تولاہ فانہ بضلہ و یدھب الی عذاب السعیرا عوذ باللہ من شرہ ومن شر احبارہ و انصارہ و نتوکل علیہ انہ ہو السمع البصیرہ۔

العبد خادم الفقہاء والمحدثین سید اکبر شاہ حنفی قادری پشاوری
”تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ قادیانی پر کفر والحاد کا حکم لگا دیں اور اس سے کنارہ کش ہوں۔ اس کے اور اس کے پیروان کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ یہ دجال و کذاب ہے یقینی امر میں شک لانے والا۔ زمین میں فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی خواہش کے موافق۔ اصل معنی سے پھیرنے والا۔ یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے کبھی شیطانی خطرات پر چلتا ہے۔ احکام و اخبار قطعیہ کا منکر ہے۔ شیطان کے بہکانے میں آیا ہوا ہے جس پر یہ علم ہو چکا ہے کہ جو شخص اس کو دوست بنائے گا اس کو وہ گمراہ کر دے گا اور جہنم کی راہ چلائے گا۔ اس کے اور اس کے حواریوں کے شر سے خدا کی پناہ ہے۔“

۱۔ اس کے الہام کی قرآن وحدیث سے یوں ہی موافقت ہو سکتی ہے۔ جو یہاں ہوئی ہے کہ مسیح سے مرزا کا کاذب ہونا اور قادیانی کا گدھی کے صورت میں دکھائی دینا۔

۲۔ اسی طور اس کا الہام ہمارے اس الہام سے کہ وہ کچے کافر ہیں مطابق ہو سکتا ہے۔

نحن نتبع مانقح الفحول من العلماء والسالكين بطريق الشريعة والانصاف و نحكم
بکفره واضلاله۔ حرره قاضی احمد پشاوری

ہم قادیانی کے باب میں اس حکم کے پیرو ہیں جو علماء نے تحقیق کر کے اس پر لگایا ہے ہم اس کو کافرو
گمراہ کٹندہ جانتے ہیں۔“

افرایت من اتخذ الله هواه واضله الله على علم و ختم على سمعه و قلبه و جعل على
بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله افلا تذكرون اه اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى
والعذاب بالمغفرة فما اصرهم على النار ذلك بان الله نزل الكتاب بالحق وان الذين اختلفوا لى
الكتب لفى شقاق بعيد۔ العبد فقير نور محمد مدرس مسجد قائم علی خان پشاوری

”یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جن میں ارشاد ہے۔ تو نے اس کو بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو
اپنا معبود بنا لیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو علم کے ساتھ گمراہ رکھا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے۔ اور آنکھ
پر پردہ ہے اب اس کو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم پسند پذیر نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے
بدلے گمراہی کو خریدا اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔ یہ کیسے آگ پر صابر ہیں؟ یہ اس لیے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب
حق کے ساتھ اتاری اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالا۔ وہ اس کے خلاف میں دور جا پڑے۔“

الحمد لله اولا اخر ا والصلاة على نبيه محمد ظاهراً و باطناً و على اله و اصحابه طوا و
جمعا اما بعد فيا ايها الاخوان المؤمنون اذا حكم بقاء الايمان ان نزول عيسى بن مريم عليه السلام
من السماء بعد ظهور المهدي الموعود حق و ما قتل عيسى من ايدى الكفار و ما صلب بل رفعه الله
الى السماء و نزوله علامة للساعة و يقتل الدجال الاعور من يده و هذه الامور كلها ثابتة بالايات
الناطقة و الاحاديث القاطعة فكيف من ادعى بانى انا المسيح عيسى حاشا و كلا ليس هو كما
يدعى بل هو من احد الدجالين الكذابين و ادعاؤه باطل محض مشتمل على انكاوه من النصوص
القطعية و البراهين اليقينية و لقد زين الشيطان له عداوة الانبياء فمن كان عدوا لله و ملائكة و رسله و
جبريل و ميكايل فان الله عدو للكافرين و صاو مصداق هذه الآية فمن اظلم ممن كذب على الله
و كذب بالصدق اذ جاءه ليس فى جهنم مثوى للكافرين۔ فمن كان هكذا فهو ضال مضل يضل
الناس عن سواء الطريق فاجتنبوا منه و من اجباره و انصاوه لعلكم تفلحون من شره۔

حرره الفقير الحقير حافظ عبدالحكيم قادری پشاوری
”بھائی مومنو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے ظہور مہدی علیہ السلام کے بعد اترنا حق ہے اور حضرت عیسیٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے اور نہ مارے گئے بلکہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ ان کا
قیامت سے پہلے اترنا قیامت کی علامت ہے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ یہ سب امور بحکم آیات ناظرہ اور
احادیث قاطعہ ہونے والے ہیں۔ پھر جو شخص اب دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح ہوں وہ مسیح نہیں ہے بلکہ دجال ہے اور
اس کا دعویٰ بحکم آیات و احادیث باطل ہے۔ شیطان نے اس کو نبیوں کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے اور جو نبیوں کا
دشمن ہو۔ خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے جس میں یہ بیان ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو
اللہ پر افترا کرے اور حق کو (جب اس کے پاس آچکا ہو) جھٹلائے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے۔“

ماجاب العلماء الكرام فهو احق بالصواب والجواب. الرام فقير سيد محمد واعظ
مسجد گنج خلف الصدق رئيس العلماء حافظ محمد عظيم مرحوم "جو جواب علماء نے دیا ہے وہ
درست ہے۔"

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فلا يخفى على كافة المسلمين المؤمنين بجميع ما جاء به الرسول الامين من الشرع المبين ان نزول عيسى بن مريم الصديقة الموعود في اشراط الساعة حق ثابت بالكتاب والسنة الصحيحة الصريحة قال عز من قائل وانه لعلم للساعة. اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسى كذا في الاكليل في معاني التنزيل وقرأ ابن عباس لعلم بفتحيتين بمعنى العلامة واخرج البخاري ومسلم وابوداؤد والترمذي عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً مقسطاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد ثم يقول ابوهريرة اقروا ان شئتم وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته والمعنى ما من احد من اهل الكتاب ادرك ذلك الوقت الا امن بعيسى عند نزوله من السماء وصحح هذا القول الطبري كذا في تفسير الخازن وقال عطاء عن ابن عباس اذا نزل عيسى الى الارض لا يبقى يهودى ولا نصرانى الا امن به وشهد انه روح الله وكلمة وعبد ونيه كذا في التفسير الوسيط للامام الواحدى واخرج الامام احمد في مسنده عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ يخرج الدجال فينزل عيسى ابن مريم فيقتله ثم يمكث عيسى في الارض اربعين سنة اماماً عادلاً مقسطاً وفي حديث مسلم عن النواس بن سمعان ذكر رسول الله ﷺ الدجال ذات غداة الى ان قال ثم ياتى القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون محلين ليس باباً به شئ من اموالهم ويمر بالخربة فيقول لها اخرجى كنوزك فنبته كنوزها كيغاسيب النخل ثم يدعوا رجلاً فيضربه بالسيف فيقطعه جزئين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهاى وجهه وضحك بينما هو كذلك اذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق واضعاً كفيه على اجنحة ملكين فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله الحديث :الحاصل ان نزول عيسى ابن مريم الموعود في زمن الاستقبال انما يكون بعد خروج الدجال :واحاديث فيه كثيرة يطول ذكرها بالاستيفاء وهو الآن حى في السماء وهذا قول اهل الحق المحول عليه لقوله تعالى وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه ط اي الى السماء قاله الحسن البصري كما في تفسير الامام الواحدى وينزل عند قرب الساعة كهلاً.

رسالته ثلاثين شهراً ثم رفعه الله اليه كذا في تفسير الخازن قالوا وما وصل الى سن الكهولة ففيه اشارة الى نزوله من السماء كذا في تفسير جامع البيان فاخبر الله تعالى يرفعه اليه حيا بعدما وعده وقال يا عيسى انى متوفيك ورافعك الى والمراد هنا توفى النوم وعليه الاكثرون كما في جامع البيان ومثله قوله تعالى وهو الذى يتوفكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار والاية فالتوفى اعم من الامانة ويدل عليه قوله الله تعالى يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها

فيمسك التي قضى عليها الموت و يرسل الاخرى الى اجل مسمى ان فى ذلك لايت لقوم
 يفكرون ، فمن تفكر فى قوله تعالى حكاية عن قول عيسى عليه السلام يوم القيمة فلما توفيتنى
 كنت انت الرقيب عليهم الآية علم انه لم يرد به الامانة بشهادة الايات السابقة والاحاديث
 الصريحة المذكورة وبالجملة ان الله تعالى لم يذكر فى هذه الايت الاتوفى عيسى ابن مريم ولم
 يذكر فى القرآن انه اماته قبل التوفى والرفع او بعده فى السماء بل النصوص ناطقة بانه حيى ينزل
 عند اقتراب الساعة فمن انكر نزول عيسى ابن مريم الصديقة مدعيًا انه مات فى الحقيقة ثم جعل
 هذا النكار تمهيداً لاثبات دعوى المسيحية الجديدة وادعاء المماثلة العيسوية فى وصف النبوة
 واختار مسلك الملاحدة والباطنية وصرف النصوص الواردة فى نزول عيسى بن مريم نبي بنى
 اسرائيل بضرب من التمثل الباطل وفساد التاويل الى معان توافق بغية هواه وهذيان يطاق هفوة
 مدعاه و حرف الكلم عن مواضعه و وضع الكلام الحق فى غير موقعه فادعى النبوة الشرعية وانكر
 الاحكام المحكمة القطعية فهو كافر ملحد كذاب لا يخفى الحاده وكفره وكذبه على اولى العلم
 فى هذا الباب فان سيدنا محمداً ﷺ خاتم النبيين بنص القرآن المبين وقال القاضى عياض فى
 كتاب الشفاء فى حقوق المصطفى من ادعى نبوة احد بعد نبينا عليه الصلوة والسلام او ادعى النبوة
 لنفسه او جاوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك
 من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة الى ان قال فهو لاء كلهم كفار مكذبون للنبي ﷺ
 لانه اخبر الله ﷻ خاتم النبيين ولا نبى بعده و اخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين و اجمعت الامة
 على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه هو المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك فى
 كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً و سمعا وكذلك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع
 نص الكتاب او خص حديثاً مجمعا على نقله مقطوعاً به مجمعا على حمله على ظاهره انتهى كلامه
 ملخصاً وقال الامام الصابونى فى الكفاية التى صنفها فى عقائد اهل السنة والجماعة مالمفظ .
 العدول عن ظواهر النصوص من غير ضرورة الحاد محض انتهى قال الله تعالى ان الذين يلحدون
 فى آيتنا الا يخفون علينا اقمى يلقى فى النار خيرا من يأتى امنا يوم القيمة اعملوا ما شئتم انه بما
 تعملون بصير . والله سبحانه وتعالى وعد بحفظ كتابه المبين من تحريف الملاحدة المضلين فقال
 انا نحن نزلنا الذكر و انا له لحافظون فاقام العلماء الصالحين على ابطال ناويل الملحدين فدوونو
 علم الكتاب والسنة الذى هو اساس الاحكام الشرعية الاصلية والقرعية فى الكتب المبسوط
 المضبوطة المشهورة التى تداولها اهل السنة والجماعة فى الاعصار الماضية الى الآن وعنه عليه
 السلام لا يزال يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين
 وتاويل الجاهلين والملحد الذى ذكرنا سابقا ليس نظير عيسى ابن مريم الصديقة بل مثل الاسود
 العنسى ومسيلمة اليماني فى دعوى النبوة داخل فى سلسلة الكذابين الذين اخبر عن خروجهم
 النبي الصادق الامين فقال ﷺ لاتقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلثين كلهم
 يزعم انه رسول الله اخرجه مسلم وغيره ثبت بهذا التفصيل وواضح الدليل ان الملحد المسطور

على الوصف المذكور دجال كذاب استعوذ عليه الشيطان فحمله على ذلك الهذيان والطغيان وهو المفسد الساعى فى افساد عقائد المؤمنين وايقاع التشويش فى صدور عوام المسلمين وعندى ان ترك المباحثة مع الملحد المسطور اولى ولا مائة قوله الزانغ اخرى بل الواجب لتنفير العوام تشهير فساد عقائده بين الانام والله درمن قال بالجهر ولن يصلح العطار ما افسده الدهر حفظ الله المؤمنين من شره وضره ومن كره بعد قره ثم العجب العجائب من بعض اولى الالباب وجمع من اهل العلم فى الباب كيف اغتروا باقوال الملحد البطل و تنزلوا الى مدارك الجهال فامنوا باباطيل ذلك الضال زاعمين انه صادق وموحد ذو حلم. لابل هو مارق وملحد فى سلم. اتخذ الهه هواه واضله الله على علم و اعجب من هذا انهم يزعمون انفسهم كحوارى المسيح عيسى ابن مريم الصديقة كلابل هم انصار المسيح الدجال العور فى الحقيقة فاور دوا كثيراً من العوام كالانعام فى ورطة الضلالة و افسدوا عليهم عقائد هم القديمة الحققة فما ربحوا فى البضاعة و التجارة الا الهلكة والخسارة اية خسارة الدنيا والاخرة فان لم ينتهوا عن تلك الاقاويل التى يلقى عليهم العزازيل فعسى الله ان يسلط عليهم النقاد فيفحمهم اى يسكتهم او در لفظ يقبحهم و يرميهم بالكساد ويشيع اخبار فبضحهم فى جميع البلاد فتتفق على تضليلهم و تسفيههم السنة جميع اهل الرشاد ولا يبقئ لكيدهم تاثير ولا لمكرهم مجالس وعند الله مكرهم و ان كان مكرهم لتزول منه الجبال و عما قليل ليصبح نادمين و لتعلمن نباء بعد حين.

حرره الفقير محمد ايوب الحنفى المشاورى خادم الفقه والحديث والتفسير

”حمد و صلوات کے بعد۔ مومنوں کو معلوم ہو کہ علامات قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اشار کیا گیا ہے وہ حق ہے۔ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ علم قیامت ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔ ایسا ہی تفسیر اکمل میں ہے۔ ایک قرأت میں علم کی جگہ علم بفتح ہے جس کے معنی علامت ہے۔ بخاری وغیرہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے۔ مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ چاہو تو (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھو۔ وان من اهل الكتب الا یہ۔ جس سے یہ مراد ہے کہ جو اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ وقت پائے گا۔ وہ ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی قول کو تفسیر آیت میں طبری نے صحیح کہا ہے۔ چنانچہ تفسیر خازن میں ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تب کوئی یہودی و نصرانی ایسا نہ ہوگا جو یہ شہادت نہ دے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر دیلم میں ہے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ دجال نکلے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ امام عادل اور حاکم منصف ہو کر۔ اور صحیح مسلم میں نواس بن سمانؓ سے حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ وہ ایک قوم کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات کو رد کریں گے تو تہی دست ہو جائیں گے پھر وہ کھنڈروں پر گزرے گا۔ ان کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو وہ اپنے خزانے نکال دیں گے جیسے شہد کی مکھیاں نکلتی ہیں۔ پھر وہ ایک آدمی کو بلا کر دو ٹکڑے کر دے گا پھر اس کو بلائے گا تو وہ چپکتے چہرہ اور ہنستے منہ

سے آئے گا۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور دجال کو دروازہ لد کے پاس پا کر قتل کریں گے۔ الحاصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کے بعد نزول فرمانا زمانہ آئندہ میں ہوگا اور اس وقت تو وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور یہی اہل حق کا قول ہے جس پر اعتماد ہے۔ اس پر یہ قول خداوندی کہ یہودیوں نے یقیناً اس کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا ہے دلیل ہے۔ اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔ چنانچہ حسن بصری نے کہا ہے ایسا ہی واحدی کی تفسیر میں ہے اور اس پر یہ یہ قول خداوندی کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ میں اور سن کہولت میں (یکساں) کلام کریں گے۔“ بھی دلیل ہے ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب وہ رسول ہوئے تو تیس برس کے تھے۔ پھر بعد رسالت وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اٹھالیا۔ ایسا ہی تفسیر خازن میں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت کو نہ پہنچے تھے کہ اٹھائے گئے۔ لہذا اس آیت میں یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے (تا کہ سن کہولت میں ان کا کلام کرنا پایا جائے) ایسا ہی تفسیر جامع البیان میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو زندہ اٹھانے کی اپنے اس وعدہ کے بعد خبر دی ہے جو ان کو دیا گیا تھا کہ اے عیسیٰ میں تجھے قبض کرنے والا اور اٹھانے والا ہوں۔ اس آیت میں لفظ توفی سے نیند مراد ہے چنانچہ اکثر علماء کا قول ہے۔ ایسا ہی جامع البیان میں ہے۔ اس کی نظیر وہ قول خداوندی ہے جس میں ارشاد ہے کہ خاتم کورات کے وقت توفی کرتا ہے۔ توفی موت کے سوا اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ آیت شاہد ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کو نیند میں۔

جو شخص اس قول خداوندی میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے کا وعدہ دیا گیا ہے تامل کرے گا۔ وہ جان لے گا کہ اس سے موت دینا مراد نہیں چنانچہ آیات و حدیث اس پر شاہد ہیں۔ بالجمہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ کے توفی یعنی قبض کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ خدا نے ان کو مار دیا ہے اور نصوص صحیحہ ناطق ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر جو شخص ان کو مردہ سمجھتا ہے اور ان کے نزول کا منکر ہے اور اس سے وہ اپنے مسیح ہونے کی پٹری جماتا ہے اور تاویل و تحریف آیات و احادیث متعلقہ نزول مسیح میں مسلک ملاحدہ باطنیہ کا اختیار کرتا ہے اور اپنی نبوت کا مدعی ہو بیٹھتا ہے۔ وہ کافر و ملحد و کذاب ہے۔ اس کے الحاد و کفر و کذب میں کوئی شک نہیں۔ قاضی عیاض نے شفا میں کہا ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی ہو اور اپنی کمائی اور صفائی قلب کے ذریعہ سے حصول نبوت کو جائز رکھے یا نزول وحی کا مدعی ہو۔ گو مدعی نبوت نہ ہو وہ کافر ہے۔ آنحضرت ﷺ کو جھوٹا سمجھنے والا۔ آنحضرت ﷺ نے فرما دیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اور اس پر امت کا اتفاق ہے کہ ان آیات و احادیث کے ظاہری معنی مراد ہیں۔ ذہ کوئی تاویلی معنی۔ ایسے لوگوں کے کفر پر اجماع ہے۔ ایسا ہی ان لوگوں کے کفر پر جو نص کتاب اللہ کو دفع کریں۔ یا کسی ایسی حدیث میں جو اتفاق صحیح اور ظاہری معنی پر یقیناً محمول ہو۔ کوئی تخصیص نکالیں۔

امام صابونی نے کفایہ میں کہا ہے کہ ”ظاہر معنی آیات و احادیث سے بلا ضرورت عدول کرنا، الحاد ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم پر وہ لوگ مخفی نہیں جو ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ کیا جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا جو باسن قیامت کے دن حاضر ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب کی محافظت کا خود وعدہ کر لیا ہے۔ لہذا اس نے ایسے علماء کو پیدا کر دیا ہے جو ان ملحدوں کی تحریف سے دین کو بچاتے چلے آئے ہیں۔

یہ لحد قادیانی حضرت مسیح کا مثیل و نظیر نہیں بلکہ اسود عیسیٰ اور مسیلہ کذاب کا نظیر ہے اور ان کذابین کے سلسلہ میں داخل جن کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ لحد مذکور دجال ہے۔ شیطان اس پر مسلط ہے جو اس سے یہ بکواس کر رہا ہے۔ 'مفسد ہے مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے۔ میرے نزدیک ایسے لحد سے مباحثہ ترک کر کے عام مسلمانوں کو اس کے عقائد باطلہ کے فساد سے مطلع کر کے متنفر کرنا چاہیے۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اہل علم اس لحد بطلان کے اقوال سے دھوکا کھا بیٹھے ہیں اور خود جاہل بن گئے اور اس گمراہ کے باطل خیالات کو حق اور اس کو اہل علم سمجھنے لگ گئے ہیں اور خود اس کے حواری بن بیٹھے ہیں۔ وہ مسیح دجال کے مددگار ہیں۔ وہ اس سے باز نہ آئیں گے تو خدا ان پر بھی ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو ان کے کھوٹ و فساد کو ظاہر و مستہر کریں گے۔ پھر وہ سخت نادم ہوں گے۔"

ماقال اعلمنا و مدققنا فهو عين الصواب لاشك في نزول عيسى و انه لعلم للساعة فلا تمترن بها يدل عليه سياق النظم و سباقه و من معتقدي ان نزول عيسى حق ثابت بالادلة القاطعة من الايات والاجاماع الامة فمن انكر فانكاره من الادلة المذكورة فهو معرض عن طريق الرشاد و مروج سبيل الالحاد.

”جو ہم سے بڑھ کر عالم اور مدقّق نے کہا ہے وہ عین صواب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عیسیٰ ﷺ نازل ہوں گے۔ آئیہ لعلم للساعة کا بیان اور سیاق اس پر دلیل ہے۔ میرا یہی اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کا نزول یقینی دلائل آیات و احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے پس جو اس کا منکر ہے۔ وہ رشد کے طریق سے منہ پھیرتا ہے اور الحاد کے طریق کو رواج دے رہا ہے۔“

اللہم! انی اعوذ بک من فتنة المسيح الدجال۔ بہت افسوس بحال مرزا قادیانی آتا ہے۔ اغلب یقین ہے کہ ابلیس لعین نے ان کو بہکایا ہے۔ یہ عقائد و کلمات ان کے جو انھوں نے توضیح مرام و ازالہ اوہام میں تحریر کیے ہیں کفر ہیں اور قائل اس کا کافر ہے۔ جو جناب مولانا ابوالفضل رومی مولوی سید نذیر حسین صاحب و مولانا جناب ابوسعید صاحب نے فتویٰ دیا ہے وہ حق ہے واللہ الموفق بالصواب۔ العبد قاضی عبدالقادر پشادری

جو فتویٰ کہ علمائے ہندوستان و پنجاب نے در حق غلام احمد قادیانی دیا ہے وہ صحیح ہے اور معتقد اعتقاد توضیح المرام کافر ہے۔

جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
العبد ملا محمد بشیر سوات	ملا محمد منیر	ملا اللہ داد نصیر بنگرام
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
ملا معز الدین خٹکی تپہ ہشت نگر	ملا وجیہ الدین	ملا سلیمیل اوڈی گرام سوات
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
ملا بشیر محمد	قاضی عبداللطیف ماجور	ملا فصیح الدین یوسف زئی

قائل و معتقد وفات مسیح و نہ آمدن دے بایں دنیا بقریب قیامت و مقتول گردیدن دے وغیرہ امور کہ در فتویٰ نامہ علمائے ہندوستان و پنجاب درج اند، اگر غلام احمد قادیانی اس کلمات گفتہ باشد یا اعتقاد دے بریں باشد دے بموجب شرع شریف کافر مطلق است و اعوان وے اگر ایں اعتقاد داشت باشند کافر اند۔

معتقد ما فی هذا السؤال فی العقائد والبیان قد استهوته الشیاطین فی الارض حیران له اصحاب یدعونہ الی الہدی اثنتا. فمایتی الیہم موقنا. ومنشأ اعتقاده الفاسد انه مامیز بین الہام الرحمن. ووسوسة الشیطان و بین خواطر الروح و هو ی النفس والطغیان، وترك ماوجب علیہ من تطبیق الخیالات والخطرات بالقرآن والسنة واجماع الامة المرحومة. فالواجب علیہ ان یتوب. فانه وقع فی اکبر الكبائر من الذنوب. العبد رحمت اللہ عفا اللہ

”عقائد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیاطین نے زمین میں بہکا رکھا ہے۔ وہ حیران ہے لوگ اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں مگر وہ نہیں آتا۔ اس کے فساد و اعتقاد کا منشا یہ ہے کہ وہ الہام رحمانی اور وسوسہ شیطانی میں تمیز نہیں کرتا اور اپنے خطرات و خیالات کو قرآن و حدیث و اجماع پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے وہ بڑے گناہ میں جا پڑا ہے۔“

علمائے راولپنڈی و ہزارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین. لاریب ان العقائد المذكورة فی السؤال کفر و نفاق و زندقة والحاد و احداث و ضلال فان لم یکن صاحبها کافراً و ملحداً و زنديقاً و منافقاً فلیس فی الارض کفرو الحاد زندقة فلجنة اللہ علی من اسس الضلال و غیر الدین و حرّف النصوص و اسأ الظن باللہ و بانبیائه و شرعه و قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء و علی اعوانه و انصاره السفهاء الاذین ولا شک فی کونه من الدجاجلة عصما اللہ تعالیٰ من کیدہ و اضلالہ امین.

کتبہ عبدالاحد ابن القاضي محمد حسن خانپوری عفا اللہ عنہما
”اس میں شک نہیں کہ عقائد مذکورہ سوال کفر و الحاد اور چمپا ارتداد و نفاق ہے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے گمراہی کی بنیاد ڈالی ہے اور خدا و رسول ﷺ اور شرع پر بدگمانی کی اور یہ کہا ہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے اور واقعہ میں نہیں ہوتی ایسے ہی اس کے انصار مددگاروں پر جو بے عقل و ذلیل ہیں۔ بے شک وہ دجال ہیں۔ خداوند کریم ان کے کمر و گمراہی سے بچائے۔“

الحمد للہ رب العالمین والصلوة علی رسولہ محمد و الہ و صحبہ اجمعین. اما بعد فیقول احقر عبادی الباری محمد الخانفوری ان ماقال شیخنا السید نذیر حسین و برکتنا المولوی عبدالجبار الغزنوی سلمہما اللہ تعالیٰ فی الدارین و غیرہما من العلماء الکرام فی حق الکادیانی فہو حق و صواب لا شک انه من الدجاجلة اعاذنا اللہ من هذه العقيدة الفاسدة امین.

حررہ محمد بن محمد حسن خانفوری عفی عنہ
”جو کچھ ہمارے شیخ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب اور ہماری برکت مولوی عبدالجبار صاحب وغیرہ علمائے کرام نے قادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے اور بے شک قادیانی دجالوں میں سے ہے۔“

الحمد للہ والصلوة والسلام علی رسولہ الذی بعث بالحق لیظہرہ علی الدین کله اما بعد فیقول احقر العباد محمد بن سالم المکرانی ان ماقال العلماء فی تکفیر مرزا الکادیانی فہو حق و صواب ولا شک ان من مات بهذه العقائد الفاسدة ولم یتب فہو فی نار جہنم خالداً فیہا. اللہم

اعذنا من هذه العقيدة الباطلة، الحق بعلموا ولا يعلى عليه۔ فقیر محمد بن سالم المکرانی عفی عنہ
 ”جو کچھ علماء نے تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ حق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص ایسے عقائد
 فاسدہ پر بلا توبہ مرے وہ جہنم میں رہے گا۔“

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فما قال العلماء فی تکفیر میرزا کادیانی فہو
 صحیح و کفرہ ثابت و عقائدہ مخالف للکتاب والسنة۔ وقوله انما مثل المسیح و عیسی ابن مریم
 مات فدعواہ باطل و هو دجال کذاب خارج عن الاسلام لقوله ﷺ سبکون فی امتی کذابون کلہم
 یزعم انه نبي الله و انا خاتم النبیین لانی بعدی۔ العبد تاج دین گجراتی پنجابی
 ”علماء نے جو کچھ تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ صحیح ہے اور اس کا کفر ثابت اور اس کے عقائد
 کتاب و سنت کے مخالف ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ میں مسیح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا مثیل ہوں، ایک باطل دعویٰ ہے اور
 وہ دجال و کذاب ہے۔ اسلام سے خارج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ میری امت میں کذاب پیدا ہوں گے
 جو دعوائے نبوت کریں گے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔“

مأفل العلماء المحققون فی الکادیانی حق و صواب۔ ”جو علمائے محققین نے قادیانی کے حق
 میں کہا ہے وہ حق ہے۔“ نیاز اگین قاضی محسن الدین عفی عنہ

میں نے یہ فتویٰ اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا اور اس سے پہلے اس شخص کے مسائل فتح اسلام اور
 توضیح مرام اور ازالہ اوہام وغیرہ بھی دیکھے اور اس کے بعض مریدوں۔ نیم ملا خضر ایمان سے مباحثہ کا بھی اتفاق پڑا
 اور خود مرزا سے بھی الہام کے بارہ میں بالمشافہ ایک سوال کیا تھا جس کے جواب میں وہ مبہوت رہ گیا تھا۔ غرض
 میں ان کے مذہب اتباع ہوا، سے پورا واقف ہوں۔ حضرت مجیب نے ان کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے وہ سب صحیح
 اور سچا ہے۔ بلکہ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہیں۔ ارحم الراحمین ان کو توبہ نصیب کرے اور اپنی مخلوق کو
 ان کے شر سے بچائے اور ان کا رد کرنے والوں کی مدد کرے۔ ہدایت اللہ امام مسجد موحدین صدر پنڈی

ان هذه العقائد الاخيرة التي ذكرت في رسائل الكادياني باطلة زائغة مضلة فانها مخالفة
 للكتاب والسنة واجماع الامة و معارضة للاخبار و الآثار الصحيحة واقوال المرضية و مبانية لاهل
 السنة والجماعة و موافقة لاهل البداعة والهوى و اهل الكتب من اليهود و النصرى و اهل الالحاد
 والزنادقة والهنود والفلاسفة ياللعجب ان قائلها ينكر خوارج الملائكة والانبياء والاولياء بدعى
 هومن فسه صدورها و يختار علمه و فهمه على علمهم و فهمهم وهذا ضلال صريح و غوال قبيح.
 اللهم تب عليه ان تاب عنها و اهلكه ان بقى عليها و طغى و اعذنا منها ماجعلنا من المهتدين
 واحفظنا عن مكر الماكرين۔ امين ثم امين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

حافظ عبدالهادی اعاده الله من الاعادی شاہ بوری ثم فنڈی
 ”قادیانی کے یہ آخری عقائد جو اس کے رسائل میں مذکور ہیں باطل ہیں۔ کتاب سنت و اجماع امت
 کے مخالف ہیں۔ احادیث و آثار صحیحہ کے معارض، اقوال پسندیدہ اہلسنت سے مبائن، اہل بدعت، یہود، نصاریٰ
 ملحدوں جیسے مرتدوں، ہندوؤں، فلسفیوں کے موافق ہیں۔ تب ہے کہ قادیانی ملائکہ اور انبیاء و اولیاء کی خوارق کا منکر
 ہے اور خود ان امور کا مدعی اور اپنے علم و فہم و ان کے علم و فہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہ صریح گمراہی اور ہزل ہے۔“

خداوند اس کو توبہ نصیب کر یا ہلاک کر۔“
علمائے جہلم و قرب و جوارِ آل

بندہ کو بسبب استماع اخبارات و حالات حنہ مرزا قادیانی کے جو علی العموم و اصل ہوئی تھی حسن ظنِ بلیغ تھا اور اس کو زمرہ صالحین میں شمار کرتا تھا اور اب تک اس کی تصنیفات دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا چونکہ یہ فتویٰ دیکھا اور مرزا کے معتقدات سے اطلاع ہوئی تو حسن ظنِ مرتفع ہوا۔

مرزا اگر فی الواقع عقائدِ محررہ فتویٰ کا معتقد ہے تو بلاشبک وہ ارداد و الحاد میں داخل اور مستحق و عید و لا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ کا ہے۔ واللہ اعلم و علم اتم و احکم۔ العبد احمد الدین دریالوی علاقہ جاپ تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم حالِ وارد جہلم۔

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ان کان عقائدہ ہکذا فجميع

ما حرره العلماء فی حقہ صحیح۔ ابو عبد البصیر میر حمزہ ہزاروی

”مرزا قادیانی کا یہی اعتقاد ہے تو جو کچھ علماء نے اس کے حق میں لکھا ہے صحیح ہے۔“

الحمد لله العزيز الرحيم والصلوة على نبيه الكريم و على الله واصحابه المشيعين للدين التقويم۔ امان بعد۔ بندہ زمانہ ملاقات سے مدت تک مرزا کی کمال دیانتداری اور اونچے درجے کی پرہیزگاری اور داعی الی اللہ ہونے کا بہ نہایت جاں نثاری صمیم قلب سے معتقد تھا اور اس کو زمرہ غمخوارانِ خلق اللہ سے سمجھتا تھا اور ابتداء میں ایسی باتیں سن کر کہتا تھا کہ سبحان هذا بهتان عظیم لیکن چونکہ مدت سے مشہور ہو رہا ہے کہ وہ بذریعہ تحریرات مطبوعہ مشہور کے ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے جو مولوی ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعت السنہ بنالوی صاحب کے سوال میں بحوالہ تحریرات مذکورہ درج ہیں۔ اور وہ تحریرات آج تک مجھ کو باوجود سعی و جستجو کے میسر نہیں ہوئیں تاکہ میں ان کے مطالعہ سے حسب استعداد اپنی کے، دجالت و کذابیت و اسلام کے دائرہ سے خارج ہونے یا حقانیت و رہبانیت و صداقت و اشاعت اسلام مرزا کی ایسی یقینی اور قطعی سند حاصل کرتا اور پھر استفتاء پر لکھتا کہ اس کو عالم الغیب الشہادۃ کی حضور میں پیش کر سکتا اور فرمانِ ایزد سبحان کا بھی بے تحقیق لکھنے اور کہنے اور کرنے سے شدت سے منع کرتا ہے کہ ولا تقف مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسنولا اور ایضاً الیوم نختم علی الخ اور نبی الرحمت نے فرمایا ہے کہ الشاہد یری ما لا یری بہ الغائب اور غائب پر حکم لگانے سے روکا ہے اور سوال میں بھی بحوالہ تحریرات مرزائی مسطور ہے کہ وہ ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے۔ لہذا نہ مطلقاً بلکہ مقیداً لکھا جاتا ہے کہ اگر مرزا ایسے اعتقادات کا معتقد و مدعی ہے جو سوال میں درج ہے تو بے شک وہ انھیں فتوؤں کا مستوجب و مستحق ہے جو علمائے رہبانین نے اس کے حق میں لگائے ہیں اور عیاذ باللہ کہ کسی کے حق میں تقلیداً اور سمعاً کوئی فتویٰ دوں اور لکھوں۔ اعوذ باللہ من ضرور نفسی ومن سبغات اعمالی اللھم انت نفسی تقواھا وزکھا فانک خیر من زکھا امین یا ارحم الراحمین۔

العبد البرہان الدین جہلمی

۱۔ مولوی برہان الدین صاحب کی نسبت گجرات و پشاور کے میرزائی عیسائیوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ انھوں نے اپنی شہادت سے جو اس فتوے پر لکھی ہے رجوع کر لیا ہے۔ جو بات مولوی برہان الدین صاحب کو پہنچی تو انھوں نے بذریعہ خاص مراسلت ہم کو اس سے اطلاع دی اور یہ بھی لکھا کہ میں اب تک اس اپنی شہادت پر قائم ہوں۔ مرزائی عیسائی اس پر پولیس گئے تو ہم مولوی صاحب کا خط چھاپ دیں گے۔

اگر عقائد مرزا کے اسی طرح پر ہیں جو اس میں تحریر ہیں تو جواب یہی ہے جو فتوے میں تحریر ہے۔

فیض احمد جہلمی

هذا الجواب صحيح وما قال مرزا باطل عند اهل السنة والجماعة.

احقر العباد فقير محمد ايديسر سراج الاخبار جهلم

”یہ جواب صحیح ہے اور جو مرزا نے کہا ہے وہ اہل سنت کے نزدیک باطل ہے۔

یہ عقیدہ مخالف عقیدہ اہل سنت و جماعت کے ہے۔ عبدالودود سلطان محمود عفی عنہ جہلمی

علمائے گجرات و حوالی آں

جو عقائد مع دلائل مرزا قادیانی کے اس فتوے میں درج ہیں وہ تمام اہل حق کے خلاف ہیں۔ اہل حق تو یہ کہتے ہیں۔ النصوح تُحْمَلُ عَلَى ظَوَاهِهَا وَالْعُدُولُ إِلَى مَعَانِ يَدْعِيهَا أَهْلُ الْبَاطِلِ الْحَادِ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا. عبدالرحمن ساکن موضع دینہ ضلع گجرات

من كان اعتقاده مخالفاً للسنة والجماعة فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين اعاذنا الله و اخواننا المسلمين من اباطيله الكاذبة و معتقاداته الباطلة. العبد فضل الدين گجراتی

”جس شخص کا اعتقاد اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے وہ بدعتی ہے مومنوں کی راہ کے سوا۔ اور راہ چلنے والا۔ خدا اس کے جھوٹے عقائد سے مسلمانوں کو بچائے۔“

عقائد میرزا غلام احمد الکادیانی من الاعتزال. والفلسفة والذين سموا باهل السنة والجماعة من وقت بدع النزاع بين فرق المسلمين بمراحل منه كل حزب بما لديه فرحون عهدي نافى الفاظي من غير تبذير والاقتير. ابو الفیض محمد حسن حنفی از بهین تحصیل چکوال ضلع جہلم

”قادیانی کے عقائد معتزل اور فلسفہ کے عقائد ہیں۔ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہیں وہ ان عقائد سے کوسوں دور ہیں۔ میری یہی رائے ہے جس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی۔“

علمائے سیالکوٹ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذي اصطفى و على اهل التقى اما بعد اس عاجز کو سیدنا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تحریر سے اس سوال کے جواب میں کئی اتفاق ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔ ابو عبد اللہ عبید اللہ معروف بمولوی غلام حسن

علمائے وزیر آباد

الحمد لاهله والصلوة على آلهها. اما بعد فقد طالعت مرة بعد اخرى. كتب الكادياني و رسائله فوجدتها مملوءة بالكفر والالحاد والكذب على الله ورسوله و الطعن على اهل الحق فانه يسلم امراً مرة وينكره اخرى. طريقته طريقة اهل الالحاد والفساد. ومذهبه مذهب اهل الزيغ والعتاد. هو دجال من الدجاجلة الذين اخبر عنهم المخبر الصادق و متبع غير سبيل المؤمنين و متمسك بدلائل الملحدين و خداع للمسلمين. من طالع كتبه و وازنها بالكتاب والسنة فلا يخفى عليه ما قلنا اعاذنا الله و جميع المسلمين من عقيدته الباطلة و طريقته الكاسدة و ارشدنا الى طريق الصواب الذي اختاره العبادة لعباده الذين هم اولو الفضل و اولو الالباب. حافظ عبدالنن

”بعد حمد وصلوٰۃ۔ میں نے قادیانی کی کتابوں کا بار بار مطالعہ کیا تو ان کو کفر و الحاد سے اور خدا و رسول پر افتراء سے پڑ پایا۔ وہ کہیں کسی امر کو تسلیم کرتا ہے کبھی اس سے انکاری ہوتا ہے۔ اس کا طریق اہل الحاد و فساد کا طریق ہے اور اس کا مذہب کجی اور عناد والوں کا مذہب ہے۔ وہ ان وجالوں میں سے (جن کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے) ایک دجال ہے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلنے والا اور محمدین کے دلائل سے تمسک کرنے والا۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے والا جو شخص اس کی کتابوں کو دیکھ کر قرآن و حدیث سے ان کا مقابلہ کر لے گا اس پر ہمارا یہ بیان مخفی نہ رہے گا۔ خدا مسلمانوں کو اس کے عقیدہ باطلہ سے بچائے اور طریق صواب پر چلنے کی ہدایت کرے۔“

احمدک یامن له الحمد واصلی علی من علیہ الصلوٰۃ اما بعد فقد نظرت فی رسائل القادیانی نظر الانصاف و سمعت مقالاتہ فوجدتها داعیۃ الی الاعتساف و هو رجل قبیح، قبح اللہ و جہہ و وجہ اتباعہ مادام علی هذا المنہاج. او تاب اللہ علیہ و علی اتباعہ ان رجع عن هذا الاعرجاج. العبد المسکین فقیر جلال الدین.

”بعد حمد وصلوٰۃ۔ میں نے قادیانی کے رسائل کو غور سے دیکھا اور اس کے مقالات کو سنا تو ان کو بے انصافی اور زیادتی کی طرف داعی پایا۔ خدا اس کا اور اس کے اتباع کا جب تک وہ اس طریق پر رہیں منہ برا کرے یا ان کو توبہ کی توفیق دے۔“

فقد طالعت هذا السؤال والجواب. بالتامل والصواب فوجدته حقاً قویاً وجواباً صحیحاً و فصل الخطاب ولا ریب ان القادیانی ضال مضل مفتر علی اللہ ورسولہ و متبع فی الاسلام طریقۃ الجاہلیۃ و مطلب بذالک العروض الدنیویۃ و مسود و جہہ بفعلہ القبیح صب علیہ ربہ سوط العذاب او یهدیہ الی سبیل اولی الابصار واولی الالباب. حررہ محمد عبدالقادر سخاوی

”میں نے ان سوال و جواب کو تامل سے دیکھا تو اس جواب کو حق و قوی اور چکوتا حکم پایا۔ اس میں شک نہیں کہ قادیانی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا۔ خدا و رسول پر افتراء کرنے والا۔ اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق چاہنے والا اور اس ذریعہ سے دنیا کمانے والا۔ اس کا منہ کالا ہو اور اس پر عذاب نازل ہو یا ہدایت نصیب ہو۔“

الحمد للہ رب العالمین وبہ تفتی و الصلوٰۃ والسلام علی امام وبہ اقتدانی. اما بعد فقد نظرت فی السؤال والجواب و تدبرت فیہ فوجدته مطابقاً للحق و موافقاً للغرض الصحیح الذی ارشدنا الیہ اللہ ورسولہ فصاحب هذا الهفوات التي مندرجة فی السؤال زندیق شریر مخالف لعملة الاسلام. حفظنا اللہ جمیع المسلمین عن مزخرفاته. العبد محمد محی الدین نظام آبادی

”میں نے سوال و جواب کو دیکھا۔ جواب کو حق پایا ان باتوں کا جو سوال میں مذکور ہیں۔ تاکل چھپا مرتد ہے۔ اسلام کا مخالف۔“

قولی فی القادیانی کقول شیخی حافظ عبدالمنان فی حقہ.

المسکین محمد شاہ دین سوہدروی

”قادیانی کے حق میں وہی میرا قول ہے جو میرے شیخ حافظ محمد عبدالمنان صاحب کا قول ہے۔“

بجکم نصوص شارح مضامین تالیفات مرزا کی منکالت سے مبرا ہے۔ خصوصاً اس کا ادعاء نبوت، جس

صورت میں مراد مرزا لفظ محدث سے نبی ہے۔ چنانچہ وہ برو کا ذکر ہے۔ تو انکار لفظ نبی سے کیا فائدہ اور استدلال منع اطلاق محدث بحديث لقد كان لكم فيما قبلکم من الامم محدثون فان یکف فی امتی فانه عمر متفق علیہ سے باقاعدہ مسترہ اصول عدم شرط مستزعم عدم شروط نفی محدثیت بھی بنظر اہل انصاف صحیح ہے۔ پھر جو اعتراض نزول عینی بن مریم نبی اللہ بنی اسرائیل پر (و یحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام و اصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدهم خیراً من مایة دینار لاحدکم الیوم فی رغب اللہ نبی اللہ عینی و اصحابہ فی رسل اللہ الحدیث عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ انه قال لیس بینی و بینہ (عیسیٰ علیہ السلام) نبی و انه نازل) (ابوداؤد ص ۱۲۸) وارد ہے وہی اعتراض یعین نبوت مرزائی و امتیت پر وارد ہے۔ کس طور وہ ایک جہت سے نبی ہی ہو سکتا ہے اور ایک جہت سے امتی۔ پس جو جواب دفع اس اعتراض میں مرزائی رکھتے ہیں وہ جواب معتقد نزول (عیسیٰ بن مریم) نبی اللہ بنی اسرائیل کی طرف سے سمجھ لیں۔ عائد باللہ۔

عبداللہ ہسروری، عبدالعظیم ہسروری، عبدالکریم ہسروری
 باقولہم در کفر مرزا غلام احمد قادیانی۔ الجواب جس کو شریعت محمدی کا کفر فرمائے میرے نزدیک بھی کافر ہے۔ جو ایک رکن اہلام سے انکار کرے، اس کے کفر میں کیا شک۔ حافظ محمد گوہر! نوکھسوی
 علمائے کپورتھلہ وغیرہ

حامداً و مصلیاً۔ گزارش ہے کہ احقر الناس کو قادیانی صاحب کی نسبت ان کے ابتدائی امر میں بہت کچھ حسن ظن تھا۔ پھر چند وجوہ ذیل سے زائل ہوا۔

۱..... فتح، توضیح، ازالہ کے مطالعہ کے ان میں بہت سے مضمون کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ اور طریق سلف صالحہ کے خلاف دیکھنے میں آئے اور کہیں نصوص قرآنیہ اور سنہ سے استنباط بھی کیا تو بطور قایل القول بما لا یرضی بہ قائلہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے ہلکی خلاف۔

۲..... قادیانی صاحب کے کشف حال کی بابت شیخنا و مرشدنا شیخ الاسلام مفتی شریعت ہادی طریقت حضرت مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی ابد اللہ فیوضہم کی جناب میں درخواست کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرما کر ارشاد فرما دیں۔ حضرت مرشدنا نے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اس کا حال مختار ثقفی کا سا بتلایا گیا ہے۔

۳..... عاجز نے دو دفعہ استخارہ کیا۔ پہلی دفعہ قادیانی صاحب کی مسجد کو ایسی صورت پر دیکھا کہ اس کا منہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف ہے جس میں نماز پڑھنے سے جنوب کی سمت سجدہ ہوتا ہے۔ دوسری دفعہ قادیانی صاحب بذات خود ایسی صورت میں دکھائی دیے کہ سر و قامت گندم گون و جیہہ اور سفید پوش ہیں لیکن موئے بدت حد مسنونہ سے بہت بڑھے ہوئے گویا کسی سکھ کی مونچھیں ہیں۔

میرے ایک دوست میاں گلاب خان افغان ساکن کپورتھلہ حال دارو سلطان پور نے بھی استخارہ کیا تو خواب میں ایک ناپاک اور موذی جانور دکھائی دیا جس کا نام لینا میں تہذیب کے خلاف سمجھتا ہوں۔

۴..... علمائے ظاہر کے علاوہ اہل کشف و شہود بھی ان کے مفترانہ خیالات کے سخت مخالف ہیں اور فرماتے ہیں۔ من لا شیخ لہ فشیحہ شیطان کے موافق بے شیخ طریقت پر چلنے سے شیطان کے قابو میں آ گئے ہیں اور اس کے

۱..... یہ وہ شخص ہے جس نے سیالکوٹ میں بمقام حسام الدین رو برو مولوی محمد احسن لہروی بیعت مرزا کی کی تھی۔ اب اپنی بیعت سے انکاری ہو کر مستغنی ہے۔

دساد کو الہامات سمجھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ۔ چونکہ ان کی باتیں ایسی ہیں کہ ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے کبھی نہیں سنیں اس لیے بلاشبہ حدیث قال رسول اللہ ﷺ یکون فی اخر الزمان کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لا تسمعون انتم ولا اباؤکم وایہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (رواہ مسلم ج ۱ ص ۹ النہی عن الروایۃ عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملہا) کے مصداق ہیں۔ سرورق ازالہ پر ”مرسل یزدانی“ اور سرورق (فیصل آسمانی خزائن ج ۵ ص ۳۰۹) پر تقریباً یاحسرة علی العباد مایقہم من رسول الا کانوا بہ یستہزون) اور (ازالہ صفحہ ۲۷۳ خزائن ج ۳ ص ۲۱۳) میں آیہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے اپنا مبشر بہ ہونا اور رسالہ (الحق مباحثہ لودھیانہ کے صفحہ ۸ نوٹ) ایڈیٹر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا اور فتح اسلام کی یہ عبارت کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ اسے نہیں مانتا جس نے مجھے بھیجا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے قادیانی صاحب کا مدعی نبوت اور رسالت ہونا صاف ظاہر ہے۔ اس لیے وہ حدیث ان رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ ﷺ (بخاری ص ۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام، مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ باب فی قولہ ﷺ ان بین بدی الساعة کذابین فریفاً من ثلاثین) متفق علیہ کے موافق ان تیس میں سے ایک ہے۔

(صفحہ ۱۸-۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰ توضیح) میں محدث ہونے کے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتلادیا ہے۔ ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے۔ ان النبی محدث والمحدث نبی اس لیے حدیث قال النبی ﷺ انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی (ترمذی ج ۲ ص ۴۵) کے حصہ دار ہیں۔ مجھے ان کی حالت پر سخت افسوس ہے اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنی صراط مستقیم پر لائے۔ ورنہ اہل اسلام کو شرف تہ سے بچائے۔ اللہم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ امین۔

احقر العباد بندہ محمد اشرف علی سلطانپوری

مرزا قادیانی کی بعض تصانیف خاکسار کی نظر سے گزریں۔ واقعی بعض عقائد مرزا مذکور کے خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہیں۔ لاریب ایسے عقائد والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ گزشتہ سال میں میں بیت اللہ شریف کو گیا تھا۔ وہاں پر میں نے بعض عقائد مرزا مذکور کے بیان کیے۔ علمائے مکہ و مدینہ نے یہی فرمایا کہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حدیث عن عمر ابن الخطاب قال انہ سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔ امام الدین کپور تھلی

من اعتقد موافقا للکادیانی فهو مردود لان اعتقاده المستبطن من تصانیفہ خلاف القرآن والحديث و اجماع الصحابة والتابعين والمجتہدین و علماء اہل الحق من امة سید المرسلین و خاتم النبیین۔ بل الظاہر من تصانیفہ انکار المعجزات المصرحة فی کتاب اللہ المجید واللہ یتہدی من یشاء الی سبیل الرشاد۔ عبدالقادر بیگو وال ریاست کپورتھلہ

”جو شخص قادیانی کے موافق اعتقاد رکھتا ہے وہ مردود ہے کیونکہ قادیانی کا اعتقاد جو اس کی تصانیف سے ثابت ہے۔ قرآن و احادیث و اجماع صحابہ و تابعین و مجتہدین وغیرہ علمائے اہل حق کے مخالف ہے۔ اس کی تصنیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف انکار پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرے۔“

حضرت عمرؓ سے حدیث ہے کہ لوگ تمہارے پاس قرآن کے مشتہ اور ذی الوجہ باتیں پیش کریں گے ان کو احادیث سے کجرو۔ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔

الحبيب مصيب - ”حبيب نے ٹھیک کہا ہے۔“ غلام محمد مدرس مدرسہ فارسی کالج اندھیر پور رحلہ

علمائے دیوبند، سہارن پور وغیرہ

حامداً و مصلیاً۔ عقائد مندرجہ سوال مخالف کتاب اللہ و معارض سنت رسول اللہ و مناقض اجماع امت ہیں اور تاویلات مذکورہ از قبیل تحریفات و تکذیبات ہیں۔ اگر اس قسم کی بیہودہ اور لغو تاویلوں کا باب کھولا جائے تو اسلام کا کوئی مسئلہ اعتقادی یا عملی ثابت نہ ہو اور تمام دین درہم برہم ہو جائے اور محدثیت اور مہمیت محض تزئین نفس اور تسویل شیطان ہے۔ مخترع ان عقائد کا ضال و مضل بلکہ دجالہ کا رس رئیس ہے اور اس کے متبع۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی ایسے بے دینوں سے حفظ و حمایت فرمادے اور ان کو رجوع کی توفیق دے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

حررہ خلیل احمد مدرس دوم مدرسہ عربی دیوبند

حامداً اللہ العلی الاعلیٰ و مصلیاً و مسلماً علی رسولہ سیدنا محمد سید الوریٰ والہ و اصحابہ نجوم الہدیٰ من اقتدی بہم اھتدیٰ و من اخطأ طریقہم غویٰ و ردیٰ و بعد فان ما اعتقدہ الکادیانی و انباعہ الحاد بلا مرأ و ابطال للشریعة المستقیمة البیضاء لیس لہ فیہ شاهد من الکتاب و سنة النبی المستکاب واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ احکم۔ کتب عزیز الرحمن دیوبندی

”بعد حمد و صلوة۔ قادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ بلا شک الحاد ہے اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب و سنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔“

الامور المنسوبة الى المرزا هداية الله واياه لاشك انها مناقضة بنصوص الله ومردود باجماع المسلمين و جملة هذه الاقوال معتزلة من الطريق عن الطريق المستقيم ای اعتزال لایجترأ علیہا الجاهل غوی ولا یعتقد علیہا الاضال شقی واللہ سبحانہ ولی الارشاد واعلم بحال العباد۔

العبد محمود دیوبندی معروف مولوی محمد حسن صاحب

جن مسائل کو قادیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کو بلا شک نصوص قرآن و حدیث رد کر رہی ہیں اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔ راہ راست سے ایسے برکنار ہیں کہ کوئی شخص بجز جاہل اور گمراہ کے ان پر جرأت نہیں کر سکتا اور ان کا معتقد نہیں ہو سکتا۔“

یہ جواب صحیح ہے مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ ان تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے مجملہ دجالوں، کذابوں خارج از طریقہ اہل سنت و واصل زمرہ اہل ابواء ہے اور اس کے اتباع بھی مثل اس کی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ العبد رشید احمد گنگوہی

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده و بعد فاقول وانی علی بینة من ربی ان من كانت اعتقاداته كما ذكرت في السؤال فهو من اهل الاهواء والضلال. و لیس ہو من ابن مریم علیہما السلام فی شیء و لكنه مثل للمسیح الدجال و هل یجترأ دجل فی قلبه مثقال ذرة من ایمان. علی ان یضع الاحادیث عن مرتبة التفسیر و یرفع تاویلہ الباطلة الی ان ینکر بسببه الاحادیث ویاول القرآن. این ہو من قوله تبارک و تعالیٰ و یکلم الناس فی المهد و کھلا فقد تکلم عیسی ابن مریم علیہما السلام فی المهد و منی تکلم کھلا. فکیف یرتاب فی کلامه و نزوله من امن بما انزل الله علی رسولہ. فیا للعجب. کیف جوز مثل هذه کنایات والاستعارات الباطلة فی

الاحادیث والایات. فہلا جعل اباطیلہ الملمہمة من الاستعارات. ونجامن مثل هذه المفتریات وامن بما انزل اللہ من البینات. ہدانا اللہ الصراط السوی و وقانا شر من کل غبی وغوی.

حررہ عبدالرحمن عفی عنہ

”حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ جس شخص کے اعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں ہیں وہ اہل ہوا و گمراہ ہے ابن مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو مسیح و جال کا مثیل و نظیر ہے۔ جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے اس سے کبھی جرأت نہیں ہو سکتی کہ حدیث کو تفسیر قرآن ہونے کے مرتبہ سے نیچے گرائے اور اپنی اقاویل باطلہ کو اس قدر اونچا کرے کہ ان اقوال کے سبب احادیث کا انکار کرے اور قرآن کی تاویل کرے۔ وہ اس قول خداوندی کے ملاحظہ سے کہاں چلا گیا۔ جس میں ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت میں کلام کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین میں رہ کر کہولت میں کب کلام کیا ہے۔ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے میں کیوں شک کرتا ہے۔ وہ آئیں تب ہی تو سن کہولت میں کلام کریں گے۔ تعجب ہے کہ وہ ان آیات و احادیث میں استعارات باطلہ تجویز کرتا ہے۔ اپنے باطل الہامات میں ایسے استعارہ تجویز کیوں نہیں کرتا۔ تاکہ اس کو ان مفتریات سے نجات ہو اور آیات بینات خدا پر ایمان حاصل ہو۔“

ما افاده المصیب اللیب اعنی مولانا المولوی عبدالرحمن فہو حق لاریب فیہ.

العبد محمود حسن عفی عنہ

”جو مولوی عبدالرحمان صاحب نے فرمایا ہے حق ہے۔“

ما افاده مولانا مولوی محمد عبدالرحمن فہو حق لایرتاب فیہ.

حررہ محمد حسن عفی عنہ

”مولوی عبدالرحمن صاحب نے جو فرمایا ہے حق ہے اس میں شک نہیں۔“

بے شک یہ عقائد کفر کے ہیں اور معتقدان کا کافر ہے۔

قد اصاب من اجاب. ”مصیب ہوا جس نے جواب دیا۔“

حررہ محمد جان علی عفی عنہ

مرزا قادیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل برخلاف ہیں اور اکثر عقائد انھوں نے اپنے تراش و

خراش سے ایجاد کیے ہیں جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطہ عقلی کے تحت میں داخل ہیں اور بعض عقائد

ان کے یونانی جالوں کے قواعد اور اصول پر مبنی ہیں۔ جو عوام الناس کو اس سے احتراز کرنا۔ واجب اور ضروریات

دین سے ہے۔ چنانچہ عالمگیر میں مسطور ہے۔ ومن العلوم المذمومة علوم الفلاسفة فانہ لایجوز قرآنہ

لمن لم یکن متبحر فی العلم وسائر الحجج علیہم وحل شہاتہم والخروج عن اشکالاتہم و نیز مرزا

قادیانی اس آیت کریمہ کے مصداق میں داخل ہے۔ مثلہم ۱؎ کمثل الذی استو قد ناراً فلما اضاءت

ماحولہ ذهب اللہ بنورہم وترکہم فی ظلمت لایبصرون۔ (بقرہ ۱۷) شگفتہ محمد گل بے نظیر

۱؎ برے علوم سے فلاسفہ کے علوم ہیں۔ جو شخص علوم دین سے اور ان دلائل سے جو فلاسفہ کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہے خوب

واقف نہ ہو اور ان کے شبہ دور نہ کرے اس کو فلسفہ پڑھنا حلال نہیں۔

۲؎ ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے آگ جلائی۔ پھر جب اس نے اس کے ارد گرد روشنی کی تو خدا ان کا نور لے گیا اور ان

کو اندھروں میں چھوڑ دیا کہ وہ نہیں دیکھتے۔

هذا هو الحق والحق حقيق بالاتباع. ”یہی حق ہے اور حق اتباع کے لائق ہے۔

العبد مسکین محمد اسمعیل بیگ

مرزا قادیانی تفسیر ہارائے کرنے والا من جملہ ان دجالون کا ذہین کے ہے کہ جن کی نسبت رسول

محمد حسن مراد آبادی

اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے۔

مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ مثلاً وہ آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ ﷺ

کے نزول کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ مضمون احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ان میں مجاز اور استعارے کی کوئی

ضرورت نہیں اور بلا ضرورت مجاز ماننا ضلالت کا دروازہ کھولنا ہے۔ علاوہ اس کے بعض روایتیں ایسی بھی ہیں جو

استعارے کو رد کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے انھوں نے ازالہ اوہام میں ایسی تقریر کی ہے جس سے متبادر یہی ہے کہ وہ

حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزات کے منکر ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام کے حصہ اول میں صفحہ ۷۶ کی عبارت اس کی شاہد

ہے۔ قرآن میں جو مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ نے یہ کہا تھا کہ میں مٹی کے جانور بناتا ہوں اور ان میں پھونکتا

ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتے ہیں۔ اس کی تاویل مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کی کہ حضرت عیسیٰ ﷺ نے

اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ مدت تک نجاری کا کام کیا تھا اور وہ کچھ ایسی کلیں سیکھ گئے تھے جن کے ذریعہ سے

جانور اڑاتے تھے جیسے آج کل کے صنایع انگریز بنا لیتے ہیں اور حضرت عیسیٰ ﷺ جو مردہ کو زندہ کرتے تھے۔ وہ

مسیحیزم کا عمل تھا جو آج کل انگریزوں میں بھی ہے۔ ان اقوال میں حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزوں کا بھی انکار ہوا

اور یوسف نجار کو حضرت عیسیٰ ﷺ کا باپ بھی بنا دیا۔ اس قسم کے اقوال ان کتابوں میں بہت سے ہیں جو درحقیقت

بدعت ہیں۔ بعض کفر کے مرتبہ تک بھی پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ راقم محمد احتشام الدین مراد آبادی

علمائے ضلع پٹنہ عظیم آباد

الحمد لله وكفى و سلام على عباده الذين اصطفى و بعد يقول العبد الفقير ابو الطيب

محمد المدعو بشمس الحق العظيم آبادی عفا الله عنه سياه و تجاوز عنه انى تشرفت بمطالعة

هذه الرسالة التى حررها شيخ الاسلام والمسلمين المحدث المفسر الفقيه مسند الوقت شيخنا

العلامة السيد محمد نذير حسين الدهلوى ادام الله تعالى بركاته علينا و جعله الله ممن يوتى اجره

مرتين فى رد هفوات الكاديانى الكاذب المفترى الضال المضل فوجدتها مطابقة للحق وما ذا بعد

الحق الا الضلال ولا ريب ان الكاديانى مسلک مسلک الالحاد وحرف الكلم والنصوص

الظاهرة عن مواضعه و تفوه بما تقشعر منه الجلود وبما لم يجتز به الا غير اهل الاسلام اعاذنا الله

تعالى والمسلمين من شروره و نفسه و نفخه و رضى الله تعالى عن شيخنا العلامة حيث ذب عن

الاسلام وانتصر له ثم جزى الله الفاضلين الاكملين مولانا ابا سعيد محمد حسين اللاهورى.

و مولانا محمد بشير السهوانى كيف قابلا للمناظرة بذلك المفترى الكذاب و اظهر الحق واسكنا

الكاديانى العقبى والغوى فلم يستطع ان يقوم لرد الجواب بل فرمى فرار حمر الوحش فليحذر

الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم والله اعلم.

العبد ابو طيب محمد شمس الحق

”بعد حمد و صلوة۔ ابو طيب شمس الحق کہتا ہے کہ مجھے اس رسالہ (فتویٰ) کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔

جس کو ہمارے شیخ و شیخ الاسلام والمسلمین مولانا سید نذیر حسین صاحب دام فیوضہ نے تحریر کیا ہے۔ اس کو میں نے حق کے مطابق پایا۔ پھر حق کے سوا بجز گمراہی کیا مقصود ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کادیانی نے مذہب الخدادی اختیار کیا ہے اور انصوص کتاب و سنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے اور وہ باتیں بولا ہے جس پر کوئی مسلمان بجز اتمام غیر جرات نہیں کر سکتا۔ خدا اس کے شر اور وساوس اور جادو سے مسلمانوں کو بچائے اور خداوند تعالیٰ تبارک و تعالیٰ سے شیخ سے راضی ہو جنہوں نے اسلام سے حملہ مخالفین کی مدافعت کی اور اس کی مدد کی۔ پھر خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید اور مولوی محمد بشیر صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس منفری کذاب سے مقابلہ کیا اور حق کو ظاہر کیا۔ اور اس کو لا جواب کر دیا۔ اس کو جواب کی طاقت نہیں۔ نئی تو ان کے مقابلہ سے جنگلی گدھوں کی طرح بھاگ ہی گیا۔

الحمد لله فقد خاب وخسر من افتري على الله كذباً وبهت وانقلب ساغراً و ذلك بان الله موال الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم. حرره نور احمد العظيم آبادي
 ”جس نے خدا پر افترا کیا وہ ٹوٹے میں پڑا اور ذلیل ہو کر پھرا۔ یہ اس لیے کہ خدا مومنوں کا مولیٰ و مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔“

ما احب اليه السيد العلامة المحدث الدهلوي هو احق بالقبول.

حرره محمد اشرف على عظيم آبادي
 ”جو جواب علامہ سید محدث دہلوی نے دیا ہے۔ وہ لائق قبول ہے۔“

الجواب صحيح ”جواب صحیح ہے۔“ محمد عبد اللطيف

الجواب صحيح والرأي نحيح. جواب صحیح ہے اور رائے موجب رستگاری۔

العبد على نعمت ساكن پهلواى ضلع پشه

علمائے کانپور و لکھنؤ

ایسے عقائد کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج اور مقالات اس کے مخالف سنت و کتاب ہیں۔ اعاذنا الله و سائر المسلمين من شر مكانه.

کتبہ محمد احمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ اسلامیہ
 هو العليم. الحمد لله الذى هو رب البرية والصلوة والسلام على رسوله ذى الاخلاق السنية واهله وصحبه اولى الفضل الشامخ والرتب العلية و تابعيهم و تبعهم من الانمة المجتهدين المشيدين لبنيان القواعد الشرعية اما بعد فيا لها النياس وفقكم الله لما يحب و يرضى اعلموا ان مانفوره به الكاديانى الغوى من الجهالة والسفاهة مخالف لما هو ثابت عند اهل السنة والجماعة من الايات الالهية والاحاديث النبوية وهو اضل من شيطانه الذى لعب به بلا امتراء مادام متحرفاً عن الطريقة الحنيفية السبحة البيضاء كيف لا وهو ينكر وجود الملائكة على وجه اخبر به عن خير البرية و يقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشريع جديد لا ختم مطلق النبوة فلله درالمحبب المصيب حيث صرف همته العليا و بذل جهده بالنهج الاوفى جزاه الله تعالى خير جزاء وان ليس للانسان الا ماسعى.

حرره العبد الضعيف المشتاق الى رحمة ربه القوى

محمد صديق ديوبندى عفى عنه هو المبلغ للصدق والصلوات
 ”حمد و صلوة کے بعد جان لو کہ کادیانی نے جو کچھ اس کی ہے وہ ان عقائد اہل سنت کے جو آیت و احادیث سے ثابت ہیں، مخالف ہے۔ وہ اپنے اس شیطان سے بھی جو اس سے کھیل رہا ہے زیادہ تر گمراہ ہے۔“

کیوں نہ ہو جس حالت میں کہ وہ اس وجود ملائکہ سے۔ جس کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے مگر ہے۔ ختم مطلق نبوت کا قائل نہیں۔ صرف تشریحی نبوت کو ختم بتاتا ہے۔ جس مجیب و مصیب نے اس کے جواب میں ہمت عالی مصروف کی ہے۔ اس کا اجر خدا ہی پر ہے۔“

الا کاذیب التي نقلت فی السؤال لاشک انها خیالات باطلہ وظنون فاسدة کظنون اهل الجنون و قائلها الکادیانی قمین بان یقال له انه لمجنون. مقالاته الکاذبة دالة علی انها من قبیل هذیانات المبرسمین والمرسمین. وهو الفقدان البصیرة لا یقدر علی التمییز بین الغث والسمین. اقایله الا باطیل تدل علی ان حین صدورھا وقد سلبت عنه حواسه صین من غضب الواحد القهار من هو فی الاسلام عوامہ و خواصہ. هفواتہ مما لا یخفی مخالفتھا لما اتی به الرسول الامین. من حضرة فاطر السموات والارضین علیہ و علی الہ الصلوة والتسلیمات من رب العالمین. فلا مرية انه خارج عن دائرة ملة الاسلام وانه فی ضلال مبین ولله دُر من اجاب و افاد فانه قد اصاب واجاد. واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم واحکم. حرره العبد الخامل محمد عادل عاملہ اللہ تعالیٰ بفضلہ الشامل ”جو عقائد قادیانی کے سوال میں منقول ہیں۔ وہ بلا شک باطل خیالات ہیں۔ جیسے اہل جنون کے ظنون اس کے قائل۔ قادیانی کو مجنون کہنا مناسب ہے۔ اس کی جھوٹی باتیں بتا رہی ہیں کہ وہ ان قسم ہذیان برسام اور سرسام والوں سے ہیں اور وہ بے بصیرت ہونے کے سبب بولے اور موئے یعنی قوی و ضعیف میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کے اقوال بتا رہے ہیں کہ وہ یہ باتیں کہتے وقت حواس باختہ ہو گیا تھا۔ خدا اپنے غضب سے خواص و عوام اہل اسلام کو (جو اس کے دام میں آ گئے ہیں) بچالے۔ اس کی بکواس اس دین کے برخلاف ہے جو رسول امین خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ وہ بلا شک وائرہ اسلام سے خارج اور کھلی گمراہی میں ہے۔ جس نے اس کی نسبت یہ جواب لکھا ہے اس نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور راہ صواب بتایا۔ اس کی نیکی خدا ہی کے لیے ہے۔“

هو العلم لا شک ان هفوات الکادیانی و لغویاتہ مخالفة لعقائد جمهور الاسلام وتوهماتہ کانیاب الاغوال و اضغاث الاحلام حمداہ اللہ الکریم الی صراط المستقیم و حفظ المسلمین عن کیدہ ومکائد الشیاطین. حرره محمد عبدالغفار لکھنوی ”اس میں شک نہیں کہ قادیانی کی بکواس اور لغویات عقائد جمهور اسلام کے مخالف ہیں اور اس کے توہمات ایسے ہیں جیسے غول بیابانی کے وامت ہیں اور پریشان خواب خدا اس کو راہ مستقیم کی ہدایت کرے اور مسلمانوں کو اس کے اور دیگر شیاطین کے مکروں سے بچائے۔“

لاریب فی ان المعتقد بهذه الاعتقادات المنقول بتلک المقالات هارم لاساس الکتاب و مراغم للسنۃ التي هی فصل الخطاب و مصادم لاجماع المسلمین الذی هو حجة شرعية بلا اریاب کما فصله المجیب جزاه اللہ خیرا ولم یلحق به ضیرا و نسل اللہ تعالیٰ العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة امین ثم امین. کتبہ محمد اشرف علی

”اس میں شک نہیں کہ ان عقائد کا معتقد اور ان باتوں کا قائل کتاب اللہ کی بنیاد کو بزعم خود ڈھانے والا ہے اور سنت کو خاک میں ملانے والا۔ اجماع مسلمانوں کا مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب نے بہ تفصیل بیان کیا۔ خدا اس کو جزائے فیروے اور ضرر سے بچائے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سورة التين

فتاویٰ تکفیر منکر عروج جسمی

ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

از

حضرت مولانا قاضی عبید اللہ

مدرسہ محمدی مدراس

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

تعارف

یہ فتویٰ پہلی دفعہ ۱۳۱۱ھ میں طبع ہوا۔ اب ۱۳۲۶ھ ہے۔ ایک سو پندرہ سال بعد اسے تحقیق و تخریج کے ساتھ دوبارہ شائع کرنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے۔ محمد اللہ اولاد آخر۔ (مرتب)

فتویٰ تکفیر منکر عروج جسمی و نزول عیسیٰ علیہ السلام

مولانا مولوی قاضی عبید اللہ صاحب دامت برکاتہم
و بندہ عاصی سید محمد محی الدین غفر اللہ ذنوبہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد واله

سوال..... کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص یہ اعتقاد کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو کر زمین میں ان کا دفن ہو چکا اور اس جسم سے ان کا آسمان پر جانا لغو خیال ہے (ازالہ اوہام ص ۳۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) اور کہتا ہے کہ ”اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کر لیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پیر فروت ہو گئے ہوں گے اور ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۰ خزائن ج ۳ ص ۱۲۷)

۱۔ آسمان سے ان کے نزول کرنے کا انکار کرتا ہے اور احادیث صحیحہ میں مسیح علیہ السلام کے لیے جو نزول وارد ہوا ہے اس کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ ”وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔“ (ازالہ ص ۳۹ ج ۳ ص ۱۲۲) اور کہتا ہے کہ ”جنہوں نے ۱۔ عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا ہے۔ وہ لوگ ہر ایک خطرے کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں اور کئی طرح کے ثواب اور اجر اور قوت ایمانی کے وہ مستحق ٹھہر گئے ہیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۷۹ خزائن ج ۳ ص ۱۸۶) اور نبوت و وحی کا دعویٰ کرتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ ”مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا تعالیٰ سے وحی پانے والا لکھی اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔ سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۷۱ خزائن ج ۳ ص ۱۷۸) اور لکھا ہے ”مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی نہ من کل الوجہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور وحی اور نبوت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔“ (رسالہ توضیح مرام ص ۱۸-۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

اور لکھا ہے ”یہ عاجز محدث ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔“

(توضیح مرام ص ۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

اور کہتا ہے کہ ”میں نبی بھی ہوں امتی بھی۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶)

اور آیت و مبشراً برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد میں اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) اور آیت هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ و حقیقت اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) اور کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا بعد کہتا ہے کہ اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۷۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

اور کہتا ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی ہے

خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۹ خزائن ج ۳ ص ۱۳۲)

اور لکھا ہے کہ ”خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دیا اور پھر مثل نوح قرار دیا اور پھر مثل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور پھر مثل حضرت داؤد بیان فرمایا اور پھر مثل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مثل ابراہیم بھی کہا اور پھر آخر میں محمد بھی ٹھہرانے کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر وہی سید الانبیاء و امام الاصفیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام قرار لیا گیا، لیکن دوسری جگہ کہتا ہے کہ ”حضرت مسیح اور آپ (یعنی فیض مذکور) کے مائلہ سے کہ کشفی طور پر مردی ہوئی ہے۔“ اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام روح القدس ہے اور اس کو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے۔“

(توضیح مرام ص ۲۲ خزائن ج ۳ ص ۶۲)

اور کہتا ہے کہ ”مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔“ (یعنی امین اللہ کہہ سکتے ہیں) (توضیح مرام ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۶۳)

اور قرآن شریف کے آیتوں کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ اور تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو کہتا ہے یہ سراسر غلط تفسیر ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۲۹ خزائن ج ۳ ص ۱۶۷) اور کہتا ہے کہ جبریل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر (یعنی صدر مقام) نہایت روشن نیز سے جدا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں (یعنی انبیاء کے دل میں) منقوش ہو جاتی ہے۔ (فصل توضیح مرام ص ۶۸-۷۰-۸۵ خزائن ج ۳ ص ۸۶، ۹۵) اور کہتا ہے ”لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہرنگ ہے اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے۔“ (فتح اسلام ص ۲۵۳ فصل خزائن ج ۳ ص ۲۲)

اور کہتا ہے کہ ”آخری زمانہ میں دجال کا آنا سراسر غلط ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۲۲۷ خزائن ج ۳ ص ۲۲۰) اور انبیاء کے معجزوں کا انکار کرتا ہے ان کو مسریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جو قرآن شریف میں واقع ہیں یعنی مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں دم پھونکنا اور اندھے اور کوڑی کو چمکا کر ماردہ انسان کو زندہ کرنا ان سب کا انکار کرتا ہے اور وہ سب مسریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) لکھا ہے ”اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اتنی طاقت رکھتا تھا کہ ان انجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“ (ازالہ ص ۳۰۹ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) اور پھر لکھتا ہے کہ یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ سج کے جانور بنا دیتا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳ حاشیہ) اور عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا قائل ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) اور عیسیٰ علیہ السلام کا خنزیر کو قتل کرنا جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے اس کے حقیقی معنی خنزیر کا شکار کھیلنے پھریں گے زعم کر کے اس پر تمسخر و استہزا کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۱۲۳) اور ازواج مطہرات میں کوئی بی بی کا پہلے انتقال ہوا جو آنحضرت علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی اس کے بارہ میں کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت علیہ السلام کو بھی معلوم نہیں تھی۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۷ خزائن ج ۳ ص ۲۶۶) اور کہتا ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں اور کہتا ہے کہ امور اخبار یہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو

جاتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶) اور کہتا ہے جب کہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۲۱ خزائن ج ۳ ص ۱۷۲) اور شیطانی دُشمنیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جانے کا دعویٰ کر کے اس کی سند میں موجودہ توریت سے جھوٹا یہ قصہ لکھا ہے کہ ایک باوشاہ کے وقت میں چار سونے کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور اس کی توجیہ اپنے طرف سے یہ بیان کرتا ہے کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا۔ نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۹ خزائن ج ۳ ص ۲۳۹)

اور کہتا ہے کہ یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ ”انا انزلناه قریبا من القادیان وبالحق انزلناه وبالحق نزل وكان وعد الله مفعولا“ اس کے بعد لکھا ہے کہ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ دوسرے علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ اس کے بعد لکھتا ہے کہ کشفی طور سے مروی ہوئی میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناه قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انھوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰) الغرض اس کے ایسے اقوال بہت ہیں بخوف تطویل نہیں لکھے گئے پس ایسے شخص کا اور اس کے تابعداروں کا اور اس کے اقوال کی تصدیق کرنے والوں کا کیا حکم ہے۔ بیٹا تو جروا۔ السائل: حاجی سید محمد محی الدین

الجواب..... حامداً لله وحده ومصليا ومسلما علی رسولہ سیدنا محمد الذی لانبی بعده. ایسا اعتقادی شخص بشرط ثبوت عقل و عدم جنون، بیشک کافر و مرتد و زندیق ہے اور جس نے اس کی تابعداری یا تصدیق کی وہ بھی مرتد ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا اور وہاں زندہ رہنا پھر اخیر زمانہ میں اتر آنا اور امام مہدی کے ساتھ نماز پڑھنا اور دجال نکل کے جو الوہیت کا دعویٰ کرے گا اس کو قتل کرنا، ان امور سے ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہیں اور اس میں شک کرنا کفر و ارتداد ہے اور یہی عقیدہ اہل سنت ہے اس میں کسی ایک اہل سنت کو خلاف نہیں پھر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور ان کا جسم شریف زمین پر رہ گیا اور فقط ان کی روح آسمان پر گئی زعم کرنا نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو بل دفعہ اللہ الیہ اور فرمایا و رافعک الی سوہ نص قطعی ہے عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے آسمان پر جانے میں اور جو فرمایا وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته اور فرمایا وانه لعلم للساعة اس میں دلیل ظاہر ہے ان کے نزول پر۔ اور اس مضمون کے بہت سی احادیث صحیحہ بھی آئی ہیں جو حد و اثر کو پہنچی ہیں۔ ہم بخوف تطویل چند احادیث لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس کے نصیب میں ہدایت ہے اس کو کافی ہیں۔

امام المحدثین محمد بن اسماعیل البخاری نے اپنی صحیح کے باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میں ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی نکون المسجدة الواحدة خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابوہریرة و اقرؤا ان شتمت و ان من اهل الكتاب الا

لیؤمنن به قبل موته و یوم القيامة یكون علیهم شهیداً۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم) یعنی قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ عنقریب مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کے تم میں اترے گا سو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیرہ اشادے گا اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ کرنا دینا اور جو کچھ اس میں ہے ملنے سے بہتر ہوگا بعد ابو ہریرہؓ نے کہا اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو ان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القيامة یكون علیهم شهیداً اس حدیث کو مسلم نے بھی اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ میں اس حدیث کو روایت کر کے کہا ہذا حدیث متفق علی صحته۔ حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں قبل موتہ کے ضمیر کا مرجع عیسیٰ ہے یعنی اہل کتاب کا کوئی شخص نہیں مگر ایمان عیسیٰ پر لائے گا عیسیٰ کے مرنے کے پہلے یعنی عیسیٰؑ اخیر زمانے میں جب آسمان پر سے اتریں گے تو اہل کتاب سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر عیسیٰ پر ایمان لائے گا اور ان من اهل الكتاب کا لفظ اگرچہ عموم پر دلالت کرتا ہے لیکن اس عموم سے وہی اہل کتاب مراد ہیں جو عیسیٰؑ کو دیکھیں گے اور ان کے زمانے کو پائیں گے۔ اس آیت میں دوسری توجیہ بھی آئی ہے لیکن مفسروں کی ایک جماعت نے اسی کو جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہوئی ہے اختیار کیا ہے اور امام ابو جعفر طبرانی نے اسی قول کو ترجیح دی اور یہی قول قتادہ اور حسن بصری اور عطاء وغیرہ کا بھی ہے۔ ابن عباسؓ سے بھی ایک روایت ہے جو اسی کو تائید کرتی ہے چنانچہ عنقریب مذکور ہوگی۔

بخاری اور مسلم ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

یعنی تم کیسے ہو گے جبکہ مریم کا بیٹا تم میں اترے گا اور تمہارا امام تمہارے میں کا ہی ہوگا۔ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے کتاب النساء والصفات میں روایت کیا ہے اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ میں روایت کی ہے اور کہا ہذا حدیث متفق علی صحته علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جو آیا ہے و امامکم منکم یعنی تمہارا امام تمہارے میں کا ہی ہوگا سو اس سے مراد امام مہدی ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان سے اترے بعد صبح کی نماز کو ان کے پیچھے اقتدا کریں گے چنانچہ اس مضمون کی احادیث بھی آئی ہیں اور عیسیٰؑ نبی ہو کے امام مہدی کی اقتدا کرنا بعید نہیں کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے بھی عبدالرحمن بن عوفؓ کے اور ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے اقتداء فرمائی ہے۔

اور مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القيامة قال فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ ہذہ الامۃ۔ (مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ) یعنی قیامت تک میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑائی کرتی غالب رہے گی پھر عیسیٰ بن مریم اتریں گے سو مومنوں کا امیر کہے گا آپ آئیے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیے۔ عیسیٰؑ کہیں گے ایسا نہیں تمہارے میں کا بعض تمہارے بعض پر امیر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اس امت کے لیے یہ کرمت ہے۔

اور مسلم نے نواس بن سمعانؓ سے روایت کی ہے قال ذکر رسول اللہ ﷺ الدجال ذات غداة فحفض فیہ و رفع حتی طنناہ فی طائفة النخل فلما رحنا الیہ عرف ذلک فینا فقال ماشانکم قلنا یارسول اللہ ذکرت الدجال غداة فحفضت فیہ و رفعت حتی طنناہ فی طائفة النخل فقال غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حبیجہ دونکم و ان یخرج ولست فیکم فامرؤ

حجيج نفسه واللہ خلیفتی علی کل مسلم انه شاب ققط عينه طافیہ کانی اشبهه بعد العزی بن قطن فمن ادرکه منکم فليقرأ عليه فواتح سورة الکہف انه خارج خلۃ بين الشام و العراق فعات يمينا و عاث شمالا یاعباد اللہ فاثبتوا قلنا یارسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما، یوم کسنة و یوم کشهر و یوم کجمعة و سائر ایامہ کایامکم قلنا یارسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیہ صلوة یوم قال لا اقدر والہ قدرہ قلنا یارسول اللہ وما اسرعه فی الارض قال کالغیث استد برتہ الریح فیاتی علی القوم فیدعوہم فیومنون بہ و یستجیبون لہ فیامر السماء فتمطر و الارض فتنبت فتروح علیہم سارحتہم اطول ما کانت ذری و اسبغہ ضروعا و امده خواص ثم یاتی القوم فیدعوہم فیردون علیہ قوله فینصرف عنہم فیصبحون ممحلین لیس بایدہم شی عن موالہم و یمر بالخربة فیقول لہا اخرجی کنوزک فتنبعہ کنوزہا کیعاسب النحل ثم یدعو رجلاً ممتلنا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یدعوہ فیقبل و یتهلل و جہہ و یضحک فیینما ہو کذلک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق مہروزتین و اضعا کفیہ علی اجنحة ملکین اذاطاً طاً راسہ قطر و اذا رفعہ تحدر منہ جمان کاللولؤ فلا یحل لکافر یجدریح نفسہ الامات و نفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسیٰ علیہ السلام قوم قد عصمہم اللہ منہ فیمسح عن وجوہہم و یحدثہم بذرجاتہم فی الجنة فیینما ہو کذلک اذا وحی اللہ الی عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام انی قد اخرجت عباداً الی لا یدان لا حد بقتالہم فحرز عبادی الی الطور و یبعث اللہ یاجوج و ماجوج و ہم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلہم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیہا و یمر آخرہم فیقون لقد کان بہذہ مرۃ ماء و یحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام و اصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدہم خیرا من مایۃ دینار لا حدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام و اصحابہ فیرسل اللہ علیہم النغف فی رقابہم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یہبط نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الاملاۃ زہمہم و تنتہم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ علیہم طیرا کاعناق البخت فتحملہم فتنطرحہم حیث شاء اللہ ثم یرسل اللہ مطراً لا یکن منہ بیت مدر ولا و بر فیغسل الارض حتی یترکھا کالنزلقہ ثم یقال للارض انتی ثمرتک و ردی برکتک فیومئذ تاكل العصابة من الرمانۃ و یستظلون بقحفہا و یبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفنام من الناس و اللقحۃ من البقر لتکفی القبیلة من الناس و اللقحۃ من الغنم لتکفی النخذ من الناس فیینما ہم کذلک اذ بعث اللہ ریحاً طیبۃ فتاخذہم تحت آباطہم فتقبض روح کل مؤمن و کل مسلم و یرقی شرار الناس یتہارجون فیہا تنہارج الحمر فصیلہم تقوم الساعۃ.

(مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ باب ذکر الدجال)

یعنی ایک دن صبح کو نبی ﷺ نے دجال کا حال ذکر کیا پھر اس میں اتارا اور چڑھایا یہاں تک ہم کان کیے کہ وہ خرے کے درختوں کے کسی بن میں ہے پھر ہم جب دو پہر کے بعد نبی ﷺ کے پاس گئے تو ہمارے میں اس کو پایا یعنی اس کا احوال سننے سے ہم پر جو خوف و ہشت ہوئی تھی اس کو سمجھ کے فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ ہم

کہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے صبح کو دجال کا ذکر فرمایا سو اس میں اتارا اور چڑھایا یہاں تک کہ وہ خرے کے درختوں کے کسی بن میں ہے کر کے ہم کو گمان ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پر دجال کے غیر کا خوف مجھ کو زیادہ ہے اگر دجال نکلے اور میں تمہارے میں ہوں تو اس کا حجج میں ہوں۔ تم نہیں، یعنی دلیل کہنے والا اور اس کو جھٹلانے والا میں ہوں تم اس کو جھٹلانے کی احتیاج نہیں اگر وہ نکلے اور میں تمہارے میں نہ رہوں تو ہر شخص اپنے نفس کا آپ حجج ہے تم پر اور ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے یعنی تمہارا نگہبان اللہ ہے، مقرر دجال جو ان ہے اس کے بال بہت اڑے ہوئے ہیں اس کی آنکھ طافیہ ہے یعنی نکل آئی ہے اس کو میں عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں یعنی دجال عبدالعزیٰ سے مشابہ ہے تمہارے سے جو کوئی اس کو پائے گا تو سورۃ کہف کے شرک کی آیتیں پڑھے وہ شام و عراق کے درمیان میں کی راہ سے نکلے گا سودا بنے طرف اور بائیں طرف فساد کرے گا اے اللہ کے بندے تم ثابت رہو ہم کہے یا رسول اللہ وہ دجال زمین پر کتنے دن رہے گا حضرت نے فرمایا چالیس دن اس کا ایک دن ایک برس کے مانند ہے اور ایک دن ایک مہینے کے مانند اور ایک دن ایک جمعہ کے ماحد یعنی ایک ہفتے کے ہے اور باقی کے دن تمہارے دنوں کے مانند ہیں، ہم کہے یا رسول اللہ وہ دن جو ایک برس کے اتنا ہوگا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہم کو کفایت کرے گا یا نہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفایت نہ کرے گا اندازہ کرو نماز کے واسطے ایک دن کا اندازہ۔ ہم کہے یا رسول اللہ اس کی جلدی زمین پر کیسی ہے حضرت نے فرمایا غیث کے مانند ہے یعنی مہینہ کے مانند یا ابر کے مانند ہے کہ جس کے پیچھے ہوا ہے سو ایک قوم پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف دعوت کرے گا پھر وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے تو آسمان کو حکم کرے گا سو مینہ برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا سو اگے گی پھر ان قوم کے جانور جو صبح کو چرنے گئے تھے سو شام کو آئیں گے سو ان کے کوہان بہت بلند رہیں گے یعنی ان کے مواشی نہایت فربہ رہیں گے اور ان کے کاس بہت بھرے ہوئے رہیں گے ان کے پٹھے بہت ہی دراز رہیں گے پھر دجال دوسری قوم کے پاس آ کے ان کو دعوت کرے گا وہ اس کی دعوت کو رد کریں گے تو ان کے پاس سے چلا جائے گا صبح کو دیکھے تو یہ لوگ قحط زدہ ہوں گے ان کے ہاتھ میں ان کا کچھ مال باقی نہ رہے گا دجال دیرانے پر گزرے گا اور اس کو کہے گا تیرے خزانہ کو نکال تو اس دیرانے کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیوں کی ٹکڑی ہے۔ بعد دجال ایک شخص کو جو بھری جوانی میں ہے بلائے گا اور اس کو ٹکوار سے مار کے دو ٹکڑے کر کے تیرے نشانے کے مقدار فاصلے سے ڈالے گا پھر اس جوان کو پکارے گا تو زندہ ہو کے آئے گا اس کا منہ چمکتا ہوا اور وہ ہنستا ہوا دجال اس ہی میں تھا کہ یکا یک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا سو سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں ہے اتریں گے دو مہر دیے^۱ پہننے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے نیچے دو فرشتوں کے بازوؤں پر دھرے ہوئے اپنے سر کو جھکائے تو سر سے پسینا ٹپکے گا اور جب سر کو اٹھائے تو عرق کے قطرے موتی کے دانوں کے مانند سر پر سے اتریں گے پس ممکن نہیں کسی کافر کو کہ ان کی سانس کی بھانپ لگے مگر یہ کہ مر جائے گا ان کی نگاہ جہاں تک جاتی ہے ان کا دم اتنی دور جائے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام دجال کو طلب کریں گے یہاں تک لڑے کہ دروازہ پاس اس کو پا کے اس کو قتل کریں گے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک قوم آئے گی کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے نگاہ رکھا تھا۔ سو ان کے منہ پوچھیں گے اور ان کو ان کے مرتبوں سے جو بہشت میں ہیں خبر دیں گے، ایسے میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ کی طرف وحی بھیجے گا کہ مقررین اپنے کئی بندوں کو نکال لاؤ کہ کسی کو ان سے جنگ

۱۔ مہر وہ دال جملہ اور ذال مجملہ ہے۔ کپڑے کو کہتے ہیں۔ کہ جس کو درس کے رنگ میں بعد زعفران کے رنگ میں رنگتے ہیں۔

۲۔ لدلام کی ضم اور دال کی تشدید سے وہ شام میں ایک جگہ کا نام ہے۔

کرنے کی طاقت نہیں میرے بندوں کو یعنی مومنوں کو محافظت کرنے کے لیے کوہ طور پر جا پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا پھر وہ ہر بلند و سخت زمین سے شباب آئیں گے اور ان میں پیش رواں طبریہ کے بحیرے پر یعنی تالاب پر گزریں گے سواں کا پانی سب پئیں گے ان میں سے پیچھے آنے والے اس پر جب گزریں گے کہیں گے اس بحیرے میں کسی وقت پانی تھا۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اصحاب محصور رہیں گے یہاں تک کہ آج تم میں سے کسی ایک کے پاس سودینار ہونے سے ان میں سے کسی ایک کے پاس بتل کا سر ہونا بہتر ہوگا۔ پھر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس یاجوج ماجوج ہلاک ہونے کے لیے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں نغف یعنی کیڑوں کو بھیجے گا سب یکبارگی مر جائیں گے بعد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب زمین پر اتریں گے سوزمین پر بلاشت بھر کی جگہ نہ رہے گی مگر ان کی چربی اور بدبوئی سے بھر جائے گی۔ پھر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس التجا کریں گے تب اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندوں کو بھیجے گا سوان کے لاشوں کو اٹھا کے اللہ تعالیٰ جہاں چاہا وہاں ڈالیں گے پھر اللہ تعالیٰ مینہ برسائے گا کہ جس مینہ کو مٹی کے گھر اور بال کے گھر مانع نہ ہوں گے اور ساری زمین کو ایسا دھوئے گا کہ آئینے کے مانند صفا ہوگی پھر زمین کو کھجائے گا اپنے نچلوں کو اگا اور اپنی برکت کو پھر لے آئے۔ تب ایک انار ایک عصابہ یعنی ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چٹکوں سے سایہ بنائیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ اونٹ کے ایک قحطے کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا اور گائے کے ایک قحطے کا دودھ ایک قبیلے کے لوگوں کو کافی ہوگا اور بکری کے ایک قحطے کا دودھ لوگوں کی ایک فخذ کے کفایت کرے گا لوگ اس ہی حال میں رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جب ان کے بظلوں کے نیچے لگے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور بدلوگ باقی رہیں گے گدھے جیسے مخلوق ہوتے ہیں ویسی اختلاط کریں گے انھیں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اور مسلم نے اپنی صحیح میں حذیفہ بن اسید الثفاری سے روایت کی ہے قال اطلع النبی ﷺ علینا ونحن نذاکر فقال ماتذکرون قالوا نذکر الساعة قال انہا لن تقوم حتی تمروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها و نزول عیسیٰ بن مریم ویاجوج وماجوج (مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ کتاب المغن) یعنی نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کچھ تذکرے کر رہے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا تذکرہ کرتے ہو صحابہ نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس کے آگے دس نشانیاں دیکھ لو پھر بیان فرمایا دخان اور دجال اور دابہ اور طلوع آفتاب کا اس کے مغرب سے اور نزول عیسیٰ بن مریم کا اور یاجوج اور ماجوج۔

ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ابی الہتمہ الباہلی سے روایت کی ہے۔ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فکان اکثر خطبة حدیثنا حدیثنا عن الدجال وحضرناہ فکان من قولہ ان قال انہ لم تکن فتنة فی الارض منذ ذر اللہ ذریۃ آدم اعظم من فتنة الدجال وان اللہ لم یبعث نبیا الا حذراۃ الدجال وانا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم وهو خارج فیکم لا محالة وان ینخرج وانا بین ظہر ابنکم فانا حجج لکل

۱۔ تم اس جانور کو کہتے ہیں کہ جن کے ٹھوڑے دن ہوئے ہوں۔

۲۔ فخذ یعنی قرائی لوگوں کی جماعت۔

۳۔ یعنی لوگ علانیہ جماع کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں ان کو کسی بات کا لحاظ نہ رہے گا۔

مسلم و ان یخرج من بعدی فکل حجیج نفسه و اللہ خلیفۃ علی کل مسلم و انه یخرج من خلۃ بین الشام و العراق فیبعث یمینا و یبعث شمالا یاعباد اللہ فنبوا فانی ساصفه لکم صفۃ لم یصفها ایاہ نبی قبلی انه یبدا فیقول انا نبی و لا نبی بعدی ثم یثنی فیقول انا ربکم و لا ترون ربکم حتی تموتوا و انه اعور و ان ربکم لیس باعور و انه مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مؤمن کاتب او غیر کاتب و ان من فتنۃ ان معہ جنة و نازا فنارہ جنة و جنتہ نار فمن ابتلی بنارہ فلیستغث باللہ و لیقرا فواتح الکھف فتکون علیہ بر دا و سلاما کما کانت النار علی ابراہیم و ان من فتنۃ ان یقول لاعرابی ارایت ان بعثت لک اباک امک انشہد انی ربک فیقول نعم فیتمثل لہ شیطان فی صورۃ ابیہ و امہ فیقولان یاحا اتبعہ فانہ ربک و ان من فتنۃ ان یسلط علی نفس و حدۃ فبقتلہا بنشرہا بالمنشار حتی یلقی شقتین ثم یقول انظروا الی عبدی هذا فانی ابعته الآن ثم یزعم ان لہ رباغیری فیبعثہ اللہ فیقول لہ الخبیث من ربک فیقول ربی اللہ و انت عدو اللہ انت الدجال و اللہ ما کنت اشد بصیرۃ بک منی الیوم..... و ان من فتنۃ ان یأمر السماء ان تمطر فتمطر و یأمر الارض ان تنبت فتنبت و ان من فتنۃ ان یمر بالبحی فیکذبونہ فلا تبقی لہم سائمة الاہلکت و ان من فتنۃ ان یمر بالبحی فیصد قونہ فیأمر السماء ان تمطر فتمطر و بالارض ان تنبت فتنبت حتی تروح مواشیہم من یومہم ذاک اسمن ما کانت و أعظمہ و امدہ خواصر و ادردہ ضروعا و ان لایقی شیء من الارض الا وطنہ و ظہر علیہ الامکۃ و المدینۃ لا یتبیہما من نقب من نقابہما الالقیۃ الملائکۃ بالسیوف صلتۃ حتی ینزل عند الظرب الاحمر عند منقطع السبخۃ و ترجف المدینۃ باہلہا ثلاث رجفات فلا یقی منافق و لا منافقۃ الا یخرج الیہ فتنفی الخبث منها کما ینفی الکیر خبث الحدید و یدعی ذلک الیوم یوم الخلاص فقالت ام شریک بنت ابی العکر یارسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ہم یومئذ قليل و جلہم بیت المقدس امامہم رجل صالح فینما امامہم قد تقدم یصلی بہم الصبح اذ نزل علیہم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام للصبح فرجع ذلک الامام ینکص یمشی القھقرا لیتقدم عیسیٰ علیہ السلام یصلی بالناس فیضع عیسیٰ یدہ بین کتفیہ ثم یقول لہ تقدم فصل فانہا لک اقیمت فیصلی بہم امامہم فاذا انصرفوا قال عیسیٰ علیہ السلام افتحوا الباب فیفتح و وراء ہ الدجال معہ سبعون الف یهودی کلہم ذوسیف محلی و ساج فاذا نظر الیہ الدجال ذاب کما یدوب الملح فی الماء و ینطلق ہاربا فیقول عیسیٰ علیہ السلام ان لی فیک ضربۃ لن تسبقنی بہا فیدرکہ عند باب اللد الشرقی فیقتلہ فیہزم اللہ الیہود و لا یبقی شیء مما خلق اللہ عز و جل ینوارى بہ یهودی الا انطق اللہ ذلک الشیء لا حجر ولا شجر ولا حیاط ولا دابة الا الغرقدة فانہا من شجرہم لا تنطق الا قال با عبد اللہ المسلم هذا یهودی فعال القتلۃ الحدیث (ابن ماجہ ۲۹۷، ۲۹۸ باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم) یعنی ایک بار رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا سو اس میں اکثر باتیں دجال کے متعلق فرمایا اور ہم کو اس سے ڈرایا از جملہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آدم کی اولاد کو جب سے پیدا کیا ہے تب سے دجال کے قتل سے کوئی فتنہ بڑا زمین پر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نبی نے دجال سے ڈرایا۔ میں نبیوں کا آخر ہوں اور تم اخیر امت ہو۔ دجال ناگزیر تمہارے میں ہی نکلے گا پھر اگر وہ نکلے اور میں تمہارے میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف حج ہوں یعنی دلیل گو ہوں اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی دلیل آپ ہی کہے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہوگا اور

وہ دجال ایک غلہ سے یعنی راہ کے جو شام و عراق کے درمیان ہے نکلے گا پھر داہنے اور بائیں طرف فساد کرتا پھرے گا اے اللہ کے بند تو تم ثابت قدم رہو دجال کی صفت میں تم کو ایسی بیان کرتا ہوں کہ کوئی نبی میرے آگے اس کو بیان نہیں کیا۔ ابتداء میں تو دجال کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، بعد کہے گا میں تمہارا رب ہوں حال تو یہ ہے تم اپنے پروردگار کو تم مرنے، تک نہیں دیکھیں گے اور وہ دجال کا نا ہے اور تمہارا پروردگار کا نا نہیں اور اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جو مومن ہے اس کو پڑھے گا خواہ لکھنا پڑھنا جانے یا نہ جانے۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ رہیں گے اس کی دوزخ بہشت ہے اور بہشت دوزخ ہے اس کی دوزخ کی بلا میں کوئی تمہارے میں کا پڑا تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور سورہ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے تو وہ دوزخ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جائے گی جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوئی تھی۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اعرابی کو بولے گا تیرے ماں باپ کو اگر میں زندہ کروں تو آیا میں تیرا رب ہوں کر کے اقرار کرے گا وہ بولے گا بہتر پھر وہ شیطان اس کی ماں اور باپ کی صورتوں سے آئیں گے اور کہیں گے بیٹا تو اس کا تابعدار ہو جا کیونکہ وہ تیرا رب ہے۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر مسلط ہو کے اس کو ترے سے کاٹ کے دو پھانک کرے گا بعد لوگ کو کہے گا دیکھو میرے اس بندے کو اب میں جلاتا ہوں وہ زندہ ہو کے بولے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے۔ تیرے حال سے واللہ مجھ کو آگے سے زیادہ اب یقین حاصل ہوا اس نے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ آسان کو حکم کیا تو مینہ برساے گا زمین کو حکم کیا تو اگاے گی اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرے گا اور وہ لوگ اس کی تکذیب کریں گے تو ان کے جانور جتنے ہیں اتنے سب مر جائیں گے اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرا اور وہ لوگ اس پر ایمان لائے تو مینہ کو حکم کرے گا کہ ان پر برے تو مینہ برے گا زمین کو حکم کرے گا اگاے تو اگاے گی پھر اس ہی دن ان کے جانور نہایت فرہ اور پر شکم اور کاس دودھ سے بھرے ہوئے ہو جائیں گے اور تھوڑی سی زمین خالی نہ ہے گی جو اس کے پامال نہ ہو، مگر مکے اور مدینے میں نہ آئے گا ان کے راہوں پر فرشتے تلوار لیے ہوئے کھڑے ہوں گے اس کو دفع کریں گے پھر سرخ پہاڑ پاس جہاں چوڑی زمین منقطع ہوتی ہے آگے اترے گا مدینے کو تین بار زلزلہ ہوگا پھر کوئی منافق مرد یا عورت مدینے میں باقی نہ رہے گا مگر نکل کے دجال کے پاس چلا جائے گا۔ ان کے نبی است کو نکال دے گا جیسا کہ یعنی مس یا بہتا لوہے کے گاہ کو نکالتا ہے اس دن تمام یوم الخلاص ہے ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس دن عرب کہاں رہیں گے نبی ﷺ نے فرمایا وہ تھوڑے رہیں گے اور اکثر ان کے بیت المقدس میں رہیں گے ان کا امام ایک صالح مرد ہوگا سوا یک دن امام صبح کی نماز کے واسطے آگے بڑھا کہ اس میں عیسیٰ بن مریم اتریں گے وہ امام پیچھے پاؤں ہٹا ہوا آئے گا تا عیسیٰ امامت کرے عیسیٰ اس کے دونوں شانوں میں اپنا ہاتھ رکھ کے کہیں گے اقامت تمہارے واسطے کہی گئی تم ہی امام ہو کے نماز پڑھو۔ پھر وہی صالح مرد امام ہو کے نماز پڑھے گا نماز سے جب فراغت پائے تو عیسیٰ کہیں گے دروازہ کھولو پھر دروازہ کھولے تو اس کے رد برو دجال رہے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہود رہیں گے ان کے پاس تلواریں آراستہ سونے کا کام کیے ہوئے رہیں گے اور ان پر سبز طیلان رہیں گے دجال عیسیٰ کو دیکھتے ہی کھلبجائے گا جیسا نمک پانی میں گھلتا ہے پھر وہاں سے بھاگے گا عیسیٰ کہیں گے میرے پاس تیرے واسطے ایک مار ہے تو اس سے نہ بچے گا پھر اس کا پیچھا کرنے لگے۔ اس کے پاس جو شرقی جہت میں ہے قتل کریں گے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہودیوں کو شکست دے گا اللہ تعالیٰ جس چیز کو

پیدا کیا ہے اس کے پاس یہود جا کے پوشیدہ ہونا چاہیں گے پھر ہو یا درخت، جانور ہو یا دیوار اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو زبان دے گا وہ پکار اٹھے گا اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ کے اس کو قتل کر مگر غرور نہ بولے گا کیا واسطے وہ یہود کا جھاڑ ہے الحدیث ابن ماجہ، نے اس حدیث کی آخر میں لکھا ہے سمعت ابا لاسمن الطنافسے يقول سمعت عبدالرحمن المحاربی يقول ینبغی ان یدفع هذا الحدیث الی المودب حتی یعلمہ الصبیان فی الکتاب (ابن ماجہ ص ۲۹۹) یعنی میں نے ابواسمن طنافسی کو سنا وہ کہا میں نے عبدالرحمن المحاربی کو سنا کہتا تھا سزاوار ہے کہ اس حدیث کو مودب کو دینا تاکہ مکتب خانہ میں بچوں کو سکھائے اور ابوداؤد نے اپنی سنن کے باب ذکر خروج الدجال میں ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیس بینی و بینہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نبی و انہ نازل فاذا رایتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض بین ممصرتین کان راسه یقطران لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یهلك الله فی زمانه الملل کلها الا الاسلام و یهلك المسيح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵ باب ذکر الدجال) یعنی میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور مقرر وہ اتریں گے تم انھیں کو دیکھو تو پہچانو کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ و سفید ان پر ضرر دو کپڑے رہیں گے یعنی تھوڑی زردی لٹی ہوئی گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے اور لڑائی کریں گے لوگوں سے اسلام لانے پر، پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھائیں گے اور ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا اور مسیح دجال کو ہلاک کرے گا پھر عیسیٰ چالیس برس زمین پر ٹھہرے رہیں گے بعد میں گے پھر مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔ امام احمد نے ابی ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الانبیاء اخوة العلات امہاتہم شتی و دینہم واحد و انی اولی الناس بعیسی بن مریم لانه لم یکن نبی بینی و بینہ و انہ نازل۔ فاذا رایتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض علیہ ثوبان ممصران کان راسه یقطر و ان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یدعو الناس الی الاسلام و یهلك الله فی زمانه الملل کلها الا الاسلام و یهلك الله فی زمانه المسيح الدجال ثم تقع الامانة علی الارض حتی ترفع الاسود مع الابل والنمار مع البقر و الذناب مع الغنم و یلعب الصبیان بالحيات لا تضربہم فیمکث اربعین ثم یتوفی و یصلی علیہ المسلمون۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۴۰۶)

یعنی انبیاء سوتیلے بھائی ہیں ان کے مائیں علیحدہ ہیں اور دین ان کا ایک ہی ہے اور لوگوں سے میں عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ادلی ہوں یعنی اتق اور نزدیک تر ہوں کیا واسطے میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور مقرر وہ اتریں گے تم ان کو دیکھو تو پہچانو کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ و سفید ان پر مصر دو کپڑے رہیں گے گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ہی ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھادیں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلوائیں گے ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا اور اللہ تعالیٰ مسیح الدجال کو ان کے زمانے میں ہلاک کرے گا پھر زمین پر امن ہو جائے گا باگ بونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھڑیا بکری کے ساتھ مل کے چریں گے اور آدمی کے بچے سہنوں کے ساتھ مل کے کھیلیں گے تو سانپ ان کو ایذا نہ دیں گے عیسیٰ چالیس برس ٹھہرے رہیں گے بعد

۱۔ غرقہ نام ہے ایک درخت کا۔ اتار کے درخت سے تار بڑا ہوتا ہے اس کو کانٹے کہتے ہیں۔

میں گے مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کی اس کا لفظ یہ ہے۔ ان روح اللہ عیسیٰ نازل فیکم فاذا رایتموہ فاعرفوہ الحدیث۔ امام احمد اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور بیہقی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لقیۃ لیلة اسرے بی ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام فذاکر وا امر الساعة فردوا امرہم الی ابراہیم فقال لا علم لی بہا فردوا امرہم الی موسیٰ فقال لا علم لی بہا فردوا امرہم الی عیسیٰ فقال اما وجبتہا فلا یعلم بہا احد الا اللہ و فیما عہدآلی ربی عزوجل ان الدجال خارج و معی قضیبان فاذا رانی ذاب کما یدوب الرصاص فیہلکہ اللہ اذا رانی حتی ان الحجر و الشجر یقول یا مسلم ان تحتی کافرا فتعال فاقتلہ فیہلکہم اللہ۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۵)

یعنی ملاقات کیا میں نے شب معراج میں ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے پھر قیام قیامت کا مذاکرہ کیا کہ کب ہوگی سب اس سوال کو ابراہیم پر پیش کیے تو ابراہیم کہے مجھ کو اس کا علم نہیں پھر موسیٰ پر پیش کیے تو موسیٰ کہے مجھ کو اس کا علم نہیں پھر عیسیٰ پر پیش کیے تو کہے کہ قیامت کا صین وقت دتور سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا لیکن میرا رب عزوجل نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے۔ اور میرے ہاتھ میں دو چھتری رہیں گے پس جب دجال مجھ کو دیکھے گا تو پچھلے گا جیسا سیسا پچھلتا ہے پھر اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کرے گا جب مجھ کو دیکھے گا یہاں تک کہ پتھر اور جھاڑ کہیں گے اے مسلمان مقرر میرے نیچے کا فر ہے تو آ کے اس کو قتل کر پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کرے گا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں بھی روایت کی ہے اس میں ہے فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۹) یعنی عیسیٰ ﷺ نے دجال نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ میں اتر کے اس کو قتل کروں گا اور اس حدیث کو حاکم نے بھی اپنی مستدرک میں روایت کی ہے اس میں ہے فذکر من خروج الدجال فاحبط فاقتلہ یعنی عیسیٰ ﷺ نے دجال کے نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ میں اتر کے اس کو قتل کروں گا حاکم نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال کو قتل کرنے والی عیسیٰ ﷺ آئیں گے جن پر انجیل نازل ہوئی اور اب آسمان پر موجود ہیں۔

اور سعید بن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ لما اراد اللہ ان یرفع عیسیٰ الی السماء خرج الی اصحابہ و فی البیت اثنا عشر رجلا من الحواریین یعنی فخرج علیہم من عین فی البیت و راسہ یقطر ماء فقال ان منکم من یکفر بی اثنی عشر مرة بعد ان امن بی ثم قال ایکم یلقى علیہ شبھی فیقتل مکانی فیکون معی فی درجتی فقام شاب من احدہم منا فقال لہ اجلس ثم اعاد علیہم ثم قام الشاب فقال اجلس ثم اعاد علیہم فقام الشاب فقال انا فقال انت ذاک فالقی علیہ شبہ عیسیٰ و رفع عیسیٰ من روضة فی البیت الی السماء۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۴ زیر آیت بل رفع اللہ الیہ سنن کبریٰ للنسائی ج ۲ ص ۸۹ کتاب التفسیر باب ۳۹۰)

یعنی اللہ تعالیٰ جب عیسیٰ ﷺ کو آسمان پر اٹھالے جانے کا ارادہ کیا تو عیسیٰ اپنے اصحاب کے پاس آیا اور اس گھر میں عیسیٰ کے بارہ حواری تھے اس گھر میں ایک چشمہ تھا عیسیٰ اس میں سے نکل آئے ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے پکٹتے تھے سو عیسیٰ ﷺ نے ان کو فرمایا تمہارے میں ایک شخص میرے پر ایمان لایا سو بارہ دفعہ میرے سے کفر کرے گا بعد فرمایا تمہارے میں کون شخص چاہتا ہے کہ میرا شبیہ ہوئے اور میرے دروغس مارا جائے اور میرے ساتھ میرے درجہ میں رہے ان میں سے ایک کم عمر جوان تھا کھڑا ہوا اور بولا میں ہوتا ہوں

عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو کہا بیٹھ اور اس کو دوبارہ فرمایا وہی جوان اٹھ کے کہا میں حاضر ہوں عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو فرمایا بیٹھ اور پھر اس کلام کا اعادہ کیا پھر وہی جوان کھڑے ہو کے کہا میں ہوں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ تو ہی ہے پھر وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بن گیا عیسیٰ علیہ السلام گھر کے ایک جھروکے میں سے نکل کے آسمان پر چلے گئے۔ اور نساکی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ان رھطا من اليهود سبوا و امه فدعا عليهم فمسحهم الله قردة و خنازير فاجتمعت اليهود على قتله فاخبره الله تعالى بانہ يرفعه الى السماء و يطهره من صحبة اليهود فقال لا صحابه ابكم يرضى ان يلقى الله شبهى فيقتل و يصلب و يدخل الجنة فقال رجل منهم انا فالقى الله عليه شبه فقتل و صلب۔ (تفسير السفي الجبر الاول ص ۲۰۳)

یعنی ایک جماعت یہود نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو گالیاں دی تب عیسیٰ علیہ السلام نے ان پر بدعا کی سو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو مسخ کر کے بندر اور خنازیر بنا دیا پھر یہود عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر جمع ہوئے سو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو خبر دیا کہ ان کو آسمان پر لے جاتا ہوں اور یہود کی صحبت سے پاک کرتا ہوں پھر عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو کہا تمہارے میں کون شخص راضی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو میرا شبیہ کرے سو قتل کیا جائے اور سولی دیا جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر ان میں سے ایک شخص نے کہا میں راضی ہوں سو اللہ تعالیٰ اس کو عیسیٰ کا شبیہ کیا پھر وہ قتل کیے گیا اور سولی دیا گیا۔

ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی قال رسول الله ﷺ لليهود ان عيسى لم يموت و انه راجع اليكم قبل يوم القيمة (تفسير ابن كثير ج ۳ ص ۳۶۶) یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہود کو فرمایا مقرر عیسیٰ نہیں مرے اور وہ، روز قیامت کے آگے تمہاری طرف لوٹنے والے ہیں۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ربیع سے روایت کی قال ان النصرى اتوا النبی ﷺ فخاصموه فى عيسى بن مريم وقالوا له من ابوه وقالوا على الله الكذب والبهتان فقال لهم النبی ﷺ السم تعلمون انه لا يكون ولد الا وهو يشبه اباه قالوا بلى قال السم تعلمون ان ربنا حى لا بموت وان عيسى ياتنى عليه الفنا۔ (ابن جریر ج ۳ ص ۱۶۳)

یعنی نبی ﷺ کے نزدیک نصاریٰ کی ایک جماعت آئی سو عیسیٰ بن مریم میں جھگڑنے لگی اور کہا ان کا باپ کون ہے اور اللہ تعالیٰ پر کذب و بہتان کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی لڑکا نہیں پیدا ہوتا مگر وہ اپنے باپ کا شبیہ ہوتا سو تم جانتے ہو یا نہیں کہا ہاں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا رب زندہ ہے نہ مرے گا اور عیسیٰ پر فنا آئے گی تو تم جانتے ہو یا نہیں۔ دیکھو اس حدیث میں عیسیٰ پر موت آئے گی کر کے فرمایا اور عیسیٰ فنا ہو گئے کر کے نہیں فرمایا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کنا فی المسجد نتذاکر فضل الانبياء عليهم السلام فذكرنا نوحا عليه السلام بطهرى عبادته و ابراهيم عليه السلام بخلة وموسى عليه السلام بتكليم الله تعالى اياه و عيسى عليه السلام برفعه الى السماء وقلنا رسول الله ﷺ افضل منهم بعث الى الناس كافة و غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر وهو خاتم الانبياء عليهم السلام فدخل علينا فقال فيم انتم فذكرنا له۔ یعنی بائید گر ہم صحابہ مسجد میں انبیاء علیہم السلام کے فضل کو بیان کر رہے تھے سو نوح علیہ السلام کا ذکر کیا، ان کی طول عبادت سے اور ابراہیم علیہ السلام کا ان کی خلعت سے اور موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے بات کرنے میں اور عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کو آسمان پر لے جانے میں اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سب انبیاء سے افضل ہیں کہ

آپ ﷺ کا فتنہ سب انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور آپ کے اگلے پچھلے گناہ مغفرت کیے گئے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک تشریف لائے سو فرمایا تم کیا ذکر کرتے تھے پس ہم نے عرض کیا۔

بزاز اور طبرانی نے سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنزل عیسیٰ بن مریم مصدقا لمحمد ﷺ و علیٰ ملة فیقتل الدجال ثم انما هو قیام الساعة (طبرانی کبیر ج ۷ ص ۲۲۱ حدیث نمبر ۶۱۹۹) یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انھیں کی ملت پر، پھر قتل کریں گے دجال کو اس کے بعد کچھ نہیں پر یہ کہ قیامت قائم ہوگی۔ اور طبرانی معجم کبیر و اوسط میں اور بیہقی شعب الایمان میں عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یلبث الدجال فیکم ماشاء اللہ ثم بنزل عیسیٰ بن مریم مصدقا بمحمد ﷺ و علیٰ ملة مات اماما مہدیا و حکما عدلا فیقتل الدجال۔

(طبرانی اوسط ج ۳ ص ۲۷۷ حدیث ۳۵۸۰)

یعنی تمھارے میں دجال جب تک خدا چاہے ٹھہرا رہے گا اس کے بعد عیسیٰ بن مریم اتریں گے، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انھیں کی ملت پر امام ہدایت پایا ہوا اور حاکم عادل۔ پھر دجال کو قتل کریں گے۔ حافظ البیہقی نے کہا کہ اس کی سند جید ہے اور ابن عساکر نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الا ان ابن مریم لبس بنی و بنہ نبی و لا رسول الا انه خلیفی فی امتی من بعدی۔ (ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۳۳)

یعنی کچی بات ہے کہ ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول ہے سنیو میرے بعد میری امت پر مقرر وہ میرا خلیفہ ہے اور ابن عساکر نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیہبطن اللہ عیسیٰ بن مریم حکما عدلا و اماما مقسطا فلیسلکن فج الروحاء حاجا او معتمر او لیقفن علی قبری لیسلمن علی و الاردن علیہ (یعنی البتہ اتارے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو حاکم عادل اور امام منصف کر کے پھر حج یا عمرہ کرتے ہوئے روجاء کی راہ میں چلیں گے اور البتہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے اور البتہ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ اور ابو داؤد طیالسی نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یمکث عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الارض بعد ما بنزل اربعین سنة ثم یموت و یصلی علیہ المسلمون و یدفونہ۔ (ابو داؤد ج ۳ ص ۲۷۳، ۲۷۴ حدیث نمبر ۲۶۶۳) یعنی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اترنے کے بعد زمین پر چالیس سال رہیں گے اس کے بعد مریں گے اور مسلمانان ان پر نماز پڑھیں گے اور دفن کریں گے۔ حکیم ابو عبد اللہ الترمذی نے نوادر الاصول میں عبد الرحمن بن سرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا و الذی بعثنی بالحق لیجدن ابن مریم فی امتی خلفا من حواریہ یعنی قسم ہے اس کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ابن مریم میری امت میں اپنے حواری کا بدلہ پائے گا یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر جانے کے قبل حواریان تھے سوان کے عوض میری امت کے چند لوگ جو حواری کے مثل ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک رہیں گے اور روایت کی ہے ابو یعلیٰ نے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیدرکن دجال من امتی عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام و لیشهدن قتال الدجال یعنی البتہ پائیں گے میری امت سے چند لوگ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور البتہ حاضر ہو جائیں گے دجال کے قتل میں۔

۱۔ روحانام ہے ایک جگہ کا دینے سے بچیں میل پر، اسی راہ سے انبیاء حج کو جاتے تھے۔

المستدرک حاکم نے انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من ادرك منكم عيسى بن مريم فليقرنه مني السلام۔ (در منثور ص ۳۳۵ ج ۲۔ مستدرک ج ۵ ص ۷۵۵ حدیث نمبر ۸۶۷۹)

یعنی جو شخص تمہارے سے عیسیٰ بن مریم کو پائے گا تو چاہیے اس کو میرا سلام کہے۔ حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ یاد رکھیے کہ نبی ﷺ اپنی امت کو عیسیٰؑ کو سلام پہنچانے کے باب میں وصیت فرمائی ہے پھر جو شخص عیسیٰؑ کو پائے گا تو اس کو ضرور ہے کہ سلام پہنچائے اور یہ خیال رکھنا کہ کوئی زندیق آپ، عیسیٰ بن مریم ہو کر کے دعویٰ کیا تو اس کو سلام نہیں پہنچانا بلکہ وہ عیسیٰؑ جو آسمان سے تشریف لائیں گے ان کو پہنچانا ہے۔

ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں روتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس لیے روتی ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دجال کا ذکر کیا اس لیے میں روتی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان یخرج الدجال وانا حی کفیتموہ وانا یخرج بعدی فان ربکم لیس باعورانه یخرج فی یهودیۃ اصہبان حتی یاتی المدینۃ فینزل ناحیتها ولہا یومئذ سبعة ابواب علی کل نقب منها ملک ان فیخرج الیہ شرارا لہا حتی یاتی الشام مدینۃ بفلسطین بباب لد فینزلہ عیسیٰ فیقتلہ و یمکت عیسیٰ فی الارض اربعین سنة اماما عدلا و حکما مقسطا۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۷۵)

یعنی اگر دجال نکلے اور میں زندہ رہوں تو تم کو میں کافی ہوں اگر میرے بعد نکلا تو تم پہچانو کہ مقرر تمہارا پروردگار کا نام نہیں۔ بیشک دجال اصہبان کے یہودیہ سے نکلے گا یہاں تک کہ مدینے کو آئے اس کے ایک جانب میں اترے گا اس وقت مدینہ کو سات دروازے رہیں گے اس کے ہر راستے پر دو فرشتے رہیں گے مدینہ میں بدلوگ جو ہیں سب نکل کے دجال کے پاس جائیں گے بعد دجال فلسطین کے علاقہ میں شام کا شہر جو ہے وہاں جا کے لہ کے دروازہ کے پاس اترے گا پھر عیسیٰ بن مریم اترے اس کو قتل کریں گے اور عیسیٰ زمین پر چالیس برس تک امام عادل اور حکم مقسط ہو رہیں گے۔

ابن عساکر نے عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں مذکور ہے۔ فینما ہم کذلک اذ سمعوا صوتا من السماء ان ابشروا فقد اتاکم الغوث فیقولون نزل عیسیٰ بن مریم فیتبشرون و یتبشربہم و یقولون صل یاروح اللہ فیقولہ ان اللہ اکرم هذه الامۃ فلا ینبغی لاحد ان یؤمہم الا منهم فیصل امیر المؤمنین بالناس و یصلی عیسیٰ خلفہ۔

(ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۵۰)

یعنی لوگ اسی حالت میں یعنی سختی و مشقت میں رہیں گے دفعتاً آسمان سے آواز سنیں گے کہ اے لوگو خوش ہو جاؤ تمہارا فریاد رس آیا سو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے عیسیٰ بن مریم اترے ہیں پھر لوگ خوش ہوں گے اور عیسیٰؑ بھی لوگوں سے خوش ہوں گے اور لوگ عیسیٰؑ کو کہیں گے یا روح اللہ نماز پڑھائیے تو عیسیٰؑ فرمائیں گے مقرر اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بزرگی دی ہے سو ان کے سوا دوسرے کسی کو ان کی امامت کرنا سزاوار نہیں پھر مومنوں کا امیر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے گا اور عیسیٰؑ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ الحدیث۔

ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی قال ینزل المسیح بن مریم فاذا رآه الدجال ذاب
 کما تلذوب الشحمة فیقتل الدجال و نفرق عنه اليهود فیقتلون حتی ان الحجر یقول یا عبداللہ
 للمسلم هذا یهودی تعال فاقتله۔ (معنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۶۵۳، ۶۵۴ حدیث نمبر ۴۰ کتاب النتن باب واذکر فی قتله الدجال)
 یعنی مسیح بن مریم اتریں گے پھر ان کو دجال دیکھے گا تو کھلے گا جیسا چربی کھلتی ہے پس عیسیٰ علیہ السلام دجال
 کو قتل کریں گے اور یہود متفرق ہو جائیں گے سولوگ قتل کریں گے یہاں تک کہ مسلمان کو پتھر کہے گا اے اللہ کے
 بندہ یہ یہودی ہے سو تو آ کے اس کو قتل کر۔

اور نعیم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں مذکور ہے حتی ینزل علیہم
 عیسیٰ بن مریم فیقاتلون معہ الدجال یعنی یہاں تک کہ مؤمنوں پر عیسیٰ بن مریم اتریں گے سو مؤمنین ان کے
 ہمراہ دجال سے قتال کریں گے۔

ترمذی نے اپنی سنن میں مجمع بن جاریہ الانصاریؓ سے روایت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرماتے
 تھے یقتل ابن مریم الدجال بباب لد۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۹ ابواب النتن باب ماجاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال)
 یعنی ابن مریم لد کے دروازہ کے پاس دجال کو قتل کریں گے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے
 بھی روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور کہا اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور
 ابو ہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور
 عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے بھی
 احادیث مروی ہیں۔

ابن جریر نے حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اول الایات الدجال و
 نزول عیسیٰ (ابن جریر ج ۷ ص ۸۷) یعنی قیامت کے اول نشانیوں سے ہے دجال اور نازل ہونا عیسیٰ کا۔
 ابن ابی شیبہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لا تقوم الساعة حتی ینزل
 عیسیٰ بن مریم حکما مقسطا واما عادلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزية ویفیض
 المال حتی لا یقبلہ احد۔ (ج ۸ ص ۶۵۴ نمبر ۴۱ کتاب النتن باب ما ذکر فی قتله الدجال)

یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم اتریں گے حکم مقسط اور امام عادل ہو کے پھر صلیب
 کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھائیں گے اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔
 طبرانی اور حاکم اور ابن مردویہ نے واثلہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا تقوم الساعة
 حتی یکون عشر آیات خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف فی جزیرة العرب والدجال
 و نزول عیسیٰ و یاجوج و ماجوج (متدرک حاکم ج ۵ ص ۶۱۱ حدیث نمبر ۸۳۶۶ باب لا تقوم الساعة) یعنی قیامت
 قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ہوں۔ خسف مشرق میں اور خسف مغرب میں اور خسف جزیرہ عرب میں اور
 دجال اور اترنا عیسیٰ کا اور یاجوج و ماجوج۔

طبرانی نے اوس بن اوسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ینزل عیسیٰ بن مریم عند
 المنارة البيضاء شرق دمشق۔ (طبرانی کبیر ج ۱ ص ۲۱۷ حدیث نمبر ۵۹۰)

یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے۔

طبرانی نے نافع بن کیسان سے وہ اپنے والد کیسانؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یٰٰزول عیسیٰ بن مریم عند المنارة البیضاء فی دمشق شرقی۔ (طبرانی کبیر ج ۱۹ ص ۱۹۶ حدیث ۴۴۰) یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم ﷺ دمشق کے مشرقی جہت میں۔

ابوداؤد و طیالسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لم یسلط علی قتل الدجال الا عیسیٰ بن مریم۔ (ابوداؤد طیالسی ج ۳ ص ۳۴۱ حدیث نمبر ۲۶۲۶)

یعنی دجال پر کوئی مسلط نہ ہوگا مگر عیسیٰ بن مریم ﷺ۔

اور ابو حفص الیاشی نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ینزل عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فیزوج ویولد له۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸۰ باب نزول عیسیٰ ﷺ)

یعنی عیسیٰ ﷺ اتریں گے پھر نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

اور طبرانی نے عبداللہ بن سلامؓ سے روایت کی ہے۔ قال یدفن عیسیٰ بن مریم مع رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر فیکون قبر اربعہا (جامع المسانید و السنن ج ۸ ص ۶۹-۷۰ حدیث نمبر ۵۶۶۹) یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابی بکرؓ اور عمرؓ کے پاس عیسیٰ بن مریم ﷺ مدفون ہوں گے عیسیٰ کی قبر چوتھی قبر ہوگی۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ میں اور یحییٰ نے عبداللہ بن سلامؓ سے روایت کی ہے اس کا لفظ یہ ہے۔ یدفن عیسیٰ بن مریم مع النبی ﷺ و صاحبہ و یکون قبرہ الرابع۔ (مجمع الرواۃ ج ۸ ص ۲۰۹ باب ذکر اربع عیسیٰ بن مریم ﷺ) اور ترمذی نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ قال مکتوب فی التورۃ صفۃ محمد ﷺ و عیسیٰ بن مریم یدفن معہ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲ ابواب المناقب) یعنی تورات میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم حضرت کے پاس مدفون ہوں گے۔ ترمذی نے کہا ابو موسیٰ کہتا ہے کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ابن التجار نے کہا اہل سیر کہتے ہیں کہ وہاں ایک قبر کی جگہ ہے سوسعد بن المسیب سے منقول ہے کہ اسی میں عیسیٰ بن مریم ﷺ مدفون ہوں گے۔ امام احمد اپنی مسند میں اور حاکم مستدرک میں عثمان بن ابی العاصؓ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ینزل عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عند صلوٰۃ الفجر فیکول له امیرہم یا روح اللہ تقدم صل فیکول هذه الامة امراء بعضهم علی بعض فیکدم امیرہم فیصلی فاذا قضی صلواتہ اخذ عیسیٰ حربتہ فیذهب نحو الدجال فاذا راہ الدجال ذاب کما یذوب الرصاص فیضع حربتہ بین ثنودتہ فیقتله و ینہزم اصحابہ فلیس یومئذ شی یواری منهم احدا حتی ان الشجرة الثقلول یامؤمن هذا کافر فاقتله (مستدرک حاکم ج ۵ ص ۶۷۵ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ ﷺ) یعنی عیسیٰ بن مریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت اتریں گے لوگوں کا امیر عیسیٰ کو کہے گا یا روح اللہ آپ پڑھائیے نماز۔ عیسیٰ کہیں گے یہ امت بعض ان کے بعض پر امیر ہیں پھر وہ امیر مقدم ہو کہ نماز پڑھائے گا نماز سے فراغت ہوتے ہی عیسیٰ اپنا حربہ لے کے دجال کی طرف جائیں گے۔ دجال ان کو دیکھ کے پچھلے جیسا سیسا پگھلتا ہے عیسیٰ اپنا حربہ دجال کے ٹھنڈے پر یعنی پستان کے گوشت پر رکھ کے دجال کو قتل کریں گے اس کے ساتھ والے بھاگیں گے ان کو پناہ کے واسطے کچھ چیز نہ ملے گی یہاں تک کہ جھاڑ بولے گا اے مومن یہ کافر ہے یعنی یہاں کافر چھپا ہے تو اس کو قتل کر۔

ابو نعیم نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ینزل عیسیٰ بن مریم

علیہ السلام فیقول امیرہم المہدی تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء بکرامة اللہ
 هذه الامة. (الحادی للسیوطی ج ۲ ص ۶۳، مند احمد ج ۳ ص ۳۸۴)

یعنی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے لوگوں کا امیر مہدی کہے گا آؤ ہمارے ساتھ نماز پڑھو عیسیٰ علیہ السلام کہیں
 گے ایسا نہیں (یعنی میں امام ہو کے نماز نہیں ادا کروں گا) تمہارے بعض بعض پر امیر ہیں اللہ تعالیٰ سے اس امت کو
 بزرگی ہے۔

الحق بن بشر اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں
 مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ فعند ذلك ينزل اخي عيسى بن مريم من السماء (۱) ابن عساکر ج ۲۰
 ص ۱۳۸، ۱۳۹) یعنی پھر اس وقت یعنی جبکہ دجال مسلط ہوگا اور مومنان بیت المقدس میں جمع ہوں گے تو میرے بھائی
 عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے الحدیث اس حدیث میں تصریح ہو چکی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔
 ابو عمر الدانی نے اپنی سنن میں حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ يلتفت المہدی
 وقد نزل عيسى ابن مريم كأنما يقطر من شعره الماء فيقول المهدى تقدم صل بالناس فيقول عيسى
 انما اقيمت الصلوة لك فيصلی خلف رجل من ولدی. (الحادی للفتاویٰ ج ۲ ص ۸۱) یعنی مہدی پلٹ کے
 دیکھے تو عیسیٰ بن مریم اترے ہیں گویا کہ ان کے بالوں سے پانی نکلتا ہے پھر مہدی کہیں گے آپ مقدم ہو اور
 لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو تو عیسیٰ کہیں گے تمہارے ہی لیے نماز کی اقامت ہوئی پھر میری اولاد سے ایک شخص کے
 پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔

حاکم نے حرث بن خشش سے روایت کی۔ ان علیا قتل صبيحة احدى و عشرين من رمضان
 سمعت الحسن بن علي وهو يقول قتل ليلة انزل القرآن و ليلة اسرى بعيسى و ليلة قبض موسى
 (درمنثور ج ۲ ص ۲۶) یعنی علیؑ اکیسویں رمضان کی صبح کو شہید ہوئے سو میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو سنا فرماتے
 تھے کہ قتل کیے گئے اس شب میں جو قرآن نازل ہوا اور اس شب میں جو عیسیٰ علیہ السلام اسرا کیے گئے یعنی اللہ تعالیٰ ان
 کو لے گیا اور اس شب میں جو موسیٰ علیہ السلام وفات پائے۔

ابونعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی قال يحاصر الدجال المؤمنین بیت المقدس فیصیبهم
 جوع شدید حتی یاکلوا اوتار قسبهم من الجوع فیینما هم علی ذلك اذ سمعوا صوتا فی الغلس
 فيقولون ان هذا لصوت رجل شعبان فينظرون فاذا بعيسى بن مريم و يقام الصلوة فيرجع امام
 المسلمين المهدى فيقول عيسى عليه السلام تقدم فلک اقيمت الصلوة فيصلی بهم تلک
 الصلوة ثم يكون عيسى اما ما بعده یعنی دجال محاصرہ کرے گا مومنوں کو بیت المقدس میں پھر لوگوں کو سخت
 فاقہ کشی ہوگی یہاں تک بھوک سے اپنے کان کی دتر یعنی چلا چوٹی کا ہوتا ہے اس کو کھائیں گے اسی حالت میں
 رہیں گے دفعتاً آخر شب کی اندھیری میں آواز سنیں گے لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے یہ پیٹ بھرے آدمی کی
 آواز ہے پھر دیکھے تو یکا یک عیسیٰ بن مریم ہیں اور نماز کی اقامت کہی جائے گی پھر مہدی مسلمانوں کا امام پیچھے ہٹے
 گا تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے تم مقدم ہو تمہارے ہی لیے نماز کی اقامت ہوئی پھر مہدی لوگوں کے ساتھ نماز پڑھیں
 گے پھر اس کے بعد کے نمازوں میں عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ابن سیرین سے روایت کی ہے۔ قال المہدی من هذه الامة وهو

الذی یوم عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۶۷۹ حدیث ۱۹۵ کتاب الختن) یعنی مہدی اسی امت سے ہے اور وہی امامت کریں گے عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔

ابن جریر نے بعد صحیح کعب سے روایت کی ہے۔ قال لما رای عیسیٰ قلعة من ابعد و کثرة من کذبہ شکى الی اللہ فادحی اللہ الیہ انی متوفیک و رافعک الی وائی صابغک علی الاعور الدجال فقتله۔ (ابن جریر ج ۳ ص ۲۹۰ جز ثالث، الدر المنثور ج ۲ ص ۳۲)

یعنی جبکہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے تابعین کی کمی اور جھٹلانے والے لوگوں کی کثرت دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے وحی کیا کہ میں تجھ کو لینے والا ہوں اور اٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف اور میں قریب امور دجال کی طرف تجھ کو بھیجوں گا پھر تو اس کو قتل کرے گا۔

حاکم نے اپنی مستدرک ج ۳ ص ۳۳۲ حدیث نمبر ۳۲۶۰ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی وان من اهل الکتاب الالیومن به قبل موته قال خروج عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ یعنی قرآن شریف میں وان من اهل الکتاب الالیومن به قبل موته جو ہے اس سے مراد عیسیٰ بن مریم کا خروج ہے حاکم کہنا یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور ابن کثیر نے حسن یحییٰ سے روایت کی وان من اهل الکتاب الالیومن به قبل موت عیسیٰ و ان الله له لعی الا ان عند الله ولكن اذا نزل آمنوا به اجمعون۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۵ ص ۵۷۶) یعنی اہل کتاب کا کوئی شخص نہیں۔ مگر عیسیٰ کے موت کے آگے ان پر ایمان لانے کا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی مقرر عیسیٰ اس وقت زندہ ہیں اور لیکن جب اتریں گے تو سب ان پر ایمان لائیں گے۔

امام احمد اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ اور عبد بن حمید اور مسدد اور سعید بن منصور اور قریابی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ وانه لعلم للساعة قال خروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قبل يوم القيامة (مسند احمد ج ۱ ص ۳۸) یعنی قرآن شریف میں وانه لعلم للساعة جو ہے اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی قیامت کے قبل خروج کرنا ہے۔

اور عبد بن حمید نے ابی ہریرہ سے روایت کی وانه لعلم للساعة قال خروج عیسیٰ یمکت فی الارض اربعین سنة تكون لک الاربعین اربع سنین یحیی و یعمّر۔ (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰) یعنی وانه لعلم للساعة سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نکلتا ہے وہ زمین پر چالیس سال رہیں گے وہ چالیس سال بمنزلہ چار سال کے ہوں گے حج اور عمرہ ادا کریں گے۔

اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے حسن سے روایت کی ہے۔ وانه لعلم للساعة قال نزول عیسیٰ۔ (ابن جریر ج ۱ ص ۵ جز ۲۵، مستدرک حاکم ج ۳ ص ۳۱ نمبر ۳۷۲۷) یعنی وانه لعلم للساعة سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے۔

اور عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی۔ وانه لعلم للساعة قال نزول عیسیٰ علم للساعة و ناس یقولون القرآن علم للساعة۔

(ابن جریر طبری ج ۱ ص ۹۱۹۰ الجز الثانی و احشرون، تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

ان سب احادیث و آثار صحیحہ سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور اب آسمان پر زندہ ہیں اور اخیر زمانے میں آسمان سے نازل ہو کے دجال امور کو قتل کریں گے اور مراد دجال سے ایک معین شخص ہے جو اولاً نبوت کا دعویٰ کر کے اس کے بعد الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور اقسام کے فتنے پھیلا دے گا

تب عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد یاجوج و ماجوج نکلیں گے سو اللہ تعالیٰ عیسیٰ (علیہ السلام) کی دعا سے ان کو ہلاک کرے گا۔ اس کے بعد کئی سال کے عیسیٰ (علیہ السلام) کی وفات ہوگی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روضہ منور میں مدفون ہوں گے۔ پھر جو کوئی آپ صبح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور شہر دمشق سے مراد قادیان اور دجال سے مراد پادریوں کی جماعت اور یاجوج و ماجوج سے مراد روس و انگریز کر کے کہتا ہے اور زعم کرتا ہے کہ اپنے کو خواب پڑا ہے کہ میں ہی روضہ مبارک میں دفن ہوں گا۔ سو وہ جھوٹا اور زندیق ہے۔ عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے نازل ہونے کے وقت جو امورات ہوں گے وہ با تفصیل صراحۃً احادیث میں مذکور ہیں ان سے کوئی ایک امر اس زندیق میں نہیں پایا جاتا اس لیے احادیث صحیحہ کو حقیقی معنی سے پھیر کے اپنے زعم کے موافق غلط معنی کرتا ہے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ قال القاضي هذه الاحادیث التي ذكرها مسلم وغيره في قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق في صحة وجوده وانه شخص بعينه ابتلى الله به عباده و اقدره على اتياء من مقدورات الله تعالى من احياء الميت الذي يقتله ومن ظهور زهرة الدنيا والخصب معه و جنة و نار و هريه و اتباع كنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فنبت فيقع كل ذلك بقدرة الله و مشيئة ثم يعجزه الله تعالى بعد ذلك فلا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا غيره و يطل امره و يقتله عيسى (علیہ السلام) و يثبت الله الذي آمنوا هذا مذهب اهل السنة و جميع المحدثين و الفقهاء و النظار (نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۳۹۹)۔ باب ذکر الدجال اور معلوم کریں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) دمشق کے سفید منارہ کے پاس اتریں گے کر کے جو احادیث صحیحہ میں آیا ہے سو اس پر کسی زندیق نے اعتراض کیا ہے کہ ان دنوں انگریزی اخبارات سے معلوم ہوا کہ شہر دمشق کی مسجد جل گئی پھر سفید منارہ باقی نہ رہا۔ یہ اعتراض جو احادیث صحیحہ پر کرتا ہے سو وہ قسارت قلبی سے ہے اب منارہ بیضا جل گیا اور موجود نہ رہا تو بھی اس سے کچھ خلل نہیں کیونکہ عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے قبل وہاں البتہ بنایا جاوے گا شیخ جلال الدین السيوطی نے مصباح الرجا علی سنن ابن ماجہ میں لکھا ہے۔ قال حافظ ابن كثير وقد جددت منارة في زماننا و في سنة احدى واربعين و سبعماية من حجارة بيض ولعل هذا يكون من دلائل النبوة الظاهرة حيث قبض الله بناء هذه المنارة لينزل عيسى ابن مريم قلت هو من دلائل النبوة بلا شك فانه ﷺ اوحى اليه بجميع ما يحدث بعده مما لم يكن في زمنه اس کے بعد کہا فان لم يكن في بيت المقدس الان منارة بيضا فلا بد ان تحدث قبل نزوله. (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۹۷ حاشیہ باب منارة الدجال) اور ہم نے جو ذکر کیا اس ہی پر اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ ثم انه رفعه اليه وانه باق حتى وانه سينزله قبل يوم القيامة كما دلت عليه الاحاديث المتواترة التي سنوردها ان شاء الله قريبا فيقتل المسيح الضلالة و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية يعنى لا يقبلها من احد من اهل الاديان بل لا يقبل الا الاسلام او السيف. (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۲، ۴۰۳ طبع بیروت لبنان)

امام ابو حنیفہؒ نے فقہ اکبر میں لکھا ہے۔ و خروج الدجال و ياجوج و ماجوج و طلوع الشمس من مغربها و نزول عيسى عليه السلام من السماء و سائر علامات يوم القيمة على ماوردت به الاخبار الصحيحة حق كائن.

اور شیخ شہاب الدین السمر وردی قدس سرہ نے ”اعلام الہدی و عقیدۃ ارباب التہی“ میں فرمایا ہے و

تعتقد ان عیسیٰ علیہ السلام ينزل وان الدجال يخرج والشمس تطلع من مغربها كل ذلك حق
لاشك فيه اور امام کمال الدین محمد بن الہمام نے کتاب ”المسائرہ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرہ“ میں
لکھا ہے و اشراط الساعة من خروج الدجال و نزول عیسیٰ علیہ السلام و خروج یاجوج و ماجوج
و خروج الدابة و طلوع الشمس من مغربها حق۔

”اور توضیح شرح المسائرہ“ میں ہے۔ و اشراط الساعة من خروج الدجال و نزول عیسیٰ بن
مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام من السماء و خروج یاجوج و ماجوج و خروج الدابة كما فی سورة
النمل و فی جامع الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ تخرج الدابة ومعها خاتم
سليمان و عصی موسى فتجلبو وجه المومن و تحطم انف الكافر الحديث و طلوع الشمس من
مغربها كل منها حق و ردت بها النصوص الصحیحة الصریحة۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ قال القاضي عیاض رحمه الله تعالى نزول عیسیٰ
علیہ السلام و قتله الدجال حق و صحیح عند اهل السنة للاحادیث الصحیحة فی ذلك و ليس فی
العقل ولا فی الشرع ما یبطله فوجب اثباته و انكر ذلك بعض المعتزلة والجهمية ومن وافقهم و
زعموا ان هذه الاحادیث مردودة بقوله تعالى و خاتم النبیین و بقوله ﷺ لانی بعدی و باجماع
المسلمین انه لانی بعد نبینا ﷺ و ان شریعته مؤبدۃ الی يوم القيامة لا تنسخ و هذا استدلال فاسد
لانه ليس المراد نزوله عیسیٰ علیہ السلام انه لا ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی هذه الاحادیث
ولا فی غیرها شیء من هذا بل صحت هذه الاحادیث هنا و ما سبق فی کتاب الایمان و غیرها انه
ینزل حکما مقسطا یحکم شرعنا و یحیی من امور شرعنا ما هجره الناس۔

(نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۴۰۳ باب ذکر الدجال)

اور امام عبداللہ النسخی نے ”عمدة العقاید“ میں لکھا ہے۔ و ما اخبر به النبی علیہ السلام من خروج
الدجال و ذابة الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسیٰ علیہ السلام و طلوع الشمس من مغربها
حق۔ اور علامہ قنطرازی نے شرح عقاید نسخی میں لکھا ہے۔ و ما اخبر به النبی ﷺ من اشراط الساعة ای من
علاماتها من خروج الدجال و ذابة الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء
و طلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممکنة اخبر بها الصادق۔ (شرح عقاید نسخی ص ۱۷۳)

اور شیخ الاسلام احمد الرفاوی المالکی نے ”الفواکھ الدوائی علی رسالۃ ابی زید القيروانی“ میں لکھا
ہے للساعة اشراط و علامات يجب الایمان بها وهي علی قسمین کبری و صغری فالکبری عشرة
خمس متفق علیها خروج الدجال و نزول عیسیٰ بن مریم من السماء الثانية و خروج الدابة و
یاجوج و ماجوج و طلوع الشمس من مغربها۔

اور بھی کہا الفایدة الثالثة فی نزول عیسیٰ علیہ السلام الی الارض لان نزوله حق ثابت
بالکتاب والسنة و ذلك عند نزوله من السماء آخر الزمان و ستل الجلال السیوطی رحمه الله
تعالیٰ عن حياة عیسیٰ علیہ السلام و مقره و طعامه و شرابه فقال فی السماء الثانية لا یاکل ولا
یشرب بل هو ملازم للتسییح کالملائکة و سبب رفعه الی السماء ان اليهود کذبته و آذنته و همت

بقتله رفعه الله الى السماء و اجتمع بالمصطفى عليهما الصلوة والسلام ليلة الاسراء في السماء الثانية و استمر فيها حتى ينزل آخر الزمان عند المنارة البيضاء شرقي دمشق و اضعايديه علي اجنحة ملكين و يكون نزوله عند صلاة الصبح فيقول له امير الناس وهو المهدي تقدم ياروح الله فصل بنا فيقول انكم معشر هذه الامة امراء بعضكم على بعض فصل بنا فيصلي بهم المهدي فاذا انصرف ياخذ عيسى حربة و يتبع الدجال فيقتله عند باب لد الشرقي و يحكم بشريعنا.

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر اترنا حق ہے کتاب و سنت سے ثابت ہے اور یہ حکم اخیر زمانہ میں ان کو آسمان سے اترتے وقت ہو گا کسی نے شیخ جلال الدین السیوطی کو عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کی رہنے کی جائے اور کھانے پینے سے سوال کیا تو آپ نے کہا عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر ہیں کچھ کھاتے پیتے نہیں بلکہ ملائکہ کے مانند ہمیشہ تسبیح کرتے ہیں اور ان کا آسمان پر جانے کا سبب یہ ہے کہ یہود نے آپ کو جھٹلایا اور ستایا اور قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا اور نبی ﷺ سے معراج کی رات دوسرے آسمان پر ملاقات ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام اسی میں ہمیشہ رہیں گے یہاں تک کہ اخیر زمانہ میں سفید مارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں اتریں گے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پکھوتوں پر دھرے ہوئے اور نماز صبح کے وقت اتریں گے پھر لوگوں کا امیر جو وہ مہدی ہے کہے گا یاروح اللہ آپ مقدم ہو کے اس میں نماز پڑھائیے۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے تم اے گروہ اس امت کے بعضے بعضوں کے امیر ہیں تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر مہدی لوگ کے ساتھ نماز پڑھیں گے جب نماز سے پھریں گے تو عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ لیس گے اور دجال کا پیچھا کریں گے پھر اس کو لد کے دروازہ شرقی پاس قتل کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ہماری شریعت کے موافق حکم فرمائیں گے۔“

اور شیخ جلال الدین السیوطی نے (اتمام الدواہ شرح النقیہ) میں لکھا ہے۔ وان نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قرب الساعة و قتله الدجال حق.

اور علامہ المولیٰ محمد الافندی نے (الطریقۃ الاحمدیہ) میں لکھا ہے۔ وما اخبرہ النبی ﷺ من اشراط الساعة من خروج دجال و دابة الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء و طلوع الشمس من مغربها نحو ذلك كله حق.

اور علامہ شیخ ضیاء الدین ابراہیم نے (شرح الارشاد والی الاعتقاد) میں لکھا ہے۔ نزول السيد المسيح عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علی نبینا و علیہ وسلم قرب الساعة بعد خروج المسيح الدجال وفي الصحيح ما من نبی الا انذر قومه المسيح الدجال وفي رواية الاغور الکذاب وانی انذر کموه الحديث وفيه ما من بلد الا سيدخله الدجال غير مكة والمدينة فاذا شدت فتنته انزل الله المسيح بن مریم فنزوله و قتله الدجال ثابت في الحديث الصحيح فذلك حق يجب الايمان به.

اور علامہ ابن الوردي نے (خريدة المعانيب) میں لکھا ہے۔ المسلمون لا يختلفون في نزول عیسیٰ بن مریم آخر الزمان قد قيل في قوله تعالى و انه لعلم للساعة فلا تمترون بها انه نزول عیسیٰ علیہ السلام.

اور الشیخ الاسلام ابو عبد اللہ القرطبی نے (كتاب التذکرہ فی کشف احوال الموتی و امور الآخرة) میں لکھا ہے۔ قال ابو الحسن محمد بن الحسين بن ابراهيم بن عاصم الاثری السنجری قد تواترت الاخبار

و استفاضت بکثره روایاتھا عن محمد المصطفیٰ والنبی المرتضیٰ علیہ السلام و انھ من اھل بیتہ و انھ سیملک سبع سنین و انھ یملا الارض عدلا و انھ یمخرج مع عیسیٰ علیہ السلام فیساعده علی قتله الدجال بباب لد بارض فلسطین و انھ یؤمن لھذہ الامۃ و عیسیٰ علیہ السلام یصلیٰ خلفہ فی طول من قصۃ و امرہ.

اور علامہ برزنجی نے (اشاعۃ فی اشراف الساعۃ) میں لکھا ہے۔ قد علمت ان احادیث وجود المہدی و خروجه آخر الزمان و انھ من عترۃ رسول اللہ ﷺ من ولد فاطمۃ علیہا السلام بلغت حد التواتر فلا معنی لانکارھا و من ثم ورد من کذب بالدجال فقد کفرو من کذب بالمہدی فقد کفر رواہ فی الاسکاف فی فواید الاخبار و ابو القاسم السہیلی فی شرح السیر لہ. (اشراف الساعۃ ص ۲۳۶) اور علامہ شیخ علی مرتضیٰ نے (برہان فی علامۃ مہدی آخر الزمان) میں لکھا ہے۔ اخرج ابو بکر الاسکاف فی فواید الاخبار عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ من کذب بالدجال فقد کفر من کذب بالمہدی فقد کفر قال الشیخ ابن حجر الہیثمی ای کفر حقیقۃ کما هو المتبادر عن اللفظ اذ کان تکذیبہ کتکذیبہ بالسنة او الاستہزاء بها او الرغبة عنہا فقد قال ائمتنا و غیرہم لو قال لا نسان قرص اظفارک فانہ سنة فقا لا لا افعلہ وان کان سنة رغبۃ عنہا کفر فکذا یقال بمثلہ.

اور شیخ جلال الدین السيوطی نے (اعلام بکرم علیہ السلام) میں لکھا ہے۔ فیلزمک احد امرین اما نفی نزول عیسیٰ علیہ السلام او نفی النبوة عنہ و کلاھما کفر.

(الحادی للفتاویٰ ج ۲ ص ۱۶۶) اور امام عبدالوہاب الشرنبلالی نے (کتاب البیوات والجاہر) میں لکھا ہے۔ فان قيل فما الدلیل علی نزول عیسیٰ علیہ السلام من القرآن فالجواب الدلیل علی نزولہ قولہ تعالیٰ و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای حین ینزل و یجتمعون علیہ و انکرت المعتزلۃ والفلاسفۃ والیہود و النصارى عروجه بجسده الی السماء وقال تعالیٰ فی عیسیٰ علیہ السلام و انھ لعلم للساعۃ قرى لعلم بفتح اللام والعین والضمیر فی انھ راجع الی عیسیٰ علیہ السلام لقولہ تعالیٰ و لما ضرب ابن مریم مثلا و معناه ان نزولہ علامۃ القیامۃ و فی الحدیث فی صفۃ الدجال فبینما هم فی الصلوۃ اذ بعث اللہ المسیح بن مریم فنزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین یدیه مہر و ذتان واضعا کفیه علی اجنحة ملکین ومہر و ذتان بالذال المعجمۃ والمہملۃ مما حلتان مضبوطتان بالورس فقد ثبت نزولہ علیہ السلام بالکتاب و السنة وزعمت النصارى ان ناسوتہ صلب ولا هوتہ رفع والحق انھ رفع بجسده الی السماء والایمان بذلك واجب قال تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ قال ابو طاهر القزوينی واعلم ان کیفیۃ رفعہ و نزولہ و کیفیۃ مکثہ فی السماء الی ان ینزل من غیر طعام ولا شراب مما یتقام عن درکہ العقل ولا سبیل لنا الا ان نؤمن بذلك تسلیما لسعۃ قدرۃ اللہ تعالیٰ و اطال فی ذکر شہہ الفلاسفۃ و غیرہم فی انکار الرفع فان قيل فما الجواب عن استغنائہ عن الطعام والشراب مدۃ رفعہ فان اللہ تعالیٰ قال وما جعلناہم جسد الا یاکلون الطعام فالجواب ان الطعام انما جعل قوتا لمن یعیش فی الارض لانہ مسلط علیہ الهواء الحار والبارد فیخل بدنہ فاذا انحل عوضہ اللہ تعالیٰ

بالغذاء اجراء لعادته في هذه الخطة الغبراء واما من رفعه الله تعالى الى السماء فانه يلطفه بقدرته و يغنيه عن الطعام و الشراب كما اغنى الملائكة عنهما فيكون حينئذ طعام التسييح و شرابه التهليل كما قال ﷺ اني ابيت عند ربي يطعمني و يسقيني و في الحديث مرفوعا ان بين يدي الدجال ثلاث سنين سنة تمسك السماء منها ثلث قطرها و الارض ثلث نباتها و في السنة الثانية تمسك السماء ثلثي قطرها و الارض ثلثي قطرها و الارض ثلثي نباتها و في السنة الثالثة تمسك السماء قطرها كلها و الارض نباتها كلها فطالت له اسماء بنت زيديا رسول الله انا لنعجن عجينا فما نجزه حتى نجوع فكيف بالمؤمنين حينئذ فقال يعجزهم ما جزى اهل السماء من التسييح و التقديس قال الشيخ ابو طاهر و قد شاهدنا رجلا اسمه خليفة الخراط كان مقيما بابهر من بلاد المشرق مكث لا يطعم طعاما منذ ثلاث و عشرين سنة و كان يعبد الله ليلا و نهارا من غير ضعف فاذا علمت بذلك فلا يبعد ان يكون قوت عيسى عليه السلام التسييح و التهليل و الله اعلم بجميع ذلك.

(اليواقيت و المجاهر ج ۲ ص ۱۳۶)

یعنی اگر کسی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے پر قرآن شریف سے کیا دلیل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے پر اللہ تعالیٰ کا قول دلیل ہے۔ وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته یعنی اور کوئی نہیں اہل کتاب سے مگر البتہ اس پر ایمان لائے گا اس کی موت کے آگے یعنی جبکہ عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور لوگ ان پر جمع پڑھیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسد سے آسمان پر جانے کو معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود و نصاریٰ انکار کیے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے۔ وانه لعلم للساعة بعضون کی قرأت لعلم ہے لام اور عین کی فتح سے اور ان کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام طرف راجع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولما ضرب ابن مريم مثلاً اور اس کا معنی اس طور پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا قیامت کی علامت ہے اور حدیث شریف میں دجال کی صفت میں آیا ہے کہ جس حال میں کہ لوگ نماز میں رہیں گے یا یک اللہ تعالیٰ سبح ابن مریم کو بھیجے گا پھر سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جانب ہے اتریں گے دو مہر و ذے پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے پنجے دو فرشتوں کے پکھونوں پر دھرے ہوئے پس عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا کتاب سنت سے ثابت ہو چکا اور نصاریٰ زعم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ناسوت یعنی جسم مصلوب ہوا اور ان کا لاہوت یعنی روح اٹھایا گیا اور حق بات وہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسد کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بل رفعه الله اليه شيخ ابو طاهر قزوینی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھائے جانا اور نزول کرنا اور نزول کیے تک بغیر کھانے اور پینے کے آسمان میں ٹھہرے رہنا ان امور سے ہے جن کے دریافت سے عقل قاصر ہے اور ہم کو اس میں کچھ راہ نہیں ملتی مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت وسیعہ کو مان لے کے اس پر ہم ایمان لانا ہے۔ پھر شیخ ابو طاهر نے فلاسفہ و غیر ہم جو عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے ہیں ان کے شہوں میں بیان طویل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایام رفع میں کھانے اور پینے سے کیوں بے نیاز ہوئے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ما جعلناهم جسدا لا ياكلون الطعام. (انبیاء ۸) تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص زمین پر گزران کرتا ہے اس ہی کے لیے طعام قوت ہوا ہے کیونکہ ان پر گرم و سرد ہوا مسلط رہنے سے بدن لاغر ہوتا ہے۔ پھر جب بدن لاغر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بطور عادت کے یہاں خطہ زمین میں غذا کو اس کا عوض کیا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اٹھا لیا ہے سو اس کو اپنی قدرت سے لطیف کرتا ہے اور

کھانے پینے سے بے پرواہ کرتا ہے جیسا کہ فرشتوں کو کھانے پینے سے مستغنی کیا پھر اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کا کھانا تسبیح ہے اور پینا تہلیل جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہی اہیت عند ربی بطعمنی و یسقینی اور مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ دجال نکلنے کے آگے تین سال آئیں گے ایک سال آسمان سے ٹمٹ یعنی تہائی برسات اور زمین سے ٹمٹ سرسبزی کی کشش ہوگی اور دوسرے سال آسمان سے دو ٹمٹ برسات اور زمین سے دو ٹمٹ سرسبزی کی کشش ہوگی اور تیسرے سال آسمان سے کل برسات اور زمین سے کل نبات کا امساک ہوگا۔ پس اسابت زید نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آنا گوندتے ہیں سو روٹی تیار ہونے کے آگے ہم بھوکے ہو جاتے ہیں پھر اس روز مومنوں کا کیا حال ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو تسبیح و تقدیس کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کفایت کرتی ہے۔ شیخ ابو طاہر نے کہا کہ ہم نے مشاہدہ کیا ایک شخص کو جس کا نام خلیفۃ الخراط تھا اور ابہر میں مقیم تھا جو بلاد مشرق سے ہے۔ تیس برس تک کچھ نہ کھایا اور شب و روز بغیر ضعف کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا پس جب یہ معلوم ہوا تو کچھ بعید نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قوت تسبیح و تہلیل رہے واللہ اعلم بحجج ذلک۔

اور امام ابو اٹح احمد بن محمد العسلی نے کتاب (العرائس) میں لکھا ہے۔ ذکر نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء فی المرة الثانية فی آخر الزمان قال اللہ تعالیٰ وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها الا وقيل للحسين بن الفضل هل تجد نزول عیسیٰ علیہ السلام فی القرآن قال نعم قوله و کھلا وهو لم یکن یکھل فی الدنيا و انما معناه و کھلا بعد نزوله من السماء.

اور شیخ ابن حجر نے (شرح البزیر) میں لکھا ہے۔ انہم ای البھود حسدوا عیسیٰ علیہ السلام حتی زعموا انہم قتلوه و صلبوه و ما دوی الملائعین انه شبه لہم مثله فقتلوه و نجاه منہم ثم رفعہ الی السماء لینزل آخر الزمان حاکما بشریعة محمد ﷺ مصلیا وراء المہدی اول نزولہ لیعلم انه نزول تابعاً لہذہ الامۃ عاملاً بشریعة.

اور شیخ الاسلام ابو عبد اللہ فضل اللہ بن تاج الدین ابوسعید الحسن التورانی نے کتاب (المعتمد) میں لکھا ہے و بعد از ظہور دجال و افتادوی در زمین نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام از آسمان است و با حادیث درست از رسول اللہ ﷺ ثابت شدہ سبت کہ عیسیٰ علیہ السلام در وقت اقتراب ساعت، از آسمان فردو آید زندہ و دجال را بہ کشتہ زمین از حبش و فساد و اتباع وی از اہل شرک خاصہ جوہدان کہ دعویٰ کردہ اند کہ عیسیٰ علیہ السلام را کشتیم و صلب کرویم پاک کند اور حافظ منادی نے (شرح جامع الصغیر) میں لکھا ہے۔ ینزل عیسیٰ بن مریم من السماء آخر الزمان وهو نبی رسول عند المنارة البيضاء.

اور علامہ شیخ علی العزیزی نے (سراج المیر شرح الجامع الصغیر) میں لکھا ہے۔ ینزل عیسیٰ ابن مریم من السماء آخر الزمان وهو نبی رسول عند المنارة البيضاء.

اور مولانا شاہ ولی اللہ نے (فوز الکبیر) میں لکھا ہے۔ و نیز از ضلالت ایشان یعنی نصاریٰ کی آن است کہ جزم می کنند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتول شدہ است و فی الواقع در قصہ عیسیٰ اشتہای واقع شدہ بود رفع بر آسمان را قتل گمان کردند و کا برأ عن کا بر جان غلط را روایت نمودند خدا تعالیٰ در قرآن شریف از الہ شبہ فرمود کہ ما قتلوه و ما صلبوه ولكن شبه لہم.

اور میرے والد امام العلماء مولانا صبغة اللہ قاضی الملک بدرالدولہ مرحوم نے اپنے کسی فتوے میں لکھا

ہے۔ عروج جسی محمد عیسیٰ ﷺ را نیز واقع۔ چنانچہ نص اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی الآیۃ ونص وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ (نساء ۱۵۵، ۱۵۸) بران وال است وانکار ان کفر الضلالت اہی۔ اور معلوم کریں کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو فرماتا ہے۔ وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ یعنی اور نہیں مارے اس کو یعنی عیسیٰ کو بیشک بلکہ اس کو اٹھایا اللہ نے اپنی طرف اور فرمایا یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی سوا اس رفع سے عیسیٰ ﷺ کو اٹھانے کے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیتا مراد ہے رفع روحی مراد نہیں اور جو کہا یعنی اپنی طرف اٹھایا وہ تعظیم کے لیے ہے اور اس سے مراد ایسی جگہ پر لے لیا جہاں اللہ تعالیٰ کے غیر کا حکم جاری نہیں۔ وہ آسمان ہے اس پر قاضی مفسرون کا اتفاق ہے ابن جریر اور ابن ابی حاتم حسن بصری سے روایت کیے ہیں۔ فی الآیۃ قال رفعہ اللہ فہو عندہ فی السماء۔

اور امام واحدی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ ای الموضع الذی لا یجری لاحد سوى اللہ فیہ حکم فکان رفعہ الی ذلک الموضع رفعاً الیہ لانہ رفع عن ان یجری علیہ حکم احد من العباد یوکد هذا ان الحسن قال بل رفعہ اللہ الیہ ای الی السماء کما قال ومن یمخرج من بیتہ مهاجراً الی اللہ و كانت الحجرۃ الی المدینۃ اور بھی امام واحدی نے کہا۔ رافعک الی ای سمانی و محل کرامتی فجعل ذلک رفعاً الیہ للتعظیم والتعظیم اور امام ابو الیث نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ قال مقاتل بل رفعہ اللہ الی السماء فی شہر رمضان اور امام عبداللہ بن احمد النخعی نے مدارک التزیل میں لکھا ہے۔ و رافعک الی الی سمانی مقرر ملائکتی (ج ۱ ص ۱۲۳) اما متوفیک جو فرمایا اس سے کیا مراد ہے۔ سلف اس میں اختلاف کرتے ہیں کیونکہ عرب کے محاورہ میں توفی کا لفظ متعدد مضمون پر مستعمل ہوتا ہے سو یہاں کونسا معنی ہے اس میں چند اقوال ہیں پہلا قول توفی کا معنی استوفی کا ہے۔ وہ مشتق ہے توفی حقہ واستوفی سے یعنی پورا کرنا اس سے مراد مستوفی اہلک ہے یعنی تیری عمر پوری کروں گا، کافروں کے ہاتھ پر تجھ کو مرنے نہ دوں گا بلکہ تجھ کو آسمان پر بلواؤں گا عمر پوری ہونے کے بعد تیری موت آئے گی۔ تفسیر بیضاوی میں ہے۔ انی متوفیک ای مستوفی اہلک و مؤخرک الی اہلک المسمی عاصما واصحابک من قتلہم۔

(انوار التزیل ج ۱ ص ۱۳۰)

اور تفسیر کبیر میں ہے ای انی منعم عمرک فحینئذ اتوفیک فلا اترکھم حتی یقتلوک بل انا رافعک الی سمانی و مقربک ملائکتی و اصونک عن ان یتمکنوا من قتلک (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۷۱ الجزء الثامن) اور تفسیر مدار میں ہے ای مستہ فی اہلک و معناه انی عاصمک ان یقتلک الکفار و ممیتک حتف انفک لا نقلاً بایدیہم۔ (تفسیر نسفی ج ۱ ص ۱۲۳) دوسرا قول توفی کا معنی قبض کرنا ہے اس سے مراد متوفیک من الارض ہے۔ یعنی قابضک من الارض وہ مشتق ہے توفیت اشی سے یعنی اس چیز کو میں نے پورا لے لیا اس سے کچھ ٹھوڑا اب معنی آیت کے یہ ہوں گے میں تجھ کو پورا یعنی تیرے روح اور جسد کے ساتھ زمین سے لے لوں گا اور کافروں کے ہاتھ پر مرنے نہ دوں گا یہ معنی حسن بصری اور مطر الوراق اور ابن جریج اور ابن جریر سے منقول ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے۔ ماخرج عبدالرزاق وابن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن قال متوفیک من الارض اور یہ بھی کہاوا وخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن مطر الوراق فی الآیۃ قال متوفیک من الدنیا و لیس نوم موت اور بھی کہا۔ و اخرج ابن ابی حاتم

عن ابن جریج فی الایة قال رفعه ایاه توفیة درمنثور ج ۲ ص ۳۶ اور تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے۔ وکذا قال ابن جریر توفیہ ہو رفعہ اور امام محی السنہ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ واختلفوا فی معنی التوفی منها قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضک ورافعک من الدنیا الی من غیر موت بدنک یدل علیہ قولہ تعالیٰ فلما توفیتی ای قبضتني الی السماء وانا حی لان قومہ انما تنصروا بعد رفعہ لا بعد موتہ (معالم التنزیل ج ۱ ص ۱۶۲) اور علامہ شمس الدین الرطبی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے او قابضک من الارض ورافعک الی من غیر موت من قولہم توفیت الشیء واستوفیتہ اذا اخذتہ و قبضتہ تاما للرد علی النصاری حیث زعموا ان اللہ رفع روحہ دون جسدہ۔ تیسرا قول اس کا معنی میتیک ہے اور اس میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی تجھ کو اٹھانے والا ہوں اور مارنے والا ہوں۔ یعنی اخیر زمانے میں۔ یہ قول ابن عباس اور قتادہ اور ضحاک کا ہے تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے۔ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک مقدم و موخر یقول انی رافعک الی و مطہرک منجیک من الدین کفروا بک و جاعل الذین اتبعوک اتبعوا دینک فوق الذین کفروا بالحجة والنصرة الی یوم القيامة ثم متوفیک قابضک بعد النزول تفسیر ابن عباس ص ۶۳ اور شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے۔ اخرج اسحق بن بشروا بن عساکر من طریق جریر عن الضحاک عن ابن عباس فی قوله انی متوفیک و رافعک یعنی رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان (درمنثور ج ۲ ص ۳۶) اور بھی کہا اخرج ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم من طریق علی عن ابن عباس فی قوله انی متوفیک یقول انی ممیتک۔ (ایضاً) اس اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بخاری نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقاً روایت کیا ہے۔ اس سے مخالفین جو توہم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور آسمان پر فقط ان کی روح گئی سو وہ جہل ہے کمالین حاشیہ جلالین میں ہے۔ وفی البخاری قال ابن عباس متوفیک ای ممیتک مضاه فی وقت موتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن اور شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے۔ و اخرج ابن ابی حاتم عن قتادة انی متوفیک و رافعک الی قال هذا من المقدم والمؤخر ای رافعک الی و متوفیک۔ (درمنثور ج ۲ ص ۳۶) اور شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے الرابع والاربعون فی مقدم القران و مخرهما قسمان الاول ما اشکل معناه بحسب الظاهر فلما عرف انه من باب التقديم والتاخير اتضح وهو جديران یفرد بالتصنيف و قد تعرض السلف لذلك فی آیات فاخرج ابن ابی حاتم عن قتادة فی قوله فنلا تعجبک موالہم ولا اولادہم انما یرید اللہ لیعذبہم بها فی الحیوة الدنیا قال هذا من تقادیم الکلام یقول لا تعجبک اموالہم ولا اولادہم فی الحیوة الدنیا انما یرید اللہ ان یعذبہم بها فی الآخرة و اخرج عنه ایضاً فی قوله ولولا کلمة سبقت من ربک لکان لزاماً واجل مسمى قال هذا من تقادیم الکلام یقول لولا کلمة واجل مسمى لکان لزاماً و اخرج عن مجاهد فی قوله انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل له عوجاً فیما قال هذا من التقديم والتاخير انزل علی عبدہ الکتاب قیما ولم یجعل له عوجاً و اخرج عن قتادة فی قوله تعالیٰ انی متوفیک و رافعک الی قال هذا من المقدم والمؤخر انی رافعک الی و متوفیک (الاتقان ج ۲ ص ۲۱) اور فقیہ ابواللیث السمرقندی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ ففی الآیة تقدیم و تاخیر و معناه انی رافعک من الدنیا الی السماء و متوفیک بعد ان تنزل من

السماء علی عهد الدجال یہاں سے معلوم ہوا کہ جس نے اس تقدیم و تاخیر کو تحریف کہا سو وہ ابن عباس وغیرہ سلف پر طعن کیا چوتھا قول متوفیک کا معنی ممیک ہے یعنی میں مارنے والا ہوں اور رافعک میں واو جو آیا ہے ترتیب کا فائدہ تو نہیں بخشتا آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ کام کرے گا لیکن کب کرے گا کیا کرے گا آیت میں مذکور نہیں اس کا بیان دلیل پر موقوف ہے دلیل سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ زندہ ہیں احادیث سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ زمین پر آئیں گے دجال کو قتل کریں گے بعد ان کی وفات ہوگی امام فخر الدین الرازی نے تفسیر کبیر میں کہا۔ الوجه الرابع فی تاویل الآیة ان الواو فی قوله متوفیک و رافعک لا یفید الترتیب فالآیة تدل علی انه تعالیٰ یفعل به هذه الافعال فاما کیف یفعل و متى یفعل فالامر فیہ موقوف علی الدلیل و قد ثبت بالدلیل انه حی ورد الخبر عن النبی ﷺ فانه سینزل و یقتل الدجال ثم انه تعالیٰ یتوفاه بعد ذلك (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۷۷۷ جز ثامن) اور تفسیر مدارک میں ہے۔ او ممیک فی وقتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن اذا الواو لا یوجب الترتیب قال النبی ﷺ ینزل عیسیٰ خلیفة علی امتی بدق الصلیب و یقتل الخنازیر و یلبث اربعین سنة و یتزوج و یولد ثم یعوفی (تفسیر النبی ج ۱ ص ۱۲۵) پانچواں قول موت سے مراد نیند ہے عیسیٰ علیہ السلام سوتے تھے اس ہی حالت میں ان کو آسمان پر لے گیا تاکہ ان کو کچھ خوف لاحق نہ ہو پھر آسمان پر گئے بعد بیدار ہوئے یہ قول ربیع بن انس کا ہے اور حسن بصری سے بھی ایک روایت ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے۔ و اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم من وجه آخر عن الحسن فی قوله انی متوفیک یعنی وفاة المنام رفعه الله فی منام۔

(درمنثور ج ۲ ص ۳۶)

اور امام فی السنۃ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ وقال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم و کان عیسیٰ قد نام فرفعه الله نائما الی السماء معناها انی ممیک و رافعک الی كما قال الله تعالیٰ وهو الذی یتوفکم باللیل ای ممیکم۔ (معالم التنزیل ج ۱ ص ۱۶۲) اور امام فخر الدین الرازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے الثالث قال الربیع بن انس انه قال نومه حال مارفعه الی السماء قال تعالیٰ الله یتوفی الانفس حین موتها والنی لم تمت فی منامها۔ (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۷۷۷ جز ثامن) اور تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ وقال الاکثرون المراد بالوفاة هنا النوم كما قال الله تعالیٰ وهو الذی یتوفکم باللیل الآیة وقال الله یتوفی الانفس حین موتها والنی لم تمت فی منامها الایة وکان رسول الله ﷺ یقول اذا قام من النوم الحمد لله الذی احيانا بعد ما ماتنا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹) اور علامہ شمس الدین الرطبی نے کہا۔ متوفیک نایما ومنه قوله تعالیٰ الله یتوفی الانفس حین موتها والنی لم تمت فی منامها فجعل النوم وفاة وانما رفعه نائما التلایلحقه خوف اور تفسیر مدارک میں ہے او متوفی نفسک بالنوم و رافعک وانت نایم حق لا یلحقک خوف و تستیقظ وانت فی السماء آمن مقرب انتهى۔ (تفسیر النبی ج ۱ ص ۱۲۵)

یہاں سے معلوم ہوا کہ مخالفین جو زعم کرتے ہیں کہ ربیع بن انس بھی واقعہ موت حضرت مسیح کے قائل ہیں سو وہ باطل ہے۔ چھٹا قول اس کا معنی مرنے کا ہے یعنی میں تجھ کو مارتا ہوں اور تیرے دشمنوں کو تجھ پر مسلط نہیں کرتا پھر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے بعد تین ساعت یا تین روز یا سات ساعت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر گئے۔ یعنی روح و جسم کے ساتھ آسمان پر گئے علماء اس قول کو ضعیف کہتے ہیں بلکہ محمد بن اسحاق وغیرہ اس کو نصاریٰ کا قول کہہ کر تصریح کیے

ہیں اور معالم میں وہب سے نقل کیا ہے۔ توفی اللہ عیسیٰ ثلاث ساعات من النہار ثم احیاء و رفعہ اللہ الیہ وقال محمد بن اسحق ان النصارى یزعمون ان اللہ توفاه سبع ساعات من النہار ثم احیاء و رفعہ الیہ۔ (معالم التریل ج ۱ ص ۱۶۲)

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے قال ابن اسحق والنصارى یزعمون ان اللہ توفاه سبع ساعات ثم احیاء قال اسحق بن بشیر عن ادریس عن وہب اماتہ اللہ ثلاثہ ایام ثم بعثہ ثم رفعہ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹، انوار التریل ج ۱ ص ۲۰) اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابی سعود میں ہے۔ وقیل اماتہ اللہ سبع ساعات ثم رفعہ الی السماء والیہ ذہبت النصارى (تفسیر ابی سعود ج ۱ ص ۴۳) یہاں سے معلوم ہوا کہ وہب سے یہی منقول ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پھر زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور ابن اُتخ اس کو نصاریٰ کا قول ہے کہ لکھا ہے پھر مخالفان نے عیسیٰ علیہ السلام مرنے کے فقط رفع روح ہونے کی نسبت وہب اور ابن اُتخ کے طرف جو کیے ہیں وہ باطل ہے اور جانیے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف کے اختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے وہ باطل ہے اور جانیے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف اختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ سب اہل سنت کا اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اس میں کسی اہل سنت کو خلاف نہیں ہاں اختلاف اس میں کیے ہیں کہ بغیر مرے کے زندہ آسمان پر گئے یا مر کے چند ساعت کے بعد زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے۔ سو جمہور مفسرین پہلے قول کو اختیار کیے ہیں اور ثانی قول جو وہب سے منقول ہے وہ ضعیف ہے لکھے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ رہنے سے ہمارے نبی کریم علیہ السلام پر ان کی فضیلت لازم نہیں آتی کیونکہ جب آپ علیہ السلام سے دین کی تکمیل ہو چکی تو آپ علیہ السلام کو یہاں رہنے سے وصال الہی ہونا بہتر ہے اور بھی عیسیٰ علیہ السلام محمد علیہ السلام کی اور آپ علیہ السلام کے امت کی صفت انجیل میں دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اپنے کو زندہ رکھے تاکہ نبی کریم علیہ السلام کو دیکھے اور آپ کی امت میں رہنے کا شرف حاصل کرے سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کیا اور اخیر زمانے میں شریعت مصطفویٰ کو ان سے تائید بخشے گا اس صورت میں نبی کریم علیہ السلام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس کے سوائے نبی کریم علیہ السلام شب معراج میں اس سے زیادہ ترقی فرمائے۔ علامہ قسطلانی نے مواہب الدنیہ میں لکھا ہے۔ وامام اعطیہ عیسیٰ علیہ السلام ایضا من رفعہ الی السماء فقد اعطی نبینا علیہ السلام ذلک لیلۃ المعراج وزاد فی الترقی لما الدرجات و سماع المناجات والخلوة فی الحضرة المقدسة بالمشاهدة اور محمد علیہ السلام جس زمین پر مدفون ہوئے سو اس کا رتبہ عرش سے بھی بڑھ کے ہے اور مدینہ منورہ مہبط برکات و کمالات ہے جس سے امت کو انواع خیرات و منافع حاصل ہوتے ہیں۔ امام تقی الدین السبکی نے کہا قبر شریف پر کمالات اس قدر نازل ہوتے ہیں کہ ان کے ادراک سے عقل قاصر ہیں پھر وہ جانے کیونکر افضل نہ ہو۔ شیخ الامام احمد بن محمد العباسی تحفۃ السائل میں لکھا ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یدق الموت فی آخر الزمان لانه قرا الانجیل وراى صفة محمد علیہ السلام فتمنى ان یراہ فدعا اللہ تعالیٰ ان یرزقہ الحیاء ان یرجوع محمد علیہ السلام فاستجاب اللہ دعاءہ فراہ لیلۃ المعراج ولما رای فی الانجیل فضل امة علیہ السلام تمنى ان یکون من امة فدعا اللہ تعالیٰ فاستجاب دعاءہ و وعدہ ان یرجوع فی هذه الامة فی آخر الزمان و فی هذا فضل محمد علیہ السلام اور ولی ملا کمال باشانے رسالہ ”فی فضلیۃ محمد علیہ السلام“ میں لکھا ہے واما احتجاج المخالف علی تفضیل عیسیٰ علیہ السلام علی نبینا علیہ السلام بانہ فی السماء و فی زمرة الاحیاء

فالجواب عنه ان كونه عليه السلام ميتا بعد تكميل النفس و اكماله الدين انفع من كونه حيًا اما في حق فظاهر فان تعلق النفس بالبدن لمصلحة التكميل فبعد فراغها عن تلك المصلحة حقها ان يقطع علاقة البدن و يرجع الحاصلها وما يليق بشانها من التجرد و اما في حق الامة فلما فيه من الرحمة على ما افصح عنه عليه السلام بقوله اذا اراد الله رحمة امة من عباده قبض نبيها فجعل لها فرطا و سلفا بين يديها ثم ان في كونه عليه السلام مدفونا في الارض غير مرفوع الى السماء نفعا آخر للامة حيث صارت روضة المقدسة مهبطا للبركات و مصعدًا للدعوات و مؤظنا للاجتماعات على الطاعات المغير ذلك من انواع الخيرات ثم ان كون عيسى عليه السلام في زمرة الاحياء لمصلحة احياء دينه عليه السلام في آخر الزمان بدلالة انه ينزل من السماء و يكون خليفة له عليه السلام فالشرف من الوجه المذكور مرجع جله الى نبينا عليه الصلوة والسلام فما ذكر المخالف في معرض الاحتجاج لنا لا علينا، اور عيسى عليه السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کریں گے اور نبی کریم ﷺ کی امت سے رہیں گے اس پر علماء کا اجماع ہے اور ان کو امت میں رہ کر نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کرنا ان کی نبوت و رسالت کو منافی نہیں بلکہ ان کی نبوت و رسالت علیٰ حالہ باقی ہے اور ان کی نبوت باقی رہنا نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کو منافی نہیں کیونکہ وہ نبی ﷺ کے تابع اور امتی ہوں گے۔ حافظ ابن حجر کی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ الذی نص علیہ العلماء بل اجمعوا علیہ انه یحکم بشریعة محمد ﷺ و علی ملۃ و فی روایۃ سندھا جید مصدقا بامحمد و علی ملته اماما مہدیا و حکما عدلا اور بھی کہا و عیسیٰ نبی کریم باق علی نبوة و رسالة لا کما زعمہ من لا یعتد بہ انه واحد من هذه الامة لان کون واحدا منهم یحکم بشریعتهم لاینا بقاء ہ علی نبوة و رسالة (التتائوی الدیلمی ص ۱۵۲، ۱۵۵ طبع مصطفیٰ البانی) اور امام خطابی نے معالم السنن میں حدیث ان عیسیٰ علیہ السلام یقتل الخنزیر کی شرح میں لکھا ہے۔ فیہ دلیل علی وجوب قتل الخنازیر و بیان ان اعیانہا نجسة و ذلک لان عیسیٰ علیہ الصلوة والسلام انما یقتل الخنزیر علی حکم شریعة نبینا ﷺ لان نزولہ انما یکون آخر الزمان و شریعة الاسلام باقیۃ اور امام بغوی نے شرح السنۃ میں لکھا ہے۔ لان عیسیٰ علیہ السلام انما یقتلہا ای الخنازیر علی حکم شرع الاسلام (شرح السنۃ ج ۷ ص ۳۵۵) اور الامام القرطبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے۔ لا یجوز ان یتوہم ان عیسیٰ علیہ السلام ینزل نبیا بشریعة متجددة غیر شریعة نبینا محمد ﷺ بل اذا نزل لیکون یومئذ من اتباع محمد ﷺ کما اخبر ﷺ حبث قال لعمر لو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی اور حافظ جلال الدین السیوطی نے کتاب الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام میں لکھا ہے انه یحکم بشرع نبینا لا بشرعہ کما نص علی ذلک العلماء ووردت بہ الاحادیث و انعقد علیہ الاجماع۔ (الحادی للتتائوی ج ۲ ص ۱۵۵) اور بھی کہا کہ امام مکی وغیرہ ایک جماعت علماء کی کہا ہے۔ ان عیسیٰ علیہ السلام مع بقائه علی نبوة معدود من امة النبی ﷺ و هو حی مؤمن و مصدقا و کان اجتماعہ بہ مرات فی غیر لیلة الاسراء..... اور بھی کہا۔ قد رايت فی عبارة السبکی فی تصنیف لہ بما نصہ انما یحکم عیسیٰ بشریعة نبینا ﷺ بالقرآن و السنة و حینئذ فیترجع ان اخذ للسنۃ من النبی ﷺ بطریق المشافیة من غیر واسطۃ و قد عدہ بعض المحدثین فی جملة الصحابة هو والخضر و الیاس قال الذہبی فی تخریجہ الصحابة

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نبی و صحابی فانه رای النبی ﷺ فهو آخر الصحابة مونا (ایضاً ص ۱۶۱)
اور علامہ تفتازانی نے شرح القاصد میں لکھا ہے۔ فان قبل البس عیسیٰ علیہ السلام حیا بعد نبینا رفع الی
السما و سبزل الی الدنیا قلنا بلی ولكن علی شریعة نبینا لا یسعه الا اتباعه علی ما قال علیہ
السلام فی حق موسیٰ علیہ السلام انه لو کان حیا لما وسعه الا اتباعی فیصح انه خاتم الانبیاء
علیہم السلام بمعنی انه لا یبعث بعد منی۔

(شرح القاصد ج ۳ ص ۳۰۵، ۳۰۶ المبحث الخامس بعة علیہ السلام الی الناس كافة)

اور شیخ شہاب الدین الاسدی نے (الاقوال النافعی فی حل فریة الیامد) میں لکھا ہے۔ فلا نبی بعده یقینا
للنص والاجماع فحینئذ فعیسیٰ ﷺ الوارد فی الحدیث نزوله آخر الزمان بشرعنا المحمدی ای
لا بشرعه اور ملا جلال الدوانی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے۔ واما نزول عیسیٰ علیہ السلام ومتابعته
بشریعة (ای شریعة محمد ﷺ) فهو ما یؤکد کونه خاتم النبیین اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ
میں لکھا ہے۔ تحقیق ثابت شدہ است با حادیث صحیحہ آنکہ عیسیٰ ﷺ فردوی آید از آسمان بزمین وی باشد تابع دین
محمد ﷺ و حکم کی کند بشریعت آنحضرت، اور مولانا عبدالرحمن جانی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے۔

چون	در	آخر	زمان	بقول	رسول
کند	از	آسمان	مسبح	نزل	
بیر	و	شرع	دین	او	باشد
تابع	اصل	و	فرع	او	باشد
دین	ہمیں	شرع	و	دین	او
ہمہ	کس	را بدین	او	خواند	

اور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوب ۲۰۹ جلد اول میں لکھا ہے چون حضرت عیسیٰ علی
نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول خواہد فرمود و متابعت شریعت خاتم الرسل علیہا الصلوٰۃ والسلام خواہد نمود از مقام خود عروج
فرمودہ بہ تبعیت بمقام حقیقت محمدی خواہد رسید و تقویت دین او علیہا الصلوٰۃ و التحیات خواہد نمود۔

(مکتوب الام ربانی و مجدد الف ثانی ص ۳۳۲، ۳۳۳ مکتوب نمبر ۲۰۹ ج اول)

اور مکتوب ۲۳۹ میں لکھا ہے۔ و پیغمبران اولو العزم آرزوی متابعت او (یعنی محمد ﷺ) می نمایند و لوکان
موسیٰ حیاتی زمنہ ما وسعه الا اتباعه و قصہ نزول روح اللہ و متابعت حبیب اللہ معلومہ مشہورہ (ایضاً ص ۴۰۸) اور بھی مکتوب
۶۲ جلد دوم میں لکھا ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات فرستادہای حق اند جلشانہ بسوی خلق تا ایشان را بحق دعوت کنند
تعالی و از ضلالت براہ برند ہر کہ دعوت ایشان را قبول کند اور ابہ بہشت بشارت دہند و ہر کہ انکار نماید بحداب دوزخ
تہدید کنند ہر چہ ایشان از حق تبلیغ نمودہ اند و اعلام فرمودہ اند ہمہ حق است و صدق کہ شائبہ تحلف ندارد و خاتم انبیاء
محمد رسول اللہ است ﷺ و دین او ناخ ادیان سابق است و کتاب او بہترین کتب، تقدیم ست و شریعت او اناختی
خواہد بود بلکہ تا قیام قیامت خواہد ماند و عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کہ نزول خواہد نمود عمل بشریعت او خواہد کرد و
بعنوان امت او خواہد بود۔ اور بھی کہا و علامات قیامت کہ مخبر صادق علیہ و آله الصلوٰۃ و التسلیمات از ان خبر داده است
حق است و احتمال تحلف ندارد و طلوع آفتاب از جانب مغرب برخلاف عادت و ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان و
نزول حضرت روح اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام و خروج و جال و ظہور یا جوج و ماجوج و خروج دلہی الارض و و خانہ

کہ از آسمان پیدا شود و تمام مردم را فرو گیرد و عذاب دردناک کند مردم از اضطراب گویند ای پروردگار من این عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان می آریم و آخر علامات آتش است کہ از عدن خیزد و جماعت از نادانی گمان کنند شخصی را کہ دعوی مہدییت نموده بود از اہل ہند مہدی موعود پوچھو است پس بزم اینان مہدی گذشتہ است و فوت شدہ و نشان می دہند کہ قبرش در فرہ است در احادیث صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد توانر معنی۔ رسیدہ اند بکنذیب این طلایعہ است چہ آن سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام مہدی را علامات فرمودہ است کہ در حق آن شخص کہ معتقد ایشانست آن علامات مفقود اند و احادیث نبوی آمدہ است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ مہدی موعود پیردن آید و بر سردی پارہ آید بود و ان ایر فرشتہ باشد کہ ندا کند کہ ای شخص مہدی است اور امتابعت کفید و فرمودہ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ تمام زمین را مالک شدہند چارکس، دوکس از مومنان و دوکس از کافران ذوالقرنین و سلیمان از مومنان و نمرود و بخت نصر از کافران مالک خواہد شدان زمین را شخص پنجم از اہل بیت من یعنی مہدی و فرمودہ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام دنیا نرود تا آنکہ بعث کند خدا تعالی مردی را از اہل بیت من کہ نام او موافق نام من بود و نام پدر او موافق نام پدر من باشد پس پر ساز و زمین را بہ داد و عدل چنانچہ پر شدہ بود بجور و ظلم و در حدیث آمدہ است کہ اصحاب کہف و احوان حضرت مہدی خواہند بود و حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام در زمان وی نزول خواہد کرد و دو موافقت خواہد کرد با حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام در قتال و جال دور زمان ظہور سلطنت او در چار دہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد و در اول آن ماہ خسوف قمر بر خلاف عادت زمان بر خلاف حساب منجمان بنظر انصاف باید دید کہ این علامات در ان شخص میت بودہ است یا نہ، و علامات دیگر بسیار است کہ بخر صادق فرمودہ است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام شیخ ابن حجر رسالہ نوشتہ است در علامات مہدی منتظر کہ بدرست علامات می کھد نہایت جہل است کہ باوجود وضوح امر مہدی موعود جمعی در ضلالت مانند ہذا ہم اللہ سبحانہ سواء الصراط۔

(مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۲۷ ص ۱۸۳ و ۱۸۹ تا ۱۹۱ ج ۲)

اور مکتوب ۷۱ جلد ثالث میں لکھا ہے اول انبیاء حضرت آدم است علی نبینا و علیہ و علیہم الصلوٰۃ و التیات و آخر ایشان و خاتم نبوت شان حضرت محمد رسول اللہ است علیہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات کجعب انبیاء ایمان باید آو و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و ہمد را معصوم در است گو باید دانست عدم ایمان بیکے ازین بزرگواران مستلزم عدم ایمان است جمیع ایشان علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات چہ کلہ ایشان متفق است و اصول دین شان واحد و حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم المرسل خواہد نمود علیہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات۔ (مکتوب ۷۱ ج ۲ حصہ ششم ص ۳۰۳ تا ۳۰۵) یہاں سے معلوم ہوا کہ کسی زندیق نے مصنوعی مسیح کے نبوت پر امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ پیشین گوئی فرمائی کر کہ کہا ہے سودہ امام ربانی پر افترا ہے اور جو عبارت کہ امام ربانی کی طرف منسوب کی اس میں تحریف ہے امام ربانی قدس سرہ عقیدہ اہل سنت کے موافق وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر سے اتر آنے کے قائل ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مخالفین، عیسیٰ علیہ السلام کے مر جانے اور رفع مع الجسد والروح کے انکار پر معراج کی حدیث سے جو دلیل لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح کا رفع مع الجسد والروح ہوتا تو کیوں حضرت مسیح فوت شدہ نبیوں کی جماعت میں معراج کی شب دیکھے جاتے اور ان کی زندگی فوت شدہ نبیوں کی زندگی کے ہم رنگ ہوتی۔ سو یہ استدلال باطل ہے کیونکہ علماء تصریح کر چکے ہیں کہ نبی کریم ﷺ معراج کی شب انبیاء کو جو دیکھے سو یا

ان کے ارواح شکل لے کے آئے یا اللہ تعالیٰ حضرت ﷺ کی تعظیم واسطے ان کے جسموں کو قبروں سے نکال آسمان پر لے گیا مگر عیسیٰ علیہ السلام کہ وہ اپنے جسم سے موجود تھے۔ علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وقد اختلف فی رؤیة نبینا ﷺ ہولاء الانبیاء علیہم السلام فحملہ بعضهم علی رؤیة ارواحہم الا عیسیٰ لما ثبت انہ رفع بجسده۔ (شرح مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۷۲) اور وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کا انکار کرتا جو لکھتا ہے کہ اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کر لیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پیر فرقت ہو گئے ہوں گے اور اس کام کے ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں۔ اس میں عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں ایسے اختلاف و حقارت کے الفاظ جو ذکر کیا وہ بھی بالاجماع کفر و ارتداد ہے یہ زندیق جانتا نہیں کہ خدا تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایسی طاقت کہ اور بشر کو وہ میسر نہیں اور ان میں جن کی عمر دراز کیا ان سے دینی کاموں میں کچھ فور نہیں ہوا جیسا آدم و نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام جن کی عمر ہزار سال کی ہوئی پھر جب عیسیٰ علیہ السلام کو بے غذا کی وغیرہ صفت ملکی عنایت ہوئی تو ان پر ضعف و پیری کہ ان سے آئی، دیکھو فرشتوں کو کہ باوجود عمر دراز رہنے کے ضعف و نور نہیں ہے۔ قاضی عیاض شفاء میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ او استخف ای احتقر واستہزأ به او باحد من الانبیاء او ازری ای عاب علیہم ای جمیعہم او بعضهم او اذہم او قتل نبیا او حاربہ فہو کافر باجماع من علماء المسلمین (شرح الشفاء ج ۲ ص ۵۱۳ طبع بیروت) اور ابن حجر مکی نے (اعلام بقواطع الاسلام) میں منجملہ کفریات میں لکھا ہے۔ او قال استخفانا النبی طویل الاظفار خلق الشباب جامع البطن اور جو دعویٰ کرتا ہے کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور کہتا ہے (کہ جنہوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا وہ لوگ ہر خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں) وہ بھی کفر ہے کیونکہ اس کا مسیح موعود ہونا مان لینے میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار ہے وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر گزرا اور اس جھوٹے مدعی کو نبی تصور کرتا ہے وہ بھی کفر ہے تمہید ابی شکور میں ہے۔ من انکر نبیا فانہ یکفر ولوا قر لا حد بالنبوۃ وہم لم یکن نبیا فانہ یکفر ایضا اور جو نبوت وحی کا دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے تمہید ابی شکور میں لکھا ہے۔ ومن ادعی النبوة فی زماننا یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزة فانہ یصیر کافرا لانه شک فی النص فیجب للاعتقاد بانہ ما کانت لاحد شرکۃ فی النبوة مع محمد ﷺ اور ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ من اعتقد وحیا من بعد محمد ﷺ کان کافرا باجماع المسلمین۔ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وقد اخبر اللہ تعالیٰ فی کتابہ و رسولہ فی السنة المتواترة عنہ انہ لانی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعیٰ هذا المقام بعدہ فہو کذاب افاک دجال ضال مضل ولو تخرق و شعیب و اتی بانواع السحر و الطلاسم و النیر نجیات فکلہا محال و ضلالة عند اولی الالباب ولا یقدح فی هذا نزول عیسیٰ علیہ السلام لانه اذا نزل کان علی دین نبینا ﷺ و منہاجہ مع ان المراد انہ آخر من نبی قال ابن حبان من ذہب الی ان النبوة مکتسبة لا تنقطع او الی ان الولی افضل من النبی فہو زندیق یجب قتله واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۱۸۸)

اور علامہ شمس الدین القساری نے (شرح عمدۃ العقاید) میں لکھا ہے۔ ثبت بالدلیل الختام الرسالة علیہ الصلوٰۃ والسلام و انسداد بابہا بعدہ فلوا دعی احد بعدہ انہ نبی لا یطالب بالبرہان بل یردو دعواہ باول الرہلۃ الا اذا ارید بمطالبة البرہان اظہار عجزہ اذ من المعلوم انہ لا یتممکن من اقامة

اور آیت و مبشرا بر رسول یآئی من بعدی اسمہ احمد کا اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا اور آپ اس کا مصداق ہونے کا جو دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالا جماع محمد ﷺ کی شان میں نازل ہے جو عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ اپنے بعد ایک رسول آئیں گے ان کا نام احمد ﷺ اور سرور عالم ﷺ کے اسمائے مبارک میں احمد دوسرا نام ہے جو اہل سموات کے نزدیک اس ہی نام سے مشہور ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوب ۹۴ جلد ثالث میں لکھا ہے و احمد اسم دوم آل سرور است علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ در اہل سموات بآن اسم معروف است چنانچہ گفتہ اند امینا تو اند بود کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از اہل سموات گشتہ است بشارۃ قدوم آن سرور را باسم احمد دادہ است۔ (مکتوب امام ربانی حصہ ششم ج ۲ ص ۴۹۲) جب کسی زندیق نے اس کو اپنے طرف اشارہ ہے کر کے کہا، تو محمد ﷺ کی صفت کو جو بالا جماع ثابت ہے جھٹلایا، وہ کفر ہے۔ ابن حجر مکی نے (کتاب الزواجر میں) لکھا ہے ان کل صفاً اجمعوا علی ثبوتہا لہ ﷺ یكون انکارہا کفراً اور خود رسول ہونے کا دعویٰ ہوا وہ بھی کفر ہے جیسا کہ سابق گزرا۔ اور نص قرآن کو جو یہاں یقیناً ظاہر پر محمول ہے پھیرا۔ کفر ہے شرح عقیدہ یافعی میں ہے۔ وقد نص العلماء رضی اللہ عنہم علی تکفیر کل من دافع الكتاب العزيز او حدیثا مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ اور تمہید الی شکور میں ہے۔ والاصل فی هذا ان من تکلم بکلمة او اعتقد بشی یكون خلاف النص او ما یقوم مقام النص کالسنة الظاهرة الثابتة واجماع الامة فانه یوجب الکفر اور آیت هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (الف ۹) کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ جو کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالا جماع ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کے وصف میں نازل ہوئی اس کی معنی یہ ہے اسی نے بھیجا اپنا رسول ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تا اس کو غالب کرے ہر دین پر اور اگرچہ برا مانیں مشرک علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وهذه الایة مشتملة علی کل وصف جمیل لہ ہاں اختلاف اس میں کرتے ہیں کہ ظہور سے کیا مراد ہے سوا کثر مفسرین کہتے ہیں کہ ظہور سے مراد رسول اللہ ﷺ کو نصرت و غلبہ دینا اور بعضوں نے کہا ظہور سے مراد سوائے اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہنا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا۔ تفسیر ابن عطیہ میں ہے۔ هو الذی ارسل رسولہ بالہدی الایة تعظیم لامرہ ﷺ واعلام بانہ یظہرہ علی جمیع الادیان وراى بعضهم ان لفظ یظہرہ یقتضی محو غیرہ بہ فقال هذا الخبر یظہر للوجود عند نزول عیسیٰ فانہ لا یبقی فی وقۃ دین غیر الاسلام پھر جو بے دین کہ اس کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس سے ایک صورت ان دو سے نظر نہ آتی ہے یا نبی کریم ﷺ کی صفت کو جھٹلانا یا خود مسیح موعود ہونا وہ دونوں کفر ہیں۔ امانی کریم ﷺ کا معراج جسم مبارک کے ساتھ ہونے کا انکار کر کے جو کہتا ہے (کہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود صاحب تجربہ ہے) وہ بھی کفر ہے کیونکہ محمد ﷺ کا معراج جسم مبارک اور روح شریف کے ساتھ سموات کے اوپر الی ماشاء اللہ ہونا اور وہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت سے ہونا اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے، ان کا انکار کر کے وہ شفی ہونا اور اپنے کو بھی تجربہ ہے یعنی خود اسے بھی ہوتا ہے بیان کر کے اظہار کرنا کفر و ارتداد ہے۔ علماء اگرچہ سموات پر تشریف لے جانے کے منکر کو مبتدع اور ضال و مضل کہتے ہیں اور اس کے کفر میں اختلاف کیے ہیں لیکن بیت المقدس تک

تشریف لے جانے کے منکر کی تکفیر میں اتفاق کیے ہیں۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ والحق من هذا والصحيح ان شاء الله تعالى استثناء للتبرک بمنزلة واللہ تعالیٰ اعلم انه اسراء بالجسد والروح فی القصة کلها و علیہ ای و علی هذا تدل الایة و صحيح الاخبار ای مجموعہما علی جمیعہا غایة ان دلالة الایة علی الاسراء من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ نص قاطع یكون جاحده کافرا او منافقا و دلالة الاحادیث علی اسراءه الی السماء و سدرۃ المنتهی و مقام قاب قوسین او ادنیٰ ظنیة منکرہ یكون مبتدعا فاسقا۔ (شرح شفاء ج ۱ ص ۴۱۱)

اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نیشی میں لکھا ہے۔ والمعراج لرسول اللہ ﷺ فی الیقظة بشخصه الی السماء ثم الی ماشاء اللہ تعالیٰ من العلیٰ حق ای ثابت بالخبر المشهور حتیٰ ان منکرہ یكون مبتدعا انتہی۔ (شرح عقائد نیشی ص ۱۳۳ مکتبہ خیر کثیر کراچی)

اور ترمذی حمادیہ میں لکھا ہے۔ وکل ما ثبت بالخبر الواحد و اتفق الفقهاء علی صحة ذلك واجتمع علی قبوله من غیر تاویل فانہ یكون من شرایط الایمان کعذاب القبر والصراط والمیزان والشفاعة والمعراج الی السماء و مثل هذا بالخبر الواحد ولكن الفقهاء والصحابۃ رضی اللہ عنہم اتفقت علی صحة ذلك وقبولها فحل الاجماع فانہ یوجب الایمان بہ ثم من انکر ذلك هل یصیر کافرا ام لا قال بعضهم یصیر کافر او قال بعضهم لا یصیر کافرا اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدیہ میں لکھا ہے وبالجملة حدیث الاسراء اجمع علماء المسلمون و اعرض عنه الزنادقة الملحدون یریدون لیطفوا نور اللہ بافواہم واللہ متم نوره ولو کرہ الکافرون۔ (مواہب اللدیہ ج ۶ ص ۱۳) اور ابن حجر مکی نے میح المکیہ شرح الہزیہ میں لکھا ہے۔ وقصة الاسراء والمعراج من اشهر المعجزات و اظهر البراہین والبینات ومن ثم قال بعض المفسرین انها افضل من ليلة القدر لکن بالنسبة لہ ﷺ لانه اوتی فیها ما لا یحیط بہ الحدو لذا كان الاسراء بالجسم فی الیقظة من خصایص نبیاء محمد ﷺ انتہی۔ وہ جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ مافقد جسد رسول اللہ ﷺ سوعلاء کہتے ہیں کہ وہ حدیث ثابت نہیں بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب موافق جمہور کے تھا کہ معراج روح اور جسم شریف کے ساتھ تھا۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ وهو دلیل قول عائشة ای مذهب المختار لها۔ (شرح شفاء ج ۱ ص ۴۱۰) اور بھی لکھتے ہیں۔ وايضا فليس حديث عائشة رضي الله عنها ای مافقدت جسده بالثابت ای عند ائمة الحديث لقادح فی سندہ عنہا (شرح شفاء ج ۱ ص ۴۲۱) در صورت نبوت اس میں معراج روح مع الجسد کا انکار نہیں۔ تفتازانی نے شرح عقاید نیشی میں لکھا ہے۔ والمعنی مافقد جسده عن الروح بل كان مع روحه وكان المعراج للروح والجسد جميعا۔ (شرح عقائد نیشی ص ۱۳۳) اور یہ بھی معلوم کریں کہ ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کا جسم مبارک اللہ تعالیٰ نے نور سے بنایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو کثافت جسمانیہ سے پاک کر کے خالص نور کیا تھا اس لیے آپ جب دھوپ یا چاندنی میں گزرتے تو سایہ نہیں پڑتا تھا سوائے پاک منور مقدس جسم کو یہ زندیق نے کثیف کے لفظ سے تعبیر کیا ہے سو معاذ اللہ کیسی قسوت قلبی ہے۔ ابن حجر مکی نے شرح الہزیہ میں لکھا ہے۔ انه ﷺ كان اذا مشى فی الشمس والقمر لا یتظہر لہ ظل لانه لا یتظہر الا للکثیف وهو ﷺ قد خلصہ اللہ من سائر الکثایف الجسمانیة وصیرہ نورا

صرفاً لا یتظهر له ظل اصلاً خرفاً للعادة کما خرفت له فی شق صدره و قلبه مراراً ولم ینالہ بذلک۔ اور وہ جو کہتا ہے (کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات پچا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدائے تعالیٰ نے اپنے سپرد کیا ہے۔ یہ بھی کفر ہے کیونکہ آپ جو کفریات شریعت غرا کے مخالف کہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ اپنے سپرد کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ہے۔ وہ کفر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا (الانعام ۲۱) اور خطیب شربینی نے تفسیر سراج المنیر میں لکھا ہے۔ قال العلماء وقد دخل فی حکم هذه الآية کل من افترى على الله كذباً فی ذلك الزمان و بعده اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کل حقیقة ردتها الشريعة زندقۃ اور زواجر میں لکھا ہے۔ ولا ریب ان نعد الکذب علی الله ورسوله فی تحلیل حرام او تحریم حلال کفر محض۔

اور مرزا سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا اور دوسرے انبیاء کا مثیل ہونے کا جو دعوے کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ جمع وجوہ سے مساوی رہنے والے کو مثیل کہتے ہیں۔ تحفۃ المرید میں لکھا ہے۔ الشبه والشبه بمعنی کالحب والحبيب و ذلك المعنى هو المساوی فی اغلب الوجوه والنظر هو المساوی ولو فی بعض الوجوه والمثیل هو المساوی فی جمیع الوجوه پھر جب آپ مثیل ہو کر کے کہا تو مجمع وجوہ سرور عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء کا مساوی ہونے کا ادعا ہوا وہ کفر و روت ہے ”عائتہ تلخیص المراد من فتاویٰ ابن زیاد“ میں لکھا ہے۔ رجل قال فی حلقه و رأس علی بن عمر الشاذلی الذی ماثله الا النبی ﷺ اجریت علیہ احکام الردۃ فیستتاب فان تاب والاقتل بر دتہ لفعله هذا الشیع من تشبیه سید الکونین صلوات اللہ وسلامہ علیہ بغیرہ کیف وقد قال فی الشفاء فی ابی نواس انه کفر او قارب بتشبیه محمد الامین بالنبی و هذا اعظم منه اور مخالفوں نے جو از مثیل پر حدیث علماء امتی کا بنیاء بنی اسرائیل سے جو استدلال کیا ہے سو وہ باطل ہے کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل نہیں۔ ملا علی القاری نے رسالہ موضوعات میں لکھا ہے۔ قال الدمیری والعسقلانی والزركشی لا اصل له۔ (موفات کبیر ص ۳۸) بتقدیر ثبوت اس میں کاف تشبیہ لائے، علماء کی فضیلت بیان فرمائی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی شخص اپنے کو مثیل انبیاء قرار دے اور وہ جو کہتا ہے (کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور خود کے دل میں جو قومی محبت ہے اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام روح القدس ہے اس کو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور ابطال تثلیث پر عقائد اسلام کی بنا ہے پھر یہ شخص اپنی اور خدا کی محبت ملنے سے روح القدس پیدا ہوا اس کو بطور استعارہ ان دونوں محبتوں کا بیٹا اور یہ پاک تثلیث ہے کہ کے تثلیث کا جو زعم کرتا ہے سو وہ کفر ہے۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ مسیح کا اور اپنا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر بہیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں یعنی ابن اللہ کہہ سکتے ہیں) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نصاریٰ مسیح کو اور یہود عزیر کو ابن اللہ کہنے پر ان کی سخت مذمت کی اور ان پر لعنت کیا اور متعدد مقاموں میں بہیت سے اپنی ذات کو تنزیہ کیا پھر حقیقی طور پر ہو یا مجازاً و استعارۃ اس کی ذات سے بہیت کی نسبت لگانا شرعاً کفر ظہراً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنِ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهَوْنَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا قَاتِلْهُمْ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ۔ (توبہ ۳۰) یعنی اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاریٰ نے مسیح

بیٹا اللہ کا ہے یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے مشابہ ہوتے ہیں بات سے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے مار ان کو اللہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔ اور بھی فرماتا ہے۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا تَكَاذَبُ السَّمَوَاتُ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَذَا أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا وَمَا يُنْبِغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا۔ (مریم ۸۸-۹۰) یعنی اور کہا انھوں نے پکڑی ہے اللہ نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری یعنی بھاری گناہ نزدیک ہیں آسمان کہ پھٹ جائیں اس سے اور پھٹ جائے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انھوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا، اور نہیں لائق واسطے رحمن کے یہ کہ پکڑے اولاد اور بیضادی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ واعلم ان السبب فی هذه الضلالة ان ارباب الشرايع المقدمة كانوا يطلقون الاب على الله تعالى باعتبار انه للسبب الاول حتى قالوا ان الاب هو الرب الاصغر والله سبحانه تعالى هو الرب الاكبر ثم ظنت الجهلة منهم ان المراد به معنى الولادة فاعتقدوا ذلك تفليدا ولذلك كفر قائله و منع منه مطلقا جسما لمادة الفساد اور علامہ عبدالکیم السیالکوٹی نے حاشیہ بیضادی میں لکھا ہے۔ قوله و منع منه مطلقا ای سواء قصد معنى منه معجاز یا او معنى حقيقيا اور علامہ شمس زادہ نے حاشیہ بیضادی میں لکھا ہے۔ واذ ثبت هذا فتقول اذا لم يجز حقيقة الولادة فلا يجوز التسمية بطريق المعجاز لان الاطلاق على سبيله التجوز انما يصح اذا كان الاطلاق على سبيله الحقيقة متصورا لان الاطلاق المعجازى هو التشبيه بحذف اداة التشبيه والتشبيه انما يتصور اذا كان المشبه به متصورا و اذا لم يتصور ان يكون له تعالى ولد حقيقة لا يجوز التسمية بطريق المعجاز اور خطیب شرینی نے مزاج السیر میں لکھا ہے۔ وما ينبغي للرحمن ان يتخذوا لدا ای ما يليق به اتخاذ الولدان ذالك محال اما الولادة المعروفة فلا مقالته في امتناعها واما التبنى فان الولد لا بدو ان يكون شبيها بالوالد ولا شبهة لله تعالى لان اتخاذ الولد انما يكون لاغراض اما من سرور او استعانة او ذكر جميل و كل ذلك لا يصح في حق الله تعالى.

اور وہ جو قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ و تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو سرسرا غلط ہے کر کے کہتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن کی تفسیر نبی کریم ﷺ اور صحابہ و تابعین سے جو منقول ہے اس کو اختیار کرنا واجب ہے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے۔ يجب ان يكون اعتماده على النقل من النبي ﷺ وعن اصحابه او من عاصروهم يجر جب اس کو سرسرا غلط ہے کر کے اپنی رائے سے تفسیر کی تو نص قرآن کا جو معنی ہے اس کو پھیرا اور وہ کفر ہے۔ غرض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ وكذلك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب القديم وحمله على خلاف ماورد به معنى القويم۔ (شرح الخفاء للقاظمی عیاض ج ۲ ص ۵۱۶)

اور وہ جو کہتا ہے (کہ جبرئیل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کو اثر نہایت روشن تیر سے جدا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں منقوش ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے امام عبداللہ النسخی نے (عمدة العقائد) میں لکھا ہے۔ ولو جاز استبعاد صعود النبي لجاز استبعاد نزول الملك وهو يؤدى الى انكار النبوة اور علامہ شمس الدین

الکساری نے اس کی شرح میں لکھا ہے۔ ”هذا اشارة الى فساد دليل من ذهب الى انه اى المعراج فى المنام تقريره ان محمدا ﷺ من جنس البشر لقوله تعالى قل انما انا بشر مثلكم ومن هو من جنس البشر يمتنع صعوده الى السماء لانا نعلم بالضرورة ان الجسم يمتنع صعوده الى الهواء العالى والجواب انه لو صح استبعاد صعود شخص من البشر الى الهواء العالى لصح استبعاد نزول الجسم الهوائى الى الارض لكن التالى باطل لانه يؤدى الى انكار نزول الملك وهو كفر لاتفاق الانبياء والرسول عليهم السلام عليه و بدها امتناع الصعود ممنوعة بل هو ممكن والله تعالى قادر على جميع الممكنات فكانت الشبهة زائلة“ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ رویۃ علیہ الصلوۃ والسلام الجبریل ہی اصل الایمان لایتم الایمان الا باعتقادها ومن انکرها کفر قطعاً۔ (مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۲۲۱) اور وہ جو کہتا ہے کہ لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ ہے جو بوجہ قلمت رات کا ہرگز اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے سو اس سے مراد رات ہے کر کے احادیث متواترہ اور اجماع سے ثابت ہو چکا پھر اس کا انکار کر کے نص قرآن کو اس کے ظاہر معنی سے بغیر دلیل قطعی کے پھیرا وہ کفر ہے۔ قاضی عیاض شفا میں لکھا ہے فانہ اذا جوز علی جمیع الامۃ الوهم والغلط فیما نقلوه من ذلك واجمعوا انه قول الرسول علیہ الصلوۃ والسلام وفعله و تفسیر مراد اللہ بہ ادخل الاسترابۃ فی جمیع الشریعۃ اذہم الناقلون لها وللقران وانحلت ہوی الدین کفرۃ ومن قال هذا کافر اور علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے۔ والنصوص من الكتاب والسنة تحمل علی ظواہرہا مالم یصرف عنها دلیل قطعی کما فی الایات النبی تشعیر ظواہرہا بالجهۃ والجسمیۃ ونحو ذلك والعدول عنها ای عن الظواہر الی معان تدعیہا اهل الباطن وہم الملاحدة وسموا بالباطنیۃ لادعائهم ان النصوص لیست علی ظواہرہا بل لها معان باطنیۃ لا یعرفہا الا الملمع و قصدہم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحد ای میل و عدول عن الاسلام واتصال والصاق بکفر بکونہ تکذیباً للنبی ﷺ فیما علم مجتہد بہ بالضرورة۔ (شرح عقائد النسفی مکتبہ خیر ص ۱۶۶)

اما انبیاء علیہم السلام کے معجزوں کا جو انکار کرتا ہے اور ان کو مسمریزمی طریق سے بطور لبو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو جو قرآن شریف میں واقع ہیں ان کا انکار کرتا ہے اور اس کو مشرکانہ خیال کہتا ہے اور ان کو مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے وہ بھی کفر ہے۔ علامہ شروانی نے حاشیہ تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے۔ ان من کفر برسول واحد و بمعجزۃ واحدۃ فانہ لا بمکنہ الایمان باحد من الرسل۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اگر میں اس عمل کو کر دوں اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں حضرت امین مریم سے کم نہ رہتا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ یہ مرتد باوجود اس قساوت قلبی کے اس عمل مسمریزم کو آپ مکرمہ جانتا ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کیا جو یقیناً کفر ہے۔ اس کے سوائے ان عجوبہ نمایوں میں عیسیٰ علیہ السلام سے کم نہ رہتا کر کے جو کہتا ہے اس سے عیسیٰ علیہ السلام سے مساوات یا تفوق ہونے کا دعویٰ ہوا وہ بھی کفر ہے اور باتفاق فقہاء کسی ولی کو بھی نبی کے رتبہ کو پہنچا کر کے اعتقاد کرنا کفر ہے چہ جائیکہ یہ زندیق آپ عیسیٰ علیہ السلام سے مساوی ہونے کا

یا فائق ہونے کا دعویٰ کرے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے۔ فالنبي الفضل من الولي وهو امر مقطوع به عقلا ونقلا والصالر الى خلافه كافر لانه امر معلوم من الشرع بالضرورة اور ابن حجر کی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ ان من اعتقد ان الولي يبلغ مرتبة النبي عليه الصلاة والسلام فقد كفر۔ امام عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا جو زعم کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بغیر باپ کے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا سو قرآن شریف میں فرماتا ہے پھر یہ شخص جب عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا زعم کیا سو قرآن کی تکذیب کی وہ کفر و ردوت ہے کما مر۔

اور وہ جو عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے کر کے جو احادیث صحیحہ وارد ہوئے ہیں سو اس سے مراد قتل کرنے کا حکم کرنا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے۔ ویقتل الخنزیر ای یا ممر باعدامه مبالغة فی تحریم اكله وفيه توبيخ عظیم للنصارى الذين يدعون انهم على طريقة عيسى ثم يستحلون اكل الخنزير ويبالغون في نجسة پھر اس سے یہ زندیق ایک غلط معنی کر کے جو زعم کرتا ہے کہ آپ کہا سو معنی مراد نہ ہو تو اس کا حقیقی معنی شکار کھیتے پھرنا ہوگا پھر اس پر استہزا کرتا ہے سو شریعت کا استہزا ہے وہ کفر ہے علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے۔ والاستهزاء على الشريعة كفر لان ذلك من امارات التكذيب۔

(شرح عقائد نسفی مبحث الاستحلال الکفر ص ۱۶۷)

امامہ جو کہتا ہے (کہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہرات میں کوئی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا سو جو پیشگوئی فرمائی تھی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی) سو یہ بھی کفر ہے پہلے ہم عوام کی اطلاع کے لیے وہ حدیث دکھلا کے بعد اس کا حکم لکھتے ہیں۔ معلوم کریں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی ﷺ ازواج مطہرات کو فرماتے تمہارے میں جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ میرے سے اول ملے گی نبی ﷺ کی وفات ہوئی بعد سب بی بیان اپنے ہاتھ ماپ کر دیکھے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینب کی وفات ہوئی تو سمجھے ہاتھ دراز ہونے سے مراد سخاوت تھی کہ زینب بڑے ہاتھ کی بی بی تھی مدقہ بہت دیا کرتی تھی۔ اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کو اس پیشگوئی کی اصل حقیقت معلوم نہ تھی کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات نے ہاتھ بڑا رہنے سے اس کی ظاہری معنی مراد ہے کر کے ابتداء سمجھے پھر جب بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی وفات اول ہوئی تب معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ ہاتھ بڑا رہنے سے اس کے مجازی معنی ارادہ فرمائے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے زہرابی میں لکھا ہے۔ قال القرطبي معناه فهمنا ابتداء ظاهره فلما ماتت زينب علمنا انه لم يردد باليد العضو وبالطول طولها بل اراد العطاء و كثرتها فاليد هنا استعارة للصدقة والطول ترشيح لها اور یہ اعتقاد رکھنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو علوم اولین و آخرین اور علم ماکان و مایکون کا عطا فرمایا تھا اور آئندہ جو جو واقعات ہونے والے ہیں ان سب کی وحی کر چکا تھا اور نبی کریم ﷺ جو کچھ فرماتے تھے سو وہ بے قصد کے بغیر جاننے کے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نہیں نکل جاتا تھا بلکہ جو کچھ کہہ فرماتے تھے سو وہ حقیقت الحق سے تھا شیخ جلال الدین السیوطی نے ”مصابح الزجاجة حاشیہ سنن ابن ماجہ“ میں لکھا ہے۔ فانه ﷺ اوحى اليه بجميع ما يحدث بعده مما لم يكن في زمنه. (سنن ابن ماجہ حاشیہ ص ۲۹۷) اور ابن حجر کی نے شرح الہزیہ میں لکھا ہے۔ وسع علمه ﷺ علوم الاولين الانس والملائكة والجن لان الله تعالى اطلمه على العالم فعلم علم الاولين والآخرين ماکان وما يكون کما

مروحسبک فی ذلک القرآن الذی اوتیه ﷺ و مثله معہ کما صح عنه وقد قال تعالیٰ مافرطنا فی الكتاب من شیء و یلزم من احاطة ﷺ بالعلوم القرانیة ومثلها الذی اوتیه ایضا انه ﷺ احاط بعلوم الاولین والآخرین و ان علومهم مندرجہ و منغمرة فی علومه ﷺ اور علامہ زرقانی نے شرح المواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ قال الامام الغزالی لا یظن ان تقدیر النبی ﷺ یجری علی لسانہ کیف اتفق بل لا ینطق الا بحقیقة الحق۔ پھر جو شخص کہ اس مذکور پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی کر کے نبی کریم ﷺ کی طرف بے علمی کی نسبت کرتا ہے وہ کافر ہے ابن حجر مکی نے اپنے قادی میں لکھا ہے۔ ولا شک ان من اعتقد ان ابن سریج او اجل منه علم علما حقا و جهله النبی ﷺ کان کافرا مهتدا لدم لانه مرتد عن الاسلام۔ اما وہ جو کہتا ہے (کہ جس قدر حضرت مسیح کے پیشگویان غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں اور امور اخبار یہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ نبی کو غلطی کی طرف نسبت کرنا اور انبیاء سے پیشگوئی میں غلطی ہو جاتی ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ شرح عقیدہ یافعی میں ہے۔ و کذا یکفر من وان بالوحدانیة وصحة النبوة و نبوة نبینا محمد ﷺ ولكن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذلک المصلحة بزعمهم اولم یدعها اور امام علامہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف السنوسی نے اپنے عقیدہ میں فرمایا۔ اما الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام فیجب فی حقہم الصدق والامانة وتبلیغ ما امروا بابلاغہ للخلق و يستحيل فی حقہم علیہم الصلوٰۃ والسلام اضداد هذه الصفات وهی الکذب والخيانة بفعل شیء مما نهی عنه نهی تحريم او کراهة اور بھی کہا فلا یرتاب فی صدقہم علیہم الصلوٰۃ والسلام الا من طبع اللہ علی قلبہ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اما وہ جو کہتا ہے (کہ جبکہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کور انہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اس میں انبیاء سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں امکان غلطی ہے کر کے جو اعتقاد رکھا وہ کفر ہے اس کے سوائے امت کی تضلیل کی وہ بھی کفر ہے۔ شرح عقیدہ یافعی میں ہے۔ وكذلك یقطع بتکفیر کل قایل قال قولاً یتوصل به الی تضلیل الامة اور ابن حجر مکی نے اعلام میں لکھا ہے۔ ان کل ما فیہ تضلیل الامة یکون کفر۔

اما انبیاء اور رسولوں کے وحی میں شیطانی دخل ہو جانے کا دعویٰ کر کے جو کہتا ہے (کہ چار سو نبی جھوٹے نکلے اور دراصل وہ ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ شیطان فرشتہ کی صورت میں آ کے نبیوں کو دھوکا دینا صحیح نہیں پھر ویسا اعتقاد رکھا اس کے سوائے انبیاء کو جھوٹے نکلے کر کے اعتقاد کیا وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور علامہ قطرانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وكذلك لا یصح ان یتصور له الشیطان فی صورة الملک و یلبس علیہا لا فی اول الرسالة ولا بعدھا بل لا یشک النبی ان ما یتاہ من اللہ هو الملک ورسوله حقیقة اما بعلم ضروری یتخلقه اللہ او ببرهان یظهر لدیہ۔

اما وہ جو کہتا ہے (کہ یہ بھی مدت سے البہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان اور واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن شریف میں لفظ قادیان جو موجود نہیں ہے سو اس کو ہے کر کے اعتقاد رکھا جو لفظ قرآن شریف میں بالاجماع نہیں ہے اس کو ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ قاضی

عیاض نے شفا میں لکھا ہے۔ قد اجمع المسلمون ان القرآن المتلوفی جميع اقطار الارض المکتوب فی المصاحف بایدی المسلمین مما جمعه اللفتان من اول الحمد لله رب العالمین الى آخر قل اعوذ برب الناس انه کلام الله ووحیه المنزل علی نبیه محمد ﷺ وان جمیع ما فیہ حق وان من نقص منه خرفا قاصدا لذلك او بدله بحرف آخر مکانه او زاد فیہ حرفا مما لم یشتمل علیه المصحف الذی وقع علیه الاجماع و اجمع علی انه لیس من القرآن عامدا لكل هذا انه کافر۔

(الشفاء قاضی عیاض ص ۲۶۳ طبع مصطفیٰ البانی)

اب ہم اہل اسلام کو معلوم کراتے ہیں کہ جو شخص کہ ایسے دعوے کرتا ہے سو وہ نہ نبی ہے کیونکہ نبوت ہمارے نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو چکی اور نہ مسیح موعود ہے کیونکہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی تھی اور اب آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہو کے شریعت مصطفوی ﷺ پر حکم فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور نہ کوئی اولیاء اللہ سے ہے کیونکہ اولیاء اللہ اس قسم کے شیطانی دعوے نہیں کرتے جس سے شریعت مصطفوی ہدم ہو اگرچہ منصور حلاج وغیرہ بعض اولیاء اللہ سے مثل انا الحق وغیرہ کلمے صادر ہوئے سو اس پر انھوں کسی کو دعویٰ نہیں کیے بلکہ وہ بخود ہی میں ہوتا تھا جو شہود حق تعالیٰ ان پر غالب ہو کے اپنے سے غائب ہو جاتے تھے اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکل آتے تھے اور وہ اقوال قابل تاویل رہتے تھے اس لیے محققین ان کو معذور رکھے ہیں بلکہ یہ شخص جو کفریات کا دُعا کرتا ہے سو اس کے اقوال کسی قسم سے تاویل پذیر نہیں پھر وہ متعدد وجوہ سے شرح شریف کے رد سے مرتد و زندقہ و کافر ہے اور مصداق ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کی پیشین گوئی کے کہ لا تقوم الساعة حتی تخرج ثلاثون کذابا وفی روایۃ دجالا کلھم یزعم انه رسول الله (بخاری ج ۶ ص ۴۵۴) ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے پھر جس نے اس کی تابعداری کی وہ بھی کافر و مرتد ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت حرام ہوتی ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو ملٹی کرے گا سو وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد پیدا ہوگی وہ ولد الزنا ہوں گے قال فی التوہید والکنز وارتداد احدھما فسخ فی الحال اور بزازیہ میں ہے۔ ولو ارتدوا العیاذ باللہ تحرم امراتھ و یجدد النکاح بعد اسلامه والمولود بینھما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمۃ الکفر ولد زنا اور مفاتیح السعادت میں ہے۔ ویكون وطیه مع امراتھ زنا والمولود منھما فی هذه الحالة ولد الزنا وان اتی بکلمتی الشہادة بطریق العادة۔ اور مرتد بغیر توبہ کے مرگیا تو اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھنا اور اس کو مقابر اہل اسلام میں دفن نہیں کرنا بلکہ بغیر غسل و کفن کے کتے کے مانند گڑے میں ڈال دینا ہے۔ اشاہ والنظار میں ہے۔ واذا مات او قتل علی ردتھ لم یدفن فی مقابر المسلمین ولاھل ملة فانما یلقی فی حفرة کالکلب انتھی۔ اور بحر الرائق میں ہے۔ اما المرتد فلا یغسل ولا یکفن فانما یلقی فی حفرة کالکلب۔ (الاشاہ والظاہر ص ۱۰۱ کتاب البیہ) چونکہ طالبان حق کی آگہی منظور ہے اس لیے بطور اجمال کے اتنے ہی پر اکتفا کر کے ختم کلام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کے نصیب میں توفیق لکھا اس کو کافی ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ علی خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ وسلم۔

مرقوم ۳۰ شعبان ۱۳۱۱ ہجری

کتبہ عبید اللہ بن صبغة اللہ فاضی الملک بدر الدرہ لہ کان اللہ لھما هذا الجواب صحیح

بلا اریباب جزى الله المجیب عنا خیر الجزاء الی یوم الحساب... احمد علی عفا الله عنه

یهدی من یشاء و یضل من یشاء

باعث تحریر این مقال و موجب تفصیل این اجمال آنکه شخصی قادیانی از نواحی پنجاب خردج کرده عوام کالانعام را در دام ضلالت انداخته و خود را منقیل حضرت عیسیٰ بلکه مسیح موعود و شروده، دعوت نبوت و رسالت میدارد که مرسل خداوند تعالیٰ ام و اشاره آیت و مبشرا بر رسول یائی من بعدی اسمہ احمد بطرف خود است و مصداق آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله (القاف ۹) خود را می پندارد و میگوید که بر خود الهام شده که انا انزلناه قریبا من القادیان و بالحق انزلناه و بالحق نزل حالانکه و بالحق آه آیت قرآن مجید است که مرجع آن بسوی قرآن است نه در شان این خبیث، بلکه عبارت بالائی مهمل بآن منضم ساخته و چون آنحضرت ﷺ بهیض قطعی خاتم النبیین بودند و لانی بعده در احادیث واقع شده و ہم نزول فرشته و اظهار معجزات و غیره امور از لوازم رسالت بوده است و نیز عیسیٰ ﷺ ابرص و اکمه را تندرستی ساخت و احیای مردگان می کرد که یخص صریح ثابت است و خدائی تعالیٰ اور ابالائی آسمان زنده برو و در آخر زمان بر مناره بیت المقدس نزول خواهد کرد و خروج و جال و قتل او دجال را و امامت مهدی و اقتدای عیسیٰ ﷺ و غیر ذلک امور که با حدیث متواتره به نبوت پیوسته و علمائے امت بران اتفاق کرده اند این همه امور قادیان نبوت او بوده اند پس چاره ندید بجز انکار این همه امور صریحه قاطعه از آنکه ختم نبوت به آنحضرت ﷺ شده و هیچک معجزه مثل مسیح از دجله بر نه پیوسته و نه طاقت آن میدارد و نه دجال خروج کرده است که جنگ از دو واقع شود و نه از مسجد دمشق فرود شده و ہم احادیثیکه اهل سنت بران استناد و حجت می آرند آنرا بمعانی غلط و دروغ برای نمایش جہلا پرداخته و آیاتے را که در حق عیسیٰ ﷺ دارد و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته. (نساء ۱۵۹) و ما قتلوه و ما صلبوه و لکن شبه لهم. (نساء ۱۵۸) و یا عیسیٰ انی متوہیک و رافعک الی (آل عمران ۵۴، ۵۵) و غیر ذلک به تفسیر و تعبیر دروغ و کذب می پروارد که مخالف اقوال سلف است که صحابه و تابعین اند و میگوید روحش پرواز گشته و جسدش در زیر زمین مدفون گشته و این بعینه اعتقاد یهود و فرقه الانصاری بوده پس کسیکه این چنین اعتقاد دارد و پیش علمائی حقانی کافر و مرتد است و حکم ارتداد بر او جاری میشود و آنکه خود را مثل مسیح می شمرد و بیشک او مثل مسیح الدجال است که خبر صادق بآن خبر داده کما دواء الشیخان عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی تبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله.

(مسلم ج ۳ ص ۳۹۷ باب کتاب الفتن)

پس بر حکام اسلام و مسلمین و متقین لازم است که بدفع این شریر پردازند و آیه فیض پیراهان الذین فتوا المؤمنین و المؤمنات ثم لم یتولوا فلهم عذاب جهنم و لهم عذاب الحریق را نصب العین داشته فتنه عظیم این کس را که در میان اهل اسلام انداخته است دور سازند و ما علینا و الله اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب کتبه محمد سعید مفتی مجلس عدالت عالیہ حیدرآباد و کن کان الله له۔

ما استدلل علیه بالآیات الصریحة الجلیة و الاحادیث الشهيرة القویة و النقول المعتمدة السنية احرى بالقبول و البق بالعمل فالازم علی الرجل المستول عنه و اتباعه ان یتوبوا عن سوء اقوالهم و اعتقاداتهم و بالله التوفیق.

کتبه محمود بن صبیحہ الله کان الله لهما

الجواب صحیح:	ہذہ الفتویٰ صحیحہ بلا ارتیاب کتبہ سید	الجواب صحیح:
کتبہ سید عظمت پیران قادری رحمہ	شاہ محمد عفا اللہ عنہ۔	سید محمد علی قادری عفی عنہ۔
ہذا الجواب صحیح	در الحجب المصیب اصحاب من اجاب	ہذا الجواب صحیح
کتبہ محمد عبدالقادر عفی عنہ۔	میر حیدر علی۔	احمد محی الدین۔
الجواب صحیح	الجواب صحیح،	یہ جواب مطابق مذہب حق کے ہوا
بلا ارتیاب ابوالحسن شہاب الدین احمد۔	علی موسیٰ رضا عفی عنہ۔	ہے۔ غلام محی الدین عفی عنہ۔
	الجواب،	صحیح الجواب
	محسن نفع علی ما قال علماؤنا جزى اللہ عنہ	محمد سلیم قدرت الناصری نشان مہر۔
	الحجب الغاضل والشیخ الکامل خیر	
	الجزء، کتبہ محمد غوث کالن اللہ لہ۔	



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ لَمْ يَرْحَمْ لَمْ يَرْحَمْهُ
مَنْ لَمْ يَرْحَمْ لَمْ يَرْحَمْهُ

درّہ زاهدیہ! بر فرقہ احمدیہ

از

حضرت مولانا قاضی زاهد الحسنیؒ

بسم الله الرحمن الرحيم

حقیقت حال!

مقصود ہے گذارش احوال واقعی
ہرگز سبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

عام مسلمانوں کو یہ بات پوری طرح معلوم ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان پہنچانے کی کوشش قادیانی اور احمدی جماعت نے کی ہے اتنی شاید ہی کسی اور جماعت نے کی ہو اور یہ لوگ اپنے اس باطل ارادے میں کچھ حد تک کامیاب ہوئے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے مذہبی احکام سے پوری واقفیت نہیں رکھتے اور یہ ان کو دھوکہ دے کر اپنا مطلب پورا کر لیتے ہیں۔ مسلمان ان کی ظاہری شکل و صورت، اقوال و افعال پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ جس سے ان کو نقصان عظیم اٹھانا پڑتا ہے۔ انہی دھوکہ بازوں کی ایک چال یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اپنی لڑکیاں نکاح میں دینا کفر اور بہت بڑا جرم سمجھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی لڑکیوں کو نکاح میں لانے کے لیے طرح طرح کے چیلے تلاش کرتے ہیں۔ جس سے غرض مسلمانوں کی بے عزتی اور اپنا جال پھیلانا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ دوالمیال ضلع جہلم میں بھی پیش آیا ہے۔ یہ جگہ اس تمام علاقہ میں احمدیوں کا مرکز ہے۔ یہاں پر ان کی تعداد بہ نسبت دیگر مقامات کے زیادہ ہے۔ اور ان کے تعلقات مسلمانوں سے بہت ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کی لڑکیاں نکاح میں لانے کے لیے یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ ادھر مسلمانوں کو کہہ دیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ادھر احمدیوں کو اپنا عہد نامہ لکھ کر دے دیتے ہیں تاکہ جب تک برسر روزگار نہ ہوئے کام چلاتے رہیں۔ مسلمان ان کے اس ظاہری بیان سے مطمئن ہو جاتے ہیں (جیسا کہ ان کی شریعت کا حکم ہے) مگر بعد میں ان کو ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔ ایسا ہی واقعہ ہوا کہ مسیحی مسعود احمد سکندریہ موضع مذکور نے سنی لڑکی سے نکاح کیا اور احمدیوں کو عہد نامہ لکھ دیا۔ جس کی اصلی عبارت درج کی جاتی ہے۔

”میں جب ملازم ہو گیا تو احمدی ہو جاؤں گا اور سرال کا رشتہ توڑ دوں گا۔ اور قادیان شریف سے شادی کر لوں گا اگر میں احمدی نہ ہوں۔ تو کافر کافر کا فراسی وقت سے ہو جاؤں گا۔“ اس عہد نامے کی تحریر کا مقصد تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ادھر مسلمان لڑکی جو اس کے نکاح میں ہے وہ بھی نہ جائے اور ادھر احمدیت کا بھی پورا پورا اعتبار باقی رہے۔ اتفاقاً یہ عہد نامہ اس کی بیوی کو مل گیا۔ اس نے جب یہ حالات معلوم کیے تو اپنے رشتہ داروں کے مشورہ کے موجب قانونی اور شرعی دونوں کاروائیاں اس خاوند کے خلاف کیں۔ سرکار انگریزی نے اس کو فتح نکاح کی ڈگری دے دی۔ اور اس طرح شریعت اسلامیہ نے اس کو فتح نکاح کا حکم دیا۔ ان دونوں فیصلوں کے بعد اس کی بیوی نے دوسرے مسلمان مرد سے نکاح کر لیا۔ اسی شہر دوالمیال میں مولانا حاجی حافظ سید لال شاہ صاحب خلیفہ حضرت غوث زمان میردی ہیں۔ آپ نے جو اسلامی خدمات انجام دیں وہ انظر من العتس ہیں۔ خصوصاً شیعہ

اور مرزائی فرقوں کے خلاف آپ نے نہایت ہی استقلال اور جوانمروئی سے مقابلہ کیا۔ اور اسی جہاد فی سبیل اللہ کا نتیجہ ہے کہ باوجود کئی کوششوں اور تدابیر کے اس علاقہ میں قادیانیت ترقی نہ کر سکی اور دوالیال میں بھی مسلمانوں کی کافی تعداد محمد اللہ موجود ہے۔ یہ صرف آپ کے وجود مسعود کا فیض ہے۔ احمدی ہمیشہ اس تاک میں رہتے تھے کہ کوئی ایسا معاملہ پیش آئے کہ نہ تو مقابل ہوں اور نہ مدعی ہوں اور جناب شاہ صاحب کو ذلت پہنچے مگر ۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(۲)۔۔۔۔۔ ادھر اس لڑکی کا حقیقی بھائی نور الہی جس نے بذات خود اس کے فسخ نکاح کی کوشش کی۔ مقدمات کی پیروی بھی اسی نے کی۔ اور دیوبند وغیرہ مقامات سے فتاویٰ طلب کرنے میں یہی انسان درپیش رہا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ میری بہن میری مرضی کے مطابق شادی کرے۔ مگر والدہ اور دوسرے بھائی اور لڑکی کی مرضی دوسری جگہ پر ہو گئی۔ جس پر اس کے بھائی نور الہی نے اس معاملہ کو خراب کرنا چاہا۔ ہمارے اس بیان کی شہادت موضع تترال کے دو معتبر گواہ ہیں جن کا یہ بیان حلفیہ ہے۔ جو نور الہی نے ان سے بیان کیا تھا۔

(۳)۔۔۔۔۔ جناب شاہ صاحب کے حقیقی بھانجے رفیع الدین شاہ صاحب ہیں جو آپ کے شاگرد بھی ہیں۔ وہ ذاتی عداوت کی وجہ سے شاہ صاحب کے خلاف موقعہ کی تلاش میں تھے۔ ان تینوں رقیبوں کو موقع مل گیا اور خوب دل کھول کر ان کی مخالفت میں ڈٹ گئے۔ علمائے کرام کے پاس دوڑے مگر کوئی مسلمان جس کو رسول کریم ﷺ سے محبت ہو۔ کب احمدی نوازی کر سکتا ہے۔ سب علمائے کرام نے ان کو منہ توڑ جواب دیا۔ مگر جو بندہ یا بندہ ہے۔ ان کو ایک مولوی صاحب مل گئے۔ جن کا نام نامی کرم الہی ہے۔ آپ منڈی بہاؤ الدین کے ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔ انھوں نے ایک دوسرے مولوی صاحب سے جو نکاح خوانوں کے گرد آدور ہیں۔ فتویٰ حاصل کیا کہ یہ عہد نامہ قسم ہے (اس کا اقرار ان کی طرف سے ایک عام مجمع میں انسپکٹر پولیس کے سامنے ہوا) مولوی صاحب نے تمام علمائے اسلام کی مخالفت کا بار عظیم بلا سوچ سمجھ کے سر پر اٹھایا یہ دعویٰ کیا کہ یہ نکاح از روئے شریعت فسخ نہیں ہوا۔ چونکہ ہمارے پاس دنیائے اسلام کے بزرگ ترین علمائے کرام کے فیصلے موجود تھے۔ اس لیے ہم کو تو کسی قسم کی تحقیق کی ضرورت نہ تھی لیکن مخالفوں نے یہ شور مچایا کہ ہم مولوی صاحب کو لائیں گے جو اس نکاح کو توڑ کر لڑکی ہمارے حوالہ کر دیں گے۔ اس لیے ہم نے مسلمانوں کے زیادہ اطمینان کے لیے جناب مولانا الحاج القاضی محمد زاہد اصفہانی زید مجدد ہم کو جلسہ میں تشریف لانے کی دعوت دی۔ آپ نے اس کام کو فی سبیل اللہ سمجھ کر ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور ۲۹ جون (۱۹۴۰ء) کو تشریف لائے۔

مختصر کیفیت مناظرہ

یکم جولائی (۱۹۴۰ء) تاریخ مناظرہ مقرر تھی۔ مخالفین کے مولوی صاحب کا انتظار رہا۔ آپ بمشکل تمام تقریباً گیارہ بجے دوالیال تشریف لائے چونکہ اس معاملہ کی اصلی کیفیت جناب آغا صاحب انسپکٹر پولیس کو معلوم تھی۔ اس لیے انھوں نے فریقین سے اپنے اپنے دلائل طلب کیے۔ ہماری طرف سے تمام دلائل اور فتاویٰ پیش کیے گئے۔ جن کو فریق مخالف کے رکن اعلیٰ شاہ رفیع الدین صاحب نے اپنے قلم سے لکھ کر دیوبند و دیگر مقامات سے منگوا یا تھا۔ اور اس کا اقرار تمام مجمع کے سامنے انھوں نے کیا، مخالفین کے استغناء کی عبارات بالکل بدلی ہوئی تھیں۔ ان کے پاس کوئی دلیل اور کارآمد فتویٰ موجود نہ تھا۔ انسپکٹر صاحب نے پوری حقیقت معلوم کر لی۔ آخر

مناظرہ چار بجے سے شروع کر دیا گیا۔ تمام مسلمان اس مسجد میں جمع ہوئے جس میں سوائے اہل اسلام کے اور کسی کا دخل نہ تھا۔ اس میں صرف اللہ کی عبادت اور اس کے سچے رسول کی اطاعت کی جاتی تھی۔ مگر مخالف پارٹی نے ”کنندہم جنس باہم جنس پرواز“ پر عمل کیا اور اس مسجد میں جا پہنچے کہ جہاں احمدیوں کا کافی قبضہ ہے اور وہ اسی مسجد میں خدا کے سچے رسول کے حکم کو ٹھکرا کر بناوٹی رسول کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ شاید مسلمان اس مسجد میں نہ آئیں گے۔ مگر ہم اس حقیقت کو روشن کرنے کے لیے وہاں چلے گئے اور توحید خداوندی اور رسالت خاتم الانبیاء کے نعرے لگاتے ہوئے اسی مسجد میں جہاں قادیانی مولوی صاحب کو گھیرے ہوئے بیٹھے تھے۔ مناظرہ شروع کر دیا گیا۔ موضوع مناظرہ یہ تھا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج از اسلام ہوا یا نہ؟ ہمارے فاضل محترم نے اپنی خداداد قابلیت اور نور ایمان کو واضح و ثابت کر دیا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج از اسلام ہو گیا۔ فریق مخالف نے یہ دعویٰ کیا کہ الفاظ مذکورہ قسم ہیں۔ جن سے کفارہ ادا کر کے نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ کفر لازم آتا ہے، مگر مولانا حسینی نے اس موضوع کو اس طرح صاف کر دیا کہ تمام مسلمانوں کے ذہن نشین ہوا اور حق باطل پر غالب آیا۔ فریق مخالف کے مولوی صاحب کی جو حالت میدان مناظرہ میں ہوئی۔ اس کو مختصر اُدرج کیا جاتا ہے۔

(۱)..... مولوی صاحب جب اثباتِ مدعی کے لیے کھڑے ہوئے تو اتنی ہیبت آئی کہ بسم اللہ نہ پڑھ سکی قاضی صاحب نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی کل افروذی بال لم ییدم ببسم اللہ فھو ابتر پڑھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ طلب کی آخر لا جواب ہو کر غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے بہ آواز بلند بسم اللہ پڑھی یہ پہلی بار تھی۔

(۲)..... شرح دقایہ کے متعلق بتلایا کہ یہ مولوی عبدالحی صاحب کی تصنیف ہے۔

(۳)..... تسلیم کر لیا کہ ارادہ کفر سے کافر ہو جاتا ہے۔

(۴)..... مان لیا کہ احمدی کافر ہیں۔

(۵)..... فقہ حنفی کی مشہور کتاب جامع الفصولین کا نام جامع الفصول بتلایا۔

(۶)..... تعلیق الکفر بامر اور تعلیق الامر بکفر کا فرق نہ بتلا سکے۔

حقیقت میں مناظرہ ہی کیا تھا ایسے فاضل نوجوان محقق مفتی علامہ کے مقابلہ میں بچوں کا ٹیچر کیا تاب لا سکتا ہے۔ مخالفین کو سخت ندامت اور رسوائی ہوئی۔ اگرچہ یہ مسئلہ صاف تھا۔ مگر ہم نے اس خیال سے کہ تمام مسلمانوں کو ان کے فتنہ سے آگاہ کیا جائے تاکہ کوئی مسلمان اپنی لڑکی ان کو نکاح میں نہ دے۔ جناب قاضی صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اس عنوان پر جامع مانع ایک رسالہ تحریر فرمائیں۔ الحمد للہ! کہ آپ نے ہماری التجا کو قبول فرما کر اپنے علمی انداز میں رسالہ تحریر فرمایا۔ جو کچھ میں نے عرض کیا لفظ بہ لفظ درست ہے۔ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُولُ وَكِيلٌ (عبدالحمید شاہ)

مسئلہ ارتداد کی مختصر کیفیت

ایک مسلمان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو مگر تاہم اس کو مسلمانی صفت سے موصوف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی گناہ کرنے سے اس کا ایمان زائل نہیں ہوتا۔ مگر ارتداد ایک ایسا جرم ہے کہ جس کے کرنے سے وہ اسلام سے بالکل نکل جاتا ہے اور اس کی مغفرت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ وہ کسی مسلمان کا دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے جس کو مرتد کہتے ہیں۔ یعنی جب کوئی مسلمان اسلام سے نکل جانے کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ اسی وقت اسلام سے نکل جاتا ہے اور اس کا وجود اس حد تک ختم ہو جاتا ہے کہ اسلامی شریعت میں اس کی سزا قتل ہے۔

یعنی اگر مسلمان بادشاہ ہو تو ایسے انسان کو جو اپنے مقدس اور برتر مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہو۔ قتل کرنے کا حکم ہے اور اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی۔ اس کے سب کام برباد اور ضائع ہوں گے اور وہ ایسا ہو گیا کہ اس نے کوئی نیکی کی ہی نہ تھی۔ قرآن کریم میں یہ احکام مفصل طریقہ پر موجود ہیں۔ مرتد کی بہت سی اقسام ہیں جس کی مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

(۱) زمانہ قریب یا بعید میں کفر کا ارادہ کرے۔ (۲)..... اپنے مذہب میں شک کرے۔ (۳)..... اپنے کافر ہونے کو کسی شرط پر دل میں خیال رکھے۔ (۴)..... زبان سے کافر ہونے کو کسی کام پر مشروط اور موقوف رکھے۔ (ارشاد العباد ص ۴) میں یہ مفصلاً موجود ہے (لاہوری اور قادیانی) یہ دہمشہور فرقے ہیں۔ لاہوری مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتے ہیں۔ اور قادیانی اس کو نبی مانتے ہیں۔ قادیانی تو اس لیے کافر ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مرزا کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور لاہوری اس لیے کافر ہیں کہ وہ ایک کافر انسان کو مجدد مانتے ہیں، جس کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے بہر حال تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزائی خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی وہ اسی طرح کافر ہیں جس طرح یہودی، عیسائی، آریہ، مجوسی کافر ہیں۔ لہذا جو شخص اسلام کو چھوڑ کر احمدی ہوا۔ وہ اسی طرح مرتد ہے جیسا کہ اسلام کو ترک کر کے عیسائی ہوا۔ زیرا کہ کفر تمام ایک ہی ملت ہے۔ الکفر ملۃ واحده (شامی) خصوصاً احمدی تو مسلمانوں کو بہت ہی برا کہتے ہیں۔

مسلمانوں کے متعلق احمدیوں کا حکم

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ حالات ان کے احکام کے درج کر دوں جو مرزائیوں، احمدیوں کی طرف سے مسلمانوں کے متعلق صادر ہوتے ہیں تاکہ یہ اندازہ لگانا درست ہو جائے کہ کسی احمدی کو لڑکی دینا سخت بے غیرتی، بے ایمانی بلکہ خلاف انسانیت کام ہے۔

(۱)..... ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

(۲)..... ”جو شخص غیر احمدیوں کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کوئی غیر احمدی ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر تم سے اچھے ہیں کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔“ (ملائکۃ اللہ ص ۴۶)

(۳)..... ”غیر احمدی تو حضرت مسیح علیہ السلام کے منکر ہوئے۔ اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا منکر نہیں۔ ایسے سوال کرنے والے سے میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔“

(انوار صداقت ص ۹۱)

ان بیانات سے ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی امت کا مرتبہ اس ملعون قوم کے ہاں صرف کافر، عیسائی، ہندو جیسا ہے۔ اور ان کے نابالغ بچے بھی کافر ہیں۔ تو لعنت ہے اس انسان پر جو مسلمان کہلا کر احمدیوں سے نکاح کرے اور نکاح کو جائز سمجھے۔ وہ دراصل زنا کو حلال کہتا ہے۔

اصلی مقصد کی تفصیل

چونکہ ہمارا اصل مدعا تو یہ تھا کہ مسیح مسعود احمد نے جب کفر کا ارادہ کر لیا وہ اسی وقت سے کافر ہو گیا۔

لہذا اب ہم ضروری تمہید بیان کرنے کے بعد اصل مسئلہ پر بحث کرتے ہیں۔

ارادہ کفر کا حکم چونکہ اسلام ایک نہایت ہی مقدس اور اعلیٰ مذہب ہے۔ اس لیے اگر ایک انسان کسی وجہ سے یا بلا وجہ اس کو چھوڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اسی وقت سے کافر ہو جائے گا۔ زیرا کہ اس نے اسلام جیسی نعت عظمیٰ کو ایک ہلکا سا کام سمجھا اور یہی کفر کی اصلی علت ہے۔ (شامی جلد ۳ ص ۳۹۳) میں ہے کہ کفر کی اصلی وجہ تو جھٹلانا یا ہلکا سمجھنا ہے۔ ان مناط التکفیر هو التکذیب او الاستحقاف، لہذا وہ انسان اسی وقت سے کافر ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ تمام کتب اسلامیہ میں موجود ہے۔ مثلاً حدیث پاک کی مشہور کتاب (مطلوۃ شریف کی مستند شرح مظاہر حق جلد ۲ ص ۲۷۱) میں ہے۔ فقہ اسلامی کی مشہور کتاب (خلاصۃ الفتاویٰ جلد نمبر ۴ ص ۳۸۲) میں ہے۔ اذا عزم الکفر ولو بعد مائة سنة یکفر فی الحالہ (ترجمہ) جس نے کافر ہونے کا ارادہ کیا اگرچہ سو برس کے بعد وہ فی الحال کافر ہو گیا۔

میں بوجہ رسالہ کے مختصر ہونے کے ان کتابوں کے نام معہ جلد و صفحہ کے نیچے درج کرتا ہوں۔ جس کا جی چاہے ان کو دیکھ لے۔ احقر کے پاس سب کتابیں موجود ہیں۔

(۱)..... فتاویٰ عالمگیری المعروف بہ فتاویٰ ہندیہ جلد دوم ص ۸۸۹۔

(۲)..... ردالمحتار المعروف شامی جلد سوم ص ۶۵۔

(۳)..... غایۃ الاوطار شرح در مختار جلد دوم ص ۵۱۴۔

(۴)..... بحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد پنجم ص ۱۲۳۔

(۵)..... طحاوی شرح در مختار جلد دوم ص ۴۷۔

(۶)..... سیر النقیہ ص ۱۴۴۔

(۷)..... جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۴۔

(۸)..... دستور القضاۃ ص ۱۳۱۔

(۹)..... مالا بد مند قاری ص ۱۷۴۔

(۱۰)..... عقائد الاسلام ص ۲۵۴۔

ان کتابوں کے سوا دیگر تمام اسلامی کتابوں میں یہ مسئلہ صاف طریقہ پر موجود ہے کہ جو شخص کافر ہونے کا ارادہ کرے وہ اسی وقت سے کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر طلاق ہو جاتی ہے۔

کلمات کفر کہنے کا حکم چونکہ اسلام اور کفر بلکہ تمام امور طلاق، نکاح، بیع، شراء، اطاعت، نافرمانی وغیرہ ہا امور کا تعلق صرف زبان ہی سے ہے۔ اس کی وجہ سے انسان مسلمان بھی ہوتا ہے اور اسی سے کافر بھی ہوتا ہے جس پر دلیل لانے کی ضرورت نہیں۔ لہذا اگر ایک انسان نے کفر کا کلمہ زبان سے بکا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس پر کفر کے تمام احکام نافذ کر دیے جائیں گے۔ (جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۷) میں ہے۔

”ومن کفر بلسانہ طالعا و قلبه مطمئن بالايمان کفر ولا ینقعه ما فی قلبه اذا الکافر انما یعرف بنطقه فلم ینطق بکفر عندنا و عند اللہ تعالیٰ۔“

ترجمہ: ”اور جو بلا کسی خیر کے زبان سے کفر کہے اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ تو کافر ہو جائے گا۔ اسے دل کی بات نفع نہ دے گی۔ زیرا کہ کافر تو زبان ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ پس اگر کفر سے بولا تو ہمارے اور اللہ کے ہاں کافر ہے۔“

اعتراضات

اگرچہ اتنی مفصل اور مدلل بحث کے بعد کسی مسلمان کو اس امر میں شک نہیں ہو سکتا کہ کفر کا کلمہ کہنے سے اور ارادہ کفر کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ صرف زبان سے کلمہ کفر کہے یا مدت کے بعد کافر ہونے کا ارادہ کرے۔ مگر وہ انسان جو ضدی اور متعصب ہو وہ اس کے خلاف صدا بلند کرتا ہے۔ چونکہ ہم کو صرف تحقیق حق مقصود ہے۔ اس لیے ہم ان اعتراضات کو بھی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ جو اس مسئلہ پر وارد ہو سکتے ہیں اور پھر ان کے دندان شکن جواب ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو زیادہ واقفیت ہو اور مخالفین کو اپنی ناقابلیت کا پتہ چل جائے۔ وہ اعتراضات یہ ہیں۔

- (۱)۔ یہ مشہور اور مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب ایک انسان میں ایک کم سو کام ایسے ہوں جن سے کفر لازم آتا ہو اور صرف ایک کام اسلام کا ہو تو وہ مسلمان ہی رہے گا۔ اس کے کفر سے احتراز لازم ہے۔
 - (۲)۔ جو عبارات نقل کی گئی ہیں۔ یہ صرف ایک قول ہے۔ علماء کا فتویٰ اس پر نہیں ہے۔
 - (۳)۔ زبان سے اگر کفر کا کلمہ کہے۔ مگر جب دل میں اسلام ہے تو وہ مسلمان ہی رہے گا۔
 - (۴)۔ اگر واقعی انسان کفر یہ کلمات کہنے سے کافر ہو جاتا ہے تو اس کو تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح کافی ہے۔
 - (۵)۔ نفع نکاح کے لیے قاضی اسلام کی قضاء شرط ہے۔
 - (۶)۔ عہد نامہ مذکورہ میں یہ الفاظ کہ ”اگر میں احمدی نہ ہوا تو کافر ہو جاؤں گا۔“ یہ الفاظ قسم ہیں اور قسم میں کفارہ دے دینا کافی ہے۔ کفر لازم نہیں آتا۔
- یہ وہ مشہور اعتراضات ہیں جو کم علمی یا ضد کی وجہ سے اس مسئلہ پر وارد ہو سکتے ہیں۔ ان کے جوابات بھی تفصیل وار ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات

- (۱)۔ اس جواب کو سمجھنے کے لیے ایک تمہید کا سمجھنا ضروری ہے وہ یہ کہ علامات کفر اور کفر یہ کام اور چیز ہے اور کلمات کفر کا کہنا یہ شے دیگر ہے۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ ایک شخص شراب پیتا ہے۔ زنا کرتا ہے، جو اٹھتا ہے، بے نماز ہے، زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، جھوٹ بولتا ہے وغیرہ ہاکنی ایسے امور کرتا ہے۔ جو کفر کی علامات ہیں۔ مگر وہ اسلام کے خلاف زبان سے حرف تک نہیں نکالتا بلکہ اسلام کو سچا مذہب جانتا ہے۔ اور برے کام کو برا ہی سمجھتا ہے۔ تو ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے گا بلکہ مسلمان ہی رہے گا۔ اس کے برخلاف ایک دوسرا انسان ہے جو نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، ڈاڑھی رکھتا ہے، قرآن کریم پڑھتا ہے، مگر وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور انسان کو بھی نبی مانتا ہے۔ یا زنا یا شراب وغیرہما اور حرام کو حلال جانتا ہے۔ تو ان صورتوں میں وہ اسی وقت کافر ہو جائے گا اسی کو لزوم کفر اور التزام کفر کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لزوم کفر کی صورت پہلی اور التزام کفر کی دوسری صورت ہے۔ بہر حال جب ایک انسان نے اپنی زبان سے کفر کا کلمہ کہا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اگرچہ اس کی نیت نہ ہو۔ الا اذا صرح بارادة موجب الكفر فلا ينفعه، التاويل هيئند (ثامی جلد ۳ ص ۳۹۳) مگر جب اس نے کفر کو واجب کرنے والے ارادہ کو ظاہر کیا تو اب تاویل نفع نہ دے گی (ترجمہ) اسی طرح بحر الرائق شرح کنز الدقائق وفتاویٰ عالمگیری جلد دوم ص ۳۰۳ وغیرہما میں ہے۔

(۲)۔ یہ مسئلہ تمام علمائے کرام کے ہاں متفق علیہا ہے۔ آج تک کسی عالم دین متحقق نے اس میں اختلاف نہیں کیا بلکہ آج بھی تمام علماء اسلام اسی پر حکم دے رہے ہیں۔ من نکلّم بکلمة الکفر هازلاً اولا عبا کفر عند الککل (شامی جلد سوم ص ۳۹۳ اور خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص ۲۸۳ اور کتاب مطالب السنیہ ص ۶۸) وغیرہا کتب اسلام میں یہ مسئلہ مصرحاً موجود ہے۔

(۳)۔ صرف قول ہی پر سب کاموں کا دار و مدار ہے کفر، ایمان، نکاح، طلاق وغیرہا تمام امور موقوف ہیں۔ اعتقاد میں ان کا کوئی دخل نہیں جو انسان کفر کا کلمہ منہ سے نکالتا ہے۔ وہ اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔ اس سے نیت وغیرہا کا سوال نہ کیا جائے گا اگر وہ اپنے ارادے اور نیت کے متعلق یہ کہہ دے کہ میری نیت تو کافر ہونے کی نہ تھی۔ لیکن اس کا ہرگز اعتبار نہ ہوگا۔ قاضی اس بات کو نہ مانے گا اور اس پر حکم کفر دے دے گا۔ یہ مسئلہ بھی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ علامہ (شامی جلد سوم ص ۳۹۳) میں فرماتے ہیں۔

والحاصل ان من نکلّم بکلمة الکفر هازلاً اولا عبا کفر عند الککل ولا اعتبار باعتقاده. (جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۷) اذا اراد ان یتکلّم بکلمة مباحة فجرى علی لسانه کلمة الکفر خطاء بلا قصد لا یصدقه القاضی. (شامی ج ۳ ص ۳۹۹)

حاصل یہ کہ جو شخص ہازلاً یا لاحقاً کلمہ کفر کہے وہ سب علماء کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے اور اس کے اعتقاد کا اعتبار نہیں۔ اور (کتاب الطالب السنیہ ص ۶۸) وغیرہا میں ہے جب کسی نے ایک مباح بات کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی زبان پر غلطی سے کفر کا کلمہ جاری ہو گیا۔ قاضی اس کو سچا نہ سمجھے گا۔

الغرض اسی زبان سے انسان کہاں جا پہنچتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی زبان کو محفوظ رکھے۔ استاذ کامل علامہ میاطی نے بطور فصاحت کے ارشاد فرمایا ہے کہ وبالجملة فباب المکفورات واسع جداً فلیأمل الانسان فما یرید ان یقولہ قبل قولہ ولا یطلق لسانہ فی الکلام فانه، من اکبر اعدائه.

(نہایت الال ص ۲۷۲)

(۴)۔۔۔۔۔ واقعی یہ درست ہے کہ اگر مرتد اسلام لائے تو وہ دوبارہ نکاح اس عورت سے کر سکتا ہے مگر اس میں ایک ضروری شرط ہے۔ وہ یہ کہ اگر اس عورت کی رضاء ہو تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے ورنہ اس عورت کی رضا مندی نہ ہونے پر اس سے دوبارہ نکاح جائز نہیں اور اس کو مجبور نہ کیا جائے بلکہ جہاں اس عورت کی مرضی ہو نکاح کر سکتی۔ (خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص ۲۸۳) میں ہے۔

ولا تنجس المرأة علی ان ترجع الیه حتی یتزوجها (ترجمہ) اور عورت کو اس لیے مجبور نہ کیا جائے کہ اس کے ساتھ نکاح کرے۔

اسی طرح (جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۷۷ اور شامی جلد نمبر ۳ ص ۴۱۴) و اشاہ النکاح ص ۲۶۲) وغیرہا کتابوں میں مفصلاً موجود ہے۔

(۵)۔۔۔۔۔ چونکہ اسلام کو ترک کر دینا ایک بہت ہی بڑا جرم ہے۔ لہذا اس کے بعد اس کی عورت اس پر فوراً حرام ہو جاتی ہے۔ اس میں قاضی کی قضاء کی ہرگز ضرورت نہیں۔ بلا قاضی کے بھی جدا ہو جائیں گے۔

منها ان الردة احد الزوجین توجب البینونة بینہما فی الحال بدون قضاء القاضی خاوند بیوی میں اس کے مرتد ہونے پر فی الحال جدائی واجب ہو جاتی ہے۔ اس میں قضاء قاضی کی ضرورت نہیں۔

(خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص ۲۸۳ اور جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۷)

(۶)..... یہ اعتراض مخالفین کے پاس سب سے بڑا ہتھیار تھا۔ ان کے مولوی صاحب نے اسی کو بار بار پیش کیا کہ یہ قسم ہے۔ اور قسم کا کفارہ دے دینا کافی ہے۔ لہذا میں اس کو ذرا تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

پہلا جواب..... اس جواب کو سمجھنے سے پہلے ایک تمہید کا جاننا ضروری ہے کہ یہاں تین باتیں ہیں۔ ایک تعلیق الامر بکفر دوسرا تعلیق الکفر بامر تیسرا تعلیق الکفر بکفر پہلی کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کسی کام کو کفر پر معلق کر دے مثلاً اس نے کہا میں ضرور کوہاٹ جاؤں گا اگر نہ گیا تو کافر ہوں گا۔ اس میں اس نے اپنے کوہاٹ جانے کو کفر پر معلق اور مشروط کر دیا ہے۔ ظاہر ہے ایسے کلام کرنے والا کا مدعا صرف اپنے بیان کی پختگی بیان کرنا ہوتا ہے کہ میں کوہاٹ ضرور جاؤں گا۔ دوسری کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کافر ہونے کو کسی کام پر معلق اور مشروط رکھے۔ مثلاً اس نے کہا اگر کل بارش ہوئی تو میں کافر ہو جاؤں گا۔ یا جیسا کہ مسعود احمد نے کہا جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہو جاؤں گا ان کلاموں میں مقصود تو کافر ہونا ہے۔ مگر فی الحال نہیں۔ اس نے کافر ہونے کو ایک شرط پر موقوف کر دیا ہے۔ ایسی صورت میں وہ اسی وقت کافر ہو جائے گا۔ خواہ وہ کام ہو یا نہ ہو۔ لہذا کسی مسعود کی یہ کلام اسی قسم سے ہے وہ اسی وقت کافر ہو گیا۔ ان کان کذا کفرت کفر فی تلک الساعة (ترجمہ) اگر یہ کام ہوا تو میں کافر ہو جاؤں گا اسی وقت کافر ہو جائے گا۔ کتاب (سیر اہیہ ص ۱۴۲) اور جامع المنصو لین جلد دوم وغیرہ میں موجود ہے۔

تیسری کلام کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے کافر ہونے کو کفر پر معلق کرے۔ مثلاً مسعود احمد نے کہا کہ میں اگر احمدی نہ ہوا تو کافر ہو جاؤں گا۔ اس کلام میں اس نے اپنے کافر ہونے کا ارادہ کیا۔ اس طرح اس کی تاکید کی اور اپنے ارادہ کو پختہ کر دیا کہ اگر وہ احمدی نہ ہوتا تو کافر ہو گا یعنی ضرور کافر ہو گا۔ ہرگز وہ احمدیت کو نہ چھوڑے گا۔ یہ اس عہد نامے کی دوسری جزو ہے جو مسی مسعود احمد نے لکھا ہے پس اگر وہ احمدی ہوا تب بھی کافر اور اگر احمدی نہ ہوا تب کافر ہوا بالکل صاف مطلب ہے۔ یہ عہد نامہ درحقیقت اس کے کفر کی سند ہے۔ قسم وغیرہ ہرگز نہیں۔

دوسرا جواب..... اگر اس عہد نامہ کا پہلا حصہ دیکھا جائے تو معاملہ بالکل صاف ہے کہ اس نے عہد کیا ”جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہو جاؤں گا۔“ اس میں صاف طور کفر کا ارادہ موجود ہے۔ یہ قسم وغیرہ نہیں۔ اسی وجہ سے مخالفین کے مولوی صاحب نے بھی اس کو ہاتھ نہیں لگایا حالانکہ تمام کلاموں کو جب تک اول سے آخر تک نہ دیکھا جائے گا۔ معنی معلوم نہ ہو سکے گا۔ مولوی صاحب نے آخری جزو کو لیا جو ہمارا عین مدعا تھا۔ بہر حال یہ کلام چونکہ ارادہ کفر پر دلالت کرتی ہے۔ لہذا اسی وقت کافر ہو گیا۔

تیسرا جواب..... یہ آخر جملہ قسم نہیں ہو سکتا۔ زیرا کہ قسم کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ قسم اٹھانے والا مسلمان ہو۔ اگر کافر نے قسم اٹھائی تو لغو اور باطل ہو جائے گی جب مسعود نے یہ کہا کہ میں جب ملازم ہوا کافر ہو جاؤں گا۔ اس کلام کے کہنے سے وہ اسی وقت کافر ہو گیا۔ اب اگر تھوڑی دیر کے لیے اس کی آخری کلام کو قسم مان بھی لیا جائے تو وہ لغو اور باطل ہو جائے گی۔ زیرا کہ وہ تو کافر ہو چکا ہے اور کافر کی قسم مقبول نہیں۔ قسم اٹھانے والے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ وشرطها الاسلام قسم کی شرط اسلام ہے۔ (در مختار ص ۲۵۶)

جب وہ قسم ہی نہیں ہوئی تو اب کفارہ وغیرہ کا کیا ذکر ہے۔ اسی طرح (شرح وقایہ ص ۱۵۱) میں ہے۔ لا کفارۃ فی حلف کافر (ترجمہ) کافر کی قسم میں کفارہ نہیں ہوتا۔ مطلب یہ نکالا کہ اسلام قسم کے لیے ابتداء اور بقاء دونوں حالتوں میں شرط ہے۔ فلاسلام شرط انعقادھا وبقائھا (شامی جلد ۳ ص ۴۷) جب وہ مسعود مسلمان

ہی نہ رہا تو اب قسم وغیرہ باطل اور لغو ہوگئی اور وہ پہلی ہی کلام سے کافر ہو گیا۔ اس کی عورت اس پر طلاق ہوگئی۔
ضروری مسئلہ..... چونکہ ماں باپ کی نافرمانی اور ان کی بے عزتی کرنا اپنے استاذ کی مخالفت کرنا آج کل بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں اس کتاب میں ان کے متعلق ضروری احکام درج کیے جائیں۔ جیسا کہ ضرورت واقع ہے۔ قرآن کریم نے ماں باپ کی اطاعت کو تاکید فرمایا ہے۔ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی ماں کی عزت اور اطاعت کو نہایت ہی شدت سے لازم دیا۔

(۱)..... ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ (۲)..... حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جسے میں بہت دوست رکھتا تھا اور میرے والد حضرت عمرؓ اس سے ناراض تھے انھوں نے مجھے اس کو طلاق دینے کے لیے کہا اور میں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر یہ واقعہ بیان کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔

(۳)..... ماں باپ کے فرمانبردار کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور نافرمان کے لیے دو دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔ کتب اسلام میں صاف موجود ہے۔ ماں باپ یا ان میں سے ایک کا نافرمان ہونا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ اسی سے استاذ کے نافرمان کا حکم بھی معلوم ہو گیا۔ زیرا کہ استاذ کا مرتبہ تو والد کے مرتبہ سے زیادہ ہے (ذریعہ غرر) ایسے شخص کے متعلق شریعت اسلام کا حکم یہ ہے کہ وہ فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔ جس کا پھر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ یہ مسئلہ کتاب الزواجر اور شامی میں موجود ہے بلکہ بعض نے تو عاق کے متعلق یہ حکم دیا ہے کہ اس کا یہ گناہ اتنا بڑا ہے کہ توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فتاویٰ برہنہ میں موجود ہے۔ لہذا مسلمانوں کو ایسے آدمیوں کے متعلق غور سے کام لینا چاہیے۔

الاستفتاء بحضرة العلماء

سوال..... کیا فرماتے ہیں علماء اسلام اور مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسیحی مسعود احمد نے اپنے ایک معاہدہ میں تحریر کیا ہے کہ اگر میں برسر روزگار ہو گیا تو میں قادیانی مذہب اختیار کر لوں گا اگر وہ مذہب اختیار نہ کروں تو میں کافر کافر کافر۔ اور اب مسعود برسر روزگار ہے۔ کیا اس صورت میں مسعود کی منکوحہ جو بوقت معاہدہ منکوحہ تھی۔ پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نکاح بحالہ قائم ہے۔ بینوا نوجو وا۔

الجواب..... قادیانی مذہب باجماع علماء امت کفر ہے اور کفر کے متعلق یہ کہنا کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو میں کفر اختیار کر لوں گا۔ اس کلمہ سے کہنے والا اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ کام ہو یا نہ۔ اور اس مذہب کو اختیار کرے یا نہ کرے۔ لما فی القینہ باب مایکفر بہ الانسان من کتاب السیر ان کان کذا کفرت، کفر فی تلک الساعة ولو قال وعنی اصیر کافرا لوقال اعتدنی کافرا او انا کافر کفرو۔ (ص ۱۳۳)

اور جبکہ کہنے والا کافر ہو گیا۔ تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

ضروری نوٹ..... یہ فتویٰ فریق مخالف نے منگوا یا ہے جو تترال سے بھیجا گیا ہے۔ جس میں اس فریق کے معادن جماعت رہتی ہے۔ جناب شاہ رفیع الدین صاحب نے تمام مجمع میں اس امر کا اعتراف کیا کہ یہ فتویٰ میں

نے خود منگوایا ہے۔ اور مسعود احمد کے عہد نامہ کو میں نے خود دیکھا ہے جو بالکل اس استغناء سے ملتا جلتا ہے۔
اے مسلمانو! اس سے زیادہ ہماری صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ مخالف خود اس نکاح کو توڑنے
کے اصلی مباشر تھے اور اب ضد کی وجہ سے مقابلہ کرتے ہیں۔ خدا ان کو ہدایت بخشے۔

مولانا الحاج مفتی محمد شفیع صاحب مفتی مولانا الحاج الحافظ محمد کفایت اللہ مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ
دارالعلوم دیوبند صاحب مفتی اعظم دہلی امینیہ دہلی
(علماء صوبہ سرحد)

مولانا السید مبارک شاہ صاحب مولانا السید عبداللہ شاہ صاحب مدیر مولانا عبدالعزیز صاحب۔ فاضل
گیلانی۔ فاضل دیوبند اخبار ”الفلاح“ دیوبند
مولانا السید محمد ایوب صاحب مولانا السید حبیب شاہ صاحب مدرس پشاور
بنوری۔ فاضل دیوبند
(علمائے ضلع جہلم)

مولانا الحاج الحافظ السید لال شاہ مولانا مولوی مفتی عطاء محمد صاحب مولانا احمد دین صاحب سکنہ جیال
صاحب دوالمیال ساکن رتہ
مولانا ابوالفضل کرم الدین صاحب مولانا غلام ربانی صاحب مدرس اعلیٰ
بھین ڈوال سابق مدرس میرہ شریف
(علمائے ضلع کیمبل پور)

مولانا الحاج قطب الدین صاحب مولانا الحاج نصیر الدین صاحب غور مولانا مولوی میاں شاہ صاحب غور
غور غشتی غشتی
مولانا الشیخ سعد الدین صاحب مولانا عبداللہ جان صاحب جلالیہ مولانا محمد یوسف صاحب جلالیہ
جلالیہ

مولانا خدا بخش صاحب سجادہ نشین مولانا محمد ایوب شاہ صاحب (فاضل) مولانا عبدالحق صاحب سابق صدر
حضرہ دیوبند مدرس بھیرہ

مولانا سید محبوب شاہ صاحب کالو مولانا الحاج محمد حضرت الدین مولانا محمد غوث صاحب دریا
صاحب مبلغ اسلام جنوبی افریقہ
مولانا حافظ محمد امین صاحب فاضل مولانا قاضی عبدالشکور صاحب سامان مولانا الشیخ القاضی محمد غلام ربانی
صاحب شمس آباد دیوبند

مولانا محمد عمر صاحب شمس آباد مولانا حافظ احمد حسن صاحب حمیلہ مولانا عبدالدیان صاحب دامان
مولانا عبدالرحمان صاحب دامان مولانا علم الدین صاحب (فاضل) مولانا نور محمد صاحب چھاؤنی کیمبل
دیوبند پور

مولانا حبیب الرحمان صاحب دیر مولانا عبدالعزیز صاحب (فاضل) مولانا محمد عمر صاحب کامل پور دیوبند

مولانا نور محمد صاحب دیر مولانا غلام مصطفیٰ صاحب فاضل مولانا قاضی انوار الحق صاحب بی۔ اے نشی فاضل مفتی ریاست مانگرول دیوبند

سیدہ کار خلائق قاضی محمد زاہد الحسنی غفرلہ

یہ حکم مذکورہ دراصل تمام علمائے اسلام کا ہے صرف انہی علماء کرام کا نہیں جن کے اسماء گرامی ہم نے درج کیے ہیں۔ مگر جلدی کی وجہ سے صرف الہی علماء سے دستخط لیے گئے ہیں۔ علماء حقانی کی اتنی زیادہ تعداد کے بعد ہر ایک انسان کو یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی کہ یہ مسئلہ بالکل درست ہے اور مسیحی مسعود احمد اسی وقت سے خارج از اسلام ہو گیا۔ اس کی عورت اس سے جدا ہو گئی جہاں وہ چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ یہ قسم ہرگز نہیں جیسا کہ مخالف نے سمجھا کیونکہ یہ ایک ناممکن بات ہے کہ تمام علماء کرام ایک غلط مسئلہ بیان کریں اور ایک بچوں کا نیچر اس کو درست سمجھے۔ خدی انسان کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی طاقت نہیں مناسکتی۔ من یضللہ فلا ہادی لہ۔

آخری عرض

اتنی تفصیل اور اس قدر علمائے اسلام کے حکم سے یہ بات بخوبی واضح ہو گئی کہ مسیحی مسعود احمد اسلام سے خارج ہو گیا اور اس کی عورت اس سے جدا ہو گئی۔ اور جو دوسری جگہ نکاح کیا بالکل حلال ہے۔ اب اگر کوئی انسان اس مسئلہ کو نہ مانے اور اس کو کافر نہ سمجھے تو وہ خود کافر ہو جائے گا۔ مسلمانوں کو اس سے تمام تعلقات ہٹالینے ضروری ہیں۔ نہ اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے۔

”الاجماع علی کفر من لم یکفر احداً من اليهود والنصارى وکل من فارق دین المسلمین لو وقف فی تکفیرہم او شک و هذا نکفر من ران بغیر ملة المسلمین او وقف فیہم او مذهبہم وان اظهر مع ذالک الاسلام“ (ترجمہ) ”ایسے آدمی کے کافر ہونے پر سب کا اتفاق ہے جو یہود اور نصاریٰ کو یا ایسے شخص کو جو مسلمانوں کے دین سے الگ ہو جائے کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں توقف اور شک کرے۔ اس لیے ہم ان لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے دین کے سوا کسی اور طریقہ پر چلتے ہیں یا اس کو جو ایسے لوگوں کے بارے میں توقف کرے یا ان کے مذہب کو صحیح جانے اگرچہ وہ اسلام کا بھی مدعی ہو۔“

(شفاء شریف جلد دوم ص ۲۶۷ و ۲۷۱ و منهاج جلد دوم ص ۵۰۳ و قواعد الاسلام ص ۴۱)

میرے عزیز مسلمان بھائیو! تم کو لازم ہے کہ اپنے دین اسلام اور سچے رسول کی محبت کا ذرا تو خیال کرو۔ ایسے مرتدوں کا ہرگز ساتھ نہ دو۔ ورنہ دنیا اور آخرت میں ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑے گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے اور میرے والدین و جملہ مسلمانوں کے گناہ بخش کر حب رسول علیہ السلام عطا فرمادے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ واعلیٰنا الاہلباغ۔ عبدہ العاصی القاضی محمد زاہد الحسنی غفرلہ مدرسہ محمدیہ شمس آباد ضلع انک۔ (۲، جمادی الثانی ۱۳۶۰ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 سید احمد رضا صاحب دہلی

قہر یزدانی بر جان و جال قادیانی یعنی

۱... فتاویٰ عظیمیہ من علماء الحنفیہ!

۲... عدم جواز نکاح مرزائی بامسلمہ سنیہ!

۳... عدم جواز صلوٰۃ جنازہ قادیانیہ!

شائع کردہ

واعظ اسلام حضرت پیر سید ظہور شاہ قادریؒ

جلال پور جٹاں ضلع گجرات

مضمون رسالہ اول:..... مرزا قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت و توہمیت انبیاء علیہم السلام و مرزا قادیانی کے عقائد انہی کی تصنیفات سے بحوالہ صفحات کتاب صراحۃ لکھا گیا ہے۔
دوم:..... اگر کوئی مسلمان اپنی لڑکی کا نکاح کسی مرزائی سے کر دے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے کیا یہ نکاح عندالشرع جائز ہے یا ناجائز اور پھر اس لڑکی کا نکاح ثانی بلاطلاق مرزائی دوسرا مسلمان کر سکتا ہے؟
سوم:..... جو شخص اس فتوے کے دیکھنے کے بعد کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا پڑھائے اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے۔ تجدید نکاح کرے یا نہ؟

فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری داعظ الاسلام
جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضِعَ السِّيفُ فِي أُمِّي لَمْ يُزَفَّ عَنْهُمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمِّي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْمَلَ قَبَائِلُ مِنْ أُمِّي الْأَوْثَانِ وَأَنَّهُ مَسْكُونٌ فِي أُمِّي كَذَبُونَ فَلْتَوْنِ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمِّي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ.
(ابوداؤد کتاب الغن حدیث نمبر ۴۲۳۹ طبع المکتبۃ المکیۃ ج ۵ ص ۱۳ و ۱۴ و الترمذی کتاب الغن باب ما جاء فی الهرج والعبادة فی ج ۳ ص ۲۲۹ حدیث نمبر ۲۲۰۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

”روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت رکھی جاتی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائے گی تلوار قبل اس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت سے ساتھ مشرکوں کے اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوچھیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تمیں ہوں گے۔ سب گمان کریں گے وہ نبی خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ نہیں کوئی نبی پیچھے میرے اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہے گی حق پر اور غالب نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آئے حکم خدا کا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنَ الْمُصْطَفٰی وَ عَلٰی اٰلِهِ
الْمُجْتَبٰی وَ اَصْحَابِهِ الْمُتَّقِنِ۔ اما بعد!

احقر العباد خادم العلماء فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری واعظ الاسلام جلاپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب۔
برادران اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ لاہوری مرزائی جماعت کی طرف سے ایک دو ورقہ اشتہار شائع ہوا
ہے جس میں ۲۲ اشخاص نے (جن کے نام آگے درج کیے جائیں گے) حلف اٹھا کر بیان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد
قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا مسلمان ہماری قسمیہ شہادت پر اعتبار کریں اور مرزا قادیانی کو مدعی
رسالت نہ سمجھیں اور نہ ان کو بہ سبب دعوے نبوت و رسالت کا فرد خارج از اسلام سمجھیں۔ جن اشخاص نے ان کو
سمجھا ہے غلو کیا ہے اور علمائے اسلام نے الزام لگا کر ان کی تکفیر کی ہے۔ غلط ہے حقیقت میں وہ نبوت و رسالت
کے مدعی نہ تھے بلکہ محدثیت اور مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ لہذا مسلمانوں کی اطلاع کے لیے مرزا قادیانی کی طرف
سے دعویٰ نبوت و رسالت و توہمیت انبیاء و عقائد و الہامات و تحریرات پیش کی جاتی ہے جس سے صاف ثابت ہے
کہ مرزا قادیانی رسالت و نبوت کے مدعی تھے خاتم الانبیاء ﷺ کو خاتم نبوت نہ جانتے تھے اس لیے مسلمان نہ تھے
بلکہ جو ہم عقائد مرزا غلام احمد کے ہے کلمہ کافر و خارج از دائرہ اسلام ہیں۔ اگر فقیر کے کہنے پر رنج پیدا ہو جائے تو علماء
صاحبان سے بطور استثناء تصفیہ کر کے بدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں کی بابت

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے
کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری
نسبت کہتا ہے تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی
اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔ خدا نے مجھے قادیان
میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے معجزہ کوئی شے نہیں محض مسریم اور شعبہ بازی
ہے آیا اس قسم کے عقائد والے کو کافر کہا جائے یا نہ اس کی امامت و بیعت اور دوستی و سلام علیک اس سے اور اس
کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں بیسو بالفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب..... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ۔ اما بعد!
پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسواطہ قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔ جن میں بعض کا بطور مشتبہ
نمونہ از خروارے مکہ فضل رحمانی سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔ از الہ اوہام میں لکھا ہے
عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ (از الہ ص ۳۰۳ حاشیہ خزانہ ج ۲ ص ۲۵۲)

حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے شریہ مکار کے پیچھے چلنے والا جھوٹا۔

(ضمیمہ انجام آختم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

اس میں لکھا ہے کہ ”آپ کی تین دادیاں ثانیاں زنا کار تھیں۔ (ضمیمہ انجام آختم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱ حاشیہ) انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ ص ۲۱۸ تا ۲۱۹) حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔ (ازالہ ص ۲۸۸ تا ۲۸۹) حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔ (توضیح مرام ص ۶۸ تا ۶۵) قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ (ازالہ ابہام ص ۴۸ تا ۵۰) دجال پادری ہیں۔ (ازالہ ابہام ص ۲۲ تا ۲۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۸) اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔ (ازالہ ص ۴۹۵، ۴۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۶۱، ۳۶۵) دجال کا گدھاریل ہے اور کوئی گدھا نہیں۔ (ازالہ ابہام ص ۳۸۵ خزائن ص ۴۷۰) یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ (ازالہ ص ۵۰۲، ۵۰۸) دخان کچھ نہیں غلط خیال ہے۔ (ازالہ ص ۵۱۳ خزائن ص ۳۷۵) آفتاب مغرب سے کوئی نہیں نکلے گا۔ (ازالہ ص ۵۱۵ خزائن ص ۳۷۶) دلبہ الارض۔ علماء ہوں گے اور کچھ نہیں حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دلبہ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔ (ازالہ ص ۶۹۲ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱).....الہام قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعجبکم اللہ یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو بلطف (براہین احمدیہ ص ۳۲۶ خزائن ج ۱ ص ۲۶۲) (۲).....مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلطف ابتدا (ناٹل چیج) (ازالہ ابہام خزائن ج ۳ ص ۱۰۱) (۳).....خدا نے مجھے آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور نوح کہا مثیل یوسف کہا مثیل داؤد کہا پھر مثیل موسیٰ کہا پھر مثیل ابراہیم پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا بلطف (ازالہ ص ۲۵۳ خزائن ج ۳ ص ۲۲۷) (۴).....پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جن کا انا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنی نشانیوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیشگوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (ازالہ ص ۴۱۴، ۴۱۵ خزائن ج ۳ ص ۲۱۵) (۵).....چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لیے اس عاجز کا نام بھی آدم کہا اور مسیح بھی (ازالہ ص ۴۵۶ خزائن ج ۳ ص ۲۳۲) (۶).....”خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔“ (ازالہ ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) فائدہ! اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے۔ (۷).....احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ مبشر! بوسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (ازالہ ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۳۲) (۸).....اور یہ آیت کہ ہوا الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ و حقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے (ازالہ ص ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۴۳۳) (۹).....وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ (ازالہ ص ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۵)

(۱۰).....حضرت اقدس امام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد رسالہ آر یہ دھرم مؤلفہ مرزا ص ۶۵۔

(۱۱).....ان کو کہو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو خدا بھی تم سے محبت کرے۔ (انجام آختم ص ۵۲)

۵۶۲ خزائن ج ۱۱ ایضاً) (۱۲).....اے احمد تمہارا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ (انجام آختم ص ۵۲)

خزائن ج ۱۱ ایضاً) (۱۳)..... تو ہمارے پانی میں سے ہے۔ (انجام آتھم ص ۵۳ ج ۱۱ ص ایضاً) (۱۴)..... پاک ہے وہ جس نے اپنے بندے کو رات میں سیر کرائے۔ (انجام آتھم ص ۵۳ ج ۱۱ ص ایضاً) (۱۵)..... نبیوں کا چاند مرزا قادیانی آئے گا۔ (انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) (۱۶)..... ما ارسلناک الا رحمة للعلمین۔ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔ (انجام آتھم ص ۷۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

(۱۷)..... انی مرسلک الی قوم المفسدین علی صراط مستقیم یعنی تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ (انجام آتھم ص ۷۹ ج ۱۱ ص ایضاً) (۱۸)..... یسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم ”یعنی اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر۔ (ہدیت الوہی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲ ص ۲۲) (۱۹)..... قل انما انا بشر منکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد یعنی اے نبی ان سے کہہ دے کہ میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔

(دیکھو ہدیت الوہی ص ۱، خزائن ج ۲ ص ۸۴)

(۲۰)..... قل یا ایہا الناس ان رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنی اے مرزا تو تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں۔ (اخبار الاخبار مصنفہ مرزا قادیانی ص ۳) یہی فرمان الہی ہیں جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کامل رسول بنایا جب وہی الفاظ مرزا قادیانی کو خدا نے فرمائے تو وہ کیوں کامل نبی و رسول نہیں یا یوں کہو کہ مرزا قادیانی نے خدا پر افترا کیا ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت و رسالت نہیں کیا کیا انھوں نے یہ کتابیں پر خرافات اپنی آنکھ سے نہیں دیکھیں یا جان بوجھ کر چشم پوشی کر کے مخلوق خدا کو چاہ ضلالت میں ڈبوتا چاہتے ہیں اور فریب دہی واسطے چند ایک شعر مرزا قادیانی کے جو انھوں نے قبل از دعوے لکھے تھے۔ لکھ کر مسلمانوں کو مغالطہ دیتے ہیں خصوصاً لاہوری مرزائی جماعت نے بھی یہی شعر پیش کر کے حلف اٹھائی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا۔

ما مسلمینم از فضل خدا مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

آں رسولے کش محمد ہست نام دامن یاکش دست مدام

ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را برد شد افتخام

مشہرین کے نام یہ ہیں..... محمد علی ایم اے پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور..... ابو یوسف مبارک علی سیالکوٹ..... جمال الدین بی اے انسپٹر سکول جہوں..... سید عبدالجبار شاہ سابق بادشاہ سوات..... شیخ نیاز احمد میونسپل کمشنر وزیر آباد..... شیخ نور احمد بی اے پلیڈر ایبٹ آباد..... محمد یحییٰ دیب گراں ضلع ہزارہ..... محمد یحییٰ دانیہ ضلع ہزارہ..... یعقوب بیگ ایل ایم فزیشن اینڈ سرجن لاہور..... سید محمد احسن امروہی..... کمال الدین بی اے ایل ایل بی مسلم مشنری..... خان صاحب غلام رسول ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروز پور..... محمد جان مرچنٹ وزیر آباد..... شیر محمد بی اے پرنسپل اسٹنٹ ریونیو ممبر جہوں..... شیخ مولا بخش پروپرائٹر فلور ملز لائل پور..... محمد عجب خاں تحصیلدار نوشہرہ..... بشارت احمد ایل ایم ایس کرناٹ..... عبدالرحمن ای اے سی گوجرانوالہ..... صاحبزادہ سیف الرحمن پشاور..... عزیز بخش سپرنٹنڈنٹ ضلع ڈیرہ غازی خان۔

چونکہ یہ ایک عظیم الشان مغالطہ ہے جو قسم کھا کر ان اصحاب نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ سچے مسلمان تھے اور ان تمام عقائد پر قائم تھے جو اہلسنت والجماعت کے عقائد ہیں۔ (۱)..... آپ

آنحضرت ﷺ کو آخری نبی یقین کرتے تھے اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو کاذب و کافر یقین کرتے تھے۔ (۲)..... آپ نے نبوت و رسالت کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا محدثیت اور مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ ناظرین آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ کس قدر دردِ دماغ بے فروغ ہے جو ان اصحاب نے قسم اٹھا کر لوگوں کو دیا ہے۔ نبوت و رسالت کے متعلق ان کی کتابوں سے بہت کچھ ثبوت دیا گیا اب معلوم کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نبی و رسول تو ایک طرف مسلمان بھی ہیں کہ نہیں۔ جواب! مرزا قادیانی ہرگز مسلمان نہ تھے وہ خود لکھتے ہیں۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ الخ۔

(تترہ حصہ ۱۱ ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

اور سیالکوٹ والے لیکچر میں فرماتے ہیں کہ حقیقت روحانی کی رو سے میں کرشن ہوں جو ہندو مذہب کے بڑے اوتاروں سے ایک اوتار تھا الخ جب مرزا قادیانی کا اپنا اقرار ہے کہ میں آریہ ہوں بلکہ آریوں کا بادشاہ ہوں تو پھر مسلمان ہرگز نہ رہے کیونکہ آریہ لوگ تناخ کے قائل اور قیامت کے منکر ہیں اور کرشن جی مہاراج کا بھی یہی مذہب تھا چنانچہ وہ گیتا میں لکھتے ہیں۔

بقید	تناخ	کند	دار	رش
بانواع	قالب	دروں	آروش	
تنہائے	معبود	در	میردند	
بجسم	سگ و خوک	در	میردند	

جس کا مطلب یہ کہ اعمال سزا و جزا اسی دنیا میں بذریعہ اداگون (تناخ) ملتی ہے۔ یوم الآخرت کوئی نہیں۔ (دیکھو گیتا مترجمہ فیسی ص ۱۳۶) پھر کرشن جی ارجن کو فرماتے ہیں ہم سب گذشتہ جنموں میں بھی پیدا ہوئے تھے اور اگلے جنموں میں بھی پیدا ہوں گے جس طرح انسانی زندگی میں لڑکپن جوانی بڑھاپا ہوا کرتا ہے اسی طرح انسان بھی مختلف قالب قبول کرتا ہے اور پھر اس قالب کو چھوڑ دیتا ہے۔ (دیکھو گیتا ریشلک ۱۲ و ۱۳ ادا ۲ مترجمہ ددار کا پرشاد افغ) پھر کرشن جی فرماتے ہیں جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے اسی طرح آتما بھی ایک قالب سے دوسرے قالب کو قبول کرتی ہے۔ (اشلک ۲۲ ادا ۲) ناظرین یا تو مرزا قادیانی کا کرشن ہونا غلط ہے یا مسلمان ہونا غلط ہے کیونکہ کوئی شخص مسلمان اور آریہ دونوں مذاہب کا قبیح نہیں ہو سکتا کیا کسی مجدد اور مسلمان اہلسنت والجماعت کے ایسے عقائد ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اس طرح تو کفر و اسلام میں کچھ فرق نہ رہا اگر مرزا قادیانی رسول خدا ﷺ کو سچے خاتم النبیین جانتے تو مذکورہ بالا الہامات سے دست بردار ہوتے۔

سوال..... مرزا قادیانی پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا ہوں مجھے کن فیكون کا اختیار دیا گیا۔ میں خدا کا رسول ہوں صاحب شریعت بھی ہوں وغیرہ وغیرہ یہ محض آپ پر افترا ہے۔ الخ۔

جواب..... مرزا قادیانی کے الہامات سے ان کا دعویٰ نبوت و رسالت ثابت ہے اگر ان کی تحریریں نہ دکھائی تو ہم جموئے اور اگر آپ نے قسمیں کھا کر مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہا ہے تو آپ سے خدا سمجھے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ رسول نہ تھے حالانکہ وہ افضل الرسل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ فرمائیے یہ ان کا شعر ہے کہ نہیں۔

آنچہ دوست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرابہ تمام

یعنی جو نعمت نبوت و رسالت کا جام ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے وہ تمام جام مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے حضرت آدم سے حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ تک جس قدر نبی ہوئے ان سب کی نعمت کا جام جب مرزا قادیانی کو دیا گیا تو وہ سب سے افضل ہوئے یا نہیں۔ مرزا قادیانی کا مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ ہو جس میں وہ آنحضرت ﷺ پر خصوصیت سے اپنی فضیلت کا فخر کرتے ہیں۔

لہ خسف القمر المنیر و ان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی محمد ﷺ کے واسطے تو صرف چاند کو گہن لگا تھا اور میرے واسطے چاند اور سورج دونوں کو گہن ہوا اب تو کیا انکار کرے گا۔ (انجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳) مرزا قادیانی کا یہ شعر پڑھو اور نور عقل سے دیکھو کہ کس قدر دروغ گو ہے اور دھوکا دہندہ وہ شخص ہے جو مسلمانوں کو فریب میں لانے کے لیے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ما مسلمانیم از لطف خدا مصطفیٰ مارا امام و پیشوا۔ (سراج حسری ص ۹۳ خزائن ج ۱۲ ص ۹۳) کیا امام اور پیشوا کی بھی عزت ہوا کرتی ہے جو مرزا قادیانی نے کی کہ محمد کے واسطے ایک نشان ظاہر ہوا تو میرے واسطے دو نشان ظاہر ہوئے! مگر مسلمان بجز کچھ انوس نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب البریہ پر لکھا ہے کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور مخی و شیرنی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی پھر میں نے مشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا رُفِئَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ (کتاب البریہ ص ۱۰۳ خزائن ص ۱۰۳) مرزائی صاحبان فرمائیے! کہ جب مرزا قادیانی خالق زمین و آسمان اور خالق انسان ہیں تو بیشک محمد الرسول اللہ ﷺ سے بڑھ گئے کیونکہ محمد الرسول اللہ ﷺ نے باوجود افضل المرسل اور خاتم النبیین ہونے کے کہیں اپنا کشف نہیں لکھا اور نہ خالق زمین و آسمان بنے وہ تو حیدر ہی بتلاتے رہے۔ اشدھان محمد عہدہ و رسولہ فرماتے رہے مرزائی صاحبان آپ نے ناحق جھوٹی قسم کھائی ہے کہ مرزا قادیانی پر کن فیکون کے اختیارات کا جھوٹا الزام ہے۔ (دیکھو الہام مرزا قادیانی ھجرت الوہی ص ۱۰۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸) انصا امرک اذا اردت شیعنا ان نقول لہ کن فیکون۔ اے مرزا اب تیرا متبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے تو صرف کہہ دے کہ ہو جاوہ چیز ہو جائے گی۔

(اخبار بدر ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء)

مرزائی صاحبان فرمائیے کہ یہ مرزا قادیانی کا الہام ہے کہ نہیں اگر الہام ہے تو آپ کا کہنا غلط ہے وگرنہ مرزا قادیانی کے احتدام پر عمل بے سود ہے۔ نیز اسی طرح مرزا قادیانی کا بابو الہی بخش کی نسبت یہ الہام ہے۔ بریدون ان یو وطمشک یعنی بابو الہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ اپنے انعامات دکھلانے کا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے الخ (تہذیب الوہی ص ۱۳۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱) مسلمانو! الہام کی یہ تشریح مرزا قادیانی کی اپنی ہی لکھی

ہوتی ہے۔ اس سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں۔ (۱)..... خدا تعالیٰ جلشانہ بچے جاتا ہے۔ (۲)۔۔۔ مرزا قادیانی کے حیض سے اطفال اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ (۳)۔۔۔ مرزا قادیانی خدا کی بیوی ہے جس کے حیض سے طفل اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ اب ہر ایک مسلمان خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ جس مذہب میں ایسے ایسے لغو مسائل ہوں وہ مذہب ذریعہ نجات ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہذا لاہوری مرزائی جماعت کے اراکین نے جو لکھا ہے کہ مرزا قادیانی پر یہ جھوٹے الزام ہیں اہل اسلام کو بتائے کہ یہ کتابیں مرزا قادیانی کی تصنیف ہیں یا نہیں اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں یہ ذخیرہ خرافات ہے۔ تو پھر مسلمان سچے اور اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں ایسا نہ ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ہم پر نالش کر کے بذریعہ عدالت جھوٹ سچ ثابت کر لیں اگر مرزا قادیانی کو اپنے دعوے میں آپ سچا یقین کرتے ہیں اور آپ کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی خدا کے فرمان کے مطابق الہام پاتے تھے اور مرسل من اللہ تھے تو گویا اللہ تعالیٰ کے حکم سے انھوں نے وہ وہ باطل مسائل اسلام میں داخل کیے جن کی قرآن شریف اور حدیث نبوی تردید کرتی ہے۔ مثلاً ابن اللہ کا مسئلہ عیسائیوں کا۔ مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا جو کفارہ عیسائیوں کی بنیاد ہے الوہیت مسیح کا مسئلہ، آریوں اور ہندوؤں کے اوتار کا مسئلہ، حلول ذات باری کا مسئلہ جیسا کشف میں لکھا کہ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا تجسم خدا کا مسئلہ، الغرض ہجو قسم باطل مسائل داخل اسلام کر کے خود کشرن جی کا روپ دھارنا اور آریوں کے بادشاہ بنے باوجود اسلام میں ایسی خرابیاں ڈالنے کے مجدد دین محمدی کا دعویٰ۔ بریں عقل و دانش بباہر گریست۔ ہاں اگر لاہوری جماعت کو معلوم ہو گیا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت و رسالت کے دعویٰ میں سچے نہ تھے اور آیات قرآنی کو اپنے پر دوبارہ نازل شدہ سمجھنے میں حق پر نہ تھے تو بسم اللہ اعلان کیجئے کہ ہم مرزا قادیانی کے خلاف قرآن و حدیث کثوف و الہامات کو منجانب اللہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر سمجھتے ہیں جیسا کہ ابن حجر مکی کا فتویٰ ہے۔ من اعتقد و حیا من بعد محمد کان کافرا باجماع المسلمین یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص دعویٰ کرے کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک کافر ہے اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۸ ج ۱۱ خزائن ص ۲۳۱) اور ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔ دعویٰ النبوت بعد نبینا ﷺ کفر باجماع (شرح فقہ اکبر مطبوعہ گزراحمی لاہور ص ۱۹۱) یعنی ہمارے نبی (محمد ﷺ) کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔ نظیر میں موجود ہیں مسیلمہ کذاب اور اسود عیسیٰ وغیرہ کے حالات و دیکھ لو اور یہ کفر کا فتویٰ حضرت محمد ﷺ کے حکم سے باتفاق صحابہ کرام صادر ہوا تھا اور تیرہ سو برس تک اسی پر عمل چلا آیا ہے کہ جب کسی امتی محمد رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا (چاہے اپنی نبوت کا نام ظلی بروزی اشتراکی مختاری قبیح نبی استعاری وغیرہ وغیرہ ہی رکھا ہو) کافر اور خارج از اسلام سمجھا گیا گو نمازیں پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو اور خود کو مسلمان کلمہ گو بھی کہتا ہو مرزا قادیانی اور مرزائی لاہوری جماعت کی یہ دلیل بالکل غلط ہے کہ علماء اسلام نے جو مرزا قادیانی پر کفر کے فتویٰ لگائے لہذا وہ خود کافر ہو گئے۔ اہی جناب جب نظیر موجود ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے تابعداروں کو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کبار نے کافر کہا تو پھر مسلمان مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کو کافر کہتے ہیں۔ بالکل حق بجانب ہیں اگر مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی والی دلیل پیش کرتا کہ میں کلمہ گو ہوں۔ لہذا جو مجھ کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے تو کیا یہ دلیل درست ہوتی؟ ہرگز نہیں تو پھر مرزا اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ان جیسے کلمہ گو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے غلط ہے کیونکہ کلمہ گو تب تک ہی کلمہ گو ہے جب تک خود مدعی نبوت نہ ہو جب خود مدعی نبوت ہوا تو بمعین خارج از اسلام ہوا۔ آپ

مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں۔ (۱)..... مرزا قادیانی آپ کے اعتقاد میں سچے صاحبِ وحی تھے یعنی ان کی وحی توریت و انجیل و فرقان کی مانند تھی جن کا منکر جہنمی ہو۔ (۲)..... جو جو الہام مرزا قادیانی کو ہوئے آپ انھیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یقین کرتے ہیں۔ (۳)..... مرزا قادیانی کے الہاموں کو وسوسہ شیطانی سے پاک یقین کرتے ہو۔ (۴)..... مرزا قادیانی کے کشفِ منجانب اللہ اور سچے تھے۔ (۵)..... شیطانی الہامات اور شیطانی کشف کی کیا علامات ہیں۔ (۶)..... مرزا قادیانی نے جو (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰) پر لکھا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا قرآن شریف پر اٹخ۔ کیا آپ کا بھی یہی ایمان ہے۔ (۷)..... اگر مرزا قادیانی کے عقائد علماء اہل سنت و الجماعت والے تھے اور آپ کے بھی ہیں تو پھر مسلمانوں کے ساتھ مل کر نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ جواب کتاب و سنت نبوی سے دیا جائے کیونکہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ مرزا قادیانی اہلسنت و الجماعت تھے توجہ طلب نہایت ضروری برادران اسلام کو اطلاع ہو کہ وہ اس ٹھوکرے بچیں اور لاہوری مرزائی جماعت کی گندم نہائی و جو فردی سے پرہیز کریں۔ اشاعت اسلام کا صرف بہانہ ہے جب ان کو مرزا قادیانی کا حکم ہے کہ جس ملک میں جاؤ پہلے میری تبلیغ کرو اگر وہ لوگ میری تصدیق کریں تو ان کے ساتھ نمازیں پڑھو ورنہ اپنی نماز الگ پڑھو۔ (دیکھو قادیانی احمدیہ بیچ المصلی ص ۲۸۲)

سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ کا امام حضور (مرزا قادیانی) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں مرزا قادیانی نے جواب میں فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر و ورنہ اس کے پیچھے نماز ضائع نہ کرو اور اگر خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ جب مرزائیوں کو اپنے مرشد کا حکم ہے اور فرض ہے کہ وہ مرزائی عقائد کی تبلیغ کریں تو پھر مسلمانوں کی کس قدر حماقت ہوگی کہ وہ خود چندہ دے کر مرزائیت کی تبلیغ کرائیں اور اسلام کی جڑ کھوکھلی کریں کیونکہ اگر عیسائی مرزائی ہوگا تو اس کو مرزا قادیانی کے الہام انت منی بمنزلہ ولدی پر ایمان لانا فرض ہوگا تو اس صورت میں وہ بجائے ایک ابن اللہ (مسیح) و دو ابن اللہ (مسیح و مرزا) کا قائل ہوگا یعنی ایک ابن اللہ حضرت عیسیٰ اور دوسرا مرزا قادیانی پس کوئی مسلمان مرزائی کو تبلیغ اسلام کے لیے ہرگز چندہ نہ دے جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو لے کہ کس اسلام کی تبلیغ مرزائی کریں گے؟ کیا لاہوری مرزائی جماعت تحریری اقرار دیتی ہے کہ وہ مرزائیت کی تبلیغ نہ کرے گی جب تک وہ تحریری اقرار اور ہمارے اس ٹریکٹ کا تشفی بخش جواب نہ دیں ہرگز مسلمان ان کو چندہ نہ دیں۔ ورنہ غضب الہی کے مورد ہوں گے..... والسلام..... اصغر علی رومی (پروفیسر اسلامیہ کالج و پریذینٹ انجمن تائید اسلام لاہور..... سید احمد علی شاہ پروفیسر اسلامیہ کالج و امام مسجد شاہی لاہور..... محمد یار امام مسجد سنہری لاہور..... قاضی فضل میراں بی اے بی ٹی اسلامیہ کالج لاہور..... محمد الدین بی اے فیلو پنجاب یونیورسٹی..... صدر الدین ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور..... نور بخش ایم اے ناظم التعليم انجمن نعمانیہ لاہور..... نجم الدین پروفیسر عربی اور انجیل کالج لاہور..... احمد علی شیرانوالہ دروازہ لاہور..... حاجی شمس الدین لاہور..... مفتی عبدالقادر مدرس مدرسہ غوثیہ تکیہ سادھواں لاہور..... عبدالواحد امام مسجد چچیاں نوالی لاہور..... فضل الدین صاحب مطبع دین محمدی سٹیٹ پریس لاہور..... ابو محمد احمد امام مسجد صوفی لاہور..... محمد حسین (شمس العلماء) پروفیسر مشن کالج لاہور..... محمد باقر پروفیسر مشن کالج لاہور..... حبیب اللہ شمس فاضل کشمیری بازار لاہور..... ایم اے ضیاء الدین پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور..... ایم اے فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور..... مولوی کرم بخش میونسپل کمشنر لاہور..... یہ چند ایک سطور میں انہی

المکرم حامی دین قاطع البدعت پیر بخش صاحب پنشنر پوشا مشائیر آزیری سیکٹری انجمن تائید اسلام لاہور..... کے رسالہ سے نقل کی ہیں۔ توہمیت انبیاء (۱)..... میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے جو شخص میرے ہاتھ سے جام پینے کا ہرگز نہ مرے گا۔ (ازالہ ادہام ص ۲ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴) (۲)..... جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ (ازالہ ادہام ص ۷ خزائن ج ۲ ص ۱۰۶) (۳)..... حضرت موسیٰ کی پیشگوئیاں اسی صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امیدیں باندھی تھیں، غامیہ مانی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ (ازالہ ص ۸ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶) (۴)..... سیر معراج (حضرت ﷺ) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ (بر حاشیہ ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) (۵)..... یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر اس میں پھونک مار کر اڑانا، حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوتے تھے کہ جو شعبہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۲ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) چڑیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور بلانا اور دم بلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادا سلیمان کی طرح ہے۔ (طلحہ ازالہ ص ۳۰۴) (۶)..... حضرت مسیح بن مریم باذن وحکم الہی المسیح نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کی فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ عجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ ص ۳۰۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) (۷)..... یہ جو میں نے مسمریزم کی طریق کا نام عمل الترب رکھا ہے جس میں حضرت مسیح ہی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے۔ (ازالہ ص ۳۱۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸، ۲۵۹) (۸)..... چار نبیوں کی غلط پیشگوئی نکلی۔ (ازالہ ص ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) (۹)..... جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ (ازالہ ص ۶۸۳) (۱۰)..... حضرت رسول خدا کے الہام و وحی غلط نکلیں تھیں۔ (ازالہ ص ۶۸۸، ۶۸۹ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱) (۱۱)..... اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کا ملکہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبہ مشکف نہ ہوئی ہو اٹخ۔ (ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) (۱۲)..... سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔ (ازالہ ص ۷۴۸، ۷۴۹ خزائن ج ۳ ص ۵۰۳) (۱۳)..... حضرت ابراہیم کا چار پرندوں کے معجزہ کا ذکر جو قرآن میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالہ ص ۷۵۱، ۷۵۲ خزائن ج ۳ ص ۵۰۶) (۱۴)..... مریم کا بیٹا کھلیا (کھلیا راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا) کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔

(آ) انجام آختم ص ۴۱ خزائن ج ۱۱ ص ۴۱)

عقائد مرزا قادیانی (۱)..... ہمارا خدا عاجی (ہاتھی کا دانت) ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۶) (۲)..... حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک اٹخ (ازالہ ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) (۳)..... نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کروہ زمہریر تک بھی پہنچے پس اس جسم کا کروہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ (ازالہ ص ۴۷ خزائن ص ۱۲۶ حاشیہ) (۴)..... سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ (ازالہ ص ۴۷ ایضاً) (۵)..... قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی ہے مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گال ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ (ازالہ ص ۲۶، ۲۵ خزائن ج ۳ ص ۱۱۵) (۶)..... قرآن شریف نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ

افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے کفر دوم! دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰ پر لکھا ہے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ کفر سوم! اعجاز احمدی کے ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا ہے کہ یہودی عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی رہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں۔ یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر ہی تہمت بڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم! دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہندس ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱ پر لکھا ہے سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔ کفر پنجم! (ازالہ ص ۳۱۰ حاشیہ خزائن ص ۲۵۸، ۲۵۷) پر اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنة الله على اعداء انبياء الله وصل الله تعالى عليه وبارك و مسلم ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے چہ جائیکہ بنی مرسل کی تحقیر کہ مسریم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنة الله على الكاذبين الكافرين اور اس قسم کے صد ہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کا فر مرتد ہے اس کے اور اس کے تبعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام ہے۔ حدیث شریف لا توادوا کلہم ولا تشاربوہم ولا تجالسوہم نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ ان کے پاس بیٹھو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا ترونکون الی الذین ظلمو فتمسکم النار۔ (سورہ آیت ۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ بھگو ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد عبدالرحمن البہاری عفی عنہ۔ الجواب صحیح: محمد عبدالجبار سنبلی عفی عنہ۔ جواب صحیح ہے کریم بخش عفی عنہ سنبلی۔

صحیح الجواب عبدہ المذنب احمد رضا صحیح الجواب عبدہ المذنب ظفر الدین جواب درست ہے عبدالوہید مدرس عفی عنہ بریلوی۔ عفی عنہ بریلوی۔

صحیح الجواب بندہ فتح الدین از عبدالمصطفیٰ ظفر الدین احمد ابو الفیض غلام محمد سنی خفی قادری ہوشیار پور سنی خفی قادری رضوی، بریلوی محمد سنی خفی بہاری، بریلوی نواب مرزا عبدالبنی جواب ٹھیک ہے۔ الجواب صحیح خادم ہذا الجواب صحیح سید علی عفی عنہ القادری الجواب صحیح احقر الزمر محمد حسن مدرس العلماء بندہ امام الدین کپور تھلوی الجالندھری نعمانیہ امرتسر قولنا بہ ہذا الحکم ثلاث فقیر سعد اللہ جوابات مذکورہ بالا مطابق اہل سنت ہذا الجواب صحیح لاشک فی محمد رشید شاہ ولایتی ساکن سوات خیر ملک واجتماع ہیں۔ احقر الزمر خاکسار الرحمن عفی عنہ ماتحت اخون صاحب سوات۔ سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ

لاہور

ہذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس الجواب صحیح لاشک فیہ مسکین علم

الدین لاہور

مدرسہ نعمانیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب حرره الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت

میں پیش کیے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات و سلام و کلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب قریب ان ہر سہ رسائل میں دو سو علماء کی مہر کی دستخط ثبت ہیں۔

نمذہ ابو سعید محمد حسین بٹالوی حنفی ان عقائد کا معتقد کافر ہے حرہ محمد الجواب صحیح ابو اعماد محمد شبلی جیراچپوری
الجمہیت واحد نور رامپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

بینک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر حد کفر تک پہنچ گئے ہیں اس لیے اس عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا ہے اور طہ اس کی امامت بیعت اور کے کفر میں کوئی شک نہیں محمد کفایت مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقیہ احقر اللہ غنی عنہ مدرسہ آمینہ دہلی۔ کافر ہے حرہ ابو الفضل محمد حفیظ اللہ العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی دارالعلوم لکھنؤ۔

الجواب صحیح سید علی زینی عفی عنہ مدرس الجواب صحیح محمد قاسم عفی عنہ مدرس ایسا شخص بینک دائرہ اسلام سے مدرسۃ العلوم دارالندوۃ لکھنؤ۔ مدرسہ آمینہ دہلی خارج ہے حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

جواب صحیح ہے محمد عبدالغنی عفی عنہ الجواب صحیح سید انصار حسین عفی عنہ الجواب صحیح محمد کرامت اللہ دہلی۔ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ مدرس مدرسہ آمینہ دہلی۔

جواب صحیح ہے ابو محمد عبدالحق دہلوی۔ جواب صحیح ہے محمد آمین مدرس مدرسہ الجواب صحیح محمد لطیف اللہ از علی گڑھ۔ آمینہ دہلی۔

قادیانی نص قطعی کا منکر ہے اور جو مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور نصوص قطعی سے منکر ہوتا ہے وہ کافر کے سب کافر ہیں نصیر الدین خاں۔ مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر ہے پس قادیانی دعادی مذکورہ کا مدعی غلام مصطفیٰ، ابراہیم، محمد سلطان احمد ہیں حرہ عین الہدی عفی عنہ قادری از ہے تو وہ بینک کافر ہے حرہ امانت خان، محمد رضا خان۔ کلکتہ۔ اللہ علی گڑھ۔

جواب درست ہے عبد اللہ خان الجواب صحیح احمد جی علاقہ چمچھ موضع الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ پانڈک ساؤھورہ ضلع انبالہ

بینک جو آدمی امور قطعی کا منکر ہے قادیانی خنزیر مسئلہ کذاب قادیان ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس وہ کافر ہے قرآن شریف مجرہ کا میں رہتا ہے مفتی زندقہ مردود کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی

ثبت ہے اس کا انکار کفر ہے اور کافر نائب الیہس لعنت اللہ علیہ مفتی کو اس کے تعادیل کافر ہے اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور زندقہ کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت دعادی باطلہ میں سچا جانے ہیں اور

مسلمان جاننا درست نہیں حرہ احمد محمد یہ میں واجب القتل ہے جمال راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں اس لیے علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر الدین از ریاست کشمیری ضلع شہر کہ الرضاء بالکفر کفر حرہ محمد

کوٹ میرٹھ مظفر آباد عبدالغفار خان رامپوری

الجواب صحیح فضل احمد ضلع پشاور علاقہ
مردان تحصیل صوابی۔
خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ
صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا
مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج
ہے محمد اسحاق لدھیانوی
ہے کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ
سکول دہلی

بیشک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتویٰ کفر
کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے اگر
مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریر یا تحریر
ثابت ہیں تو بس کافر ہے رافضی فقیر
امانت علی ازگودریہ۔
جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار
کرے یا حضرت ﷺ کے خاتم
النبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر
ہے عبدالسلام پانی پتی۔

قد صحیح الجواب محمد امانت اللہ
راپوری۔
صحیح الجواب محمد کفایت اللہ
سہارنپوری۔

الحبيب مصیب حافظ محمد شہاب الدین
لدھیانوی۔
الجواب صحیح فضل احمد رائے پور
گوجراں۔

اصاب من اجاب محمد ابراہیم وکیل
اسلام لاہور۔
ریۃ فوجہ صحیحاً نبی بخش حکیم رسول
نگری۔

الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ سہارے۔
الجواب صحیح صدیق احمد انبوطوی۔
الجواب صحیح احقر الزمن گل محمد خان
مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

صحیح الجواب عبدہ محمد مدرس مدرسہ
اسلامیہ دیوبند۔
الجواب غلام رسول عفی عنہ مدرس
مدرسہ عربیہ دیوبند۔

اصاب الحبيب محمد حسن عفی عنہ مدرس
مدرسہ دیوبند۔
الجواب صحیح قادی بخش عفی عنہ جامع
مسجد سہارنپور۔

الجواب صحیح بندہ عبد المجید۔
الجواب صحیح علی اکبر
الحبيب صادق محمد یعقوب الحبيب
مصیب۔ عبدالحق

الجواب صحیح نور اللہ خان
الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ
الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ
حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح احمد علی شاہ اجیری
جواب درست ہے سلطان احمد گنجوی
ہذا ہوا الحق جمال الدین کوشالوی
جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ

جواب صحیح ہے فقیر غلام اللہ قصوری۔
جواب صحیح ہے محمد اشرف علی عفی عنہ
الحبيب بہ الحبيب فقیر مصیب غلام
احمد امرتسری

ابو یزید اہل فقہ من قال سوا ست نبی کفر ہے اور دعویٰ نبوت کفر ذالک کذا الک فقیر فتح محمد عفی
 ذالک قد قال محلا حرۃ ابو الہاشم ہے نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے عنہ
 محبوب عالم عفی عنہ تو کلی سیدوی ضلع والا کافر ہے ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ
 بدایونی عفی عنہ
 گجرات۔

الجواب صحیح شیر محمد عفی عنہ لاریب فی ما کتب رحیم بخش الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جمال
 امرتسری۔ الجواب صحیح فیما کتب رحیم بخش الجواب صحیح لاریب فیہ محمد رحیم اللہ
 ساکن تنڈہ محمد خاں ضلع حیدر آباد مدرس مشن کالج لاہور۔
 سندھ۔

الجواب صحیح محمد وصیت علی مدرس ہذا مولیٰ خادم حسن مدرس مدرسہ الجواب صحیح عزیز احمد مدرس مدرسہ
 مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔ حسین بخش دہلی۔

الحبيب مصیب محمد احکم مدرس مدرسہ الجواب صحیح عبدالرحمن مدرس مدرسہ الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ
 بارہ ہندو راد دہلی۔ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح محمد پردل دہلی۔ الجواب صحیح ولی محمد کرناولی الجواب درست ہے عبدالصمد مدرس
 مدرسہ دیوبند۔

الاجوبیت صحیح مقبول حسن عفی عنہ جواب صحیح ہے محمد اسحاق عفی عنہ لقا جاب من اصاب مشتاق احمد
 مدرس سیوم مدرسہ جامع العلوم کانپور مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ اول مدرس فیض عام کانپور
 جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک مرزا غلام احمد کے خیالات اور عقائد بیشک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے
 کلمہ کا مرکب اشد کافر ہے العاجز اکثر ایسے ہیں جن سے فتویٰ کفر جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام
 عبدالمنان دزیر آبادی۔ عائد ہوتا ہے یوسف علی عفا اللہ عنہ ظہیم نے تحریر فرمایا ہے فقط
 ابو الرقت محمد سخاوت اللہ خاں مدرس میرنگی خیر نگر۔

سیوم مدرسہ بین العلوم شاہجہانپور تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت
 اتفاق کر لیا ہے کوئی تمجاش تاویل کی ان میں صراحتہ عقائد کفریہ مرقوم سے کفریات موجود ہیں جو خصوص
 نہیں لہذا اس کی بیعت اور اس کی ہیں۔ لہذا میں باعتبار ان کتابوں کے قطعہ کے خلاف ہیں۔ لہذا وہ دائرہ
 بیرون سے محالست و مواصلت قطعی حرام مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں غلام اسلام سے خارج ہے عبدالکریم عفی
 تاجانز ہے ابو المعظم سید محمد اعظم محی الدین امام جامع مسجد عن از ہندوستان محمد حسین عفی عنہ۔
 شاہجہانپوری۔ شاہجہانپوری۔

جواب صحیح ہے محمد عبداللہ ناظم دینیات الجواب صحیح محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتان۔ الجواب صحیح محمود عفی عنہ ملتان
 مدرسہ العلوم علی گڑھ

واللہ تعالیٰ اعلم فقط

بیشک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

محمد عبداللہ القحطانی عنہ مدرس مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے یعنی ایسا کافر ہے کہ اس کی توبہ

العیاذ باللہ فقط

میں اختلاف ہے تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زائد ہے۔

محمد عثمان عقی عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

و جدتہ صحیحاً ملیناً مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۶۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر دار الافتا مدرسہ اہل سنت و

جماعت معروف بنام نامی منظر الاسلام بریلوی

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے اس کی تکفیر میں ذرا بھی شک نہیں ہے احقر کو اس کی کتب تمامیہ

دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے اس سے اور اس کی شیعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے واللہ اعلم بالصواب

محمد اعجاز علی بریلوی۔

مرزا قادیانی جو عیسیٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر

کاذب اور مفتری انتہا درجہ کا بے دین ہے مرتد ملحد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع

کرنے والا بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالباقی عمر پوری دہلی کشن گنج

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کے رو سے بلاشبہ کافر ظاہر ہے قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا

کافر ابلیس لعین ہے اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے اور وجوہ بھی تکفیر مرزا ان کے آیات و احادیث سے بکثرت ملتی

ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات و احادیث سے ممنوع ہے جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ ان

سے کیا معنی رکھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے اس پر بھی مخالفت کفر ہے اور یہ پہلا زینہ دخول فی

المرزائیت ہے۔ حررہ محمد عبدالحق المسلمانی عقی عنہ۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے مفتری علی اللہ ہے اس کے الہامات سے معلوم

ہوا کہ اسے خدا پر ایمان نہیں کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا اس لیے میرا یقین ہے کہ

مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت ﷺ پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے

جو حد تو اتر میں داخل ہے اس لیے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے پس امامت یا بیعت و دوستی سلام کلام

اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا واللہ اعلم

تفصیک رسالت باشد مگر نص قطعی است ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و درنفر مگر قطعیات

اختلاف نیست درہ چنینی کساں بیعت و محبت چہ معنی دارد الرقم

بمختصائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی

تائید کے ادلہ قطعیہ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ ملوکہ

حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ ولکن رسول اللہ و

خاتم النبیین اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل المخلوق ہیں۔ لہذا جو شخص اپنے لیے رسالت کا

مدعی ہے اور عیسیٰ علی نبیاء و علیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے وہ کتاب اللہ کا مکذب ہے۔ دائرہ اسلام

سے خارج ہے اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت و محبت ناجائز اور حرام ہے ایسے شخص سے اور اس کے اذتاب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے۔

شخص بدعی حال نبوت و رسالت کا ہے اور یہ کفر ہے اس کے دعویٰ کا ہر ایک کلمہ کئی کئی کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرامی قائل ان کلمات اور دعویٰ کا مثل فرعون و جال میلہ کذاب کے ہے اسی کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام و کلام شرع میں کفر ہے۔

مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے دعویٰ نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصرہ موجود ہے انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک اور استخفاف سے ان کی کتابیں و اشتہار و رسالے مملو ہیں معجزات و خوارق عادت کی دور از کار تاویلیں نصوص قطعہ کی تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے لہذا اس کے کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور امامت ہرگز جائز نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ الراہی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہ جہانپوری

بلا ریب و شک مرزائی لوگ مرتد اور کافرین ہیں ایسے ظالموں سے احتراز کرنا قرآن شریف اور حدیث نبوی سے ثابت ہے جیسا کہ ارشاد خوش بنیاد جناب باری تعالیٰ کا ہے۔ فلا تقعد بعد الذکر مع القوم الظالمین۔

حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری قریشی الہاشمی جلالپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ نمبر دوم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ۔

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقاد یہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہیے بنو ابان تفصیل جزا کم اللہ الرب جلیل۔

الجواب جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہر داری کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا ہم اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔ کوئی مصلحت مد نظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے فی الحقیقت کچھ مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔

الاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ تو ہیں انبیاء علیہم السلام ادعائے نبوت رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں، اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

نقطہ اللہ اعلم

حررہ العاجز یوسف علی عہ از بھیلہ والہ

الجواب جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے بلکہ

جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر متحق عذاب عظیم ہے۔ شفا شریف میں ہے۔ یکفر من لم یکفر من وان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک۔ (شفا ج ۲ ص ۲۳۳) یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھی و غرر و مجمع الانحاء و در مختار و فتاویٰ خمریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفره و عذابه فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے واللہ تعالیٰ علم کتبہ محمد عبدالرحمن البہاری عفی عنہ۔

صحیح الجواب احمد رضا عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد عبد الجبید سنبلی عفی الجواب عبدہ ظفر الدین بریلوی خفی
عندہ۔ صحیح قادری رضوی

عبدالان المصطفیٰ ظفر الدین احمد۔ الجواب صحیح والحبیب مصیب اختر زمیں جواب صحیح ہے سید حسن عفی عنہ مدرس بریلوی سردار الافاق مدرسہ اہل سنت محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
و جماعت بریلوی نظر الاسلام۔

جواب صحیح ہے کریم بخش سنبلی عفی الجواب صحیح عبدالوحید مدرس اول ہذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

قولنا یہ ہذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ ہذا الجوبۃ صحیح محمد لطف اللہ علی گڑھ۔ جواب صحیح ہے بندہ امام الدین کپورتھلوی۔
شاہ ساکن سوات

ہذا الجواب صحیح سید علی جاندھری لقد اصاب من اجاب حرہ بالمفقیر المفتی ولی محمد جاندھری۔ الجواب صحیح بندہ فتح الدین ہوشیار پوری

ہذا الجواب صحیح لاشک فی محمد رشید الجواب صحیح لاشک فیہ علم الدین الجواب صحیح سید علی زینی مدرس دارالعلوم ندوۃ لکھنؤ۔ لاہوری۔

الجواب صحیح والحبیب مصیب ابوالحماد بہتری ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نبیر و جدت صحیحاً ملجاً مسکین عبداللہ شاہ محمد شلی عفی عنہ جیر اجپوری مدرس نماز نہ پڑھیں۔ حرہ محمد امانت اللہ علی گڑھ۔
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ہذا لا جوبت صحیح ابوسعید محمد عبدالخالق اصاب من اجاب محمد عبدالعزیز صحیح الجواب عبدالخالق لکھنؤ۔ لکھنؤ۔

الجواب صحیح ولی محمد کرناولی صحیح الجواب محمد قاسم عبدالقیوم اصاب من اجاب محمد برکت اللہ لکھنؤ۔

الجواب صحیح محمد عبدالہادی الانصاری صحیح الجواب محمد عبید اللہ لکھنؤ۔ ایسا شخص قاسم ہے محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ الجواب۔ صحیح محمد کرامت اللہ دہلوی۔ الجواب صحیح والحبیب فتح بندہ محمد آمین مدرس مدرسہ آمینہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد ذاکر گوی عفی عنہ من اصاب فقدا جابہ غلام رسول الجواب صحیح ابو محمد احمد عفی عنہ پکوال لاہوری۔ ملتان۔ لاہوری۔

جو شخص غلام احمد قادیانی کو باوجود دعائی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے الرافضی
جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج دائرہ اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے ابو محمد سعید محمد حسین بنالوی
اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی و خوش ہے تو یہ بھی کافر ہے لان الرضا بالکفر کفر محمد کفایت اللہ شاہ جہانپوری مدرس مدرسہ آمینہ دہلی
عبدالجبار امرتسری۔

الجواب صحیح نور احمد امرتسری اصاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور
الجواب صحیح عبدالعزیز ساکن قلعہ صہبا ایسا شخص منافق ہے ایسے شخص کے خلف اقتدا درست نہیں سلام دین امرتسری۔
الجواب صحیح نور احمد امرتسری اصاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح سید شاہ حیدر آبادی جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراط مستقیم دین تویم سے منحرف ہے مرید احمد

الجواب صحیح محمد اسحاق لودھیانوی اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔

الجواب صحیح ثابت علی سہارنپوری۔ الرافضی عبدالسلام پانی پتی
الجواب صحیح والقول متحج غلام محمد سہارنپوری۔

الجواب صحیح حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی
الجواب صحیح محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور

اصاب من اجاب فضل احمد رائے لودھیانوی
الجواب صحیح محمد رکن الدین نقشبندی اجاب بہ الحبیب دہلوی مصیب غلام احمد امرتسری

جواب صحیح ہے خادم شریعت ابو الہاشم محبوب عالم سیدے ضلع کجرات۔
الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمید یہ لاہور۔

الجواب صحیح احمد علی شاہ اجیری ہذا احوال حق جمال الدین کشاوی
الجواب صحیح سلطان احمد گنجوی ضلع کجرات

الجواب صحیح محمد عظیم متوطن لکھنؤ الحبیب مصیب احمد علی بنالوی۔
جواب درست ہے احمد علی غنی عنہ الحبیب صحیح عنایت علی سہارنپوری۔

مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

الجواب صحیح اختر گل محمد خاں مدرس الجواب صحیح سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ الجواب صحیح غلام اسحاق مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔
مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح عزیز الرحمن مفتی حنفی اصحاب الحبیب محمد حسن مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمود غفری عنہ اول مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح قادر بخش مہتمم جامع مسجد الجواب صحیح بندہ عبدالمجید غفری عنہ۔ الجواب صحیح علی اکبر غفری عنہ سہارنپور۔

الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جلال الحبیب صادق عبدالخالق۔ الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری الدین امرتسری۔

الجواب صحیح بندہ عبدالصمد غفری عنہ الجواب صحیح عبدالکریم ساکن ٹنڈہ محمد جواب صحیح ہے محمد یعقوب دیوبند۔ مدرسہ مدرسہ دیوبند۔

الجواب صحیح والحبیب مصیب حبیب الجواب صحیح محمد دمیت علی مدرس ہذا احوال الحق خادم حسین غفری عنہ مدرسہ مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی۔
المرسلین مدرسہ اول مدرسہ حسین بخش مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی۔

الجواب صحیح محمد ناصر حسن مدرسہ مدرس الجواب صحیح محمد عزیز احمد غفری عنہ مدرس الحبیب مصیب محمد احکم غفری عنہ مدرس عربیہ فتح پوری دہلی۔ مدرسہ حسین بخش دہلی۔ مدرسہ بارہ بندہ رائے دہلی۔
الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق غفری عنہ الجواب صحیح حبیب احمد مدرس مدرسہ الجواب صحیح دلی محمد کرنا لوی فتح پوری۔ دہلی۔

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف جو ایسے مدعی کو اس کے اقادیل کا ذیہ خود مسلمانی سے خارج ہوتا ہے۔ ہو کر مسلمان لکھتا ہے تو وہ بھی اسلام اور دعویٰ باطلہ میں سچا جانتا ہے اور ابو اعظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہ سے خارج ہے۔ ہرگز امامت کے راضی ہے وہ بھی کافر ہے اس لیے لائق نہیں۔ عبد الجبار عمر پوری دہلی کہ الرضاء بالکفر کفر محمد عبدالغفار جہانپوری کشن فتح خان رامپوری۔

الجواب صحیح محمد سلامت الہدی جواب صحیح ہے احمد سعید رامپوری۔ الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خاں رامپوری۔
رامپوری۔

ذالک الکتاب لا ریب فیہ محمد الجواب صحیح عبداللہ خان مدرس مدرسہ جواب صحیح ہے محمد عبداللہ علی گڑھ۔ معز اللہ خاں رامپوری۔ اسلامیہ میرٹھ۔

مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان ایسے آدمی کی بیعت ہی کفر ہے اور نزدیک اسلامی فریق میں ایسا کافر کوئی جانے وہ شخص بھی کافر ہے جمال مسلمان جانتا درست نہیں احمد علی غفری نہیں الحاجز عبداللہان وزیر آبادی الدین ریاست کشمیر۔

الجواب صحیح سید محمد حسین واعظ الجواب صحیح احمد جی علاقہ جھچھ۔ الجواب صحیح محمود غفری عنہ ملتان۔
سازھورہ الجواب صحیح محمد فیض اللہ ملتان غفری عنہ

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا۔ اگر باوجود اس کے ایسی دعا دے کفریہ اور عقائد باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی کے مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے۔ اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبدالحق المصطفائی جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود الہیات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہم السلام پر تفصیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے حسن ظن رکھتا ہو اور اس کو مسلمان کہتا ہو تو وہ شخص خود وائرہ اسلام سے خارج ہے ایسے شخص کی امامت اور بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں ہے اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔

حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشاور

جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابو یوسف علی میرٹھی

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ مویہ ہیں۔ اور کتب شرعیہ اسی مملوکہ۔ کتبہ احقر عبداللہ الصمد ابو الوفا غلام محمد ہوشیار پوری شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ عقائد پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فیہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہے اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ ظیل احمد ایسا شخص ساطر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الرافق محمد بنی الدین الصدیق لکھنؤ امرتسری

کسیکے قائل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد فھلے و ناواقف از اصول دین است زیرا کہ صحت نماز بدول ایمان صورت نے بند و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است کما لا یخفی علی من لہ مسکک بالالدین و بیعت چنین ناواقف برین قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا جائز ہے۔ مشتاق احمد خفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کی امامت اور بیعت قبول نہیں ہے یا واقف متعصب ہے اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل غل امامت و ارشاد ہوگا۔

حررہ ابو الحامد محمد عبدالحمید عفی عنہ خفی القادری الانصاری النظامی لکھنؤ

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقے پر نہ ہو یا مرید نہ ہو مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن مجسم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا ہے منافق اور خارجی ہے۔

حررہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھنا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور رامپوری

جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعتی امامت اور امامت ایسے شخص کو درست نہیں۔

کتبہ ابو الفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مَنْ سَبَّ الشَّيْخَيْنِ أَوْ طَعَنَ فِيهِمَا فَقَدْ كَفَرَ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ بَلْ يُقْتَلُ (در مختار ج ۳ ص ۳۲۱) چہ جائیکہ

محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر طعن کرنے والا اور دعویٰ نبوت کرنے والا اشد کافر ہے جیسا کہ خداوند کریم

اپنی وحدانیت میں لاشریک ہے ویسا ہی محمد رسول اللہ ﷺ اس کے بندوں میں کیسا اور بے نظیر ہیں۔
 تراب اقسام اہل اللہ فقیر ابو میر محمد امیر اللہ قریشی الہاشمی جلاپور جہاں بقلم خود
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ مرزائی لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سب عقائد کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی رسالت کے قائل ہیں اور اس کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس واسطے علمائے عرب و عجم نے مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اگر کوئی مسلمان اپنی دختر کا نکاح کسی مرزائی سے کر دے بعد میں اس کو معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے آیا یہ نکاح عنداشرع جائز ہوگا یا ناجائز اور یہ شخص اپنی لڑکی کا نکاح ثانی بلائے طلاق مرزائی زوج کے کسی مسلمان سے کر سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب..... مرزائی مرد سے سیدہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا بلا طلاق سیدہ کا باپ اس کا نکاح کسی سنی سے کر سکتا ہے بلکہ فرض ہے کہ اس لڑکی کو اس مرزائی سے فوراً جدا کرے کہ اس کی صحبت اس کے ساتھ خاص زنا ہے بالکل وہی حکم ہے جو کوئی شخص اپنی دختر کسی ہندو کے گھر بلا نکاح بھیج دے بلکہ اس سے سخت تر کہ وہاں حرام کو حرام کی ہی مد میں رکھا اور یہاں نکاح پڑھا کر معاذ اللہ اسی حلال کے پیرایہ میں لایا گیا اس سے فوراً علیحدہ کر لینا فرض ہے پھر جس سنی سے چاہے نکاح ممکن ہے۔ ردالمحتار میں ہے۔ قوله حَوْمَ نِكَاحِ الْوَقِیْتِ وَفِي شَرْحِ الْوَجِیْزِ وَكُلُّ مَذْهَبٍ يَكْفُرُ بِهِ مُعْتَقِدُهُ (ردالمحتار ص ۳۱۳، ۳۱۴) و ردالمحتار میں ہے وَبَيِّنُطْلُ مِنْهُ اِتِّفَاقًا مَا يَغْتَمِدُ اَلْمِلَّةُ وَهِيَ خَمْسُ النِّكَاحِ وَالذَّبِيْحَةُ الْخ (ردالمحتار ج ۲ ص ۳۱۴، ۳۱۵) یہاں تک اصل حکم شرعی کا بیان تھا شرعاً یہ صورت جائز ہے اور ازواج مکرر سے پاک کہ پہلا نکاح ہی نہ تھا۔ مگر قانون رائج میں جو امر جرم ہے شرعاً اپنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لیے اس سے بھی بچنے کا حکم ہے قانون کا حال دکلا جانتے ہیں اگر از زوئے قانون بھی یہ صورت داخل جرم نہ ہو یا قانون حکم فتویٰ کو تسلیم کر کے اس کا جرح نہ ہونا قبول کر لے تو حرج نہیں ورنہ ان سے دور رہا جائے۔ ہاں دختر کو جسے جائز طریقہ سے ممکن ہو جدا کرنا سخت فرض اہم ہے اگرچہ دوسری جگہ نکاح نہ ہو سکے۔

واللہ اعلم و علمہ اتم کتبہ عبداللہ
 نواب مرزا غنی عنہ سنی حنفی بریلوی۔ رضا خاں غنی عنہ بریلوی۔ مصیب بعون اللہ التجال الفقیر محمد

ضیاء الدین

الجواب صحیح والرائے صحیح حررہ محمد
 عبدالمتقدر القادری الید الیونی غنی محمد عبدالماجد غنی عنہ مہتمم مدرسہ شمس من اجاب محمد علی رضا غنی عنہ

رام پوری

بدایوں۔

عنہ خادم المدرستہ القادریہ۔

احقر العباد سید شہاب الدین
 الجواب صحیح محمد شرافت اللہ رام

مدرسہ عالیہ رام پور

پوری۔

الجواب صحیح والقول قوی حررہ المسکین
 من اجاب اصاب محمد گلاب خان رام الجواب صحیح خواجہ امام الدین صدیقی

مدرسہ پشادری غنی عنہ۔

پوری

احقر العباد ندوی علی بخش گنہ پنڈ۔

الجواب صحیح والحبیب صحیح حیر حافظ سید الجواب صحیح وصواب الحبیب مصیب و پشاورى صدور الحبیب اصاب فیما
ظہور شاہ قریشی الباشی جلا پوری عفی مثاب محمد یونس عفی عنہ اجاب الراجی الی غفران الحق نور الحق
عفی عنہ پشاور پشاور ماسہری مولدا

ہذا الجواب ہوا صواب و موافق کما فی الحبیب مصیب حررہ الاشیم مفتی الجواب صحیح حقیق بالقہول محمد میر عالم
الکتاب محمد عبد الکیم صورتی پشاورى عبد الرحیم خلف الوحید المفتی عبد الحمید پشاورى ہزاروی اول مدرس عربی
عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ عالیہ المرقوم غفرلہ الیقوم الساکن فی بلدہ انجمن حمایت اسلام۔

پشاور۔

ریاست رام پور۔

الجواب صواب و مثاب عبدالوہاب الجواب صحیح نور الحسن مہتمم مدرسہ جامع جواب درست احمد علی مدرس مدرسہ
عفی عنہ پشاورى العلوم کانپور۔ عربیہ میرٹھ اندر کوٹ۔

الجواب صحیح محمد قمر الدین عفی عنہ ذلک کذا لک سردار احمد مجددی الحبیب مصیب حررہ احمد علی عفی عنہ
رامپوری رامپوری لاہوری۔

الجواب صحیح محمد نور الحسن عفی عنہ مدرس الجواب صحیح خان زمان عفی عنہ مدرس الحبیب ہوا مصیب محمد یار لاہوری
مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ سیوم جامع العلوم کانپور۔

الحبیب ہوا مصیب ابوالحسن حقانی خلف اصاب من اجاب احقر دوست محمد هذا الجواب مطابق للحق غلام محمد عفی
الرشید مولانا و اولنا مولوی ابو محمد جالندھری بقلم خود۔ عنہ مدجو ری نمبر دار چک نمبر ۱۲۵۵
عبد الحق دہلوی ضلع لاہور۔

الجواب صحیح محمد عبدالسلام ٹوہاوی اگر مذکورہ بالا مرزائی مرزا کو رسول بیشک مرزائی حکم مرتد میں ہیں اور ان
حصار ذلک کذا لک فقیر سید عبدالرسول ماننا ہو تو یقیناً کافر ہے اور کافر سے مسلمہ عورت کا نکاح ناجائز ہے
عفی عنہ جالندھری مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے فقط رشید الرحمان رامپوری حال وارد
راقم فیض الحسن نعمانیہ لاہور۔ جالندھری۔

اصاب الحبیب العللام بندہ اصغر حسین الجواب صحیح محمد سہول عفی عنہ مدرس الجواب صحیح بشیر احمد عفی عنہ دیوبند۔
عفی عنہ دیوبند۔

الجواب صحیح خاکسار سردار احمد عفی عنہ الجواب صحیح محمد رحمان حسین عفی عنہ الجواب صحیح احقر الزمن گل محمد خان
دیوبند مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

جواب صحیح ہے حبیب الرحمن منجن آباد۔

بسملة و حمد لہ و صلاة و سلاماً الامر کذا لک۔

خادم الشعراء والاطماء والعلماء محمد ہادی رضا خان رئیس کلکٹوری

خلف حکیم مولوی محمد حسین رضا خاں صاحب مرحوم

الجواب صحیح علمائے کرام نے بیشک مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور کافر ہونے کی حالت میں جو امور جواب
میں تحریر فرمائے ہیں صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم احمد علی مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

بیشک مرزائی سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا اگر کوئی کر دے تو بلا طلاق مرزائی زوج کے نکاح ثانی

کے مسلمان سے کر سکتا ہے کیونکہ پہلا نکاح نکاح ہی نہ تھا۔ حکیم مولوی عبدالرزاق راہبوں بقلم محمد اسحاق راہبوں جو لوگ مرزا کے نبی ہونے کے قائل ہیں وہ بیشک نفس صریح قرآنی اور حدیث رسالت پناہی کے منکر ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ و تبارک فی القرآن المجید وفي قال المجید المشتمل بالوصی والوعد والوعید ماکان بااحد من زبجالحکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقال ﷺ لا نبی بعدی (رواہ الترمذی ج ۲ ص ۲۰۹)

نحمد و نصلى على رسولہ الکریم چونکہ مرزائی فرقہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہیں مانتا بلکہ ان کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی ہی آخر الزمان نبی ہے اور ایسا ہی اس کو مسیح موعود اور کرشن وغیرہ مانتے ہیں اور نیز جمہور کے خلاف انھوں نے قرآن مجید کے معنی کیے ہیں اس واسطے یہ لوگ مسلمان نہیں تصور کیے جاتے چونکہ وہ خود ہمیں کافر جانتے ہیں اس واسطے ایسے اشخاص سے مسلمان لڑکی کا نکاح ناجائز ہے۔

نیز مند نبی بخش حکیم رسول نگری الجواب اس میں شک نہیں کہ مرزا کے عقائد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں پس اس کا پیرو جس کے عقائد مثل مرزا کے کفریہ ہیں اور تاویل ممکن نہیں مسلمہ سیدہ عورت کو اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے اور اگر کیا تو وہ نکاح نہیں ہوا واللہ تعالیٰ اعلم ہے۔

کیت عزیز الرحمن عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند ۲۲ رجب المرجب ۱۳۳۰ء الجواب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد جو مدعی نبوت ہوگا کافر ہے تقدیر صحت دعویٰ نبوت مرزا کے ان کے ساتھ معاملہ کفار رکھنا چاہیے لہذا نکاح عورت مسلمان کا کافر اور مرزائی سے حرام ہوگا۔

فقط راقم محمد عبدالعزیز عفی عنہ مدرسہ نعمانیہ لاہور الجواب صحیح و صواب والحبیب مصیب و مثاب و یؤتیذہ ما حَقَّقَہ الفاضل البریلوی فی رسالته المسماة بازالة العاز فی حجر الکریم عن کلاب النار و کذا ما فی رد الرقصة ونزهة الارواح فی احکام النکاح فی بحث الکفر و فی زاد المعاد فی ہدی خیر العباد وللعلامة ابن القيم فی بحث الکفو لان نکاح المسلمة بالکافر والکافرة بالمسلم لا یعتقد اصلا والمسلمة بالمبتدع موقوفا وللایلاء حق الاعتراض فان ترکها فیها والا فالفتح للقاضی اوالحکم کما فی بهجة المشناق فی احکام الطلوق فی بحث الفتح واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم حورہ فقیر محمد یونس عفی عنہ قادری خفی کشمیری مولدا پشاور ی نزیلا بقلمہ۔ ترجمہ جواب صحیح اور درست ہے جیسا کہ تائید کرتا ہے اس کی وہ جو تحقیق کیا ہے فاضل بریلوی نے رسالہ مسکی ازالتہ العارنی جمر الکرم عنہ کلاب النار میں اور جیسے کہ رد الرقصة اور نزهة الارواح میں ہے نکاح کے حکموں میں بحث کفو میں اور زاد المعاد فی ہدی خیر العباد للعلامة ابن قیم میں ہے بحث کفو میں کیونکہ نکاح مسلمان عورت کافر مرد کے ساتھ اور کافر عورت کا مسلمان مرد کے ساتھ ہرگز منعقد نہیں ہوتا اور مسلمان عورت کا نکاح بدعتی مرد کے ساتھ موقوف ہوتا ہے۔ اگر وہ بدعت سے توبہ نہ کرے تو عورت کے دلیوں کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے۔ پس اگر وہ بدعتی خاوند دلیوں کے اعتراض پر اس کو چھوڑ دے تو بہتر در نہ قاضی کے حکم سے ٹوٹ جائے گا جیسا کہ بحث المشناق احکام بحث فتح میں ہے۔ واللہ اعلم الخ

الجواب مرزا کے پیرو جو کہ اس کی نبوت کے قائل ہیں اور اس کے عقائد کے معتقد وہ بیشک کافر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمہ عورت کا نکاح مرزائی سے منعقد نہیں ہوتا بعد علم اس امر کے کہ زوج مرزائی ہے

زوجہ کا والد اپنی دختر کا نکاح بلا طلاق دوسری جگہ کر سکتا ہے چونکہ پہلا نکاح کوئی چیز نہ تھا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ وَلَا مَنَّهُ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَا أُعْجِبُكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِآذَنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (بقرہ آیت ۲۱) فتح القدیر میں ہے۔ وَتَذَكُّلٌ فِي عَبْدَةِ الْاِثْنَيْنِ عَبْدَةُ الشَّسِّ وَالنَّجُومِ وَفِي شَرْحِ الْوَجِيزِ وَكُلِّ مَذْهَبٍ يَكْفُرُ بِهِ مُتَعَقِدُهُ لِأَنَّ اسْمَ الْمُشْرِكِ يَتَنَا وَلَهُمْ جَمِيعًا. (فتح القدیر ج ۳ ص ۱۳۷) مرزا کی بقول صریح حکم فقہ مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح باطل ہوتا ہے بعد گزرنے عدت کے وہ عورت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ کما موصرح فی کتب الفقہ رقیہ۔

العبد الاثم محمد ابراہیم انصاری القادری عفی عنہ المدرس بالدرستہ الشمیئہ بجامعہ بلدہ ہدایوں

جو کچھ کہ حضرت قبلہ محدث ارشد فقیہ اوجد صاحب تصانیف کثیرہ جناب مولانا مولوی وصی احمد صاحب قبیلہ مشہور محدث سورتی دام فیضہ القوی وعم و مدظلہ الی یوم الابدی الابدی نے تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور حضرت مجیب مدظلہ الاقدس اپنے جواب میں فتح ہیں۔ فقط حررہ عبدالاحد مدرس مدرستہ الحدیث بدلی بھیت الجواب وهو ملصق الصدق والصواب بیشک بلا تردد کر سکتا ہے کہ مرزائی سے نکاح باطل محض زنائی خالص ہے کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کا نکاح کسی قسم کی عورت کے ساتھ نہیں ہو سکتا طلاق کی حاجت نکاح میں ہوتی ہے نہ کہ زنا میں فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ وَلَا يَحْزُنُ لِلْمُرْتَدَةِ أَنْ يَتَزَوَّجَ مُرْتَدَةً وَلَا مُسْلِمَةً وَلَا كَافِرَةً أَصْلِيَّةً (عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۲) وَاللَّهُ اعْلَمْ وَعِلْمُهُ اَحْكَمُ.

فقط حررہ الفقیر القادری وصی احمد خفی فی مدرستہ الحدیث الدایرة فی بدلی بھیت اسی عزیز باتمیز آگاہ اور ہوشیار ہو جو شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کے ساتھ دعویٰ ہمسری کا کرے وہ بیشک مرتد اور کافر ہے اس کے ساتھ کھانا اور پینا اور سلام علیک کرنا ناجائز اور ممنوع ہے خیال کرنے کی جا ہے طریقتہ المسلمین میں ہے۔ فَجَعَلَهُ عَبْدًا كَامِلًا بِحَيْثُ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي الْعِبَادَةِ وَكَمَا لَهَا كَمَا أَنَّهُ لَا شَرِيكَ لِلَّهِ فِي الرِّبَابِ وَفِي الرِّبَابِ وَخَوَاصُهَا خَلَاصَةُ كَلَامٍ أَوْ مَطْلَبٍ مُرَادٍ بِهِ هُوَ جَسْرُ طَرَحِ اللَّهِ تَعَالَى جَلَّ شَانَهُ كَالشَّرِيكِ الْوَهِيَّةِ أَوْ رِبَابِيَّةٍ فِي نَفْسِهِ هُوَ أَيْ طَرَحُ جَنَابِ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَالنَّظِيرِ أَوْ سَيِّمِ عِبَادَةِ فِي نَفْسِهِ هُوَ جَيْسَا كَالشَّاعِرِ نَعْنِي كَالْخَوْشِ لِحُجَّةٍ فِي كَلَامِهِ۔

محمد سا اگر کوئی بشر ہو تو میں جانوں

جہاں میں گر نظیر انکار گر ہو تو میں جانوں

خاکائے اہل اللہ فقیر میر محمد امیر اللہ عفی عنہ مولانا قریشی الہاشمی جلاپور جٹاں بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے حق میں ایک مسجد کا امام ہو اور مدعی علم ہو ایک مرزائی مر گیا پہلے اس کا جنازہ مرزائیوں نے کیا اور دوبارہ امام مذکور جو اہل سنت والجماعت ہے اس نے جنازہ کیا۔ تکفیر مرزا اور اس کے پیروان کا وہ عالم ہے کہ کل علمائے عرب و عجم تکفیر مرزا پر مواہیر ثبت کر چکے ہیں۔ امام مصلیٰ جنازہ اس فتویٰ کو دیکھ چکا ہے دیدہ و دانستہ جو ایسا کام کرے اس کا شرعاً کیا حکم ہے بینوا تو جو روا۔

الجواب..... مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی، نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں اور ان کے مرید اور مقلد ان کے ان سب دعویٰ کو تسلیم کرتے ہیں اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت مسئلہ ہے۔ امام ابو الفضل قاضی عیاض (کتاب الشفاء ج ۲ ص ۲۳۷، ۲۳۸ باب مقالات کفر) تعریف حقوق المصطفیٰ میں فرماتے ہیں۔ وکذا لک من ادعی نبوة احد مع نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کاصحاب مسیلمة والاسود العنسی وبعده کالعیسیویة من الیہود القائلین تخصیص رسالته الی العرب وکالجزمیة القائلین بتواتر الرسل وکاکثر الرقا فضة القائلین بمشارکة علی فی الرسالة للنبی ﷺ وبعده وکذا لک کل امام عند هؤلاء یقوم مقامه فی النبوة والحجة وکالبزغیة والبیانیة تمنهم القائلین بنبوة بزغ و بیان او من ادعی النبوة لنفسه او جوز اکتسابها و البلوغ بصفاء القلب الی مرتبتها کالفلاسفة وغلاة المتصوفة وکذا لک من ادعی منهم انه یوحی الیه وان لم یدع النبوة وانه یصعد الی السماء و یدخل الجنة و یاکل من ثمرتها و یعانق الحور المعین فہؤلاء کلهم کفار مکذوبون للنبی ﷺ لانه اخبر انه خاتم النبیین لانی بعدہ واخبر عن اللہ تعالیٰ انه خاتم النبیین و انه ارسل الی کائنات الناس و اجمعت الامة علی حمل ہذا الکلام علی ظاہرہ وان مفہوم المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر هؤلاء الطوائف کلہا قطعاً اجماعاً و سمعاً۔ (ج ۲ ص ۵۱۹)

ترجمہ: اور ایسا ہی جو شخص کہ دعویٰ کرے کسی ایک کی نبوت کا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یعنی ان کی موجودگی میں جیسا کہ مسلمان کذاب کے پیرو اور اسود عنسی کے تھے اور ایسے ہی جو دعویٰ کرے پیچھے ان کے مانند عیسویہ کے یہودیوں سے جو کہ محمد ﷺ کی نبوت کو عرب کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور مانند جزمیہ کے جو تواتر رسل کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول ہمیشہ آتے رہیں گے اور مانند بعضوں کے جو کہتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہہ محمد ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک تھے اور ان کے پیچھے بھی نبی تھے اور ایسے ہی ان کا ہر امام ان کے نزدیک نبوت اور حجت میں محمد ﷺ کا قائم مقام ہے اور مانند بزغیہ اور بیانیہ کے جو ان سے بزغ اور بیان کی نبوت کے قائل ہیں یا وہ شخص جو اپنی ذات کے واسطے نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کے حاصل کرنے اور صفائی قلب کے ساتھ نبوت کے مرتبہ پر پہنچنے کو جائز کہتا ہو مانند فلفیوں اور گمراہ صوفیوں کی اور ایسا ہی وہ شخص جو دعویٰ کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے اور دعویٰ کرے کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے اور جنت کے میوے کھاتا ہے اور حوروں سے بغل گیر ہوتا ہے پس یہ سب کافر ہیں۔ نبی ﷺ کے جھٹلانے والے اس لیے کہ انھوں نے خبر دی ہے کہ نہ نبیوں کے سلسلہ کے ختم کرنے والے ہیں ان کے پیچھے کوئی نبی نہیں ہوگا اور خبر دی انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور تحقیق وہ تمام خلافت کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اجماع کیا امت نے اس بات پر کہ اس کلام کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے پس ان ایسے مدعیوں کے کفر میں قطعاً اور اجماع اور سمع کے طور پر کوئی شک نہیں ہے۔ ان حالات میں مرزا غلام احمد کے مریدوں کو پیش امام بنانا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وہم فاسقون۔ ترجمہ: اور نہ نماز پڑھ کسی ایک پر ان میں سے جو مرے کبھی بھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کے دعا کرے تحقیق انھوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ کفر کی حالت میں مر گئے پس جس شخص نے دیدہ و دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس شخص کو علانیہ تو بہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ

وہ اپنے تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت آدمیوں کو کھانا کھلائے اور اگر وہ شخص علانیہ تو بہ نہ کرے تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی ہذا واللہ اعلم بالصواب کتبہ عبدالمذنب محمد عبداللہ ٹوٹنی از لاہور غنی عنہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروں وصوص قطعیہ کے منکر ہیں پس جو شخص نص قطعی کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ کافر کے واسطے بخشش مانگنی گناہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَالِكِ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِ الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ ترجمہ: (اے پیغمبر) تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا ان کے حق میں مغفرت کی دعا نہ کرو (ان کے لیے یکساں ہے) اگر تم ستر دفعہ بھی مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (ایسے) سرکش لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا۔ حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری جلالپوری۔

سوال مرزائی کا جنازہ پڑھنا کیا ہے۔

الجواب..... کفر ہے کافر کو مثل مسلمان کہنا جیسا کہ مسلمان کو کافر کہنا جنازہ کی دعا میں یہ لفظ آتے ہیں۔
اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ یعنی ہم میں سے جس کو زندہ رکھتا ہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارتا ہے اس کو ایمان پر مار اس نے میت کو اپنے زمرہ اسلام میں شامل کیا اور آپ میت کے ساتھ شامل ہوا یہ اقرار عدم امتیاز کا ہے درمیان کافر اور مسلمان کے اور جو کافر اور مسلمان کو برابر سمجھے وہ بے ایمان ہے حدیث کا فتویٰ ہے کہ جو کسی قوم سے مل کر کھائے اور مل بیٹھے اور اس کا دل ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ ملعون ہو جاتا ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَهَنَّهُمْ عُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَافَسُوا فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ.

(مسند احمد مطبع بيروت حديث نمبر ۳۷۱۳ ج ۶ ص ۲۵۱، ۲۵۰)

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علمائے ان کو منع کیا باز نہ آئے۔ وہی علماء ان کے ساتھ مل بیٹھے اور مل کے کھایا پیا تو اللہ تعالیٰ نے سب کے دل یکساں سیاہ کر دیے اور واؤد اور عیسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام کی زبان پر ان کو ملعون بنایا۔

قد صرح الجواب المجیب المصعب احقر الجواب صحیح بندہ عبد السلام عفی عنہ هذا الجواب صحیح والمجیب محمد یار عفی عنہ محمد باقر عفی عنہ نقشبندی مجددی

نواباٹوی مولد دیوبندی۔ لاہور امام مسجد سنہری۔ لاہوری۔

الجواب صحیح والحبیب شیخ محمد حسن عفی اللہ عنہ
عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔
الحبیب مصیب محمد عمر خان عفی اللہ عنہ
لاہور۔
الجباب صحیح محمد سعید محمد حسین بٹالوی۔
حمیدیہ لاہور۔
الجباب صحیح غلام رسول مدرس مدرسہ
حمیدیہ لاہور۔
الجباب صحیح محمد یونس عفی اللہ عنہ
الجباب صحیح حررہ الراجی بارگاہ حق نور
الجباب مصیب محمد سخاوت اللہ مدرس
الحق مانسہرا۔
مدرسہ عین العلوم۔
مولد فسادری الخ۔

الجواب صحیح بالقول محمد میر عالم غفری عنہ
ہزاروی حال انجمن حمایت اسلام
ہذا الجواب الصحیح والحق الصریح
عبد الحکیم صوائی مولد پشاور سند
یافتہ مدرسہ عالیہ رام پور ریاست۔

الجواب صحیح محمد نور الحسن مدرس مدرسہ
جامع العلوم کانپور
ہذا الجواب مطابق الحق غلام محمد
مدھوری
جامع العلوم کانپور

الجواب صحیح ابوالحسن حقانی ابن مولوی
ابو محمد عبدالحق دہلوی
الجواب صحیح بندہ سلطان حسن غفرلہ
مدرس مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور۔

الجواب صحیح و صواب و الحییب مصیب و
مصاب لیس المصاب الاھذا الجواب
واللہ اعلم بالصواب عبدالوہاب
چاہیے ابو محمد عبدالحق دہلوی،
قادیانی کا جنازہ پڑھتا جائز نہیں۔
ابو محمود محمد رمضان غفری عنہ
لو دھیانوی۔

ہوالموفق صحت نماز جنازہ کی شرائط میں سے ایک شرط اسلام میت بھی ہے کما صرح بہ الفقہاء الکرام اگر
کوئی شخص قطعاً اسلام سے خارج ہو جائے وہ جس گروہ کا ہو دیدہ و دانستہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا ناجائز اور ایسی
ناجائز نماز پڑھنے والا گناہگار ہوگا ورنہ نہ۔
واللہ اعلم بالصواب و عنہ ام الکتاب حررہ محمد عبدالحمد

الجواب مصاب امام مذکور اگر معتقد کفر غلام احمد قادیانی کا نہیں تو بلا سبب ادا کرے صلوٰۃ جنازہ پیر وان
اس کے کافر ہو گیا اس لیے کہ غلام احمد مذکور قطعاً کافر ہے اس نے کلام اللہ کو محرف کر دیا ہے اور تحریف کتاب اللہ کا
کفر ہے اور ایضاً اللہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے۔ وَلَا تَصَلِّ عَلٰی اَخٍدٍ مِنْهُمْ مَا تَابَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہِ
اِنَّهُمْ کَفَرُوا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ وَ مَا تَوَّا وَهُمْ فَاَبْقُوْا۔ العبد الاثم مفتی عبدالرحیم خلف الوحید مفتی عبدالحمد پشاور
صورت مذکورہ میں امام مذکور سخت مباحث اور جرم عظیم کا مرتکب ہے اور اس لیے فاسق ہے تو بہ کرنا لازم
ہے اگر تو بہ نہ کرے تو زجر مسلمان اس سے اسلامی تعلقات ترک کر دیں۔ محمد کفایت اللہ غفری عنہ مولانا مدرس امینیہ دہلی
الجواب یہ کہ نماز جنازہ میں دعائے مغفرت لمیت ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ہے کہ دعائے مغفرت لکافر ہے
علمائے کرام فتویٰ کفر مرزا اور اس کے متبعین پر دے چکے ہیں بنا بریں مصلیٰ صلوٰۃ جنازہ لکفر زانی بغیر تو بہ جدید مسلمان
عبدالرؤف مدرس مدرسہ اسلامیہ عین العلم شاہجہان پوری غفری عنہ
نہ ہوگا۔

الجواب جبکہ اس امام نے بعد علم اس بات کے کہ وہ میت ہم عقیدہ وہم مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کا
ہے اس میت کے عقائد حد کفر قطعی تک پہنچے ہوئے تھے اور میت کا تاب ہونا اس کو نہ معلوم ہوا اس کی نماز جنازہ
پڑھادی تو اس کی متعلق دعائے مغفرت کافر کا حکم عائد ہوگا۔ بعض علماء نے دعائے مغفرت کافر پر حکم کفر دیا ہے اور
بعض نے احتیاط کی ہے بہر حال یہ فعل اجنا حرام ہے اگر اس کو حلال سمجھے گا تو سب کے نزدیک حکم کفر عائد ہوگا۔
در مختار میں ہے۔ وَالْحَقُّ حُرْمَةُ الدُّعَاءِ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْكَافِرِ وَالْخَارِجِ مِنْ دَارِ الْإِيمَانِ۔ رُذِّ عَلَى الْإِمَامِ الْوَافِي وَمَنْ تَبِعَهُ
حَيْثُ قَالَ إِنَّا الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْكَافِرِ كُفْرٌ أَلَخ (در مختار ج ۲ ص ۳۱۳، ۳۱۴) علماء محققین فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ
میں علماء آپس میں کفر اور عدم کفر میں مختلف ہوں تو احتیاط عدم تکفیر میں ہے ہاں ایسے شخص کو تو بہ اور تجزیہ ایمان
ونکاح کا حکم دیا گیا ہے اور وہ جب تک تو بہ نہ کرے مسلمانوں کو اس سے اجتناب اور اس کی اقتدا سے پرہیز
فقیر حافظ محمد بخش غفری عنہ قادری مدرس مدرسہ محمدیہ بدایوں
کرنا چاہیے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْنَا لَفُتْنَا فِي الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

القول الصحيح في مكائد المسيح!

حضرت مولانا محمد سهول ديو بند

بسم الله الرحمن الرحيم

مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور جو اپنے کو عیسیٰ موعود اور مہدی آخر الزمان کہتا تھا اور جملہ احادیث بابت نزول عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدی اور قتل و جال وغیرہ کی تحریف و تاویل و انکار کرتا تھا اس کے متعلق امور مذکورہ ذیل دریافت طلب ہیں۔ موافق مذہب سنی حنفی جواب سے مطلع فرمایا جائے۔

(۱)..... مرزا غلام احمد قادیانی مذکور اور اس کے معتقدین اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کافر ہیں یا مسلمان۔

(۲)..... ان لوگوں کے ساتھ اسلامی معاملہ درست ہے یا نہیں۔

(۳)..... ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(۴)..... ان لوگوں کو نماز پڑھنے اور دیگر احکام مذہبی ادا کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت اپنی مسجدوں میں آنے دیں یا نہیں۔

(۵)..... ان لوگوں کو قادیانی کہنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب (۱)..... مرزا غلام احمد ساکن پنجاب ضلع گورداسپور قصبہ قادیان اور اس کے جملہ معتقدین زمرہ اہل سنت والجماعت اور احاطہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد کے اقوال و عقائد ایسے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی مسلمان ان لوگوں کے احاطہ اسلام سے خارج ہونے میں تردد نہ کرے۔ چند اقوال مرزا قادیانی مذکور کی تصانیف سے نقل کرتا ہوں۔ ”فاخرجنی الله من حجرتي وعرفني في الناس وانكاره من شهرتي وجعلني خليفة آخر الزمان وامام هذا الاوان وكلمني بكلمات نذكر شيئا منها في هذا المقام ونومن بها كما نومن بكتب الله خالق الانام“ (الاستفتاء ص ۹ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۵) کے تحت میں بزرگم خود اپنے خدا کے کلام کو نقل کرتا ہے۔ اس میں سے چند عبارت درج ذیل ہیں:

انما امرك اذا ارادت شيئا ان تقول له كن فيكون“ (الاستفتاء ص ۸۶ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۴)..... ”انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلی كان الله نزل من السماء“ (الاستفتاء ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۲)..... ”انت منی بمنزلة توحیدی وتفريدي“..... انت منی بمنزلة ولدی“ (الاستفتاء ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹)..... ”قل انما انا بشر مثلكم يوحى الي انما الهكم اله واحد“ (الاستفتاء ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)..... ”وما ارسلناك الا رحمة للعالمين“ (الاستفتاء ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)..... ”قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله“ (الاستفتاء ايضاً)..... ”لاتخف اني لا يخاف لدى المرسلون“ (الاستفتاء ص ۸۳ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۰)..... ”انا فتحنا لك فتحاً مبيناً ليغفر لك الله ماتقدم من ذنبك

وما تاخر۔ (الاستفتاء ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۱)..... "لولاك لما خلقت الافلاك۔"
 (الاستفتاء ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۲)..... "اراد الله ان يبعثك مقاماً محموداً۔" (الاستفتاء
 ص ۸۶ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)..... "انك لمن المرسلين على صراط مستقيم۔" (الاستفتاء
 ص ۸۷ خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۵).....

ترجمہ: بس تیرا فرمان جب تو ارادہ کرے کسی چیز کا یہی ہے کہ اس کو فرماوے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ ہم تجھ کو
 بشارت دیتے ہیں کہ ایک لڑکے کی جو حق اور علا کا مظہر ہوگا اور ایسا ہوگا گویا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آیا تو میرے لئے
 بمنزلہ تو حید و تنفید کے ہے تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔ کہہ دے میں بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہوں میری جانب وحی آتی ہے
 کہ تمہارا مبعود و یکتا ہے اور ہم نے تجھ کو دنیا جہاں کے لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دے اگر تم محبت رکھتے ہو
 اللہ سے تو میری راہ چلو کہ اللہ تم سے محبت کرے۔ ڈرمت۔ ڈر نہیں کرتے میرے حضور میں تنہا ہے۔ بے شک ہم نے تجھ کو
 فتح دی کھلم کھلی فتح تاکہ اللہ تجھ کو معاف کر دے جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو نہ
 پیدا کرتا۔ اللہ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھ کو کھڑا کرے گا مقام محمود میں۔ بے شک تو تنہا ہیوں میں ہے سیدھے راستہ پر۔
 (مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ بیانات ہیں جن کو وہ اپنی زندگی بھر الہامات اور وحی سے تعبیر کرتا رہا۔ اور دجالی فتنہ
 سے بے خبر لوگ اس پر ایمان لاتے رہے۔)

دافع البلاء میں ہے کہ: "خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گوستر برس تک رہے قادیان کو اس
 کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔" (دافع البلاء ص ۱۰ خزائن
 ج ۱۸ ص ۲۳۰)..... "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)
 "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس
 دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔" (دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)..... "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو..... اس سے
 بہتر غلام احمد ہے۔" (دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)..... "اینک منم کہ حسب بشارات آمدم۔.....
 عیسیٰ کجاست تا بنهد پا بمنرم"

"مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ نیکی نبی کو اس
 پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس
 کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی
 تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں نیکی کا نام حضور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہیں رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے
 مانع تھے۔" (دافع البلاء ص ۴ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

"ریویو ج اول نمبر ۶ ص ۲۵۷ میں مذکور ہے کہ: "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے
 اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔" پھر ریویو ص ۸۷ میں لکھا ہے کہ: "مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہو کر نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ پر ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا نہ سکتا۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۴۸ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

”اوائل میں میرا بھی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدائے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فیصلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۴۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

”اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔“ وھذا تحدیث نعمۃ اللہ ولا فخر!

(حقیقت الوحی ص ۱۵۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخر زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی دوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

”صرف دعویٰ یہ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت ﷺ کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ پاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جیسا مجدد صاحب سر ہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیا جائے وہ نبی کہلاتا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۰ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ: ”اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بارشوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب (آج تک جس قدر اولیاء ابدال اور اقطاب جس میں حضرت غوث اعظم وغیرہ تمام اکابر بلکہ صحابہ بھی داخل ہیں..... اعزاز علی) اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

”صرف میں یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں معجزہ دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے

۔ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔“ (تخریج حقیقت الوحی ص ۱۳۶ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پرنازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

”اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی اہم معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر تاہم جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور منضر شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے متبعین با آواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔“

(توضیح الہام ص ۱۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کی بابت مرزا قادیانی حسب ذیل اپنا خیال ظاہر کرتا ہے کہ: ”کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم انے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا کام ہے جس میں نگوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔“

(ازالہ اوہام بقیۃ حاشیہ ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

”کچھ تعجب نہیں کہ کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں۔ کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صنایع ایسی ایسی چیزیاں بناتے ہیں کہ وہ بولتی ہیں اور ہلکتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ کل کے ذریعہ بعض چیزیاں پرواز بھی کرتی ہیں۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۴ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

”ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسیر بیزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسریم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کی موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہیں ڈال

سکتے ہیں۔ تب جماد سے بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔“

(ازال اوہام حصہ اول ص ۳۰۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵ تا ۲۵۶)

”اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن حکم الہی السبع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ گو السبع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ السبع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے بہر حال مسیح کی یہ تربی کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا عوام الناس خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان انجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“

(ازال اوہام حصہ اول ص ۳۰۹ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

”واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی اور دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے۔ وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارہ میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔“

(ازال اوہام حصہ اول ص ۳۱۰ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

مرزا قادیانی احادیث نبویہ کے متعلق اپنا خیال یوں ظاہر کرتا ہے کہ:

”ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں۔ بلکہ قرآن اور وہ وحی جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم رووی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۳۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۰)

مرزا قادیانی اپنے کو یہ حکم کہتا ہے جو حدیث بخاری شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت حکماً وعد لا وارد ہے اور حکم کی بابت مرزا قادیانی یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ:

”ہم بادب عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ حکم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے اس کے ذرا معنی تو کریں۔ ہم تو اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔“

(اعجاز احمدی ص ۲۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۹)

”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے

حضرت ابو ہریرہؓ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں جن کو ہر مسلمان جانتا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ان کی نسبت قابل غور ہیں۔ غالباً اب تو مرزا قادیانی کو بھی معلوم ہو گیا ہوگا۔ (محمد اعجاز علی)

”حق بات یہ ہے کہ ان مسعود ایک معمولی انسان تھا۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۹۶، خزائن ج ۳ ص ۴۲۲)

رسول اللہ ﷺ کی معراج شریف کے متعلق مرزا قادیانی حسب ذیل اپنا اعتقاد ظاہر کرتا ہے کہ: ”سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے۔“ چند سطروں کے بعد کہتا ہے کہ: ”اس قسم کے کشفوں میں خود مولف صاحب کا تجربہ ہے۔“ (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۷۷، حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) (آنحضرت ﷺ کی معراج مرزا قادیانی کی معراج کے برابر ہے؟)

مرزا قادیانی رسول اللہ ﷺ کی بابت حسب ذیل گستاخانہ کلمہ لکھتا ہے کہ: ”اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کا ملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبہوش کشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کی ستر باغ کے گدھے کی کیفیت کھولی ہوئی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی تیسک وحی الہی نے اطلاع دی ہو اور نہ لایۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور مشابہہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قوی کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا قادیانی اپنے نہ ماننے والوں کی بابت حسب ذیل حکم دیتا ہے: ”ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں۔ بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ یعنی حضرت ﷺ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں۔ بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشین گوئی کی۔ ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچ گئی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔ کفر و قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ وہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا۔“

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ: ”اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“

(حقیقت الوحی ص ۷۸، ۷۹، ۸۰، خزائن ج ۲ ص ۱۸۵، ۱۸۴)

”اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ کذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے جس کی بناء ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر رکھا ہے اور ہم بھی باتناغ شریعت کافر کے نام ہی سے پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت: ”لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا“ قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم

اس کی نسبت نجات کا قسم دیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمیں اس میں دخل نہیں۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۸۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۶)

مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کے سوال کے جواب میں لکھتا ہے۔ سوال معہ جواب نقل کرتا ہوں:

”سوال حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گوارا اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان دونوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں۔ صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔ لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔ الجواب: یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والوں کو دو قسم کا انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

”پس یاد رکھو کہ جیسا مجھے خدا نے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ: ”امامکم منکم“، یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں انکی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل خط ہو جو بائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا ہے اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔“

(اربعین نمبر ۳۸ حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۴۱۷)

”سب سے پہلے میں وہ عبارت درج کرتا ہوں جو حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی قادیانی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اس خط میں درج ہے جو آپ نے عبدالحکیم کے جواب میں لکھا ہے۔ وہ ہذا۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزار ہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راست بازوں سے خالی ہیں تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال کر لینا چاہئے کہ وہ ہزار ہا یہود و نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے وہ راست بازوں سے خالی نہیں۔ بہر حال جب کہ خدا نے مجھے ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔“

چند سطروں کے بعد عبارت مذکورہ بالا کی شرح مرزا محمود مذکور الصدر یوں کرتا ہے کہ:

”اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتیں نکلتی ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہنچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی

لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تکفیر میں جدوجہد کی ہے۔ بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کے مستحق ہے۔ رسالہ تحفید الاذہان نمبر ۴ ج ۶ ص ۱۳۵ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء میں یہ عبارت موجود ہے۔ میں ایک اور حوالہ درج کرتا ہوں جس میں آپ نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کا فخر ظہرایا ہے۔ چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ میں صفحہ ۱۸ میں اس سوال کے جواب میں کہ چونکہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور میں نہیں آئی ہے اور وہ تین لاکھ آدمی کا حضرت کے سلسلہ میں داخل ہونا گویا دریا میں ایک قطرہ ہے۔ پس اگر تاثیر بین کے ظہور تک کوئی بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے میں توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہیں۔ فرماتے ہیں کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے۔ اب ہر ایک دانا اور عقلمند انسان دیکھ سکتا ہے کہ سائل نے اپنے سوال میں کس قدر شرائط لگائی ہیں کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہیں مانتا اور آپ کا انکار بھی نہیں کرتا اور محض اطمینان کے لئے بیعت میں توقف کرتا ہے تو اس کی نسبت کیا فتویٰ ہے۔ جس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے اور منکر کا حال اوپر کے فتوے میں جو حقیقت الوحی سے نقل کیا گیا ہے درج ہے۔ یعنی اسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا جو آپ کو کافر کہتا ہے۔ پس نہ صرف اس کو جو آپ کو کافر تو نہیں کہتا مگر آپ کے دعوے کو نہیں مانتا۔ کافر قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن ابھی بیعت میں اسے توقف ہے۔ کافر قرار دیا گیا۔ پس سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ میں کس قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی چاہتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہندو رسول اللہ ﷺ کو سچا مانے اور دل میں اقرار بھی کرے اور ظاہر طور سے انکار بھی نہ کرے۔ ہاں بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھلم کھلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے بھی مسلمان کہیں بھی نہیں سمجھتے اور شریعت اسلام کہیں اس کے ساتھ ناتے رشتے کو جائز نہیں رکھتی۔ یعنی اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کو بیاہ دینے کی اجازت نہیں دیتی۔ پس اسی طرح غیر قادیانی کا حال ہے۔ جو حضرت حضرت کو دل میں سچا بھی جانتا ہے۔ لیکن ابھی بیعت کرنے میں تردد ہے۔“

(رسالہ تحفید الاذہان نمبر ۴ ج ۶ ص ۱۳۰ تا ۱۳۱ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

اسی تحفید الاذہان ص ۱۲۲ میں ہے: ”جب تبت اور سویٹزر لینڈ کے باشندے رسول اللہ ﷺ کے نہ ماننے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کے نہ ماننے سے کیونکر مومن ٹھہر سکتے ہیں۔“

(تحفید الاذہان نمبر ۴ ج ۶ ص ۱۳۲ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

”جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہتا ہے تو پھر آپ کی بیعت کا فائدہ ہی کیا ہو۔“ (ایضاً) واضح ہو کہ رسالہ تحفید الاذہان مذکورہ حکیم نور الدین خلیفہ مرزا غلام احمد قادیانی مذکور کی اجازت سے چھپا ہے۔ اس کا ذکر اسی رسالہ میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

اقوال مذکورہ بالا سے مفصلہ ذیل دعوے بخوبی ظاہر ہیں:

دعویٰ الوہیت، دعویٰ نبوت و رسالت۔ اپنی ذات کو موجب تخلیق عالم کہنا۔ رحمۃ للعالمین کا وصف اپنے لئے

ثابت کرنا۔ دعویٰ معصومیت۔ مقام محمود کا اپنے کو مستحق جاننا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی سے اپنے کو تمام شان میں افضل کہنا۔ دشنام دی نبی۔ تذلیل و تحقیر نبی۔ انکار معجزہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اظہار معجزہ میں نجار اور مسریم دال قرار دینا۔ اکثر انبیاء علیہم السلام سے اپنے معجزات کو زیادہ سمجھنا۔ اپنے الہام اور برغم خود اپنے وحی کو قرآن مجید کی مثل قطعی اور یقینی سمجھنا۔ تحقیر احادیث نبویہ۔ احادیث کے رد و قبول میں خود مختار ہونا۔ اپنی ادعائی وحی کے مقابلہ میں احادیث نبویہ ﷺ کو معاذ اللہ ردی کی طرح پھینک دینا۔ سب صحابہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ و حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ و دیگر جمیع اصحاب و ازواج و اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و جمیع آئمہ مجتہدین امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ و امام شافعیؒ و امام احمدؒ و امام بخاریؒ و غیر ہم و جمیع فقہاء و محدثین و مفسرین امت محمدیہ ﷺ و جمیع آئمہ طریقت غوث الاعظم حضرت جیلانیؒ و حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ و حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ و حضرت شیخ شہاب الدین سروردیؒ و غیر ہم و جمیع ابدال و اقطاب و اولیاء اللہ و اخبار امت محمدیہ ﷺ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اپنے کو افضل سمجھنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ ثابت کرنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کہنا۔ اپنے غیر معتقد کو کافر کہنا۔ خواہ سکفر ہو یا مکذب متروک ہو یا خاموش اور خالی الذہن بلکہ جو شخص دل میں معتقد ہو اور زبان سے انکار بھی نہ کرتا ہو صرف بیعت میں کسی مصلحت سے تاخیر کرتا ہے اس کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھنا۔ سوائے کل اہل اسلام سے بلکی قطعی تعلق صریح و شدید حکم دینا۔ اپنے غیر معتقدین کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قطعی کہنا وغیرہ وغیرہ اس قسم کے اقوال مرزا قادیانی کی تمام تصانیف میں بکثرت موجود ہیں۔

جس شخص کے ایسے عقائد و اقوال ہوں:

۱۔ اس کے خارج احاطہ اہل سنت والجماعت اور احاطہ اسلام سے ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردید نہیں ہو سکتا۔ لہذا مرزا قادیانی اور کے جملہ معتقدین درجہ بدرجہ مرتد و زندیق طحہ کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں۔

۲۔ معتقدین مرزا قادیانی مذکور کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ شرعاً ہرگز درست نہیں ہے۔ مسلمانوں کو ضروری اور لازم ہے کہ مرزائیوں کو نہ اسلامی سلام کریں اور نہ ان سے رشتہ قرابت رکھیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں۔ نہ ان سے محبت اور نہ الفت رکھیں اور نہ ان کو اپنے اسلامی جمعوں میں شریک ہونے دیں اور نہ ان کی مجلسوں میں اہل اسلام شریک ہوں۔ جس طرح سے یہود و نصاریٰ ہندو سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں۔ اس سے زیادہ مرزائیوں سے الگ رہیں۔ جس طرح سے بول و براز سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

۳۔ کسی مرزائی کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہے جیسا یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے پیچھے۔

۴۔ مرزائیوں کو نماز پڑھنے یا دیگر مذہبی احکام ادا کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت اور اہل اسلام اپنی مسجدوں میں ہرگز نہ آنے دیں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی مسجد میں اپنی عبادت کرنے کی اجازت دینی ایسا ہی ہے جیسے

ہندوؤں کو مسجد میں پوجا کرنے اور یہود و نصاریٰ کو فرائض مذہبی ادا کرنے کی اجازت نہ دے۔

مذکورہ بالا اقوال کفریہ کے ملاحظہ کے بعد کائنات میں نصف النہار ظاہر ہو گیا کہ مرزائیوں کی تکفیر میں اب نہ کسی قسم کی تاویل کی گنجائش ہے نہ کوئی صورت ان سے اسلامی اور مذہبی تعلقات باقی رکھنے کی اور بھی وجہ ہے کہ ان کو مسجد میں نہ آنے دینے کا شرعاً حکم ہے۔ ”ومن اظلم من منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ“ سے شاید کسی کو یہ شبہ ہو کہ مرزائیوں کو مسجدوں میں نہ آنے دینے کا حکم اس کے مخالف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اول تو تفسیر کی کتابوں پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث خاص سے اس کو زیادہ تعلق نہیں۔ تفسیر مدارک ج ۱ ص ۵۵ تحت قول: ”ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ“۔ ”یذکر فیہا اسمہ“ میں مذکور ہے: ”والسبب فیہ طرح النصاری فی بیت المقدس الاذی ومنعہم الناس ان یصلوا فیہ او منع المشرکین رسول اللہ ﷺ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبہ“۔ یعنی اس آیت کی شان نزول میں دو سبب بیان کئے جاتے ہیں۔ یا تو یہ کہ عیسائی دوسرے لوگوں کو بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ یا یہ کہ عام حدیبیہ میں سر در کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجد حرام سے روکا گیا تھا۔ تو چونکہ مسلمان مساجد سے روکے جاتے تھے اس آیت نے اس کو منع فرمایا اور یہاں اس کا بالکل عکس ہے۔ یعنی ان لوگوں کو مساجد میں عبادت کرنے سے روکتے ہیں جو کہ کافر ہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی قابل غور ہے کہ اس آیت کو اپنے عموم کامل پر رکھنا بھی صحیح ہے یا نہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو منع عام ہے جس میں یہود و نصاریٰ آتش پرست، بت پرست، پاک اور ناپاک سب ہی داخل ہی۔ نہ کسی مذہب کی تخصیص نہ کسی شخص کی خصوصیت۔ اس کے بعد: ”ان یذکر فیہا اسمہ“ موجود ہے جس میں ذکر مطلق ہے تو اگر سیاق سے قطع نظر کر کے اس آیت کا عموم علی حالہ رکھا بھی جائے تو معنی یہ ہوئے جاتے ہیں کہ کوئی شخص ہندو ہو یا آریہ عیسائی ہو یا یہودی جب ہو یا ظاہر مسجد میں ذکر خدا سے نہ روکا جائے۔ خواہ وہ سگھ بجا کر رام رام کرے یا گھنڈہ بجا کر سری کرشن جی کی مورتی رکھ کر پوجا کرے یا سیتا جی کی۔ خدا کو عیسیٰ کا باپ کہہ کر یا عزیر کا۔ سرسری نظر میں بھی یہ معنی ایسے ہیں کہ ان کا بطلان محتاج دلیل نہیں۔ اس لئے یہ متعجب ہو ہی گیا کہ اس آیت کے معنی ایسے عام نہیں ہو سکتے۔ جس میں کفار بھی داخل ہو جائیں۔ ورنہ پھر وجہ تخصیص کی کیا ہو سکتی ہے اور کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ عیسائی اور یہود تو ہماری مسجدوں میں اپنے طور سے عبادت نہ کرنے پائیں۔ مگر مرزائی جو یقیناً مرتد ہیں (والممرتد اشد من الکافر) مستحق ہیں کہ ہماری مسجدوں میں عبادت کر سکیں۔ علاوہ ازیں دوسری آیت پر بھی غور کرنا چاہئے۔

ایک جگہ فرمایا جاتا ہے کہ: ”ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاہدین علی انفسہم بالکفر“۔ توبہ ۱۸۔ ”(صاحب معالم التنزیل ج ۲ ص ۷۰) اس کے تحت فرماتے ہیں کہ: ”فمن کان کافراً باللہ فلیس من شانہ ان یعمروا“۔ یعنی جو شخص کافر ہو اس کو مسجدوں میں عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں۔ شاہدین علی انفسہم بالکفر! تو ایسی کھلی ہوئی دلالت کر رہا ہے کہ جس میں کوئی صورت ہی گنجائش کی نہیں۔ دوسری اور آیت صراحۃً حکم دیتی ہے کہ مسجد میں غیر مسلم لوگوں کو عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں ہے۔ وہو مذہب: ”انما یعمروا مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر“۔ ”مساجد کو بجز مومنین کے اور کوئی شخص آباد نہیں کر سکتا۔ اب کونا شبہ باقی رہ

سکتا ہے کہ غیر مسلم مسجد کے بالکل مستحق نہیں۔ احادیث میں مستقل طور سے اس شبہ کا ازالہ موجود ہے۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے: ”قد سمعت رسول اللہ ﷺ ان عمار بیوت اللہ ہم اهل اللہ عزوجل ۰ طبرانی اوسط ج ۲ ص ۵۸ حدیث نمبر ۲۵۰۲ باب من اسمہ ابراہیم ۰“ ”مسجد کے آباد کرنے والے صرف مسلمان ہی ہو سکتے ہیں“ اس سے جس طرح مساجد میں عبادت کرنے والوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں عبادت کرنے کا حق صرف مسلمانوں ہی کو حاصل ہے اور یہ بات محتاج اعادہ نہیں کہ مرزائی کسی صورت سے مسلمان کہلائے جانے کے مستحق نہیں۔ روایات حدیث کا اگر تفصیل کیا جائے تو اس مضمون کی احادیث کثرت پلے گی جن سے اس حدیث سے زیادہ تصریح کے ساتھ ثابت ہوگا کہ غیر مسلم لوگوں کو مسجد میں عبادت کرنے کا حق بالکل حاصل نہیں۔ لیکن غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ کلیہ بھی قابل تسلیم نہیں ہے کہ مساجد سے کسی مسلمان کو روکنا منع ہے۔ اس واسطے کہ فقہ کی روایات احادیث کتب میں اس کلیہ کا خلاف صریح موجود ہے۔

مثلاً ایک حدیث کا مضمون ہے کہ: ”من اكل هذه الشجرة يعنى الثوم فلا يقربن مسجدنا ۰ بخاری ج ۱ ص ۱۱۸ باب ماجاء فى الثوم“ ”یعنی بسن کھا کر مسجد میں نہ آنا چاہئے“ دوسری روایت میں بایں الفاظ مروی ہے: ”عن عمر بن الخطاب لقد راثيت رسول اللہ ﷺ اذا وجد ريحهما (البصل والثوم) من الرجل فى المسجد امر به فاخرج الى البقيع ۰ مسلم ص ۲۱۰ ج ۱ باب نهى من اكل الثوما او بصلاً..... نسائی ص ۷۳ ج ۱ باب من يمنع من المسجد ابن ماجه ص ۷۱ باب من اكل الثوم فلا يقربن المسجد ۰“

خلاصہ اس روایت کا یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کسی ایسے شخص کو موجود دیکھتے ہیں جو بسن یا پیاز کھا کر آیا ہو تو اس کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے۔ جب خود سرور کو بسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امر سے بعض صحابہ ان باتوں پر بھی نکال دیئے جاتے تھے تو اس بنا پر جو لوگ نہ صحابہ نہ تابعین نہ تبع تابعین نہ مسلمان بلکہ یقیناً مرتد ہیں وہ کس طرح نہ نکال دیئے جائیں۔ فقہ کی روایات دیکھی جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے مسلمان بھی مسجد سے نکال دیئے جاسکتے ہیں۔ شامی میں ہے:

”قال الامام العيني فى شرحه على صحيح البخارى قلت علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين ولا يختص بمسجده عليه الصلوة والسلام بل الكل سواء لرواية مساجد نائبالجمع ويلحق بما نص عليه فى الحديث كل ماله رائحة كريهة مأكولاً او غيره وانما خص الثوم هنا بالذكر وغيره ايضاً بالبصل والكراث لكثرة اكلهم لها وكذلك الحق بعضهم بذلك من بقية بحرا وبه جرح له رائحة وكذا القصاب والسماك والمجدوم والابرص اولى بالاحلاق باب احكام المسجد ص ۴۴“ ”اسی کے دوسرے صفحہ پر ہے: ”قال فى القنية وكذا اهل المحلة ان يمنعو من ليس منهم عن الصلوة فيه اذا ضاق بهم المسجد ۰“

احادیث مذکورہ اور روایات مسطورہ سے بخوبی واضح ہو گیا کہ بعض امور کی بنا پر مسلمان متقی کو بھی مسجد سے روک سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ کافر۔ جب یہ کلیہ ہر مسلمان کو مسجد میں نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے غلط ہوا تو یہ کہنا کہ ہر شخص کو مسجد میں عبادت کا حق حاصل ہے کس قدر صریح غلطی ہے۔

۵..... مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ قصبہ قادیان ضلع گورداسپور احاطہ پنجاب کا باشندہ تھا۔ اس لئے اس کے معتقدین کو قادیانی کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ اپنی جماعت کو احمدیہ جماعت کہتے ہیں۔ مگر اہل اسلام مرزائی اور قادیانی کہتے ہیں۔ اگر اہل سنت والجماعت فرقہ غلامیہ کہیں تو مناسب ہے اور اُن لوگوں کو جماعت شیطانیہ اہلبیہ کہا جائے تو شرعاً درست ہے۔ محمد المدعو بالہول وغیرہ مدرس دارالعلوم دیوبند ۱۲ صفر ۱۳۳۱ھ و زسہ شنبہ

(کل جوابات صحیح ہیں) مرزا علیہ ماستحقہ کے عقائد و اقوال کا امور کفریہ ہونا ایسا بدیہی مضمون ہے کہ جس کا انکار کوئی منصف فہیم نہیں کر سکتا۔ جن کی تفصیل جواب میں موجود ہے۔ بندہ محمود غنی عنہ دیوبند صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند واقعی مرزا اور اس کے متبعین کے کفر والحادی میں کچھ تردد و شک نہیں۔ ان کی تکفیر علمائے حقانی پر ضروری ہے۔ تاکہ عوام ان کے مکائد سے محفوظ رہیں۔ تمام اہل اسلام پر یہ بات ضروری ہے کہ ان سے بالکل مجتنب رہیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں اور نہ ان کو اپنی مساجد میں داخل ہونے دیں اور نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں اور نہ ان کو مقابر میں دفن کریں۔ غرض تمام امور میں ان سے علیحدہ رہیں۔ بندہ محمد حسن غنی عنہ مدرس مدرسہ عربی اسلامی دیوبند!

(الاجوبۃ کلھا صحیحہ)..... بشیر احمد عفا اللہ عنہ۔ دارالعلوم دیوبند

بے شک مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ نے اپنی جانب سے دین متین کے ہدم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور علانیہ ضروریات و قطعیات شریعت محمدیہ کا جو داور انکار کیا ہے۔ ایسے شخص کے کفر میں اگر تردد کیا جائے تو کفر اور اسلام میں امتیاز باقی نہ رہے۔ واللہ متم نورہ ولوکہ الکافرون! محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم دیوبند!

(الاجوبۃ کلھا صحیحہ) مرزا کی تحریرات سے ادعائے نبوت ظاہر ہے۔ میلہ وغیرہ نے یہ دعوے بھونڈے طور سے کیا تھا۔ مرزا نے ایچ پیج سے وہی فتنہ ہے۔ لیکن یہاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے۔ دین فروشی کی بہت سی صورتیں ہیں۔ کوئی کسی کا تابع ہو کر دین سے پھرا۔ مرزا نے ایک نیا طریق نکالا اور خود نبی بنے۔ ارتد کیا مگر پردہ سے مگر بالآخر چھپ نہ سکا۔ ہندوستان میں اور بھی مدعی نبوت ہوئے مگر مرزا نے سب کو مات کیا۔ علیہ ماعلیہ۔ خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ خادم دارالعلوم دیوبند!

جوابات بالکل حق ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ معتقدین قطعی کافر و مرتد ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے جملہ مراسم اسلامی کو ترک کرنا چاہیے۔ اس پر مرتدین کے جملہ احکام جاری ہونے چاہئیں۔ بندہ مرتضیٰ حسن غنی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند ضلع سہارنپور!

الاجوبۃ کلھا صحیحہ!..... احقر الزماں گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند!

ہذہ الجواب صحیح!..... نور حسن شاہ النبی

ذالك حق صريح فما ذالك بعد الحق الا الضلال! احقر محمد احسان اللہ خان غنی عنہ دارالعلوم دیوبند
نجیب آباد مسکن۔

الجواب حق صحیح۔..... عبدالرحمن پورینوی

الجواب صحیح۔..... نصیر الدین کوہاٹی غنی عنہ

الجواب صحیح من شك فيه فقد خطاء!..... محمد ادریس غفرلہ سکروڈی ضلع سہارنپور

جواب درست ہے..... عبدالمسیح مدرس مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح۔..... احمد امین غنی عنہ

جوابات کل حق صحیح ہیں۔..... احقر محمد علی انظر غنی عنہ بلیاوی

جوابات حق صحیح ہیں۔..... بندہ عزیز الرحمن غنی عنہ مفتی مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند ۱۲ صفر ۱۳۳۱ھ

جوابات حق صحیح ہیں۔..... محمد ابراہیم غنی عنہ بلیاوی مدرس دارالعلوم دیوبند

الاجوبة كلها صحيحة!..... باز محمد متوطن ذریہ اسماعیل خان

من قال سوا ذالك قد قال محالاً!..... محمد ادریس کمر لائی

الجواب صحیح۔..... بندہ عزیز الرحمن نظام پورے

الجوابات صحيحة فماذا بعد الحق الا الضلال!..... محمد شفیق پنجابی

الجواب صحیح۔..... احقر محمد رئیس الحق بہاری غنی عنہ عظیم آبادی

الجواب صواب۔..... بندہ نسیم الدین مسکن نگلی

جوابات حق صحیح ہیں۔ ایسے شخص کے کفر و الحاد میں کیا تامل ہو سکتا ہے جس کو خدا کا فر کہے۔ اس کا کفر کیونکر نہ

تسلیم کیا جائے اور مسلمان اس سے پھر کیونکر تعلق و مراسم اسلامی باقی رکھنے جائز تسلیم کریں گے۔ خدا ایسے شخص کے اثر بد

سے ہر مسلمان کو محفوظ مامون رکھے کہ جو نہ خود ہی خراب ہو بلکہ سینکڑوں بنی نوع انسان کو اپنے ساتھ لے کر ڈوبا ہو۔

مسلمانوں کو اس کے معتقدین و ہوا خواہوں سے پرہیز کرنا سخت ضروری اور لازمی ہے۔ جب ان کے ساتھ مراسم قائم

کرنے ایسے ہیں جیسے اور ہندوؤں کے ساتھ تو بالکل ان کو اس کا مصداق سمجھنا چاہئے: "ان الذین کفروا لوان لهم

مافی الارض جمیعا ومثله معه لیفتدوبه من عذاب یوم القیامة ماتقبل منهم ولهم عذاب الیم"

یریدون ان یخرجوا من النار وما هم بخارجین منها ولهم عذاب مقیم" المائدہ ۳۷.....

احقر الرحمن بندہ سید حسن غنی عنہ حسینی چاند پوری مدرس دارالعلوم دیوبند!

الاجوبة كلها صحيحة بلا مرتبه۔ فی الواقع مرزا اور ان کے معتقدین ایسے ہی ہیں۔ ان سے پرہیز

کرنا ضروری امر ہے۔..... احقر الرحمن نبیہ حسن!

بے شک مرزا غلام احمد کا فر اور مرتد ہے۔ مسلمانوں کو اس سے اور اس کے تمام معتقدین سے ہر طرح پرہیز کرنا

چاہئے۔ وہ اور اس کے معتقد گمراہ اور دوزخی ہیں۔ مرزا وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں میں اختلاف کی ایسی زبردست دیوار قائم کر دی کہ مسلمانوں کی ترقی نہ ہو سکے اور ان کا شیرازہ منتشر ہو گیا۔ مرزا مرتد ہے اور اس کے معتقدین بھی مرتد ہیں اور مرتد اور مرتدہ کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی سب ایسے ہیں جن کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔.....

..... کتبہ احمد حسن غفرلہ ذوالمنن متوطن کیرانہ مدرس دارالعلوم دیوبند

لاریب مرزا غلام احمد کافر ہے۔ اس کے سارے متبعین گمراہ اور جہنمی ہیں۔ ان سے کسی قسم کا اسلامی برتاؤ کرنا جائز نہیں۔ اس کی پختی چیزیں باتوں یا لہجے دار تحریروں میں جو لوگ گرفتار ہو گئے ان کے حال سے سمجھداروں کو عبرت حاصل کرنی زیبا ہے۔ بعض ان لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لکھے پڑھے کہلائے جاتے ہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر قلب الانسان بین اصعبی الرحمن! کی پوری تصدیق کرنا پڑتی ہے۔ ایسے دلائل قاطعہ کے ہوتے ہوئے جب لوگوں نے مرزا نہ کوڑ کو نبی کہنے میں تامل نہ کیا تو اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ وہ جال کو خدا کہنے میں بھی ایسے ہی لوگ سبقت کریں گے۔ لہذا یہی نہیں کہ مرزا نہ کوڑ کے جمیع متبعین سے اسلامی طریقہ کی شرعاً حرمت ثابت ہے۔ بلکہ ان کی حالت کو دیکھ کر خداوند عالم سے التجا کرنی ضروری ہے کہ وہ سارے مسلمانوں کا انجام بخیر کرے اور ایسے قصر ضلالت میں گرنے سے بچائے۔ آمین۔.....

..... خادم الطلب محمد اعجاز علی بریلوی غفرلہ مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ دیوبند

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر اور ارتداد میں ذرا شک و شبہ نہیں۔ تمام مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور خلفاء اور اس کی تمام تصانیف اور تحریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ ورنہ سخت مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس سے مسلمانوں کو سخت مضرت پہنچی ہے۔..... فقط! محمد شفیع بڑھانوی

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام متبعین بے شک مرتد کہے جانے کے قابل ہیں۔ پس جو احکام مرتد کے ہیں وہ بلاشبہ ان پر جاری کئے جائیں گے۔ یعنی حاکم اسلام جبر کرے گا اگر اپنے اقوال و عقائد سے وہ تابع ہو گئے تو نہیں۔ ورنہ بادشاہ اسلام پر ضروری ہے کہ انہیں سخت سزا دے اور ان کے ذبیحہ یا شکار کا کھانا یا معاملات مناکحت و قرابت بھی جائز نہیں اور علی ہذا کسی معاملہ میں ان کی شہادت بھی لینے جائز نہیں اور اگر وہ مرجائے یا دوسری صورت پیش آئے تو مسلمان وارث اس کے اسلام کے زمانہ کا وارث ہو سکتا ہے اور ارتداد کے زمانہ کا نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!..... کتبہ محمد عبدالماجد ہنگوے

اصاب الحیب۔..... قاضی محمد غلام یحییٰ اعفی عنہ متوطن عسلی ضلع میاں والی۔ (پنجاب)

هذه الاجوبة المذكورة صحيحة لاشك فيها!..... عبدالوہاب ضلع کوہاٹ۔

الامر هكذا!..... علی صغیر غفرلہ اعظم گڑھی۔

كل واحد من الاجوبة صحيح حق صريح لاریب فيه!..... بندہ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ بارہ بنگی۔

لاشك في كفرهم وارتدادهم ومرقوا من الدين كما يمرق السهم من الرمية لادعائهم

خلاف المنصوص القاطعة التي هي قطعية الثبوت والدلالة!..... العبد محمد جان الغزالي الروي۔

الجواب حق۔.....محمد منیر چانگانی

الجواب هو الصحيحة!.....بندہ یحییٰ در بھگوی

اقوال المرزء القادیان ومن تبعه کافر بالا قوال المذكورة!.....محمد قربان بخاری

الجواب صحیح۔.....محمد رضا غفرلہ منی پورے

الجواب صحیح۔.....بندہ اسماعیل نواکھالی ثم الدولت پوری

المجیب مصیب۔.....طفیل احمد شیر کوٹی

الجواب صحیح۔.....محمد ابراہیم غنی عنہ بردوانے

الجواب صحیح۔.....محمد عبید اللہ سیالکوٹی مولوی فاضل

الجواب صحیح المجیب نجیح۔.....بندہ غلام رسول ملتانی غنی عنہ

الجواب صحیح۔.....بندہ عبدالحکیم نواکھالی

الجواب صحیح۔.....محمد ابراہیم ضلع میاں والی خاص چکڑالہ

الجواب حق صریح۔.....بندہ عزیز اللہ غنی عنہ نواکھالی

الجواب صحیح۔.....نذیر حسین امرہ ہوی

الجواب صحیح۔.....محمد رمضان ضلع شاہ پور

فرقہ قادیانی میں ادعای نبوت و مسیحیت علانیہ طور سے کیا گیا ہے جو صریح نصوص کے مخالف ہے۔ صریح نص جیسے آیت ختم النبین اور حدیث صحیح انما خاتم النبیین الانبی بعدی موجود ہے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام بھی صریح حدیث مسلم شریف وغیرہ سے ثابت ہے۔ ان نصوص میں تاویل کرنے والا ضال و مضل ہے اور جو شخص صریح نصوص کا منکر ہو وہ کافر ہے۔.....منصور علی غنی عنہ (مصنف فتح المبین)

الجوابات حق لافیهما شک!.....سید شریف ہزاروی

الجواب حق۔.....سعادت علی غنی عنہ گکینوی

الجواب هو الصحيح۔.....محمد عبداللہ غنی عنہ بنوی

الجواب الصواب۔.....محمد بہرام ہزاروی

الاجوبة صحيحة۔.....محمد خالد البصری العربی

قد اصاب من اجاب۔.....احقر العلماء سلطان محمود ساکن کوٹھیالہ شیخان ضلع گجرات

المجیب مصیب لاریب فیہ۔.....غلام مصطفیٰ راولپنڈی

الجواب صحیح۔.....عیسیٰ خان پشاوروی

الاجوبة كلها صحيحة۔.....احقر محمد صدیق غنی عنہ شاہ پوری

ہو مصرح فی الکتاب المعتمرۃ جملہ اہل اسلام کو چاہئے کہ مرزا قادیانی کو مع اتباع اس کے اسلام سے خارج سمجھیں اور ان کے ساتھ مناکحت اور موالات کو حرام اور خلاف شریعت جانیں۔ ہذا الجواب والموافق للسنة والكتاب فقط۔۔۔ حررہ سید دیانت حسین غفرلہ مدرس مدرسہ انوار العلوم رام پور۔

بے شک مرزا قادیانی کے بہت سے عادی اور بکشت ایسے اقوال موجود ہیں جو نہ کفر تک پہنچتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتابوں پر نظر رکھنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ واللہ اعلم! محمد کفایت اللہ عنائتہ مولانا مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

محمد قاسم۔۔۔ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

ضیاء الحق۔۔۔ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی مہر مدرسہ امینیہ دہلی

اتقار حسین۔۔۔ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

محمد امین۔۔۔ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

محمد عبد الغفور۔۔۔ دارالافتاء مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

انجیب مصیب۔۔۔ محمد عبدالمنان مدرس مدرسہ فتح پوری

الجواب صحیح۔۔۔ سیف الرحمن غنی عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی

الجبیب مصیب۔۔۔ محمد عالم مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی

الجبیب مصیب۔۔۔ قطب الدین مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی

اصاب من اجاب هو المصوب۔۔۔ محمد پر دل صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نعمانیہ دہلی

سوال نمبر ۱۰ کے جواب میں مجیب مصیب نے جس قدر عبارتیں کتب مرزا قادیانی سے نقل کی ہیں وہ قطعاً سراسر ہدایات ہیں۔ ان کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی منجملہ ان کذابین کے ہے جو دجال موعود سے پہلے دعاۃ دجال بن کر نکلیں گے۔ اس پر شہادت یہ ہے کہ خود مسیح موعود بن بیٹھا۔ لیکن یہ نہ سوچا کہ کجا مسیح دجال کجا مسیح رسول ذوالجلال۔ ہل یستوی الظلمات والنور!

اس کو مسیح بن کر مسلمانوں کو یہ دھوکہ دینا تھا کہ واقعات مسیح علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام اور دجال کو بھول جائیں اور اس کا یہ شیطانی کید اور ولہانے مکر چل جائے جو کچھ بارگاہِ صمدیت میں کفریات کہے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام و حضرت امام حسین و صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے متعلق دریدہ وئی اور سفاکی کی ہے۔ اس کو دیکھتے مجیب مصیب کے حق میں نہایت خلوص قلب سے یہ جملہ دعائیہ بے اختیار زبانِ قلم سے نکلتا ہے کہ جزاہ عنی وعن جمیع المفتین!۔۔۔ کتبہ ابو الفضل محمد حفیظ اللہ غنی عنہ مدرس اعلیٰ مدرسہ ڈھاکہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و اقوال حسب نقل مجیب صاحب کچھ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ ان کو دیکھتے چپ رہا نہیں جاتا ہے۔ مجیب پر از حیثیت نے تیغِ قلم سے جو کچھ کام لیا ہے محض بہ تقاضائے حجت اسلام ہے۔ واللہ ینصر الدین ومن ینصر الدین!۔۔۔ حررہ محمد مصباح الدین مدرس فی مدرسہ ڈھاکہ۔

بسملة وحمدلة الحمد لاهله والصلوة لاهلها جواب المجيب مثاب ويقال جاء الحق وزحق الباطل وويل للقادياني الغلmani بالقول القاتل الا انهم هم الكفرة الفجرة ولكن لا يشعرون بالعقائد الفاسدة الفاسقة بئسما اختر عوا واهتلكوا به انفسهم ان يكفرو بما انزل الله وبما اخبر به رسول الله ﷺ الا انهم هم المصدق لقول رسول الله ﷺ يكون في آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فايكم وايهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم رواه مسلم ص ۴ باب النهي عن الرواية عن الصنعاء والا حيتاط في تحملها مروجه كتاب ص ۱۰ مقدمه مسلم ج ۱ وعن عبدالله بن عمرو ابن العاص قال ان في البحر شياطين مسجونة اوثقها سليمان بن داود يوشك ان تخرج فتقرأ على الناس قرآناً (وما هو بقرآن بل تغربه عوام الانسان) رواه مسلم حرره العاصي ابو محمود محمد الرحمن

السندي مولى او مسكن الديوبندى تلميذ المدرس الاعلى في المدرسة الحمادية الدهاكه!
محب نے مرزا غلام احمد قادیانی کے جو عقائد و اقوال نقل کئے ہیں اگر حقیقت میں اس کے عقائد ایسے ہی تھے تو اس کے اخلاص سنت والجماعت و اسلام سے خارج ہونے میں کسی کو کچھ شک و تردد نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور تخریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ واللہ اعلم!..... کتبہ محمد عبدالرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔

نعم الاجوبه صحيحة والقادياني المذكور استحق الكفر ودعاويه باطلة بلا ريب!
حرره ابو جعفر اختر الدين المدرس في مدرسة دھاکہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و اقوال کے بارہ میں محب صاحب نے جو عبارتیں تحریر کی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی مذکور بالا ریب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مسلمانوں کو اس کے تمام متبعین اور تصانیف سے ہر طرح پرہیز کرنا لازم ہے۔..... حرره محمد عبدالغنی عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔

الجواب صحیح..... عبدالجبار قاضی کولٹولہ کلکتہ۔

جوابات صحیح ہیں۔ اس لئے کہ اہل سنت میں داخل ہونے سے تو خود مرزا قادیانی کو انکار ہے۔ سنت کی بابت تو ان کا یہ خیال ہے کہ اهل النخل شئى بعد احياء ربنا . فاقى حديث بعده نتخير! جماعت سے ان کا یہ خطاب: اخذنا من الحى الذى ليس مثله . وانتم عن الموتى رويتم ففكروا . اعجاز احمدى ص ۶۵ خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹ اب رہا ان کا مسلمان ہونا یا نہ ہونا البتہ مسلمان ہونے کا وہ دعوے کرتے ہیں اور مسلمان ہی ہونے کا نہیں۔ بلکہ نبی ہونے کا اور نبی سے بڑھ کر دعوے ہے مگر اس دعوے میں وہ متردد ہیں کبھی اپنے کو مجدد کبھی خلیفہ کبھی امام کبھی کرشن کبھی نبی اور کبھی مثیل نبی کہتے ہیں اور جوابی نبوت کے دعوے میں متردد ہو وہ کاذب ہے اور نبی کاذب یقینی کافر ہے۔ واللہ اعلم!..... ابوالنیر کات عبدالرؤف عفی عنہ دانا پوری۔

مرزا غلام احمد متوفی کے بعض حواریین نے ایک اشتہاری برائی اتمام حجۃ ہم مدرسین مدرسہ عالیہ کلکتہ کے نام بھی

کچھ پہلے بھیجا تھا۔ جس میں مرزا قادیانی کے دعوے مسیحیت و نبوت و رسالت کی تصریح تھی اور چونکہ ان دعاوی کا ماننا منجملہ ضروریات اسلام و ایمان ظاہر کیا گیا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ نبوت و رسالت مستقلہ کا مرزا قادیانی مدعی تھا۔ لہذا اس کا اور اس کے جمیع امت کا امت محمدی سے خارج ہونا یقینی معلوم ہو گیا تھا اور فاضل مجیب کے پرزور اور مدلل تحریر نے تو بالکل اس حتمی مردہ اور اس کے مؤمنین کی بے ایمانی کو اظہر من الشمس کر دیا ہے۔ فجزاکم اللہ خیر الخیراء!.....
.....الراقم محمد یحییٰ سہرامی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

الاجوبة صحيحة . العقائد التي قد صرح بها المرزا في كتبه غير عقائد
الاسلامية لا شك فيها انها من الكفریات فلا ريب في كفر معتقديها . والله
اعلم!..... خادم القوم المدعو بعبدا ل احد عفا عنه (در بھنگوی)
ولله در المجيب المصيب فقد اتى بجوابات صحيحة بلاريب وشك!.....
..... محمد عمر مدرس اول انجمن حمایت اسلام مونگیر۔

الجواب صحیح۔..... محمد یعوب ندوی
الجواب صحیح۔..... محمد عبدالشکور غنی عنہ گورکھپوری ساکن مونگیر
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا!..... ابو الرضوان محمد عبدالرحمن بیڑمولوی ضلع
اسکول مونگیر۔

المجيب مصيب۔..... ابو المعالی بندہ محمد محبوب علی غنی عنہ مدرس دوم ضلع اسکول مونگیر۔
۷۸۶ مرزا قادیانی کے اقوال مذکورہ رسالہ بعضے بدعت قیمیہ شنیعہ اور بعضے کفر ہیں جو سب کا یا کفریات کا معتقد ہو
اس پر حکم کفر کا کیا جائے گا جو بدعیات کا معتقد ہو وہ مبتدع ضال ہے اور دونوں حالتوں میں اہل حق کو ان سے تجنب لازم
ہے۔ جیسا کہ رسالہ میں تفصیل مرقوم ہے۔..... اشرف علی تھانوی ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۹ھ!
الجواب صحیح۔..... بندہ محمد ضرغام الدین غنی عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ فیض آباد۔

رسالہ ہذا کے صفحہ اول میں جو استفتاء مرقوم ہے اس کا جواب مجیب مصیب نے جس قدر بھی ارقام فرمایا ہے
بلاشبہ وہ کل صحیح ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ نے جس قدر کفر و زندقہ ارتداد والحاد کا جال روئے زمین پر پھیلا یا
اس کی نظیر گزشتہ صدیوں میں کم ملے گی۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی
تقتل فتنتان فتكون بينهما مقتلة عظيمة دعوهما واحدة ولا تقوم الساعة حتی یبعث
دجالون کذابون قريبا من ثلاثين کلهم یزعم انه رسول الله . رواه البخاری ج ۳ ص ۱۱۱۳
فی باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر ۳۶۰۹ نسخہ مروجہ ج ۱ ص ۵۰۹ وفی غیرہ
بطریق کثیرہ ومثلہ فی صحیح المسلم ج ۲ ص ۳۹۰ کتاب الفتن وشرائط الساعة وروی الدار
قطنی عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ ان الله عزوجل اختار لی اصحابا فجعلهم

اصحابی واصهارى وانصارى وسيجى من بعدهم قوم ينقصوهم ويسبوهم فان ادركتموهم
فلا تنكحوهم ولا توالكوهم ولا تشاربوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا عليهم . انتهى ! پس مرزا
قادیانی مدعا ہے تمام معتقدین کے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان سب کے کفر و ارتداد میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔
لہذا جملہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ ان سب کے ساتھ وہی برتاؤ و معاملہ اعتقاداً و عملاً کریں اور رکھیں جو کافر اور مرتد کے متعلق
منصوص و مذکور ہیں۔..... فقیر ابوالطاهر ظہور احمد بٹوکى کان اللہ تعالیٰ لہ مدرس جماعت سنہ ۱۳۱۰ ہجری قمریہ عالیہ ہوگی۔

الاجوبة كلها صحيحة والعبارات المنقولة من كتبهم على كفر القادياني وارتداداتبا
عه وجنوده صريحة واللّٰه تعالى سبحانه اعلم . حرره الراجى عفوريه الكريم المدعو بمحمد
سليم عفى الله عنه صدر المدرسين فى المدرسة الهاشمية الواقعة فى مسجد زكريا بمبئى !
ایسے عقائد کے معتقد اور اس کے اتباع کے کفر و ارتداد میں کچھ شک و شبہ نہیں۔ مسلمانوں کو ان سے احتراز کرنا
لازم ہے۔ فقط !..... کتبہ: دین محمد عفى عنہ خادم مدرسہ ہاشمیہ واقع مسجد زکریا بمبئی۔

وللّٰه دبر المجيب اللبيب على ماثبت من العقائد الباطلة لتابعى المسيح الفنجابى! وانا
المسكين مهربالدين الخطيب الكورچوى مدرس المدرسة النظامية عفاالله عنه بمبئى !
لا شك ان المرزائين منحرفون عن الطريق المستقيم! احقر العبيد عبدالحميد بهوپالى
سندیافتہ مدرسہ عالیہ دیوبند صدر المدرسين للمدرسة النظامية حفظها الله !

باسمه سبحانه تعالى شأنه . حمداً لمن جعل لنا شعائر ديننا الحنيف ذرائع قوية الى
سبيل الحق والهدى ونسلم على هادى البر والاحسان . افضل الاساتذة الروحانية
واكمل المعجزات الباهرة فى الورى وعلى آله وصحبه الا خيار ذوى البركات والمعانم الرشيد
كما يتمنى اما بعد ماثبة العلماء الكرام من عبارات الضال المضل عن الصراط المستقيم مرزا
غلام احمد قاديانى فهو دال على انحرافه عن الملة البيضاء التى قال الله سبحانه وتعالى فى
شأنها ان الدين عندالله الاسلام وبتقدير صحة هذه العبارات بانها من معتقدات المسيح
الفنجابى فلا شك فى ارتداده عن الطريق الحق والله سبحانه وتعالى يحفظنا وجميع المسلمين
من مكائد هذه الفرقة الطاغية بحرمة سيد البرية عليه افضل الصلوة واتم التحية وانا العبد
الراجى غفوربى ذى العرش المتين محمد سيف الدين عفاالله عنه رب العالمين خادم المدرسة
النظامية الواقعة فى البمبائى !

ماكتب المجيب اللبيب فهو فيه مثاب ومصيب! كتبہ: القاضى غلام احمد التهاى

المدرس فی المسجد الجامع فی بلدة بمبئی!

الجواب صحیح کتبہ العبد محمد عبد المنعم واعظ وخطیب المسجد الجامعہ بمبئی!

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تابعین سب کے سب بے ایمان اور بد دین ہیں۔ کیونکہ اس کے اقوال مستلزم

کفر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!..... محمد ریاست حسین عفی عنہ رائے بریلی مہتمم مدرسہ رحمانیہ آلہ آباد۔

بے شک اقوال مرزا کے کفر والحاد کو پہنچتے ہیں۔ کسی سمجھدار کو ان پر کفر والحاد کے کسی لزوم میں تامل نہیں ہو سکتا۔

واللہ اعلم بالصواب!..... محمد دین احمد جعفری آلہ آبادی کان اللہ!ہ

جوابات صحیح ہیں۔..... ولی محمد آلہ آبادی مدرسہ سبحانیہ آلہ آباد۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کفر والحاد کے ہیں۔ لہذا اس کے ارتداد میں کوئی شبہ نہیں ہے۔.....

..... ابو سعید سید محمد عبد الحمید مدرس مدرسہ سبحانیہ شہر آلہ آباد۔

لِّلہ درالمجیب لاریب ان القادیانی واتباعه احوال الشیاطین لاشک فی تکفیرهم

اولئک اصحاب النار هم فیہا خالدون . لا تجوز الصلوۃ خلفہم بل یجب علی المسلمین اخراجہم

عن المساجد کتبہ ابوالمکارم محمد عبدالرحمن المتخلص بقیس المدرس فی المدرستہ

السبحانیہ آلہ آباد!

..... لقد اصاب من اجاب!..... سید محمد اعظمؒ کوٹیاوی مدرسہ اسلامیہ۔

صح الجواب بلا رتیاب واللہ اعلم بالصواب!..... محمد حسین منڈاوری آلہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

جوابات صحیح ہیں۔..... عبدالمعبود مدرس مدرسہ اسلامیہ آلہ آباد۔

لقد درینا بما ترشح بقلم المجیب معتمداً واثقاً علی ما اخذ المصیب نمقہ السید نذیرا

حمد وفق له الخیر مدرسہ اسلامیہ الہ آباد۔

الجواب صحیح..... برکت اللہ آلہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

لاریب فی تکفیر القادیانی والحادهم وهم من الخاسرین والضالین لعنة اللہ علیهم

اجمعین۔ حرره محمد متین اعظم گڈھی کولیاوی تلمیذ مولانا حکیم سید نذیر احمد صاحب

سکندر پوری بلیاوی مدرس اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ الہ آباد!

صح الجواب والیہ المرجع والمآب!..... محمد عبد الحمید خان آلہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

لاشک فی کفر القادیانی واتباعه من شک فی کفرهم وعذابهم فقد کفرو لهم عذاب الیم!

محمد رضا خان الہ آبادی مدرسہ اسلامیہ!

..... وما علينا الا البلاغ! رضوان علی غنی عنہ مدرس مدرسۃ الغرباء واقع مسجد شامی مراد آباد۔

فی الواقع اس مہمل عقیدہ والا شخص قطعاً کافر ہے۔..... خادم العلماء والاطباء کبیر الدین غنی عنہ مراد آباد۔

جوابات صحیح ہیں۔..... احقر علی نظر غفرلہ۔

لاریب مدعی نبوت خصوصاً اہل اسلام سے بوجہ صریح تخالف و تحریف نصوص قطعیہ و احادیث نبویہ ﷺ کے کافر و مرتد ہے اور علیٰ ہذا اسی حکم میں اس کے امتی بھی ہیں۔ ان سے اجتناب و ترک تعلقات اہم و ضروری ہے۔.....
..... راقم بندہ ابوالمظفر عبدالرشید غفرلہ بلند شہری۔

الجوابات صحیح..... احمد حسن غفرلہ مدرس دینیات مدرسہ بیوٹ مسلم ہائی سکول مراد آباد۔

الجوابات صحیح..... ابو حامد محمد نصر اللہ غنی عنہ مراد آباد۔

جو عقائد فاسدہ کہ اس رسالہ میں درج ہیں۔ اس کے قائل اور معتقد سے بیزار ہوں اور دونوں کو دائرہ اسلام سے خارج جانتا ہوں اور ایسا شخص پورا اس حدیث کا مصداق ہے کہ جس کی پیشین گوئی مفسر صادق ﷺ نے فرمائی تھی: ”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالسم تسمعون انتم ولا باؤکم فایاکم وایاہم لا یصلونکم ولا یفتنونکم“ مسلم ص ۱۰ ج ۱ مقدمہ “روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ہوں گے آخر زمان میں فریب دینے والے جھوٹے لائیں گے تمہارے پاس حدیثیں کہ نہیں سنیں تم نے اور نہ تمہارے باپوں نے۔ پس بچو تم ان سے اور بچاؤ ان کو آپ سے۔ نہ گمراہ کریں وہ تم کو اور نہ فتنہ میں ڈالیں تم کو۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے بد دینوں کی صحبت اور خلط ملط سے بچیں اور ان سے ہم کلام نہ ہوں اور نہ ان کی کتابیں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کید قادیانی اور اس کے متبعین سے بچائیں۔ بجاہ النبی وآلہ واصحابہ ﷺ!..... فرخ یک غنی عنہ مراد آبادی۔

کسی شخص کے کفر کا فتویٰ دینا کچھ آسان امر نہیں مگر جو شخص نصوص متواترہ قطعی الدلالہ کا منکر ہو اس کے کفر کو مسلمانوں پر ظاہر کرنا حاملان شرع اسلام کا فرض قطعی ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو خدا کے نزدیک ان سے بڑھ کر شاید ہی کوئی ملعون ثابت ہو۔ اسی مجبوری کی وجہ سے مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کے کفر کا فتوے دیا جاتا ہے۔ میں نے خود اس سے سنا ہے کہ وہ بار بار تاکید سے کہتا تھا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ مجھ پر نزول وحی اسی طرح ہوتا ہے جیسے دیگر انبیاء پر۔ اس کے بعد مجھے اس کے کفر میں کوئی تاثر نہ رہا۔ واللہ اعلم!.....
..... میر عبد الکریم قرشی العلوی ساکن ضلع ہزارہ فقیہ اول ندوہ لکھنؤ سابق صدر مدرس مدرسہ محبوبیہ حیدرآباد وکن۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتویٰ تکفیر قادیان

شائع کردہ!

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

نوٹ: بعد میں اس رسالہ کو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری
 نے ”فسخ نکاح مرزائیاں“ کے نام سے بھی شائع کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام میں نہ صرف اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ بلکہ لین دین، عقائد، اصول اور عبادت و معاملات میں بھی زمین آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے کو صوفی منش ظاہر کیا، پھر مجدد بنے، پھر حکم، پھر نذیر۔ اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے، پھر کرشن اور تار اور سب سے آخر میں نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔ مرزا قادیانی ابتداء و عادی میں نرمی سے کام لیتے رہے۔ جب جماعت کثیر ہو گئی تو غیر احمدیوں کو کافر قرار دیا اور ان سے عبادات و معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا۔ بہر حال مرزا قادیانی نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا۔

مرزا قادیانی کے گدی کے جانشین

جب مرزا قادیانی مرے تو حکیم نور الدین نے حضرت ابو بکر کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو حضرت عمر کا زمانہ مرزا محمود دیکھار ہے ہیں۔ مرزا محمود نے ہر چند اپنے ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہو گئی۔ محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احمد حسن امر وہی قادیان سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیر الدین اردوپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبد اللہ تیماپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شاید اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں۔ مگر حضرات! اسلامی چار مذاہب تو ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں۔ مرزائیوں میں تو باہمی کفر و اسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو شرک بتاتی ہے۔ کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے شرک کا نہ الہام کو صحیح تسلیم کیا اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مرزا قادیانی کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ: ”میرے بعد یوسف آئے گا۔ بس اس سے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدای اتر ا ہے۔“ ظہیر اردوپی کو مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیان کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے۔ کیونکہ وہ مکہ ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبد تیماپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلافت فطرت انسانی ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیر آباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے ایک مرزائی محمد سعید نامی کو یہ خطبہ سوجھا ہے کہ مرزا قادیانی نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا۔ مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔

خدا تعالیٰ نے مجھے ”قمر الانبیاء“ بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اس کے یہ عقائد ہیں کہ:

”شراب جائز ہے۔ اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے۔ حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ ختنہ ناجائز ہے۔ وغیرہ وغیرہ!“ بہر حال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا قادیانی ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے۔ اس کے مقابل اہل اسلام ان دونوں امور کے منکر ہیں۔ صرف منکر ہی نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کو شروع سے آخر تک کافر و مرتد قرار دیتے ہیں اور لین و دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہو سکتی ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں کفن، دفن، نماز، زکوٰۃ، جنازہ بھی

الگ الگ ہے۔ بالجلہ ایک استفتاء جس کے متعدد (بلکہ اس سے بھی زیادہ) جوابات مختلف حضرات علمائے اسلام کی جانب سے دیئے گئے ہیں۔ ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے فروعی اختلاف نہیں اور ایسے بعد اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اسلام میں داخل نہیں سمجھ سکتے۔ کوئی عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادات کا نام و نشان کہاں تھا۔ انہوں نے اسلام کی پرانی چار دیواری کو مسمار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ناظرین خود فیصلہ کر لیں گے کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم!

سوال (استفتاء)

بخدمت شریف جناب علمائے اسلام سلاممکم اللہ العلیٰ یوم القیام! کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

۱..... آیت: ”مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ کا مصداق میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۷ خزائن ج ۳ ص ۶۲۳)

۲..... مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۶۵ خزائن ج ۳ ص ۳۵۹)

۳..... میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاخیار ص ۱۱ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

۴..... ان قدمی ہذہ علی منارۃ حتم علیہ کل رفعة میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۵..... لا تقیسونی باحد ولا احدابی میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔ (خطبہ الہامیہ ص ۵۲ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۶..... میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ (لیکچر لکھنؤ ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۸)

۷..... میں امام حسین (علیہ السلام) سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۳۳۲)

۸..... وانی قتیل الحب لکن حسینکم..... قتیل العداء فالفرق اجلی و اظہر

(میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔) (۱) مجاز احمدی ص ۸۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۲)

۹..... یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں۔ معاذ اللہ! (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۳۹۱)

۱۰..... یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۲۸۹)

۱۱..... یسوع مسیح کے معجزات مسریم تھے۔ اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۲۹۱)

۱۲..... میں نبی ہوں اس امت میں۔ نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۳۰۶)

۱۳..... مجھے الہام ہوا ہے۔ (یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً) (لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا

رسول ہو کر آیا ہوں) (حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۳۰۷ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

۱۴..... میرا منکر کا فر ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

- ۱۵..... میرے منکروں بلکہ متاعلوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۱۸)
- ۱۶..... مجھے خدا نے کہا ہے۔ (اسمع ولدی) (اے میرے بیٹے سن!) (البشری ص ۴۹ حصہ اول)
- ۱۷..... لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا) (حقیقت الوحی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)
- ۱۸..... میرا الہام ہے وما ینتطق عن لہوای یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ج ۷ ص ۴۲۶)
- ۱۹..... مجھے خدا نے کہا ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا۔ (حقیقت الوحی ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)
- ۲۰..... مجھے خدا نے کہا انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلا شک رسول ہے۔) (حقیقت الوحی ص ۷۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)
- ۲۱..... اتانی مالہ یعط احد من العالمین، خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی۔ (حقیقت الوحی ص ۷۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)
- ۲۲..... اللہ معک یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے۔) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷۰ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۰۱)
- ۲۳..... انا اعطیناک الکوثر خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے۔ (انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۴..... (رایت) فی المنام عین اللہ تیقنت انی ہو فخلقت السموات والارض (میں نے اپنے آپ کو بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔) (آئینہ کمالات ص ۶۳ ۶۵ ۶۶ خزائن ج ۵ ص ایضاً)
- ۲۵..... میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہ کریں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص ۷)
- جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ کسی مسلمان کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟۔
- الجواب: (۱) سنی، ازیں راست بھوپال**
- مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی۔ لہذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ مہر دستخط محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال ۳۰ رجب ۱۳۳۶ھ
- (۲) ازیں راست رامپور**
- جو شخص مرزائے قادیانی کے اقوال مذکور میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ دستخط ظہور الحسن محلہ پہلوار۔ ”ذالک کذالک“ ”مظفر علی خان مقبرہ عالیہ“ ”الامر کما حورہ مولانا السید ظہور الحسن“ ”انصار حسین غفر عنہ“ ”فان القول ما قالت خدام“ ”ذوالفقار حسین غفر عنہ“ ”الامر کذالک“ ”فقیر سید تاثیر حسین غفر عنہ“۔

(۳) از ریاست حیدر آباد

یہاں کے جوابات کی بجائے کتاب افادۃ الافہام بجواب از الیہ والا وہام مصنف جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خاں مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

(۴) از دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوال مذکورہ کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں۔ وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جائے تو وہ فوراً مرتد ہو جائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہو جائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔ (مہر و دستخط عزیز الرحمن غنی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۲ رجب ۱۳۳۶ھ)

الجواب صحیح، گل محمد خاں مدرسہ عربیہ دیوبند..... الجواب صحیح، غلام رسول غنی عنہ..... الجواب صحیح، الحسن غنی عنہ..... الجواب صحیح، محمد رسول خان غنی عنہ..... الجواب صحیح، فقیر اصغر حسین غنی عنہ..... اصحاب الحبیب، محمد اعجاز علی غنی عنہ..... الجواب صحیح، محمد ادریس غنی عنہ..... الجواب صحیح، احمد امین غنی عنہ..... الجواب صواب، محمد تفضل حسین غنی عنہ..... الجواب صواب، عبد الوحید غنی عنہ۔

(۵) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کرے جن میں بعض یقینی کفر ہیں۔ بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں۔ اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کر لے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ (دستخط اشرف علی غنی عنہ، حکیم الامتہ مصنف تصانیف کثیرہ ۱۳۳۶ھ)

(۶) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر و ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا۔ اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں۔ ”ارتداد احدہما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء، (شامی جلد ۲ ص ۶۲۵) لا یجوز لہ ان تزوج مسلمة الخ و یحرم ذبیحتہ وصیدہ بالکلب والبازی والرمی“۔ حررہ عنایت الہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۱۹ اپریل ۱۹۱۸ء (عالمگیریہ ص ۸۷۷)

الجواب صحیح، خلیل احمد..... الجواب صحیح، ثابت علی..... الجواب صحیح، عبدالرحمن..... الجواب صحیح، عبداللطیف..... الجواب صحیح، بلال ارتباب، عبد الوحید سنہلی..... قد اصحاب من اجاب، ممتاز میرٹھی..... الجواب صحیح، منظور احمد..... هذا هو الحق، محمد ادریس..... الجواب صحیح، عبد القوی..... الجواب الحق، محمد فاضل..... الجواب صحیح، بدر عالم میرٹھی

..... جواب الحجیح، علم الدین حصاری..... الحجیب مصیب، غلام حبیب پٹاوری..... هذا الجواب حق، عبدالکریم نوگانی..... هذا جواب صحیح، فصیح الدین سہارنپوری..... جواب الحجیح صحیح، محمدرش الدین محمد پوری..... الجواب صحیح، نور محمد..... الجواب صحیح، دلیل الرحمن..... الجواب صحیح، محمد بلوچستانی..... الجواب حق، ظریف احمد مظفر نگری..... للہ در الحجیب، محمد حبیب اللہ (عفی عنہم)

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردید مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناٹھ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔ حرر و نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور! الجواب صحیح، عبدالقادر شاہ پوری..... الجواب صحیح، مقبول سبحانی کشمیری..... مصدق، عبدالرحیم رائے پوری..... مصدق، خدا بخش فیروزی، مجھے اتفاق ہے، محمد سراج الحق..... جواب درست ہے، محمد صادق شاہ پوری..... هذا الجواب صحیح، احمد شاہ امام مسجد بھٹ..... الجواب صحیح، اللہ بخش بہاول نگر۔

(۸) از شہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا معجون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح ماسبق ہیں۔ واللہ اعلم! کتبہ عبدالنور مدرس اولی مدرسہ دارالہدی کلکتہ۔

..... الجواب صحیح، افاض الدین..... الجواب صحیح، ابوالحسن محمد عباس..... مہر، عبدالنور..... الجواب صحیح، محمد سلیمان مدرس مدرسہ دارالکتاب و السنۃ..... الجواب صحیح، شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ..... الجواب صحیح، احمد سعید انصاری سہارنپوری حال وارڈ کلکتہ..... الجواب موافق الكتاب والسنة، عبدالرحیم..... الجواب صحیح، محمد یحییٰ الجواب صحیح، محمد اکرم خان سیکرنری انجمن علماء بنگالہ ایڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ..... الجواب صحیح، محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ لاریب فی صحۃ الجواب، محمد مظہر علی..... لاریب فی الجواب، عبدالصمد اسلام آبادی مدرس..... لاریب فی الجواب، صفی اللہ شمس العلماء مدرس..... الجواب صحیح، عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دارالہدی..... الجواب صحیح، محمد زبیر..... الجواب صحیح، ضیاء الرحمن از کلکتہ کوڈول نمبر ۶ مسجد اہل حدیث ۲۳ رجب ۱۳۶ھ

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا قادیانی مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے۔ لہذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت و استقرار نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا اور تصدیق (مرزا قادیانی) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔ کتبہ محمد ابوالقاسم البناری مدرسہ عربیہ مجلہ سعید گربنارس ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں، محمد شیر خان مدرس کان اللہ لہ..... مکتب صحیح، حکیم محمد حسین خان..... الجواب صحیح، محمد عبداللہ مدرس کانپوری..... الجواب صحیح، محمد حیات احمد..... جواب صحیح ہے، حکیم عبدالجید عفی عنہ۔

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے۔ بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور شرکین کے حق میں وارد ہے: ”ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا“ الایہ اور مرزا کے مکرر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ بلکہ وہ خود مدعی نبوت والوہیت ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ) پس جو لوگ ان اقوال کے قائل و مصدق و معتقد ہیں۔ ہرگز وہ ممکن نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ خالطہ و دجاست و مناکت جائز نہیں: ”قال تعالى ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار ای لا تميلوا اليهم بمودة ومخالطة ومجالسة ومناکحة ومداہنة ورضی باعمالکم فتمصیبکم النار کما صرح به المفسرون المحققون من المتقدمين منهم والمتأخرين وهوان الله عليهم اجمعين“ پابجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی سلسلہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہو گیا تو تفریق کر ادینی چاہیے اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہو گیا تو اس کا نکاح بلا اطلاق فسخ ہو گیا۔ اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کر سکتی ہے: واللہ اعلم بالصواب کتبہ ابو طاہر البھاری عفا عنہ الباری المدرس الاول فی المدرستہ الاحمدیۃ! قد صحح الجواب محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابو طاہر دہرام فیضہ۔۔۔ قد اصاب من اجاب محمد عجیب الرحمن در بہنگوی۔

(۱۱) بدایوں (سنی)

مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔ اگر لائعلیٰ سے ایسا ہو گیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا۔ کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔ (ہکذا افی کتب الفقہ) اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہو گیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اگر عورت معتقد ہو گئی تو اس کا نکاح قائم نہ رہے گا۔ مثل مرتدین کے ہو جائے گا۔

مہر محمد ابراہیم قادری بدایونی۔۔۔۔۔ مہر محمد قدیر الحسن خفی قادری۔۔۔۔۔ الجواب صحیح محمد حافظ الحسن مدرس مدرسہ محمدیہ۔۔۔۔۔ الجواب صواب احمد الدین مدرس مدرسہ شمس العلوم۔۔۔۔۔ ذالک۔۔۔۔۔ ذالک شمس الدین قادری فرید پوری۔۔۔۔۔ مہر محمد عبدالحمید۔۔۔۔۔ الجواب صحیح حسین احمد۔ واحد حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ عبدالرحیم قادری محمد عبدالماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم فضل الرجال وناجی عبدالستار عفی عنہ۔

(۱۲) شہر الور و سنجل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے اور ایک ہے ان میں جن کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی ہے کہ میرے بعد تمیں دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنے نبوت باطلہ کا دعویٰ کریں گے۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور جو شخص ظلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے وہ بھی کافر ہے۔ مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین کے رجاہ و نساء سے

ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن و شوہر کا تعلق ورثہ تھا وہ منقطع ہو گیا۔ اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا اور اولاد حرامی! حرہ العبد المسکین محمد عماد الدین سننہلی السنی الحنفی القادری!

بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اس کا مسلمانوں سے نکاح جائز نہیں۔ محمد ابوالبرکات سید احمد الوری سلمہ اللہ القوی!

(۱۳) از آگرہ (اکبر آباد) و بلند شہر (سنی)

الف..... جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا موجب افتراق ہے۔ فقط محمد امام مسجد جامع آگرہ۔

ب..... ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔ سید عبداللطیف مدرس عالیہ جامع آگرہ۔

ج..... قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو جائے اس کا نکاح فسخ ہوگا۔ (انتہی مختصر فقط) حرہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو محمد دیدار علی الزنوی الحنفی المفتی فی جامعہ اکبر آباد۔

د..... عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے۔ عورت اس کے نکاح سے باہر ہے۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ ہکذا فی کتب الاسلام! خادم الطالب محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم شملہ بلند شہر۔

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت سلسلہ مناکحت، تعلق محبت، ربط، ضبط، شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا جو دین و دنیا میں وبال و نکال ہے۔ خادم العلماء و الفقراء غلام احمد حنفی قادری مراد آبادی ۱۸ رجب ۱۳۶۵ھ

(۱۵) شہر لکھنؤ (از حضرات شیعہ)

(نوٹ) حضرات شیعہ کے فتوے اس لئے معدومے چند ہیں کہ ان میں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے:

الف..... الجواب ومن اللہ التوفیق عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں۔ اور اگر کوئی

مسلم یا مسلمہ خدا نخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔ واللہ العاصم! ناصر علی غنی عنہ بقلمہ۔
 ب..... باسمہ سبحانہ، جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو۔ اس کا عقد ان مسلمین
 و مسلمات سے اور علی الخصوص مؤمنین و شیعیان اثنا عشرہ سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل و معتقد نہیں ہیں۔ حرام
 و باطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب افتراق و بطلان عقد ہے۔ حررہ السید آقا حسن!

ج..... باسمہ سبحانہ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ
 زن مسلمہ کا عقد ناجائز و باطل ہے۔ اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ
 ہو جائے گا۔ بلکہ حج احکام کفر و ارتداد ایسے اعتقاد والے جاری ہو جائیں گے۔ واللہ یعلم! سید نجم الحسن غنی عنہ بقلمہ!
 (۱۶) شہر لکھنؤ ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز
 نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق ہو اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ: "فان
 علمتموهن مؤمنات فلا ترجعوهن الی الکفار لانهن حل لهن ولا هم يحلون لهن" خدا تعالیٰ کا
 حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کر لو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ
 (کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔ واللہ اعلم! مکتبہ محمد عبداللہ الجمادی الاخریٰ ۱۳۶ھ

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔
 حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو الحامد محمد شبلی المدرس فی دارالعلوم لندوۃ العلماء
 عفی عنہ!

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں، عبدالودود عفی عنہ مدرس دارالعلوم۔
 ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ مناکحت وغیرہ اس سے جائز
 نہیں۔ امیر علی عفا اللہ عنہ مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم
 محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوگی۔ حیدر شاہ فقیہ دوم دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقد را بر حد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و بارتداد
 و مرتدہ نکاح ایمان اور درست نیست۔ (واللہ اعلم بالصواب! حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ
 الباری محمد عبدالہادی الانصاری حفید العلامة ملا مبین شارح السلم والمسلم
 اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین)

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا
 خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو۔ لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا۔ اسی قدر میرا یہ

اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وحق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔ حررہ ابو الہدیٰ فتح اللہ الہ آباد کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ!

(۱۷) از شہر دہلی (سنی)

الف فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ۔

ب مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کیلئے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناٹے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی!

ج جو شخص مرزائے قادیان کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ الجواب صحیح • احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دہلی • مَا أَجَابَ الْهَجِيبُ فَهُوَ حَقٌّ جَرَىٰ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ • حررہ ابو محمد عبید اللہ مدرس مدرسہ دار الہدیٰ کشنگنج دہلی •

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت و مجالست کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ حررہ الراجی رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمن مدرسہ دار الہدیٰ!

د مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر بے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال میں) معتقد ہیں سب کافر و مرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔ حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی۔ الجواب صحیح عبدالستار کانوری زیل دہلی مفتی مدرسہ دار الکتب والسنن ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶ھ۔ عبدالعزیز عفی عنہ عبدالرحمن عفی عنہ عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمن، ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ تندرانی عجیب ابوزبیر محمد یونس پرتاپ گڈی مدرسہ علی جان!

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعادی کا ذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے۔ اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادمہ اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوری۔ هذا هو الجواب الحق! کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلہ!

(۱۹) لودھیانہ (سنی)

الف..... ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبدہ العاجز علی

محمد عفا عنہ مدرس مدرس حسین لہدھیانہ

ب..... چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر وار تہاد ہے۔ اس لئے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔ حررہ رحمت علی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیاوال! الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ نور محمد از شہر لودھیانہ عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لہدھیانہ محلہ صوفیاں

(۲۰) لاہور (سنی و شیعہ صاحبان)

الف..... چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجاب علمائے ہندو پنجاب قطعی ہے۔ لہذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔ نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور!

ب..... صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کئے گئے ہیں از روئے قرآن و حدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں۔ بلکہ بعض تو جہل و شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں۔ لہذا ان سے بہر طور معاشرت کرنا اور ان کو معابد و مساجد میں آنے دینا ان پر نماز جنازہ پڑھنا ان سے رشتہ و ناط کرنا شرعاً سب ناجائز اور فعل حرام اور معصیت عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی مؤکد اور اہم ہے (لان المرأة تاخذ من دین بعلها) کیونکہ عورت اپنے خاندان سے دین حاصل کرتی ہے۔ اس لئے کہ عورت ضعیف العقل ہونے سے سبب شوہر کے دین کو اختیار کر لیتی ہے: "اعاذنا اللہ وجميع الموثومين من النفس الامارة بالسوء والضلالة بعد الهدی" (وہو العالم) من مبارک حویلی (لاہور) رقمہ خادم الشریعۃ المطہرہ علی الحائری بقلمہ

(۲۱) شہر پشاور معہ مضامینات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب انشقاق ہے۔ تمام کتب فقہ میں ہے (وارتداد اداحد ہما فسخ فی الحال) کہ بیوی میاں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔ حررہ محمد عبدالرحمن حزاروی، الجواب صحیح، بندہ محمود شہر پشاور۔ عبدالواحد از پشاور عبدالرحمن بقیم خود مفتی عبدالرحیم پشاور، محمد خان پوری، محمد رمضان پشاور، مولوی عبدالکریم پشاور، حافظ عبداللہ نقشبندی۔

(۲۲) راو لپنڈی معہ مضافات (سنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد کے استثناء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہو گیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ کتبہ عبداللہ خان پوری از راو لپنڈی۔

الجواب صحیح، عبداللہ عفا عنہ از مدرسہ سنیہ راو لپنڈی، سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد محمد کبچ کمرانی مقیم شہر راو لپنڈی، محمد مجید امام راو لپنڈی، محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راو لپنڈی، عبدالرحمن بن مولوی بدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہل حدیث صدر پیر فقیر شاہ از راو لپنڈی۔

(۲۳) شہر ملتان معہ مضافات (سنی)

بلا ارتباب یہ تمام اعتقادات صریح کفر والحاد ہیں۔ قائل و معتقدان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجید دینا بھی پارسل مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے اور حکم آیت: ”لاھن حذا، لھم ولاھم یحطلون لھن۔“ مناکحت مسلمہ مرزائی وبالکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقاء۔ یعنی رشتہ مناکحت ہو سکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا۔ اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہو جاتا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتان۔

الجواب صحیح، احقر العباد ابو عبیدہ خدابخش ملتان غنی عنہ، خاکسار محمد غنی عنہ از ملتان

(۲۴) ضلع جہلم (سنی)

مرزائے قادیانی کے یہ دعویٰ اور اسی قسم کے دوسرے دعویٰ کفر و شرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ: (الارض و السماء معک کما هو معی۔ تذکرہ ص ۶۵ طبع سوم) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں۔ ایک اور الہام ہے کہ: (یقم اسمک ولا یقم اسمی۔ تذکرہ ص ۵۱ طبع سوم) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا۔ مگر تیرا نام ضرور کامل ہو جائے گا۔ پہلے دعوے میں شرک جلی اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لئے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر و شرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب انتراق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا (محمود) نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا۔ خواہ وہ مرزا کا مکرر نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے تو ہین انبیاء میں کچھ کمی نہیں چھوڑی: (لولاک لما خلقت الافلاك۔ حقیقت الوحی ص ۹۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲) کے دعوے میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکت پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ (پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے۔) انہی مختصر احرارہ محمد کرم الدین از بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال نور حسین از بادشاہی، محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھین ضلع جہلم۔

(۲۵) ضلع سیالکوٹ (سنی)

الف..... مرزا قادیانی کے عقائد کفر ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے۔ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے: (من بلفظ کفر یکفر وانا کل من ضحك عليه او اسحسنه او یرضی به یکفر (قواطع الاسلام) من حسن کلام اهل الهوال وقال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذالک کفر من القائل کفر الحسن (البحر الرائق) ایما رجل سب رسول الله ﷺ ادکذبه ادعابه او تنقصه فقد کفر بالله و بانث منه امرته (کتاب الخراج للامام ابی یوسف) (ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ۔

ب..... مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے۔ لقول تعالیٰ: ”ومن یتولهم منکم فانه منہم“ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کیلئے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت طلب کرے گا۔ وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کا مذہب قرار دیا جائے گا کہ: (لانیسی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الخیرات الحسان لابن حجر المکی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔ حررہ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی۔

ج..... ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ”قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یریدبه من پیغامبرم یکفر“ علامہ یوسف اردوبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ: ”من ادعی النبوة فی زماننا او صدق مدعیها او اعتقد نیبافی زمانہ او قبلہ من لم یکن نبیا کفر“ جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا دعویٰ نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں وہ کافر ہوگا۔ رقمہ ابو عبد القادر محمد عبد اللہ امام مسجد جامع کوٹلی مذکور، سید میر حسن از کوٹلی لوہاراں الفقیر السید فتح علی شاہ خفی قادری از کھر وید سیدان ضلع سیالکوٹ۔

(۲۶) ضلع ہوشیار پور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کا ذہب کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعویٰ کی تصدیق موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جھلسی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبدالحق، الجواب صحیح، اللہ بخش پٹیا لوی مدرس عربی مدرسہ خالقیہ، محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خالقیہ، عبدالحمد جری از کوٹ عبدالحق۔

(۲۷) ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد اعتقاد نکاح یہ اعتقاد احد

الزومین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب! بندہ عبدالحق دنیا نگری مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۶۶ھ۔
(۲۸) ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا قادیانی کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ از دواج برگز درست نہیں۔ فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔ واللہ الہادی! حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ الجواب صحیح: بندہ حمید اللہ از ملکہ۔

(۲۹) ضلع گوجرانوالہ (سنی)

الف..... جو لوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا قادیانی کے معتقد و مصدق ہیں۔ ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم۔

ب..... بے شک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالفت اور مناکحت جائز نہیں۔ حررہ عبداللہ المعروف بہ غلام نبی از سوہدہ الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی عفی عنہ، عمر الدین معلم وزیر آباد مسجد برنے والی۔ خاکسار عبدالغنی!

ج..... بے شک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے۔ اس لئے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔ حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی۔

(۳۰) شہر امرتسر (سنی)

(۱)..... مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناٹہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور مقننین اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں۔ کیونکہ مرزائی بجائے خود رہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہیات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ بلکہ دراصل منکر ہیں۔ حررہ ابو الحسن غلام المصطفیٰ الحنفی القاسمی الامر تسری عفا اللہ عنہ!

(۲)..... مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دفع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کر سکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت، دوستی رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں: ”لقلولہ تعالیٰ لا تتخذ الکفرین اولیاء، من دون الموثومین ولقلولہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء، من دون الموثومین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شئی“ امام و متولی مسجد کوچہ سنی امرتسر۔

(۳)..... مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر

ہے۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری) لہذا جماعت مرزا یہ خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولد الزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مرجائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب الاشباہ والنظائر): ”اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرذائین“۔ حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ! الجواب صحیح محمد حسین۔

(۴) مرزا قادیانی کا فقہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء عربانیین نے قدیمًا وحیداً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب و رسائل و اشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مر گیا ہے۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی باریب ہو جب شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوات والتحیہ کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے: ”قال اللہ عز وجل: لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن“۔ الا یہ ہذا فقط واللہ اعلم! ابو اسحاق نیک محمد عفی عنہ مدرس مدرستہ غزنویہ تقویۃ والا سلام امرت سر۔

(۵) ”بندہ کو مضامین بالا مذکورہ میں اتفاق ہے۔ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرہ اسلام سے اس کو خارج کرتے ہیں۔ فقط محمد تاج الدین مدرس بی این ہائی سکول امرتسری۔

(۶) مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا اور دیگر انبیاء کی توہین کی۔ بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعوے بھی کئے۔ جن کی بنا پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔

(۷) اقوال مذکورہ اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلص کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد بقلم خود جواب صحیح ہے سلام الدین عفا اللہ عنہ۔

(۸) الجواب! جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے وہ شرعاً کافر و مرتد ہے۔ اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناک مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہذا اعلان کرنا چاہئے کہ کوئی شخص مسلمان مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔ حکیم ابوتراب محمد عبدالحق الجواب صحیح! ابو الفقیر محمد شمس الحق امرتسر۔

(۹) جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔ محمد داؤد غزنوی امرتسری۔

(۱۰) الجواب! قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلانے ہیں وہ صاف صاف اس

کے کافر ہونے پر یقین ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے۔ اسی قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لئے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن و فن سے ضرور اجتناب کریں۔ نور احمد غنی عندہ پوری ثم امرت سری ۲۵ شوال ۱۳۳۸ھ 'الجواب صحیح' غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس و دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرتسر 'الجواب صحیح' محمد نور عالم مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرتسر۔

(۱۱) میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا فرضی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ ویدہ دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں۔ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح منہج ہے: (لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن ۰) بلاطلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں۔ ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ واللعلم عنداللہ! محمد علی عفا اللہ عنہ واعظ ۲۷ شوال ۱۳۳۸ھ

(۱۲) بحکم حدیث شریف: ”زوجوا من ترضون دینہ“ مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہئے اور اگر ہو جائے تو منہج کرالینا چاہئے۔ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری۔

(۳۱) منہج گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

اما بعد! (۱)..... فنقول ان المرزادعی وفات المسيح (۲)۔ القول بحیوة المسيح
شرك (۳)..... الجنة والنار لاحقیقت لهما (۴)..... اللہ جسم غیر متناہ (۵)۔ النصوص لیست
علی ظواہرها (۶)..... فوقیة نفسه علی رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم علما (۷)..... النبوة
لنفسه (۸)..... دوامها بعد ختم الرسالة (۹)..... تحصیل النبوة بالاکتساب (۱۰)..... التمثل
بعیسی بل بحمیع الانبیاء (۱۱)..... فضیلة نفسه علی المسيح (۱۲)..... الاجراء الوحی
(۱۳)..... ضرورة الايمان به (۱۴)..... المجالسة باللہ (۱۵)..... المجانسة به (۱۶)..... كونه
زوجة لله (۱۷)..... ولد الله (۱۸)..... كونه قیم الله فی كائناته (۱۹)..... واتحاد ذاته بذات الله
(۲۰)..... شركه فی صفته الخلق وقدرته ۰ فهذه عشرون امرا كله كفر یخالف الاسلام بل
وتصدیق المرزافیه من الكفر انکفی منها الرجل فی كفره واحد فكيف اذا اجتمعت جميعها
فی قائلها الاقوال ذلك وحدي بل صرح بكفره من الائمه المتقدمين القاضي عیاض فی
الشفاء وملا علی القاری فی شرح الفقه الاکبر وابن حجر واخرون فی مصنفاتهم ۰“
(ملخصاً) عبدالحی بن مولانا عثمان عفا اللہ عنہ ۴ یقعدہ ۱۳۳۸ھ ولا يجوز لاهل الاسلام ان يعاملوا
المرزائية فی امر دینی کان او غیر دین ۰ انا العازم محمد فاضل بن المولوی محمد اعظم مرحوم منہج گڑھی۔

مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں۔ چہ جائیکہ انفرادی کی حاجت ہو۔ محمد عبداللہ منہج گڑھی

تمت هذه الفتاوى فالمرجو من المسلمين ان يعملوا بها!

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سبيلاً مستقيماً

استنكاف المسلمين عن مخالطة المرزائيين!

یعنی

مرزائیوں سے ترک موالات

شائع کردہ!

انجمن حفظ المسلمین امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابی سعید و مالک بن انس مرفوعا (یخرج) قوم یحسنون القیل و یسینون الفعل یقرء
وان القرآن ولا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة۔ (رواہ ابوداؤد صحیحہ)

حضرت ابوسعید اور مالک بن انسؓ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ
نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو بہت اچھی باتیں کرے گی مگر کام
بہت برے کرے گی۔ قرآن پڑھے گی مگر اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام اور
(اسلامی ہمدردی) سے اس طرح باہر نکل جاوے گی جیسا شکار (کے جسم) سے تیر نکل جاتا ہے۔

استنکاف المسلمین عن مخالطة المرزائیین

یعنی مرزائیوں سے ترکِ مواصلات

جس میں قرار پایا ہے کہ حسب فتاویٰ علمائے کرام (سنی و شیعہ) مرزائیوں سے
میل جول اور شادی غمی میں شریک ہونا منع ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی جماعت
کے عقائد اہل اسلام کے خلاف ہیں۔ وفاتِ مسیح کا مسئلہ ثابت نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح کی
قبر کشمیر میں نہیں اور یہ کہ مرزائی اور ایران کے بابی مذہب کے پیرو ہمارے نزدیک یکساں
ہیں اور یہ کہ جو شخص مرزا غلام احمد کی نسبت حسن ظن رکھے یا اس کے کفر کا اظہار نہ کرے وہ
بھی مرزائی فرقہ میں داخل ہے نہ اس کی امامت جائز ہے اور نہ جنازہ۔

چار ضروری سوال و جواب

(ماخوذ از رسالہ تائید الاسلام لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۲۰ء)

سوال کیا مرزائیوں کا یہ کہنا درست ہے کہ حضرت مسیح کی قبر محلہ خانپار سرینگر کشمیر میں موجود ہے؟

جواب مرزا قادیانی پہلے کہتے تھے کہ مسیح کی قبر گھٹیل یا شام میں ہے اب کہتے ہیں کہ ایک نئی انجیل کی رو سے مسیح کی قبر کشمیر میں قرار پائی ہے کچھ عرصہ کے بعد کچھ جب نہیں کہ مسیح کی قبر قادیاں میں قرار پا جائے بہر حال مرزائیوں کا یہ خیال چند وجوہ سے غلط ہے۔ اول یہ کہ محلہ خانپار میں جو قبر ہے وہ کسی مسلمان بزرگ کی ہے کیونکہ وہ قبلہ رخ ہے ورنہ اس کا رخ بیت المقدس کو ہوتا۔ دوم یہ کہ حضرت مسیح کا کشمیر میں بقول مرزا قادیانی ۸۷ سال تک رہنا اور کسی ایک کا بھی عیسائی مذہب قبول نہ کرنا ناممکن ہے۔ سوم یہ کہ کسی دلیل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کلمن راستے سے کشمیر میں آئے جس قدر ایسے حوالے دیے جاتے ہیں وہ یا تو جھوٹی انجیلوں کے ہیں کہ جنہیں خود اہل انجیل عیسائی بھی تسلیم نہیں کرتے اور یا ششہ ہماروں سے امکانی طور پر ثابت کیا جاتا ہے۔ چہاں یہ کہ کسی جغرافیہ دان یا کسی عیسائی سلطنت نے اس کی تصدیق نہیں کی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کو اپنے نبی کی قبر کی خبر نہ ہو۔

پنجم یہ کہ خود کشمیری روسائے عقلم طوائف کرام کی تحریریں اس خیال کی سخت تردید کر رہی ہیں۔ جناب مفتی حسام الدین صاحب مفتی اعظم کشمیر لکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہندو مذہب کے سوا کشمیر میں یہودی اور عیسائی مذہب کا نام و نشان تک نہیں ملتا اور نہ کوئی ملکی تاریخ ثبوت دیتی ہے اور نہ ہی کسی فرد بشر کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں عیسائیت بھی تھی اور محلہ خانپار میں ایک مسلمان بزرگ کی قبر ہے اور جن کا یہ خیال ہے کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے محض جھوٹ بالکل لغو اور بے بنیاد ہے۔ ہاں بعض تواریخ میں لکھا ہے کہ اس بزرگ کا نام یوز آصف تھا شاید مرزائیوں نے اسے بگاڑ کر یسوع سمجھ لیا ہو اور یہ غلط ہے کیونکہ تاریخ اعظم کشمیر و کتاب یوز آصف دہلوی حکیم اور کتاب اکمال الدین عربی ص ۲۸۸ میں صاف لکھا ہے کہ یہ یوز آصف راجہ ہمسیر کا زاہد تارک الدنیا لڑکا تھا حکیم دہلوی لڑکا سے اسے مذہبی تعلیم دینے آتا تھا تکمیل تعلیم کے بعد ایک دفعہ وہ نصف شب کو غیر ملک کو چلا گیا اور یاد الہی میں مصروف رہا پھر اپنے وطن مالوف (سہایت) کو واپس آیا۔ اور چند ایام وہاں ٹھہرا پھر ہمیشہ کے لیے اہل وطن کو خیر باد کہہ کر کشمیر آ گیا اور وہیں مرا۔ اس امر کی تصدیق کئی بعض معتبر اخصاس نے بھی کی ہے جیسے مولوی صدر الدین صاحب، قاضی محمد سعد الدین صاحب، مولوی عماد الدین صاحب، قاضی محمد شریف صاحب، سید حسن شاہ صاحب از کشمیر وغیرہ۔

سوال کیا مرزائی کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب نہیں کیونکہ مرزائی ہمارے نزدیک کافر ہیں اور جنازہ مسلمان کا ہوتا ہے۔

(مولوی غلام قادر مرحوم بھروی)

سوال جو اہلسنت مرزائی کا جنازہ پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب..... اس سے علانیہ توبہ لینی چاہیے کیونکہ قرآن شریف میں ہے۔ لا تصل علی احد منہم مات ابدًا (توبہ ۸۴)
(کتبہ مفتی محمد عبداللہ ٹوکی لاہور حال وار د کلکتہ)

سوال..... جو مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب..... مرزا انبیاء کی توہین کرتا ہے، خصوص قطعہ کا منکر ہے۔ مدعی نبوت ہے اس لیے اس کے کفر میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا اب جو شخص شک کرے گا وہ یا تو درپردہ مرزائی ہوگا یا منافق۔

استنکاف جمیع المسلمین

عن المخالطة

بالمرزائية المسيحية

الحمد لله والصلوة على اهلها

ناظرین! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام کو بظاہر دو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف سنی شیعہ کے ساتھ ان کا اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے بلکہ لین دین، عقائد، اصول اور عبادات و معاملات میں بھی زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو صوفی منش ظاہر کیا۔ پھر مجدد بنے۔ پھر حکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے۔ پھر کرشن اوتار اور سب کے اخیر نبوت کا، دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اہل اسلام کے سامنے صرف مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش کیا تھا جسے باخبر اور دقیقہ شناس اہل اسلام نے بڑے زور و شور سے رد کیا۔ مگر درحقیقت ان کا صرف ایک ہی دعویٰ نہ تھا۔ بلکہ ان کی کتاب ”آئینہ کلمات“ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حسب عقیدہ فلاسفہ یونان آپ کے متعدد دعوے تھے اور آپ اس امر کے معتقد تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب رسالت مآب حضرت خاتم المرسلین ﷺ کے بابرکت عہد تک سلسلہ نبوت کا ایک دور ختم ہوا جس میں تمام انبیاء و رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی جسمانی حالت میں دنیا میں آ کر اپنے اپنے مقررہ وقت پر تبلیغ رسالت کرتے رہے آنحضرت ﷺ کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جس میں پھر وہی انبیاء اور رسول روحانی طور پر وقتاً فوقتاً فرداً فرداً تشریف لا کر امت محمدیہ کو مذہبی غلطیوں سے بچا کر راہ راست پر لاتے رہے۔ یہی بروز انبیاء کا معنی ہے جو ظہور مہدویت کے مترادف ثابت ہوتا ہے۔ گویا ہر ایک صدی کا مجدد کسی نہ کسی نبی یا رسول کا مظہر رہا۔ اب چونکہ پنجاب میں نئی روشنی نے اسلام میں بہت سی رخنہ اندازیاں ڈال دیں۔ اور مجموعی طور پر تھا۔ اسلامی دنیا میں وہ نقص پیدا ہو گئے تھے کہ جو گذشتہ انبیاء کے اپنے اپنے زمانہ میں ایک ایک ہو کر پیدا ہوئے تھے۔ اور انبیاء فرداً فرداً مبعوث ہو کر ان نقصان کو رفع کرتے رہے اس لیے چودھویں صدی کے آغاز میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ آنحضرت ﷺ کے ماتحت خدمت گزار ہونے کی حیثیت میں وہ تمام پاک روہیں مرزا غلام احمد قادیانی میں ظاہر ہو کر مسیح موعود کی صورت اختیار کریں۔ اب ثابت ہوا کہ مسیح موعود وہ مسیح نہیں ہے کہ جس کی نسبت سنی شیعہ کا متفقہ اعتقاد ہے کہ وہ بحسدہ العصری آسمان پر زندہ اٹھایا گیا اور پھر آسمان سے اترے گا بلکہ یہ مسیح محمدی ہے جو اس مسیح ناصری سے (معاذ اللہ) بہتر ہے اور یہ مسیح درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ہے۔ پھر مرزا قادیانی اپنی کتاب

زول المسح میں لکھتے ہیں کہ اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے مجھے ان تمام نبیوں کے نام سے پکارا جو حضرت آدم علیہ السلام سے تا
 ایندم مبعوث ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو کمالات مسیح محمدی میں ظہور پذیر ہوئے ہیں آج تک کسی میں نہ ظاہر
 ہوئے اور نہ ظاہر ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ مرزا قادیانی نے اسی اصول پر اپنے عقیدت مندوں میں تمام وہ اپنے
 شطیحات درست اور مطابق واقع کر دکھائے جو اہل سنت اور شیعہ کے نزدیک کفریات کی حد سے بھی بڑھے ہوئے
 ہیں۔ دنیا کے موجودہ مذاہب پر نظر ڈالنے والے اس نکتہ خیال تک بخوبی پہنچ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ بھی
 کیا ہے زیادہ تر مرزا محمد علی باب کی تعلیم سے حاصل کیا ہے اگرچہ مہدی جو بنوری یا سرسید کی تقلید بھی کی ہے (اس
 نے ہی اپنی کتابوں میں روح اور روحانی کا لفظ کثرت سے استعمال کیا تھا اور بتایا کہ نبی مظهر الہی ہوا کرتا ہے جو وہ
 بولتا یا کہتا ہے وہ خدا کا فعل یا قول ہوتا ہے۔ نہ فرشتہ کی ضرورت اور نہ وحی کا تحقق اور نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔
 قیامت تک کھلا رہے گا۔ ختم رسالت کا بھی منکر تھا اور زمانہ حال کے مطابق نئی شریعت کا مدعی تھا۔ چنانچہ قرآن مجید
 کو منسوخ قرار دے کر اپنی طرف سے ایک الہامی کتاب (ایقان) کا دعویدار ہوا۔ شروع شروع میں مغلوب رہا۔
 پھر زور پکڑا۔ سلطنت نے کچھ توجہ نہ کی۔ اس کی جانباز معتقد قرۃ العین عورت نے اس کا ہاتھ بنایا اور جب اس کے
 قریبی رشتہ دار اور اساتذہ مزاحم ہوئے تو اپنے ہمرازوں کے ہاتھ انھیں قتل کرادیا۔ پھر قرۃ العین کا فتنہ ایران میں
 یہاں تک بڑھتا گیا کہ جہاں وہ تبلیغ کے لیے جاتی اپنے مخالفین پر تلوار چلانے کا حکم دیتی۔ آخر الامر سلطنت نے
 تنگ آ کر اسے اور اس کے پیر محمد علی کو قتل کرادیا۔ مگر مرتے مرتے اپنی جماعت میں یہ عقیدہ مستحکم کر گیا کہ جو بابی
 مذہب میں داخل نہیں وہ کافر ہے۔ بعینہ یہی چال مرزا قادیانی بھی چلے۔ آغاز دعاوی میں نرمی سے کام لیتے
 رہے۔ جب جماعت کثیر التعداد ہو گئی تو غیر احمدیوں کو (خوہ سنی تھے یا شیعہ) کافر قرار دیا اور ان سے عبادات اور
 معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا اس سے بڑھ کر مرزا محمد علی کے ساتھ اور کیا مشابہت ہو سکتی ہے کہ جیسے اس نے
 حدیث (انا مدیۃ العلم الاعلیٰ بابہا) (مجمع الزوائد طبع ۱۰۲۰ء ص ۹۷ باب فی علم) میں تصرف کر کے خود ہی علی
 اور خود ہی باب العلم بن بیضا۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے آیہ (بانتی من بعدی اسمہ اُحمد) (القاف ۶) کے
 ماتحت خواہ مخواہ داخل ہونے کے بعد غلام کا لفظ ازا کر مجسم احمد بن کر دکھلایا۔ اسی طرح دونوں کی تعلیم پر نظر ڈالنے
 سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی اصول کے پابند تھے بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ جس قدر آج تک مدعی
 مہدویت گزرے ہیں سب کا نصب العین ایک ہی رہا ہے اور بتان مذاہب اور کتاب العلل والنحل جن کی نظروں
 سے گزری ہیں ان سے پوشیدہ نہیں کہ آج سے پہلے کئی مہدی گزر چکے ہیں جن میں سے سلطان جلال الدین اکبر کا
 نام خصوصیت سے لیا جاسکتا ہے کہ جس نے دین الہی کی بنیاد رکھی تھی لیکن دعویٰ مسیحیت میں مرزا محمد علی بابی اور مرزا
 غلام احمد قادیانی اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ایرانی مسیح اور پنجابی مسیح کا گو دعویٰ متحد ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایرانی مسیح شیعہ
 مذہب میں پیدا ہوا اور پنجابی مسیح اہلسنت کا ایک فرد تھا۔ پھر وہ ایرانی مسیح ایک سید مہدی کا قاتل ہوا جو اس سے
 پہلے دس سال مدعی مہدویت بن کر مر گیا اور پنجابی مسیح کل وعادی کا خود ذمہ دار بنا۔ ایرانی مسیح کا مرنا ہی تھا کہ
 پنجابی مسیح اس سے بڑھ کر چار قدم آگے بڑھا اور روایات مذہبی کو توڑ توڑ کر ایسا سیدھا کیا جو ایرانی مسیح کے خواب
 و خیال تک بھی نہیں آتا تھا۔ بہر حال مرزا قادیانی نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا اور جب خود سب
 کچھ بن بیٹھے تو جن جن پیغمبروں اور بزرگوں کے الگ الگ مشہور اور متبرک مقامات تھے یہ ضرور تھا کہ مرزا قادیانی کا
 مسکن اور مولد بھی ان سے موسوم ہوتا اس لیے مرزا قادیانی نے قادیان کی نسبت حسب ذیل دعادی شائع کیے۔

اول یہ کہ..... قادیاں کادیاں نہیں کیونکہ قدمہ جو ظہور مہدی کا مسکن ہے قادیاں سے ملتا جلتا ہے۔ بڑی کوشش اور زر کثیر خرچ کرنے سے سرکاری کاغذات میں کاف کو قاف سے تبدیل کرایا۔ حالانکہ یہ ایک ادبی غلطی تھی کیونکہ کادی کیوڑے کو کہتے ہیں یہاں کیوڑہ فروش اراکیوں کی آبادی ہوگی جیسے بٹالہ میں کادی قوم کے افراد موجود ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ قادیاں قاضیان تھا۔ ان کے باپ دادا قاضی تھے۔ مگر یہ تحقیق دو طرح سے مخدوش ہے اول یہ کہ مسیحیت پیدا کرنے میں اسے کچھ دخل نہیں۔ دوم یہ کہ اس وقت اس قصبہ کا نام قاضیاں والا چاہیے تھا نہ قاضیان مگر مرزا قادیانی کے اس خیال سے ممکن ہو سکتا ہے کہ کادی (کیوڑہ فروش) کی جمع کادیاں ہوگی نہ کہ قاضی کی۔

دوم یہ کہ..... قادیاں دارالامان ہے کیونکہ جب لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق (معاذ اللہ) مرزا وہاں موجود ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کو دارالامان یعنی مکہ نہ کہا جائے۔ مرزا قادیانی نے اس دعویٰ میں جناب خاتم المرسلین کا مظہر ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور من دخلہ کائنات کے تحت میں قادیاں کو داخل کیا۔ سوم یہ کہ..... وہ مدینۃ النبی ہے کیوں؟ جب (معاذ اللہ) مرزا قادیانی نبی ہیں تو قادیاں کو مدینۃ النبی کہنے میں کیا مضائقہ ہے۔ قادیاں ہی مکہ ہے اور قادیاں ہی مدینہ منورہ۔ آپ نے اس سے بھی ختم رسالت کا مظہر بن کر دکھایا ہے۔

چہارم یہ کہ..... قادیاں میں جنتہ البقیع ہے کیونکہ جب اس کو مدینہ منورہ کا خطاب دیا گیا تو جس جگہ ایسے نبی کا مقبرہ ہوگا۔ کس لیے وہ جنتہ البقیع نہیں ہو سکتا۔

پنجم یہ کہ..... مسجد حرام قادیاں میں ہے درحقیقت یہ وہ مسجد ہے جو بیت اللہ شریف کے ارد گرد موجود ہے لیکن جب قادیاں بردوزی طور پر مکہ بن گیا تو اس کی مسجد کو مسجد حرام بننے میں کیا دقت ہے؟

ششم یہ کہ..... مسجد اقصیٰ بھی یہاں موجود ہے۔ جب قادیاں میں مسیح پیدا ہوا اور مسیح کا معبد مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تھا۔ اس لیے قادیاں کی دوسری مسجد مسجد اقصیٰ ہوئی۔

ہفتم یہ کہ..... قادیاں ہی منارہ بیضاء شرقی و مشق ہے کیونکہ منارہ نور کی جگہ ہوتی ہے اور یہاں نبوت کا نور ظاہر ہوا اور دمشق ایک معزز خاندان ہو سکتا ہے۔ مرزائی خاندان ایشیائی اقوام میں بزرگ ترین قوم ہے اس لیے دمشق سے مراد خاص شہر نہیں۔ مرزا قادیانی یہاں بھی ادبی غلطی کر گئے ہیں آج کل منارہ لائٹ ہاؤس کو کہتے ہیں اور آپ نے وہاں منارۃ المسیح قائم کرتے ہوئے لائٹ کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ اور اہل اسلام میں سب سے بڑھ کر قوم ساداتِ حلیم کی گئی ہے۔ مرزائی اور مغلوں کو ان کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں دی جاتی۔

ہشتم یہ کہ..... وہ مہدی آباو ہے کیونکہ یہاں مہدی پیدا ہوا تھا۔ جو کچھ دنوں بعد خود بخود بے اختیار مسیح بنا اور پھر کرشن اوتار کا پیرا ہن بدل کر اس جہان سے رخصت ہوا۔ لیکن ناظرین! پنجاب کے دوسرے علاقوں میں بھی بعض دیہات کا نام مہدی آباد پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہاں بھی ایسے مہدی پیدا ہو کر مرچے ہوں۔

نہم یہ کہ..... وہ باب لد ہے۔ لدھیانہ اسی سمت میں واقع ہے۔ اور یہ لدھیانہ کا دروازہ ہے جہاں حضرت مسیح کا نزول ہوگا۔ یہ تاویل ایسی گھڑی ہے کہ جیسے کسی نے کہا تھا کہ ”صوم و صلوٰۃ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دو

معزز آدمی تھے حضور ﷺ نے ان کے سامنے تو قیر کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ مگر بعد میں لوگوں نے نماز روزہ گھڑ لیا۔ "غرضیکہ اس قسم کی بے سرو پا تاویلیں کی ہیں کہ جن کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔

مذکورۃ الصدر وجوہات سے وہاں کے باشندے کچھ مشرکین میں داخل ہوئے اور کچھ مہاجرین و انصار میں۔ مرزا قادیانی مرے تو حکیم نور الدین نے حضرت ابوبکر کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو آج کل حضرت عمر کا زمانہ مرزا محمود قادیانی دکھا رہے ہیں۔ اور مرسل یزدانی کا خطاب حاصل کر رہے ہیں کچھ عرصہ کے بعد آپ بھی مدعی نبوت ہونے کو ہیں۔ مرزا محمود قادیانی نے ہر چند اپنی ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہو گئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احسن امروہی قادیاں سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیر الدین اردوپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبد اللہ تھاپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شائد اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں۔ مگر حضرات! اسلامی چار مذاہب ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں مگر مرزائیوں ہونے میں تو باہمی کفر و اسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے مشرکانہ الہام کو صحیح تسلیم کیا ہے اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں کیونکہ انھوں نے مرزا قادیانی کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے اور ان کو نبی تسلیم نہیں کیا۔ ظہیر الدین اردوپی خدائی مظہر کا مدعی ہے اس کا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ "میرے بعد یوسف آئے گا بس اسے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اترتا ہے۔ اسے مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیاں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے کیونکہ وہ مکہ ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبد اللہ تھاپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلاف فطرت انسانی سے ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیر آباد کے پاس ہی سمبویال ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک (محمد سعید نامی) مرزائی کو یہ خط سوجھا ہے کہ مرزا نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا۔ مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے قمر الانبیاء بنا کر مبعوث کیا ہے اس کے یہ عقائد ہیں۔ شراب جائز ہے، اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے، حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے، نختہ ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ۔

بہر حال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا قادیانی ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے اس کے مقابل اہل اسلام کی جماعتیں ان دونوں امور کی منکر ہیں۔ صرف منکر ہی نہیں بلکہ مرزا قادیانی کو شروع نے اخیر تک کافر اور مرتد قرار دیتی ہیں اور لین دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ رہی ہیں۔ اور آج کل مرزا محمود کے زمانہ میں وہ بھی اہل اسلام سے الگ ہو گئے ہیں۔ سنی شیعہ، تمام مرزائی جماعتوں کو مرتد خارج از اسلام یقین کرتے ہیں اور مرزائی جماعتیں سنی شیعہ کو کافر یہود و نصاریٰ اہل کتاب کے مساوی جانتے ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہو سکتی ہے اور نہ ان کی ان کے ہاں کفن و دفن، نماز، زکوٰۃ، جنازہ بھی الگ الگ ہے اور یہ امر بالکل روز روشن کی طرح ظاہر ہے اس میں کسی قسم کا خفا نہیں۔ مگر باوجودیکہ اہل سنت شروع سے ہی الگ رہے ہیں آج کل ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ اہلسنت کی لڑکیاں جبراً مرزائی جماعت کے عقد نکاح میں دی جاتی ہیں۔ یہ صاف ان کی حق تلفی ہے۔ اہلسنت اور

چشم دید حالات سے انھیں کچھ خبر ہوگی۔ خود مرزا قادیانی کا بیان ہے کہ ستاسی سال تک کشمیر میں رہے۔ اب بتاؤ کنت علیہم شہید کیسے صادق آتا ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ شہادت و خواہ کسی معنی میں مراد ہو وہ آپ کی تمام عمر کے ایام کو محیط نہیں ہوتی۔ یہ جواب دیکھ کر اس دلیل کے اور بھی پاؤں اکھڑے۔ پھر سارے لفظ چھوڑ کر مادمت فیہم استدلال میں پیش کیا گیا۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ حضرت مسیح اپنا علم مشاہدہ اپنی مدت العمر میں منحصر کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مادمت فیہم کے علاوہ کنت علیہم شہید کا وجود نہیں۔ اس کا جواب صاف ظاہر ہے کہ مادام المسیح فی بنی اسرائیل مراد ہے۔ مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ کے ذکر کرنے سے دوسرے زمانہ کی نفی نہیں ہو سکتی جب تک ذکر میں حرف حصر بیان نہ کیا جائے اور حرف حصر میں بھی یہ شرط ہے کہ نفی عن الغیر پر مشتمل ہو۔ ورنہ معمولی ذکر یا سرسری حصر مفید مطلب نہیں ہو سکتا۔ وہ کون عقل کا دشمن ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ حضور ﷺ کے سوا معاذ اللہ کوئی اور نبی نہیں ہوا۔ اب جب سارے استدلال کے پہلو ٹکے ثابت ہوئے ہیں تو پھر وہی تونی کا سہارا لیتے ہوئے یہ دلیل یوں پیش کی جاتی ہے کہ عقیدہ تثلیث آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی موجود تھا ظاہر ہے کہ تونی سے پہلے نہ تھا بلکہ بعد میں پیدا ہوا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تونی اور عقیدہ تثلیث میں تقدم و تاخر زمانی ہے۔ اب اس زمانہ میں بلکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی وجود عقیدہ تثلیث تسلیم کیا گیا ہے تو تونی کے ماننے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ہم بھی یوں ہی کہتے ہیں کہ تونی پہلے ہوئی اور وجود عقیدہ تثلیث بعد میں ہوا۔ مگر تونی کے معنی میں ذرا سا اشتباہ ہے۔ کیا تونی بمعنی موت ہے؟ کیا جس طرح مرزائی تونی بمعنی موت اس آیت میں لیتے ہیں اسی طرز پر کسی امام یا مجتہد یا کسی مستند عالم باعمل نے لے لیے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ وفات مسیح کا قول یہود و نصاریٰ اور معتزلہ نے کیا ہے۔ اہلسنت میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں مگر قابل توضیح یہ امر ہے کہ کیا وفات مسیح اب بھی ہے؟ اس وقت بھی حضرت مسیح مردہ ہیں؟ یا تھوڑی دیر مر کر حسب روایت انجیل زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے ہیں؟ یہ سب احتمال ہیں۔ پہلے دونوں احتمال اہل اسلام میں سے کسی نے معتبر نہیں سمجھے۔ ہاں تیسرے احتمال کے بعض لوگ قائل ہیں مگر وہ پہلے دو احتمالوں کے قائل نہیں۔ مرزا قادیانی نے تونی پر خود یا کسی کے مشورہ سے ایک حاشیہ لگایا ہے کہ اس کا قائل اللہ اور مفعول انسان ہو تو موت کے معنی میں صریح ہے۔ ورنہ وہ وصولیت یا قبض مطلق کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس حاشیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی تونی کا لفظ نص علی الموت نہیں۔ ورنہ شرائط لگانا بے فائدہ تھا۔ شرائط کا وجود صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرزا قادیانی تونی کے لفظ کو مشتبه المعانی سمجھتے ہیں کہ جس کے بعض جگہ کچھ معنی ہیں اور کسی جگہ کچھ۔ ورنہ ایزادی شرائط کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر بایں ہمہ جب آیت النوم (بنو فی الانفس) (زمر ۴۲) پیش کی جاتی ہے تو قبض روح ناقص کی تاویل کر لیتے ہیں۔ یہ تاویل بھی تونی کے مشتبه الدلالہ پر خود کافی دلیل ہے۔ مگر جب ہم تونی میں قبض بالاستیعاب وغیرہ یا واد بغیر ترتیب پیش کرتے ہیں تو صاف کہا جاتا ہے کہ یہ ”قرآن و حدیث کے مخالف ہے اور لغت بھی اس کی تائید نہیں کرتی۔“ مگر حیرت ہے کہ مرزا قادیانی کا تونی کو قیود سے مفید کرنا اور آیت النوم میں اپنے شرائط کی موجودگی میں انعامی رویہ دینے سے گریز کرنا صاف زبردستی اور تحکم نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ کونسی لغت ہے کہ جس میں مرزائی قیود مذکور ہیں؟ وہ کونسی کتاب ہے کہ جس میں تونی کا لفظ باوجود اتنی قیود کے صریح الدلالہ علی الموت لکھا ہے؟

خلاصہ یہ ہے کہ ان کی بھاری دلیل آیت مخاطب تھی کہ جس کا خاکہ آپ کے سامنے کھینچا جا چکا ہے۔ اب رہا احادیث سے استدلال سو اس کی نسبت مرزائیوں کا عام خیال ہے کہ سوائے چند احادیث کے کہ جن کی تصدیق مرزا قادیانی نے کی ہے باقی تمام غیر معتبر ہیں۔ ”چھ قصہ کہانیاں ہیں اور کچھ بناوٹی باتیں۔ بہر حال دونوں قسم کی احادیث معتبر نہیں۔ ہاں الزامی طور پر احادیث سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے پہلی حدیث یوں بیان کی جاتی ہے کہ البواقیت والجواہر میں یوں ہے کہ (لوکان موسیٰ و عیسیٰ حسین) (البواقیت والجواہر ج ۲ ص ۲۲۱) ”اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے۔“ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اب زندہ نہیں ہیں۔ جواباً پیش کیا جاتا ہے کہ غیر مستند حدیث کیوں پیش کی جاتی ہے؟ اس کا رادی کون ہے؟ احادیث مستندہ صحیحہ کے خلاف ایک منکر حدیث کو پیش کرنا کونسا اسلام ہے؟ البواقیت والجواہر نے فتوحات کا حوالہ دیا ہے اور فتوحات میں صرف لوکان موسیٰ حیا مذکور ہے صحیح نقل کون کرے گا؟ اس حدیث پر اس قدر سوال پیش کیے گئے ہیں کہ کوئی انتہا نہیں مگر مرزائیوں کی طرف سے ایک بھی جواب نہیں۔ دوسری حدیث کا مضمون یوں ہے کہ ”عیسیٰ علیہ السلام“ ایک سو بیس سال کی عمر یا کر مر چکے ہیں اور یہ کہ نبی اپنے بھائی متقدم الرسالہ نبی کی نصف عمر پاتا ہے۔ جیسے کہ حضور ﷺ نے تقریباً ساٹھ سال عمر پائی ہے۔ مگر یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ کسی مستند کتاب میں صحیح روایت سے نقل نہیں ہوئی۔ اگر صحیح مانا جائے تو مرزا قادیانی کی عمر تیس سال کی ماننی پڑتی ہے کیونکہ انھوں نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یا ان کی نبوت مشکوک ہے۔ علاوہ بریں جب دوسرے انبیاء کی عمروں پر یہ حدیث منطبق کی جاتی ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصلیت کچھ نہیں۔ تیسری حدیث ذکر الوفا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات میں جب تک شک پیدا ہوا تھا۔ تو قد خلت من قبلہ الرسل (ال عمران ۱۴۳) سے وفات محمدیہ پر استدلال کیا گیا تھا سو اس کا جواب بھی یوں ہی دیا جاتا ہے کہ اولاً اس حدیث میں صاف مات محمد کا لفظ موجود ہے ثانیاً خلت من قبلہ الرسل خلو عہد رسالت انبیاء ثابت ہوتا ہے کہ جس سے موت انبیاء کی طرف بطریق کفایت ذہن منتقل ہو سکتا ہے اس میں موت کی صراحت نہیں۔ ورنہ قد خلت سنة الاولین میں ماتت سنة الاولین کہنا پڑے گا۔ جو صریح عقل و نقل کے خلاف ہے ثالثاً الرسل میں جملہ رسل بحیثیت مجموعی مراد ہیں۔ افرادی جماعت مراد نہیں۔ ورنہ اس کے بعد کلہم اجمعین کا لفظ بھی شامل ہوتا۔ اب بحالت مشتبہ تمام انبیاء کی موت ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ ایسے عموم سے احکام یا اخبار کے ثبوت کہیں یہ نہ کہہ دیں کہ انسان از قسم نباتات ہے جاندار نہیں کیونکہ البتکم من الارض نباتا (نوح ۱۷) قرآن میں موجود ہے۔ اور یہ بھی نہ کہہ دیں کہ تمام انسان دوزخی ہیں کیونکہ قرآن شریف میں صاف صراحت مذکور ہے۔ لا ملنن جہنم من الجنة والناس اجمعین (سجہ ۱۳) خدا تعالیٰ ایسے مجتہدین سے پناہ بخشے کہ جن کا مبلغ علم صرف خطابات مرزا ہوں یا توہمات نفسانیہ یا حدیث النفس۔ چوتھی حدیث میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضور ﷺ قیامت کے روز اصیحابی اصیحابی پکاریں گے تو جواب ملے گا کہ جو کچھ انھوں نے آپ کے بعد میں کیا آپ نہیں جانتے۔ پھر حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بھی عذر پیش کروں گا جو حضرت مسیح پیش کریں گے کہ کنت علیہم شہیداً الایہ طریق استدلال یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی توفی کو مسیحی توفی سے تشبیہ دی ہے مگر جب محمدی توفی بمعنی موت ہے تو مسیحی توفی بھی بمعنی موت ہوگی اور ہماری طرف سے یوں کہا جا سکتا ہے کہ حرف تشبیہ کہاں؟ وجہ شبہ کیا چیز ہے؟ کما کا لفظ قول کے درمیان مذکور ہے توفی کے درمیان کیسے مذکور ہوا ہے؟ علاوہ بریں جبکہ توفی بمعنی رفع جسمانی بھی مراد لے کر معز

صحیح ہو سکتے ہیں تو خواہ مخواہ کیا ضرورت ہے کہ تو فی سے وفات مسیح مراد لیں؟ پانچویں حدیث میں حضرت امام حسن کا خطبہ پیش کیا جاتا ہے کہ ”حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۲۷ رمضان کو شہید ہوئے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں حضرت مسیح کی روح قبض ہوئی۔“ اب اس پر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں جب تک ان کا جواب نہ دیا جائے یہ قابل استدلال نہیں ہو سکتی۔ کیا تاریخی عبارات صحیحہ کا مقابلہ کر سکتی ہیں؟ کیا اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اب بھی مردہ ہیں؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ شاید راوی کا مذہب انانیل کے مطابق حضرت مسیح کے چند گھنٹے تک موت کا ہو۔ کیا کوئی صحیح روایت واقعہ صلیب کے خلاف نہیں کہ جس میں موت کی نفی ہو؟ کیا واقعہ صلیب رات کو ہوا تھا؟ اسم موصول سے بیان کرنا مخاطب کے علم کا ثبوت دیتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ حضرت مسیح کی وفات ۲۷ رمضان شریف کی رات کو نہ کسی اسلامی تاریخ نے بیان کی ہے اور نہ عیسائی تاریخیں اس کی تائید کرتی ہیں۔ کیا ہر ایک روایت کو صحیح تسلیم کرنا خصوصاً روایات صحیحہ کے مقابلہ میں خارج از تمدن نہیں؟

دوم..... (مسیح کی نوعیت) اسلام میں مسیح شخص واحد کا نام ہے مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مسیح دو ہیں ایک مسیح ناصری جو یسوع کے نام سے مشہور ہے۔ دوم مسیح محمدی جس کے خود دعویدار ہیں۔ دلیل یوں ہے کہ روایات میں مسیح کے دو حلیے بیان ہوئے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ مختلف اوقات میں مشتبہ وضع قطع دو مختلف اور جزوی فرق سے بیان ہو سکتی ہے ورنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہوں گے۔

سوم..... (مسیح کی عصمت) اہل اسلام میں آپ کی عصمت میں اتفاق ہے۔ مگر مرزائی جماعت آپ پر مسمریزم اور جھوٹ وغیرہ کا الزام لگاتی ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ یہ الزام خدا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ (شرم) چہارم..... ہمارے نزدیک مسیح بن مریم الگ ہیں اور امام مہدی کا ظہور الگ۔ مگر مرزائیوں نے دونوں کو ایک تسلیم کیا ہے دلیل یہ ہے کہ لامہدی الاعمسیٰ مگر ہم کہتے ہیں کہ بعد تسلیم صحت حدیث کے بموجب قرب زمانہ مراد ہے کیونکہ دوسری روایات میں تصریح ہے کہ مہدی کا زمانہ دس سال پہلے ہوگا۔

پنجم..... (بروز مسیح) مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مسیح میں دوسرے نبیوں کی روحیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ مگر اسلام میں یہ عقیدہ مردود ہے کیونکہ بروز اور تناخ آپس میں تقریباً مترادف ہیں بلکہ یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے اس لیے قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔

ششم..... مرزا قادیانی کے نزدیک تمام انبیاء کے نام ایک قسم کی ڈگریاں تصور کی گئی ہیں اور جب ظاہری علوم میں ایک شخص واحد مختلف اور بیشمار ڈگریاں حاصل کر سکتا ہے تو نبوت کے میدان میں ایک غلام احمد ترقی پا کر مختلف ڈگریاں کیوں نہ حاصل کر سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کا پہلا قدم تصوف پر ہے اور آخری قدم کرشن اوتار پر۔ درمیان میں کبھی مہدی، مریم، ابرہیم، اؤد، سلیمان بنے ہیں اور کبھی غلام اہل نبی اور خادم سلسلہ نبوت۔ پھر کبھی رنگت بدلتی ہیں تو پکاراٹھتے ہیں کہ ۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

لیکن اہل اسلام کے نزدیک یہ سب کچھ خرافات میں داخل ہے۔ اس کی تائید نہ قرآن سے ملتی ہے اور

نہ حدیث سے بلکہ یہ تو ہم صرف غیر متشرع صوفیاء کی شطیحات سے ملتا جلتا ہے جس سے خود صوفی بھی دست بردار ہوئے ہیں۔

ہفتم..... (ختم رسالت) مرزا قادیانی کے نزدیک ختم رسالت کے صرف یہی معنی ہیں کہ جیسے ایک افسر کے پاس مہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی ہے جس قدر نبی آئیں گے ان کی منظوری اور ماتحتی سے آئیں گے جب تک مہر محمدی (وہ بھی خیالی) ان پر نہ ہوگی۔ وہ امتی نبی نہیں بن سکیں گے۔ اہل اسلام کے نزدیک یہ عقیدہ بالکل خلاف عقل و نقل ہے۔ ختم کے لفظ میں جو تصرف کیا ہے وہ صرف پنجابی محاورات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا ہے۔ پنجاب میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ فلاں کے پاس ذیلداری یا نمبرداری کی مہر ہے یعنی وہ افسر ہے اور اہل موضع اس کے ماتحت ہیں۔ مگر یہ پنجابی محاورہ عرب کے الفاظ میں داخل کرنا محض لاعلمی اور جہالت ہے عرب کے محاورے میں خاتم کل شئی اخرہ (آخر لکچیز ج ۸ ص ۳۱۲ مطبع بیروت) کے لکھے ہیں یعنی آخری جزو کو کہتے ہیں اور یہی منہبوم چودہ سو سال سے تسلیم کیا گیا ہے نئے نئے تخیلات کے معانی قابل وثوق نہیں۔

ہشتم..... (امکان نبوت) مرزا قادیانی کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد دوسرے نبیوں کا آنا ممکن بلکہ ضروری ہے استدلال میں لفظ و اخرین منہم پیش کیا جاتا ہے اور کبھی یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ لو کان ابراہیم حیا لکان نبیا (روح المعانی ج ۸ ص ۳۱) مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اگر تسلیم کر لی جائے تو چونکہ جملہ شرطیہ ہے اس لیے اس کے اطراف (شرط و جزا) سے کوئی حکم پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور آیت پیش کردہ میں منہم کا قرینہ مرزا قادیانی کے خلاف ثابت ہے علاوہ ازیں اہلسنت میں یہ قاعدہ مسلم ہے کہ جو حکم صریح نصوص قطعیہ کے برخلاف اشتباہ کیا جائے وہ مردود ہوتا ہے۔ جب خاتم النبیین اور لانی نبی بعدی۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹) وغیرہ جیسے الفاظ صریح موجود ہیں تو مرزا قادیانی کی دماغ سوزی کب اور کہاں تک تسلیم ہو سکتی ہے۔ لفظ بعد میں بعد یہ متصل لینا مرزائیوں کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ کیونکہ بعدیت متفصلہ کے معنی بھی تیرہ سو سال کہیں سے ثابت نہیں ہوئے جس پر وہ اتنا اتراتے پھرتے ہیں۔

نہم..... (بروز) ہمارے نزدیک بروز عقائد اسلام میں کہیں تسلیم نہیں کیا گیا۔ ہم اس کو تنازع کے مساوی سمجھتے ہیں۔ جیسے تنازع کا مسئلہ اہل اسلام میں مردہ ہے ایسے بروز کی آڑ بھی دام تزویر سے کہیں دور نہیں۔ ممکن ہے کہ مرزا قادیانی نے کرشن اوتار بننے کے لیے یہ مسئلہ ہندوؤں سے حاصل کیا ہو۔ مگر افسوس کہ ہندو ایک بھی معتقد نہ ہوا۔

دہم..... (منصب نبوت) اہل اسلام کے نزدیک منصب نبوت صرف خدا داد نعمت ہے کسی کے ادب اور اخلاق کو اس میں دخل نہیں۔ اگرچہ حکمت الہی ہمیشہ سے منصب نبوت عطا کرنے میں بظاہر اعمال و افعال کو علت تامہ ظاہر کرتی رہی ہے مگر درحقیقت یہ علت تامہ نہیں۔ فلاسفہ یونان کے نزدیک (کہ مرزا قادیانی جن کے دلدادہ ہیں) تخیلی عن الرزائل و علی بالفہاکل تحصیل منصب نبوت کے لیے علت تامہ ہے۔ اسی بنا پر فلاسفہ یونان کسی نبی کے ماتحت نہیں رہے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ترقی کے مرتبہ رسالت تک پہنچ سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اهدنا الصراط المستقیم میں منصب نبوت مراد ہے اور حقیقتہ الوحی میں صراحت بیان کیا ہے کہ اسلام نے ہمارے سامنے ایک ایسا پاکیزہ کورس پیش کیا ہے کہ جس پر کار بند رہنے سے ہر ایک انسان منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک منصب نبوت کبھی ہے اور اسلام

میں وہی اور محض فضل ربی ہے۔ دلائل کے لیے ہزاروں آیات پیش کی جاسکتی ہیں۔

یازدہم..... (وجود مجدد) اہل اسلام میں مجدد کے یہ معنی ہیں کہ اہل اسلام میں مرور زمان اور دواغی ضلالت کے بروقت موجود ہونے سے جو جو اصول اسلام میں یا فروعات میں اگر کچھ شدت و ضعف یا ازلیہ و اولیہ اور کمیتہ و کیفیہ کا فرق آ گیا ہو تو مجدد آ کر رفع کرے۔ جس کی نسبت ہر صدی کے اخیر پر آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ ہر ایک صدی کے اخیر پر یا شروع پر کون کون مجدد ہو گزرے ہیں۔ اہلسنت والجماعت کا یہ فیصلہ ہے کہ مجدد سے مراد جماعت علماء ہے جو ہر ایک صدی میں لوگوں کو راہ راست کی طرف بلاتی رہتی ہے۔ مجدد کی شخصیت غیر متعین ہے یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام کے ہر ایک مذہب نے اپنے اپنے مجدد الگ شمار کیے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ مجدد خود مدعی بھی ہو کر اشاعت کرے۔ مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مجدد کے افرا و شخصیت گزرے ہیں۔ افراد کلیتہً نہیں اسی واسطے عام طور پر ہم پر سوال کیا کرتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی مجدد نہیں تو اس صدی کا امام اور مجدد کون ہے؟ اگرچہ ہم اس کے جواب میں کہہ سکتے ہیں (کہ زمانہ حال میں بہت سے ایسے علماء نامور موجود ہیں کہ جن کے عقیدت مند ان کو مجدد کہتے ہیں اور تھوڑی دیر ہی گزری ہے کہ مولانا محمد قاسم مرحوم اور مولانا رحمت اللہ مرحوم مہاجر کی اپنے وقت کے مجدد کہے جاسکتے ہیں۔ جن کے خوش چین مناظرین اہل اسلام عموماً اور مرزا قادیانی خصوصاً ثابت ہوئے ہیں مگر تاہم یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ زمانہ حال میں علماء نامور تجدید وین میں کوشاں ہیں۔ شاید مرزا قادیانی کے نزدیک شامہ تجدید کے یہ معنی ہوں کہ اہل اسلام کے متفقہ قدیمی اور مسلمہ اصول کی بنیاد بن نکال کر ان کی بجائے نئے خیالات اور نئے عقائد اور اصول قائم کیے جائیں اور ان کا نام اصلی اسلام رکھا جائے۔ سو اگر یہی معنی ہیں تو ہمیں مجبوراً تسلیم کرنا پڑے گا کہ بیشک مرزا قادیانی سے پہلے مرزا محمد علی ایرانی مجدد ہو گزرے ہیں اور پھر خود مرزا قادیانی ان کے جانشین اور نعم البدل ثابت ہوئے ہیں۔

دوازدہم..... (وجود امام وقت) مرزا قادیانی کے نزدیک امام سے مراد خود ان کی ذات ہے یا وہ شخص مراد ہو سکتا ہے جو مدعی مہدویت یا مسیحیت ہو یا کم از کم اس کا قائم مقام ہو۔ مگر اہل اسلام کے نزدیک سلطان وقت مراد ہے انتظامی امور میں جو اس کی اطاعت نہ کرے گا وہ باغی تصور ہوگا اور حرام موت مرے گا۔

سیزدهم..... (آیات قرآنی) ہمارے نزدیک سب سے بڑھ کر آیات قرآنی ہیں۔ مرزائیوں اور خود مرزا قادیانی کے نزدیک الہامات مرزا آیات قرآنی سے بڑھ کر ہیں۔ آیات تشابہات اور آیات محکمات کے الفاظ ہمارے نزدیک غیر قرآن میں اطلاق نہیں ہو سکتے مگر مرزا قادیانی اپنے الہامات میں بھی یہ دونوں لفظ اطلاق کر لیتے ہیں۔

چہاردهم..... اہل اسلام میں آیات قرآنی کا اصل مطلب وہی معتبر ہے جو صحابہ اور ائمہ کے اقوال اور آنحضرت ﷺ کی احادیث سے تائید پائے ہوئے ہو۔ اپنے من گھڑت خیالات کے مسائل کی اسلام میں کوئی وقعت نہیں۔ مگر مرزائی صاحبان سب سے بڑھ کر وہ مطلب معتبر سمجھتے ہیں جو مرزا قادیانی نے اختراع کیا ہے یا جو ان کے عتیقات مندوں نے بعد میں دماغ سوزی کی ہے۔ پھر وہ طریق معتبر ہے کہ جس کی تائید کسی عیسائی مورخ یا انجیل اور تواریخ سے ہو چنانچہ ان کی تمام تفاسیر کے ورق جا بجا احادیث کی بجائے انجیل و تورات وغیرہ کی ہیں۔

پانزدہم..... یہ کہ ان کے ہاں اہل اسلام کے مسلمہ قصص (معراج جسمانی، اصحاب کہف، جنت آدم، قصہ بقرہ، ناقہ صالح، ذبح عظیم، شق قمر وغیرہ) تمام جمبوٹے ہیں کیونکہ عیسائیوں نے ایسے امور سچے تسلیم نہیں کیے۔

بالجملہ یہ مختصر پندرہ امور پیش کیے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے صرف فروغی نہیں اور ایسے دور دراز کے اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انھیں اسلام میں داخل نہیں سمجھتے کیونکہ ان کی کوئی بات اہل اسلام کے ائمہ اور صحابہ میں سے کسی ایک کے موافق نہیں جو مسائل انھوں نے اپنے دستور العمل بنائے ہیں، ان میں سے کچھ فلسفہ قدیم پر مبنی ہیں اور کچھ تخیلات جدید کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ خود مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادات کا نام و نشان تک نہ تھا۔ انھوں نے اسلام کی پرانی چار دیواری کو مسمار کر کے ڈیڑھ اہانت کی الگ مسجد بنائی تجویز کی ہے۔ ان کی اس نئی بنیاد پر شروع سے ہی اہل اسلام کی طرف سے رد و قدح ہوتا رہا۔ مگر اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ مرزا قادیانی پر مختلف عنوانات سے اہل اسلام کی طرف سے تکفیر جاری ہوتی رہی (کبھی نبوت کے دعویدار ہونے سے اور کبھی مسیح موعود بننے سے اور کبھی نصوص قطعیہ کے انکار کرنے سے) اور اہل اسلام کو جو جو ضرورتیں اور مجبوریات پیش آتی رہیں ان کے رفع کرنے کے واسطے مختلف کوششیں اور فتاوے عمل میں آئے۔ لیکن اس وقت چونکہ اہل اسلام کو حکام کی طرف سے یہ دقت پیش آئی کہ اہلسنت والجماعت کی لڑکی جبراً مرزائی جماعت کے سپرد کر دی جاتی ہے اور ہمیں غیر مسلم اور ان کو مسلم قرار دیا جاتا ہے اور خواہ مخواہ ہماری حق تلفی کی جاتی ہے اس لیے اب مرزائی جماعت کی نسبت اس قسم کے فتاوے علمائے سنی شیعہ سے حاصل کیے گئے ہیں کہ جن میں مرزا قادیانی کی تکفیر کے ضمن میں مذکورہ بالا مسئلہ کا پورا تھفیفہ ہو گیا ہے۔

پیشتر اس کے کہ ہم ان فتوؤں کی مختصر نقلیں درج کریں ہم یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس حق تلفی کے لیے صدائے احتجاج بلند کرنے میں ہم دونوں فریق (سنی شیعہ) متفق ہیں اور ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں۔ نیز یہ کہ جس قدر اسلامی ریاستیں یا اسلامی انجمنیں یا مدارس مذہبی امور اسلام میں اپنا دخل دینا فرض منصبی سمجھتی ہیں۔ اس پر ان سب نے بھی اتفاق کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ فتاوے ملکی تقسیم کے لحاظ سے پنجاب و ہندوستان کے چیدہ چیدہ اور معتبر مقامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب وار درج کیے جاتے ہیں۔ ناظرین دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔ انجمن حفظ المسلمین کی طرف سے اس مسئلہ میں جو سوال چھپوا کر اہل علم کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا۔ وہ ذیل میں درج ہے جس کے نیچے سب کے جوابات علی حسب المذاہب درج کیے جاتے ہیں۔

استفتاء

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع مبین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

اول..... آیہ مبشرا برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۳۶۳)

دوم..... مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۶۵ خزائن ج ۳ ص ۳۵۹)

سوم ... میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاختیار ص ۱۱ ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۸)
 چہارم ... ان قدمی علی منارۃ ختم علیا کل رفعة (میرا قدم اس بنیاد پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں) (خطبہ الہامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

پنجم ... لا تقسیرنی باحد ولا احداہی . میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔
 (خطبہ الہامیہ ص ۵۲ خزائن ج ۱۶ ص ۵۲)
 ششم ... میں مسلمانوں کے لیے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لیے کرشن ہوں۔
 (لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۸)

ہفتم ... میں امام حسین سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)
 ہشتم ... وانی قتیل الحب لکن حسینکم . قتیل ابعدی فالفرق اجلی واطہر . ”میں عشق کا
 مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔“ (اعجاز احمدی ص ۸۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)
 نہم ... ”یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں۔ (معاذ اللہ)

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
 دہم ... یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)
 یازدہم ... یسوع مسیح کے معجزات مسریرم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔
 (ازالہ ص ۳۰۳، ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳ تا ۲۵۴ ضمیمہ انجام ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
 دوازدہم ... میں نبی ہوں۔ اس امت میں نبی کا نام میرے لیے مخصوص ہے۔

(ہقیقہ الوہی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۳۰۶)
 سیزدہم ... مجھے الہام ہوا ہے۔ قل یاایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً . (لوگو! میں تم سب
 کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۵۲)

چہار دہم ... میرا منکر کافر ہے۔ (ہقیقہ الوہی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)
 پانزدہم ... میرے منزلوں بلکہ متانوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۲۷۶)
 (۱۶) ... مجھے خدا نے کہا ہے اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن!) (البشری ج ۱ ص ۴۹۰)

(۱۷) ... لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا۔
 (ہقیقہ الوہی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۳)
 (۱۸) ... میرا الہام ہے۔ وما یطق عن الہوی یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)
 (۱۹) ... مجھے خدا نے کہا ہے۔ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا)

(ہقیقہ الوہی ص ۸ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)
 (۲۰) ... مجھے خدا نے کہا۔ انک لعن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلا شک رسول ہے)
 (ہقیقہ الوہی ص ۷۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)
 (۲۱) ... اتانی مالہم یزنی احد من العالمین (خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی)

(ہقیقہ الوہی ص ۷۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)
 (۲۲) ... ان اللہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے)
 (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱ حاشیہ)

(۲۳)..... انا اعطیناک الکوثر (خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے) (انجام آختم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ۵۸)
 (۲۴)..... رایتہ فی العنّام عین اللّٰہ و تیقنت انّی ہو فخلقت السموت والارض. میں نے اپنے آپ کو
 بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔

(آئینہ کمالات ص ۵۶۳، ۵۶۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

(۲۵)..... میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (نوح المصلی فتاویٰ احمدیہ ج ۲ ص ۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا
 جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا تو جو را۔

الجواب

(۱) سنی از ریاست بھوپال

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی لہذا جس
 شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح
 ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ ۳ رجب ۱۳۳۶ھ۔ مہر و دستخط:۔ محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال

(۲) از ریاست رام پور (خلد اللہ ملکہا)

جو شخص کہ مرزائے قادیانی کے اقوال مذکورہ میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص
 کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے
 گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ دستخط:۔ ظہور الحسن محلہ پہلوار

ذلک کذا لک. مظفر علی خاں مقبرہ عالیہ۔ الامر کما حرره مولانا السید ظہور الحسن.
 انصار حسین عفی عنہ۔ فان القول ماقالت حذام. ذوالفقار حسین عفی عنہ۔ الامر کذا لک۔ فقیر سید تاثیر حسین

(۳) از ریاست حیدر آباد (خلد اللہ ملکہا)

(یہاں کے جوابات کی بجائے کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالۃ الادہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد
 انوار اللہ خان صاحب مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

(۴) از مدرسہ عالیہ دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوال مذکورہ کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی
 اور تصدیق کرنے والے ہیں وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست
 نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جائے تو وہ فوراً مرتد
 ہو جائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہو جائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔

مہر و دستخط:۔ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۱۲ رجب ۱۳۳۶ھ

الجواب صحیح گل محمد خان مدرس مدرسہ الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ۔ الجواب صواب الحسن عفی عنہ۔

عربیہ دیوبند۔ الجواب صواب عبدالوحید عفی عنہ۔

الجواب صحیح محمد رسول خان عفی عنہ۔ الجواب صحیح فقیر اصغر حسین عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد اعجاز علی عفی عنہ۔

اصاب الحبيب محمد ادریس غفی عنہ۔ الجواب صحیح احمد امین غفی عنہ۔ الجواب صواب محمد تفضل حسین غفی عنہ۔
(۵) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کر لے جن میں بعض یقینی کفر ہیں، حکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کر لے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ دستخط اشرف علی غفی عنہ (حکیم الامت مصنف تصانیف کثیرہ) ۱۳۳۶ھ

(۶) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کیے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر و ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا۔ جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا۔ بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا۔ اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں ارتداد احدهما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء (شای جلد ثانی ص ۴۲۵) لا یجوز له ان یتزوج مسلمة الخ و یحرم ذبیحة و صیدہ بالکلب و البازی و الرمی۔ (عالمگیریہ ج ۲ ص ۲۵۵)

حررہ عنایت الہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۱۹ اپریل ۱۸ء

الجواب صحیح ظلیل احمد۔ الجواب صحیح ثابت علی۔ الجواب صحیح عبدالرحمان۔
الجواب صحیح عبداللطیف۔ الجواب صحیح بلا اریاب عبدالوحید سنہلی۔ قد اصاب من اجاب ممتاز میرٹھی۔
الجواب صحیح منظور احمد۔ ہذا ہوا الحق محمد ادریس۔ الجواب صحیح عبدالقوی۔
الجواب حق محمد فاضل۔ الجواب صحیح بدر عالم میرٹھی۔ جواب الحبيب صحیح علم الدین حصاری۔
الجواب مصیب غلام حبیب پشاوری۔ ہذا الجواب حق عبدالکریم نوگانونی۔ ہذا الجواب صحیح فصیح الدین سہارنپوری۔
جواب الحبيب اصح محمد روشن الدین۔ الجواب صحیح نور محمد۔ الجواب صحیح دلیل الرحمان۔
محمد پوری۔

الجواب صحیح محمد بلوچستانی۔ الجواب حق ظریف احمد مظفر گھری۔ للہ در الحبيب محمد حبیب اللہ غفی عنہم

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔
حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور

الجواب صحیح عبدالقادر شاہ رائے پوری۔ الجواب صحیح مقبول سبحانی کشمیری۔ مصدق عبدالرحیم رائے پوری۔
مصدق خدا بخش فیروز پوری۔ مجھے اتفاق ہے محمد سراج الحق۔ جواب درست ہے محمد صادق شاہ پوری۔
ہذا الجواب صحیح احمد شاہ امام جامع۔ الجواب صحیح آلہ بخش از بہاول نگر۔
مجدد بھت۔

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا بخون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح بنتی ہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ عبدالنور مدرس اول مدرسہ دارالہدیٰ کلکتہ

الجواب صحیح افاض الدین۔ الجواب صحیح ابوالحسن محمد عباس۔ مہر عبدالنور۔
 الجواب صحیح محمد سلیمان مدرس مدرسہ الجواب صحیح شمس العلماء مفتی محمد الجواب صحیح احمد سعید انصاری
 دارالکتب والسنۃ۔ عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ سہارنپوری حالوار و کلکتہ۔
 الجواب موافق الکتاب والسنۃ الجواب صحیح محمد یحییٰ۔ الجواب صحیح محمد اکرم خاں سیکرٹری
 عبدالرحیم۔ انجمن علمائے بنگالہ۔
 ایڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ۔ الجواب صحیح محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ لاریب فی صحتہ الجواب محمد مظہر علی۔
 کلکتہ۔

لاریب فی الجواب عبدالصمد اسلام آبادی الجواب صحیح عبدالواحد مدرس دوم الجواب صحیح محمد زبیر۔
 مدرس صفی اللہ شمس العلماء مدرس۔ مدرسہ دارالہدیٰ۔
 الجواب صحیح ضیاء الرحمان از کلکتہ کوٹوالہ نمبر ۲ مسجد الہمدیث ۲۳ رجب ۱۳۶ھ۔

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے لہذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت و استقرار نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا اور تصدیق (مرزا) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔

کتبہ محمد ابوالقاسم البناری مدرسہ عربیہ مجلہ سعید نگر بنارس ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ
 میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں محمد مکتب صحیح حکیم محمد حسین خاں۔ الجواب صحیح محمد عبداللہ مدرس
 شیر خاں مدرس کان اللہ لہ۔ کانپوری۔
 الجواب صحیح محمد حیات احمد۔ جواب صحیح ہے حکیم عبدالحمید عفی عنہ

(۱۰) شہر آ رہ (سنی)

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے۔ بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور مشرکین میں وارد ہے۔ ولا تنکحو المشرکین حتی یؤمنوا بالایۃ اور مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں بلکہ وہ خود مدعی نبوت والوہیت ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ) پس جو لوگ ان اقوال کے قائل و مصدق و معتقد ہیں ہرگز وہ مومن نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ مخالطت و مجالست و مناکحت قطعاً جائز نہیں۔ قال تعالیٰ ولا ترکوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ای لا تمیلوا الیہم بمودة و مخالطة و جالسة و مناکحة و مداهنة و رمی باعمالکم فتصیبکم النار کما صرح بہ المفسرون المحققون من المتقدمین منهم والمتاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہو گیا تو تفریق کرا دینی چاہیے اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہو گیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہو گیا اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ ابو طاہر بھہاری عفا عنہ عفا عنہ الباری المدرس الاول فی المدرسۃ الاحمدیہ
قد صرح الجواب محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابو طاہر دام فیضکم۔
قد اصاب من اجاب محمد مجیب الرحمان درہنگوی۔

(۱۱) بدایون (سنی)

مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔ اگر لاعلمی سے ایسا ہو گیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا کیونکہ
مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔ (ہکذا فی کتب الفقہ) اور اگر بعد نکاح کوئی مسلمان
باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہو گیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اگر عورت
معتقد ہو گئی تو اس کا نکاح قائم نہ رہے گا۔ حکم مثل مرتدین کے ہو جائے گا۔

مہر محمد ابراہیم قادری بدایونی۔ مہر محمد قدیر الحسن خفی قادری۔ الجواب صحیح محمد حافظ الحسن مدرس

مدرسہ محمدیہ۔

الجواب صواب احمد الدین مدرس شمس ذلک کذا لک شمس الدین قادری مہر محمد عبد الحمید۔ حسین احمد۔ واحد
العلوم۔ فرید پوری۔ حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ فضل

الرحمان دلائی۔

عبد الرحیم قادری عبدالستار غنی عنہ۔ محمد عبد الماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس
العلوم۔

(۱۲) شہر الوز، و سنجل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے اور ایک ہے ان تیس میں کا جن کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی
ہے کہ میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنی نبوت باطلہ کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میرے بعد کوئی نبی
نہیں اور جو شخص غلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے۔ وہ بھی کافر ہے۔ مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین
کے رجال و نسا سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا۔ پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا
ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن و شوہر کا جو تعلق و رشتہ تھا وہ منقطع ہو گیا۔ اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا
اور اولاد حرامی۔

حورہ العبد المسکین محمد عماد الدین السنہلی السنہ الحنفی القادری
بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اس کا نکاح
مسلمانوں سے جائز نہیں۔ محمد ابو البرکات سید احمد الوری سلمہ اللہ القوی

(۱۳) از آگرہ (اکبر آباد) و بلند شہر (سنی)

(الف)..... جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت جائز نہیں
اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا۔ موجب افتراق ہے۔

نقطہ محمد محام امام مسجد جامع آگرہ

(ب)..... ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں ہے اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔

سید عبداللطیف مدرس مدرسہ حالیہ جامع مسجد آگرہ

(ج)..... قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں۔ اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو

ان اقوال مذکورہ استثناء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔
 امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء صدر مدرس
 معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوئی۔
 حیدر شاہ، فقیہ دوم دارالعلوم، ندوۃ العلماء
 واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقد را بر حد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و بامر مد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست واللہ اعلم بالصواب۔

حردہ الراجی الی رحمۃ ربہ الباری محمد عبدالہادی الانصاری

حفید العلامة ملامین شارح السلم والمسلم اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین۔

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا۔ اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔

حردہ ابو الہدی فتح اللہ الہ آباد کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ

(۱۷) از شہر دہلی (دار الخلافہ پنجاب) (سنی)

(الف)..... فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔
 حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ

(ب)..... مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناٹے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔
 حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(ج)..... جو شخص مرزائے قادیان کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ۔ الجواب صحیح۔ احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دہلی ما اجاب المعجیب

فہو حق حری ان یعمل بہ۔ حررہ ابو محمد عبید اللہ مدرس مدرسہ دار الہدی کشف گنج دہلی
 مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قائل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت و مواصلت کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ حررہ الراجی عبدالرحمن مدرسہ دار الہدی
 (د)..... مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال ہیں) معتقد ہیں۔ سب کافر و مرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔

حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی

الجواب صحیح۔ عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتب والسنۃ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۰ء۔

عبدالعزیز عفی عنہ۔ عبدالرحمان عفی عنہ۔ عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمان۔

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کا ذہ کی جو تصدیق کرتا ہے اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوری۔ ہذا هو الجواب الحق۔
کتبہ مولوی احمد علی غفی عنہ نور محلی۔

(۱۹) لودھیانہ (سنی)

(الف)..... ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبد العاجز علی محمد عفا عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لودھیانہ۔
(ب)..... چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر و ارتداد ہے۔ اس لیے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔

حورہ رحمت العلی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیوال
الجواب صحیح محمد عبداللہ غفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ۔ نور محمد از شہر لودھیانہ
عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لودھیانہ محلہ صوفیاں

(۲۰) لاہور (سنی و شیعہ صاحبان)

(الف)..... چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجاب علمائے ہند و پنجاب قطعی ہے۔ لہذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔

العبد نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور

(ب)..... صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کیے گئے ہیں از روئے قرآن و حدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں۔ بلکہ بعض تو حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا دعویٰ جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں۔ لہذا ان سے باطوبت معاشرت کرنا اور ان کو معابد و مساجد میں آنے دینا، ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان سے رشتہ و ناطق کرنا شرعاً سب ناجائز اور فعل حرام۔ معصیت عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی موکدہ اور اہم ہے۔ (لان المرءة تاخذ من دین بعلھا) کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دین حاصل کرتی ہے اس لیے کہ عورت ضعیف العقل ہونے کے سبب شوہر کے دین کو اختیار کر لیتی ہے۔ اعاذنا اللہ و جمیع المؤمنین من النفس الامارة بالسوء والضلالة بعد الہدی (وہو العالم) من مبارک حویلی (لاہور) خادم الشریعۃ المطہرہ علی الحائری بقلمہ۔

(۲۱) شہر پشاور معہ مضافات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے تمام کتب فقہ میں ہے (وارتداد احدہما ففسخ فی

الحال) کہ بیوی میاں میں سے کسی کا مرتہ ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔
 حررہ محمد عبدالرحمن ہزاروی
 الجواب صحیح بندہ محمود شہر پشاور۔
 عبدالواحد از پشاور۔
 مفتی عبدالرحیم پشاوری۔
 محمد خان پوری۔
 مولوی عبدالکریم پشاوری۔
 حافظ عبداللہ نقشبندی۔
 محمد رمضان پشاوری۔

(۲۲) راولپنڈی معہ مضافات (سنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفر بہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہو گیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔
 کتبہ عبدالاحد خانپوری از راولپنڈی
 محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی۔
 سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد۔
 محمد کیچ مکرانی مقیم شہر راولپنڈی۔
 الجواب صحیح عبداللہ عفا عنہ از مدرسہ
 محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء
 عبدالرحمان بن مولوی ہدایت اللہ
 سنیہ راولپنڈی۔
 العلوم راولپنڈی۔
 صاحب مرحوم امام مسجد المجدیث
 صدر پیر فقیر شاہ از راولپنڈی

(۲۳) شہر ملتان معہ مضافات (سنی)

بلا اریباب یہ تمام اعتقادات صریح کفر و الحاد ہیں۔ قائل و معتقد ان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ اور حکم آیت لاہن حل لہم ولاہم یحلون لہن مناکحت مسلمہ مرزائی و بالعکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقاء یعنی نہ رشتہ مناکحت ہو سکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہو جاتا ہے۔
 حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی
 الجواب صحیح احقر العباد ابو عبیدہ خدا بخش ملتانی غنی عنہ۔ خاکسار محمد غنی عنہ از ملتان۔

(۲۴) ضلع جہلم (سنی)

باسمہ سبحانہ۔ مرزائے قادیانی کے یہ دعادی اور اسی قسم کے دوسرے دعادی کفر و شرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ (الارض والسماء معک کما هو معی) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں ایک اور الہام ہے کہ (یتیم اسمک ولا یتیم اسمی) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا مگر تیرا نام ضرور کامل ہو جائے گا۔ پہلے دعویٰ میں شرک جلی ہے اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لیے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر و مشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو ان کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا خواہ وہ مرزا کا مکلف نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کی نہیں چھوڑی لولاک لما خلقت الافلاک کے دعویٰ میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو بلیت نکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا (پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے) اتنی مختصراً۔

حررہ محمد کرم الدین از بمین ضلع جہلم تحصیل چکوال

محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھیمن ضلع بہار

الجواب صحیح۔ نور حسین از ہادشہانی۔

(۲۵) ضلع سیالکوٹ (سنی)

(الف)۔ مرزا کے عقائد کفر ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔ من تلفظ بلفظ کفر کفر کانا کل من ضحک علیہ او استحسنہ او یرضی بہ یکفر (قواطع الاسلام) من حسن کلام اہل الہول وقال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن (البحر الرائق) ایما رجل سب رسول اللہ ﷺ او کذبہ او غابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ و بانث منه امرء ته (کتاب الخراج للإمام ابی یوسف) ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ

(ب)۔۔۔۔۔ مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے لقولہ تعالیٰ ومن یتولہم منکم فانہ منہم۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لیے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت کرے گا۔ وہ کافر ہوگا کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کا کذب قرار دیا جائے گا کہ (لانیسی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الخیرات الحسان لابن حجر المکی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوٹلی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔

حررہ ابو الیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی
(ج)۔۔۔۔۔ ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یروید بہ۔ من پیغامبرم یکفر علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ من ادعی النبوة فی زماننا او صدق مدعیها او اعتقد نبیاً فی زمانہ ﷺ او قبلہ من لم یکس نبیاً کفرا جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں وہ کافر ہوگا۔ فقہ ابو عبدالقادر محمد عبداللہ امام مسجد جامع کوٹلی مذکور۔ الجواب صحیح سید میر حسن عفی عنہ کوٹلی لوہاراں۔ الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھر و سیدان ضلع سیالکوٹ۔

(۲۶) ضلع ہوشیار پور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کا ذہب کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جہلمی مدرس مدرسہ خلیفہ کوٹ عبدالحق۔ الجواب صحیح اللہ بخش بیالوی مدرس عربی مدرسہ خلیفہ محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خلیفہ۔ عبد الحمید جری از کوٹ عبدالحق۔

(۲۷) ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احد الزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ بندہ عبدالحق دیناگری

مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۶ھ

(۲۸) ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازواج ہرگز درست نہیں۔ فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔

واللہ العبادہ
حررہ العبد الاواه الشیخ عبداللہ غنی عنہ از ملکہ
الجواب صحیح بندہ عبید اللہ از ملکہ

(۲۹) ضلع گوجرانوالہ (سنی)

(الف)..... جو لوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا کے معتقد و مصدق ہیں ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔
حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم
(ب)..... بیشک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔

حررہ عبداللہ المعروف بخلام نبی از سوہدرہ
الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی غنی عنہ۔ عمر الدین معلم از وزیر آباد مسجد برنے والی۔ خاکسار عبدالغنی۔
(ج)..... بیشک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے۔ اس لیے مرزا نیول سے مناکحت ناجائز ہے۔
حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی

(۳۰) شہر امرتسر (سنی)

(۱)..... مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناطہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور مقتنین اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں کیونکہ مرزائی بجائے خود رہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدہیات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں بلکہ دراصل منکر ہیں۔
حررہ ابوالحسن غلام المصطفیٰ الہمی القاسمی الامر ستری عفا اللہ عنہ

(۲)..... مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کر سکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت، دوستی، رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ لا تتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین۔ و لقولہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء

من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئ۔ حررہ محمد جمال امام و متولی مسجد کوچہ سنی امرتسر
(۳)..... مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہذا جماعت مرزائیہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو محبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولد الزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مر جائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ و الاظہار) اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرزائیین۔

حرره عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح محمد حسین مدرس مدرسه سلفیہ غزنویہ۔

(۴)..... مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء ربانین نے قدیماً و جدیداً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب و رسائل و اشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مر گیا ہے۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی بلا ریب بموجب شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہما افضل الصلوات کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے۔ قال اللہ عزوجل لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن الا یہ هذا فقط واللہ اعلم

(ابو اسحاق نیک محمد عفی عنہ مدرس مدرسه غزنویہ تقویۃ الاسلام امرت سر۔)

(۵)..... بندہ کو مضامین بالا مذکورہ میں اتفاق ہے۔ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرہ اسلام سے اس کو خارج کرتے ہیں۔

(۶)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر انبیاء کی توہین کی بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعویٰ بھی کیے جن کی بنا پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔

(سید عطاء اللہ بخاری)

(۷)..... اقوال مذکورہ میں اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی غلطی کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد بقلم خود جواب صحیح ہے۔

(۸)..... الجواب۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے وہ شرعاً کافر و مرتد ہے اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح تاج مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہذا اعلان کرنا چاہیے کہ کوئی شخص مسلمان، مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔

حکیم ابوتراب محمد عبدالحق۔ الجواب صحیح ابو الفکر محمد شمس الحق

(۹)..... جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔

(۱۰)..... الجواب قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلائے ہیں وہ صاف صاف اس کے کافر ہونے پر بین ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے۔ اسی قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لیے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن و دفن سے ضرور اجتناب کریں۔

نور احمد عفی عنہ پیروری ثم امرت سری۔ ۲۵ شوال ۱۳۳۸ھ۔

الجواب صحیح غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرت سر۔

الجواب صحیح محمد نور عالم۔ مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرت سر۔

(۱۱)..... میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر قطعی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ دیدہ دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں ان کے کفر میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح فسخ ہے۔ (لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن) بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان

کی نظیر نہیں ملتی۔

والحمد لله عند الله محمد علی عفا الله عنه ۲۷ شوال ۱۳۳۸ھ

(۱۲)..... بحکم حدیث شریف زوجوا من ترضون دینہ مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہوتا چاہیے اور اگر ہ جائے تو فسخ کرا لیتا چاہیے۔
(ابو الوفاء ثناء اللہ)

(۳۱) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

قال المرزا ما تعريبه و تلخيصه كنت اعتقدان المسيح في قول الوحى بانه قدماء فثبت به ان القول بحيوته من الشرك والكشف على ان الجنة والنار لذات والام روحانية وان ربنا اج (ناب الغيل) وهو قيوم و وجودله من الايدى والاقدام والجوارح والقوى مالا يدركه مدرک و كك له من الاعصاب والعروق مالا يحيط به محيط بهاتم ارادته في العالم هذه الاعضاء والعروق هي المسماة بالعالم. وان الاخبار بنزول المسيح واشراط الساعة ليست على ظواهرها ولما معان كانت معزونة لم يطلع عليها احد الى يومنا هذا بل ولم ينكشف محمد ﷺ الامور الخمسة الدجال دوابه ودابة الارض واين مريم وياجوج ماجوج فنزل الوحى بان دابة الارض علماء هذا الزمان وياجوج ماجوج القوام ادروبا الدجال علماء البرطانية ودابتها مركب الدخان واين مريم الفافي تحصيل مفاته الذاتية ولما جرت سنة الله ببغته الانبياء اذ غلبت داعية الشر لم يكن بدمن نبى في هذه الايام وقد كان الله وعدانه يبعث في امته محمد نبيا كابراهيم اذا متفرق على فرق كثيرة فلن ينجو الا من تبعه. فسماني الله اسماء الانبياء من آدم الى محمد ﷺ ومن قل كنت احسب ان المسيح نبى عين انا منه في مرتبه وكنت اذ ظهر لى فضل ما احسبه انها فضيلة جزوية ولكن لما اخذت تنزل على من الوحى الامطار الموصلة الدر فلم يدعى الله عليه فاعطيت منه النبوة وانما اعطيتها اذ فنسيت فاني في اتباع محمد ﷺ فنسبوتى لانتافى ختم الرسالة. والذي نفسى بيده انه هو سمانى مسيحا موعود اوجعلنى نبيا صدقنى بالآيات فانا آخر الخلفاء على قدم عيسى وما كان لمومن ان يكفر بى فانه كفر بكتاب الله ولا يفلح الكافر حيث اتى. ولم يختص احد باسم النبوة سواحنى في هذا الزمان فما اوحى الى فهو منزوع عن الخطاء والنسيان فما ايها المسلمون ما اعلمكم فهو ملاك النجاة من النار. اعلّموا انه ما يخالفنى من الاحاديث رميته كمر جاة من البضاعة فلما آمنت بما اوحى الى كما آمنت بالقرآن اعتقدته قطعياف كفيك يرى ان آمن باحاديث ظنية او مرضوعة تخالفه وفضلنى الله على المسيح الناصرى والله لو كان المسيح اليوم لما ظهر له من الآيات ما ظهرت لى بل ولم يظهرها الله لنبى قبلى مثل ما اظهرها لى ما خلا محمدا ﷺ بل انما ظهرت له ثلث آلاف و ظهرت لى لثلاثماية آلاف ولم يخل منها شهر فلما ثبت عند الله وعند جميع المرسلين ان المسيح الموعود فى هذا الزمان افضل من المسيح الناصرى فلم يشق على الناس الفضل كفسى عليه اذ كان المسيح ليتاد الكذب ويشرب الخمر ومن جداته بغايا ويحى الفضل منه اذ لم يكن يشرب الخمر ولولم استنكف عن عمل الترب لما زادنى المسيح فى المعجزات وقد غلط اربعمائة نبى فى اخبارهم بالغيب لكن لم يغلط احد منهم ما غلط المسيح فيه. وقال لى الله لولاك لما خلقت الافلاك وكم من سرير قد تسفل و سريرك فوق

السّر كلها وانت من مائنا وهم من فشل وانت منى بمنزلة اولادى وانت منى واناصك وفضلنى الله بغسو القمرين وفضل محمد ﷺ بخسف القمر و مرة جعلنى الله امرة اظهر عليها قوة الرجولية فيريدون ان يرو مرة جالست الله وكتبت انا بيدي من الوقاعات والحوادث كيف اريدها وقبله الله و كتب التصديق بقلمه و قنطير رشحات بقلمه على خادمي ولما غلب على الالهية خلقت السماء والارض و خلقت آدم. انتهى ما قال وله مثله هفوات لا تحصى وما ذكرنا فيه كفاية لما تريد ان نقول.

فتقول ان المرزا ادعى فيما ذكرنا وفات المسيح، القول بحياة المسيح شرك، الجنة والنار لاحقيقته لهما، الله جسم غير متناه، النصوص ليست على ظواهرها، فوقية نفسه على رسولنا ﷺ علماً، النبوة لنفسه، دوامها بعد ختم الرسالة، تحصيل النبوة بالاكتساب، التمثيل بعيسى بل بجميع الانبياء، فضيلة نفسه على المسيح، الازراء، الوحي، ضرورة الايمان به، المجالسة بالله، المجانسته به، كونه زوجة الله، ولدا الله، كونه قيم الله في كائناته، واتحاد ذاته بذات الله، شركته في صفة الخلق و قدرته فهذه عشرون امرا كله كفر يخالف الاسلام بل و تصديق المرزافيه من الكفر وكفى منها الرجل في كفره واحد فكيف اذا اجتمعت جميعا في فانلها لا اقول ذلك وحدي بل صرح بكفره من الائمة المتقدمين القاضي عياض في الشفاء والملا على القارى في شرح الفقه الاكبر وابن حجر وآخرون في مصنفاتهم، ونحن تذكر نبذة مما قالوا قال على القارى، دعوى النبوة بعد نبينا كفر بالاجماع قال ابن حجر في فتاوى من اعتقد وحيا بعد محمد رسول الله ﷺ كان كافرا باجماع المسلمين. قال الشيخ الاكبر في الفتوحات اسم النبي زال بعد محمد ﷺ قال القاضي عياض من ادعى نبوة احد مع نبينا ﷺ او بعده كالعيسوية من اليهود القائلين بتخصيص رسالة الى العرب وكالخرمية القائلين بتواتر الرسل والبرهنية والبيانية منهم القائلين بنبوة بزيغ وبيان واشباه هولاء واومن ادعى النبوة لنفسه اوجوز اكتسابها والبلوغ بهضاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة وانه يصعد الى السماء او يدخل الجنة و ياكل من اثمارها و يعانق الحور العين فهو لا وكلهم مكذبون للنبي ﷺ لانه اخبر انه ﷺ خاتم النبيين وانه لانبى بعده و اخبر عن الله انه خاتم النبيين و انه ارسل كافة للناس و اجتمعت الامة على حمل هذا الكلام على الظاهر وان مفهور المراد به دون تاويل و تخصيص فلاشك في كفر هولاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً سمعاً ومن اعتقدان الله جسم او المسيح او بعض من يلقاه في الطريق فليس يعارف به فهو كافر وكذلك من ادعى مجالسة الله والعروج اليه و مكالمة و حلوله في الاشخاص او استخف بمحمد ﷺ او باحد من الانبياء او اذا هم او قتل نبيا او حار به او زرى بالانبياء فهو كافر باجماع المسلمين و كك من جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به و ادعى في ذلك المصلحة او لم يدعها فهو كافر بالاجماع و كذلك من قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر والثواب والعقاب معانى غير ظاهرة وانها لذات روحانية ومعانى باطنة و كك تقطع بتكفير كل قائل قولاً يتوصل به الى تضليل الامة او

تکفیر جمیع الصحابة وقال محمد من تناء يستتاب اسر ذلك او اعلنه وهو كالمرتد قاله سخون وغيره.
 فان قيل ان لكلام المرزا تاويلات كالصوفية قلنا من قال بكلمة الكفر من الصوفية كفر و
 استيب اور جمع مما قال علا ان للتاويل مجالا لمن آمن بنبوته ومن لا يحسن الظن به فيكفره قطعاً
 وان قيل ان المرزائية من اهل القبلة قلنا انهم انكروا نصوصاً قطعية عند جمیع المسلمين و اولوها
 لم يول به احد من الائمة فلا ريب في كفرهم وان كانوا من اهل القبلة ونحن لم نكفرهم مالم ياتوا
 الصريح الكفر ولم يخالفوا القطعيات الا ترى الى قوله عليه السلام لا يقبل الله لصاحب بدعة صوماً
 ولا صلوة ولا حجاباً ولا عمرة ولا جهاداً او لا صرفاً ولا عدلاً يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة
 من العجين. يخرج في آخر الزمان قوم يقولون من خير قول الناس يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم
 يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية وعن ابي سعيد ومالك بن انس مرفوعاً قوم
 يحسنون القيل و يسوئون الفعل فقلت ان المرزائية وان كانوا من اهل القبلة كفار لانهم انكروا،
 بديهيات الاسلام و مسلماته قال علي القاري في شرح الفقه الاكبر ثم اعلم لان المراد باهل القبلة
 الذين اتفقوا على ما هو من ضروريات الدين كحدوث العالم فمن واطب طول عمره على الطاعات
 مع اعتقاد قدم العالم او نسي الحشر لا يكون من اهل القبلة.

فلما ثبت كفر المرزائية و شركهم لم يكونوا كفواً للمسلمين فلا يجوز التناكح بهم
 لقوله تعالى و لا تنكحوا المشركات حتى يؤمن و لامته مومنته خير من مسركة ولو اعدبكم و لا
 تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا و لعبد مومن خير من مشرك ولو اعجبكم اولئك يدعون الى
 التار والله يدعوا الى لجنة والمغفرة باذنه فان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الى الكفار لانهن
 حل لهن ولا هم يحلون لهن ولا تمسكو ابعصم الكوافر.

رقمہ عبدالحی عفا اللہ عنہ ۳ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ ولا يجوز لاهل الاسلام ان يعاملو
 المرزائية في امر ديناً كان او غير دين انا العاجز محمد فاضل بن المولوى محمد اعظم مرحوم فتح
 گڑھی۔ مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں ہے چر جائے کہ افتراق محمد عبداللہ فتح گڑھی۔

تمت هذه الفتاوى فالمرجو عن المسلمين ان يعملوا بها

اوائل ذى الحجة ۱۳۳۸ هجرية مقدسة



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَرْزَائِی کا جنازہ اور مسلمان
ایک لمحہ فکریہ

از

حضرت مولانا احمد سعید گوجرانوالہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى خصوصا على خاتم الانبياء سيدنا و شفيعنا محمد و اله و اصحابه اجمعين۔

برادران اسلام! تمام مسلمان خواہ وہ کسی مکتب فکر اور کسی بھی نظریہ سیاست سے تعلق رکھتے ہوں اس بات کو بخوبی جانتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے سچا یقینی مذہب اور دین صرف اسلام ہی ہے۔ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اس کے سوا تمام مذاہب اور ادیان باطل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اس دین اسلام کی شمع روشن کرنے والے اور جن و انس کو راہ راست بتانے والے ہادی حضرت نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول نبی برحق رحمت للعالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین ﷺ کے مبارک زمانہ تک مختلف اوقات میں انبیاء و رسول مبعوث فرمائے سب سے آخری حضور نبی کریم ﷺ کو ختم نبوت کا مبارک تاج عطا فرما کر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم و بند کر دیا اس پر سب مسلمانوں کا ایمان ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی دور و زمانہ میں کسی قسم کا کوئی نبی و رسول نہیں ہو سکتا۔ نہ حقیقی نبی اور نہ ہی کسی ظلی و پروردی وغیرہ جیسا کہ متعدد آیات قرآنی میں اس کا ذکر ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابْنًا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (احزاب ۴۰) ”حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں (یعنی تمام نبیوں سے آخر میں آنے والے ہیں)“

یہ بات فیصلہ کن ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمام ممالک اور اقوام عالم جن و انس کے لیے ہے۔

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ۷) ”بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور ہر ایک قوم کی رہنمائی کرنے والے ہیں۔“

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورہ اعراف میں آپ کی نبوت عام کا اعلان فرماتے ہیں۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِیْعًا۔ (اعراف ۱۵۸) ”اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔“

اور احادیث صحیحہ میں نبی کریم ﷺ کے صاف ارشادات موجود ہیں جو قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

”مُحَمَّدٌ بِنَبِیُّنَ“ میرے اوپر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ہی ختم کر دیا۔

”اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔“ میں نبیوں کے آخر میں آنے والا ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔“ اور نہ ہی کسی قسم کی نبوت کسی کو مل سکتی ہے بلکہ آپ کی نبوت ابدی ہمیشہ کے لیے قائم و دائم ہر زمانہ

ایکساں مساوی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ اجتماعی و اتفاقی فیصلہ کن عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد جس کسی زمانہ میں کسی قسم کی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ از روئے قرآن و سنت اور اجماع امت ناکافرمرد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضور ﷺ کی مبارک زندگی میں جب مسئلہ کذاب اور اسود غسی بدبختوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ نے ان پر ارتداد اور کفر کا قطعی حکم لگایا اور ان کی سرکوبی کی۔ اس بعد وقت بوقت ایسے خبیث بد باطن قسم کے انسان نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہے اور ساتھ ساتھ ان کی سرکوبی جاتی رہی۔ پھر جب برصغیر پاک و ہند میں مرزائے قادیانی نے انگریز کے زیر سایہ اور اس کے حکم (خود کاشتہ پودا ہونے) سے دعویٰ نبوت کیا تو علماء امت نے ابتداءً دہلی میں جون ۱۸۹۱ء کے اجتماع عظیم میں اور پھر تمام دنیا کے مسلمانوں نے بالاتفاق اس کے مرتد اور کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ اور مرزا کو کسی قسم کا پیشوا ماننے والے کو بھی اسی طرح مرتد و کافر کہا اور مسلمانوں کو ہمیشہ لگاتار اس کی گمراہی سے بچانے کے لیے پوری جدوجہد اور کوشش کی۔ اس ملک کے باشندے اس جدوجہد سے بخوبی واقف ہیں ۵۳ء کی ”تحریک ختم نبوت“ اور لاہور کا مارشل لاء جنرل اعظم خان کا فدا یان ختم نبوت پر فائرنگ اور مسلمانوں کا بخوشی جام شہادت نوش کرنا پھر منیر انکوائری رپورٹ اس کا ایک بین ثبوت اور سرکاری شہادت ہے تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ اتفاقی عقیدہ ہے کہ مرزائے قادیان کو کسی قسم کا پیشوا ماننے والے مرزائی قطعاً مسلمان نہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے کسی گروہ و فرقہ میں شمار ہو سکتے ہیں۔ ان کا مذہب ان کا فرقہ اسلام اور مسلمانوں سے بالکل جدا ہے۔ ان کا نکاح، جنازہ، مرگ و خوشی مسلمانوں سے الگ ہیں۔ کوئی مرزائی اپنی لڑکی کسی مسلمان کے نکاح میں نہیں دیتا اور نہ کسی مسلمان کو کسی مرزائی سے نکاح جائز ہے۔ اگر خاوند بیوی میں سے کوئی العیاذ باللہ مرزائی ہو جائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا اس کے لیے دعا مغفرت کرے اور اس کی قبر پر جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا صاف ارشاد موجود ہے کہ کافر مشرک اور منافق کے لیے استغفار کرنا اور اس پر نماز جنازہ پڑھنا قطعاً حرام ہے۔

وَلَا تَصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَابَ إِلَّا الَّذِي يَدْعُوهُ إِلَىٰ قَبْرِهِ وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَمَا هُمُ إِلَّا فَاسِقُونَ ۝ (توبہ ۸۴) ”اے نبی ﷺ اور نماز جنازہ نہ پڑھیں ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر وہ منکر (کفر کرنے والے) ہوئے اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔“

اللہ تعالیٰ مزید دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ اور تمام ایمان والوں کو خطاب فرما کر منع کر رہے ہیں۔

مَّا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ عَفْوِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ. (توبہ ۱۱۳) ”لائق نہیں نبی ﷺ کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں (اللہ سے) مشرکوں کے لیے اور اگرچہ وہ ہوں قربت والے جبکہ صاف ظاہر ہو چکا ان پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔“

اور مرزائی تو کافر مرتد ہیں۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ بدتر ہے۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور دعا مغفرت کرنا اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی صریح نافرمانی اور بغاوت ہے۔

مرزائی مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ان سے زیادہ خطرناک گروہ کوئی نہیں۔ ان کی سازشوں کا جال بیرون ملک تک پھیلا ہوا ہے۔ صرف ایک تازہ واقعہ کی طرف آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مرزائیوں نے تمام ممالک اسلامیہ کے دشمن اسرائیل (یہودی) جیسے

مکار غیث ملک میں اپنی تبلیغی مشنری وہاں کے عرب مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لیے قائم کر رکھی ہے، جبکہ حکومت پاکستان اور اکثر اسلامی ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات بھی نہیں ہیں۔
 ”گوجرانوالہ کی میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار مسلمان افسران سے“

جس طرح مسلمانوں کو مرزائیوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں اسی طرح مرزائیوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی از روئے شریعت جائز نہیں ان کا قبرستان بھی عیسائیوں، یہودیوں کی طرح بالکل الگ ہونا چاہیے۔ مسلمانان گوجرانوالہ کے لیے یہ بات کس قدر شرمناک ہے کہ ان کے قدیم قبرستان میں ان کے اموات کے ساتھ ساتھ مرزائی بھی دفن کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میونسپل کمیٹی کے مسلمان ممبران اور باب بست و کشاد افسران اور ذمہ دار حضرات کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات احساسات اور مذہبی عقیدہ کا لحاظ کرتے ہوئے مسلمانوں کے قبرستان سے الگ اور جدا مرزائیوں کے لیے قبرستان متعین اور مقرر کریں۔ مرزائیوں کو مسلم قبرستان میں دفن ہونے کی ہرگز اجازت نہ دیں اور قانوناً ان کو روک دیں کیونکہ اس سے دین و مذہب کی روح مجروح ہوتی ہے اور عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں کے دل زخمی ہوتے ہیں۔ افسران باختیار کی اس چشم پوشی کی وجہ سے مرزائی بعض سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکہ دے دیتے ہیں کہ جب ہمارا قبرستان ایک ہے تو ہم سب مسلمان ہیں تو وہ مسلمان ان کے جنازہ میں بھی شریک ہو جاتے ہیں اس کی تمام ذمہ داری میونسپل کمیٹی کے باختیار حضرات پر ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی کے افسران اور ذمہ دار حضرات اپنے اسلامی جذبات کے پیش نظر قریبی اجلاس میں اس مسئلہ پر غور و فکر فرما کر ہماری اس گزارش کو منظور کر کے اسلام اور مسلمانوں پر احسانِ عظیم اور ایک بہترین مثال قائم کریں گے۔

قادیانیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزائی مسلمانوں کو اپنے عقیدہ کے مطابق مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ ہر وہ انسان جو مرزا آجہانی کی نبوت کا قائل نہ ہو اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یقین کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالجات بطور نمونہ ملاحظہ کریں۔

۱..... ”مجھے خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا

اور رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“ (اشہار معیار الاخیر مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵)

۲..... ”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین، اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“

(انجام آسمان ج ۶۲ خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

۳..... ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔“ (کتوب بنام ڈاکٹر عبدالکلیم تذکرہ ص ۶۰۷)

۴..... ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے۔ مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

۵..... ”ہمارے فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزائے قادیاں) کے منکر ہیں، یہ دین کا معاملہ ہے اور اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کچھ کر سکے۔“ (انوار خلافت ص ۹۰)

۶..... ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوتے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵) ۷..... ”پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمھارے اوپر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔“

(اربعین ص ۲۸ حاشیہ نمبر ۳ خزائن ج ۱ ص ۱۷۷)

”قادیانی مذہب میں مسلمان کو مرحوم کہنا اور معصوم بچے تک کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں“

۸..... ”سوال: کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں شامل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔“

جواب:۔ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کا کفر بیانات سے ثابت ہے اور کفار کے لیے دعائے مغفرت کرنا جائز نہیں۔“ (اخبار الفضل قادیان ۷ فروری ۱۹۲۱ء جلد ۸ نمبر ۵۹)

۹..... ”ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مبائع (لاہوری پارٹی کے مرزائی) کہتے ہیں کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا۔ اس کے متعلق (میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان) نے فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا۔“

(ڈاکٹری مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء ج ۱۰ نمبر ۳۲ ص ۶)

۱۰..... ”غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔“

(انوار خلافت ص ۹۳)

مرزائی مذہب میں مسلمانوں کو لڑکیاں دینا حرام ہیں

۱۱..... ”حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی قبیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔“ (برکات خلافت ص ۷۵ از مرزا محمود قادیانی)

۱۲..... ”غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں۔“

(برکات خلافت ص ۷۳ از مرزا محمود قادیانی)

۱۳..... ”جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو ٹھیک سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں سے ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو، مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔“ (ملائکۃ اللہ ص ۳۶ از مرزا محمود قادیانی)

دو قسم کے تعلقات

۱۳..... ”غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا ہے..... جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی، دوسرے دنیوی، دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناٹھ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے۔ تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۶۹ از مرزا بشیر احمد پرمرا آنجہانی)

مقام عبرت

مذکورہ بالا حوالہ جات کو بار بار پڑھیں اور غور و فکر کریں کہ مسلمانوں کی نسبت جب مرزا آنجہانی اور اس کے تمام ماننے والوں کے یہ بد عقائد اور نظریات ہیں تو اب مرزائی ایک مستقل اور مسلمانوں سے الگ امت (فرقہ) نہیں تو اور کیا ہیں۔ بنا بریں ان کو مسلمان سمجھنا ان سے تعلقات بحال رکھنا میل جول مسلمانوں کی طرح برت برتاؤ کرنا ان کی غی و دشمنی میں شریک ہونا ان کے مردوں کا جنازہ پڑھنا انتہائی بے غیرتی اور گمراہی ہے جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے صحیح محبت و عقیدت ہے اس کی غیرت ایمانی مرزائیوں سے کسی قسم کے تعلق کو قطعاً نہیں برداشت کر سکتی۔ مسلمانوں کے لیے یہ مقام عبرت اور لمحہ فکریہ ہے ایمان و محبت رسول ﷺ کا امتحان ہے۔ کل قیامت کے دن تم سے ضرور پرسش ہوگی جواب کے لیے تیار رہو وہاں کسی کی رشتہ داری برادری اور دوستی کام نہیں آئے گی بلکہ صحیح ایمان بھی محبت ختم نبوت کا صحیح عقیدہ اور درست اسلام کے مطابق اعمال صالحہ کام آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو صراطِ مستقیم اور اسلام کے سچے عقیدہ پر ثابت قدم رکھے۔

قائد اعظم کا جنازہ اور سر ظفر اللہ قادیانی

پاکستان کے بانی اور گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح کا جب انتقال ہوا تو تمام ملک غم و سوگ میں ماتم کدہ بنا ہوا تھا اور دور دور سے مسلمان جوق در جوق اپنے محبوب رہنما کے جنازہ کے لیے کراچی پہنچ رہے تھے جب نماز جنازہ شروع ہوا تو سر ظفر اللہ قادیانی جو اس وقت پاکستان کا وزیر خارجہ اور ملازم تھا۔ منوں سے الگ ہو کر عیسائیوں میں بیٹھ گیا اور جنازہ کی نماز نہ پڑھی اور نہ ہی جنازہ میں شریک ہوا۔ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب ہزاروی ڈسٹرکٹ خطیب ہزارہ، ایبٹ آباد نے جب ظفر اللہ سے سوال کیا کہ تم نے قائد اعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا تو ظفر اللہ قادیانی نے صاف جواب دیا کہ مولانا آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم سمجھیں۔

یہ واقعہ اور بیان مسلمانوں کی غیرت اسلامیہ کے لیے ایک کھلا چیلنج اور دعوتِ فکر ہے کہ مرزائی تو مسلمانوں کے ایک معصوم بچے کا جنازہ نہ پڑھیں اور معصوم بچے کا جنازہ پڑھنا حرام سمجھیں اور ان کا بیڑے سے بڑا مشہور آدمی کسی مشہور مسلمان اور خاص کر پاکستان کے بانی گورنر جنرل کا جنازہ بھی نہ پڑھے اور عیسائیوں کی طرح جنازہ کی منوں سے الگ ہو کر بیٹھ جائے اور جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تم نے جنازہ کیوں نہیں پڑھا تو صاف جواب دے کہ کافر اور مسلمان ایک دوسرے کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ مگر یہاں مسلمان ہیں کہ محض برادری اور دوستانہ کی وجہ سے مرزائی کا جنازہ پڑھتے ہیں اور ان کو شرم نہیں آتی، مگر یہ شرم اور صد افسوس کا مقام ہے۔

گوجرانوالہ میں ایک ناخوشگوار واقعہ

گوجرانوالہ کے محلہ ناغبانپور میں ایک مشہور مرزائی میت کے جنازہ میں بدتمیزی سے کئی مسلمان بھی محض برادری سسٹم کے لحاظ و ملاحظہ کی وجہ سے شریک ہو گئے اور سب سے زیادہ غم انگیز قابل صد افسوس بات یہ ہوئی کہ ایک مولوی صاحب نے مرزائیوں کی اجازت سے مسلمانوں کو الگ نماز جنازہ پڑھایا جب کہ مرزائی پہلے خود جنازہ پڑھ چکے تھے جب اس کا چرچا شہر میں ہوا تو عوام اور خواص میں سخت ہجوان پیدا ہوا۔ چنانچہ مختلف مکاتب فکر کے علماء سے فتویٰ دریافت کیا گیا تو ہر ایک عالم نے الگ الگ فتویٰ لکھا۔ ان تمام جوابات کا قدر مشترک درج ذیل ہے۔

از روئے شریعت مرزائی مرتد، کافر، دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہیں۔ اور ان کو مسلمان سمجھنا کفر ہے، ان کا جنازہ جائز سمجھ کر پڑھنے پڑھانے والے عدا یہ جانتے ہوئے کہ یہ میت مرزائی ہے تو وہ سب لوگ میت کی طرح کافر مرتد ہو گئے ان کو تجبیہ اسلام اور تجبیہ نکاح کرنا چاہیے تو یہ استغفار کریں اور آئندہ کے لیے عہد کریں کہ کبھی ایسی حرکت نہ کریں گے۔ البتہ وہ لوگ جو اتفاقاً شریک ہوئے اور بالکل بے خبر تھے ان کو میت کے حال کا علم نہیں تھا وہ صرف تو یہ استغفار کریں اور آئندہ کے لیے محتاط رہیں۔ چنانچہ اس مختصر سے پمفلٹ میں ان تمام علماء کے فتاویٰ درج کر دیے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اس سے پوری آگاہی ہو اور آئندہ اس قسم کی غلطی کے ارتکاب سے محتاط رہیں۔

فتویٰ اہل مستفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ (۱)..... ایک مولوی صاحب باوجود علم و یقین کے ہوتے ہوئے کہ یہ میت مرزائی کی ہے عہداً نماز جنازہ پڑھائے اور اس کے لیے دعا مغفرت کرے۔ (۲)..... اس امام کے پیچھے مسلمان مقتدی باوجود میت کو مرزائی یقین کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھیں اور دعا مغفرت کریں ان کا کیا حکم ہے کیا یہ مسلمان رہے یا نہ اور ان کا پہلا نکاح باقی رہا یا نکاح ٹوٹ گیا، نکاح ثانی ہوتا چاہیے۔ بیٹو! جو جروا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جوابات

۱..... محقق العصر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى خصوصا على سيد الرسل والانبياء
الذى لا رسول بعده ولا نبى ومن ادعى فقد شقى وهوى.

اما بعد! دینی طور سے دنیا میں بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے ہیں جن کے قلع قمع کرنے کے لیے علماء امت اور صلحاء ملت نے اپنی استطاعت کے مطابق کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور باطل پرستوں کے شکوک و شبہات کو دلائل و براہین کے بے خطا ہتھیاروں سے چکنا چور کر کے رکھ دیا اور فضائے آسمانی میں ان کی دھجیاں بکھیر دیں اور ان کے پیچھے ایسے اُدھیڑے کہ دنیا بھر کے رفوگر بھی ان کو مانہ سکے، ان فتنوں میں سے اس دور کا ایک عظیم فتنہ قادیانیت ہے جس کے بانی آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی تھے جن کے کفر پر تمام علماء اسلام متفق اور یک زبان ہیں۔
مرزا آنجنابی کی تکفیر کے تین اصول ہیں

(۱)..... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا انکار اور ختم نبوت کے مسلم معنی میں بے جا تاویل اور اپنی مصنوعی اور خود ساختہ نبوت کے لیے چور دروازہ کی گنجائش۔

(۲)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے نزول کا انکار اور اس کی دور از کار اور لایعنی تاویلات۔

(۳)..... حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین۔

یہ تین اصول ہیں جن کی وجہ سے علماء ملت نے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کی تکفیر کی ہے اور اس میں وہ سو فیصدی حق بجانب ہیں اور اس میں ایک رتی بھر شک و شبہ کی مطلقاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اصل اوّل..... مرزا قادیانی نے کھلے فتنوں میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے، چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

۱..... ”حق یہ ہے کہ خدا نے تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)

۲..... ”مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی قرآن شریف اور دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۲۰، حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

۳..... الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵ ایضاً انجام آختم ص ۶۲)

۴..... اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے

نشانات ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳، ترجمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

۵..... خدا وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔

(روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۱، اربعین نمبر ۳ ص ۳۶)

۶..... اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ کہ ہر مغتری تو اوّل تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی وجہ سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فَرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ (روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۱، اربعین نمبر ۴ ص ۶)

اس عبارت سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تشریحی نبوت کا بھی تھا اس لیے ان کے اتباع و اذتاب کی یہ تادل کہ وہ غیر تشریحی نبی تھے سراسر باطل ہے اور ایسی طرح ظنی اور بروزی کا دعویٰ بھی قطعاً مردود ہے کیونکہ سایہ ذی سایہ کے تابع ہوتا ہے اگر اصل اور ذی سایہ مثلاً تین دفعہ اٹھتا بیٹھتا اور حرکت کرتا ہے تو سایہ بھی اتنی دفعہ اٹھے بیٹھے گا اور حرکت کرے گا یہ نہیں کہ ذی سایہ تو تین دفعہ حرکت کرے اور سایہ دس دفعہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے متحدہ گولڈیہ ص ۴۰ خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی تیس تین ہزار لکھی ہے اور اپنے معجزات اور نشانات کی تعداد دس لاکھ بتلائی ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶ خزائن ج ۲۱ ص ۷۲) گویا سایہ ذی سایہ اور اصل سے بڑھ گیا۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات۔

ان صریح حوالوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد تشریحی اور غیر تشریحی دونوں نبوتوں کا اپنے لیے مدعی تھا حالانکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ کے علاوہ احادیث متواترہ اور اجماع قطعی اس امر پر دال ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے اس کا دعویٰ یقیناً مردود ہے۔ قرآن کریم کے اس مضمون کو ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی اجمالاً یا تفصیلاً جانتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ دِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (احزاب ۴۰) ”حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔“ اور حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی وقال هذا حدیث صحیح غریب. (ترمذی ج ۲ ص ۵۳ باب الریاء) ”آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رسالت (تشریحی نبوت) اور نبوت (غیر تشریحی نبوت) دونوں بند ہو چکی ہیں سو میرے بعد نہ تو کوئی شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ غیر شرعی۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

لا نه لانی بعدی ولا رسول. (مسند رک ج ۵ ص ۵۵۷ باب لا یبقی من النبوة الا الروایا الصالحة)

”کہ میرے بعد نہ تو غیر شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ شرعی۔“

حضرت ملا علی القاریؒ فرماتے ہیں کہ

ودعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع. (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲ طبع مجبائی)

”حضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت ملنے کا مدعی ہو تو وہ کافر ہے اور حضرت عیسیٰؑ کو آپ سے پہلے نبوت مل چکی ہے اس لیے ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر کوئی زد نہیں پڑتی چنانچہ علامہ الشہاب الخفاجیؒ لکھتے ہیں کہ

لانی بعدی ای لاینباء احد بعد نبوتی. (خفاجی شرح شفا ج ۳ ص ۳۹۳) یعنی لانی بعدی کا مطلب

یہ ہے کہ میری نبوت کے بعد کسی کو نبوت مل نہیں سکتی۔

سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا فتویٰ

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک شخص (الہلونیؒ) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں تاکہ اس کا صدق و کذب عیاں ہو اس پر حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ

من طلب منه علامة فقد كفر لقول النبی ﷺ لانی بعدی.

(مناقب صدر الائمہ ائمہ ج ۱ ص ۱۶۱ طبع دائرة المعارف حیدر آباد دکن)

”جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے صاف فرما دیا

ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔“

غرضیکہ ختم نبوت کا مسئلہ اس قدر واضح ایسا روشن اور اتنا بے غبار ہے کہ اس میں تاہل کرنا بھی خالص کفر ہے۔

جۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ کا عقیدہ

چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند قدس سرہ لکھتے ہیں کہ

اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تاہل کرے اس

کو کافر سمجھتا ہوں۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۱۰۳ مطبوعہ سہارن پور)

اصل دوم..... مرزا آنجمانی نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا دعویٰ اور ان کے زمین پر نزول کا صاف

الفاظ میں انکار کیا ہے جو بجائے خود کفر ہے، چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

۱..... ”حضرت عیسیٰؑ کے رفع کو رفع جسمانی ٹھہرانا سراسر ہٹ دھرمی اور حماقت ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۳۳ خزائن ج ۲۱ ص ۵۵)

(تترہ حقیقہ الرق ص ۲۲ خزائن ج ۲۲ ص ۳۵۶)

۲..... ”حضرت عیسیٰؑ کی وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا۔“

۳..... فمن سوء الادب ان يقال ان عیسیٰؑ مامات وان هو الاشرک عظیم. (الاستفتاء ص ۳۹ خزائن ج

۲۲ ص ۶۶۰) ”یہ بے ادبی کی بات ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات نہیں ہوئی اور ان کی وفات کا

اقرار نہ کرنا بہت برا شرک ہے۔

۴..... ”اور ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ میں نے جسی طور پر اور بدیہی ثبوتوں کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰؑ کی

وفات کو ثابت کر دیا ہے اور ان کی جائے وفات اور قبر کا پتہ دے دیا ہے۔“ (ترویقات القلوب ص ۹ خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۵)

۵..... اما صعود عیسیٰ علیہ السلام ونزول فهو امر یکذبه العقل و کتاب اللہ القرآن. (الاستقامہ ص ۲ خزائن ج ۲۲ ص ۶۲۲) ”بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کا معاملہ تو عقل اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اس کی تکذیب کرتی ہے۔“

۶..... واللہ قد كنت اعلم من ايام مديدة اننى جعلت المسيح بن مريم وانى نازل فى منزله ولكنى اخفيتها نظراً الى تاويله. (آئینہ کلمات اسلام ص ۵۵۱ خزائن ج ۵ ص ۵۱۸) ”بخدا میں کافی عرصہ سے جانتا تھا کہ بلا شک میں مسیح بن مریم پیدا ہو گیا ہوں لیکن میں اسے چھپاتا رہا اس کی تاویل کی طرف نظر کرتے ہوئے۔“

۷..... خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو جو کام میں کر سکتا ہوں وہ وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ ہرگز دکھانا نہ سکتا۔“

(حقیقۃ الہی ص ۱۴۸ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

۸..... ”پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہو تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقۃ الہی ص ۱۵۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

ان تمام عبارات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ان کے رفع الی السماء اور پھر نزول کا صاف انکار کیا ہے اور خود مسیح علیہ السلام بننے بلکہ ان سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے معاذ اللہ۔ حالانکہ نصوص قطعیہ صریحہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ان کی حیات اور پھر نزول ثابت ہے۔

قرآن کریم کا یہ حکم کس مسلمان سے مخفی ہے۔

بَلْ دَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ. (النساء ۱۵۸) ”بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔“

حضرت امام رازنی فرماتے ہیں کہ

رفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء ثابت بهذه الایة. (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۰۳ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ)

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

لما اراد الله ان يرفع عیسیٰ الی السماء خرج الی اصحابه وقال ابن کثیر وهذا اسناد صحیح

ج ۲ ص ۳۹۸ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ ”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے صحابہ کی طرف نکلے۔ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے۔ اور امام اہل السنۃ ابو الحسن

الاشعریؒ فرماتے ہیں کہ

واجمعت الامة على ان الله عز وجل رفع عیسیٰ الی السماء.

(کتاب الدیالۃ عن اصول الدیالۃ ص ۵۳ ذکر الاستواء علی العرش)

”تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔“

علامہ ابو حیان اندلسیؒ لکھتے ہیں۔

واجمعت الامة على ان عیسیٰ علیہ السلام حی فی السماء وینزل الی الارض. (تفسیر نہر المادج ص ۴۲)

”تمام امت کا اس امر پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور زمین پر نازل ہوں گے۔“

علامہ ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ

واجمعت الامة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى عليه السلام نزل في آخر الزمان. (بحر محیط ج ۲ ص ۵۶ زیر آیت کروا وکرا اللہ) ”حدیث متواتر کے پیش نظر تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔“

علامہ سفاریؒ فرماتے ہیں کہ

فقد اجمعت الامة على نزوله ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة. (شرح عقيدة السفارینی ج ۲ ص ۹۰) ”بیشک ساری امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر متفق ہے اور اہل اسلام میں سے کوئی شخص اس کا مخالف نہیں ہے۔“

علامہ ابن حزمؒ المتوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں کہ

واما من قال ان الله عزوجل هو فلان لانسان بعينه الان الله تعالى يحل في جسم من اجسام خلقه او ان بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبياً غير عيسى بن مريم فانه لا يختلف اثنان في تكفيره لصحة قيام الحجة بكل هذا على كل احد. (انفصل وائل ج ۲ ص ۲۶۹) ”جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کے روپ میں ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور نبی آ سکتا ہے تو (اہل اسلام میں) دو آدمی بھی اس کے کفر میں مختلف نہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی صحت ہر ایک پر قائم ہو چکی ہے۔ اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔“

الا ان عيسى بن مريم عليه السلام سينزل (محل ج ۱ ص ۹۴ توحید) ”ہاں مگر عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے۔“ اور خود مرزا قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو صاف لکھا ہے کہ ”یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجے کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے۔۔۔۔۔۔ تواتر کا درجہ اس کو حاصل ہے۔“

گویا مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آمد کو تسلیم کر کے اپنے سابق فتویٰ کے زود سے ہٹ دھرم، احمق، بے ادب اور بڑا مشرک بھی رہے۔ نہ معلوم وہی احمق اور بڑا مشرک مسیح موعود کیسے بن گیا؟ اور اس کو نبوت کیونکر مل گئی؟ کیا مشرک کو بھی نبوت مل سکتی ہے؟ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیف انتم اذا نزل ابن مريم من السماء فيكم وامامكم منكم. (کتاب الاسماء والصفات للشیخ ج ۳ ص ۴۲۴ باب انی متوفک ورفک الی) ”تم کیسی اچھی حالت میں ہو گے جب کہ تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام (مہدی۔ علی التفسیر) تم میں سے ہوگا۔ اور ان کی ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ

ثم ينزل عيسى بن مريم عليهم السلام من السماء فيوم الناس (الحديث) (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۵۲ باب ما جاء في الدجال) ”پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے مگر لوگوں کو امامت کرائیں گے۔“

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فعند ذلك ينزل اخي عيسى

ابن مریم من السماء (الحديث) (کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۶ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) ”تو اس وقت میرے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔“

اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں اس طرح آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یمکت عیسیٰ علیہ السلام فی الارض بعد ما ينزل اربعین سنة ثم يموت و یصلی علیہ المسلمون و یدفنونہ (مسند طبری ج ۳ ص ۲۷۴-۲۷۳) ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد چالیس سال قیام فرمائیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھائیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔“ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس کے اندر دفن کیے جائیں گے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت میں یہ جملہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ثم يموت فيدفن معی فی قبری (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۸۰ باب قصہ اصدا) ”پھر ان کی وفات ہوگی اور میرے مقبرہ اور روضہ میں میری قبر مبارک کے ساتھ ہی وہ دفن کیے جائیں گے۔“ اور خود مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

الا يعلمون ان المسيح ينزل من السماء بجميع علومه و لا يأخذ شيئاً من الارض مالم لا يشعروا. (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹ خزائن ج ۵ ص ۱۵۱) ”کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اپنے تمام علوم کے ساتھ نازل ہوں گے اور زمین سے کوئی شے (علم) حاصل نہ کریں گے یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟“ اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ حج الکرامة ص ۴۱۸ میں ابن داطیل وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت مسیح عصر کے وقت (صحیح روایت میں فجر کا وقت ہے) (متدرک ج ۴ ص ۴۷۸ صفحہ ۱) آسمان پر سے نازل ہوگا۔ (تحدہ گولڈیہ ص ۱۸۴ خزائن ج ۱ ص ۱۷)

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (انزالہ ابوام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۳۲) ہمارے پاس مسلم شریف کے جو نسخے ہیں ان میں آسمان کا لفظ موجود نہیں ہے لیکن مرزا قادیانی کے نسخہ میں آسمان کا لفظ ضرور موجود ہوگا، اور آسمان پر اٹھانے جانے کا مرزا قادیانی کو بھی اقرار ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

”اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔“ (فتح الاسلام حاشیہ ص ۲۵ خزائن ج ۳ ص ۱۵)

غرضیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ان کا رفع الی السماء اور پھر ان کا آسمان سے نزول قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اس کا انکار اور تاویل سراسر کفر ہے۔

اصل سوم..... حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر اور ان کا ادب و احترام ایمان کی بنیادی شرط ہے اور ان کی توہین و تحقیر اور بے ادبی خالص کفر ہے جس میں ادنیٰ برابر شک نہیں ہے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے واضح دلائل اس پر موجود ہیں اور یہ ایک ایسی واضح اور روشن حقیقت ہے کہ اس کے اثبات کے لیے دلائل اور براہین کا ذکر کرنا غیر ضروری ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا ارتکاب کر کے اپنے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی اور آتش دوزخ مول خریدی ہے، صرف بطور نمونہ چند عبارات ملاحظہ کریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

- ۱..... ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)
- ۲..... ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار، کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
- ۳..... ”آپ کا گنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک گنجری (کسی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
- ۴..... ”ہائے کس کے سامنے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔“ (اخبار احمدی ص ۱۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)
- ۵..... یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سر اسر یسوع کی روح تھی آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی..... آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۵)

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

- ”پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب علیہما السلام قید میں ڈالا گیا۔“
(براجن حصہ پنجم ص ۷۶ خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

آنحضرت ﷺ کی توہین

- ۱..... ”چنانچہ ہمارے نبی ﷺ کی تمام استغفار اسی بناء پر ہے کہ آپ بہت ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت اس کو جیسا کہ اس کا حق تھا میں ادا نہیں کر سکا۔“
(حاشیہ ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۱۰۶ خزائن ج ۲۰ ص ۲۶۹)
- ۲..... اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں۔ (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۳۶ طبع لاہوری)
اور مرزا آنجنابی کے یہ اشعار تو زبان زد خلاق ہیں۔
- | | | | | | |
|-----|------|------|------|------|-------|
| ابن | مریم | کے | ذر | کو | چھوڑد |
| اس | سے | بہتر | غلام | احمد | ہے |
- (دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)
- | | | | | | |
|-----|------|------|-----|-------|------|
| منم | مسح | زمان | منم | کلم | خدا |
| منم | محمد | احمد | کہ | مجتبی | باشد |
- (نزول مسیح ص ۶ خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۳)
- الحاصل کہاں تک ان خرافات کو نقل کیا جائے، مرزا آنجنابی کی بیشتر کتابیں ایسی خرافات سے بھری پڑی

ہیں اندریں حالات ان کو یا ان کے اتباع کو مسلمان سمجھنا قرآن و حدیث اور امت مسلمہ کے اجماع کا قطعاً انکار ہے اور ان کے ساتھ مذہبی امور میں مسلمانوں کا سا سلوک اور برتاؤ کرنا اور ان میں سے کسی کا یہ جانتے ہوئے کہ وہ قادیانی ہے (جنازہ پڑھنا پڑھانا حرام ہے اور بجز اس کے اس کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا گیا ہے اور ان کو مسلمان سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ایسے شخص کو جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا شرعاً ضروری ہے اور ایمانی غیرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ قادیانیوں کے جنازہ میں مسلمانوں کو ہرگز شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ مرزا آنجنابی کے ذیل کے حوالوں کی موجودگی میں بھلا کسی مسلمان کا ضمیر کس طرح اس کو گوارا کر سکتا ہے کہ ان کا جنازہ پڑھے۔ مرزا آنجنابی کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

۱..... ”پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا مترود کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“

(اربعین نمبر ۴ ص ۲۸ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۷۷)

۲..... سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تقدیق کرے تو بہتر درنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تقدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(نچ المصلیٰ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج ۸ ص ۸۳)

مسلمانوں کو اپنے ایمان پر مضبوط رہنا چاہیے اور ایمانی غیرت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے علماء گوجرانوالہ نے بروقت حق اور صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ تعالیٰ اہل حق کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ واللہ اعلم بالصواب و علمہ اتم و احکم۔

احقر الناس ابو الزہاد محمد سرفراز،

خطیب جامع گلشدر مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ۔ ۳ جولائی ۱۹۶۶ء

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب سواتی

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

علماء امت اور جملہ مسلمانان عالم اور تمام طبقات امت کے نزدیک مرزائے قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہذا کسی مرتد کا جنازہ پڑھنا یا اس کے لیے دعا و استغفار کرنا قرآن و سنت اور اجماع امت سے حرام ہے اور دیدہ و دانستہ ایسا کرنے والا شخص خود کافر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ لہذا تجدید اسلام اور نکاح ضروری ہے۔

علماء نے جو فتاویٰ صادر کیے ہیں۔ صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم

احقر عبدالحمید سواتی

خطیب جامع مسجد نور و مبہتم مدرسہ نصرتہ العلوم نزد گھنہ گھر گوجرانوالہ

استاذ العلماء حضرت مولانا قاضی شمس الدین کا جواب

الجواب..... قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ ولا تصل علی احد منہم مات ابدًا ولا تقم علی قبرہ لہذا یہ جنازہ پڑھانے والے سب اس نبی صریح کے خلاف مرتکب ہوئے اور انھوں نے حدود شرعیہ سے تجاوز کیا جو امام ہے امت امامت سے علیحدہ کر دیا جائے اور جو عوام ہیں، ان سے ترک موات کردی جائے اب رہا تجدید نکاح کا معاملہ اس کے متعلق فیصلہ شرعی یہ ہے کہ اگر انھوں نے یہ جنازہ جائز اور حلال سمجھ کر پڑھایا ہے اور کسی اشتباہ میں مبتلا نہیں ہوئے تو پھر ان کے نکاح ٹوٹ گئے اور توبہ کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے۔ ورنہ حرام کاری میں مبتلا رہیں گے اور اگر کوئی اشتباہ تھا جس کی بنا پر انھوں نے پڑھا تو پھر بھی تجدید نکاح بہتر ہے اور جب توبہ کر لیں تو پھر ان سے برتاؤ بھی کر سکتے ہیں اور وہ امامت بھی کر سکتے ہیں کہ الثَّانِبِ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

العبد شمس الدین عفی عنہ

ناظم جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ ۶۶/۶/۳

حضرت مولانا محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ کا جواب

”جواب درست ہے۔“ محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل جامع مسجد الہمدیث گوجرانوالہ

مرزا غلام احمد اور اس کے متعلق علماء امت نے صراحۃً تکفیر فرمائی ہے خود قادیانی بھی دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے پھر ایک مسلمان امام نے معلوم نہیں یہ جرأت کیوں کی اندریں حالات امام مذکور امامت کے قابل نہیں اگر اسے اپنے فعل پر اصرار ہو تو یقیناً ارتداد ہے اسے توبہ کر کے ایمان کی تجدید کرنا چاہیے۔ عامۃ المسلمین کو اسی طرح فعل توبہ اور استغفار کرنا چاہیے۔ (محمد اسماعیل کان اللہ مسجد الہمدیث گوجرانوالہ ۶۶/۶/۶)

حضرت مولانا عبدالقیوم مدرسہ نصرۃ العلوم

الحمد لله وحده والصلاة على من لا نبي بعده. سارے دین اسلام کا دار و مدار کلمہ کے دو جزیوں پر ہے پہلی جز ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دوسری جز محمد رسول اللہ پہلی جز میں توحید خالص ہے کہ جو کام بھی کرنا ہے وہ صرف خداوند قدوس کے لیے ہوگا اور دوسری جز میں حضور اکرم ﷺ کی رسالت کا اقرار ہے کہ ہر کام کی شکل و صورت وہی ہوگی جو آنحضرت ﷺ نے بتائی ہے خداوند تعالیٰ کی ذات و صفات اگر کوئی شخص مانتا ہے مگر اس طریقہ سے نہیں مانتا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے بتایا ہے تو ایسا خدا کا ماننا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر نہیں معلوم ہوا کہ تمام دین کا مدار کلمہ کے دوسرے جز محمد رسول اللہ پر ہے اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بدل جائے تو تمام دین بدل جائے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ایک غلطی کے ازالہ میں لکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ والذین معه اشدوا الخ ”اس وحی الہی میں میرا نام محمد بھی رکھا گیا اور رسول اللہ بھی اب جو لوگ مرزا کو مانیں گے تو ضرور اس کو محمد رسول اللہ تسلیم کریں گے۔“ (معاذ اللہ) کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مجھے خدا نے محمد رسول اللہ کہا ہے۔ اس کے بعد بھی مرزائیوں کے کلمہ کے بدلنے میں کوئی شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے۔ اب مرزائی احکام اسلام قرآن کی تلاوت اس لیے کریں گے کہ ان کو مرزا رسول قادیانی نے کہا ہے اور مسلمان اعمال صالحہ اس لیے کریں گے کہ ان کو حضرت محمد رسول

اللہ ﷻ کی مدنی ہاشمی نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک مکمل حد فاصل علیحدگی اور جدائی خود بخود قائم ہو جاتی ہے اور دو امتوں کے دو مذہب الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ مرزائیوں کا دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہونا اظہر من الشمس ہے۔ پھر بھی کوئی امام کسی مرزائی کا قادیانی ہو یا لاہوری نماز جنازہ عدا پڑھائے اور مسلمان مقتدی جنازہ عدا پڑھیں تو اس امام اور ان مقتدیوں کے کفر میسر کیا شک رہ جاتا ہے ان تمام جنازہ پڑھنے پڑھانے والوں کو نئے سرے سے مسلمان ہونا چاہیے اور نکاح میں بھی تجدید کرانی چاہیے۔ (احقر العباد عبد القیوم صدر مجلس احرار اسلام گوجرانوالہ)

حضرت مولانا عزیز الرحمن نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

الجواب مبسلاً و محملاً و مصلیاً و مسلماً۔ اس مولوی صاحب اور مسلمانوں نے اگر اس مرزائی کو کافر سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو انھوں نے ایک امر حرام کا ارتکاب کیا ہے جو کفر ہے کیونکہ کافر کا جنازہ پڑھنا اور اس کے حق میں دعاء مغفرت کرنا حرام ہے گناہ ہے۔ عیسیٰ بخاری ج ۴ ص ۲۱۵ ولا تصل علی احد منہم مات ابداً الخ و ذکر عن الصبری انه یجب ترک الصلوۃ علی معلن الکفر و مسرہ بهذا قال۔ ثم فرض علی جمیع الامۃ ان لا یدعو المشرک ولا یتغفر له اذا ماتوا علی شرکهم الخ تا وقت توبہ نہ کرے امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

چونکہ مرزائی عقائد نصوص شرعیہ قطعیہ کے خلاف ہیں اس لیے ان عقائد والا قطعاً کافر ہے۔ ان عقائد والے کو کافر نہ سمجھنا بلکہ مسلمان سمجھنا گویا کہ ان عقائد کو صحیح اور اسلام کے موافق سمجھنا ہے۔ لہذا اگر انھوں نے اس مرزائی میت کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو یہ سب کے سب کافر ہو گئے۔ اسلام سے خارج ہو گئے۔ نہ ان کا نکاح باقی رہا اور نہ ان کو امام بنانا صحیح ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ عزیز الرحمن

نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ

حضرت مولانا محمد سعید مسجد لانگریاں گوجرانوالہ

مرزا قادیانی اور اس کے قبیعیان از روئے شرع مرتد اور کافر ہیں اور میں کہتا ہوں کہ مرزائی کا جنازہ پڑھنے پڑھانے والے بھی کافر اور مرتد ہیں۔ لہذا ان کو توبہ اور تجدید ایمان اور نکاح دوبارہ کرنا فرض ہے۔ (محمد سعید خلیف جامع مسجد لاگریاں گوجرانوالہ)

حضرت مولانا قاضی عبدالسلام مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

الجواب چونکہ کافر کا نماز جنازہ نصوص قطعی الثبوت والمعنی سے ممنوع ہے اور قادیانی عقیدہ والے باجماع الامت از روئے کتاب اللہ والسنۃ کافر ہیں۔ لہذا قادیانی مذہب والے کا جنازہ پڑھنا ممنوع حرام و کفر ہے اور محرمات قطعیہ جو قبیح بعینہ ہوں اس کا حلال سمجھنا ارتداد و کفر ہے اور خروج ہے دائرہ اسلام سے اور کافر نہ قابل امامت ہے اور نہ نکاح سابق بحال رہ سکتا ہے اور غیر امام (مقتدیوں) کا بھی یہی حال ہے جو محرمات مذکورہ کو حلال سمجھے۔ لہذا تجدید نکاح و ایمان عند التوبہ ضروری ہے۔

قاضی عبدالسلام

مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

(محمد غلیل مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ۔ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۸۶ھ)

الجواب..... وهو الموفق للصواب. صورت مسئلہ میں تمام مکاتب فکر علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تمام مرزائی جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں ایسے آدمیوں کے لیے نہ نماز جنازہ ہے اور نہ دعا مغفرت ہے۔ جب قرآن مجید کی نصوص قطعیات میں منافقین اور مشرکین کے لیے دعائے مغفرت نہیں ہے۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَئِي قُرْبَىٰ الْخِ مَا فَعَلُوا لَئِنْ لَمْ يَنْصَرُوا لِلْمُشْرِكِينَ لَا يَكُونُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا قَالُوا بِذَلِكَ قَوْلًا يَفْتَهُونَ۔ اے نبی اگر تو ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ ہے ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور دعائے مغفرت کرنا اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی صریح نافرمانی ہے۔ بلکہ بغاوت ہے جن مسلمانوں نے اور امام صاحب نے عہد نماز جنازہ پڑھی ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں تجدید ایمان کی کریں اور اپنے نکاح بھی از سر نو پڑھائیں۔ ایسا امام امت کے فرائض کا اہل نہیں ہے۔ اس کو معزول کیا جائے تاکہ آئندہ کوئی امام ایسے کام کی جسارت نہ کرے۔

هذا ما عندى والله اعلم بالصواب. مفتی بشیر حسین فاضل دیوبند

مولانا محمد صادق زینۃ المساجد محلّہ روڈ اگوجرانوالہ

(۲)..... جس امام اور اس کے مقتدی نے مرزائی کو مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھا اور اس کے لیے دعاء مغفرت کی ان کا نہ اسلام رہا نہ نکاح۔ ان پر فرض ہے کہ نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں۔ صدق دل سے توبہ کریں اور ان کا نکاح دوبارہ پڑھیں۔ ورنہ مسلمان ان سے قطع تعلق کریں۔ واللہ ورسولہ اعلم البوداد محمد صادق غفرلہ
 زیر المساجد گوجرانوالہ

مولانا احسان الحق مسجد حاجی مہتاب دین گوجرانوالہ

غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتدین ہیں۔ انھیں مسلمان جاننا یا مرنے کے بعد دعا مغفرت کرنا نماز جنازہ پڑھنا یا پڑھانا کفر و ارتداد ہے ایسوں پر تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم و ضروری ہے۔ ورنہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں۔

حضرت حبیب مسئول کا جواب بالکل درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم

ابو شعیب محمد احسان الحق قادری رضوی غفرلہ

جامعہ رضویہ منظر الاسلام مسجد حاجی مہتاب دین گوجرانوالہ

غلطی کا اقرار اور توبہ

علماء کرام کے فتویٰ کے بعد جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں نے اپنے جرم کا احساس کیا اور بعض نے مسجدوں اور عام مجمع میں اپنی غلطی کا اقرار اور توبہ کی کلمہ شہادت پڑھ کر نئے سرے سے اسلام و ایمان کی تجدید کی اور اپنے اپنے نکاح بھی دوبارہ پڑھوائے چنانچہ مولوی گل حسن شاہ صاحب بریلوی امام و خطیب مسجد حنیفہ باغبان پورہ نے اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے بعد از نماز مسجد کے عام مجمع میں سب لوگوں کے سامنے توبہ کی کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کیا اور اسی مجمع عام میں اپنا نکاح بھی دوبارہ پڑھوایا اور اسی مجلس میں ایک توبہ نامہ (بدست حاجی صوفی عبدالعزیز صاحب) پیش کیا۔ جس پر پڑھ کر مولوی صاحب مذکور نے دستخط کیے جو درج ذیل ہے۔

مولوی صاحب کا توبہ نامہ

میں مولوی گل حسن شاہ امام و خطیب جامع مسجد باغبان پورہ گوجرانوالہ اقرار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام امت مسلمہ کے نزدیک کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو اس کو نبی یا کسی قسم کا پیشوا تسلیم کرے وہ بھی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ میں نے ایک مرزائی میت کا نماز جنازہ پڑھا پڑھایا جو صریح غلطی کی ہے جس سے میرا اسلام و ایمان جاتا رہا۔ اب اس عام مجمع میں رو برو ان مسلمانوں کے توبہ و تجدید ایمان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، ان کے بعد کسی قسم کی نبوت نہیں ہو سکتی جو اقرار کرے گا کافر ہوگا اور رو برو گواہان کے اپنے نکاح کی بھی تجدید کرتے ہوئے پوری توبہ کر رہا ہوں تاکہ احکام اسلام کی پوری پابندی نصیب ہو جائے۔ خداوند کریم مجھے استقامت نصیب فرمائے اور دین اسلام پر قائم رکھے۔ آمین

دستخط: گل حسن شاہ بقلم خود

گواہ (۱) صوفی عبدالعزیز (۲) چودھری غلام محمد کشمیری غیرہ

اسلامیان پاکستان سے اپیل

حضرات! ملک کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ آئین اسلام اور دین قیم کے ساتھ جو برتاؤ ہو رہا ہے وہ کسی باشعور سے مخفی و پوشیدہ نہیں۔ الحاد و بے دینی فتنہ و فحش و فحشا کا دور دورہ ہے فحاشی بے حیائی عام ہے۔ اسلام اور آئین اسلام کی برسر عام توہین کی جارہی ہے، ملک میں اسلامی کلچر ثقافت کے نام پر رقص و سرود ننگے ناج اور ڈانس کیے جاتے ہیں، خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے صریح خلاف اسلام قوانین قرآن و سنت کے

مقابلہ میں مسلمانوں پر جبراً مسلط کیے گئے ہیں۔ ایک طرف حج پر پابندی ہے تو دوسری طرف اور اوقاف کے نام سے مساجد پر قبضہ علماء کرام پر ناجائز پابندیاں زبان بندی اور ان کو برطرف کیا جا رہا ہے ادھر زکوٰۃ کی مقرر کردہ اسلامی شرح میں تبدیلی کی جا رہی ہے اور زکوٰۃ کو حکومتی ٹیکس کا نام دیا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ مظلوم اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ عہد حاضر کے گمراہ زکوٰۃ، حج، نماز اور روزے کی شرعی حیثیت اور اہمیت کو نگاہوں سے اوجھل کرنے میں مصروف ہیں الغرض ترمیم و تخیخ کا ملک گیر سلسلہ شروع ہے۔

دینی اقدار کو مخ کرنے اور مٹانے کی کوششیں پورے زور سے ہو رہی ہیں اور آپ میں سے اکثر حضرات یہ سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی اس کے مقابلہ کے لیے میدان عمل میں آنے سے تامل کر رہے ہیں، آپ کی حمیت دینی سے توقع رکھتے ہوئے اپیل کرتا ہوں کہ آپ دین اور صرف دین اسلام کی سر بلندی آئین اسلام کے نفاذ، توحید باری تعالیٰ اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے تمام دین پسند جماعتوں اور علماء حق کا ساتھ دیں اور خصوصیت سے علماء حق کی جماعت ”جمعیت علماء اسلام پاکستان“ سے پورہ پورہ تعاون کریں جو پاکستان میں دینی اقدار کی بحالی اور اسلامی آئین کے نفاذ کے لیے کوشش کر رہی ہے اور یہی اس کا مقصد وحید ہے۔ ہمارے اسلاف کرام جس طرح مساجد مدرسوں اور خانقاہوں کے منتظم خدمت گزار تھے اسی طرح وہ میدان جہاد کے شہسوار بھی تھے۔ اگر وہ دارالعلوم دیوبند کے منظم اور مدرس ہیں تو شامی کے میدان جہاد میں مجاہد و سپاہی بھی ہیں اگر وہ خانقاہ اداویہ کے بانی گوشہ نشین ہیں تو شامی کے میدان جہاد میں بذات خود مسلمان فوج کے جرنیل و سپہ سالار بھی ہیں، اگر ایک طرف وہ دارالعلوم دیوبند اور مسجد نبوی کے شیخ الحدیث ہیں تو ساتھ ہی وہ جزیرہ مالٹا (کالے پانی) میں قید فرنگ اور ہندوستان کی جنگ آزادی کے قائد بھی ہیں۔ خداوند قدوس ہم کو دین کی حفاظت کرنے والے بزرگان اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

اس مختصر رسالہ میں انتہائی اختصار کے ساتھ چند معروضات پیش کر دی ہیں اور یہ ناچیز کوشش آپ حضرات کے سامنے ہے کہاں تک اس میں کامیابی ہوئی اس کا اندازہ آپ ہی لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی خدمت اور رضاء کے لیے قبول فرمائے، آمین فقط و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین، و صلی اللہ تعالیٰ علی رسول خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَرْزَائِي كَاجَنَازَه اور اس کے نہ پڑھنے کا فتویٰ
سید آفتاب شاہ صاحب مدظلہ العالی

مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا فتویٰ

ناشر!

حافظ عبدالحق سیال کوٹ

بسم الله الرحمن الرحيم

استفتاء

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين . اما بعد !
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین و ہادیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جس کے دعویٰ نبوت اور جھوٹے الہامات و خرافات سے علمائے دین و بخوبی واقف ہیں۔ اس کا ایک مخلص مرید جو شرک فی الرسائل کے علاوہ انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ مریم صدیقہ کی شان میں اور ان کے علاوہ علمائے اسلام کی شان میں گستاخیاں کر کے ان سب کی توہین اور بے ادبی کیا کرتا تھا۔ لیکن جب وہ بغیر توبہ کے فوت ہو گیا تو مسلمانوں اور خصوصاً آئمہ مساجد میں سے ایک مسجد کے امام نے مرزا مذکور کے اس مرید کو خود غسل و کفن دے کر اس کا نماز جنازہ پڑھ دیا ہے۔ کیا اب حنفی اور اہل حدیث مسلمان اس امام مذکور کی اقتداء میں نماز یا جماعت ادا کر سکتے ہیں اور اس کو اپنا امام و مقتداء تسلیم کر کے اس کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر نفی میں جواب ہے تو جو مسلمان اس امام مذکور کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا اور اس کے ساتھ تعاون کرے گا۔ اس مسلمان کے ساتھ باقی مسلمانوں کو کیا سلوک کرنا چاہئے؟۔ بیّنوا توجروا!

۱..... عبدالحق امام مسجد یتیم شاہ محلہ اناری سیالکوٹ بقلم خود۔ ۲..... مستری ولی محمد جنرل سیکرٹری مجلس احرار محلہ میانہ پورہ سیالکوٹ بقلم خود۔ ۳..... جعفر علی جنرل سیکرٹری مجلس احرار سیالکوٹ بقلم خود۔ ۴..... عبدالرحیم گاہندی پریذیڈنٹ انجمن فدایان اسلام و نائب صدر مجلس احرار اسلام سیالکوٹ بقلم خود۔ ۵..... حکیم محمد عبداللطیف انجمن اصلاح المسلمین نائب صدر مجلس احرار سیالکوٹ۔ ۶..... محمد الدین ولد پیر و حجام محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۷..... محمد الدین ولد فضل دین شیخ محلہ کھٹیاں شہر سیالکوٹ بقلم خود۔ ۸..... محمد حسین محلہ شاہ کا کاو لی رنگ پورہ سیالکوٹ بقلم خود۔ ۹..... مہر پیر ولد فدائیں محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۱۰..... مہر بڑھا ولد فضل الدین آرائیں محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۱۱..... سائیں گھد و تکیہ یتیم شاہ محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۱۲..... مہر علم الدین ولد کریم بخش آرائیں محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۱۳..... مستری امام الدین ولد بلند محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۱۴..... مہر چراغ الدین ولد فضل الدین آرائیں محلہ اناری سیالکوٹ

الجواب ! حامداً و مصلياً! امرنے والا چونکہ حالت کفر میں مرا ہے۔ اس لئے اس پر نماز و دعا شرعاً ناجائز و حرام ہے۔ ماکان للنبی والذین آمنوا ان يستغفروا للمشرکین اسے صریح ممانعت ہے۔ عملایا کرنا کرنے والا سخت گنہگار ہے۔ جب تک نائب نہ ہو اس کی اقتداء میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے احتراز لازم ہے۔ یہ قوم فروشی اور ایمان ریزی کی بین دلیل ہے۔ ایسے قوم فروش انسانوں سے تعاون بھی نہ کرنا چاہئے۔ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین . انعام ۶۸! اور: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان . مائدہ ۲! میں ایسے ہی مجرموں کی سزا ہے۔ واللہ اعلم و علم اتم و احکم!..... محمد علی کاندھلوی مدرس مدرسہ فلاح دین و دنیا سیالکوٹ ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء

الجواب صحیح!..... حافظ سید نور شاہ بمبہر خود۔ جواب صحیح!..... محمد ابراہیم میر بقلم خود۔
الجواب صحیح!..... محمد عبد الحنان بقلم خود عفی عنہ۔

الجواب وباللہ التوفیق! مرزا قادیانی کا دعویٰ باطل اور باطل کی مرید کی کرنے والا بھی باطل ہے۔ اس کا ایمان بھی باطل، باطل کا غسل کفن و تجہیز تکفین کرنے والا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالتا ہے اور تمام اہل سنت کا مذہب اس حدیث کے مطابق ہے کہ: ”لانیسی بعدی“ نبی علیہ السلام کے بعد کوئی ماں ایسا بیٹا نہ بنے گی جو حضور علیہ السلام کے بعد نبی ہو سکے۔ مرزا قادیانی نے اس حدیث کے خلاف اپنے آپ کو دعویٰ ارنبوت کا ثابت کیا۔ پس ایسے آدمی کے مرید کو ایک سنی مسلمان ہرگز غسل نہیں دے سکتا اور ایسا کرنے والا ایک مومنین کی جماعت میں اگر توبہ نہ کرے تو اس کی اقتداء اہل سنت ہرگز نہیں کر سکتے۔ فقط!..... محمد الدین امام مسجد شیخاں محلہ کھٹکیاں سیالکوٹ۔

باسمہ سبحانہ! مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے نص قرآنی: خاتم النبیین! کا برملا انکار کرتے ہوئے جمہور کے نزدیک صریح کفر کا ارتکاب کیا ہے اور اس نے متعدد ایسی احادیث صحیحہ کی تکذیب کی ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باب نبوت کو مفتاح خاتمی سے نافع صورت اسرافیلی مقفل کر دیا ہے اور قصر نبوت و رسالت میں خشت آخریں ثبت فرما کر تعمیر کو تاقیامت اکمل کر دیا ہے۔ پس اگر متوفی مقرر نبوت مرزا قادیانی تھا تو بے شبہ وہ بھی مرتد اور کافر ہوا۔ ایسے مرتد کا غاسل طائفہ مومنین میں توبہ کرے۔ ورنہ اس کی اقتداء سے مسلمان بالضرور مجتنب رہیں۔..... حکیم محمد صادق، صادق المرقوم ۷ اذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

الجواب صحیح!..... عبدہ غلام مصطفیٰ عفی عنہ خطیب مسجد گھمراں محلہ دہار وال سیالکوٹ

الجواب صحیح!..... محمد علی خطیب امام مسجد پٹھاناں عفی عنہ موری دروازہ سیالکوٹ

الجواب صحیح!..... محمد یوسف خطیب محلہ خراپاں سیالکوٹ

الجواب صحیح!..... امام الدین رائے پوری خطیب جامع مسجد صدر بازار سیالکوٹ

باسمہ سبحانہ! واقعی مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے باتفاق علمائے اہل سنت والجماعت بوجہ دعویٰ نبوت و توہین انبیاء علیہم السلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جو شخص ان کی نماز جنازہ پڑھے وہ بھی محلہ بے دین گمراہ ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس کے ساتھ کسی قسم کا برتاؤ وغیرہ نہیں چاہئے!..... ابو محمد محمد مسعود الہر ضلع سیالکوٹ

جواب صحیح ہے!..... المسکین اللہ فتح علی شاہ اچھی ازکھر وٹہ سیداں

واقعی مرزا نیوں کے دفن کفن اور جنازہ میں شامل ہونا اپنے آپ کو ایمان سے خارج کرتا ہے۔ کیونکہ وہ صریح قرآن و حدیث کے مخالف ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی شان میں وہ تمام آستیں پیش کیں ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی شان میں ہیں اور قرآن کریم کا فیصلہ ہے کہ: ”فمن اظلم ممن افترئ علی اللہ الکذب وهو یعدی الی الاسلام واللہ لا یہدی القوم الظالمین“ ۰ الصف ۷۔ ”پس مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے خود ظالم و اظلم کا فتویٰ دیا ہوا ہے اور ظالموں کی نسبت صاف فرمایا کہ: ”ولا ترضوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار“ ۰ ہود ۱۱۳۔ ”یعنی ظالموں سے میل

جول نہ کرو۔ ورنہ تم بھی جہنمی ہو جاؤ گے۔ لہذا جو شخص مسلمان ہو کر مرزائی کے کفن و فن اور جنازہ میں شریک ہوتا ہے وہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ اس کی امامت اور اس کے ساتھ میل جول کرنا اور مسلمانوں کا برتاؤ کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ فقط: واللہ اعلم!..... حررہ بندہ ذوالسنن ابو یوسف نور الحسن عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد کلاں تحصیل بازار سیالکوٹ۔

الجواب هو الموفق للصواب! مرزا غلام احمد قادیانی اصل دین منصوص علیہ متفق علیہ ختم نبوت کا جاحد و منکر ہے اور نیز وہ متعدد عادی کفریہ کا مرتکب ہے۔ اس لئے وہ اور اس کے تمام پیروکار جمیع کفار سے اشبع واقبح اکفر ہیں۔ تمام اہل علم و اہل اسلام اور جملہ مذاہب اسلام نے ان کو اور جو ان کو کافر نہ سمجھے کافر قرار دیا ہے۔ ایسوں کا تجنیز و تکفین کرنے والا دو حالت سے خالی نہ ہوگا۔ یا حلال سمجھ کر کرے گا۔ یا حرام سمجھ کر کرے گا۔ صورت اولیٰ میں کافر ہے اور اس کے اعمال سابقہ سب ضبط ہو گئے اور اس کا نکاح منع ہو گیا ہے۔ تو پھر صریح ظاہرہ اور تجدید اسلام و نکاح لازم۔ ورنہ سب اولاد حرام کی ہوگی۔ دائماً ابداً جہنمی ہوگا۔ صورت ثانیہ میں پرلے درجے کا فاسق ہے۔ اشبہ والنظائر کا فتویٰ ہے کہ فاسق کو امام بنانا ناجائز ہے اور نماز واجب الاعادہ ہے۔ اللہ واحدہ لا شریک فرماتا ہے کہ: ”من يتولهم منكم فساؤه منهم“۔ المائدہ ۵۱ ”تم میں سے جو ان سے دوستی و موالات کرے گا وہ انہیں کا ہی ہوگا۔ اور فرماتا ہے کہ: ”ولا تصل علی احد منهم مات ابداً ولا تقم علی قبره“۔ توبہ ۸۴ ”ان میں سے جو مر جائے۔ اس کا نماز جنازہ مت پڑھے اور اس کی قبر پر مت کھڑے ہو۔ اس مضمون کی آیات و احادیث بکثرت ہیں۔ بخوف طوالت ان پر ہی اکتفاء کی جاتی ہے!..... کتبہ محمد عبدالغنی عفا اللہ عنہ مہتمم جامعہ حنفیہ واقعہ کالج روڈ سیالکوٹ ۱۹/اپریل ۱۹۳۵ء

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کی رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے جو مسلمان ہو اور مولوی کہلائے اور ان کا جنازہ پڑھائے وہ بھی احاطہ اسلام سے خارج ہے!..... خاکسار سید محمد نور اللہ خطیب جامع مسجد قصاباں محلہ کشمیری سیالکوٹ

توبہ نامہ! بسم اللہ الرحمن الرحیم! منکے قاضی حبیب اللہ ولد قاضی عطاء اللہ صاحب امام مسجد موچیاں محلہ بوچڑ خانہ شہر سیالکوٹ کا ہوں۔ مظہر نے پچھلے دنوں مسی محمد الدین مرزائی فوت شدہ کو غسل دیا اور اس کا جنازہ پڑھا۔ یہ مظہر کا فعل عام مسلمانان کے نزدیک ایک بڑا شرعی جرم تھا۔ جس کے ارتکاب کے سبب عام مسلمانوں نے مجھ سے عدم تعاون کر لیا۔ لہذا مظہر اپنے اس برے فعل سے پشیمان ہو کر مجلس عام مسلمانان میں تائب ہوتا ہوا تجدید اسلام کرتا ہے اور آئندہ اقرار کرتا ہوں کہ ایسے برے فعل کا کبھی مرتکب نہ ہوں گا اور جو کچھ میرے اس قصور کے متعلق تعزیری شرعی برے شرع محمدی ہوگی اس کی ادائیگی میں مجھے کسی قسم کا کوئی عذر نہ ہوگا اور میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے قبیحین کو جیسا کہ مسلمان کافر سمجھتے ہیں کافر سمجھتا رہوں گا!..... العبد بقلم خود حبیب اللہ احقر العباد اللہ راجی الی اللہ المدعو حبیب اللہ!

گواہان حاضرین مجلس:.... غلام یاسین ولد غلام حسین قوم قریشی سکندہ سیالکوٹ محلہ اناری۔ ۲ عبد الغفور ولد عبد الصمد بٹ محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۳ محمد الدین ولد کرم الہی انار میں محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۴ میاں عبدالحق امام مسجد یتیم شاہ سیالکوٹ۔ ۵ میاں محمد علی امام مسجد پٹھاناں سیالکوٹ۔ ۶ اللہ دتا ولد مولاداد باندہ محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۷ عمر خاں بقلم خود۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَدْرِكَهُ لَوْلَا إِيمَانُنا بِهِ وَلَوْلَا إِذْنا بِوَعْدِهِ إِنَّنَا لَنَادْمُونَ

عرب و عجم کے دیوبندی بریلوی اہل حدیث
 اور شیعہ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ

اہلیان علاقہ مانسہرہ ضلع مانسہرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

سوال نمبر ۱..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ میں ایک گاؤں کے رہنے والے ایک صاحب اثر شخص نے اپنی لڑکی ایک قادیانی مرزائی کو یہ کہہ کر نکاح کر کے دی کہ یہ لڑکا مرزائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو چکا ہے۔ چنانچہ ساری برادری کو اس کی توبہ کا ذکر کر کے بوقت شادی بٹھالیا اور دعوت ولیمہ میں بھی شریک کر لیا۔ اس ہنگامی صورت حال کے بعد خود اس لڑکے سے پوچھا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک باد دی گئی تو اس نے غصہ میں آ کر کہا کہ بیوی کی خاطر اپنا مذہب چھوڑنا (گالی دے کر کہا کہ) بڑے ایسے ویسوں کا کام ہے۔ میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا۔ آیا از روئے شریعت مطہرہ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔ بینوا! توجروا!

سوال نمبر ۲..... انہی با اثر صاحب نے پھر اپنے ایک لڑکے کی مفتی بھی مذکورہ لڑکے کے بڑے بھائی مرزائی عقیدے والے کی لڑکی سے اعلانہ کی ہے۔ کچھ دنوں تک شادی ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق واضح فرمائیں کہ اس شادی میں برادری کے اہل سنت و الجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمان از روئے شریعت پاک شریک ہو سکتے ہیں یا کہ نہیں۔ بینوا! توجروا!

سوال نمبر ۳..... انہی با اثر صاحب کے زیر اثر اس گاؤں کی جامع مسجد کے سابق امام و خطیب کا تعلق بھی مرزائیوں سے ہے۔ اس نے صاف کہا ہے کہ میں مرزائیوں کو کافر نہیں کہتا۔ کسی کی مرضی ہو میرے پیچھے نماز پڑھے۔ نہ ہو۔ نہ پڑھے۔ کسی کے ڈر سے اپنے تعلقات ان سے قطع کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ چنانچہ اپنے اس عقیدے کا مظاہرہ عملی طور پر اس نے اس طرح سے کیا ہے کہ شہر داتہ میں رہنے والے ایک قادیانی مبلغ کے خالص قادیانی عقیدے والے لڑکے کی شادی میں یہ امام صاحب مذکور اپنے کنبے کے سارے افراد سمیت شریک ہوئے اور اس شادی میں ضرورت سے زیادہ خوشی کا مظاہرہ بھی کیا۔ نیز اپنے حقیقی بھائی کو اس مذکور قادیانی لڑکے کا شادی والا دوست بھی لے بنا دیا۔ اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سنا ہے کہ یہی امام صاحب اپنی حقیقی بھانجی کا رشتہ اس قادیانی لڑکے کے بڑے بھائی قادیانی مرزائی کو اور اس کی حقیقی بھانجی جو مرزائی کی لڑکی ہے کا رشتہ اپنے حقیقی بھانجے کے لئے کرنے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ بات چیت تقریباً ہو چکی ہے۔ شاید معمولی سی کسر رہ گئی ہو۔ رضائے الہی کے لئے اس مسئلہ کو وضاحت سے بیان فرمائیں کہ آیا یہ شخص مسلمانوں کی نماز بچکانہ کا امام۔ نیز مسلمانوں کی نماز جنازہ کا امام بن سکتا ہے یا نہیں۔ نیز خطبہ جمعہ و نکاح کے لئے بھی کسی اور شخص کا مستقل طور پر انتظام کرنا چاہئے کہ نہیں۔ بینوا! توجروا!

اچانچہ اسی مسجد میں مدرسہ تجوید القرآن کے اساتذہ کرام کو خطیب صاحب کی اس مرزائیت نوازی پر اعتراض کرنے کی بناء پر اس صاحب اثر شخص نے پہلے ان کو ذلت آمیز الفاظ میں سخت ست کہا۔ پھر انہیں مدرسہ سے جواب دے کر تعلیم قرآن کے ہرے بھرے باغ کو اجاڑنا اس لئے پسند کر لیا کہ خطیب صاحب کی دل شکنی کیوں کی گئی۔ وہ اساتذہ کرام آج بھی بہت دور نہیں بلکہ مانسہرہ لوہار بانڈہ میں قیام پذیر ہیں۔ (مزید لطف کہانی صرف انہی کی زبانی)

سوال نمبر ۴..... نیز انہی بااثر صاحب اور خطیب صاحب کو اس خطرناک مرزائیت نواز بلکہ مرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے شہر کے اکثر عوام مردوزن کو مرزائیوں کے کافر یا مسلمان ہونے کا کوئی علم ہی نہیں رہا۔ بلکہ ان دونوں نے مرزائیوں سے رشتوں کے لین دین والے اپنے خطرناک طرز عمل سے مرزائی اور مسلمانوں کے امتیاز کو اس حد تک ختم کر دیا ہے کہ اس گاؤں کے عوام مردوزن مرزائیوں کے کفر و ارتداد سے بالکل بے خبر ہوتے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان ہی دونوں کے نقش قدم پر چل کر دوسرے مسلمانوں نے بھی مرزائیوں سے رشتے کرنے شروع کر دیے ہیں۔ چنانچہ ابھی چند روز ہوئے کہ ایک واقعہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح مرزائی میت کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے راہ اللہ یہ مسئلہ روشن فرمائیں کہ آیا مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں یا کہ نہیں۔ ان سے نکاح اور ان کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونا از روئے دین حق و شریعت مطہرہ درست ہے یا نہیں۔ نیز قادیانی یا لاہوری مرزائی کا ذبح کردہ جانور حلال ہے یا حرام۔ بیٹنواو توجروا!!

سوال نمبر ۵..... ہماری آخری دردمندانہ گزارش ہے کہ یہ دونوں مذکورہ بالا شخص۔ نمبر ۱..... بااثر صاحب جو قضا وقتاً علمائے کرام کو برا بھلا کہتے ہوئے کہ یہ مولوی مرزائیوں کو کافر کہہ کر پھوٹ ڈالتے ہیں اور اپنے موجودہ طرز عمل کی تعریف و تحسین کرتے اور اپنے طرز عمل پر فخر کرتے ہوئے اسے محبوب و مرغوب سمجھتے ہیں۔ نمبر ۲..... امام و خطیب صاحب نے اللہ کے گھر جامع مسجد مذکور میں مرزائیوں کو کافر نہ کہنے کا اقرار اور ان سے تعلق جاری رکھنے کا اصرار کیا ہے اور اس پر قائم ہیں۔ چنانچہ مرزائیوں کی شادی میں اپنے طرز عمل کو واضح بھی کر دیا ہے۔ یہ دو شخص جن کی خطرناک مرزائیت نواز و مرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے اس وقت سارے کا سارا گاؤں کفر و ارتداد کی لپیٹ میں ہے۔ از روئے شرع متین و دین مبین اور قرآن و حدیث و مذہب حنفیہ کی معتبر کتابوں سے ان دونوں کا حکم بھی بیان فرمائیں کہ جب تک یہ اعلانیہ تو بہ نہ کریں۔ عوام مسلمانوں کو ان سے کیسا تعلق رکھنا چاہئے۔ بیٹنواو توجروا!!

ان سوالات کا جواب از روئے قرآن و حدیث و کتب معتبرہ و حنفیہ وضاحت سے بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور اس گاؤں کے بے بس مسلمانوں کے ایمان کو ارتداد والی خطرناک لعنت سے بچانے میں امداد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائیں اور علمائے کرام کے وجود کو باقیات سلامت باکرامت رکھے اور کفر و ارتداد کے لئے بتائی کا باعث بنائے۔ آمین! و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین و آلہ واصحابہ اجمعین!

الجواب:

مرزا غلام احمد قادیانی کا کافر ہونا اور مرتد ہونا اور ان کے اقوال و کلمات غیر محصورہ کا غیر متحمل للتاویل ہونا انکھبر من الشیخ ہو چکا ہے۔ اس لئے جمہور علمائے امت کے نزدیک وہ کافر و مرتد ہے اور اس طرح وہ لوگ جو اس کو باوجود ان اقوال و عقائد کے معلوم ہونے کے مسلمان سمجھیں خواہ نبی کہیں یا مسیح یا جو کچھ بھی کہیں کافر و مرتد ہیں۔ اگر اس کی مفصل

دلیل تحقیق کرنا ہو تو مستقل رسائل مثل (۱) اشد العذاب - (۲) القول الصحيح فی مکائد المسیح (۳) مطبوعہ فتاویٰ علمائے ہند و بارہ تکفیر قادیانی۔ جس میں ہر ضلع اور صوبے کے علماء کے دستکروں دستخط ہیں ملاحظہ فرما۔ جائیں۔ اس لئے قادیانیوں و مرزائیوں سے عام مسلمانوں کا اختلاط اور ان کی باتیں سننا، جلسوں میں ان کو شریک کرنا یا خود ان کے جلسوں میں شریک ہونا یا شادی دہمی اور کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا یا ان کے شریک ہونا یا نماز جنازہ میں ان کے شریک ہونا یا شریک کرنا سخت گناہ ہے اور مناکحت قطعاً حرام ہے اور جو نکاح پڑھ بھی دیا جائے تو نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر بعد انعقاد نکاح مرزائی یا قادیانی ہو جائے تو نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے۔

۱..... نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ اگر ہوا بھی تھا تو اس لڑکے کے اس کہنے سے کہ میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا۔ فوراً فسخ ہو گیا۔

۲..... اس شادی میں برادری اور اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کو ہرگز شریک ہونا جائز نہیں۔ اگر شریک ہوئے تو سخت گنہگار ہوں گے۔

۳..... صورت مذکورہ میں جامع مسجد کا امام و خطیب بھی خارج از اسلام ہے۔ لہذا وہ مسلمانوں کی نماز میں شریک نہ ہوگا۔ جمعہ، عیدین اور نماز جنازہ کا امام نہیں ہو سکتا۔ اس کے پیچھے مسلمانوں کا نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اگر پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ اعادہ نماز کا واجب ہوگا۔ خطبہ جمعہ اور نکاح اس سے نہ پڑھوایا جائے۔ امام اور نکاح خواں کسی دوسرے شخص کو مقرر کیا جائے۔

۴..... مرزائیوں کے دونوں فرقے قادیانی اور لاہوری اتنی بات پر متفق ہیں کہ وہ (مرزا قادیانی) اعلیٰ درجے کا مسلمان بلکہ مجدد و محدث اور مسیح موعود تھا۔ اور ظاہر ہے کہ کسی کافر و مرتد کے متعلق بعد اس کے عقائد معلوم ہو جانے کے ایسا عقیدہ رکھنا خود کفر و ارتداد ہے۔ اس لئے بلاشبہ دونوں فرقے کافر و مرتد ہیں۔ اور اب تو لاہوری تحریف قرآن اور ضروریات دین کا خاص طور سے بیڑا اٹھانے سے اپنے کفر و ارتداد میں مرزا قادیانی کے تابع ہو جانے سے مستغنی ہو کر خود بالذات ارتداد کے علبردار ہیں۔ ان سے نکاح یا ان کے نماز جنازہ میں شریک ہونا جائز نہیں۔ سخت گناہ ہے۔

۵..... عام مسلمانوں کو ان سے بالکل تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔ فقط: واللہ اعلم !

احقر العباد محمد صابر نائب مفتی دارالعلوم کراچی نمبر ۱/۱۳۸۳/۹/۱

الجواب صحیح..... بندہ محمد شفیع عفی اللہ عنہ ۱/۱۳۸۳/۹/۱

جواب صحیح اور درست ہے..... بندہ محمد حیات ۱۲/۱/۱۳۸۳/۱۲/۱ قاتح قادیان!

الجبیب مصیب..... عبدالحق عفی عنہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ کوڑہ خٹک پشاور

جواب صحیح اور درست ہے..... سید گل بادشاہ غفرلہ مردان امیر جمعیت علمائے اسلام سرحد

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ صدر المصلحین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علمائے پاک و ہند کے علاوہ پاکستان کے

فاضل حج صاحبان بھی ان پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ کیسبل پورا اور راولپنڈی کا فیصلہ ملاحظہ فرمایا جائے۔ احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ ۱۱/۶/۱۹۶۳

مجھے داتا کے ایک امام نے خط لکھا کہ میں اور پیر صاحب مسلمان ہیں۔ لوگ جھوٹا پروپیگنڈہ ہمارے متعلق کرتے ہیں۔ جس پر میں نے خوشی ظاہر کی اور کہا بلکہ جواب لکھا کہ لوگوں کے کہنے سے آپ مرزائی نہیں ہو سکتے۔ لیکن جو واقعات اس استثناء میں بتائے گئے ہیں وہ خطرناک ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان کہنے والا کافر ہے۔ جو شخص اس کو مسلمان کہے یا قادیانی یا لاہوری مرزائیوں سے رشتے کرے وہ کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟ ایسے آدمی کو امام بنانا حرام ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب گراچی کا فتویٰ بالکل صحیح ہے۔ فقط غلام غوث ساکن بٹہ ہزارہ حال لاہور بقلم خود۔

المجیب ہو المصیب تاجیز عبداللطیف غفرلہ خطیب و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی ہلم ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ/۱۱۲ اگست ۱۹۶۳ء
مفتی اعظم مصر کا فتویٰ

”ولذا افتینا بکفر طائفة القادیانیة اتباع المفتون غلام احمد القادیانی الزاعم هو اتباعه انه نبی یوحی الیه وانه لاتجوز مناکحتهم ولاد فنهمل فی مقابر المسلمین“ ”اسی لئے ہم (علمائے حق) نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت تمام جماعت کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور ہم یہ بھی فتویٰ دیتے ہیں کہ نہ ان سے رشتہ ناطہ کیا جائے اور نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ صفوة البیان لبیان القرآن نمبر ۱۸۶﴿
علمائے مصر کے اس فتویٰ کے بعد حکومت شام اور مصر نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی املاک ضبط کر لیں۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد عرفان عفی عنہ از ڈہانگری

المجیب المصیب محمد عبداللہ خالد عفی عنہ خطیب جامع مسجد مانسہرہ

المجیب مصیب عبدالحی قلم خود امام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ

الجواب:

۱..... مرزائی قادیانی ہو یا لاہوری دونوں اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں۔

۲..... جو شخص ہر دو فرقہ کو مسلمان تصور کرے۔ وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔

۳..... جو شخص ہر دو فرقہ کو رشتہ دیوے یا لیوے۔ (بشرط کہ وہ مرزا قادیانی کے کفر کا اقرار کرے اور

مرزائیت سے توبہ کرے تو ایسا شخص باعث عزت و فخر ہے اور اس کو ثواب ملے گا۔) اس نے بسبب رشتہ کے ارتداد سے نکال کر اسلام میں داخل کیا۔

۴..... اگر بالا ثبوت ہونے کے ہر دو فرقہ کو رشتہ دیوے یا کر لے وہ بھی ہر دو فرقہ سے ہوگا۔

۵..... اگر امام مسجد کا تعلق مرزائیوں سے اس حیثیت سے ہے کہ وہ ان کو مسلمان تصور کرتا ہے تو وہ امام بھی

مسلمان نہیں رہتا۔ واللہ اعلم بالصواب..... محمد اسحق عفی عنہ خطیب جامع مسجد ایٹ آباد

جواب بالا بالکل صحیح ہے

۱..... ہر مسلمان کو اسلام اور کفر میں امتیاز کرنا ضروری ہے۔ کسی کافر کے لئے دعا نماز جنازہ گناہ ہے۔ ان

سے کسی مسلمان کا نکاح مرد ہو یا عورت حرام کاری ہے۔ وہ نکاح نہیں ہو سکتا۔

۲..... ایسے کافروں کو مسلمان سمجھنا اسلام کی توہین ہے۔ کیونکہ ان کی کفریہ باتوں کو اسلام قرار دینا ہے۔

۳..... لوگوں کی یہ مصلحت اندیشی کہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چاہئے۔ اس لئے ہم ان کو اسلام

سے خارج نہیں قرار دینا چاہتے سخت دھوکہ ہے۔ یہ مسلمان کی تعداد میں اضافہ نہیں۔ غیر مسلمان کو اسلام کی تعداد میں داخل

کرنا ہے اور مسلمانوں کو ان کے میل جول سے غیر مسلم بنانے کی سبیل کرنا ہے۔ جو خود مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز کمی

پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۴..... یہ عذر الگ بھی غلط ہے کہ مسلمانوں میں تفریق پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایسا عذر ہے جیسے حضور ﷺ اور

تمام انبیاء کی تشریف آوری کے وقت کفار نے پیش کیا تھا کہ تفریق پیدا ہو جائے گی کہ کچھ مسلمان ہوں گے کچھ نہیں۔ تو

جس طرح وہاں حق کے اتباع کے لئے ان سے الگ ہونا ضروری تھا یہاں بھی حق کے اتباع کے لئے اپنے رسول اور دین

کی توہین سے بچنے کے لئے اپنے کو ان سے الگ اور ان کو اپنے سے الگ کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو آپ نے

خود تمام اسلام کی جڑوں پر کلبھاری چلا دی اور اس غلط طریقہ کو اسلام قرار دے کر اسلام کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ امر ایک اسلام

دشمنی ہے۔ گو شیطان نے یہ کار اسلام دستی کا عنوان رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو مسلمان نام کے غیر مسلموں

بلکہ دشمنان اسلام سے محفوظ رکھیں۔ واللہ ولی التوفیق!..... جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ نیا گنبد لاہور ۱۶ صفر ۱۳۸۳ھ

الجواب وهو الموفق للصواب!

۱..... صورت مسئلہ میں جبکہ اس قادیانی لڑکے سے دریافت کیا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک

باد دی گئی تو اس نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا کہ میں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا تو اس صورت میں یہ نکاح نہیں ہوا۔

کیونکہ قادیانی مرزائی مرتد ہے اور مرتد کا نکاح تو کسی مرتدہ عورت سے ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان عورت سے۔ شریعت

اسلامیہ نے مرتد کا کوئی دین تسلیم نہیں کیا۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۳۲ کتاب المرتدین) اور جو لوگ نکاح میں شریک ہوئے۔

اگر انہوں نے پیر صاحب کے کہنے پر سمجھ لیا کہ اس لڑکے نے توبہ کر لی ہے اور اپنا مذہب چھوڑ دیا ہے۔ اس صورت میں تو وہ گنہگار نہیں اور وہ جانتے تھے کہ اس نے اپنے مذہب سے توبہ نہیں کی اور وہ مرزائی ہے۔ یہ بات سمجھتے ہوئے پھر اس کو مسلمان تصور کیا۔ اس صورت میں یہ لوگ کافر ہو گئے۔ ان پر لازم ہے کہ تجدید اسلام و نکاح کریں اور توبہ کریں اور اگر اس کو کافر مرزائی ہی سمجھتے ہوئے نکاح میں شرکت کی اور دنیاوی روادری و رعایت کو مد نظر رکھا۔ اس صورت میں وہ لوگ سخت گنہگار ہیں۔ ان پر لازم و واجب ہے کہ توبہ و استغفار کریں اور با اثر صاحب کے لئے بھی یہی حکم ہے جس کی تینوں صورتیں بیان کر دی گئی ہیں اور ان کے احکام بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔

۳..... اگر با اثر صاحب نے اپنے لڑکے کی منگنی مرزائیوں کے ہاں کی ہے اور وہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔ اس صورت میں وہ کافر ہو گیا۔ اس پر تجدید اسلام و نکاح لازم ہے۔ کیونکہ کافر کو مسلمان ماننا کفر ہے۔ (در اختیار) اور اگر دنیاوی لالچ میں پھنس کر رہا ہے تو سخت گنہگار و مستحق عذاب نار ہے۔ اس کو توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور اپنے لڑکے کی شادی مرزائیوں کے ہاں کرنے سے باز آنا چاہئے اور اس شادی میں برادری کے اہل سنت والجماعت کے لوگوں کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے اور پھر اگر یہ لوگ شریک ہوں تو اگر مرزائیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں تو اس صورت میں وہ کافر ہو گئے۔ ان پر تجدید اسلام و نکاح لازم ہے اور اگر انہیں کافر ہی سمجھتے ہیں۔ پھر لالچ اور روادری کی وجہ سے شامل ہوں گے تو سخت عذاب اخروی کے مستحق ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ”وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا“ (ہود ۱۱۳) ”جن لوگوں نے گناہ کئے ہیں ان سے میل جول مت رکھو۔ لہذا ایسے شخص اگر پہلی صورت میں تجدید اسلام و نکاح اور دوسری صورت میں توبہ و استغفار نہ کریں تو مرزائیوں کو مسلمان سمجھنے کی صورت میں ان سے سلام کلام رشتہ ناطہ بالکل قطع کر دینا چاہئے اور اگر علانیہ توبہ کئے بغیر مرجائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ہی ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور جو لوگ مرزائیوں کو مسلمان تو نہیں سمجھتے تھے۔ پھر وہ شادی میں شرکت کریں اور اس کے بعد وہ توبہ و استغفار نہ کریں۔ ان سے بھی سلام و کلام اور رشتے ناطے بند کئے جائیں۔ حتیٰ کہ توبہ و استغفار کریں۔

۳..... سابق امام مسجد کا یہ کہنا کہ مرزائیوں کو میں کافر نہیں کہتا۔ اس کا یہ قول بھی کفر ہے۔ مکہ و مدینہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے علمائے کرام کا مفتی فتویٰ کتاب حسام الحرمین میں ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ یعنی اس کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد من غناث فی کفرہ و عذابہ فقد کفر! اور اس مبلغ قادیانی کے لڑکے کی شادی میں مولوی سابق امام مسجد کا اپنے سارے خاندان کو شامل کرایا کافروں سے موالات (دوستی) کرنے کی زبردست دلیل ہے۔ اور نیز اپنی حقیقی بھانجی کا رشتہ قادیانی مرزائی سے اور قادیانی مرزائی کی سگی بھانجی کا رشتہ اپنے حقیقی بھائی سے کرنا چاہتا ہے۔ اس کا یہ ارادہ بالکل شریعت مطہرہ کے خلاف ہے۔ لہذا یہ مولوی سابق امام صاحب مسلمانوں کی نماز بچکانہ اور نماز جنازہ کا امام نہیں بن سکتا۔ کیونکہ کافر و فاسق ہے اور اس کو مسلمانوں کی نکاح خوانی کے لئے بھی نہ بلایا جائے۔ مسلمان اس کا بایکٹ کریں۔

(مخلص ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول ص ۴۴)

۴..... مرزائی قادیانی ہو یا لاہوری ہر دو کافر ہیں۔ کیونکہ قادیانی تو اس (مرزا قادیانی) کو نبی مانتے ہیں اور لاہوری مرزائی اس کو چنڈ اور مسلمان مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے دعویٰ نبوت اور دیگر عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر و مرتد ہے اور جو شخص اس کے عقائد پر مطلع ہو کر اس کو نبی یا مجدد اور مسلمان مانے وہ شخص بھی کافر ہے۔ لہذا لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں۔ لہذا ان سے بیاہ شادی کرنا اور ان کی نماز جنازہ اور وعامیں شریک ہونا از روئے شریعت مطہرہ ہرگز جائز نہیں۔ نبی علیہ السلام نے بدعتیہ لوگوں کے حق میں فرمایا: ”ولا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم“ ﴿ان پر نماز جنازہ مت پڑھو اور ان کے ساتھ مل کر نماز مت پڑھو﴾۔ اور مرزائی کی میت مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کی جائے اور جو لوگ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی کر کے ان کے نکاح اور جنازہ میں اگر ان کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوں تو اس صورت میں شرکت کرنے والے کافر ہو گئے اور ان کے نکاح ٹوٹ گئے۔ ان کو تجدید اسلام و نکاح کرنا چاہئے اور اگر ان کو کافر ہی جانتے ہوئے ان معاملات میں ان کی شرکت کریں۔ اس صورت میں وہ سخت گنہگار ہیں۔ ان سے بھی سلام و کلام بند کیا جائے۔ مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری ان کا بیچہ بھی حرام ہے۔ کیونکہ مرتد کا ذبح کردہ جانور مردار ہے۔..... احقر العباد مولوی محمد رمضان نائب مفتی و فاضل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۳ء

ذالك كذالك وانى مصدق لذلک!..... فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

الجواب هو الجواب!..... فقیر قادری محمد اعجاز الرضوی عفی عنہ مہتمم مرکزی دارالعلوم جامعہ سنج بخش لاہور الجواب وهو الموفق للصواب! مرزائی لوگ چونکہ قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے ان سے نکاح وغیرہ کرنا ان سے میل جول، سلام و کلام، رشتہ داری کے تعلقات رکھنا حرام قطعی ہے۔ جو شخص دانستہ ان سے یہ تعلقات نکاح وغیرہ قائم کرے گا وہ بھی اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ بندہ کو جواب مذکورہ سے لفظ بہ لفظ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم!..... حررہ العبد الضعیف محمد سعید احمد عفی عنہ مفتی جامعہ نعمانیہ نکسالی گیٹ لاہور پاکستان ۹ جولائی ۱۹۶۳ء

بسم الله الرحمن الرحيم! علمائے کرام کے جوابات بالکل صحیح اور درست ہیں۔ مرزائیوں کو کافر نہ سمجھنا بھی کفر ہے!..... حافظ عبد القادر روپڑی جامع مسجد قدس لاہور۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۳ء

مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری۔ ان کو مسلمان سمجھنے والے سب کافر ہیں۔ ان سے رشتہ ناطہ کرنے والے سب انہی کے حکم میں ہیں۔ قرآن میں ہے انکم اذا مثلہم!..... عبد اللہ امرتسری روپڑی!

مذہب شیعہ اثنا عشری کی رو سے نکاح طرفین میں اسلام شرط ہے۔ ختم نبوت کا منکر مسلمان نہیں۔ غیر مشروع عقد کا حمد و موجد عادل نہیں رہ سکتا اور امام جماعت میں مذہب شیعہ اثنا عشری کی رو سے عدالت شرط ہے۔ غیر مسلم سے میل جول جس سے مسلمانوں کے اسلام میں ضعف واقع ہو شرعاً جائز قرار نہیں دیا جاسکتا!..... اختر عباس اللہ مدرس جامع منتظر لاہور محمد علی رضوان مدرس مدرسہ امامیہ دارالتجوید پاکستان!

الحمد لله الذي جعل في كتابه العجيب
الذي لا يحصى عدد آياته العظيمة

علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ

قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں

اراکین مسجد و وکنگ انگلینڈ

بسم الله الرحمن الرحيم

مسجد وکنگ کی مختصر تاریخ

یہ مسجد تقریباً ۱۸۸۶ء میں بیگم شاہ جہاں والہی بھوپال ریاست کے زرکثیر عطیے سے ایک انگریز ڈاکٹر لائٹن ریٹائرڈ پرنسپل اور ٹیل کالج لاہور نے بنوائی تھی اور اس کے ساتھ رہائشی مکانات بھی تعمیر کرا دیے گئے تھے۔ مگر بد قسمتی سے ۱۹۱۲ء میں مرزا اکمال الدین لاہوری مرزائی نے چند دوسرے مرزائیوں کی ہمراہی میں اس مسجد پر غاصبانہ قبضہ کر لیا اور جو امام اہل سنت والجماعت کا یہاں تعینات تھا اس کو زبردستی نکال باہر کیا۔ پولیس وغیرہ آئی مگر دادرسی نہ ہو سکی۔ کیونکہ انگریز کے ہی تو یہ پروردہ تھے۔ ہندو پاک کی آزادی کے بعد مسجد ہذا کا انتظام والفرام سفارت خانہ پاکستان کے تحت چلا گیا۔ مگر عملی طور پر مرزائی اس پر قابض رہے اور اپنے باطل فرقے کی نشر و اشاعت اور تبلیغ کرتے رہے اور ان کی طرف سے ہی یہاں امام متعین رہا۔ اور طرہ یہ کہ ایک اچھی خاصی رقم پاکستان سے زرمبادلہ کی شکل میں حاصل کر کے اس کے مصرف میں لائی جاتی رہی۔

۱۹۶۳ء میں جب مسلمانوں کی تعداد اس شہر میں بڑھتی شروع ہوئی تو اس وقت کے مرزائی امام محمد طفیل نے عجیب و غریب ہتھکنڈے مسلمانوں کو اس شہر سے بھگانے کے لئے استعمال کئے۔ سرکاری دفاتر میں رپورٹیں کیں کہ یہ گندے رہتے ہیں۔ ایک مکان میں زیادہ تعداد میں رہائش پذیر ہیں۔ اس طرح محکمہ حفظان صحت کے چھاپے پڑے۔ مگر یہ ملعون کامیاب نہ ہو سکا۔ اسکے بعد دوسرا امام بشیر احمد مصری کو مرزائیوں نے اس منصب پر مامور کیا۔ ادھر علمائے حق مثلاً حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب مرحوم اور علامہ خالد محمود صاحب جیسے علماء حق اہل السنۃ والجماعت بھی میدان عمل میں اترے اور اس فرقہ باطلہ کی خوب خبر لی اور مسلمانوں میں مسئلہ ختم نبوت کی تڑپ پیدا کی اور توجہ دلائی کہ یہ مسجد درحقیقت صحیح العقیدہ مسلمانوں کی میراث ہے اور مرزائیوں نے اس پر اپنی جھلسازی اور سازشوں کی وجہ سے قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ تحریک آخر ایک دن رنگ لائی اور مسجد ہذا مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی۔ مگر کرنا یہ ہوا کہ امام کو مسلمانوں نے امامت کے فرائض پر مامور کیا۔ لیکن پھر مسجد سفارت خانہ پاکستان کی مداخلت سے عجیب و غریب کیفیات کا شکار ہو گئی اور سفارت خانہ کی طرف سے ایک کلرک بنام خواجہ قمر الدین صاحب جس کا تعلق حیدر آباد دکن (انڈیا) سے ہے بطور امام مقرر کیا گیا اور کہا گیا یہ عارضی امام ہے۔ بعد میں ایک مستند عالم دین کی تقرری عمل میں لائی جائے گی جو کہ آج تک شرمندہ تعبیر نہ ہو سکی۔ یہ امام انتہائی درجہ کا نااہل فرقہ باز اور مسجد کی لائبریری کو اس نے جماعت اسلامی یعنی موودہی جماعت کی نشر و اشاعت کا اڈہ بنا رکھا۔ مسجد کا دیگر انتظام والفرام

انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ شرک اپنی زبانوں حالی کار دنا رو رہی ہے۔ بچوں کی دینی تعلیم و تدریس کا انتظام نہ ہونے کے برابر ہے۔ نیز اس امام کا میل جول لاہوری مرزائیوں کے ساتھ ہے اور اس نے چند دن ہوئے ایک نئی مذموم حرکت کا ارتکاب کیا ہے جو انتہائی دلخراش اور مسلمانوں کے لئے یقیناً ناقابل برداشت ہے۔

اس کے متعلق حضرات علمائے کرام و مفتیان شرع متین کی طرف رجوع کیا گیا اور ان کی خدمت میں ایک استفتاء پیش کرتے ہوئے شرعی فتویٰ کی استدعا کی گئی۔ ہم جانتے ہیں کہ اس واقعہ کو سن کر مسلمانان عالم اضطراب محسوس فرمائیں گے۔ اور شاید یہ واقعہ ان کے دلوں پر نمک پاشی کا کام کرے۔ لیکن چونکہ ہم ممبران و اراکین مسجد دوکنگ اپنے مسلمان بھائیوں کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنا اپنا ذمہ ہی فریضہ سمجھتے ہیں۔ لہذا ان چند سطور کو جمع فتاویٰ شائع کرنے پر مجبور ہیں۔ تاکہ مسلمان کم از کم اپنی نمازیں تو نہ خراب کریں۔ و ماعلینا الا البلاغ۔
وماتو فیقی الا باللہ! اراکین مسجد دوکنگ انگلینڈ ۳/۷/۸۷

استفتاء.....!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و بیچ اس مسئلہ کے کہ کل مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء بوقت ساڑھے چار بجے دن سابق امام دوکنگ مسجد محمد طفیل متعلقہ مرزائی فرقہ لاہوری کی ساس کا جنازہ مسجد ہذا میں لایا گیا اور یہاں کے سرکاری امام نے محمد طفیل کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ جبکہ چند معززین نے اس حرکت کا محاسبہ کیا تو خواجہ قمر الدین سرکاری امام دوکنگ مسجد نے یہ دلیل پیش کی کہ میں نے اس لئے جنازہ میں شرکت کی ہے۔ کیونکہ مرزا محمد طفیل بسا اوقات میرے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اور و سری دلیل یہ پیش کی کہ میں لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف مسجد تسلیم کرتے ہیں اور ہم کو کافر نہیں کہتے۔ لہذا آپ مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے شخص کے متعلق شرعی فتویٰ سے کما حقہ مطلع فرمائیں۔

یعنی شاہدوں کے دستخط مندرجہ ذیل ہیں:

دستخط: صابر حسین محمد شریف عبدالرحمن ملک احمد خان

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین فاضل دیوبند امیر خدام اہل السنّت والجماعت

خلیفہ مجاز حضرت سید حسین احمد مدنی صاحبؒ کا جواب

کتاب اللہ احادیث رسول اللہ ﷺ اور تعامل خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں امت محمدیہ کے تمام علمائے کرام کا یہ اجتماعی فیصلہ ہے کہ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ یعنی حضور

اگر ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اور اگر اس آخری امت میں سے کوئی شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ کافر، مرتد، دجال اور کذاب ہے۔ اسی بناء پر ملت اسلامیہ کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ دعویٰ نبوت کے خارج از اسلام اور کافر ہے اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے بھی قطعی کافر ہیں اور مسئلہ ختم نبوت اسلام کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نئے آئین میں بھی اس کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ صدر اور وزیراعظم پاکستان کے حلف نامہ کی عبارت حسب ذیل ہے:

”میں قسم کھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور خدا پر میرا یقین کامل ہے اور اس کی کتاب قرآن پاک پر جو کہ آخری کتاب ہے آخری نبی محمد ﷺ پر (جن پر خدا کی رحمت ہو) جن کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔ قیامت کے دن پر۔ رسول کی سنت و حدیث پر۔ قرآن کے احکام پر۔“ (آئین پاکستان، تیسری شیڈول حلف صدر دفعہ ۴۲)

سوال نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دو کنگ مسجد کا امام خواجہ قمر الدین لاہوری مرزائیوں کو اس وجہ سے کافر نہیں کہتا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ مجدد مانتے ہیں اور اسی بناء پر ہی اس نے ایک لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اقتداء میں ایک مرزائی عورت کا جنازہ بھی پڑھ لیا ہے۔ لیکن خواجہ قمر الدین مذکور کی یہ تاویل صحیح نہیں۔ کیونکہ جب شریعت کی رو سے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی قطعی کافر ہے تو جس شخص کو شرعاً کافر ماننا ضروری ہے اس کو نبی اور مجدد ماننے کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی کافر بھی مجدد ہو سکتا ہے؟ علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں لاہوری پارٹی کا بانی مولوی محمد علی لاہوری مرزا قادیانی کو نبی ہی مانتا رہا ہے اور اس کی تحریرات سے یہی ثابت ہے۔ مثلاً محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ:

”ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک اتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔“ (ریویو آف ریلیجنس ج ۳ نمبر ۱۱ ص ۴۱۱)

دراصل قادیانی مرزائیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے مشن کو ہی پھیلانے میں مصروف ہیں۔ دونوں کی دعوت مرزا قادیانی کی شخصیت کی طرف ہے۔ ان دونوں پارٹیوں کا مقصد یہی ہے کہ العیاذ باللہ نادانف مسلمان مرزا قادیانی کے پیروکار بن جائیں۔ خواجہ قمر الدین نے لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھ کے حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ غداری کی ہے۔ اب وہ مسلمانوں کی امامت کا مستحق نہیں رہا۔ اس کے پیچھے مسلمانان اہل السنۃ والجماعت کی نماز صحیح نہیں۔ اس کو امام نماز بنانا حرام ہے۔ ایسے شخص کو فوراً معزول کر کے کسی صحیح العقیدہ سنی عالم کو امام بنانا چاہئے۔ لاہوری مرزائی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد جن مسلمانوں نے غلط فہمی سے اس کی

اقتداء میں نمازیں پڑھی ہیں۔ ان پر ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل السنۃ والجماعت کو ہر نکتہ سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ اخدام اہل السنۃ الاحقر مظہر حسین غفرلہ خطیب مدنی جامع مسجد چکوال امیر تحریک خدام اہل السنۃ والجماعت صوبہ پنجاب (پاکستان) ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الجواب هو المصوب! لاہوری مرزا کی بھی اسی طرح کافر ہیں جس طرح قادیانی کافر ہیں اور ان کے کافر ہونے کے کئی وجوہ ہیں۔

..... کہنے کو تو یہ گروہ مرزا قادیانی کو مجھو کہتا اور مانتا ہے۔ مگر محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کو نبی بھی کہا اور تسلیم کیا ہے۔ اس کے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

الف ”ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔“ (ریویو آف ریلیجنس ج ۳ ش ۱۱ ص ۳۱۱)

ب ”اس آخری زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے۔ اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔“ (ریویو آف ریلیجنس ج ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۴)

ج ”ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے وہ باتوں پر زور دیا ہے۔ اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے من جانب اللہ ہونے کو تسلیم کریں۔ بعینہ اس قدیم سنت الہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔“ (ریویو آف ریلیجنس ج ۳ نمبر ۱۲ ص ۲۶۵)

ان صاف اور صریح عبارات سے معلوم ہوا کہ لاہوری پارٹی کا سربراہ اور سرسرا گراہ محمد علی بھی قادیانی کو (معاذ اللہ تعالیٰ) نبی تسلیم کرتا ہے اور ختم نبوت کے ایک بنیادی عقیدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے وہ کافر ہے اور اس پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے سامنے یہ صاف اور صریح حوالے پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر سمجھنے کے بعد وہ لاہوری مرزائیوں کو کافر نہ کہیں تو وہ بھی کپے کافر ہیں۔ لاشک فیہ ولا ارتیاب!

۲ ”محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہے۔“ (تفسیر بیان القرآن ج ۱)

ص ۲۲۵ محمد علی لاہوری)

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا انکار بالاجماع کفر ہے۔

۳..... حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نصوص قطعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ مگر محمد علی لاہوری لکھتا ہے کہ حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اسلامی عقائد میں نہیں۔ عیسائیت کا اصول ہے۔ (تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۲۱۳) اور اسی صفحہ پر تصریح کرتا ہے کہ: ”حضرت مریم علیہ السلام کے ساتھ یوسف (نجارا) کا تعلق زوجیت کا تھا۔“ اور یہ اس کے کافر ہونے کی ایک مستقل وجہ ہے۔

۴..... ”محمد علی لاہوری دوزخ کے دوام کا قائل نہیں۔“ (ملاحظہ ہو تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۲۶۸) حالانکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے دوزخ کا خلود اور دوام ثابت ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

۵..... محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اسی طرح دوسرے تمام پیغمبروں کے معجزات کی جو قرآن کریم میں صراحت سے مذکور ہیں تاویل کرتا ہے جو خالص تحریف ہے اور نصوص قطعیہ کی یہ تاویل بجائے خود کفر ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی وجوہ ہیں والحاقل تکفیه الاشارہ! جب لاہوری مرزائیوں کے یہ نظریات ہیں تو امت میں کون بد بخت ان کو مسلمان سمجھے گا؟۔ مودودیوں کے سامنے یہ حوالے پیش کر دیئے جائیں۔ اگر وہ ان کو سمجھ اور جان کر بھی لاہوری مرزائیوں کی تکفیر نہیں کرتے تو یقیناً وہ بھی کافر ہیں۔

جب لاہوری مرزائی کافر ہیں تو ان کا جنازہ کیونکر درست ہو سکتا ہے اور ان کے ایسے عقائد پر اطلاع پانے کے بعد بھی ان کو مسلمان سمجھنے والا اور ان کے جنازے میں شرکت کرنے والا یقیناً کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب! احقر ابوالزاہد محمد رفیع خطیب جامع مسجد مگھوہ مدرسہ مدرسہ العلوم گوہر انوار ۲۶ شعبان ۱۳۹۳ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۳ء

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ کا جواب

مبہل محمد لا وعلیہ وسلم! تمام اہل حق علمائے پاک و ہند کا متفقہ فتویٰ ہے کہ مدعی نبوت اور اس کو سچا سمجھنے والے خواہ نبی نہ کہیں سچا قرار دیں۔ بزرگ، نیک یا مجہد وغیرہ مانیں۔ سب کافر ہیں، مرتد ہیں اور ظاہر ہے کہ نیک بزرگ سمجھنا سچا کہنا ہے اور مدعی نبوت اور تمام انبیاء کی تحقیر کرنے والے کو سچا قرار دینا خود نبوت و توہین انبیاء کو سچا قرار دینا کفر ہے۔ اب ان لوگوں کے عقیدے اور نظریات ایسے نہیں رہے کہ کسی سے چھپے ہوئے ہوں۔ یا کسی کو شبہ بھی ہو سکے۔ ان سے مسلمانوں کا سا کوئی معاملہ درست نہیں۔ ان سے میل جول بھی کفر پھیلانے کی مدد ہو کر گناہ ہے۔

اسلام کے بعد مرتد ہونے والا کفر عظیم کے ساتھ توہین اسلام کا بھی علی الاعلان مرتکب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا درجہ دوسرے اصلی کافروں سے بھی بدتر ہے۔ نہ ان کا ذبح کیا ہوا حلال نہ ان کے کسی مرد و عورت کا نکاح ان سے درست نہ

کسی مسلمان سے میراث کا حق نہ جنازہ میں شرکت جائز۔ منافق لوگ بھی مسلمانوں کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ مگر اللہ نے ان کو کافر ہی قرار دیا ہے۔ اس لئے تاویل میں کرنے والے خود غلطی پر ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره۔ انهم کفروا باللہ ورسوله ومانوا و هم فاسقون! اور مت نماز پڑھو تم ان میں کسی پر جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے رہو اس کی قبر پر بے شک ان لوگوں نے اللہ ورسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اطاعت خدا سے نکلے ہوئے مرے ہیں۔ توبہ ۸۴ ﴿

ایسے صاف حکم کے بعد یہ تاویل کہ وہ میرے پیچھے نماز پڑھ لیتا تھا بالکل غلط ہے۔ منافقین بھی حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اور دھوکہ دینے کے لئے بہت سی اسلامی باتیں بگھار لیتے تھے۔ تو کیا وہ مسلمان شمار ہو سکتے ہیں..... الخ۔ جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم لاہور ۲۶ شعبان ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا حافظ محمد الیاسؒ جامع مسجد ٹولیاں کا جواب

بلا شک و شبہ مدعی نبوت کو مجدد یا مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک روا رکھنا کسی صورت جائز نہیں ہے جو امام مسجد لاہوری مرزا یوں کو کافر نہیں سمجھتا اس کے پیچھے ہرگز نماز درست نہیں ہے۔ اس کو منصب امامت سے الگ کرنا ضروری ہے۔ هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب! احقر خادم اہل سنت محمد الیاس غفرلہ مدرسہ رشیدیہ چوک لوہاری منڈی لاہور ۵ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا محمد حسین نعیمی دارالعلوم نعیمیہ لاہور کا جواب

الجواب هو الموفق للصواب! مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا جو اس کی ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک کی تصانیف سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز کلمات کہے۔ اپنے آپ کو کئی انبیاء سے افضل قرار دیا۔ قرآن کریم کی تحریف معنوی کی۔ یہ تمام امور کھلے کھلے کفر ہیں۔ ایسے شخص کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اس کو مجدد یا محدث مانا جائے۔ اس لئے تمام اہل اسلام کے نزدیک مرزا قادیانی کے تمام متبعین کافر ہیں۔ خواہ لاہوری ہوں یا غیر لاہوری اور مرزا قادیانی کے متبعین کی تکفیر نہ کرنا بھی کفر ہے۔ اس لئے صورت مسئلہ میں امام مذکور کو جب تک مرزا قادیانی اور اس کے تمام متبعین کا کفر تسلیم نہ کرے اس وقت تک وہ خود کفر سے باہر نہیں ہے۔ نہ اس کا ایمان صحیح رہا نہ نکاح نہ اس کی اقتداء میں نمازیں صحیح ہوں گی۔ تاوقتیکہ وہ اس عقیدہ کفریہ سے برات کا اظہار کرے۔ الجواب هو الموفق للصواب! محمد حسین صاحب نعیمیہ لاہور غلام رسول سعیدی مدرسہ نعیمیہ لاہور ۲۳ ستمبر ۱۹۷۳ء مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح۔ محمد عبدالقادر صاحب آزاد خطیب شاہی جامع مسجد لاہور

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جواباً عرض ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ اپنے دعاوی باطلہ کے قرآن و سنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت کے بموجب قطعی کافر ہے اور مرتد ہے اور انہی وجوہات کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے معتقدات کو اپنانے والے یا اس کا اتباع کرنے والے یا اس کی تصدیق و تائید یا تاویل کرنے والے بھی قطعی کافر، مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ متنبی کذاب قادیانی کے مرنے کے بعد اس کے متبعین کی ایک جماعت نے جو لاہوری جماعت کہلاتی ہے مرزا قادیانی کے واضح اور قطعی دعاوی (نبوت تشریحی و غیر تشریحی بلکہ سارے انبیائے کرام بشمول حضور خاتم النبیین ﷺ پر اپنی فضیلت، انبیاء کی توہین وغیرہ) کے باوجود اس کی تکفیر کرنے کے بجائے جو ہر مسلمان کا لازمی عقیدہ ہونا چاہئے اسے ”مصلح“، مجدد اور مسیح موعود کہنا شروع کر دیا۔ نفاق فریب اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی یہ روش جان بوجھ کر اختیار کی گئی اور اسی بناء پر مرزا قادیانی کے کفریات اور خرافات پر مبنی دعوؤں کی تاویل و توجیہ شروع کی۔ مگر برصغیر کے محقق علماء خصوصاً علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور دیگر حضرات نے اس فریب و نفاق کا پردہ قطعی دلائل سے چاک کیا اور لاہوریوں کی تکفیر میں ”اکفار الملحدین فی ضروریات الدین“ نام سے مستقل کتاب لکھی۔ جس میں واضح کیا کہ قطعی یقینی اور متواتر معتقدات اور ضروریات دین میں تاویل و تحریف اور انکار و گریز قطعی کفر ہے۔ گویا کرنے والا اپنے آپ کو مسلمان کہے اور مسلمانوں کی ساری عبادات نماز وغیرہ میں شرکت کیوں نہ کرے۔

الغرض مسلمانوں کے لئے مرزائیوں کا لاہوری فرقہ دوسرے فرقہ قادیانی جماعت سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے کہ عام مسلمان انہیں نمازوں وغیرہ میں شرکت کرتے دیکھ کر ان کے دام فریب میں آ جاتے ہیں۔ الحاصل لاہوری مرزائی بھی قطعی کافر ہیں۔ لاہوری مرزائی کا کسی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا اس کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا اور اب تو قادیانی فرقہ (جماعت ربوہ) نے بھی مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کی خاطر اپنے متبعین کو مسلمانوں کے ساتھ نماز وغیرہ پڑھنے کی اجازت ازراہ تقیہ دیدی ہے۔ کیا اس طرح نماز پڑھنے سے وہ بھی مسلمان کہلا سکیں گے؟۔

لاہوری مرزائی امام کی اقتداء میں مذکورہ شخص نے اگر غلط فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے نماز پڑھی تو اسے نادم اور تائب ہو کر اپنے موقف سے رجوع کرنا چاہئے اور اگر اب بھی وہ لاہوری مرزائیوں کے بارہ میں اپنی سابقہ رائے پر قائم اور مصر ہے تو ایسے شخص کو منصب امامت سے ہٹانا اور معزول کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم! سمیع الحق مدرس دارالعلوم الحقانیہ بدیر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک ضلع پشاور (پاکستان) ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۹۳ھ / فتویٰ ۲۶۸۴ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِسْهَاءُ رَبِّنَا لَعَلَّاهُ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَارْحَمِهِمْ

القاديانية فی نظر علماء الامة الاسلامية!

از

علمائے حریمین و شام

القاديانية

في نظر علماء الامة الاسلامية

وفتوى علماء الحرمين الشريفين وغيرهم من علماء الامة

الاسلامية بكفر الفرقة الضالة المسماة به "القاديانية"

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب من رئيس الاشراف الدينى بالمسجد الحرام والجواب من علماء
الحرمين الشريفين وتوقيعاتهم والجواب من علماء دمشق وديار الشام المحروسة.

تمهيد

الاستفتاء

الحمد لله الذى انزل القرآن الكريم خاتم الكتب السماوية، وجعل دين سيدنا محمد
خاتم الاديان الالهية كل ذلك بالآيات القرآنية والاحاديث النبويه. ثم باجماع الامة المحمدية
فختم الكتب (السماوية) بالقرآن الكريم، وختم النبوة والرسالة بسيدنا محمد الرسول العظيم
فاشهد ان لا اله الا الله وحده واشهد ان سيدنا محمد عبده ورسوله من لانبى بعده..... صلى الله
عليه وعلى آله وصحبه وبارك وسلم الى يوم الدين.

اما بعد..... فان من اعظم الفتن فى آخر هذه العهود الاسلامية الفتنة القاديانية المرزائية
التي قام بها رئيس اهل الضلال الميرزا غلام احمد القاديانى الهندى، فادعى دعاوى من المجددية
والمهدوية والمسيحية حتى انتهى الى دعوى النبوة وفضل نفسه على سائر الانبياء وفضل
معجزاته على معجزات سيدنا محمد ﷺ واهان سيدنا المسيح عليه السلام، بما تنشق منه الاكباد
والقلوب..... واعلن بنسخ الجهاد مع الكفار وحج البيت الحرام..... وحرف عدة من آيات التنزيل
العزيز واولها بوجوده.....

والنى ثناء بديعا على الحكومة البريطانية وجعلها ظل الله فى الارض واتبع البابية
والبهائية فى تحريف آيات القرآن وادعاء نزول الوحي و نزول الملك عليه وكانت الحكومة
البريطانية قد تعهدت هذه الحركة بالحماية والرعاية والتايد حتى تحقق للجميع ان غلام احمد
القاديانى وحركته انما هى تحرر بريطانيا ووليد سياستها الفاجرة الكافرة تلبيسا على المسلمين.

فقام علماء الاسلام فى بلاد الهند للقضاء عليها و ابداء كفر هذا المدعى المتبنى
الكاذب القاديانى، وكشفوا دور بريطانيا فى اتخاذ وسيلة للقضاء على دين الاسلام و ادخال هذه
الاكاذيب الفاجرة فى صميم قلبها واخذوا يردون عليها مندستين عاماً و اكثر فى مؤلفات ورسائل
ومجلات وصحف ومحافل..... وصرحوا بان اتباع هذا المتبنى مرتدون عن دين الاسلام و ان
حكم الاسلام فيهم القتل..... ولم يختلف من علماء الاسلام فى بلاد الهند وباكستان والافغان عن
الحكم بكفره وارتداده و بكفر كل من اعتنق مذهبه.

والحكومة البريطانية لها تدابير دقيقة فى ترسيخ هذه الفتنة و تانيدها و ادخالها الى البلاد العربية و الاسلامية بشتى الوسائل باسماء المهندسين و الاطباء و المستخدمين و انه لمن الثابت ان القاديانيين انما هم جواسيس و عمالاً لبريطانيا و اسرائيل و قد سمحت لهم اسرائيل تقديرًا لخدماتهم تحقيقًا لاهدافها الخبيثة فى تشويه معالم الاسلام، سمحت لهم بفتح مركز ضخيم فى الاراضى العربية المحتلة و سهلت امامهم كل الامور لمزاولة نشاطهم الهدام ضد القضية الاسلامية.....

فكان من اللازم فى مثل هذه الظروف ان ينته زعماء المسلمين و ملوك العرب و علماء البلاد العربية ان ينتهوا لعواقب هذه الفترقة الضالة المرتدة و ما لها صلة بعدو الاسلام و المسلمين طاغية بريطانيا..... فبدأنا باخذ فتاوى علماء الحرمين الشريفين و علماء البلاد العربية، لكى نظهر ان كفر هذه الفئة المارقة عن دين الاسلام كلمة اتفاق و اجماع فى الامة المحمدية و الملة الاسلامية لم يتلخف احد ممن وقف على عقائده..... فقد حان لنا ان نقدم الاستفتاءات عن علماء الحرمين الشريفين و غيرهم و اجوبتهم و فتاواهم فى ذلك، لكى يتم حجة الله رب العالمين على الاغمار و الغافلين، والله سبحانه هو الموفق لكل خير و سعادة و هو مولى بامرہ عليه توكلنا و اليه تسبب ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

”مجلس تحفظ ختم النبوة فى ملتان باكستان“

بسم الله الرحمن الرحيم

فتوى الشيخ عبد الله بن حميد

الرئيس العام للإشراف الديني بالمسجد الحرام مكة المكرمة

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين وخاتم النبيين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين والتابعين إلى يوم الدين.

أما بعد. فإنا علماء الأمة المحمدية أئمة الأمة الإسلامية خصوصاً منكم اعلام البلاد العربية، وبالاخص علماء الحرمين الشريفين والملكة السعودية: ماحكم الاسلام والشرعية الاسلامية في رجل ظهر في بلاد الهند في بقعة تسمى قاديان وهي في بلاد مقاطعة البنجاب الهندية اليوم؟ ادعى اولاً انه المهدي ثم انه مثل المسيح الموعود ثم ادعى النبوة الغير التشريعية ثم ادعى انه يوحى اليه بالامر والنهي وان وحيه كوحى سائر الانبياء معصوم من الخطاء والغلط وان من أنكر وحيه فهو ملعون ومن أنكر من اتباعه واقتدائه فهو جهنمي وان بيعت كسفينة نوح (أى من ركبها نجا) وادعى ان الجهاد مع الكفار منسوخ، وتأول في خاتم النبيين تاويلات تجحد الفكر الصحيح والعلم الصحيح كل ذلك في ظل الحكومة البريطانية وفي حمايتها واعلن في كتبه ان بريطانيا ظل الله في العالم وان طاعتها مفترضة واعلن ان كل من لا يؤمن بنبوته فهو كافر ومن ذرية البغايا ولا ينكح احد من اتباعه بنته، نعم ينكح منهم كاهل الكتاب، يجوز بالكتابة نكاح المسلم. ثم ادعى ان المسيح ابن مريم قتل وصلب ولكنه لم يمت بالصلب وبقي حياً وفر الى كشمير وهناك مات ودفن، وجاء في حق سيدنا المسيح ابن مريم بطامات تشق الاكباد من اهانة ولعن وانه ابن يوسف النجار وما الى ذلك من كفريات وهذيانات، وانه قد اوحى اليه: (محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم)..... هذا في حقي وقد سمانى الله محمداً في هذا الوحي.

وقال: لا يصلى احد من اتباعي الاحمدية صلاة خلف غير الاحمدى لان هؤلاء الغير الاحمديين لم يؤمنوا بالنبوة اى بنوئى وقال ان معجزات محمد ﷺ بلغت الى ثلاثة الاف معجزة ومعجزاتي بلغت الى مليون.

وقال انى اخاف الكفر على من يأتى مكة والمدينة، الى كم تسترضعون ثدى مكة والمدينة وقد انجمد اللبن فيهما. فمن لم يأت قاديان يقطع عن الاسلام صلته وان من خالفنى كان من خنازير الفلاة والصحراء وان نسايتهم احط من الكلاب والكلبات، ويدعى ان اكثر حياته انقضت في نصرة الحكومة البريطانية وانه قد الف في منع الجهاد واطاعة الحكومة البريطانية كتباً

ورسائل ومجلات و جرائد لوجمعت لملاآت خمسين ذولابا..... وقد ارسلت كمية منها الى بلاد العرب ومصر والشام وبلاد الافغان و كابل و قال: الى متى انتم وراء تلك الروايات و الخرافات فى حق المهدي و المسيح الذين يسفكان الدماء التى تغرى قلوب المسلمين بالجهاد الفث ذلك لتمحو عن قلوب هؤلاء الحمقاء تلك الآثار.

وهذه الافكار والمعتقدات كالنموذج و المثال من جملة ما ادعاه منالاباطيل، وهذه الاقاويل فى كتبه التالية:

(١) البراهين الاحمدية (٢) حقيقة الوحى (٣) نزول المسيح (٤) الاربعين (٥) ايك غلطى كا ازالة (٦) آئينه كمالات (٧) آئينه صداقت (٨) انوار خلافت (٩) ملائكة الله (١٠) كلمة الفصل ج ١ رقم ٣. ص ١٦٩ من تاليف ابنه بشير احمد (١١) مكتوبات احمدية (١٢) ضميمة انجام آتهم وغيرها من التاليف وسمى اتباعه الاحمدية حيث ان اسمه كان المرزا غلام احمد، والمسلمون يسمونهم المرزائية او القاديانية..... ثم بعد موته اذناه افترت فرقتين فرقة تسمى بالقاديانية او المرزائية يعتقدون انه نبى و فرقة اخرى تسمى باللاهورية تدعى انه مجدد ولكن مع هذا يعتقدون انه افضل من سائر الانبياء غير سيدنا الرسول ﷺ فمع كونه مجددا يزعمونه الفضل من كل نبى ورسول غير رسولنا ﷺ.

فيا علماء الاسلام ماذا حكم هذا المدعى وحكم اتباعه فى الاسلام..... وقد اشتد الخطر اليوم فى بلاد المسلمين وخصوصا فى بلاد افريقيا الشرقية والغربية للاعتناق بهذا المذهب حيث يصرف وراء ابلاغ هذه الدعوة فى النشأة الجديدة وفى حيل الجديد فى تلك البلاد ملايين الجنيهات والدولارات وان سيطرتها فى البلاد اعادة لمجد بريطانيا الزائل ومكر عظيم للاسلام والمسلمين و تفصيل ذلك يطول.....

فافتونا ماجورين والله سبحانه و تعالى يجزل لكم الاجر بصيانة سياج الاسلام و يقيقم ذخرا للمسلمين.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.....

المستفتى: احد علماء مجلس تحفظ ختم النبوة فى باكستان

(١)

فتوى علمائى حرم

الجواب

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته. وبعد: القاديانية فرقة ضالة لهم مذهب خبيث و معتقد فاسد خرجوا به عن دائرة المسلمين وهدى سيد المرسلين باعترافهم الصريح بان ليس هناك من شئ يجمع بينهم وبين المسلمين، فربهم كما زعموا غير رب المسلمين واسلامهم غير اسلامهم، و قرآنهم غير قرآنهم، و صلاتهم غير صلاتهم، و صومهم غير صومهم، فاتهم الله انى يؤفكون فغلبت عليهم الشقاوة والجهل والتعصب والخذلان الى هذا لقوله الشعاء والاعتقاد

الفاسد، و معلوم انه ليس لاحد ان يضع للناس عقيدة ولا عبادة من عنده بل عليه ان يتبع ولا يتبدع ويقتدى ولا يتبدى فان الله سبحانه و تعالى بعث محمدا ﷺ بالهدى و دين الحق فعلم العباد جميع ما يحتاجون اليه فى دينهم من العبادات والاعتقادات فاقام الحجة و انار السبيل وقال: تركتكم على الحجة البيضاء ليلها كنهاراً لا يزيغ عنها بعدى الا هالك. ويقول صلوات الله و سلامه عليه: من احدث فى امرنا هذا ما ليس منه فهو رد، لقد حرص الاستعمار على تكوين القاديانية و ايجادها ونصرة اهلها و مدهم بالاموال الطائلة والمناصب العالية و حمو دعوتهم و ايدوا طريقتهم فشنوا الحرب على الاسلام و المسلمين و ادعوا الاستقلال الكلى بالدين والنبوة والاعتقاد فلم يرضوا بالله ربا ولا بالاسلام ديناً ولا بمحمد ﷺ نبياً و تجرأوا على الله سبحانه و تعالى بكلام ساقط سخيف لا يقدر المرء ان ينطق به لولا الحاجة الى بيان ما هم عليه من كفر و ضلال تكاد السموات يتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال هدا..... فرغموا ان الله يصوم و يصلى و ينام و يصحو و يكتب..... و يوقع و يصيب و يخطى و يجامع و يولد. تعالى الله عما يقول الجاحدون الظالمون علواً كبيراً.

ومثل قول زعيمهم: انا رأيت فى الكشف بانى قدمت اوراقاً كثيرة الى الله تعالى ليوقع عليها و يصدق الطلبات التى اقترحتها فرأيت ان الله وقع على الاوراق بحبر احمر و كان عندى وقت الكشف رجل من مريدى يقال له عبد الله ثم نفى الرب القلم و سقطت من قطرات الحبر الاحمر على اثوابى و اثواب مريدى عبد الله ولما انتهى الكشف رأيت بالفعل ان اثوابى و اثواب عبد الله لطخت بهذه الحمرة مع انه لم يكن عندنا شئ من اللون الاحمر.

ويقول بعضهم: ان المسيح الموعود (اى الغلام) بين مرة حالة فقال: انه رأى نفسه كان امرأة وان الله اظهر فيه قوته الرجولية.

كما انتقصوا مقام الرسالة فيدعى زعيمهم: ان معجزاته تفوق معجزات سيد الاولين والاخرين صاحب المقام المحمود والحوض المورود والشفاعة العظمى و ينكرون ختم الرسالة و يكذبون القرآن و يتاولونه بتأويلات باطلة فاسدة. فيجب على جميع المسلمين وخاصة العلماء والحكام مجاهدة هذه الفرقة الضالة بالحجة والبيان والسيف والسنان حتى تهتك استارهم و تفضح احوالهم و ينكشف للناس فساد معتقداتهم لانهم باعوا ضمائرهم و حاربوا الاسلام و ايدوا المستعمرين و اظهروا لهم الطاعة والولاء والاخلاص والمودة. وقد الف العلماء الكثير من الكتب فى الرد على مذهبهم و بيان كفرهم و فساد معتقداتهم. وبالجمله فمجرد تصور مذهبهم وما يدعون اليه كاف فى الرد عليهم وان القوم فى ضلال مبين. واعتقد ان كفرهم لا يشك فيه مسلم سبر حالهم و عرف مذهبهم. والله اعلم.

املاه الفقير الى الله عز شانه. عبد الله بن محمد بن حميد

الرئيس العام للإشراف الدينى على المسجد الحرام

و كتبه من املائه صالح بن عبدالعزيز الغصن. وصلى الله على محمد و آله و صحبه وسلم.

فتوى علمائى حرمين بتوفيق الله سبحانه و هو الملهم للصواب

الجواب

ان هذا الرجل الذى ادعى هذه الدعاوى هى بينات مكشوفة على كفره البواح لا يشك فى كفره مؤمن عاقل و كيف بعالم فضلا عن محقق و ذلك لوجوه واضحة فى الشريعة المحمدية:

اما اولاً: فعقيدة ختم النبوة وان سيدنا محمداً ﷺ خاتم النبيين و انه لانيى بعده عقيدة مقطوعة فى الاسلام اصبح على هذه العقيدة مدار دين الاسلام فهى عقيدة اساسية من ضروريات الدين فانكارها كفر والتاويل فيها كفر كما حقق المسئلة الكلامية هذه الامام حجة الاسلام الغزالى فى كتابه: (فصل التفرقة بين الاسلام والزندقة) وهو اول من افرد هذه المسئلة بتأليف مستقل وآخر من حقق هذه المسئلة بما لا مزيد عليه امام العصر مولانا محمد انور شاه الكشميرى فى كتابه: (اكفار الملحدين فى ضروريات الدين) واستوفى فيه غرر النقول من اقدم العصور الى عهده. فالعقيدة قطعية واضحة ثابتة بالكتاب الكريم بدلالة قطعية ثم بالاحاديث المتواترة المقطوعة ثم باجماع الامة المحمدية قديمها و حديثها فى كل عصر وزمان فهى كلمة اتفاق واجماع لم يتخلف عنها احد من المسلمين.

واما ثانياً: فتاريخ الاسلام شاهد صدق على ان كل من تنبأ بعد نبينا ﷺ قاتلوه و قتلوه فارول من تنبأ مسيلمة الكذاب نبى اليمامة ثم الاسود العنسى لى اليمن وهكذا كل من ظهر مدعى للنبوة قتل بكفره الصريح.

واما ثالثاً: فهذا المتنبى، المدعى الكاذب لم يترك مما يكفر الا واتى به. فالسيد المسيح عيسى بن مريم عليه السلام بنص القرآن الكريم نبى معصوم وقد اهانه بما تفتت القلوب والاكياد فهذا كفر. ثم انه رفع الى السماء و ينزل حيا من السماء على ماتواترت به الاحاديث النبوية الكريمة فالقول بموته وانه لا ينزل ابدا كفر. ثم ادعاء ان الدولة البريطانية وظل الله فى الارض كفر ثم نصرها و تاييدها كفر ثم ادعاء نسخ الجهاد كفر ثم اهانة مكة المكرمة وفيها الكعبة الالهية والقبلة الربانية واهانة المدينة وفيها حضرة سيدنا الرسول محمد ﷺ مدفون كفر، وما الى ذلك من الوجوه المذكورة كلها واضحة صريحة ادناها يكفى للحكم بانه كافر مرتد مباح الدم لو لم يكن فى عهد الحكومة البريطانية لما تخلفت حكومة اسلامية عن قتله. ولا شك ان اذنا به من القاديانية واللاهورية كلها كافرون. اما القائلون بكونه نبيا ظاهراً. واما القائلون بكونه مجدداً ايضاً لا شك فى كفرهم حيث انه كافر مرتد ليس بمؤمن. فالقول بكون الكافر مجدداً كفر فضلاً عن ان هولاء يفضلونه على كل نبى غير نبينا ﷺ فهذا ايضاً كفر صريح فلا ينجيهم

القول بالتجديد عن كفرهم. و بالجملة هذه الطائفة الملعونة كافرة مثيل البابية والبهائية الفرقتين اللتين ظهرتا بايران. ومن جملة وجوه كفره انه يتلقف آيات القرآن وكلماته و يطبقها على نفسه ومنها انه يفضل معجزاته على معجزات نبينا ﷺ و حاشا لمثله ان يكون له معجزات الا ان يكون معجزات كفره وارتداده والحادة وزيفه و ضلاله و تسويلات شيطانه و نفسه و منها تكفيره كل من لم يؤمن بنبوته وانه جهنمي و منها قوله بان المهدي عليه السلام سفاك الدماء وان المسيح عليه السلام سفاك الدماء كله كفر وما الى ذلك من وجوه الكفر التي لو كان في رجل شئ منها لكان كافرا فكيف بمن جمع من كفره طامات و طامات. وبالجملة فالقول بكفر هذا المدعى حكم شرعى و كذا القول بكفر اتباعه واذنابه نسال الله سبحانه السلامة من كل كفر والحاد وزيف و ضلال و نساله التوفيق لكل هداية وارشاد وسداد و نرجو من علماء الاسلام فى اقطار الارض مشارقتها ومغاربها ان ينبهوا الامة الاسلامية عن كيد هذه الفنة الملعونة ونحذر الحكومات الاسلامية والعربية والافريقية عن مكائد هذه الطائفة وعن تدخل افرادهم فى البلاد باسماء مختلفة وصيغ شتى باسم خدمة الاسلام. والله سبحانه ولى التوفيق والنعمة وبيده التسديد والمنة وهو حسينا ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

وانا العبد المفتقر الى رحمة الله. خادم العلم الشريف بمكة المكرمة بالمسجد الحرام

حسن محمد المشاط

توقيعات علماء الحرمين

محمد بن علوى المالكي خادم العلم الشريف بالبلد الحرام

قارى عبدالقادر مدرس تحفيظ القرآن الكريم

قارى عباس مدرس تحفيظ القرآن الكريم

محمود نذير الطرازى خادم العلم الشريف بالمسجد النبوى اسماعيل عثمان زين المدرس

بالمسجد الرام والمدرسة الصولتية

عبدالله سعيد اللحجي المدرس

بالمدرسة الصولتية والمسجد الحرام

محمد على الصابوني

المدرس بجامعة الملك عبدالعزيز كلية الشريعة والدراسات الاسلامية

محمد امين المصرى مدرس كلية الشريعة بمكة المكرمة

محمد نور بن سيف بن هلال المدرس بالمسجد الحرام

ابراهيم داؤد قطناني المدرس بالمسجد الحرام المكي

محمد خير الباكستاني المدرس بالمسجد الحرام المكي

طه بن عبدالواسع البركاتى مراقب التدريس بالمسجد الحرام

و فتوى أخرى

ذلك حق صريح و كفر القاديانية لا خلاف فيه بين المسلمين فليحذرهم كل مسلم وقد
افتيت بذلك مرارا. كتبه حسنين محمد مخلوف. مفتي الديار المصرية السابق و عضو جماعة
كبار العلماء بالازهر و عضو المجلس التأسيسي للرابطة.

اعتقد ان هذا القادياني يهودى لقيط جاسوس انجليزى حقير لاحظ له فى الدين فعله لعنة الله
و ملائكته و رسله و الناس اجمعين و كل من يعتقد اسلامه بعد هذا الذى صرح به كتبه فضلا عن من
اعتقد نبوته و هو كافر مرتد حلال الدم.

قال هذا بلسانه و كتبه و بقلمه من وجد الان فى مهمة اسلامية فى ثلاثة عشر دولة من
دول الشرق الاقصى:

الاستاذ بالجامعات السعودية بمكة المكرمة والمدينة المنورة والظهران والمدرس
للتفسير والحديث فى الحرمين الشريفين كراتشى ١٩ جمادى الثانية ١٣٩٣ هـ.
توقيع حضرة قاضى القضاة شمال نايجيريا و عضو رابطة العالم الاسلامى
الشيخ ابوبكر محمود جومى.

توقيع الشيخ احمد عمر بالعيد المدرس بالمسجد الحرام
محمد امين كتيبى عفا الله عنه المدرس بالمسجد الحرام

(٣)

فتوى علمائى شام

بكفر الفرقة الضالة المضلة المسماة بالقاديانية

نحن علماء المسلمين بحلب اطلعنا فيما نشرته الفرقة الضالة المضلة المسماة
بالقاديانية فى كتبها و فيما نشرته المجلات الاسلامية عنها، و عن عقائدها و عن زعيمها الخامر و
حامل لوائها المنكوس (المرزا غلام احمد) و دعواه انه المهدي المنتظر، ثم انه عيسى، ثم انه نبي
مشروع اطلعنا فى هذا كله على كفر هذا الرجل، و ضلال ما جاء به.

وقد ظهر ان غرضه من ذلك تضليل المسلمين عن دينهم، و خدمة الاستعمار البغيض
فى البلاد الاسلامية، صانها الله تعالى.

من اجل هذا نفتى المسلمين فى بقاع الارض بكفر هذا المدعى الكاذب، و كفر من
يعتقد بشئ مما جاء به و يخالف الاسلام الحنيف، و كفر من يتبعه و يروج دعوته الضالة. و ننصح
المسلمين فى بقاع الارض ان يلتفتوا حول علماء هم العاملين، الاتقياء الناصحين ليعتصموا بكتاب
ربهم عز وجل، و سنة نبيهم ﷺ و ليسلموا من النزعات و النزغات الضالة المضلة، و الاهواء المفرقة.
ونسأل الله تعالى للمسلمين هدى و رحمة و سلامة مصير فى ٢٣ من جمادى الاولى

توقيعات

اسم الموقع وصفه
 محمد ابو الفتح البيانونى مدرس فى كلية الشريعة
 ظاهر خير الله خطيب جامع الروضة
 احمد القلاش خطيب جامع الميدانى
 عبد الله خيرات مفتى جبل سمحان
 احمد عز الدين البيانونى خطيب جامع العثمانية
 محمد السلقينى مدرس فى محافظه حلب
 عبد الله علوان مدرس العلوم الشرعية فى الثانويات
 دكتور نور الدين استاذ التفسير والحديث فى كلية الشريعة
 محمد عوانة مدرس فى التعليم الشرعى
 الشيخ عبدالمجيد المدرس فى التعليم الشرعى
 الشيخ عبدالقادر على مدرس و خطيب و امام جامع الصادلية
 محمد الحجار مدرس و خطيب و امام جامع الزكى
 زهير الناصر مدرس فى جمعية التعليم الشرعى
 عبدالمجيد معاذ مدرس فى جمعية التعليم
 حامد غريب امام جامع المرعش و خطيب جامع
 محمد عبدالمحسن حداد مدرس الوعظ فى حلب
 محمد ناجى ابو صالح مدرس فى الجامع الاموى الكبير
 محمد اديب خمسون مدرس و امام و خطيب

(٤)

فتوى علمائى شام

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين محمد نبي الرحمة الذى انزل الله عليه القرآن العظيم و بعد فقد و صلنا صورة من الاستفتاء الموجه لعلماء المسلمين فى بلاد الاسلام من جمهرة من الاخوة المسلمين فى باكستان حول القاديانية و معتقداتها الباطلة.

وقد نظرنا فيما نسب الى هذه الفرقة من معتقدات باطلة و افكار شاذة زائغة، و قرأنا كثيرا مما كتب عنها، و بعد النظر فيها و محاكمتها وفق اصول العقيدة الاسلامية التى هى معلومة من الدين بالضرورة اصدرنا الفتوى التالية:

كل من اعتقد ان النبوة لم تختتم بمحمد ﷺ وان جهاد الكفار منسوخ و ان المسيح قتل ر صلب. وان احدا يملك حق التشريع على الله بعد خاتم النبيين و المرسلين او يملك نسخ احكام الاسلام و تبديلها فقد اعتقد عقائد تخالف عناصر اساسية من عناصر اركان الايمان المعلومة من الدين بالضرورة، وهو بذلك يخرج عن دائرة الملة الاسلامية التي كلف الله الناس جميعا بالايمان بها، و جعل من يجحدها او ينكر شيئا من اصولها المعلومة من الدين بالضرورة كافرا. ر الله نسأل ان يسلمنا من الزيغ والضلالة، و يرينا الحق حقا و يرزقنا اتباعه، و الباطل باطلا و يرزقنا اجتنابه، و ان يهدي المفتونين بالباطل الى صراط الله المستقيم والاستمساك بدين الله الحق عقيدة و عملاء، و صلى الله وسلم على خاتم انبيائه و رسله محمد و على آله و صحبه و من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

دمشق في غرة رجب سنة ١٣٩٣ هجرية

اقر هذه الفتوى عدد من علماء الشام

في مجلس الشيخ منهم شيخ القراء الشيخ حسين خطاب حسن حنكة الميداني

عنه بالامر منه ولده عبدالرحمن



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

(اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے)

از

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ

بسم الله الرحمن الرحيم!

7 ستمبر 1974ء کو اس وقت کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف علماء اور عوام کے دباؤ سے مجبور ہو کر فیصلہ کیا۔ اس زمانہ میں محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک استغاثہ مرتب فرمایا تھا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔ اس سلسلہ میں یہ جواب تحریر کیا گیا تھا۔ حضرت مولانا کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ لیکن..... قادیانی ابھی تک خود کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی ریشہ و انیاں برابر جاری ہیں۔ کئی ایک علمائے کرام کو اغوا کیا گیا۔ جن کا حال ابھی تک معلوم نہیں۔ ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ سکھر میں دوران نماز ”منزل گاہ کی مسجد“ پر بم سے حملہ کیا گیا۔ جس سے بہت سے مسلمان شدید زخمی ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے۔ لیکن آج اس کا علاج یہی ہے کہ قادیانیوں کو کافر حربی سمجھ کر ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ حضرت بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس جواب کو پسند فرمایا تھا۔ مولانا کے تبرکات میں اس کو فی الجملہ سمجھا جاسکتا ہے۔ اس لئے لائق مطالعہ ہے۔ (مرتب)

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و فہم اللہ للعواد حسب ذیل مسئلہ میں کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا زہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

۱..... وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دو انیوں میں مصروف ہوں۔

۲..... مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تامل و تردد کو تابی نہ کرتے ہوں۔

۳..... ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو۔ اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

۴..... ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں۔ اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

۵..... دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قومی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

۶..... حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں۔ وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی ردک تمام کیلئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف..... امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب..... ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے۔ بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔

ج..... ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟

د..... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے۔ یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بایکٹ) کیا جائے۔

ه..... ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

و..... ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟

ز..... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بایکٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بایکٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین • واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب •

وهو المسئول الملمہ للحق والثواب!

المستفتی!

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

الجواب واللہ الہادی للصواب!

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ قطعیہ۔ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکور فی السوال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہر گز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین و دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو۔ یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار و مجاہرین اور اعداء اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار و مجاہرین جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ انہیں ایذا پہنچاتے ہوں۔ اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مارتدین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں۔ اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو مجاہد اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار و مجاہرین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ چہ جائیکہ کفار و مجاہرین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ”من بدل دینہ فاقتلوه“ کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدینؓ نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تماہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذا، مسلمانوں کے ساتھ سازش، بیہودہ نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ واجب ہے۔ اگر مسلمانوں کی جماعت بہتیت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو

یہ مقاطعہ یا بانکٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذا رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمون ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے۔ اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے مدینہ پہنچ کر ابتداء ہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے۔ تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے ثمر ہوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذا پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل افس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی۔ تاکہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و شرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرادیا۔ رسول اکرم ﷺ کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بانکٹ کیا جائے۔ بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ سڑ گل جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفیہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا

اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

۱..... ”وَإِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يَكْفِرُ بَهَا وَيَسْتَهْزِئُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ ۖ سُورَةُ نِسَاءِ آيَتِ ۱۳۹“ ترجمہ:..... ”اور جب سنتم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کرو“

۲..... ”وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ سُورَةُ أَنْعَامِ آيَتِ ۱۸“ ترجمہ:..... ”اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔“ اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابو بکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

”وَهَذَا يَذِلُّ عَلَىٰ أَنْ عَلَيْنَا تَرْكُ مَجَالَسَةِ الْمُلْحِدِينَ وَسَائِرِ الْكَافِرِ لَا ظَهَارَ لَهُمُ الْكَفَرُ وَالشُّرْكَ وَمَا لَا يَجُوزُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَنْكَارُهُ..... الْخ“ ترجمہ:..... ”یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاعدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔“

۳..... ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۖ سُورَةُ مَائِدَةِ آيَتِ ۵۱“ ترجمہ:..... ”اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔“ امام ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

”وَفِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَىٰ أَنَّ الْكَافِرَ لَا يَكُونُ وَلِيًّا لِلْمُسْلِمِينَ لَا فِي التَّصَرُّفِ وَلَا فِي النَّصْرَةِ ۖ وَتَدُلُّ عَلَىٰ وَجُوبِ الْبِرَاءَةِ عَنِ الْكَافِرِ وَالْعِدَاوَةِ بِهِمْ ۖ لِأَنَّ الْوَلَايَةَ ضِدُّ الْعِدَاوَةِ فَإِذَا أَمَرْنَا بِمُعَادَاةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ لِكُفْرِهِمْ فَغَيْرِهِمْ مِنَ الْكَافِرِ بِمَنْزِلَتِهِمْ وَالْكَفَرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ ۖ أَحْكَامُ الْقُرْآنِ ۴/۴۲“ ترجمہ:..... ”اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہو سکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برات اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔“

۴..... سورۃ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے وہ راہ حق سے ہٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

۵..... ”لا تجد قومًا يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا آباءهم أو أبناءهم أو إخوانهم أو عشيرتهم“ سورۃ مجادلہ آیت ۲۲ ”ترجمہ:..... ”تم نہ پائے گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔“

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔ سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الہی کی بشارت سنائی گئی ہے اور ان کو ”حزب اللہ“ کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں۔ اب چند احادیث نبویہ ﷺ ملاحظہ ہوں:

۱..... جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ: ”مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔“ (باب فی کراہیۃ النقام بین اظهر المشرکین ج ۱ ص ۱۹۴)

۲..... نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ الجلیلی سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”انا وبری من کل مسلم یقیم بین اظهر المشرکین“ ”ترجمہ:..... ”یعنی آپ ﷺ نے اظہار برات فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔“ (حوالہ مذکورہ بالا)

۳..... صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکمل اور عرنہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں بھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے۔ لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: ”یستسقون فلا یسقون“ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ”حتی ان احدهم یکدم بفیہ الارض“ ”ترجمہ:..... ”وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔“

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ”ان المحارب المرتد لحرمة له في سقى الماء ولا غيره . ويدل عليه ان من ليس معه ماء الا للطهارة ليس له ان يسقيه المرتد و يتيم بل يستعمله ولومات المرتد عطشا . فتح الباری ۱/ ۳۹۳“ ترجمہ: ”اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مر جائے۔ بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔“

۴..... غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ، کعب بن مالکؓ، ہلال بن امیہؓ، واثق بن ابی بکرؓ، بدری عمریؓ وغزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام و کلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے مڑھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ . سُوْرَةُ تَوْبَةِ آیت ۱۱۸“ ترجمہ: ”اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔“

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔ قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ:

”وفيه دليل على ان للامام ان يعاقب المذنب بتحريم كلامه على الناس اذبا له وعلى تحريم اهله عليه . احكام القرآن لا بن العربي ۳/ ۱۱۴“ ترجمہ: ”اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرا دے۔“

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

”وفيه ترك السلام على من اذنب وجواز هجره اكثر من ثلاث .“ ترجمہ: ”اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔“

بہر حال کعب بن مالکؓ اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابو داؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنہ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔
الف..... باب مجانبۃ اهل الاهواء وبغضهم اهل اهواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور
بغض رکھنے کا بیان۔

ب..... باب ترك السلام على اهل الاهواء! (اہل اہواء سے ترک سلام وکلام کا بیان)
سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار بن یاسر نے ”خلوق“ (زعفران) لگایا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو سلام کا
جواب نہیں دیا۔ غور فرمائیے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات
جیت سلام وکلام اور لین و دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟

امام خطابی ”معالم السنن ج ۳ ص ۲۹۶“ میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ: ”مسلمانوں کے
ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔“

۵..... مند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوهم“ ترجمہ:..... ”قدریہ
کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔“

۶..... ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”لا تجالسوا اهل القدر ولا تفتحوهم“
ترجمہ:..... ”مکبرین قدریہ کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔“

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل
کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ مسیلہ کذاب، اسود
غنی، طلحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ اس سے حدیث و سیر کا معمولی طالب علم بھی واقف
ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص صبیح عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں حواء نفس کو دخل تھا۔
اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن
ماصؓ کو رزمصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروقؓ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت
عمرؓ نے اس کا موقف سنانا دلائل۔ اس سے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ”علاج بالجرید“ ضروری سمجھا۔
فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ
چیخ اٹھا کہ: ”اے امیر المؤمنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر
صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔“ اس پر حضرت عمرؓ
نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ:

”ان لا يجالسہ احد من المسلمين“ ترجمہ:..... ”کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔“

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تک ہو گیا تو حضرت ابوسویٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

..... ۷ سنن کبریٰ الہیثمی ج ۹ ص ۸۵ میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ: ”امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اغور ماء آبار بدر“ ترجمہ: ”جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ: ”ان یغور المیاء کلھا غیر ماء واحد تلقی القوم علیہ“ ترجمہ: ”سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔“

..... ۸ صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۲۳ میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بدین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ حضرت ابن عباسؓ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: ”اگر میں ہوتا تو انہیں جلانا نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو۔ بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

”من بدل دینہ فاقتلوه“ ترجمہ: ”جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔“

..... ۹ صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲۳ میں مصعب بن جشامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: ”رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آ جاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔“

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

..... ۱ علامہ درودیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

”وقطع المیرة والماء عنهم الا ان یکون فیہم نسوة و زرا ی ۴: ۲۹۹“ ترجمہ: ”ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔“

..... ۲ کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

”قال أبو حنیفة وابویوسف ومحمد وزفر والحسن بن زیاد ۱۰ اذا قتل فی غیر الحرم ثم دخل الحرم لم یقتص منه مادام فیہ ولكنه لا یبایع ولا یواکل الی ان یدخل الحرم ۱۰ احکام القرآن ۲: ۲۱“ ترجمہ: ”.....“ امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ مگر یہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔

..... ۳ در مختار میں ہے کہ:

”وافتی الناصحی بوجوب قتل کل موز وفی شرح الوهبانیہ ویكون بالنفی عن البلد وبالهجوم علی بیت المفسدین بالاخراج عن الدار وبهدمها“ ترجمہ:..... ”ناممکی نے فتویٰ دیا ہے کہ ہر موزی کا قتل واجب ہے اور ”شرح وہبانیہ“ میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔“

۴..... ابن عابدین الثامی در مختار ج ۳ ص ۲۷۲ میں لکھتے ہیں کہ:

”قال فی احکام السياسة وفی المنتقى“ واذ سمع فی داره صوت المزامیر فادخل علیه لانه لما سمع الصوت فقد اسقط حرمة الدار، وفی حدود ”البرازية“ وغضب ”النهاية“ وجناية الدرایة“ ذکر صدر الشہید عن اصحابنا انه یهدم البیت علی من اعتاد الفسوق وانواع الفساد فی داره حتی لا یباس بالهجوم علی بیت المفسدین وهجم عمر علی نائحة فی منزلها وضربها بالدرّة حتی سقط خمارها، فقیل له فیہ فقال لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم والتحقت بالامام..... وعن عمر رضی اللہ عنہ انه احرق بیت الخمار وعن الصفار الزاهد الامر بتخريب دار الفاسق“ ترجمہ:..... ”احکام سیاستہ میں ”المنتقی“ سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور بزازیہ کے کتاب الحدود و نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا ڈانمارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لوٹریوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ سفارزادہ کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔“

۵..... ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۷۰ باب المعویر میں لکھتے ہیں کہ:

”وهذا تنصيص على ان الضرب تعزير يملكه الانسان وان لم يكن محتسبا وصرح فی ”المنتقى“ بذلك“ ترجمہ:..... ”اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار کرتا ہے خواہ محتسب نہ ہو“ المنتقی“ میں اس کی تصریح کی گئی۔“

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے احب الاعمال الی اللہ! فرمایا ہے (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد) بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالیؒ احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۷ میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

”الاول . الکافر . فالکافران کان محارباً فهو يستحق القتل والارقاق . وليس بعد هذين اهانة . الثانی المبتدع الذی يدعوا لی بدعته فان كانت البدعة بحیث یکفر بها فامرہ اشد من الذی لانه لا یقر بجزیه ولا یسامح بعقد ذمہ . وان کان ممن لا یکفر به فامرہ بینہ وبين الله اخف من امر الکافر لا محالة . ولكن الانکار علیہ اشد منه علی الکافر . لان شر الکافر غیر متعدد فان المسلمین اعتقدوا کفره فلا یلتفتون الی قوله..... الخ“

ترجمہ:..... ”اول کافر، پس کافر اگر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے یا غلام بنالیا جائے اور یہ ذلت و اہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذی سے بھی سخت تر ہے۔ کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذی کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔ اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ تو اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی یہ نسبت اس پر تکبر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیک کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے..... الخ“

رد المحتار ج ۳ ص ۲۹۸ میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

”نقل عن المذاهب الاربعة انه لا یحل اقرارهم فی دیار الاسلام بجزیه ولا غیرها . ولا تحل مناکحتهم ولا ذبائحهم..... والحاصل انهم یردق علیہم اسم الزندیق والمنافق والملحد . ولا یخفی ان اقرارهم بالشہادتین مع هذا الاعتقاد الخبیث لا یجعلہم فی حکم المرتد لعدم التصدیق ولا یصح اسلام احدہم ظاہراً الا بشرط التبری عن جمیع ما یخالف دین الاسلام . لانہم یدعون الاسلام ویقرؤن بالشہادتین وبعد الظفر بہم لا تقبل توبتہم اصلاً..... الخ“

ترجمہ:..... ”مذہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کر نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے۔ نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے..... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں۔ برات کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود کچے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔“

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

”والتعزیر لا یختص بفعل معین ولا قول معین . فقد عذر رسول الله صلی الله

عليه وسلم الهجر وذلك في حق الثلاثة الذين ذكرهم الله تعالى في القرآن العظيم فهجروا خمسين يوماً . لا يكلمهم احد . وقصتهم مشهورة في الصحاح ، وعزَّر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنفي فامر باخراج المخنثين بالمدينة ونفاهم . وكذلك الصحابة من بعده . ونذكر من ذلك بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه اصحابنا . وبعضه خارج المذهب . فمنها امر عمر بهجر صبيغ الذي كان يسئال عن الذاريا وغيرها . ويأمر الناس بالتفقه في المشكلات من القرآن فضربه ضرباً وجيعاً ونفاه الى البصرة او الكوفة وامر بهجره . فكان لا يكلمه احد حتى تاب وكتب عامل البلدان عمر بن الخطاب رضى الله عنه يخبره بتوبته فاذن للناس في كلامه . ومنها ان عمر رضى الله عنه حلق راس نصير بن الحجاج ونفاه من المدينة لما شبهت النساء به في الاشعار وخشى الفتنة . ومنه ما فعله عليه الصلوة والسلام بالعربيين . ومنها ان ابا بكر استشار الصحابة في رجل ينكح كما تنكح المرأة . فاشاروا بحرقه بالنار فكتب ابوبكر بذلك الى خالد بن الوليد . ثم حرقهم عبدالله بن الزبير في خلافته . ثم حرق هشام بن عبد الملك . ومنها ان ابا بكر رضى الله عنه حرق جماعة من الردة . ومنها امره صلى الله عليه وسلم بكسر دنان الخمر وشق ظروفها . ومنها امره صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بكسر القدور التي طبغ فيها لحم الحمر الالهية . ثم استاذنوه في غسلها . فاذن لهم فدل على جواز الامرين لان العقوبة بالكسر لم تكن واجبة . ومنها تحريق عمر المكان الذي يباع فيه الخمر . ومنها تحريق عمر قصر سعد بن ابي وقاص لما احتجب فيه عن الرعية وصار يحكم في داره . ومنها مصادرة عمر عماله باخذ شطر اموالهم وقسمتها بينهم وبين المسلمين . ومنها انه ضرب الذي زور على نقش خاتمه واخذ شيئاً من بيت المال مائة . ثم ضربه في اليوم الثاني مائة ثم ضربه في اليوم الثالث مائة . وبه آخذ مالك لان مذهبه التعزير يزداد على الحد . ومنها ان عمر رضى الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسئال . اخذ ما معه واطعمه ابل الصدقة . وغير ذلك مما يكثر تعداده وهذه قضايا صحيحة معروفة..... الخ (ج ٣ ص ٧٥) ولا باس بان يبيع المسلمون من المشركين من الطعام والنفيا وغير ذلك الا السلاح والكراع والسبي . سواء دخلوا اليهم بامان او بغير امان . لانهم يتقون بذلك على قتال المسلمين ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم على قتال المسلمين . وهذا المعنى لا يوجد في سائر الامتعة ثم هذا الحكم اذا لم يحاصروا حصناً من حصونهم فلا ينبغي لهم ان يبيعوا من اهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا سبباً يقويهم على المقام . لانهم ان ما خاصروهم

لینفد طعامهم وشرابهم . حتی یعطوا بأیدیہم ویخرجوا علی حکم اللہ . ففی بیع الطعام وغیرہ منهم اکتساب سبب تقویتہم علی المقام فی حصنہم . بخلاف ما سبق فان اهل الحرب فی دارہم یتمکنون من اکتساب ما یتقوون بہ علی المقام لا بطریق الشراء من المسلمین . واما اهل الحصن لا یتمکنون ذالک بعد ما احاط المسلمون بہم فلا یحل لاحد من المسلمین ان یبعیہم شیئاً من ذالک . فمن فعلہ فعلم بہ الامام ادبہ علی ذالک لا رتکابہ مالا یحل“

ترجمہ:..... ”اور تعزیر کی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان تین حضرات کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقلعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جلا وطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مثنوی کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں۔ یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمرؓ نے صبیح نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی یہ شخص ”الذاریات“ وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمرؓ نے اس کی سخت پٹائی کی۔ اور اسے بصرہ یا کوفہ جلا وطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات..... تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمرؓ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے نصیر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیہ شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ عنزیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بد فعلی کرتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ہشام بن عبدالملکؓ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت ﷺ نے شراب کے منکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ ﷺ نے اجازت دیدی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جلی مہر بنوالی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سدرے لگائے۔ دوسرے دن پھر سدرے لگائے اور تیسرے دن بھی سدرے لگائے۔ امام مالکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر مقدار ”حد“ سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر ج ۳ ص ۷۵ میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جب کہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔ لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا۔ ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جو کافر قلعہ بند ہوں۔ اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج منقح ہو کر سامنے آ جاتے ہیں:

۱..... کفار و محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے۔ وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

۲..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

۳..... جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

۴..... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔ اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس

سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

۵..... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دانیوں میں مصروف ہوں۔ ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے۔ جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

۶..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول ﷺ ہے۔

۷..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موزیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

۸..... اگر مجارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی بیعاً اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں! اصالتہ عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا ناجائز نہیں۔

۹..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں۔ جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

۱۰..... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں۔ بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

۱۱..... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعہ اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ۔ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی، اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹونگی غفر اللہ

دارالافتاء مدرستہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْنَا لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ

استفسارات حول الطائفة القاديانية!

تقديم

حضرت مولانا مفتي محمد تقی عثمانی

بسم الله الرحمن الرحيم
استفسارات حول الطائفة القاديانية
مقدمة من
فضيلة القاضي محمد تقى العثماني

الى فضيلة العلامة المحقق الشيخ حبيب بلخوجه، حفظه الله تعالى ورعاه الامين العام
لمجمع الفقه الاسلامي.
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته:

فان الطائفة القاديانية، كما تعرفون، من الفرق الزائفة المنحرفة التي لا تألوا المسلمين
خيالا. وقد صدرت من معظم البلاد الاسلامية فتاوى العلماء فى تكفيرهم، وفى الاخير أدخلت
حكومت باكستان تعديلا فى دستورها، قررت فيه أن هذه الطائفة من الأقليات غير المسلمة، و
ذلك فى سنة ١٩٤٣م، ثم اتبعته فى العام الماضى بقانون يمنعهم من استعمال المصطلحات
الاسلامية، كالمسجد، و"الأذان" و"الخلفاء الراشدين" و"الصحابة" و"أمهات المومنين" وما الى
ذلك، كما قررت رابطة العالم الاسلامي فى قرارها الصادر سنة ١٩٤٣م أنها فرقة كافرة منحرفة.
وبعد هذا كله، فان هذه الطائفة قد رفعت الى المحكمة العالية بكيب تاون من جنوب
افريقيا، قضية ضد المسلمين، أن المسلمين يحكمون عليهم بالكفر، و يمنعونهم من الصلاة فى
مساجدهم وعن دفن موتاهم فى مقابرهم، و طلبوا من المحكمة أن يصدر حكما ينهى المسلمين
عن كل ذلك و يقرأنهم مسلمون.

وكانت المحكمة قد أصدرت فى مبدأ الأمر حكما على المسلمين بأن لا يمنعوا
القاديانيين من دخول مساجدهم الى أن تبلغ القضية نهايتها، فرفع المسلمون طلبا الى المحكمة
بالغاء هذا الحكم، وأن لا يمنع المسلمون من وضعهما السابق الى أن تبت المحكمة بالحكم فى
القضية، فسافرنا من باكستان..... ونحن عشرة رجال..... الى جنوب أفريقيا، لنساعد اخواننا
المسلمين هناك، والحمد لله الذى رزقنا النجاح فى هذه المرحلة الابتدائية وقد الفت المحكمة
حكمها السابق.

سمع دلائل الفريقين، وكانت القاضية اذ ذاك امرأة نصرانية سمعت دلائلنا بكل
عناية و اصفاء.

ثم رفع المسلمون طلبا آخر، أن الحكم بكفر القاديانيين والاسلامهم، انما هو أمر ديني
بحث، لا ينبغي لمحكمة علمانية ان يتدخل فيها، بعد ما أجمع سائر المسلمين فى بقاع الأرض أن

اتباع مرزا غلام أحمد كلهم خارجون عن ملة الاسلام، ولم يبق هذا الأمر بعد ذلك موضوع نقاش أو جدال.

وان هذا الطلب رفع الى قاض يهودى، وانكم تعرفون أن القاديانيين لهم مركز فى اسرائيل، ولهم مع اليهود صلات قوية، وزاد الضغث على الابلالة أن هذا القاضى اليهودى بعد من فرقهم المبتدعة التى أخرجها الا رتوركسيون عن دائرتهم، فبطعه كان ميّالاً الى مواساة القاديانيين، فحكم فى جواب هذا الطلب خلاف المسلمين، وقال فى حكمه: ان المحكمة العلمانية هى المصدر الوحيد الذى يستطيع أن يحكم فى هذه المسئلة الدينية حكماً لا يتأثر بعواطف العصبية المذهبية، فيجب عليها أن تتدخل فى هذا الامر ويبت فيه برأى غير منحاز.

فاضطر المسلمون بعد هذا الحكم أن يعرضوا أمام المحكمة دلائل تكفير القاديانيين من الكتاب والسنة، واجماع الامة.

وقد طلب القاديانيون من المسلمين اثبات أن علماء المسلمين فى جميع البلاد الاسلامية يعتبرون القاديانية كفراً، وذكروا للمحكمة انه ليس هناك فى العالم الاسلامى مجلس يمثل علماء، جميع الدول الاسلامية، حتى يقال: ان المسلمين أجمعوا على ذلك.

وفى هذا المصدر يحتاج المسلمون فى هذه القضية الى فتوى من مجلس دولى للعلماء، يستل جميع البلاد الاسلامية، ولاشك أن مجمع الفقه الاسلامى هو أعظم ما وجد حتى الآن من المجالس فى هذا الشأن، فيريد المسلمون فى جنوب أفريقيا أن يصدر المجمع فتوى يصرح بتكفير أتباع مرزا أحمد القاديانى، ليكون سنداً لهم عند دعواهم الاجماع على ذلك.

وان هذه القضية ستشرع المحكمة فى سماعها للخامس من شهر نوفمبر هذا العام، ونرجو انعقاد مجلس المجمع قبله، فمن المناسب جداً أن يصدر المجمع فتوى من قبل مجلسه العام فى جلسة القادمة.

وانى، نظراً الى أهمية الموضوع، قد سودت هذه الفتوى، لتكون ورقة عمل لشعبة لافتهاء أولاً، وللمجلس ثانياً.

فالمرجو أن ترسلوا هذه الفتوى الى جميع الاخوة الأعضاء، كورقة عمل للجلسة القادمة، وارجو أن الاخوة الاعضاء نظراً الى أهمية الموضوع، يسامحون عن عدم دخول هذا الموضوع فى الائمة التى أعدتها شعبة التخطيط.

وأرجو أيضاً أن تخبرونى عن وصول هذه الرسالة، وادخال الموضوع فى لائمة الجلسة القادمة. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

(محمد تقى العثمانى)

استفتاء

الحمد لله وكفى، وسلام على عباده الذين اصطفى.

ان الطائفة القاديانية التى تسمى نفسها "الأحمدية" تتبع فى أمور دينها رجلا اسمه مرزا غلام احمد القاديانى، وان مرزا غلام احمد القاديانى رجل ولد فى قاديان، قرية من قرى الهند، وادعى انه نبي مرسل من الله سبحانه، وأنه بروز لسيدنا محمد رسول الله ﷺ ولذا لك فإن نبوته لا تنافى كون رسول الله ﷺ خاتم النبيين، ثم ان هذا الرجل لم يكتف بادعاء النبوة، بل ادعى أنه أفضل من سائر الانبياء، السابقين، وأنه هو المسيح الموعود الذى أخبر النبي ﷺ بنزوله فى آخر الزمان، وان كتاباته سليمة بمثل هذه الدعاوى، وبها نة عدة من الأنبياء، عليهم السلام، وصحابة الرسول ﷺ وان عدة مقتبساة مترجمة من كتبه مجموعة على سبيل المثال فى ضميعة "ألف" من هذا الاستفتاء.

وان أتباع مرزا غلام احمد القاديانى ينقسمون الى فرقتين:

١..... الفرقة القاديانية: وهى التى تؤمن بنبوة مرزا غلام احمد القاديانى، بكل معنى الكلمة، وتكفر كل من لم يؤمن بنبوته، وتسمى زوجته أم المؤمنين، وأتباعه الذين بايعوا على يده "صحابة و"خلفاء" و"الخلفاء الراشدين".

٢..... الفرقة اللاهورية: وهى التى تؤمن بأن مرزا غلام احمد القاديانى هو المسيح الموعود وأنه المجدد للقرن الرابع عشر، وأن جميع ما كتبه فى مؤلفاته حق يجب اتباعه وأنه كان ينزل عليه وحى يجب تصديقه واتباعه، وأن كل من يكذب مرزا غلام احمد أو يكفره فهو كافر.

غير أنهم يقولون: ان مرزا غلام احمد لم يكن نبيا بمعناه الحقيقى، وانما كانت نبوته ظلية أو مجازية، وكان وحى وحى ولاية، دون وحى نبوة، وأن مجرد عدم الايمان بمرزا غلام احمد القاديانى لا يكفر الانسان، ولكن يكفره الاعتقاد بكذبه، أو كفره.

وان كلتا الفرقتين من أتباع مرزا غلام احمد القاديانى متفقتان فى أمور:

١..... ان مرزا غلام احمد القاديانى هو المسيح الموعود الذى أخبر النبي ﷺ بنزوله فى آخر الزمان.

٢..... أنه كان ينزل عليه وحى يجب على جميع الناس تصديقه واتباعه.

٣..... أنه كان ظلا و بروزا للنبي ﷺ نفسه فى آخر الزمان.

٤..... أنه كان محقا فى جميع دعاويه، وفى كل ما تكلم به، أو كتبه فى مؤلفاته.

٥..... كل من كذبه فى دعاويه، أو كفره فهو كافر.

ولذا لك اتفق علماء الهند وباكستان على كفر مرزا غلام احمد القاديانى، و كلتا الفرقتين من اتباعه منذ نحو خمسين عاما، ووافقهم على ذلك علماء البلاد الاسلامية الأخرى،

حتى صدر قرار من رابطة العالم الاسلامى فى مكة المكرمة سنة ١٩٤٣م بتكفيرهم باجماع ١٣٣ منظمة من المنتظمات الاسلامية فى سائر بقاع الارض، ثم صدر فى باكستان تفتين دستورى أعلن بكفر كلتا الفرقتين من القاديانيين، وبذلك حكمت المحكمة العالية فى باكستان، وحدث مثل ذلك فى ماليزيا، وقد رد هؤلاء القاديانيون الان قضية ضد المسلمين فى المحكمة العالية من كيب تاون، جنوب أفريقيا وطلبوا منها أن تعلن باسلامهم وبتخطئة من يكفرهم.

فترجو من أصحاب الفضيلة أعضاء مجمع الفقه الاسلامى الاجابة عن الأسئلة التالية:

- ١... هل يعد مرزا غلام أحمد القاديانى بعد ادعاء نبوته من المسلمين أو يحكم بكفره وبارتداده.
- ٢... هل الفرقة القاديانية من أتباعه مسلمة، أو كافرة؟
- ٣... هل الفرقة اللاهوتية من أتباعه مسلمة، أو كافرة؟
- ٤... هل يجوز لمحكمة علمانية أن تحكم باسلام رجل أو كفره؟ ولئن حكمت فى ذلك هل ينفذ حكمها على المسلمين؟

وندعوا الله سبحانه أن يصدر خدماتكم فى سبيل نشر الدعوة الاسلامية، يوفقكم لما فيه

خير الاسلام والمسلمين. نظيم محمد رئيس مسلم جوديشنل كونسل

ضميمه الف

دعوى النبوة

- ١... يقول فى "دافع البلاء" هو الاله الحق الذى أرسل رسوله فى قاديان. (١)
- ٢... يقول فى "تروال المسيح" أنا رسول ونبي، أى أننى باعتبار الظلية الكاملة مرآة فيها انعكاس كامل لصورة المحمدية والنبوة المحمدية. (٢)
- ٣... وقال فى تنمة "حقيقة الوحي": "والذى نفسى بيده أنه أرسلنى وسمانى نبيا". (٣)
- ٤... وقال فى "ايك غلطى كا ازاله" "ان زها مائة وخمسين بشارة من الله وجدتها صادقة الى وقتنا هذا، فلما زنا أنكر اسمى نبيا ورسولا، وبما ان الله هو الذى سمانى بهذه الأسماء، فلما زنا أردنا، أولما زنا أخاف غيره؟" (٤)
- ٥... وقال فى هامش "حقيقة الوحي": "ان الله تعالى جعلنى مظهرا لجميع الأنبياء، وسبب الى أسمائهم، أنا آدم، أنا شيث، أنا نوح، أنا ابراهيم، أنا اسحاق، أنا اسماعيل، أنا يعقوب، أنا يوسف، أنا عيسى، أنا موسى، أنا داود، وأنا مظهر كامل لمحمد ﷺ أى أنا محمد وأحمد ظليا. (٥)

(١) ص ١١ الطبعة الثالثة، قاديان ١٩٣٦م.

(٢) فى الهامش (ص ٣) الطبعة الاولى، قاديان ١٩٠٩م.

(٣) (ص ٦٨) طبعة قاديان سنة ١٩٣٣م.

(٤) (ص ٨) طبعة قاديان سنة ١٩٠١م.

(٥) (ص ٤٢) طبعة قاديان سنة ١٩٣٣م.

٦..... وقال في صحيفة "بدر": "دعواى أننى رسول ونبي". (١)

٧..... وقال في "نزول المسيح": "ان الأنبياء وان كثروا الا أننى لست أقل منهم فى المعرفة". (٢)

٨..... وكذلك كان اعتقادى أولاً: "أين أنا من المسيح ابن مريم؟ فانه نبي ومن المقربين فلو ظهر أمر دل على فضلى اعتبرته فضيلة جزئية، ثم تتابع على الوحى كالمطر، فجعلنى أستقر على هذه العقيدة، و خاطبى بالنبي صراحة بحيث أننى نبي من ناحية ومن امته من ناحية أخرى..... و اؤمن بوحىه الطاهر كما اؤمن بجميع وحى الله الذى جاء قبلى وأنا مطيع لوحي الله تعالى، وما دام لم يأتى منه علم كنت أقول كما قلت فى الأول، ولما جاء منه علم قلت خلاف ذلك. (٣)

٩..... لاشك ان عقيدة المرزا متبى النى مات عليها: أنه نبي، وقد جاء ذلك فى الخطاب الأخير الذى نشر فى يوم وفاته فى جريدة "أخبار عام" وصرح فيه مايلي: "أنا نبي بحكم الله ولو جحدته أكون آثماً، واذا سماني الله نبيا فكيف يمكن لى جحدوه، وأنا على هذه العقيدة حتى أرحل من هذه الدنيا. (٤) كتب هذا الخطاب فى ٢٣ مايو ١٩٠٨ء نشر فى ٢٦ مايو ١٩٠٨ فى "أخبار عام" وفى ذالك اليوم مات المرزا المتبى.

١٠..... أنا هو النبي خاتم الانبياء بروزيه بموجب آية: "وآخرين منهم لما يلحقوا بهم وسماني الله محمداً وأحمد، فى "براهين احمدية" قبل عشرين عاماً، واعتبرنى وجود محمد ﷺ نفسه، ولذالم يتنزل ختم نبوة محمد ﷺ بنبوتى، ولا الظل لا ينفصل عن أصله، ولأننى محمد ظلياً، ولذالم ينفك ختم النبوة، لأن نبوة محمد ﷺ لم تنزل محدودة على محمد، أى بقى محمد ﷺ نبيا لاغير. أنه لما كنت محمداً ﷺ بروزيا، وانعكست الكمالات المحمدية مع النبوة المحمدية فى اللون البروزى فى مرآتى الظلية، فأى انسان منفرد ادعى النبوة على حياله. (٥)

١١..... يقول ابن المتبى الأوسط..... مرزا بشير أحمد القاديانى: هذا النظرية بعض الناس أن النبوة الظلية والبروزية من أدنى أنواع النبوة وانما هو خداع النفس ولا حقيقت له، لأنه لا بد للنبوة الظلية أن يستغرق صاحبها فى اتباع النبي ﷺ حتى ينال درجة: "صرت أنا أنت وانت أنا" وفى هذه الحالة يرى هر أن الكمالات المحمدية تنزل على نفسه فى صورتها العكسية، ثم يزداد هذا القرب حتى يلبس رداء النبوة المحمدية، وعندئذ يقال النبي الظلى، واذا كان الظل يقتضى أن يكون صورة كاملة لأصله و عليه اجماع جميع الأنبياء هو الاحمق الذى يراء نبوة المسيح الموعود الظالية من أدنى أنواع النبوة أن ينتبه و يكفر فى أمره لأنه هجم على شأن النبوة هى تاج سائر النبوات، ولا أفهم لما ذا يتعشر الناس فى نبوة المسيح الموعود؟ ولما ذا يراه الناس نبوة ناقصة؟ فانى أرى أنه كان نبيا ظليا لبروزه للنبي ﷺ ومكانة هذه النبوة الظلية العاليه.

(١) ٥ مارس ١٩٠٨م و "حقيقة النبوة" (٢٤٢.....١) ذيل رقم ٣.

(٢) (ص ٩٤) الطبعة الأولى، قاديان سنة ١٩٠٩م.

(٣) "حقيقة الوحى" (ص ١٣٩ و ١٥٠) طبعة قاديان سنة ١٩٣٣م.

(٤) "اخبار عام" ٢٦ مايو ١٩٠٨م و "حقيقة النبوة" (ص ٢٤١) لمرزا محمود و "مباحثه راولپنڊى" (ص ١٣٦)

(٥) (ايك غلطى كا ازاله ص ١٠ و ١١) طبع ربه.

ومن الواضح أن الأنبياء في العصور الماضية لم يكونوا يجمعون. بالضرورة. كل الكمالات التي جمعت في محمد ﷺ بل كل نبي كان يعطى من الكمالات حسب عمله و استعداده قلة وكثرة الا أن المسيح الموعود أعطى النبوة عند ما اكتسب جميع الكمالات المحمدية واستحق أن يقال: "النبي الظلي" فالنبوة الظلية لم توخر قدم المسيح الموعود بل قدمتها الى الامام الى أن أقامته جنباً الى جنب مع النبي ﷺ. (١)

مسودة الجواب المقترح

عن

الاستفتاء القاديانيين

محمد تقي عثمانى. عضو القسم الشرعى لمحكمة العليا باستان.
الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله خاتم النبيين، وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

١ أو ٢..... ان نصوص القرآن والسنة مطابقة على أن النبوة والرسالة قد انقطعت بعد بعثة النبي الكريم سيدنا محمد ﷺ وأن كل من ادعى النبوة بعده ﷺ فهو كاذب خارج عن ملة الاسلام، وان هذه العقيدة من المبادئ الأساسية التي لا تقبل اى تاويل أو تخصيص، فانها ثابتة بنصوص القرآن الكريم الواضحة البينة المراد، والحديث النبوية المتواترة القطعية، يقول الله سبحانه وتعالى:

"ما كان محمد اباً أحد من رجالكم؛ ولكن رسول الله وخاتم النبيين." (الاحزاب ٣٠)

وهناك أحاديث متواترة أكثر من مائة تثبت هذه العقيدة القطعية، نذكر منها على سبيل

المثال مايلي:

(الف)..... "عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ان مثلى و مثل الأنبياء من قبلى كمثل رجل بنى بيتاً فأحسنه وأجمله الا موضع لبنة من زاوية، فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له، ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة، وأنا خاتم النبيين." (٢)

(ب)..... "عن أبي حازم قال قاعدت أبا هريرة خمس سنين فسمعت يحدث عن النبي ﷺ قال: كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي، وأنه لا نبي بعدى، و سيكون خلفاء، قالوا: فما تأمرنا؟ قال: فوابية الأول فالأول. (المسلم ج ٢ ص ٢٣٨)

(ج)..... "عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: لا تقوم الساعة حتى يقتل فتنان، فيكون بينهما مقتلة عظيمة دعوتهما واحدة، ولا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً من ثلاثين، كلهم يزعم أنه رسول الله.

(رواه البخارى و مسلم و أحمد)

وعلى أساس هذه النصوص القطعية قد اجتمعت الأمة الاسلامية على أن كل من ادعى

(١) "كلمة الفصل" و "ريويو آف ريليجنز" مارس و ابريل ١٩١٥ م.

(٢) رواه البخارى فى كتاب الانبياء.

النبوة والرسالة أو بأنه ينزل عليه وحى يجب اتباعه كحجة شرعية، فانه كافر خارج عن الملة. يقول القاضى عياض رحمه الله تعالى فى الشفاء.

(ص ٣٦٢ طبع الهند)

”لأنه أخير أنه ﷺ خاتم النبيين، ولأننى بعده و أخير عن الله تعالى أنه خاتم النبيين، وأجمعت الأمة على حمل هذه الكلام على ظاهره أن مفهومه المراد به دون تأويل ولا تخصيص، ولا شك فى كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً أجمعاً و سماعاً.“

يقول الشيخ على القارى فى شرح الفقه الأكبر ص ٢٠٢ :

”ودعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع.“

ولم تفرق هذه النصوص القطعية ولا الاجماع المنعقد على هذه العقيدة بين دعوى النبوة التشريعية و غير التشريعية، فكل منهما كفر، لا مجال له فى الاسلام.

وبما أن مرزا غلام أحمد القاديانى قد ادعى لنفسه النبوة والرسالة كما هو ظاهر من مقتبسات كتبه المذكورة فى ضميمه ”الف“ من الاستفتاء، فانه كافر خارج عن الاسلام، و أما ما تأول به من أن نبوته ظل النبوة سيدنا محمد ﷺ فان هذا التأويل لا يفيد فى هذا الصدر شيئاً وذلك لوجهين:

الأول: اننا قد ذكرنا أن عقيدة ختم النبوة لا تقبل أى تأويل أو تخصيص، ولذلك كما ظهر فى المسلمين من يدعى لنفسه النبوة، فان الامة الاسلامية عبر القرون لم تسنله ابداً عن تأويل يتأول به، ولا دليل يعتمد عليه، وانما حكمت بكفره و خروجه عن الاسلام بمجرد ادعائه النبوة، ولذلك قاتل الصحابة رضى الله عنهم مسيلمة الكذاب والأسود العنسى و طليحة بن خويلد المتنبئين الذين كان عندهم تأويل ما يدعونه من النبوة والرسالة.

والوجه الثانى: النبوة الظلية أو البروزية التى تأول بها المتنبى القاديانى ليست فى زعمه نبوة دون نبوة الأنبياء الآخرين، وانما هى نبوة تفوق درجة على نبوة جميع أنبياء بنى اسرائيل فان هذه النبوة كما يزعمه المتنبى القاديانى لا يعطلها أحد من الناس، حتى يجوز جميع فضائل سيدنا محمد رسول الله ﷺ ويجمع بين جميع أوصاف كماله، بحيث يصبح ظهوراً ثانياً لسيدنا محمد ﷺ نفسه، ولذلك ادعى هذا المتنبى الكذاب فى كتابه ”ابك غلطى كا ازاله“ (ص ١٠ و ١١)

”وسماني الله محمداً و أحمد فى ”براهين أحمدية“ قبل عشرين عاماً، و اعتبرنى و حود محمد ﷺ نفسه، ولذا لم يتزلزل ختم نبوة محمد صلى الله عليه وسلم بنبوتى، لأن الظل لا ينفصل عن أصله، ولأننى محمد ظلياً، ولذلك ينقض ختم النبوة، لأن نبوة محمد ﷺ لم تنزل محدودة على محمد، أى بقى محمد ﷺ نبياً لا غير، أعنى لما كنت محمداً ﷺ بروزياً وانعكست الكمالات المحمدية مع النبوة المحمدية فى اللون البروزى فى مرأتى الظلية، فأى انسان منفرد ادعى النبوة على حياله؟“

ويقول ابنه مرزا بشير أحمد القاديانى فى كتابه ”كلمة الفصل“ وريوى آف ريليجنز

مارس و أبريل ١٩١٥ م.

”ومن الواضح أن الأنبياء، في العصور الماضية لم يكونوا يجمعون بالضرورة .. كل الكمالات التي جمعت في محمد ﷺ بل كل نبي كان يعطى من الكمالات حسب عمله و استعداده قلة وكثرة الا أن المسيح الموعود (يعنى ”مرزا غلام أحمد القاديانى) اعطى النبوة عند ما اكتسب جميع الكمالات المحمدية، واستحق أن يقال له ”النبي الظلى“ فالنبوة الظلية لم تؤخر قدم المسيح الموعود (يعنى المتبنى القاديانى) بل قد منها الى الامام الى أن اقامته جنباً الى جنب مع النبى ﷺ.

ويقول ابنه وخليفته الثانى مرزا بشير الدين محمود:

”فالنبوة الظلية والبروزية ليست نبوة بسيطة، لأنها لو كانت كذلك لما قال المسيح الموعود (يعنى المتبنى القاديانى) فى أحد أنبياء بنى اسرائيل: أتروا ذكر ابن مريم فغلام أحمد خير منه. (”القول الفصل“ ص ١٢، مطبع ضياء الاسلام قاديان ١٩١٥م)

وصرح بذلك القاضى ظهور الحق أكمل، وكان مدير المجلة القاديانية ”زويو آف ريليجنز“ فى أبيات التى نشرت فى صحيفة ”بدر“ ٢٥ اكتوبر ١٩١٦م:

”ان محمداً قد نزل فينا ثانياً، وهو أعلى شأناً من الأول، من كان يريد رؤية محمد، فليُنظر غلام أحمد فى قاديان.“

وقد أعان هذا الرجل نفسه فى مجلة ”الفضل“ القاديانية المعروفة (٢٢ اغسطس ١٩١٦م) أنه عرض هذه الأبيات على مرزا غلام أحمد القاديانى، فأثنى عليه بقوله جزاك الله، و أخذها إلى بيته، وذكر هذا الرجل انه قد استلهم مفهوم هذه الأبيات من ”الخطبة الالهامية“ للقاديانى التى قال فيها:

”الحق روحانية عليه السلام فى آخر الألف السادس..... أعنى فى هذه الأيام..... أشد وأقوى وأكمل من تلك الأعوام، ولذلك لاحتاج الى الحسام ولا الى حزب المحاربين، ولذلك اختار الله سبحانه المسيح الموعود (يعنى به القاديانى نفسه) عدة من المئات كمعدة ليلة البدر من هجرة سيدنا خير الكائنات لتدل تلك العدة على مرتبة كمال تام من مراتب الترقيات، وهى أربع مائة بعد الألف من خاتم النبیین. (الخطبة الالهامية ص ٣٤ طبع الجمعية الاحمدية لاهور)

فتبين من هذه المقترسات أن النبوة الظلية، كما يزعمها القاديانى وأتباعه، نوع من النبوة يفوق نبوة سائر أنبياء بنى اسرائيل، بل هو أقوى وأكمل من نبوة سيدنا محمد ﷺ والعباد بالله العظيم. فادعائه مثل هذه النبوة كفر صريح لاشبهة فى كونه منافياً للنصوص القطعية الدالة على انه لانبى بعد رسول الله ﷺ فثبت أن مرزا غلام أحمد القاديانى وأتباعه القاديانيين خارجون عن ملة الاسلام دون أى شك وتردد.

٣..... لما ثبت ان مرزا غلام أحمد القاديانى كافر خارج عن ملة الاسلام بسبب ادعائه النبوة، فان كل من يصدق فى دعاويه ويعتبره اماماً فى الدين يجب اطاعته واتباعه، فانه كافر أيضاً، فضلاً عن اعتباره المسيح الموعود والمهدى والمجدد، وبما أن الطائفة اللاهورية من أتباع مرزا غلام أحمد

المتنبى تعتبره المسيح الموعود والمهدى والمجدد، وأنه كان ينزل عليه وحى يجب اتباعه، فحكمها فى الخروج عن الاسلام كحكم الطائفة القاديانية سواء بسواء وان الدراسة الدقيقة لمعتقدات هذه الطائفة اللاهورية، تدل على أنه ليست هناك فرق أساسى بين معتقدات الطائفتين، وانما هو فرق لفظى انما نشأ لأسباب سياسية.

وتوضيح ذالك أنه لم يكن هناك أى فرق بين الطائفتين فى حياة مرزا غلام احمد لافى عهد خليفته الاول حكيم نور الدين، وكان جميع أتباع مرزا غلام احمد خلال هذه المدة الطويلة يلقبونه نبيا ورسولا، وبقي محمد على اللاهورى (رئيس الطائفة اللاهورية) برهة من الزمن رئيس تحرير لمجلة ريويو آف ريليجنز، ولم يزل فى كتاباته فى تلك المجلة يلقب مرزا غلام احمد نبيا ورسولا، ويعترف له بجميع صفات النبوة دون أى فرق بينه وبين أتباع مرزا الآخرين، فيقول مثلا: "مهما يفسر المخالف، الا أننا قائلون: ان الله قادر على أن يخلق نبيا ويختار صديقا..... والذى بايعناه (اى المرزا) كان صادقا، وكان رسول الله المختار المقدس." (مجلة "الفرقان" يناير ١٩٣٢م نقلا عن جريدة "الحكم" ١١ يوليو ١٩٠٨م)

وقد نشرت صحيفة الجماعة اللاهورية "بيغام صلح" بيانا عن الجماعة اللاهورية كلها وهذا نصه.

"نحن نرى حضرة المسيح الموعود والمهدى المعهود نبى هذا العصر ورسوله ومنقذه."
ولكن عند ما توفى خليفته الاول حكيم نور الدين، واختار كثير من الناس مرزا بشير الدين خليفته الثانى، حدث هناك نزاع سياسى بين محمد على اللاهورى ومرزا بشير الدين محمود، واعتزل محمد على اللاهورى عن الجماعة القاديانية، وأسس هناك جماعته، وأصدر من قبلها قرارا، وهذا نصه:

"انا نجيز اختيار مرزا بشير الدين محمود كأمر لمجرد أن يبايع غير الأحمد بين باسم أحمد، ويدخله فى السلسلة الأحمدية، ولكن لانرى الحاجة الى أن يبايعه الأحمديون ثانيا..... وليس للأمير ان يتصرف فى حقوق رئيس الجمعية الأحمدية و امتيازاته التى منحها له حضرة المسيح الموعود، واختاره لنفسه ثانيا." (الفرقان يناير ١٩٣٢م نقلا عن "بيغام صلح" ٢٣ مارس ١٩١٣م)
قد تبين من هذا القرار أن الجماعة اللاهورية لم يكن لها أى اعتراض على الجماعة القاديانية ولم يرم مرزا بشير الدين غير أهل للخلافة، وانما كان النزاع فى أن تفوض كل الاختيارات الى الجماعة اللاهورية لا الى الخليفة.

وبناء على هذا الخلاف السياسى لما بدأت الجماعة القاديانية تضطهد الجماعة اللاهورية فى مجالات الحياة، اضطرت الجماعة اللاهورية الى اكتساب عطف المسلمين، وبدأوا يقولون انهم لا يرون مرزا غلام أحمد نبيا، بل يعتبرونه المسيح الموعود والمهدى والمجدد من غير أن يعلن برجوعه من كتاباته السابقة.

والحق أن تقولهم هذا ليس الا حيلة لفظية، فان الجماعة اللاهورية تقصد من لفظ

المسيح الموعود والمهدي والمجدد، عين مآقصده الجماعة القاديانية من لفظ "النبي الظلي" و"البروزي"، وهذا محمد علي اللاهوري يقول في كتابه، "النبوّة في الاسلام" وقد الفه بعد انفصال جماعته عن الجماعة القاديانية:

"ان المسيح الموعود في كتاباته السابقة واللاحقة قرر أصلا واحدا، وهو أن باب النبوّة مسدود، غير أن نوعا من النبوّة يمكن الحصول عليه، ولا نقول: ان باب النبوّة مفتوح، بل نقول: ان باب النبوّة مسدود، غير أن ولا نقول: انه يمكن لشخص ان يصير نبيا، بل نقول: ان نوعا من النبوّة يمكن الحصول عليه عن طريق اتباع النبي ﷺ وهو الذي سمي بالمبشرات في مكان، وبالنبوة الجزئية في مكان آخر، وبالمحدثية في موضع، وبكثرة المكالمة في موضع آخر، مومها تغيرت الأسماء، فقد تقرر علامته، وهي أنه يحصل باتباع الانسان الكامل محمد ﷺ وبالفناء في الرسول وهو مستغاض من النبوّة المحمدية، وهو نور المصباح النبوي، وليس شيئا مستقلا بل هو ظل." (النبوّة في الاسلام ص ١٥٨)

ليس هذا تلاعب بالالفاظ ليان فلسفة الظل والبروز التي سبق ذكرها في عبارات الجماعة القاديانية، فان كان الامر كذلك..... وهو كذلك..... فهل يبقى هناك فرق بين الجماعة القاديانية والجماعة اللاهورية؟ ثم ان هذا ليست عقيدة محمد علي فحسب، بل هي عقيدة الجماعة اللاهورية كلها، فقد صرح مندوب الجماعة اللاهورية في المناقشة التي جرت بين الفريقين في راولبندى، وقد نشرها الفريقان على نفقتهما قائلا:

"ان حضرته..... المرزا..... ظل كامل من ظلال النبي ﷺ ولذلك سميت زوجته..... "بأم المؤمنين"..... وهذا ايضا مرتبة ظلية."

واعترف ايضا قائلا:

"ان حضرة المسيح الموعود ليس نبيا، غير ان نبوة محمد ﷺ انعكست عليه."

(مباحثة راولبندى ص ١٩٢)

وكل هذه العقائد يؤمن بها الجماعة اللاهورية حتى اليوم، وقد تبين من هذا أن الخلاف بين الجماعتين هو خلاف لفظي فقط، فالجماعة اللاهورية وان كانت تسمى المرزا بلقب "المسيح الموعود" و"المجدد" غير أنها تعنى من هذه الكلمات نفس المعنى الذي تعنيه الجماعة القاديانية من الفاظ "النبي الظلي" و"البروزي" و"النبي غير التشريعي" او "النبي من الامة."

ولا فرق بين الطائفتين من حيث أن كليتهما تعتقد ان أن مرزا غلام احمد القادياني المتبني كان ينزل عليه وحى يجب اتباعه على سائر الناس، وأن جميع ماكتبه او ادعاه في كتاباته حق، يجب اطاعته على كل مسلم، بل يصرح محمد علي اللاهوري، في مقدمة كتابه "النبوّة في الاسلام" أن الطائفة اللاهورية أشد ايمانا بالمرزا غلام احمد بالنسبة الى الطائفة القاديانية. فيقول مخاطبا الطائفة القاديانية:

"انكم بجعله (اي المرزا) نبيا كاملا، لا تعترفون له برتبة أعلى مما نعرف به نحن، بجعل نبوته جزئيا، والحق أننا نؤمن بوجود اتباع وحيه الى حد مساو لما تؤمنون، بل اننا نؤمن به عملا،

أكثر مما يؤمنون به.“ (النبوة في الاسلام، ص ٢٣ طبع لاهور ١٩١٥ م)

واما المسئلة الثانية التى تدعى الطائفة اللاهورية انها تمتاز فيها عن الطائفة القاديانية هى مسئلة تكفير المسلمين، فتدعى الطائفة اللاهورية أنها لا تكفر مسلما لا يؤمن بمرزا غلام احمد القاديانى، بينما الطائفة القاديانية تكفر جميع المسلمين الذين لا يؤمنون به.

والحقيقة انه لا فرق بين الطائفتين عملا من هذا الجهة ايضا، لأن الطائفة اللاهورية تقول: لا تكفر من لم يؤمن بمرزا، ولكن تكفر من ”كذبه“ او ”كفره“ وظاهر أن كل من لا يؤمن بمرزا غلام احمد فانه يكذبه فى دعاويه، ولا يوجد على وجه الارض من لا يؤمن بمرزا بعد علم بدعاويه ثم يزعمه صادقا ولا يكذبه، فهناك بين العارفين بمرزا غلام احمد قسمان لا ثالث لهما، اما المؤمنون به، واما المكذبون اياه، وكل من يكذب بمرزا غلام احمد فهو كافر عند الطائفة اللاهورية، فيقول محمد على اللاهورى فى كتابه ”رد تكفير اهل القبلة.“

”ان حضرة المسيح الموعود لم يعتبر انكاره أو نكار دعواه سببا للكفر وانما جعل سبب التكفير هو انه كفره مفتريا، فعاد عليه الكفر بناء على الحديث الذى يرد الكفر على المكفر اذا لم يكن هو كافرا.“

ويضيف الى ذلك قائلا:

”لأن المكفر والمكذب متساويان معنى، أى من يكفر المدعى... المرزا..... ومن يكذبه متساويان معنى أى كلاهما يكفرانه فلذلك كلاهما داخلان فى الكفر فى ضوء، هذا الحديث.“ (رد تكفير اهل القبلة ص ٢٩ و ٣٠ طبع ١٩٢٦ م)

ومن هذه الجهة فانه لا فرق بين الطائفتين من أتباع المرزا فى مسئلة التكفير أيضا. وبعد اثبات ما ذكرنا فانه يوجد فى الطائفة اللاهورية أسباب تالية يكفى كل واحد منها فى تكفيرهم.

(١) ... لقد ثبت قطعا أن مرزا غلام احمد ليس هو المسيح الذى وعد به عند قرب الساعة، وأن الاعتراف بكونه ذلك المسيح الموعود تكذيب للقرآن الكريم، والسنة المتواتر واجماع الأمة، ولما كانت الطائفة اللاهورية تؤمن بان المرزا هو المسيح الموعود فانها كافرة خارجه عن الاسلام.

(٢) ... قد ثبت قطعا أن مرزا غلام احمد ادعى النبوة فى تقولاته وكتابات، وأهان الأنبياء عليهم السلام وفضل نفسه على جميع الانبياء فلا يبقى مسلما من اعتبره اماما فى دينه.

(٣) ... سبق ان ذكرنا أن الجماعة اللاهورية تعتقد أن مرزا غلام أحمد ظل و بروز للنبي ﷺ والعاذ بالله وان نبوة محمد ﷺ قد انعكست فيه، وبهذا الاعتبار يصح اطلاق النبوة عليه، وان هذه العقيدة لاتسعها دائرة الاسلام أبدا.

(٣) ... وعلاوة على دعوى النبوة، فان مؤلفات مرزا غلام احمد مليئة بالكفريات الأخرى وان الجماعة اللاهورية تؤمن بجميع هذه الكفريات و تعتبر كتب هذا المتنبئ حجة واجب الاطاعة، فتشارك مرزا غلام احمد القاديانى فى جميع كفرياته.

ان كون رجلا مسلما أو كافرا يتوقف على عقائده و افكاره، وان هذه المسئلة و مسئلة عقيدية و كلامية بحتة، ولا يجوز أن يتدخل فيها رجل ليس له معرفة بعلوم القرآن والسنة، ولا يجوز "لمحكمة علمانية" أن تحكم فى هذه المسئلة الدينية الخالصة، ولا سيما بعد ما بت المسلمون فى مسئلة اسلام القاديانيين برأى انعقد الاجماع عليه، فلو حكم محكمة علمانية بحكم مضار لما اجمعت عليه الأمة الاسلامية لن يقبل حكمها فى ذلك شرعا، وان رأيها فى ذلك لا توازى حجة خردل. والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه احكم و اتم. وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

قرارات الفتوى

الصادرة

عن الدورة الثانية لمجلس مجمع الفقه الاسلامى

بجدة من ١٠.١٦ ربيع الثانى ١٤٠٦هـ / ٢٢.٢٨ ديسمبر ١٩٨٥ء

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين و على آله و صحبه.

قرار رقم (٣)

بشان القاديانية

اما بعد:

فان مجلس مجمع الفقه الاسلامى المنتخب عن منظمة المؤتمر الاسلامى فى دورة انعقاد مؤتمره الثانى بجدة عن ١٠.١٦ ربيع الثانى ١٤٠٦هـ / ٢٢.٢٨ ديسمبر ١٩٨٥ء.

بعد ان نظر فى الاستفتاء المعروف عليه من "مجلس الفقه الاسلامى فى كيبوتاون بجنوب افريقيا، بشأن الحكم فى كل من (القاديانية) والفئة المتفرعة عنها التى تدعى (اللاهورية) من حيث اعتبارهما فى عداد المسلمين او عدمه و بشأن صلاحية غير المسلم للنظر فى مثل هذه القضية.

وفى ضوء ما قدم لاعضاء المجمع من أبحاث و مستندات فى هذا الموضوع عن (ميرزا غلام احمد القاديانى) الذى ظهر فى الهند فى القرن الماضى واليه تنسب نحلة القاديانية واللاهورية.

وبعد التأمل فيما ذكر من معلومات عن هاتين النحلتين وبعد التأكد من أن (ميرزا غلام احمد) قد ادعى انه نبي مرسل يوحى اليه و ثبت عنه هذا فى مؤلفاته التى ادعى ان بعضها وحي انزل عليه وظل طيلة حياته ينشر هذه الدعوى. و يطلب من الناس فى كتبه و اقواله الاعتقاد بنبوته ورسالته، كما ثبت عنه انكسر كثير مما علم من الدين بالضرورة كالجهاد ضد الكفار واعداء المسلمين المستعمرين لبلاد.

وبعد ان اطلع المجمع (ايضاً) على ما صدر عن (المجمع الفقهي بمكة المكرمة) فى الموضوع نفسه.

قرر مایلی:

۱..... ان ما ادعا (میرزا غلام احمد) من النبوة والرسالة ونزول الوحي عليه انكار صريح لما ثبت من الدين بالضرورة ثبوتاً قطعياً يقينياً من ختم الرسالة والنبوة بسيدنا محمد ﷺ وانه لا ينزل وحى على أحد بعده وهذه الدعوى من (میرزا غلام احمد) تجعله و سائر من يوافقونه عليها مرتدين خارجين عن الاسلام. واما (اللاهورية) فانهم كالقاديانية فى الحكم عليهم بالردة، بالرغم من وصفهم (میرزا غلام احمد) بانه ظل و بروز لنبينا محمد ﷺ.

۲..... ليس لمحكمة غير اسلامية، او قاضى غير مسلم، أن يصدر الحكم بالاسلام او الردة، ولا سيما فيما يخالف ما أجمعت عليه الامة الاسلامية من خلال مجامعها و علمائها، وذلك لان الحكم بالاسلام او الردة، لا يقبل الا اذا صدر عن مسلم عالم بكل ما يتحقق به الدخول فى الاسلام، أو الخروج منه بالردة، و مدرك لحقيقة الاسلام أو الكفر، و محيط بما ثبت فى الكتاب والسنة والاجماع: فحكم مثل هذه المحكمة مردود لعدم الاختصاص. والله اعلم.

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

☆..... اگر میر دے کے طور پر بھی کسی کو نبی بنانا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی۔ شکل دیکھو، فہم دیکھو، فراست دیکھو مرزا غلام احمد قادیانی نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے۔

☆..... ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ پکڑ پکڑ کر ان خبیثوں کو مار دے۔

☆..... عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ اور اس کی تاویل کرنا زلیع و ضلال اور کفر و الحاد ہے۔

☆.....☆.....☆

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سورة التين

مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں

حضرت مولانا عبداللہ کلام

بسم الله الرحمن الرحيم!

سوال اگر کوئی امام کسی مرزائی کا جنازہ پڑھا دے اور امام کو یہ علم بھی نہیں تھا کہ وہ مرزائی ہے۔ جب کہ محلے کے مسلمانوں کو معلوم تھا کہ یہ مرزائی ہے اور کفن و دفن کا انتظام بھی محلے والے مسلمانوں نے کیا ہے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفنایا ہے۔ مسلمانوں کا مذکورہ مرزائی کے ساتھ یہ معاملہ کرنا کیسا ہے؟ نیز امام کے نماز جنازہ پڑھانے سے اس کا نکاح باقی ہے یا ٹوٹ گیا؟ اور اسی طرح سے ان مسلمانوں کا نکاح (جنہوں نے اس کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی مرزائی کا علم ہونے کے باوجود) باقی ہے یا ٹوٹ گیا؟ براہ کرم دلائل سے جواب عنایت فرمائیں۔ مستفتی غوث بخش سکھر

الجواب باسمہ تعالیٰ!

صورت مسئلہ میں اولاً یہ بات سمجھنی چاہئے کہ مرزائی با اتفاق علمائے امت 'کافر محارب' زندیق اور مرتد ہیں۔ ان کو کسی بھی اعتبار سے عزت اور شان کا مرتبہ نہیں دینا چاہئے اور اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ رکھا جائے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے ساتھ کھیتا قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ مائدہ میں ارشاد ہے کہ:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ فِئَةٌ مِّنْهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ٥١“ ﴿۱﴾ اے ایمان والو! امت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو دوست۔ وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں ہے۔ اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔ ﴿۱﴾

اس آیت کے تحت امام ابو بکر صامی رازی تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

”وفى هذه الآية دلالة على ان الكفار لا يكون ولياً للمسلمين لافى التصرف ولا فى النصرة وتدل على وجوب البرائة عن الكفار والعداوة بهم لان الولاية ضد العداوة فاذا امرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم والكفرمة واحد۔ ص ۴۴۴ ج ۲“ ﴿۲﴾ اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا دلی (دوست) نہیں ہو سکتا۔ نہ معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں اور اس سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور اس سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ دلالت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ سارے کافر ایک ہی ملت کے حکم میں ہیں۔ ﴿۲﴾

نیز دوسری جگہ سورۃ انعام میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ:

”وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِى آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخْضُوا فِى حَدِيثِ

غیرہ . واما ينسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکرئ مع القوم الضالین . انعام ۶۸ ” اور جب تو دیکھے ان لوگوں کو کہ جھگڑتے ہیں ہماری آیتوں میں تو ان سے کنارہ کر۔ یہاں تک کہ مشغول ہو جائیں کسی اور بات میں اور اگر بھلا دے تجھ کو شیطان تو مت بیٹھ یاد آ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ ﴿ اس آیت کے ذیل میں امام ابو بکر صاس رازی رقمطراز ہیں کہ:

”وهذا ایدل علی ان علینا ترک مجالسة الملحدین وسائر الکفار عند اظهارهم الکفر والشک وما لایجوز علی اللہ تعالیٰ اذالم یمکننا انکارہ . ص ۲ ج ۳ “ یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور تمام کفار سے جب ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک تھام نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔ ﴿

مندرجہ ذیل عبارات کی رو سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کے ساتھ مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے۔ رہا یہ سوال کہ اگر کسی کا کوئی رشتہ دار قادیانی ہو اور وہ مرجائے تو اس کی تجہیز و تکفین کی کیا صورت ہوگی؟۔ اور اسلامی نقطہ نظر سے ایسے شخص کے بارہ میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟۔

چونکہ یہ سوال بہت سارے ذہنوں کی خلش کا ذریعہ ہے۔ اس لئے ذیل میں ہم مختصر ان کو بیان کر دیتے ہیں:

اول..... اگر اس کا فرد مرتد قادیانی کے ہم مذہب موجود ہوں تو اس مردار کو انہی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس صورت میں کسی مسلمان کو اس کی تجہیز و تکفین میں شرکت کرنا درست نہیں۔

دوم..... اگر اس کا کوئی ہم مذہب موجود نہیں تو ایسی مجبوری کی صورت میں ایسے شخص کو غسل اس طرح دیا جائے جیسے ایک ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے ایک کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔ مگر ان میں سے کسی کام میں بھی سنت کی رعایت نہ کی جائے۔ بلکہ یہ سارے کام سر سے بوجھ کو اتارنے کے لئے انجام دیئے جائیں۔ چنانچہ درمختار علی ہامش رد المحتار میں ہے کہ:

”فیفسلہ غسل الثوب النجس ویلفہ فی خرقۃ . ص ۶۵۷ ج ۱ “ اسے اس طرح (کراہت سے) غسل دیا جائے جیسے ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔ ﴿

اسی وجہ سے فقہاء نے لکھا ہے کہ مرتد کو مسنون طریقے سے غسل و کفن دینا ممنوع اور گناہ ہے۔ چنانچہ فتاویٰ خیرہ میں ہے کہ:

”فان راعی مانصت العلماء علیہ فی غسل المسلم وتکفینہ ودفنہ ففقدار تکب محظورا بلاشک لانه ممنوع عنه شرعاً . علیٰ حامش الفتاویٰ الحامدیہ . مکتبہ حبیبہ کوئٹہ . فتاویٰ خیرہ ج ۱ ص ۲۵ “ اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کی تجہیز و تکفین اور دفن میں علماء کے ذکر کردہ ان امور مسنونہ کی رعایت کی جو مسلمانوں کے لئے ہیں تو وہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ کیونکہ بلاشبہ ان تمام امور کی

رعایت کفار کے حق میں ممنوع ہے۔ ﴿

سوم..... جس طرح کافر کونست کے مطابق غسل و کفن دینا جائز نہیں۔ اسی طرح کسی کافر کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔ جیسا کہ سورۃ توبہ میں ارشاد باری ہے کہ:

”ولا تصل علی احد منهم مات ابداً ولا تقم علی قبره . انهم کفروا باللہ ورسوله وماتوا وهم فاسقون . توبہ ۸۴“ ﴿ اور نماز نہ پڑھوان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔ ﴿

اس آیت کے تحت امام ہمام صاحب رازی تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

”وحظرها (ای الصلوۃ) علی موتی الکفار..... الخ . ص ۱۴۴ ج ۳“ ﴿ اور اس میں کفار کے موتی پر جنازہ پڑھنے کی ممانعت ہے۔ ﴿

پس جن مسلمانوں نے مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھا ہے۔ اگر وہ اس کے عقائد سے واقف تھے کہ یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے۔ اس کی وحی پر ایمان رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے۔ اس علم کے باوجود اگر انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھا تو ان تمام لوگوں کو جو جنازے میں شریک تھے اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔ کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے۔ اس لئے ان کا ایمان بھی جاتا رہا اور نکاح بھی باطل ہو گیا۔ ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے۔ چنانچہ بحر الرائق میں ہے کہ:

”والاصل ان من اعتقد الحرام حلالاً فان کان حراماً لغيره کمال الغیر لا یکفرو ان کان لعینه فان کان دلیلة قطعياً کفرو الا فلا وقیل التفصیل فی العالم اما الجاهل فلا یفرق بین الحلال والحرام لعینه ولغیره وانما الفرق فی حقه انما کان قطعياً کفر به والا فلا یکفر اذا قال الخمر لیس بحرام..... الخ . ص ۱۲۲ ۱۲۳ ج ۵“ ﴿ مکذافی ردالمختار ص ۳۱۱ ج ۳ والہندیہ ص ۲۷۲ ج ۲“ ﴿ (تکفیر کے باب میں) قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص کسی حرام چیز کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو اور وہ شے فی نفسہ حرام نہیں (جیسے غیر کمال) تو اسے کافر نہیں کہا جائے گا اور اگر وہ چیز فی نفسہ حرام ہے تو اس کے حلال ماننے والے کو کافر کہا جائے گا۔ بشرطیکہ اس کی حرمت قطعی دلیل سے ثابت ہو (جیسے شراب، خنزیر وغیرہ) ورنہ نہیں۔ حضرات علماء میں سے بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ تفصیل اس شخص کے لئے ہے جو حرام بعینہ اور حرام ظہر کے فرق کو سمجھتا ہو۔ اس کے لئے اصول یہ ہے کہ اگر کسی امر قطعی کی حرمت کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ جیسے اگر کوئی کہے کہ شراب حرام نہیں۔ تو اس کو کافر کہا جائے گا۔ ﴿

البتہ اگر امام صاحب کو میت کا مرزائی کافر اور مرتد ہونا معلوم نہ تھا اور لاعلمی میں مسلمان سمجھ کر نماز جنازہ

پڑھادی تو ان کو تجدید ایمان و تجدید نکاح کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہی حکم ہر شخص کا ہوگا جس نے لاسمی میں اس جنازے میں شرکت کی۔ البتہ بے احتیاطی ہوئی۔ کیونکہ تحقیق نہیں کی گئی۔ اس لئے توبہ و استغفار کریں۔

چہارم..... مسنون طریقے سے کافر کو دفن کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہی جائز نہیں۔ چنانچہ درمختار علی ہاشم روالپنڈی میں ہے کہ:

”واما المرتد فیلقی فی حفرة کالکب هکذا فی الہندیۃ ۰ ص ۲۰۷ ج ۱ ص ۱۶۰ ج ۱“
 ﴿اور (مرتد کی میت) کو کتے کی طرح ایک گڑھے میں پھینک دیا جائے۔﴾
 مزید علامہ ابن عابدینؒ شامی میں لکھتے ہیں کہ:

”ویکبرہ ان یدخل الکافر فی قبر قریبہ المسلم لیدفنه ۰ حوالہ مذکورہ بالا“ ﴿کسی کافر کو اپنے قریبی رشتہ دار مسلمان کی قبر میں (دفن کرنے کی غرض سے) اترا نا بھی ممنوع ہے۔﴾
 کفایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ:

”لان الفوضیع الذی فیہ الکافر ینزل فیہ اللعن والسخط والمسلم یحتاج الی نزول الرحمة فی کل ساعة فینزل قبرہ من ذالک ۰ ص ۹۵ ج ۲“ ﴿چونکہ کافر کی قبر پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور لعنت برسی رہتی ہے اور مسلمانوں کو تو ہر لمحہ رحمت الہی کے نزول کی ضرورت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے قبرستان کو اس کافروں کے دفن سے پاک رکھا جائے۔﴾

فتح القدیر میں بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان مر جائے اور اس کا قریبی رشتہ دار کافر ہو۔ پھر وہ کافر اپنے رشتہ دار کی میت کو لے کر قبر میں نہ اترے۔ بلکہ عام مسلمان یہ کام انجام دیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”وینبغی ان لایسلی ذالک منہ بل یفعلہ المسلمون ص ۹۵ ج ۲“ ہکذا فی الہندیۃ ۰ ص ۱۶۰ ج ۱ والبحر الرائق ص ۱۹۱ ج ۲ وبداائع الصنائع ص ۳۱۹ ج ۱“ ﴿اور وہ (کافر) اس کے دفن کا متولی نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس کے بجائے عام مسلمان ہی اس کو دفن کریں۔﴾

اسی لئے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہی نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کو علیحدہ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ فتاویٰ خیرہ میں ہے کہ:

”وقال عقبہ بن عامر واثلة بن الاسقع یتخذ لہا قبر علیحدۃ وهو احوط ۰ فتاویٰ خریہ علیٰ حاشیٰ حامدیہ ج ۱ ص ۲۶“ ﴿عقبہ بن عامر واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ ان کے دفن کی جگہ علیحدہ ہونی چاہئے۔﴾

ان عبارات سے واضح ہو جاتا ہے کہ کافر و مسلمان کا ایک ساتھ دفن کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اب صورت مسئلہ

میں چونکہ ایک کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا ہے اور کافروں پر لعنت برتی ہے جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جس کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں آچکا ہے۔ اس لئے اس نعش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال دینا چاہئے۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی جامع بخاری میں نبش قبور مشرکین کے متعلق ایک ترجمہ الباب قائم کیا ہے۔ اس کے تحت متعدد احادیث لائے ہیں۔ ملاحظہ ہو بخاری ص ۶۱ ج ۱۔ ان احادیث کے تحت فقہ العصر حضرت امام ابوحنیفہؒ وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ و برہمچہ رقمطراز ہیں:

”قوله نبش قبور المشركين اى دون غيرها من قبور الانبياء واتباعهم لمافى ذالك من الاهانة لهم بخلاف المشركين فانہ لاحرمۃ لهم ۰ لامع الدرادی ص ۳۹۰ ج ۲“ ﴿مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔ اس لئے کہ (اسلام میں) ان کا کوئی احترام نہیں۔ بخلاف انبیائے کرام اور ان کے تبعین کے کہ اس میں ان کی توہین ہے۔﴾

دوسری جگہ ارقام فرماتے ہیں:

”واما الکفرة فانہ لاحرج فى نبش قبورهم اذلا حرج فى اهانتهم ۰“ ﴿البتہ کفار کی قبریں اکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ان کی توہین کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔﴾
مرید آگے لکھتے ہیں کہ:

”وان كانت قبور المشركين فينبغى ان ينبش لانها محل العذاب ۰“ ﴿اور اگر مشرکین کی قبریں ہوں تو ان کو اکھاڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ وہ محل عذاب ہے۔﴾
اس طرح کی عبارات فتح الباری ص ۴۳۷ ج ۱ اور عمدہ القاری ص ۳۵۰ ج ۲ میں بھی مذکور ہیں۔ فقہ کی مشہور کتاب مراقی الفلاح میں ہے:

”واما اهل الحرب فلا بأس بنبشهم احتیج اليه ص ۳۷۱“ ﴿ہكذا فى عمدة الفقہ ص ۵۳۶ ج ۳﴾ اگر ضرورت ہو تو حربی کفار کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔﴾

مندرجہ بالا تمام عبارات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس مرزائی مرتد کی نعش کا مسلمانوں کے قبرستان سے نکالنا ضروری ہے۔

فقط: واللہ اعلم! کتبہ عبد اللہ کلام غنی عنہ

دارالافتاء جلد ۵ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

بشکر یہ بیات کراچی اپریل ۱۹۸۶ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 صَلَّوْا وَسَلِّمُوا

فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام

شائع کردہ!

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی^ط



حیات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے بارہ میں زعمائے ملت کے اہم ترین فتوے جو حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم نے عرب و عجم کے علماء کرام سے محنت شاقہ سے حاصل کیے اور اگست ۱۹۹۳ء میں کتابی شکل میں ان کو شائع کیا۔ کتابی شکل میں شائع کرتے وقت اس کا نام ”فتاویٰ حیات مسیح علیہ السلام“ رکھا گیا پیش خدمت ہے۔ اس میں چودہ ملکوں کے ۲۹۱ علماء کرام کے فتویٰ جات ہیں۔ (مرتب)

و اُس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ، رئیس ریاستہ البحوث اعمیہ
والافتاء والدعوة والارشاد والریاض، ممبر مجلس شوریٰ سعودی عرب
جناب فضیلت مآب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کا فتویٰ

۱..... حیات مسیح علیہ السلام کا منکر کافر ہے

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على عبده ورسوله وخيرته
من خلقه محمد بن عبد الله و على آله وصحبه ومن سار سيرته واهتدى بهداه الى يوم الدين .
اما بعد: فقد وردنا سوال من باكستان بافضاء الاخ في الله الشيخ منظور احمد رئيس
الجامعة العربية والناظم الاعلى للإدارة المركزية للدعوة والارشاد جنيوت باكستان الغربية وهذا
نص السؤال.

السؤال!

ماقول السادة العلماء الكرام في حياة سيدنا عيسى عليه السلام ورفعته الى السماء بجسده
العنصرى الشريف، ثم نزوله من السماء الى الارض قرب يوم القيامة وان ذلك النزول من اشراف
الساعة. وما حكم من انكر نزوله يوم القيامة وادعى انه صلب ولكنه لم يمت بذلك بل هاجر الى
كشمير وعاش فيها طويلا ومات فيها بموت طبعي وانه لا ينزل قبل الساعة افنونا ماجورين. (انتهى)

سوال

ہمارے مخلص بھائی مولانا منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد
چنیوٹ مغربی پاکستان کی طرف سے ہمیں ایک سوال پہنچا ہے جس کا اصل متن یہ ہے۔

علماء کرام کا کیا فتویٰ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر تشریف لے
جانے اور قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق، نیز کیا آپ کا آسمان سے دنیا میں تشریف لانا
واقعی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؟ اور جو ان کے قیامت کے قریب نزول کا منکر ہو اس کا کیا حکم ہے، نیز جو
فحش یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا تھا لیکن اس سے تو آپ کی موت واقع نہ ہوئی البتہ
آپ وادی کشمیر کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور وہاں پر کافی زندگی گزاری اور وہیں اپنی طبعی موت سے
وقات پا گئے اور یہ کہ اب وہ قیامت کے قریب آسمان سے نہیں اتریں گے، ہمیں اس بارے میں فتویٰ عنایت
فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔

الجواب!

وبالله السمعان وعليه التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله.

قد تظاهرت الأدلة من الكتاب والسنة على ان سيدنا عيسى بن مريم عبده ورسوله قد رفع الى السماء بجسده الشريف و روحه وانه لم يموت ولم يقتل لم يصلب وانه ينزل في آخر الزمان فيقتل الدجال، ويكسر الصليب ويقتل الخنزير و يصنع الجزية ولا يقبل الا الاسلام. ولبت ان ذلك النزول من اشراط الساعة وقد اجمع علماء الاسلام الذين يعتد باقوالهم على ما ذكرنا، و انما اختلفوا في التوفى المذكور في قول الله عزوجل اذ قال الله يا عيسى اني متوفيك ورافعك الي. (ال عمران ٥٥)

على اقوال

احدها ان المراد بذلك وفاة الموت لانه الاظهر من الاية بالنسبة الى من لم يتامل بقية الأدلة ولان ذلك قد تكرر في القرآن الكريم بهذا المعنى مثل قوله تعالى قل يتوفكم ملك الموت الذي وكل بكم. (سجدة ١١) وقوله سبحانه وتعالى. ولو ترى اذيتو في الذين كفروا الملكة (انفال ٥٠) و آيات اخرى قد ذكر فيها التوفى بمعنى الموت وعلى هذا المعنى يكون في الايات تقليم وتأخير.

القول الثاني

معناه القبض، نقل ذلك ابن جرير في تفسيره عن جماعة من السلف، واختاره ورحجه على ما سواه و عليه فيكون معنى الاية اني قابضك من عالم الارض الى عالم السماء وانت حي و افعك الي، ومن هذا المعنى قول العرب "توفيت مالى من فلان اى قبضة كله وافيها."

القول الثالث

ان المراد بذلك وفاة النوم لان النوم يسمى وفاة. وقد دلت الأدلة على عدم موت عليه السلام فوجب حمل الاية على وفاة النوم جمعا بين الأدلة كقول سبكانه. وهو الذي يتوفكم بالليل (انعام ٦٠) وقوله عزوجل. الله يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرى الى اجل مسمى.

والقولان الاخيران ارجح من القول الاول، وبكل حال فالحق الذي دلت عليه الأدلة البينة و تظاهرت عليه البراهين انه عليه الصلوة والسلام رفع الى السماء حيا وانه لم يموت بل لم يزل عليه السلام حيا في السماء الى ان ينزل في آخر الزمان و يقوم باذا المهمة التي اسندت اليه، المبينة في الحديث الصحيحة الثابتة عن محمد رسول الله ﷺ ثم يموت بعد ذلك الموت التي كتبها الله عليه ومن هنا يعلم ان تفسير التوفى بالموت قول ضعيف مرجوح.

واما من زعم انه قد قتل او صلب فصريح القرآن يرد قوله و يظله وهكذا قول من قال انه لم يرفع الى السماء و انما هاجر الى كشمير و عاش بها طويلا ومات فيها بموت طبعي وانه لا ينزل

قبل الساعة و انما ياتى مثله فقوله ظاهر البطلان بل هو من اعظم الفدية على الله والكذب عليه و على رسوله ﷺ و هكذا قول من قال انى آت و اودى هذه المهمة كالفاديانى فقوله من اوضح الكذب فان المسيح عليه الصلوة والسلام لم ينزل الى وقتنا هذا وسوف ينزل فى مستقبل الزمان كما اخبر بذلك رسول الله ﷺ و مما تقدم يعلم السائل و غيره ان من قال ان المسيح قد قتل او صلب او قال انه هاجر الى كشمير ومات بها موتا طبعيا ولم يرفع الى السماء او قال انه آت او ياتى مثيله وانه ليس هناك مسيح ينزل من السماء فقد اعظم على الله الفدية.

بل هو مكذب لله و رسوله ﷺ ومن كذب الله ورسوله فقد كفر.

والواجب ان يستتاب من قال مثل هذه الاقوال و ان توضح له الادلة من الكتاب والسنة فان تاب و رجع الى الحق والاعتقاد كافرا.

والادلة على ذلك كثيرة معلومة منها قوله سبحانه فى نشان عيسى عليه الصلوة والسلام فى سورة النساء.

وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفى شك منه و ما لهم به من علم الا اتباع الظن و ما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزاً حكيمًا. (نساء ١٥٤)

ومنها ما تواترت به الاحاديث عن رسول الله ﷺ منها.

”انه عليه الصلوة والسلام ينزل فى آخر الزمان حكما مقسطا فيقتل مسيح الضلالة و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الحزبة ولا يقبل الا الاسلام.

وهى احاديث متواترة مقطوعة بصحتها عن رسول الله ﷺ وقد اجمع علماء اسلام على تلقيها بالقبول والايمان بما دلت.

عليه و ذكروا ذلك فى كتب العقائد، فمن انكسرها متعلقا بانها اخبار احاد لا تفيد القطع او تاوَلها على ان المراد بذلك تمسك الناس فى آخر الزمان باخلاق المسيح عليه السلام من الرحمة و العطف واخذ الناس بروح الشريعة و مقاصدها ولبابها. لا بظواهرها فقوله ظاهر البطلان، مخالف لما عليه آئمة الاسلام بل هو صريح فى رد النصوص الثابتة المتواترة و جنابة على الشريعة الفراء.

وجراة شيعه على الاسلام و اخبار المعصوم عليه الصلوة والسلام و تحكيم للظن والهوى و خروج عن جادة الحق والهدى لا يقدم عليه من له قدم راسخ فى علم الشريعة و ايمان صادق بمن جاء بها و تعظيم لا حكامها و نصوصها، والقول بان احاديث المسيح اخبار احاد لا تفيد القطع قول ظاهر الفساد لانها احاديث كثيرة مخرجة فى الصحاح، والسنن، والمسانيد، متنوعة الا سانيدها والطرق متعددة المخارج، وقد توفرت فيها مشروط التواتر، فكيف يجوز لمن له ادنى بصيرة فى الشريعة ان يقول باطراحها و علم الاعتماد عليها ولو سلمنا انها اخبار احاد فليس كل الاخبار الا حاد لا تفيد القطع بل الصحيح الذى عليه اهل التحقيق من اهل العلم.

ان الاخبار الا حاد اذا تعددت طرقها و استقامت اسانيدها و سلمت من المعارض

المقاوم تفید القطع، والاحادیث فی هذا الباب بهذا المعنى فانها احادیث مقطوعة بصحتها متعددة الطرق والخارج و ليس فی الباب ما يعارضها فهى مفيدة للقطع، سواء قلنا انها متواترة او اخبار احاد، وبذلك يعلم السائل وغيره بطلان هذه الشبهة وانحراف قائلها عن جادة الحق والصواب واشنع من ذلك واعظم فى البطلان والجرأة على الله سبحانه وتعالى وعلى رسوله ﷺ قول من تاولها على غير ما دللت عليه الأدلة، فانه قد جمع بين تكذيب النصوص وابطالها وعدم الايمان بما دلت عليه السنة من نزول عيسى عليه السلام.

وحكمه بين الناس بالقسط وقته الدجال وغير ذلك مما جاء فى الاحادیث وبين نسبة الرسول ﷺ الذى هو انصح الناس واعلمهم بشریعة الله الى التمیوه والتلبیس وارادة غير ما يظهر من كلامه و تدل عليه الفاظه يجب ان ينزه عنه مقام رسول الله ﷺ وهذا القول يشبه قول الملاحدة الذين نسبوا الرسل عليهم الصلاة والسلام الى التخیيل والتلبیس لمصلحة الجهمود وانهم ما ارادوا مما قالوا الحقيقة وقدرد عليهم اهل العلم والايمان و ابطالوا مقالاتهم بواضح الحجة و ساطع البرهان فعوذ بالله من زیغ القلوب والتباس الامور و معضلات الفتن و نزعات الشیطان.

ونساله عزوجل ان يعصمنا والمسلمين من طاعة الهوس والشیطان انه على كل شئ قدير. ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم و نرجو ان يكون فیما ذكرناه مقنع للسائل و ابضاح الحق والحمد لله رب العالمين و صلى الله وسلم على عبده ورسوله محمد وآله واصحابه اجمعين.
(عبدالحزیز بن عبد الله بن باز و اس چاٹر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ)

اس اہم سوال کا جواب اللہ کے بھروسہ اور اس کے توکل پر شروع کیا جاتا ہے اس لیے کہ اس کی توفیق کے بغیر نہ تو کسی معصیت سے بچا جاسکتا ہے اور نہ ہی کوئی کام کیا جاسکتا ہے۔

قرآن و حدیث سے اس چیز پر دلائل واضح ہو چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ آپ اپنے جسم غرضی اور روح دونوں کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، نیز یہ کہ آپ نے نہ وفات پائی ہے نہ ہی قتل کیے گئے ہیں، نہ ہی آپ کو سولی پر چڑھایا گیا ہے، بلکہ آپ آخری زمانہ میں اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام کو ہی قبول کریں گے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ کا آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے۔

اور جن علماء کے اقوال کا اعتبار کیا جاتا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے انھوں نے اس پر اجماع کیا ہے۔ البتہ لفظ ”تونی“ کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مذکور ہے۔ ”جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو“ اس کے متعلق چند اقوال ہیں۔

پہلا قول..... اس سے مراد ”موت“ ہے اس لیے کہ آیت کا ظاہری معنی یہی معلوم ہوتا ہے، یہ اس کے نزدیک ہے جس نے بقیۃ دلائل میں غور نہ کیا ہو، اس لیے کہ قرآن کریم میں یہ لفظ اسی معنی میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”تو کہہ قبض کر لیتا ہے تم کو فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے۔“ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”اگر تو

دیکھیے جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے“ ایسے ہی دیگر آیات ہیں ان میں تو فی بمعنی موت ہی لیا گیا ہے، تو اس صورت میں آیات میں تقدیم و تاخیر ممانی ہوگی۔

دوسرا قول ”توفی“ کا معنی ”قبض“ کرنا ہے، ابن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں سلف صالحین کی ایک جماعت سے یہی معنی نقل کیا ہے اور اسی قول کو پسند کرتے ہوئے اس کو تمام اقوال پر ترجیح دی ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ بنا ”ضرور ضرور میں آپ کو قبض کر (کھینچ) لوں گا اپنی طرف، اور اسی قبیل سے عرب کا مقولہ ہے ”توفیت مالی من فلان“ کہ میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا کہ اس کے ذمہ اس مال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نیند والی وفات ہے اس لیے کہ نیند کا نام بھی وفات رکھا جاتا ہے۔ اور چونکہ ابھی تک آپ کی وفات نہ ہونے پر دلائل بالکل واضح ہو چکے ہیں اس لیے آیت کو نیند والی وفات کے معنی پر محمول کرنا ضروری ہو گیا، تاکہ دلائل کے درمیان اتحاد و یکسانیت پیدا ہو سکے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اور ”وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تم کو رات میں“ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
 ”اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا، جو نہیں مریں ان کو کھینچ لیتا ہے ان کی نیند میں پھر رکھ چھوڑتا ہے جن پر مرنا ٹھہرا دیا ہے اور بھیج دیتا ہے اور لوں کو ایک وعدہ مقرر تک۔“

اور آخری دونوں قول پہلے قول کی بہ نسبت زیادہ رائج ہیں، بہر صورت درست چیز جس پر واضح دلائل آشکارہ اور قائم ہو چکے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور وہ مرے نہیں ہیں بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ موجود ہیں، یہاں تک کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں اتریں گے، اور حضور ﷺ سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ ہیں جو فریضہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ سونپا گیا ہے اس کو نبھائیں گے، اس کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طبعی موت سے وفات پائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لکھی ہوئی ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ”توفی“ کا معنی موت سے کرنا مرجوع اور ضعیف قول ہے۔

اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا گیا ہے اور انھیں سولی پر چڑھا کر مار دیا گیا ہے، تو قرآن مجید کی واضح آیات اس کے قول کی تردید کرتی ہیں، اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آپ کو آسمانوں پر نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے اور وہیں کافی مدت گزارنے کے بعد اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور یہ کہ آپ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ آپ کا کوئی مثل آئے گا تو اس کے قول کا بطلان بھی باطل ظاہر ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا گیا ہے اور اس کے رسول ﷺ پر ایک جھوٹ کسا گیا ہے۔ اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آنے والا میں ہی ہوں اور یہ فریضہ میں سرانجام دوں گا، جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے تو اس کا قول بھی بالکل واضح طور پر باطل ہے اس لیے کہ حضرت مسیح ﷺ ابھی نازل نہیں ہوئے اور آپ زمانہ مستقبل میں ضرور نازل ہوں گے۔ جیسا کہ اس حقیقت کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے اور ہماری اس گزشتہ وضاحت سے سائل اور دوسرے احباب کو یہ بات بالکل کھل کر معلوم ہو چکی ہوگی کہ جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ ﷺ قتل کر دیے گئے ہیں، یا آپ سولی پر چڑھا دیے گئے ہیں یا یہ کہ آپ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے ہیں اور وہیں آپ اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور آپ آسمانوں پر نہیں

اٹھائے گئے، یا جس نے کہا کہ مسیح تو آچکے ہیں یا ان کا مثل آئے گا اور یہ کہ ایسا کوئی مسیح نہیں ہے جو آسمان سے نازل ہو، تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا ہے۔

بلکہ وہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرنے والا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرے تو تحقیق وہ کافر ہو گیا۔

اور ضروری ہے کہ اس قسم کے دعویٰ کرنے والے سے توبہ کرائی جائے، اور اس پر کتاب و سنت سے دلائل واضح کیے جائیں۔ پس اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے قول سے رجوع کر کے حق کی طرف آ جائے تو بہتر ہے ورنہ اسے کافر گردانتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا۔

باقی حیات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دلائل بکثرت موجود ہیں، ان میں سے چند ایک تحریر کیے جاتے ہیں۔ سورۃ نساء میں حضرت عیسیٰ ﷺ کے متعلق ارشاد باری ہے:-

”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا و لیکن دینی صورت بن گئی ان کے آگے، اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، کچھ نہیں ان کو اس کی خبر، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا۔ بیشک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔“

اسی طرح حضور ﷺ کی وہ احادیث جو تواتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہیں، ان میں سے آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

”کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ پس آپ مسیح و جال کو قتل کر دیں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام ہی قبول کریں گے۔“

یہ متواتر احادیث ہیں اور ان کے رسول اللہ ﷺ کا صحیح کلام ہونے پر پختہ یقین کیا گیا ہے اور علمائے امت نے ان احادیث کے مفہومات کے قابل یقین ہونے اور ان کے اوپر ایمان لانے پر اجماع کیا ہے۔

پس جس نے یہ بہانہ بتاتے ہوئے ان احادیث کا انکار کیا ہے کہ یہ احادیث خبر واحد کا درجہ رکھتی ہیں۔ جو یقین کا فائدہ نہیں دے دیتیں یا ان کی تاویل یہ کرے کہ ان سے مراد یہ ہے کہ لوگ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ ﷺ کے شفقت اور نرم دلی والے اخلاق کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے، اور ان پر عمل پیرا ہوں گے، اور لوگ شریعت کی روح اور اس کے اصل مقصود کو پالیں گے اور یہ کہے کہ ان کے ظاہری معنی پر اڑے رہنا درست نہیں، تو اس کا یہ قول بالکل باطل اور ائمہ دین کے مذہب کے کلیتہ خلاف ہے بلکہ یہ تو نصوص قطعیہ متواترہ جو اس ضمن میں وارد ہوئی ہیں ان کی کھلی تردید کی جسارت ہے اور صاف بے داغ شریعت کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

اور اسلام اور نبی مصوم ﷺ کی احادیث کے خلاف ایک گھناؤنی قسم کی سازش ہے۔ یہ تو اپنے وہم و خواہش نفس کے مطابق اپنی مرضی کا فیصلہ کرنا اور حق و ہدایت کے راستے سے ٹکنا ہے اور جس شخص کو علم شریعت میں دسترس حاصل ہو اور اس کے لانے والے نبی ﷺ پر سچا ایمان ہو اور شریعت کی نصوص اور اس کے احکام کی تعظیم کرنا ہو تو وہ اس قسم کے دعوے کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا اور یہ کہنا کہ وہ احادیث جو حضرت عیسیٰ ﷺ کے متعلق

نازل ہوتی ہیں وہ اخبار احاد کا درجہ رکھتی ہیں، یقین کا فائدہ نہیں دیتیں تو اس قول کا فساد بالکل ظاہر ہے، اس لیے کہ یہ متعدد احادیث ہیں جو صحاح ستہ، سنن اور مسانید میں موجود ہیں جو مختلف سندوں اور واسطوں سے آئی ہیں اور ان کے طرق بھی متعدد ہیں اور تواتر کی تمام شرطیں بھی ان میں موجود ہیں، تو جس آدمی کو شریعت کی تھوڑی سی بھی سمجھ بوجھ ہو وہ کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان احادیث کو چھوڑ دیا جائے اور ان پر اعتماد نہ کیا جائے اور اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ اخبار احاد ہیں تو سب اخبار احاد ایسی نہیں ہوتیں کہ جو یقین کا فائدہ نہ دیتی ہوں بلکہ صحیح قول جس پر محققین اہل علم کا اتفاق ہے۔

وہ یہ ہے کہ اخبار احاد کے نقل کرنے کے راستے اگر متعدد ہوں اور ان کی سندیں بھی درست ہوں اور ان کی معارض احادیث بھی موجود نہ ہوں تو یہ خبریں یقین کا فائدہ دیتی ہیں، اور اس باب میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ اسی معیار کے مطابق ہیں، اس لیے کہ یہ ایسی حدیثیں ہیں کہ ان کی صحت یقینی ہے اور ان کے مخارج اور راستے بھی ایک سے زائد ہیں اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو ثابت کرنے والی احادیث سے متضاد ہو تو یہ تمام احادیث یقین کا فائدہ دیتی ہیں۔ چاہے یہ متواتر ہوں یا خبر واحد، اس تحقیق سے سوال کرنے والے صاحب اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی واضح ہو گیا کہ ان احادیث پر خبر واحد ہونے کی وجہ سے جو شبہ کیا جا رہا تھا وہ بالکل باطل ہے اور اس طرح کا دعویٰ کرنے والا حق اور صحیح راستے سے ہٹکا ہوا ہے۔

اور اس سے زیادہ گھٹاؤنی اور بری حرکت اس آدمی کی ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھا اور قرآن و حدیث کی غلط تاویلیں کیں، اس لیے کہ اس نے ایک طرف تو ان دلائل کو جھٹلایا اور تردید کی اور دوسری طرف اس نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وارد حدیثوں کو ماننے سے ہی انکار کر دیا جن میں آپ کے دوبارہ نازل ہونے اور لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے مطابق فیصلے کرنے، اور دجال کو قتل کرنے اور دیگر امور کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی اس نے حضور ﷺ کو جو سب سے بڑھ کر نصیحت کرنے والے اور شریعت کو زیادہ جاننے والے ہیں ملمع سازی کرنے اور واقعات کو غلط ملط کرنے کے ساتھ منسوب کیا ہے اور آپ ﷺ کے الفاظ سے جو واضح معانی معلوم ہوتے ہیں اور جن پر یہ الفاظ دلالت کرتے تھے ان کے علاوہ اور معانی مراد لیے ہیں اور یہ انتہائی قسم کا جھوٹ اور بہتان ہے اور ایسی دھوکہ بازی ہے کہ جس سے حضور ﷺ کے بلند مقام کو بچانا ضروری ہے اور یہ قول تو ان طعندوں کے قول کے بالکل مشابہ ہے جنہوں نے صرف عوام کی مصلحتوں کی خاطر انبیاء علیہم السلام کو پاگل پن اور حقیقت چھپانے والوں کے ساتھ منسوب کیا، ان کا کلام حقیقت کی بالکل عکاسی نہیں کرتا، اہل علم اور ایمان والوں نے ان کی خوب تردید کی ہے ان کے اس مقولہ کو بڑے واضح اور روشن دلائل سے باطل کیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں دلوں کے حق سے پھرنے سے اور مسائل پر شک میں پڑنے سے اور شیطان کے دوسوں سے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات اور شیطان کی بیروی کرنے سے محفوظ فرمائے، بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمیں امید ہے کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے سائل کی تشفی ہو گئی ہوگی اور حقیقت کی وضاحت بھی، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر۔

حرمین کے جید عالم دین علوی ابن عباس المالکی الحسنی کا فتویٰ

۲..... حیات مسیح علیہ السلام کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا

سوال..... اس بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ انھیں آسمان پر جسد عسری سمیت اٹھایا گیا ہے اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، ان کا یہ نزول قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو قیامت کے قریب ان کے نزول کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ سولی پر چڑھائے گئے تھے مگر اس سے وہ فوت تو نہیں ہوئے، بلکہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں وہ طویل عرصہ زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے، اب وہ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ ان کا عقل آئے گا، ان سوالات کا جواب مرحمت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(المستفتی منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ پیٹریٹ مغربی پاکستان)

جواب..... الحمد للہ اعلم بالصواب والصلوة والسلام علی سیدنا محمد و علی الالہ واصحابہ والتابعین باحسان الی یوم الحساب.

انا بعد! جمہور اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا شرعاً ضروری اور واجب ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اب تک زندہ ہیں۔ وہ آخری زمانے میں نازل ہو کر شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا نفاذ کریں گے اور راہ حق میں جہاد کریں گے جیسا کہ یہ بات صادق و مصدوق حضرت محمد ﷺ سے باتواتر ثابت ہے۔

یہ عقیدہ رکھنا اس لیے واجب ہے کہ کتاب و سنت کے دلائل اس بات کی وضاحت کے لیے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جو ہر قسم کے شک و شبہات سے بالا ہے فرمایا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا ہے اور نہ سولی دی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھالیا ہے (وما قتلوه بقیۃ بل دفعہ اللہ الیہ) (نساء، ۱۵۷) ”اور اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔“

اور یہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہو کر عدل و انصاف پر مبنی نظام عدالت قائم فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے اس وقت دولت اس کثرت سے ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہ ملے گا۔

اس قسم کی دوسری تصریحات بھی احادیث سے ثابت ہیں، جن میں ان کی زندگی، نزول اور نزول کے بعد زمین میں قیام وغیرہ کی تفصیلات مذکور ہیں یہ احادیث درجہ تواتر تک پہنچ چکی ہیں، دوسری طرف کوئی ایسی صحیح حدیث موجود نہیں جس میں آپ کی موت کا ذکر ہو، اور جس میں آخری زمانہ میں نازل ہونے کے خلاف کوئی تصریح موجود ہو، جب قرآن مجید نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اٹھالیا گیا ہے، وہ قتل نہیں

ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے وضاحت سے فرمادیا کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اور غیر مبہم الفاظ میں نزول کے بعد کے مفصل حالات بیان کر دیے، اب ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے کہ وہ اس بات کو اپنا عقیدہ بنائے، اس میں شک کرنے والا اجماع امت کی رو سے کافر قرار پائے گا، کیونکہ یہ عقیدہ اب بلا اختلاف ضروریات دین میں شمار ہوتا ہے۔ اس بارے میں گمراہ اور جاہل لوگوں کے سارے اعتراضات بے بنیاد ہیں اہل علم کو ان بے بنیاد بے ہودہ باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صحیح مذہب پر قائم رہنا چاہیے۔

(اہل عمران ۵۵)

یہ کہنا سراسر باطل ہے کہ آیت: انی متوفیک و رافعک الی۔
”میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔“

کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے وہ فوت ہوئے پھر موت کی حالت میں اٹھائے گئے۔ یہ مطلب و مفہوم علماء اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے، اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ رفع اور آخری زمانہ میں زمین پر نزول کے بعد تجھے وفات دوں گا یا تیری عمر پوری ہونے پر وفات دوں گا اس صورت میں یہ ایک اطلاع ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بتایا ہے کہ یہودی آپ کو قتل نہیں کریں گے، جیسا کہ آیت: ومطہرک من الذین کفروا۔ (اینا)
”اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔“

کے مفہوم سے ثابت ہوتا ہے، رسول ﷺ خدا کی نازل فرمودہ کلام کے شارح و ترجمان تھے، اللہ کا ارشاد ہے: لتبین للناس ما نزل الیہم۔
(نحل ۴۴)

”کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے۔“

آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو تشریح فرمائی ہے۔ اسی میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے، راہ حق میں جہاد کریں گے، وصال کو قتل کریں گے اور شادی کریں گے ان کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگی وغیرہ۔

اس تفصیل سے ہر ایسے شک و شبہ کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ان کی موت کے بارے میں کیا جاتا ہے۔ اس آیت کے اس مفہوم کی صحت کی اس سے بھی تقویت ہوتی ہے کہ آیت میں واؤ کا حرف استعمال ہوا ہے، جو درحقیقت مطلق جمع کے لیے ہوتا ہے نہ کہ ترتیب کے لیے جیسا کہ یہ آیت (واسجدی وارکعی) ”سجدہ کر اور رکوع کر“ میں ہے۔

کیونکہ رکوع سجود سے پہلے ہوتا ہے ربی یہ آیت: ”واذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم، انت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ۔ الی قوله ذلک الفوز العظیم۔“ (مائدہ ۱۱۶-۱۱۷)
”اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوا اللہ کے۔“

اس حصہ کو اللہ کے قول ذلک الفوز العظیم تک پڑھو۔

جس میں عیسیٰ علیہ السلام کا جواب اللہ کے اس قول میں مذکور ہے:

فلما توفیتی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید۔ (مائدہ ۱۱۷)

پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو، تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

تو اس میں توفی کا حقیقی معنی میں استعمال ہونے سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نزول کے

بعد وفات آئے گی، اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی، ہر نفس کو موت کا پیالہ پینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”کل نفس ذائقہ الموت۔“ (عنکبوت ۵۷)

”ہر جی کو چکھنی ہے موت۔“ درحقیقت یہ آیت قیامت کے اسی منظر کا بیان ہے جس میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کا اعتراف کریں گے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میں اسی کا بندہ ہوں۔ نہ کہ شریک و سہم، جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے گمراہ پیچاریوں کا خیال تھا، اس لیے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے وفات پا چکے ہیں، اور آیت ”واذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم، مستقبل کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول: قال اللہ هذا یوم ینفع الصادقین صدقہم۔ (مائده ۱۱۹) ”فرمایا اللہ نے یہ دن ہے کہ کام آئے گا بچوں کے ان کا بچ۔“

یہ بھی مستقبل کے لیے ہے نہ کہ ماضی کے لیے اور قرآن مجید کی آنے والی آیت: اتی امر اللہ۔ ”آ پہنچا حکم اللہ کا۔“

ماضی کے صیغے میں مستقبل کے مفہوم کی بہترین دلیل ہے، جیسا کہ تفسیر کے ائمہ ابن عباس اور امام سیوطی وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے، علاوہ ازیں قرآن مجید اور عربی زبان میں اس کی مثالیں بہ کثرت موجود ہیں، اس میں جیسا کہ فن نحو کے علماء کی تحقیق ہے کسی واقعہ یا بات کی تاکید مقصود ہوتی ہے، الجوہر المکنون کے مؤلف اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وصیغۃ الماضی لات اوردوا
وقلبوا النکۃ والمددوا

یہ بھی بڑا عجیب دعویٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سولی دی گئی لیکن انھیں موت نہیں آئی، جب وہ بقید حیات رہے تو پھر سولی چر معنی دارد؟

اس پر عربی زبان میں صلب کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ بے فائدہ قتلیت کہا جاسکتا ہے، قرآن کی نص قطعی کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سولی دیے جانے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وما قتلوه وما صلبوه۔ (ساء ۱۵۷)

”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔“ آپ کے ہجرت کر کے کشمیر جانے اور طبعی موت سے وفات پانے کا دعویٰ سرتاپا بے اصل و باطل ہے اس کی تاریخ کے کسی واقعہ سے کوئی تائید نہیں ہوتی، ایسے فاسد خیالات ایک گمراہ کن گروہ قادیانی کے عقائد باطلہ میں پائے جاتے ہیں، درحقیقت قادیانیت اسلام کے خلاف ایک بغاوت ہے، جس کی تائید و حمایت میں استعماری طاقت کا ہاتھ ہے۔

ان شاء اللہ یہ فتنہ جلد ہی اپنی ہلاکت و بربادی کو دیکھ لے گا اور اپنی موت آپ مر جائے گا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔
حررہ علوی ابن عباس ماکھی

۳..... الشیخ ابوالیسیر عابدین مفتی اعظم جمہوریہ شام کا فتویٰ

الحمد للہ و حذہ و الصلوٰۃ والسلام علی من لانی بعدہ۔

چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد خاتم النبیین کی مخالفت لازم آتی ہے۔ نیز دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے۔

لہذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم
مفتی اعظم جمہوریہ شام، دمشق

۴..... امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل کا مدلل فتویٰ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على خير خلقه محمد ﷺ.

وبعد فقد اطلعت على ما كتبه العلماء الافاضل في الرد و تكفير من انكر نزول عيسى بن مريم ولا شك انه من انكر نزول عيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام بعد ما علم ما ورد فيه من الاحاديث فانه كافر، لانه مكذب لله ورسوله ومن كذب الله ورسوله فقد كفر. وقد اشتهرت هذه العقيدة التي هي انكار نزول عيسى عليه السلام عند القاديانيين الفرقة الضالة التي كفرت بما انزل على محمد حيث انه من عقيدتهم انكار نزول عيسى و زعمهم انه مات اى موت حقيقى (طبعى) ولا شك ان هذا كفر وضلال.

وتكذيب لكتاب الله، فالله عزوجل يقول. وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم. (نساء ۱۵۷) ومن مذهب هذه الطائفة الذائفة ايضا انكارهم ان محمداً خاتم النبيين وهذا ايضا كفر، لانه تكذيب لقوله عزوجل. ماكان محمداً با احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين. (احزاب ۴۰) حيث انه فضيلة الشيخ منظور احمد جنيوتى الباكستاني طلب منى المشاركة فى الكتابة فى هذا الموضوع فقد اجبته بما اعتقده على سبيل الارشاد. نساله سبحانه ان يعز الاسلام والمسلمين وان لا يضيغ قلوبنا بعداذ هذانا.

حمد وثناء کے بعد! تحقیق جید علماء کرام نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے نزول کے انکار کرنے والے کی تردید اور اس کے کفر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں ان کے ہوتے ہوئے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا انکار کرے وہ بالکل پکا کافر ہے اس لیے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی ہے اور جو خدا اور اس کے رسول کی تکذیب کا مرتکب ہو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور نزول عیسیٰ ﷺ کے انکار کا عقیدہ قادیانی گمراہ فرقہ کے ہاں بہت مشہور ہو چکا ہے، اس فرقہ نے حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا ہے، کیونکہ منجملہ ان کے عقائد فاسدہ کے حضرت عیسیٰ ﷺ کے نزول کے انکار کا عقیدہ بھی ہے اور ان کا یہ بھی گمان ہے کہ عیسیٰ ﷺ اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تو بالکل کھلا کفر اور گمراہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو جھٹلانا ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل کا پاک ارشاد ہے:- ”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور اس گمراہ فرقے کے مذہب میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار بھی شامل ہے یہ بھی کفر ہے اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تکذیب ہے۔ محمد باپ نہیں کسی کا تمھارے مردوں میں سے لیکن رسول اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔“ چونکہ پاکستان کے مشہور عالم حضرت مولانا منظور احمد چنوٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں بھی اس فتویٰ کی تحریر میں شرکت کروں لہذا میں نے اپنے عقیدہ کے مطابق خیر خواہی کے لیے جواب دے دیا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائے اور ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو پھر گمراہ نہ کر دے۔ (آمین)

وصلی اللہ علی محمد و آلہ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ (محمد بن عبد اللہ اسبیل)
(امام الحرم المکی و رئیس المدرسین والراکبین یالمسجد الحرام ۱۰/۲۲/۱۳۸۹ھ)
مذکورہ بالا فتویٰ کی تصدیق سعودی عرب کے مندرجہ ذیل حضرات نے بھی فرمائی۔

- ۴..... محمد ناصر الدین الالبانی
- ۵..... محصل عمر محمد خلیلی مدیر دارالحدیث، مدینہ منورہ
- ۶..... محمد الدین احمد شیخ التفسیر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
- ۷..... عبدالقادر بن شیبہ الحمد فاضل ازہر یونیورسٹی مصر۔ استاذ اسلامی یونیورسٹی، مدینہ منورہ و استاذ تفسیر و اصول الفقہ مسجد نبوی شریف
- ۸..... محمد ناظم الندوی استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
- ۹..... ابو بکر سبکتی مدینہ منورہ
- ۱۰..... یوسف محمد سلفی استاذ دارالحدیث، مسجد نبوی مدینہ منورہ
- ۱۱..... محمد بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
- ۱۲..... عبدالکریم تھوار پروفیسر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
- ۱۳..... عبدالغفور العباسی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
- ۱۴..... محمد شریف استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ و استاذ مسجد نبوی شریف
- ۱۵..... جواب درست ہے۔ حبیب اللہ (برائے) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی
- ۱۶..... قضاء کالج دمشق و مجلس علماء دمشق کے رکن

فضیلۃ الشیخ جناب محمد بدر الدین فلاطینی کا فتویٰ

الحمد للہ والصلوة والسلام علی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین۔

وبعد فانی قد اطلعت علی فتویٰ الشیخ عبدالعزیز بن باز، فوجدتها قد قدرت الحق الصراح، والذی نؤمن بہ و نقرہ فعلی المسلمین ان لا یفتروا بما یفتی بہ اتباع الدجال القادیانی الذی حذر النبی ﷺ منه، ومن امثاله الذین ینخرجون فی آخر الزمان و یدعون النبوة و ہم کذابون دجالون۔ و عقیدۃ المسلم الصحیحہ ان سیدنا عیسیٰ علیہ و علی نبینا افضل الصلوة والسلام لا یزال فی السماء مرفوعاً۔ مکرمًا لما ینزل بعد۔ فهذا الذی اقرره و نؤمن بہ واللہ یرہدی الی سواء السبیل۔
(خادم العلم الشریف محمد بدر الدین فلاطینی استاذ قضاء دمشق کالج و رکن مجلس علماء دمشق)
(۸ شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ۔ الموافق ۲۰ تشرين الثاني ۱۹۶۹م)

حمد وثنا کے بعد! میں نے فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز کے مفصل فتویٰ کا مطالعہ کیا، تو میں نے یہ ایسا فتویٰ پایا جس نے خالص حق کو ثابت کر دیا ہے اور یہ وہی عقیدہ ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور اسی کا اقرار بھی کرتے ہیں، اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس طرح قادیانی دجال کے پیروکاروں نے بہتان باندھنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس طرح کی بہتان بازی نہ کریں، اس طرح کے دجالوں سے بچ کر رہنے کا حکم حضور ﷺ نے فرمایا ہے جو دجال آخری زمانہ میں نکلیں گے اور نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ وہ کذاب اور بڑے جھوٹے ہوں گے۔

اور مسلمان کا اس بارے میں صحیح عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور عزت کے ساتھ آپ وہیں موجود ہیں۔ ابھی تک آپ دوبارہ نازل نہیں ہوئے پس اسی عقیدہ کا ہم اقرار کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔

۱۷..... فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن بن ابی شعیب البرکاتی مراکشی کا فتویٰ

الحمد لله لقد اطلعت على ما كتبه علماء الاسلام من الرد على الطريقة القاديانية واني لا ايد جميع ما كتبه العلماء في رد هذه الدعوة المناقضة للكتاب والسنة وكل من كذب بنزول المسيح في آخر الزمان و انه سيحكم بشريعه محمد ﷺ وكذب في انه ماقبل ولا صلب ولكن رفعه الله اليه فهو مرتد عن الاسلام.

(۱۲/ ذی القعدہ ۱۴۲۸ھ، ۱۲ فروری سنہ ۱۹۶۸م)

الحمد لله کہ قادیانی مذہب کے متعلق جو کچھ علماء اسلام نے لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور میں علماء کرام کی ان تمام عبارات کی تائید کرتا ہوں جو انھوں نے مرزا قادیانی کی قرآن و سنت سے متصادم دعوت کے رویں لکھی ہیں اور جو شخص حضرت عیسیٰ کے آخری زمانہ میں نزول اور شریعت محمدی کے مطابق آپ کے فیصلے کرنے کا انکار کرے یا قرآن کریم کی اس آیت پر یقین نہ رکھے جس میں فرمایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے ہیں نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ نے اپنی طرف انھیں بلا لیا ہے، تو وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہو گیا۔

۱۸..... فضیلۃ الشیخ مصطفیٰ کمال التازری رئیس الشؤون الدينيه تیونس کا فتویٰ

اني احمد الله على هذه الجهود الموفقة التي يقوم بها ابناء باكستان لانكار المزاعم الباطلة والاكاذيب التي تفرم بها وتروجها الفرقة القاديانية بهذه البلاد وبقي بلدان العالم الاسلامي اعانهم الله على الاسلام.

(مصطفیٰ کمال التازری تیونس)

پاکستان کے جید علماء نے قادیانی فرقہ کے کفریہ عقائد کی تردید کے لیے جو کامیاب کوششیں کی ہیں میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں یہ فرقہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں اپنے غلط خیالات اور جھوٹے دعوے پھیلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کی اسلام کی حفاظت کے لیے کی جانے والی کوششوں میں مدد فرمائیں۔

۱۹..... فضیلۃ الشیخ یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولتہ الکویت کا فتویٰ

الجواب هو ما قاله فضيلة الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله بن باز و اخر انه علماء الملة المخلصون.

(یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولتہ الکویت)

جو فتویٰ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور ان کے رفقاء مخلص علماء نے دیا ہے وہی صحیح ہے۔

۲۰..... فضیلۃ الشیخ حسین محمد مخلوف مفتی اعظم مصر وممبر مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا فتویٰ

فضیلۃ الشیخ حسین محمد مخلوف از ہر یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اپنے ملک کے مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے، جلالت شان کی بناء پر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن منتخب کیے گئے، آپ مکہ مکرمہ کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھے کہ اس دوران مؤلف کتاب ”فتویٰ حیات مسکین“ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے موصوف سے مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر کرایا۔ جناب مخلوف نے فتویٰ تحریر کرنے سے پہلے خود اپنا مختصر تعارف بھی کرادیا جو کہ الحمد

لہذا ان کی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ ذیل میں موصوف کا تعارف اور فتویٰ کی عبارت نقل کی جاتی ہے۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين وبعد.

مختصر ترجمہ فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف صاحب الفتاویٰ الشرعیہ والفتویٰ بکفر القادیانیہ مولدہ و حیاتہ العلمیہ ہوا الشیخ حسنین محمد حسنین مخلوف الحنفی الازہری المولود فی یوم السبت ۶ مایو ۱۸۸۰م بالقاہرہ، والدہ شیخ من شیوخ الازہر، فضیلۃ الشیخ محمد حسنین مخلوف العدوی، المالکی الازہری، تلقی المترجم علومہ بالازہری الشریف، بعد ان حفظ بہ القرآن الکریم وجودہ فی الحادیۃ عشر من عمرہ، ونال شہادۃ العالمیۃ الازہریہ بتفوق فی ۱۹۱۶م و عین قاضیا بالمحاکم الشرعیۃ فی عام ۱۹۱۶م ما زال برقی حتی عین رئیساً بحکمۃ الاسکندریہ الشرعیۃ فی عام ۱۹۲۱م، ثم رئیساً للتفتیش الشرعی فی عام ۱۹۲۲م ثم عین نائباً للمحکمۃ العلیا الشرعیۃ فی عام ۱۹۲۳م، ثم مفتیاً للديار المصرية فی عام ۱۹۳۵م وعین عضواً فی جماعۃ کبار العلماء عام ۱۹۳۷م، وانتهت مرة خدمة ببلوغه السنین سنة فی ۵ مایو سنة ۱۹۵۰م ثم اعيد للافتاء بعد سنه ونصف لمدة سنتین ثم.

باتنہا تہا ترک وظیفۃ الافتاء، واشغل بالتدریس والتالیف والازال کذلک للأن، وکان تعینہ بالافتاء فی المرة الاولی، والثانیہ فی عہد الملک فاروق.

وآیۃ فی طائفۃ القادیانیہ

کتب سماحۃ الاستاذ الشیخ حسنین مخلوف، مفتی ديار المصرية السابق، و عضو جماعۃ و عضو جماعۃ کبار العلماء بالازہر الشریف و عضو المجلس التاسیسی لرابطہ العالم الاسلامی بمکۃ المکرمہ و عضو مجمع البحوث الاسلامیہ بالازہر الشریف فی فتاویہ.

مانصہ!

الطائفۃ القادیانیۃ من الفرق الزائغۃ المنشقۃ عن الاسلام اسمہا المیزا غلام احمد فی القرن التاسع عشر فی الهند، وقد ذکر المترجم تاریخہ او مما قالہ انه قد صیب فی شبابہ بمرض هستیریا و نوبات عصیۃ عقیقۃ، وکان يتداوى من هذا المرض ببعض المشروبات المسکرة وقد زعم فی کتابہ براہین احمدیہ انہ مکلف من اللہ تعالیٰ باصلاح الخلق علی نہج المسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام وان لہ الہامات و مکاشفات وان من یحضر الی قادیان یدی الآیات السماویہ الخوارق.

ودعا الجمعیات الاسلامیۃ بالہند الی المناداة بفضل الانجلیز.

وان الجہاد ضدهم حرام وانہم نعمۃ عظیمۃ علی البشر من اللہ.

وقال انہ نشر خمسين الف کتاب و رسالہ فی اعلان فضلہم وانہم منہ علی المسلمین، وانہ یجب طاعتہم بل صرح بانہ من خدامہم.

وطلب منهم ان یعاملوا اسرته بالہند بالعطف والرعاۃ ماداموا من غرس الانجلیز الی آخر ہذہ العبارات الدنیئۃ، وتدرج فی الدعوی الی ان زعم ان روح المسیح علیہ السلام قد حلت

فيه وان ما يتحدث به هو كلام الله كالقرآن الكريم والتوراة.

وان دمشق التي ينزل فيها المسيح عيسى عليه السلام في آخر الزمان هي في القاديان المكنى عنها بالمسجد الأقصى.

وهي الثالثة بعد مكة والمدينة وسميها (الربوة) وان الحج اليها فريضة.
وانه مما قد اوحى الله اليه بما يربو على عشرة الاف آية وان من يكذبه كافر، وقد شهد له القرآن بالنبوّة وكذلك الرسول ﷺ وقد صرح بموت المسيح عيسى عليه السلام ودفنه في كشمير وعين قبره فيها تلك هي عقيدته وعقيدة اتباعه الضالين المنحرفين.
ويقولون ان من لا يدخل في بيعته فهو كافر وكذلك امتنع ظفر الله خان (القادياني وزير الخارجية من اتباعه عن الصلاة على جثمان محمد علي جناح مؤسس باكستان) الكفر والضلال بل زعم انه مقدم على سائر الانبياء وان الله اوحى اليه فقله.
ياقمر، يا شمس انت منى وانا منك.

انت منى وانا منك ظهورك ظهوري يحمد الله من عرشه و يمشي اليك الى آخر اكاذيبه الصارخه وضلالاته الفاحشة وقد فضحه شاعر الهند العظيم العلامة الدكتور محمد اقبال ورد على جواهر لال نهرو رئيس وزراء الهند الذي (كان) يعطف على القاديانية في بلاده وفي باكستان لغلوهم في مناهضة الاسلام والنبوّة المحدية ومحاربتها.

وكذلك صديقنا العلامة السيد ابو الحسن علي الندوي والعلامة السيد ابو الاعلى المودودي والاستاذ الاكبر الشيخ الخضر شيخ الازهر في ثلاث رسائل صدر تاهها برسالة هامة في تاريخ وتعاليم هذا المارق يمن الاسلام هو و كل من يتبعه في مزاعمه وضلالاته، وقد اطلعنا على كتابه التبليغ وما فيه من كفر وضلال وكذب على الله والانبياء.

وقد اطلعنا ايضا على مافي كتابه من تزلف ونفاق للانجليز وحكام الهند آن ذاك الى ابعد حدو لقد عرفنا كل المعرفة اخاسيسه و رذائله في هذا الكتاب، ولما هلك الميرزا غلام احمد القادياني في ٢٦ مايو سنة ١٩٠٨ م و خلقه صديقه الحميمهم في الضلال.

(حكيم نوز الدين صاحب تهذيب براهمين احمدية)

في دعاويه ومفترياته ثم توفي في ١٣ مارس سنة ١٩١٢ م واستخلف قبل موته (بشير الدين محمود) اكبر ابناء مؤسس الطائفة الضالة، وللقاديانية فرع اللاهوري يتزعمه الضال محمد علي صاحب ترجمة القرآن باللغة الانجليزية به وله مؤلفات كثيرة وهو بلقب غلام احمد بالمسيح الموعود وله الحاد في ترجمة القرآن وهي ترجمة كاذبة ضالة، نحذر المسلمين منها عامة، فانها تحريف والحاد وكذب وتضليل وقد اعتمد عليها اعداء الاسلام من الطوائف المنشقة عن الاسلام ومن المستشرقين وبعض المبشرين الكاذبين الجانين على الاسلام، ومن هذا يعلم كفر الطائفة القاديانية وكفر زعيمها الضال.

رائي القادياني في المسيح والفتوى الشرعية الاسلامية بكفر القادياني.

لقد كتبت جريدة مبنى الشرق بمصر منذ سن مايتى.

لقد استغلت الجماعة الاحمدية بالهند راء با لاحتد الشيوخ الازهرين زعم فيه وفاة المسيح عيسى عليه السلام فاذا عت ان علماء الازهر افتوا بالاجماع بموت المسيح عيسى عليه السلام يريدون بذلك تأييد الميرزا غلام احمد القاديانى بانه هو المسيح المنتظر لان المسيح قد مات و حلت روحه فى غلام احمد ولما هال الامر علماء الاسلام طلبوا بياناً من مبعوث المؤتمر الاسلامى والازهر هناك فبادر بارساله اليهم و ترجموه الى الاردية ونشر فى صحف الهند الاسلامية وهو بالطبع يخالف راء ذلك الشيخ وجماعة المسلمين بالاجماع واحالت الجريدة علينا هذا السؤال فكتبنا الجواب عليه.

بما ياتى بالحرف راجع فى فتاوانا ج ١ ص ٩٠ وما بعدها.

ان مما تظاهرت عليه اوله العقل والنقل واجمعت عليه الرسالات السماوية ان الله تعالى واحد لا شريك له له الكمال والقدرة الشاملة والعلم المحيط والحكمة البالغة والتدبير المحكم لكل شئ خلقاً وابداناً وبقاء وافتناء "له ما فى السموات والارض كل له قانون، بديع السموات والارض". واذا قضى امراً فانهما يقول له كن فيكون، ابتدع خلقه الاول من غير مادة وهى منه خلقه الذى ابتدعه، وابتدع النوع الانسانى على غير مثال سبق بخلق آدم من المادة الطينية ثم خلق زوجته من فكان خلق آدم من غير ابوى.

اول سطر فى لوح الوجود الانسانى ناطق بكمال قدرة الخالق الاعظم وبدائع صنعته وكان فى السطر الثانى خلق عيسى ابن مريم من غير اب. خلقهما الله تعالى بيد قدرته و اوجد هما بكلمه ولا تيعاظم شئى على قدرته.

وايدع على غير مثال عالم الروح فخلق الارواح و نفخها فى الاجسام وهى من امره تعالى استاثر بايجادها و بعثها و تصريفها ولم يستطع اشد الناس جحوداً للا لهيات ان ينسب لانسان خلق روح و بعثها فى جسد و ترتب اثر الحياة عليها.

وانما ذلك لله وحده وقد خلق الله لكل جسد روحاً يتصل به عند تكوينه و يتفصل عنه عند موته اذا انقضى اجده المقدر له و تبقى بعد انفصاله طليقه فى عالمها الروحى تسبح حيث يشاء الله حتى يامرها الله يوم البعث والنشور يوم يعث من فى القبور بالعودة الى جسدها الذى انشاه الله للنشأة الاخرى و مما لاختفاء فيه ان الانبياء احياء فى قبورهم حياة برزخية خاصة اقوى من حياة الشهداء وان ذلك لاينا فى وجود ارواحهم فى السماء اذان الارواح فى عالمها لاتحدها الابعاد ولا تقيدتها القيود، وقد لقي المصطفى ﷺ ارواح الانبياء فى بيت المقدس ليلة الاسراء.

وصلى بالانبياء امامافيه، ولقى موسى عليه السلام فى السماء ليلة المعراج بعد الصعود من بيت المقدس و تقاولا بما جاء فى الحديث الصحيح بشأن فريضة الصلاة كما لقى غيره من الانبياء، وثبت ان المصطفى ﷺ يرد السلام من يسلم عليه وانه تعرض عليه اعمال امته.

ولا يمكن ان تنقل اى روح فضلاً عن ارواح الانبياء الى جسم آخر تحل فيه و تصرفه

كما يزعم القائلون بتناسخ الارواح وهم اضل الخلق عن الاسلام وغيره من الديانات السماوية وما
رقون عن الشرائع.

فقول القادياني ان روح المسيح عيسى عليه السلام حلت فيه باطل و زور في القول و
كفر صريح.

اما المسيح عيسى عليه السلام فالمجمع عليه عند المسلمين في شانه ما دل عليه القرآن
الكريم، انه لم يقتل ولم يصلب وانه رفع الى السماء بجسمه و روحه دون موت و انه لا يزال حيا في
السماء حتى ياذن الله سبحانه و تعالى مما ياذن به اواخر الزمان وان الله كف عنه بنى اسرائيل حين
دبروا قتله، ومن عادتهم قتل انبيائهم كما اخبر الله عنهم بذلك، فالقى شبهه على ذلك المنافق
الذى دلهم عليه فكان جزاؤه القتل، وجزاء عيسى عليه السلام الاكرام بالرفع الى السماء.

قال الله تعالى وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم.

(نساء ١٥٤)

(ايضا)

وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه.

انى متوفيك (اى متوفيك و قابضك الى بجسمك و روحك) و رافعك الى و

(ال عمران ٥٥)

مطهرك من الذين كفروا)

و رفع عيسى عليه السلام الى السماء كرفع محمد ﷺ الى السماء ليلة المعراج بروحه
و جسده يقظة لانما ولاغرايه في ذلك فانها معجزات خارقة لاتوزن بموازين العادات ولا تقاس
بمقاييسها وهى شان الخالق جل و علا بقدرته الباهرة على ان يحدث فى الجسم البشرى ما يعده و
يهيشه لهذه الرحلة السماوية.

ويحول ما يحيط به الى ما يناسبه فى هذه الحالة كما حول النار المحرقة برداً وسلاماً
على ابراهيم عليه السلام، و حول جبريل من الصورة الملكية الى الصورة البشرية فى لمح البصر
حتى كان يلقي الرسول ﷺ الوحى فى صورة دحية الكلبي و حين التقى ابراهيم عليه السلام فى
بيته ضيفاً، مع، الملائكة قبيل انزال العذاب بقوم لوط.

وما دام ذلك فى نطاق القدرة الالهية وقد وقع فعلاً وجاء به المخبر الصادق، كما جاء
بساتر معجزات الانبياء، عليهم السلام و خوارقهم التى لاتحيط به العقول، فإى غرابة فى ذلك،
لاجرم ان استغرابه او استبعاده انما ينشأ عن دخل فى الصدور و شك.

فى الاخبار و تحديد القدرة الله بقدرة البشر عاجزين، والا فمن آمن بقدرة الله على كل
ممكن و آمن بالرسالات وان للرسل معجزات و ان المعجزات امور ممكنة فى ذاتها هينة جداً على
خالقها خارقة لعادات البشر معجزة لهم و حلهم ايقر بان ذلك كل هين يسير على الخالق جل و علا.

وغنى عن البيان ان شان عيسى عليه السلام من مبدء خلقه الى طور شبابه الى طور قيامه
بالدعوة فى بنى اسرائيل الى طور عداوتهم له الى طور تدبيرهم اغتياله كان شانا عجيباً و كل ذلك
كان ابتلاء لبنى اسرائيل و كان اللافتراء والكذب عليه و نسب اليه ما لم يقله شان اعجب.

وحسبنا ما حكاه الله عنه و هو فى المهدي قال انى عبد الله اتنى الكتب و جعلنى نبياه و

جعلنی مبارکاً ابن ما کنت (ای قدر لی ذلک فی علمہ) و اوصانی بالصلوة و الزکوۃ مادمت حیاہ و برا بوالدتی ولم يجعلنی جباراً شقیماً و السلم علی یوم ولدت و یوم اموت (ای بعد النزول من السماء آخر الزمان و المحکم بشریۃ الاسلام و کسر الصلیب و قتل الخنزیر) و یوم ابعث حیا فی الیوم الآخر) علیہ و علی نبینا افضل الصلوٰۃ و السلام۔

هذا ما كتبناه اذ ذاك و نشر فی الصحف و الكتب تكذیباً للقادیانیة الضالة المارقة الكافرة و بیاناً لخطأ ذلك الشیخ الازهری الذی ضل السبیل و نشر مانشره عن جهل او عناد والله ولی الصالحین۔

(سابق مفتی اعظم مصر و ممبر جماعت کبار علماء مکتہ الکترمه۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ)

شیخ حسین محمد مخلوف کا تعارف، آپ کی پیدائش اور تعلیمی زندگی

آپ کا نام حسین بن محمد حسین مخلوف ہے آپ حنفی المسلک اور ازہر کے رہنے والے ہیں۔ آپ ۶ مئی ۱۸۸۰ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد حسین مخلوف ازہر کے شیوخ میں سے تھے اور فقہ مالکی کے پیروکار عدوی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جناب حسین مخلوف نے ازہر میں گیارہ سال کی عمر میں قرآن مجید با تجوید حفظ کرنے کے بعد تمام علوم و دین حاصل کیے اور جامعہ ازہر کی شہادۃ العالمیہ ۱۹۱۳ء میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی اور ۱۹۱۶ء میں شرعی عدالت کے جج مقرر ہوئے۔ پھر آپ کی برابر ترقی ہوتی رہی یہاں تک ۱۹۳۱ء میں آپ اسکندریہ کی شرعی عدالت کے چیف جشس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۳۲ء میں محکمہ سی آئی ڈی شرعی کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے اس کے بعد پھر آپ ۱۹۳۳ء میں سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جشس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۳۵ء میں آپ مصر کے مفتی اعظم منتخب ہو گئے۔ پھر ۱۹۳۸ء میں مجلس شیوخ کے ممبر مقرر ہوئے اور آپ کی مدت ملازمت ۶۰ سال کی عمر میں ۵ مئی ۱۹۵۰ء کو ختم ہو گئی۔

پھر ڈیڑھ سال بعد دوبارہ دو سال کے لیے دارالافتاء کا محکمہ آپ کے سپرد کر دیا گیا، دو سال گزرنے پر آپ نے افتاء کی ملازمت چھوڑ دی اور درس و تدریس اور کتب کی تالیف میں مشغول ہو گئے، یہ سلسلہ برابر اب تک جاری ہے افتاء کے شعبہ میں آپ کی تقرری دونوں مرتبہ صدر قاروق کے زمانہ میں ہوئی۔

قادیانی گروہ

فضیلۃ الشیخ مخلوف مفتی اعظم جمہوریہ مصر اور جامعہ ازہر کی مجلس شیوخ کے ممبر رابطہ عالم اسلامی کہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن اور مجلس تحقیقات اسلامی ازہر یونیورسٹی کے ممبر نے اپنے فتویٰ میں قادیانی گروہ کے متعلق فرمایا۔ فتویٰ کی اصل عبارت یہ ہے:-

”قادیانی فتنہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے، جو اسلام سے نکلا ہوا ہے۔ اس کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی نے انیسویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں رکھی تھی۔ مرزا قادیانی کے حالات لکھنے والے نے اس کی تاریخ بیان کی ہے، اس تفصیل میں یہ بھی درج ہے کہ مرزا قادیانی جوانی میں مسٹر یا اور سخت اعصابی درووں کا شکار ہو گیا تھا اور اس مرض کے علاج کے لیے بعض نشہ آور سیرپ استعمال کرتا تھا اس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق مخلوق کی اصلاح پر مامور ہے اور یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ اس کو بہت سے الہامات اور مکاشفات ہوئے ہیں اور جو آدمی قادیان شہر میں حاضر ہوگا وہ

بہت سی آسانی نشانیاں اور خارق عادت چیزیں پائے گا۔

بلکہ ہندوستان کی اسلامی تنظیموں کو دعوت دی کہ وہ استعمار کے فضل و کمال کا اعلان کریں۔

اور یہ کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے اور انگریز سرکار انسانیت کے لیے اللہ کی رحمت ہے۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نے انگریز کی تعریف میں پچاس ہزار کتابیں اور رسالے تحریر کیے ہیں اور

انگریز مسلمانوں پر احسان بن کر اترے ہیں اور ان کی اطاعت گزاری واجب ہے، بلکہ یہ اقرار کیا کہ وہ انگریزوں کا نوکر ہے۔

اور ان سے درخواست کی کہ ہندوستان میں اس کے خاندان کے ساتھ نرمی اور مہربانی والا معاملہ کیا

جائے کیونکہ وہ ان کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اسی طرح اور کمینگی کی عبارتیں موجود ہیں، پھر وہ اپنے دعویٰ میں ترقی کرتا

گیا یہاں تک کہ اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی روح حلول کر گئی ہے اور جو وہ گفتگو

کرتا ہے وہ اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن کریم اور توراۃ ہے۔

اور یہ کہ وہ دمشق جس میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آخر زمانہ میں نازل ہوں گے وہ قادیان ہے جسے

قادیانیوں کے ہاں مسجد اقصیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اور مکہ مدینہ کے بعد اس کا تیسرا مرتبہ ہے اس بستی کا نام ربوہ رکھا اور کہا کہ اس کا حج کرنا فرض کا درجہ

رکھتا ہے۔

اور یہ دعویٰ کیا کہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی ہے جو دس ہزار آیتوں سے بھی بڑھ جاتی ہے اور یہ کہ جو

کوئی اس کی تکذیب کرے وہ کافر ہے اور قرآن نے اس کی نبوت کی گواہی دی ہے ایسے ہی حضور ﷺ نے بھی

تصدیق کی ہے، اور حضرت مسیح عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت اور کشمیر میں آپ کے دفن ہونے کا بڑے زوردار

الفاظ میں اظہار کیا ہے اور کشمیر میں آپ کی قبر کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے

والے گمراہ مرتدین پیروکاروں کا عقیدہ۔

اور کہتے ہیں جو مرزا قادیانی کی بیعت میں شامل نہیں ہوا وہ کافر ہے۔ ایسے ہی پاکستان کے قادیانی وزیر

خارجہ سر ظفر اللہ خان نے جو کہ مرزا قادیانی کا پیروکار تھا اس نے بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح کی میت پر جنازہ

نہیں پڑھا تھا اس لیے کہ وہ قادیانی فرقہ کی تکفیر کرتا تھا، مرزا قادیانی نے انہی کفریہ اور گمراہ کن نظریات پر اکتفاء

نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ نے اس کو اپنے ان الفاظ

میں وحی کی ہے۔

”اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں“

”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ اللہ تیری تعریف عرش سے کرتے ہیں اور

تیری طرف چل کر آتے ہیں۔ اسی طرح اس کے کھلے جھوٹ اور غلیظ ترین گمراہ توہمات ہیں اور شاعر مشرق فلاسفر

علامہ محمد اقبالؒ نے مرزا کو خوب رسوا کیا اور ہندوستان کے وزیراعظم جواہر لال نہرو کی بھی خوب تردید کی ہے جو کہ

قادیانی گروہ کے ساتھ اپنے ملک اور پاکستان میں بڑی دلچسپی لیتا تھا اس وجہ سے کہ یہ لوگ اسلام اور حضور ﷺ کی

نبوت کے ساتھ ٹکڑے لیتے تھے اور ان کے مقابلے پر اترے ہوئے تھے۔“

اسی طرح ہمارے دوست علامہ سید ابوالحسن علی ندوی اور فاضل دوست جناب ابو الاعلیٰ مودودی اور امام

اکبر شیخ الخضیر شیخ الازہر نے تین رسالے اس بارے میں تحریر فرمائے ہیں جو ہم نے دائرہ اسلام سے خارج مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی توہمات اور گمراہیوں کی پیروی کرنے والے گروہ کی تاریخ اور تعلیمات پر مبنی کتاب میں درج کر دیے ہیں۔ میں نے مرزا قادیانی کی کتاب ”تبلیغ“ جو کفر و ضلال اور اس کے رسولوں کی تکذیب سے بھری ہوئی ہے کا مطالعہ کیا۔

اور انگریز اور اس زمانہ کے ہندوستان کے حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے جو حیلے اور نفاق کے انتہائی خطرناک راستے اختیار کیے گئے۔ ان کا بھی مطالعہ کیا، اس کتاب میں مرزا قادیانی کی کمینگی اور رذیل خصلتیں خوب کھل کر سامنے آ گئیں، پھر جب آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرگیا تو گمراہی میں شریک اس کا دوست کتاب تصدیق براہین احمد کا مصنف حکیم نور الدین، مرزا قادیانی کے دعویٰ اور بہتان تراشیوں میں اس کا غلیفہ بن گیا۔

پھر وہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء میں مرگیا موت سے پہلے اس نے قادیانیت کے شجرہ خبیثہ کی بنیاد رکھنے والے مرزا قادیانی کے پہلے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو خلیفہ چنا۔ قادیانی فرقے کی ایک شاخ لاہوری کہلاتی ہے اس کا خود ساختہ سربراہ محمد علی ہوا جس نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اور اس کی متعدد تصانیف بھی ہیں۔ یہ مرزا غلام احمد کو صرف مسیح موعود کا لقب دیتا ہے۔ اس نے قرآن کے ترجمہ میں بہت سی لمبدا نہ دلائل قائم کی ہیں بلکہ یہ غلط اور گمراہ کن ترجمہ ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو تحریف، کذب بیانی اور گمراہی کا مجموعہ ہے اور دین سے منحرف اسلام دشمن لوگوں نے ایسے ہی مستشرقین اور مذہب پر حملہ آور ہونے والے جھوٹے عیسائی مبشرین نے اس پر بھرپور اعتماد کیا ہے، ان مشترکہ خلاف اسلام کوششوں سے قادیانی گروہ اور اس کے گمراہ سردار کا کفر بالکل آشکارہ ہو گیا۔

مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق رائے اور اس کے کفر کے متعلق صحیح اسلامی فتویٰ۔

ممبر کے اخبار مینی الشرف نے کئی سال قبل ایک خبر شائع کی جس کا متن یہ ہے:-

احمدی جماعت جامعہ ازہر کے ایک شیخ کی رائے لینے میں کامیاب ہو گئی جس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا دعویٰ کیا، پھر یہ مشہور کر دیا کہ علماء ازہر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا متفقہ فتویٰ دے دیا ہے، مقصد اس فتویٰ کے حصول سے مرزا قادیانی کے مسیح منتظر ہونے کے دعویٰ کی تائید کرنا تھا۔ اس لیے کہ ان کا دعویٰ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور ان کی روح مرزا قادیانی میں حلول کر گئی ہے جب اس معاملہ نے علماء اسلام کو اضطراب میں ڈالا تو انھوں نے مؤتمر عالم اسلامی اور وہاں کے ازہر کے مندوب سے وضاحتی بیان طلب کیا انھوں نے جلد ہی اس کا جواب بھیج دیا چنانچہ علماء نے اس کا اردو ترجمہ کرا کے ہندوستان کے اسلامی رسالوں میں چھپوا دیا، یہ بیان بھی اس شیخ کی رائے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے مختلف تھا اس لیے اخبار نے یہ سوال ہم سے کر دیا تو ہم نے اس کا جواب اس طرح لکھا۔

جو حرف بحرف نقل کیا جاتا ہے۔ ہمارے فتاویٰ کی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۰ اور بعد کے صفحات کا مطالعہ کیجئے۔ دلائل عقلی اور نقلی اس پر متفق ہیں اور کتب سادہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے سارا کمال اور قدرت کاملہ بھی انھیں ہی حاصل ہے اور ہر چیز پر علم محیط اور اس کی تخلیق کی حکمت بالغہ اسے پیدا کرنے، نئے سرے سے ایجاد کرنے اسے اپنی مقررہ مدت تک باقی رکھنے اور وقت ختم ہونے پر اس کو فنا

لرنے کی غصوں تدبیر کے مالک ہیں۔ ”اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں سب اسی کے تابعدار ہیں۔“

”نیا پیدا کرنے والا ہے آسمان اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو یہی فرماتا ہے اس کو ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔“ اللہ نے پہلی مرتبہ مخلوق کو بغیر مادہ کے پیدا فرمایا اور یہی اللہ کی پہلی مخلوق ہے جسے اس نے ایجاد کیا، اور بنی نوع انسان کو ایسی صورت میں پیدا کیا کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں تھی اور یہ عجوبہ آدم علیہ السلام کے اجزاء سے پیدا کرنے سے ہوا تو آدم علیہ السلام کی تخلیق بغیر ماں باپ کے ہوئی پھر ان کی زوجہ حوا کو ان سے پیدا کیا۔

انسانی وجود کی لوح میں پہلی سطر یہ درج ہے کہ انسان کو خالق اعظم کی کمال قدرت اور عجائبات تخلیق سے گویائی ملی، اور دوسری سطر میں درج ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو اپنی کمال قدرت سے پیدا فرمایا اور کلمہ کن سے انھیں کر دکھایا۔ اس لیے کہ اللہ غالبی کی دسترس سے تو کوئی چیز باہر نہیں۔

اور عالم ارواح کو اچھوتے انداز میں وجود بخشا اور روحوں کو پیدا فرمایا اور انھیں جسموں میں پھونک دیا اور روح تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اس کو ایجاد کرنے، پھر دوبارہ اسے وجود دینے اور اس میں انقلاب پیدا کرنے اور جاری رکھنے کا سارا اختیار اللہ نے اپنے لیے خاص فرما رکھا ہے، خدا کی ذات اور صفات کا سخت ترین منکر بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ روح کے پیدا کرنے اور اس کے جسموں میں پھیلانے اور پھر اس پر زندگی کے آثار مرتب کرنے کا اختیار کسی انسان کے لیے ثابت کر سکے۔

بلکہ اس کا تو سارا کا سارا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر جسم کے لیے ایک درج پیدا فرمائی ہے جو جسم کے ساتھ اس کی پیدائش کے وقت سے لگ جاتی ہے اور پھر جب اس کی مقرر شدہ زندگی ختم ہو جاتی ہے تو موت کے وقت وہ اس سے جدا ہو کر عالم ارواح میں آزاد ہو جاتی ہے اور اللہ کی مرضی کے مطابق جہاں چاہے وہ گھومتی رہتی ہے یہاں تک کہ حساب و کتاب کا دن آ جائے گا جبکہ تمام مرے ہوئے انسان اپنی قبروں سے اٹھ لیے جائیں گے تو جن جسموں کو اللہ نے دوبارہ زندہ کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے روح کو ان کی طرف لوٹ جانے کا حکم ہو جائے گا اور اس حقیقت میں تو شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی قبروں میں خاص قسم کی برزخی زندگی حاصل ہے جو کہ شہداء کی برزخی زندگی سے بھی زیادہ طاقت والی ہے اور یہ اعتقاد رکھنا روحوں کے آسمانوں میں موجود ہونے کے بالکل منافی نہیں ہے اس لیے کہ عالم ارواح میں روحوں کو نہ تو کسی دوری سے محدود کیا جاسکتا ہے نہ ہی کوئی قید انھیں کسی جگہ بند کر سکتی ہے یہ امر تو بالکل مسلم ہے کہ حضور ﷺ نے اسراء کی رات بیت المقدس میں انبیاء کی روحوں سے ملاقات کی ہے۔

اور آپ ﷺ نے سارے انبیاء کا امام بن کر بیت المقدس میں نماز پڑھائی پھر شب معراج میں ہی جب بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے وہاں آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی اور نماز کی فرضیت کے متعلق گفتگو بھی ہوئی جس کا ذکر صحیح روایت میں موجود ہے۔ ایسے ہی اور انبیاء علیہم السلام سے بھی ملاقاتیں ہوئیں اور روایات حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو آپ ﷺ اسے جواب دیتے ہیں اور امت کے اعمال آپ ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

باقی انبیاء علیہم السلام کی روحمیں تو کجا کوئی روح بھی ایک جسم سے منتقل ہو کر دوسرے کے جسم میں نہیں آتی کہ اس میں حلول کر جائے اور اس میں اپنا تصرف کرنے لگے جیسا کہ روحوں کے تنازع کے قائل لوگوں کا نظریہ

ہے۔ یہ لوگ اسلام بلکہ تمام مذاہبِ سماویہ سے ہٹ کر بہت دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ اسلام چھوڑ، تمام مذاہب سے خارج ہو چکے ہیں۔

تو مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی روح اس میں حلول کر گئی ہے بالکل باطل کذب بیانی اور واضح کفر ہے۔

باقی مسیح موعود حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق مسلمانوں کے ہاں تو بالکل اجماع ہے اور قرآن کریم کی آیات اس پر شاہد ہیں کہ آپ کو نہ تو قتل کیا گیا نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا بلکہ انھیں اپنے جسم اور روح دونوں کے ساتھ موت سے پہلے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا ہے اور آپ زندہ ہیں زندہ رہیں گے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں ان کے لیے اللہ نے جو دن مقدر فرمایا ہے وہ ہو جائے گا اور اللہ نے بنی اسرائیل کے شر کو آپ سے روک رکھا جبکہ وہ آپ کے قتل کا پروگرام بنا چکے تھے اور بنی اسرائیل کی تو یہ پرانی عادت تھی کہ وہ انبیاء کو قتل کر دیتے تھے اللہ نے ان کی اس عادتِ فبیحہ کے متعلق خبر بھی دی ہے، تو جس منافق نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی بخبری کی تھی اللہ نے آپ کی شبیہ اس پر ڈال دی تھی اس کی سزا قتل تھی وہ تو سولی چڑھ گیا اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا پورا پورا احترام و اکرام کیا گیا اس طرح کہ آپ کو آسمان پر اٹھالیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن دینی صورت بن گئی ان کے آگے۔“

”اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔“

”میں نے لوں گا تجھ کو (یعنی پورا پورا لے لوں گا اور اپنی طرف لوں گا آپ کو جسم اور روح دونوں کے ساتھ اور اٹھالوں گا اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔“

اور عیسیٰ (علیہ السلام) کا آسمان پر اٹھایا جانا ایسے ہی ممکن ہے جیسا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو معراج کی رات جسم اور روح دونوں کے ساتھ حالتِ بیداری میں آسمان پر بلایا گیا تھا نہ کہ نیند میں اور یہ کوئی انہونی چیز نہیں ہے کیونکہ معجزاتِ خارقِ عادت چیز ہوتے ہیں ان کا موازنہ نہ تو مادی پیمانوں سے کیا جاسکتا ہے نہ ہی مادی قوانین سے انھیں پرکھا جاسکتا ہے یہ تو کارساز جہاں کی اپنی کمال قدرت ہے کہ جسم میں آسمانی سفر کی صلاحیت پیدا کر دے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کے ارد گرد کے ماحول کو اس ضرورت کے موافق بھی بنا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے جلا دینے والی آگ کو ٹھنڈک اور آرام دہ چیز بنا دیا تھا اور جیسے ایک ہی لمحہ میں جبریل (علیہ السلام) کے ملکی چہرے پر بشری لباس پہنا دیا کرتے ہیں چنانچہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس پیغامِ وحی لانے کے لیے آپ حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لاتے تھے، ایسے ہی جبریل امین قومِ لوط پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لانے سے تھوڑی دیر پہلے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انسانی شکل میں مہمان بن کر آئے تھے۔ اور جب یہ سارے امور قدرتِ الہی کے دائرہ اختیار میں ہیں اور عملی طور پر یہ چیزیں واقع بھی ہو چکی ہیں اور ان کی خبر صادق و امین رسول نے دی ہے جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے ایسے معجزات رونما ہوئے ہیں جن کا عقلِ انسانی احاطہ نہیں کر سکتی تو پھر ان کے ماننے میں کون سی مشکل چیز مانع ہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ ان معجزات کو مشکل تصور کرنا یا ان کا بعید از عقل ہونا صرف اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو دل میں کچھ کجی ہوتی ہے۔ یا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دی ہوئی خبروں میں شک کرنے سے اور اللہ کی طاقت کو عاجز انسانوں کی طاقت پر

قیاس کرنے سے ہوتا ہے، ورنہ جو شخص ہر ممکن چیز پر اللہ کی قدرت کا قائل ہو اور سلسلہ نبوت پر یقین رکھتا ہو اور انبیاء سے معجزات کے صادر ہونے اور فی الحقیقت ان کا ممکن ہونا تسلیم کرتا ہو تو وہ مان جائے گا کہ یہ چیزیں اللہ کے سامنے بالکل آسان ہیں اگر یہ خارق عادت ہیں تو صرف انسانی ذہن کے لیے ہیں اور یہ بھی مان جائے گا کہ یہ سب کام پروردگار عالم کے آگے نہایت معمولی ہیں۔

اور اس کا تو قصہ ہی نہ چھیڑیے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عجیب و غریب پیدائش پھر آپ کا جوان ہونا پھر نبی اسرائیل میں پیغام رسالت لے کر پہنچنا پھر ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت پر اتر آنا یہیں پر بس نہیں بلکہ خفیہ طریقہ سے آپ کے قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنانا (مگر خدا کا آپ کو ان تمام تدبیروں کے باوجود محفوظ رکھنا) واقعی عجیب امر ہے یہ تو نبی اسرائیل کا امتحان لیتا تھا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انہونی بات کہہ دینا اور جھوٹ کا ان کی طرف منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔

کیا آپ کی شان عجیب کے لیے وہ کافی نہیں ہے جو خود اللہ نے آپ کی زبانی نقل فرمایا ہے، ”وہ یولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو اس نے نبی کیا، اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں (یعنی یہ ہونے والی چیزیں اللہ نے اپنے علم میں میرے لیے مقدر کر دی تھیں) اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں زندہ، اور سلوک کرنے والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بد بخت، اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں (یعنی آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد اور شریعت اسلام کے مطابق فیصلہ کرنے صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کے بعد) اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں زندہ ہو کر (قیامت کے دن)“ اللہ کی کر دہوں پر رحمتیں نازل ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی علیہما الصلوٰۃ والسلام پر۔

یہ وہ ساری تفصیل ہے جو ہم نے اس وقت سلسلہ گمراہ مرتد کا فرگروہ قادیانی کی تکذیب اور ازہری شیخ کی غلطی کی وضاحت کرنے کے لیے لکھا تھا جو اخباروں اور کتابوں میں شائع بھی ہوا تھا۔ اس گمراہ ازہری شیخ نے جو کچھ اپنی جہالت یا عناد کی وجہ سے لکھا سو لکھا لیکن ہم نے تو حقیقت حال بالکل واضح کر کے لکھ دی ہے۔

اسرار بن عبدالمولیٰ تاشقندی

۲۱..... جواب درست ہے۔

۲۲..... حضرت مولانا مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کا فتویٰ

الجواب صحیح بلا ارتباب! قال النبی ﷺ ان عیسیٰ لم یبعث وانه راجع الیکم قبل یوم

(درمنثور ص ۳۶ ج ۲)

القیامہ.

واعلم ان اصحاب عیسیٰ علیہ السلام هم تفرقوا ثلاث فرق، فقاتل فرقة كان اللہ تعالیٰ فینا فصعد الی السماء وقالت فرقة اخرى كان فینا ابن اللہ عزوجل ثم رفعه اللہ سبحانه الیہ. وقالت فرقة اخرى منهم كان فینا عبد اللہ.

ورسوله ماشاء ثم رفعه الیہ وهو لاء هم المسلمون فظاهرت الکافر ان فرقان علی المسلمة فقتلوه فلم یزل الاسلام طامسا حتی ان بعث اللہ محمدا ﷺ.

فالمسلمون یعتقدون ان عیسیٰ علیہ السلام مرفوع حیا الی السماء ثم راجع الینا قبل یوم القیامہ هذه عقیده اسلامية اعتقد بها المسلمون من اول الاسلام الی ان تقوم القیامہ کما فی قوله تعالیٰ.

”یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی (ال عمران ۵۵) ای رافعک الی و متوفیک کما

(روح المعانی)

خرج ابن ابی حاتم عن قتادة.

(نساء ۱۵۶)

وما جاء في سورة النساء "وما قتلوه وما صلبوه الى آخر الآية."

الضمير لعيسى عليه السلام كما هو الظاهر.

ای ماقتلوه قتلاً یقیناً بل رفعه سبحانه الیه یقیناً هذا هورد و انكار لقتله و اثبات لرفعه عليه السلام. هذا مظهر لی. واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی دین محمد خان ڈھا کہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

جواب بلاشبہ درست ہے! حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ "تحقیق عیسیٰ ﷺ فوت نہیں ہوئے اور بے شک قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔"

جان لیں کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کے متعلق تین گروہ بن گئے ہیں۔ پہلا گروہ تو یہ کہتا ہے کہ: خدا ہم میں رہتا تھا، پھر وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ دوسرے فرقہ نے کہا کہ: ہم میں اللہ رب العزت کا بیٹا رہتا تھا، پھر اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔

تیسرے گروہ نے کہا کہ ہم میں تو اللہ کا بندہ اور رسول رہتا تھا۔

جتنا اللہ کو منظور تھا رہا، پھر اللہ نے اپنی طرف اوپر اٹھالیا، یہی مسلمان فرقہ ہے پھر پہلے دونوں کافر گروہوں نے مسلمان فرقہ پر چڑھائی کر دی اور انہیں قتل کر دیا سو اسلام محور باہیاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

تو مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ ﷺ آسمان پر زندہ اٹھالیے گئے ہیں اور پھر ہماری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آئیں گے۔ یہی اسلامی عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں نے اول دن سے آج تک ایمان قائم رکھا ہوا ہے اور قیامت قائم ہونے تک یہی عقیدہ رہے گا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

"اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔" آیت میں تقدیم تاخیر ہے یعنی والعکس الی و متوفیک کہ تجھ کو اٹھا لوں گا اور لے لوں گا، جیسا کہ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا ہے۔ (بحوالہ روح المعانی)

باقی سورۃ نساء میں جو آیا ہے: "اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔"

تو اس آیت میں ضمیر حضرت عیسیٰ ﷺ کی طرف لوثتی ہے جیسا کہ آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔ معنی یہ ہے کہ انھوں نے بالکل قتل نہیں کیا بلکہ اللہ سبحانہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا ہے، تو یہ آیت جہاں حضرت عیسیٰ ﷺ کے قتل ہو جانے کے قول کی تردید کرتی ہے وہاں ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کو بھی ثابت کرتی ہے یہی کچھ مجھے اس بارے میں علم ہے۔

۲۳..... الجواب صحیح! جواب درست ہے۔ ولا شک ان نزول عیسیٰ بن مریم حق کائن و ثابت بالکتاب والسنة المتواترة واجماع الامنة. (عبد اللہ تعالیٰ۔ محمود احمد ظفر سیالکوٹی کان اللہ)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کا نزول بالکل حق ہے اور قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

۲۴..... سیکرٹری اسلامک سنٹر چٹاگانگ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

ماکتبه العلماء من اوله کله حق، لاشک فیہ کما ثبت بالا حدیث الصحیح فما ذا بعد

(مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چرچائی چانگام ۲۷/شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

اول سے علماء نے جو اس سلسلہ میں لکھا ہے وہ بالکل حق ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور حق کے درے تو گمراہی ہی ہے۔

۲۵..... مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) مولانا فیض اللہ

مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چانگام کا فتویٰ

اقول بتوفیق اللہ تعالیٰ و تائیدہ ان المیرزا غلام احمد القادیانی و معتقدیہ کافرون مرتدون خارجون عن الاسلام یقیناً وہم منکرون لکثیر من ضروریات الدین کمسئلة ختم النبوة و حیاة عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ فی آخر الزمان و ظاہر ان منکر ضروریات الدین ولو کان بتاویل، کافر مرتد یقیناً فان ضروریات الدین لاتقبل التاویل کما هو مجمع علیہ عند جمیع اهل الحق و ایضاً قد صدرت منه اہانة عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام المفضیة الی الکفر، و اکبر منه انه ادعی النبوة بل ادعی التفوق علی سائر الانبیاء الکرام. حتی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کما لایخفی علی من طالع کتبہ واللہ اعلم فقط.

(کتبہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ)

(مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ۲۵ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

تحقیق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کا فر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ لوگ بہت سی ضروریات دین کے منکر ہیں جیسا کہ عقیدہ ختم نبوت حیات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آسمان کی طرف آپ کے رفع اور پھر آخر زمانہ میں آپ کے نزول کا مسئلہ ہے اور یہ تو بالکل ظاہر بات ہے کہ ضروریات دین کا منکر پکا کافر اور مرتد ہوتا ہے۔ چاہے اس کا انکار کسی تاویل کی وجہ سے ہی ہو، اس لیے کہ ضروریات دین میں تاویل قبول نہیں کی جاسکتی، جیسا کہ اہل حق کا اس پر اجماع ہے۔ اور مرزا قادیانی سے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین بھی صادر ہوتی ہے جو کہ انسان کو کفر تک پہنچانے والی ہے اور اس سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام۔

حتیٰ کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ سے بھی بلند مرتبہ ہونے کا دعویٰ کیا اور جس نے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اس پر یہ امر بالکل غشی نہیں ہے۔

۲۶..... مولانا محمد حامد نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام چانگام کا فتویٰ

قد تبین الرشہ من الفی من هذه التصدیقات کالشمس فی کبد السماء فمن شک او تردد فقد ضل وغوی و اتباع هوا.

(نقطہ محمد حامد غفرلہ)

(نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چانگام ۲۶ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

ان تصدیقات سے حق گمراہی سے بالکل کھل کر علیحدہ ہو چکا ہے جیسا کہ آسمان کے سینے پر سورج روشن ہوتا ہے پس جس نے شک یا تردد کیا وہ گمراہ ہو گیا اور راستے سے بھٹک گیا، اور اس نے اپنی خواہشات کی تابعداری کی۔

۲۷..... میں اس فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔

احقر الامام تاج الاسلام

مہتمم جامعہ اسلامیہ برہن باڑیہ بنگلہ دیش ۲۹ شوال ۱۳۸۵ھ

۲۸..... مولانا محمد الطاف الرحمن چانگام کا فتویٰ

الحمد لله والصلوة والسلام على نبيه الذي لانبى بعده، اما بعد، فلا جوبه كلها صحيحة والفرقة القاديانية فرقة باطله خارجة عن اهل السنة والجماعة وعن دائرة الاسلام.

(حرره احقر الناس محمد الطاف الرحمن عفی عنہ)

حمد وثناء کے بعد! تمام جوابات درست ہیں اور قادیانی فرقہ باطل فرقہ ہے یہ اہل سنت والجماعت اور دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

۲۹..... الجواب حق والحق احق ان يتبع وما ذا بعد الحق الا الضلال.

جواب بالکل درست اور حق ہے اور حق بات اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور

حق کے بعد تو پھر گمراہی ہی ہے۔

۳۰..... جواب صحیح ہے۔

۳۱..... جواب درست ہے۔

۳۲..... جواب صحیح ہے۔

۳۳..... جواب حق ہے۔

۳۴..... جواب صحیح ہے۔

۳۵..... مولانا محی الدین مفتی مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ کا فتویٰ

اقول وبالله التوفيق. من انكر حياة عيسى عليه السلام و رفعه الى السماء ثم نزوله قرب قيام الساعة او ادعى انه افضل من عيسى عليه الصلوة والسلام او انكر ختم النبوة، و ادعى انه نبى بعد نبينا محمد ﷺ مستقلا كان او ظليا او بروزيا و انكر ما كان من ضروريات الدين فهو كافر و مرتد خارج عن الاسلام بنص الكتاب و تواتر السنة و اجماع الامة.

والميرزا غلام احمد القادياني متصف بتلك الاوصاف فهو كافر و مرتد و خارج عن دين الاسلام والمترددون في كفره و متبعوه حكمه، فلعله الله عليه والملائكة والناس اجمعين. والله تعالى اعلم.

کتبہ عبدہ محی الدین غفر اللہ

مدرس مدرسہ اشرف العلوم بڑا کنڑہ، ڈھاکہ

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان پر تشریف لے جانے پھر قیامت کے قریب ان کے دوبارہ تشریف لانے کا انکار کرے، یا وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے یا وہ جو ختم نبوت کا انکار کرے، یا حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے، چاہے اس کا دعویٰ مستقل نبی ہونے کا ہو یا ظلی یا برزوی نبی ہونے کا، یا وہ ضروریات دین کا انکار کر دے، پس وہ بیس قرآن احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی چونکہ ان سب چیزوں کا ارتکاب کیا ہے لہذا وہ بھی کافر مرتد اور دین اسلام

— ہارن ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والے اور اس کی اتباع کرنے والے بھی اسی کے حکم میں ہیں اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ مرزا قادیانی پر۔

احقر محمد صفی اللہ عفی عنہ

۳۶..... جواب صحیح ہے۔

صدر المدرسین مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ ۴ جامع مسجد بہادر شاہ پارک، ڈھاکہ

عبدالکریم غفرلہ

۳۷..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

خلیفہ خاص شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ امیر جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

احقر محسن الدین غفرلہ

۳۸..... مفتی صاحب نے درست فتویٰ دیا ہے۔

ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

احقر ابو محمود ہدایت حسین غفرلہ

۳۹..... فتویٰ دینے والے نے درست جواب دیا ہے۔

مدرس مدرسہ امداد العلوم، ڈھاکہ

محی الدین خان عفی عنہ

۴۰..... جواب صحیح ہے۔

ممتاز الحدیث، ممتاز الفقہاء مدرسہ عالیہ مدیر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ، سیکرٹری سیرت کشتی ڈھاکہ

جوائنٹ سیکرٹری موثر عالم اسلامی مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۴۱..... مولانا محمد ہارون ناظم ادارة المعارف ڈھاکہ کا فتویٰ

قد تواترت عقيدة حياة عيسى عليه الصلوة والسلام و رفعه الى السماء، ثم نزوله قرب الساعة فمن انكرها فقد انكر الامر المتواتر و قد كفر من غير ريب وشك.

(محمد ہارون فاضل مدرسہ نمیریہ چانگانم و جامعہ اشرفیہ، لاہور)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کے رفع پھر قیامت کے قریب آپ کے نزول کا

عقیدہ بالکل متواتر ہے جس نے اس کا انکار کیا پس اس نے امر متواتر کا انکار کیا تو وہ بلا شک و شبہ کافر ہو گیا۔

محمد عبد الجبار ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام ڈھاکہ شہر

۴۲..... جواب صحیح ہے۔

محمد عبد الحق

۴۳..... جواب صحیح ہے اور اس کا انکار کرنا بہت بڑا قبیح فعل ہے۔

پرنسپل عالیہ مدرسہ نواکھالی و ناظم جمعیت المدرسین، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ۲۳ فروری ۱۹۶۸ م

الاحقر ظفر الدین

۴۴..... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا اپنی محنت میں کامیاب ہے۔

ناظم الجامعہ الاسلامیہ، کانپور انڈیا ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ بمطابق ۸ مارچ ۱۹۶۸ م

عبدالرزاق نائب قاضی دارالقضاء ریاست بھوپال انڈیا ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

۴۵..... جواب صحیح ہے۔

اسعد المدنی ۱۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

۴۶..... جواب صحیح ہے۔

علمائے بلوچستان کے فتویٰ جات

احقر غلام حیدر

۴۷..... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا کامیاب ہے۔

مہتمم مدرسہ عربیہ ناصر العلوم لورالائی نائب امیر جمعیت علمائے اسلام لورالائی بلوچستان۔ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

احقر قاضی عبدالعزیز باری قلات بلوچستان

۴۸..... جواب درست ہے۔

بندہ عرض محمد مہتمم مطلق العلوم کوئٹہ بلوچستان

۴۹..... جواب درست ہے۔

بندہ عبدالحکیم خطیب جامع مسجد کوئٹہ، بلوچستان

۵۰..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

علمائے پنجاب کے فتویٰ جات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ خاتم الانبیاء والمرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد! ۵۱۔۔۔۔۔ راقم نے حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکز یہ دعوت و ارشاد چنیوٹ (ضلع جھنگ) کے مرتب کردہ رسالہ وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کا اہم ترین فتویٰ ”حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔“ کا مطالعہ کیا، جس میں مرزا قادیانی اور مصرے ایک ملحد حلقوں کا باطل نظریہ دلائل کے ساتھ رد کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جد غصری کے ساتھ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے اور یہ کہ اب وہ نازل نہ ہوں گے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور امت مسلمہ کے قطعی اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور تاہنوز وہ زندہ ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے اور نزول کے بعد دجال لعین کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک حکومت کر کے پھر وفات پائیں گے اور مدینہ طیبہ میں مسلمان ان کی تجسیم و عظمین کریں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ۔ (نساء ۱۵۷)

”بلکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: وانه لعلم للساعة فلا تموتون بها۔ (زخرف ۲۰)

”اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی اور علم ہیں سو ہرگز اس کے بارے میں شک نہ کرنا۔“

اور حضرت نواس بن سمان کلابی کی طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اذ بعث اللہ المسیح بن مریم علیہ فیئزل عند المنارة البيضاء مشرقی دمشق۔ (مسلم ص ۳۰۰ تا ۳۰۱ ج ۲)

جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو بھیجیں گے تو وہ جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔“

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جس کی سند بالکل صحیح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کیف انتم اذا نزل ابن مریم (من السماء) فیکم امامکم منکم۔ (بخاری ص ۳۹۰ ج ۱)

”تمہاری کیا ہی بھلی حالت ہوگی جبکہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام تم میں آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔“

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمہارا امام مہدی تم میں سے ہی ہوگا، اور پہلی نماز فجر کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء ہی میں پڑھیں گے، جیسا کہ روایات سے ثابت ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ثم جعل عیسیٰ بن مریم من السماء۔ (ترمذی ج ۱ ص ۱۰۶ تا ۱۰۷۔ مرقاۃ ج ۵ ص ۱۶۰ مطبوعہ مصر)

”پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔“

اور حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لعد ذلک ينزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء علی جبل اقیق. (کنز العمال ج ۱۳ ص ۶۱۸)
 ”پس اس موقع پر میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہا السلام آسمان سے اُفتی کی پہاڑی پر نازل ہوں گے۔“

ان تمام صحیح روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ پہلے تو مرزا قادیانی کو بھی اس کا اقرار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے چنانچہ وہ لکھتا ہے:
 ”مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔“
 (ازالہ ادہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۳۲)
 اور دوسرے مقام پر لکھتا ہے:

الا يعلمون ان المسيح ينزل من السماء بجميع علومه لا ياخذ شينا من الارض مالهم لا يشعرون.
 (آئینہ کلمات اسلام ص ۴۰۹)
 ”کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ مسیح بن مریم علیہا السلام اپنے تمام علوم کے ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے، اور زمین پر کوئی علم حاصل نہیں کریں گے، ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ نہیں سمجھتے۔“
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
 يمكث عيسى عليه السلام في الارض بعد ما ينزل اربعين سنة ثم يموت صلى عليه المسلمون و يدفنونه.

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے، اور ان کی ایک روایت میں آتا ہے۔ ”ثم يتوفى فيصلى عليه المسلمون.“
 (ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۲)

”جو ان کی وفات ہوگی پس مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“
 اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔ ”ثم يموت فيدفن معي في قبری.“
 (مشکوٰۃ کتاب الجنن ص ۲۸۰)

”پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی سو وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔“
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء پر متواتر حدیثیں دلالت کرتی ہیں، علامہ ابن عطیہ فرماتے ہیں: واجمعت الامه علی ماتضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى عليه السلام في السماء حي وانہ ينزل في آخر الزمان.

”حدیث متواتر کے پیش نظر ساری امت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں اتریں گے۔“ ان کے رفع الی السماء پر تمام امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے، چنانچہ امام اہلسنت والجماعت ابو الحسن الاشعریؒ متوفی ۳۳۰ھ فرماتے ہیں:-

واجمعت الامة على ان الله عز وجل رفع عيسى عليه السلام الى السماء.
 ”امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔“
 اور خود مرزا قادیانی اس پیشگوئی کو متواتر اور درجہ اول کی پیشگوئی تسلیم کرتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

”یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیشگوئی اول درجے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا تو اتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔“
(ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور روح الی السماء اور پھر آسمان سے نزول تو اتر سے ثابت ہے لہذا اس کا انکار کرنا کفر ہے، چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ متوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں:

واما من قال ان الله عز وجل هو فلان لانسان بعينه او ان الله يحل في جسم من اجسام خلقه او ان بعد محمد ﷺ نبياً غير عيسى بن مريم فانه لا يختلف اثنان في تكفيره لصحة قيام الحجة بكل هذا على كل احد.

”بہر حال جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص (کے روپ میں) ہے یا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے، یا یہ کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور نبی آئے گا تو مسلمانوں میں سے کوئی دو شخص بھی اس کے کفر میں اختلاف نہیں رکھتے کیونکہ ان جملہ امور میں سے ہر ایک پر ہر کسی کے لیے حجت قائم ہو چکی ہے۔“

اس عبارت سے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ معلوم ہوا اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی واضح ہو چکا ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

”امانفی نزول عیسیٰ علیہ السلام او نفی النبوة عنه فكلاهما كفراً.“

”بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کی نبوت دونوں کا انکار کفر ہے۔“

ان صریح اور صحیح اور شوش حوالوں کے پیش نظر یہ بات بالکل قطعی اور حتمی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا انکار خالص کفر ہے، اس فتویٰ کی رو سے مرزا قادیانی ہو یا مصر کا شیخ شلتوت ہو یا خطہ ارضی کا کوئی ملحد جو بھی اس عقیدہ کا منکر ہو وہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اتمام حجت کے بعد ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز واکس چانسلر مدینہ یونیورسٹی اور دیگر علمائے مصر کا یہ فتویٰ ہر موقع بالکل سو فیصدی درست اور صحیح ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس صحیح عقیدہ پر قائم و دائم رکھے، اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کو جنہوں نے اس فتویٰ کی نشر و اشاعت کی سعی فرمائی اور مسلمانوں کو ایک عظیم فتنہ سے بچانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اور تمام مسلمانوں کو جملہ مصائب سے محفوظ رکھے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وحشرنا معہم یوم الدین۔ آمین

احقر الناس ابو الفراء محمد سرفراز

خطیب جامع مسجد گلموہ مدرسہ العلوم گوجرانوالہ، ۲۹ رجب ۱۴۲۶ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۶۶ء

۵۲..... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والے حق کو پہنچے ہیں۔ العبد شمس الدین استاذ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

۵۳..... جواب درست ہے۔ مولوی عبدالقادر امام مسجد گوجرانوالہ

- ۵۴..... جواب درست ہے۔ مفتی بشیر حسین قادری نوشاہی فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ
- ۵۵..... جواب درست ہے۔ بشیر احمد مہتمم مدرسہ مظہر العلوم سلطانی (رجسٹرڈ) خانقاہ سلطان عبدالکریم رحمتہ اللہ علیہ
- ۵۶..... جواب صحیح ہے۔ احقر عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ، پوربوالہ
- ۵۷..... الجواب صواب بلا ارتیاب ولا شک ان مسیلمۃ الفتنجاب حکمہ حکم مسیلمۃ الکذاب لا فرق بینہما اصلا عند اولی الالباب و ان حیاۃ سیدنا عیسی علیہ السلام و رفعہ الی السماء ثم نزولہ من السماء الی الارض عند قرب الساعة مسئلۃ منصوبۃ بالکتاب والسنة المتواترة واجماع الامة من انکرها فقد کفر و ارتد عن الاسلام و حکمہ حکم المرتد۔ واللہ اعلم۔
(محمد ادریس کان اللہہ وکان مولیہ جامعہ اشرفیہ لاہور)
- جواب بلاشبہ درست ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیلمہ پنجاب کا حکم بھی وہی ہے جو مسیلمہ کذاب کا ہے اور اہل عقل کے نزدیک تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے پھر قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر تشریف لانے کا مسئلہ تو کتاب اللہ، متواتر احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے جو بھی اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور اس کا حکم مرتد والا حکم ہوگا۔
- ۵۸..... جواب صحیح ہے۔ جمیل احمد تھانوی رئیس دارالافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور
- ۵۹..... جس نے فتویٰ دیا وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد عبید اللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
- ۶۰..... جواب درست ہے۔ عبدالرحمن نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
- ۶۱..... جواب درست ہے۔ حامد میاں مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور
- ۶۲..... جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ ظہور الحق استاد جامعہ مدنیہ لاہور
- ۶۳..... جواب درست ہے۔ عبدالحمید استاد جامعہ مدنیہ لاہور
- ۶۴..... جواب درست ہے۔ نذیر احمد استاد جامعہ مدنیہ لاہور
- ۶۵..... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد کریم اللہ استاد جامعہ مدنیہ لاہور
- ۶۶..... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبید اللہ انور انجمن خدام الدین لاہور
- ۶۷..... جواب درست ہے۔ محمد اجمل خان خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ و صدر تنظیم اہلسنت لاہور
- ۶۸..... جواب درست ہے۔ گلزار احمد مظاہری جامعہ علوم اسلامیہ لاہور ۱۲/۲۹/۱۳۸۵ھ
- ۶۹..... جواب بالکل حق ہے۔ سید احمد شاہ بخاری صدر المدرسین مدرسہ دارالہدیٰ چوکیہ سرگودھا
- ۷۰..... جواب بالکل صحیح ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ (علامہ) خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر انگلینڈ
- ۷۱..... جواب بالکل درست ہے۔ محمود عفا اللہ عنہ
- ۷۲..... جواب درست ہے۔ مفتی و صدر المدرسین مدرسہ قاسم العلوم بلتان ممبر قومی اسمبلی آف پاکستان و سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد
- ۷۳..... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ احقر مفتی محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا
- ۷۴..... جواب بلاشک و شبہ درست ہے۔ احقر الثقلین محمد حسین صنی عن ائین

سابق مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی ذیل مدرسہ دارالہدیٰ چوہدرہ سن مضامین سرودھا

۷۵..... بلاشبہ جواب درست ہے۔ محمد امین صدر المدینین دارالعلوم تعلیم الاسلام اترآزاد قند آباد

۷۶..... جواب بالکل حق ہے۔ احقر الامام حید اللہ

۷۷..... جواب درست ہے اور ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں۔ امین الحق خطیب جامع مسجد شیخوپورہ

۷۸..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی، رفع الی السماء بحسدہ اور پھر قرب قیامت میں نزول من السماء الی الارض نصوص قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت مسلمہ ثابت ہے اس لیے اس اجماعی مسئلے کا منکر اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کی بجائے مسیح موعود بننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز زید مجدہم نے اس مسئلہ کے بارے میں جو مفصل فتویٰ دیا ہے میں اس کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔ احقر سید سیاح الدین کاکا خیل، ۱۸ شوال ۱۳۸۳ھ

۷۹..... جواب درست ہے۔ خان محمد عفی عنہ خانقاہ سراجیہ کنڈیاں شریف۔ میانوالی

۸۰..... جواب صحیح ہے۔ محمد امیر الدین مبلغ اسلام حویلی کشا ضلع ٹھٹھری (ساہیوال)

۸۱..... جواب درست ہے۔ عبدالحمید لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵ رجب الاول ۱۳۸۵ھ

۸۲..... جواب درست ہے۔ عبدالرحمن جانی خطیب محمدی جامع مسجد گوجرانوالہ، ۵ رجب الاول ۱۳۸۵ھ

۸۳..... جواب درست ہے۔ قاری نذیر احمد مہتمم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رحمہم یار خان

۸۴..... جواب درست ہے۔ احقر عبدالعزیز خطیب جامع مسجد ذرائعی قارم ٹھٹھری

۸۵..... جواب درست ہے۔ احقر (قاری) محمد یوسف شور کوٹ شہر ضلع جھنگ

۸۶..... جواب درست ہے۔ عبدالواحد لدھیانوی

فاضل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، ضلع سورت اڈیا ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم نعمانیہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ، ۵ رجب الاول ۱۳۸۵ھ

۸۷..... جواب درست ہے۔ عبدالصمد شور کوٹ، ضلع جھنگ

۸۸..... تحقیق جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۸۹..... جواب بالکل حق ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ مجاہد نسینی

سابق مدیر روزنامہ آزاد و نوائے پاکستان لاہور

۹۰..... فتویٰ درست ہے اور جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

انا عبدہ الضعیف غلام یاسین شاہ پوری، سرگودھا، ۳ شوال ۱۳۸۵ھ

۹۱..... نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و بعد۔

فان مسئلہ حیاة سیدنا عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بحسدہ الشریف الی السماء من ضروریات الدین اجمعت علیہا الامۃ المحمدیۃ و انکرہا الملاحدۃ فانانو من بہا و نبرآء من منکرہا و نحکم بان المنکر ملحد خارج عن دین الاسلام۔ جزى اللہ مولانا منظور احمد جنیوتی و شکر مساعیہ فی اشاعہ هذه المسئلۃ و تقبل عملہ فی رد الملاحدۃ القادیانین۔ فالعجیب مصیب و الجواب صحیح واللہ اعلم و علمہ اتم۔ (فتاویٰ ہندہ مفتی) عبداللہ جامعہ خیر المدارس ملتان) حیات عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اپنے جسد غصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے

جانے کا مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے اور اس پر تمام امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے۔ مگر ملحدوں نے اس عقیدہ کا انکار کر دیا، ہم امت محمدیہ اس متفق علیہ مسئلہ پر ایمان لاتے ہیں اس کے انکار کرنے والے سے اپنی برائت ظاہر کرتے ہیں، اور یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ اس عقیدہ کا منکر ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو، اس فتویٰ کے نشر کرنے پر اور ملحد قادیانیوں کی تردید کے لیے ان کی مساعی جلیلہ کو شرف قبولیت بخشیں۔ (آمین) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے اور فتویٰ درست ہے۔
۹۲..... جواب درست ہے۔ بندہ عبدالستار مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان۔

۹۳..... جواب درست ہے۔ محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان
۹۴..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ فتویٰ بالکل صحیح اور حقیقت کے مطابق ہے، حیات مسیح علیہ السلام اور آپ کے رفع جسمانی اور نزول کا عقیدہ جزو ایمان ہے اس کا انکار صریح آیات اور احادیث متواترہ کا انکار ہے اور یہ انکار موجب کفر ہے، اس میں شک کرنا بھی کفر ہے میرے نزدیک تو یہی تحقیق ہے۔
۹۵..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ محمد امین خلیب شہری سجدہ ماڈل ٹاؤن بی۔ ایلیپور (فیصل آباد) ۳۰ رجب ۱۳۸۶ھ

۹۶..... جواب بالکل صحیح ہے اور حق کے بعد تو بھگتا ہی رہ جاتا ہے۔
خاکسار اسلاف عبدالعلیم جالندھری ناظم تعلیمات مدرسہ اشرف المدارس و صدر مجلس تحفظ ختم نبوت، فیصل آباد

۹۷..... جواب درست ہے۔ غلام محمد صدر الدین مدرسہ اشرف المدارس لاہور
۹۸..... جواب صحیح ہے۔ فضل محمد مدرسہ عربیہ قائم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر ۳۰ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ

۹۹..... جواب درست ہے۔ احتلال حسین اختر صدر المبلغین مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ملتان
۱۰۰..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع الی السماء الجسد نصوص کتاب اللہ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع جسمانی کا منکر۔ کتاب اللہ، احادیث متواترہ اور اجماع امت کا منکر ہے، اس لیے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لاشیٰ غلام اللہ خلیب جامع سجدہ رجب بازار راولپنڈی

۱۰۱..... جواب صحیح ہے۔ عبدالشکور مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن رجب بازار راولپنڈی

۱۰۲..... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ عبدالننان خلیب جامع مسجد صدر و مجتہد دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ درکشالی، راولپنڈی

۱۰۳..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان مسئلہ حیاة عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء لم نزولہ . . . الارض
مسئلۃ اجماعیۃ و عقیدۃ ضروریۃ فی الاسلام لا یمکن لاحد ان یکون مؤمنًا من غیر ان یمتد بحیاة
عیسیٰ علیہ السلام و رفعہ الی السماء حیًا فمن انکر هذه العقیدۃ الاجتماعیۃ التی هی من
ضروریات الدین فقد خلع رقبہ الاسلام من عنقہ و صار مرتدًا کافرًا بلاشک و اریاب فالجواب
من المعجب المحترم حق و صواب. (دانا عبدالعزیز محمد مالک کاندھلوی خادم الحدیث دارالعلوم الجامعہ الاشرفیہ لاہور)

بیشک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے پھر دوبارہ ان کے دنیا میں
نزول فرمانے کا مسئلہ اجماعی ہے اور اسلام کا ضروری عقیدہ ہے، کسی کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ حیات عیسیٰ علیہ السلام
اور آپ کے زندہ آسمان پر تشریف لے جانے کا عقیدہ رکھے بغیر مسلمان کہلا سکے۔ پس جس نے اس اجتماعی مسئلہ کا

انکار کیا جو کہ ضروریات دین میں سے ہے تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی پابندی کا طوق اتار دیا اور وہ بلا شک و شبہ کافر اور مرتد ہو گیا اور صاحب فتویٰ کا یہ جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔

۱۰۴..... جواب درست ہے۔ محمد رسول خان جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن، لاہور

۱۰۵..... جواب درست ہے۔ خطیب جمال مسجد مصری شاہ لاہور، ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

۱۰۶..... جواب درست ہے، اس لیے کہ آیت مصلوہ الخ سائبہ کلیہ ہے اور نص قرآنیہ کا ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر ہی دلالت کرتا ہے۔ محمد صدر الدین جامعہ عربیہ رحیمیہ نیٹا گنبد، لاہور

۱۰۷..... بعد الحمد والصلوة علماء اسلام نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کافر مرتد اور واجب القتل قرار دیا ہے، بیشک عیسیٰ علیہ السلام کی حیات آیات (قرآنیہ) احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کے منکر کا حکم مرتد کا حکم ہے۔ محمد الیاس جامع مسجد پٹولیاں لاہور

۱۰۸..... جواب دینے والی ہستی نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت باکرامت رکھے۔ (آمین) حررہ محمد عبدالعلیم قاسمی، ۲۰ رجب ۱۳۸۵ھ

۱۰۹..... اقول بتوفیق اللہ و حسن توفيقه عقيدة حياة المسيح عليه السلام و نزوله قرب القيامة مجمع عليها عند جمهور المسلمين و ثابتة بالنصوص القطعية، ومنكرها كافر ومرتد بلا شبهة والدلائل مبسوطة في الكتب. (کتبہ حبیب الرحمن جامعہ نقیہ اجمہرہ لاہور ۵ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت کے قریب ان کے نزول کے عقیدہ پر جمہور مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے اور یہ عقیدہ قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس کا منکر بلا شک و شبہ کافر اور مرتد ہے، اس عقیدہ پر دلائل کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیے گئے۔

۱۱۰..... جواب درست ہے۔ نذیر احمد خطیب جامع مسجد بازار، لاہور

۱۱۱..... جواب درست ہے۔ غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان، لاہور

۱۱۲..... جواب درست ہے۔ عبدالعلی دیوبندی

۱۱۳..... جواب درست ہے۔ قاضی احسان احمد (شجاع آبادی) امام شاہی مسجد شجاع آباد، ۲۰ ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ

۱۱۴..... قرآن مجید کی آیات اور احادیث مرفوعہ صحیحہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی اخفا نہیں ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمہ اللہ کا جسمانی درودحانی ہر دو اعتبار سے آسمان کی طرف رفع ثابت ہے اور پھر ان کا دوبارہ زمین کی طرف نزول یقیناً ثابت ہے جو شخص حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہیں وہ یقیناً گمراہ، ملحد، کافر بلکہ مرتد ہے اور اس بات کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر اس کو واجب القتل کہا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جو جوابات ذکر کیے گئے ہیں وہ سب صحیح ہیں اور ان میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حافظ عبدالرشید جامعہ تقویۃ الاسلام شیش کل روڈ، لاہور، ۲۸/۸/۱۹۶۵م

۱۱۵..... جواب صحیح ہے اور جواب دینے والا بالکل کامیاب ہے۔ محمد اسحاق مدرس دارالعلوم تقویۃ الاسلام، لاہور۔ ۲۸/۸/۱۹۶۵م

۱۱۶..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں ان کا آسمان سے نزول یہ سب متفق علیہ امور ہیں۔ جمہور امت اس کی قائل ہے اسلام میں کسی سے اس کا خلاف مذکور نہیں، جن صریح دمتواتر دلائل و شواہد سے یہ عقیدہ ثابت ہے ان کی بنیاد پر اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سعید الرحمن جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ، راولپنڈی

۱۱۷..... تمام جوابات درست ہیں۔

ابو احمد عبداللہ لدھیانوی ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۱۱۸..... مفتیان کرام نے جو فتویٰ دیا ہے وہ درست ہے۔

احقر عبدالعزیز مہتمم دارالعلوم فیض محمدی، فیصل آباد

۱۱۹..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

من نظر بامعان فی کتب القادیانی علم بلاریب وشک ان اکثر عقائده مخالفه لعقائد الاسلام موجبه لکفره منها عقیده وفاة عیسیٰ علیہ السلام واصاب من الفتی بکفره.

(فاروق احمد سابق شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ بہاول پور و سابق مفتی دارالعلوم دیوبند)

جس شخص نے بھی مرزا قادیانی کی کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اسے بلا شک و شبہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا کے اکثر عقائد اسلام کے خلاف ہیں جو کہ اس کے کفر کے موجب ہیں، اس کے کفریہ عقائد میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ بھی ہے جس نے بھی مرزا کے کفر کا فتویٰ دیا ہے اس نے درست کیا ہے۔

۱۲۰..... جواب درست ہے۔

افترالی اللہ۔ محمد عبدالقادر آزاد جرنل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان، بہاولپور

۱۲۱..... جواب صحیح ہے۔

غلام مصطفیٰ بہاولپور، ۲ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ

۱۲۲..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیاء عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ الی الارض قبل قیام القیامۃ ثابت بالکتاب و السنۃ و علیہ اجماع الامۃ فمن انکر بعد ذلک فهو کافر خارج عن الاسلام.

(مقبول احمد جامعہ رشیدیہ سائیوال)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف رفع پھر قیامت سے پہلے زمین کی طرف آپ کے نزول کا عقیدہ قرآن و سنت سے ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے پس اس کے بعد بھی جو انکار کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱۲۳..... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب فقیر محسن الدین

بہاولپور، ممبر قومی اسمبلی ۲۲/۲/۱۹۶۶م

۱۲۴..... جواب درست ہے۔

محمد عبداللہ کان اللہ لہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بمکرمہ

۱۲۵..... جواب درست ہے۔

محمد عبدالعلیم مسجد شیخ لاہوری، جھنگ صدر

۱۲۶..... جواب درست دیا گیا ہے۔

محمد عبدالخلیل انصاری خادم العلوم مظاہر العلوم، کوٹ ادو

۱۲۷..... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے، حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ جو

اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔

کتبہ العبد الضعیف حافظ غلام رسول۔ صدر الدین دارالعلوم نعیمیہ سرگودھا

۱۲۸..... جواب حق ہے اور حق کی تابعداری لازمی ہے۔ عبدہ محمد یوسف السینی امیر جمعیت علماء اسلام و خطیب جامع مسجد فیصل آباد

۱۲۹..... جواب درست ہے۔

محمد رمضان علوی خطیب مرکزی جامع مسجد محلہ گلشن آباد، راولپنڈی

۱۳۰..... جواب درست ہے۔

عبدالواحد خطیب جامع مسجد گورنمنٹ نائٹم جمعیت علماء اسلام، مغربی پاکستان

۱۳۱..... جواب درست ہے۔

مطیع الرسول خطیب مدنی مسجد گئی، ضلع لائل پور

۱۳۲..... جواب درست ہے۔

محمد رمضان امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان ضلع میانوالی

۱۳۳..... یہی فتویٰ حق ہے اور حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔

افترالی اللہ رشید احمد ناظم مدرسہ فاروقیہ شجاع آباد

- ۱۳۴..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حررہ تاجز عبداللطیف غفرلہ جملی ناظم جمعیت علماء اسلام ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ
- ۱۳۵..... جواب بالکل حق ہے اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔
احقر فضل احمد مہتمم مدرسہ عثمانیہ تلہ گنگ، ۱۴ اگست
- ۱۳۶..... جواب بالکل صحیح ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں نزول متواترات میں سے ہے، بلاشبہ اس کا منکر طرد و زندیق ہے۔
فقط حررہ العبد الفقیر مولیٰ بخش، جامع مسجد جمادیاں، سرگودھا
- ۱۳۷..... نائب رئیس الجامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے جواب سے مجھے اتفاق ہے۔
بندہ محمد یحییٰ عفی عنہ لدھیانوی خطیب جامع مسجد جناح کالونی، فیصل آباد ۲۵/۳/۱۳۸۵ھ
- ۱۳۸..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ کا منکر تین وجہ سے کافر ہے (کیونکہ) وہ تین (چیزوں) قرآن، احادیث اور اجماع امت کا منکر ہے، چودہ سو سال کے تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں تشریف لائیں گے۔
فقط محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم۔ کبیر والا
- ۱۳۹..... جواب بالکل حق ہے۔ سید حبیب اللہ شاہ بخاری معلم اہل جامعہ اسلامیہ بہاولپور، یکم اپریل ۱۹۶۵م
- ۱۴۰..... جواب صحیح ہے۔ سید عنایت اللہ شاہ بخاری
- ۱۴۱..... جواب صحیح ہے۔ صدر جمعیت اشاعت التوحید والدین پاکستان سحیرات ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ
- ۱۴۲..... محمد حیات عفا اللہ عنہ، فارغ قادیان صدر مناظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان
- ۱۴۳..... یہی فتویٰ حق ہے اور حق تابعداری کے زیادہ لائق ہے اور کیا رہ گیا جج کے پیچھے مگر بھگنا۔
انا الاقرانی اللہ محمد عبداللہ درخوئی غفرلہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۴..... جواب صحیح ہے۔ ابو الزہرہ محمد اشرف ہمدانی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان فیصل آباد ۱۷ صفر ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۵..... جواب درست ہے۔ عبد الحمید سواتی خادم مدرسہ نصرة العلوم گوجرانوالہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۶..... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد امیر مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی یکم شعبان ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۷..... جواب بالکل درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حبیب اللہ القاروقی
- ۱۴۸..... سیالکوٹ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
- ۱۴۹..... محمد علی المدنی کان اللہ لہ صدر المدرسین دارالعلوم اشہابیہ، سیالکوٹ
- ۱۵۰..... مذکورہ بالا علماء نے جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق ہے۔ اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔
احقر سلیمان احمد مہتمم مدرسہ اظہار الحق نوہ یک سنگھ
- ۱۵۱..... قاضی عصمت اللہ جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ
- ۱۵۲..... ولی اللہ انانی شریف تحصیل پھالیہ ضلع سحیرات ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ
- ۱۵۳..... سید نور الحسن شاہ بخاری خادم تنظیم اہلسنت پاکستان ملتان ۸ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ
- ۱۵۴..... محمد عبدالقادر سابق مدرس دارالعلوم دیوبند شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا، ملتان
- ۱۵۵..... عبد الحمید مدرس دارالعلوم عیدگاہ، کبیر والا
- ۱۵۶..... نظام الدین شاہ نائب مہتمم دارالعلوم عیدگاہ، کبیر والا
- ۱۵۷..... ظہور الحق دارالعلوم عیدگاہ، کبیر والا
- ۱۵۸..... جواب بالکل صحیح ہے۔
- ۱۵۹..... جواب درست ہے۔
- ۱۶۰..... حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کا رفع قرآن و حدیث کے دلائل سے اظہار من الغمض ہے اس لیے اس کا انکار

کرنے والا قرآن و سنت کا انکار کرنے والا ہے اس لیے وہ کافر اور منکر قرآن و سنت ہے۔

احقر محمد توحیدی گوجرانوالہ، یکم جون ۱۹۶۷ء

۱۵۷..... جواب صحیح ہے۔ محمد شریف بہاولپوری مرکزی مبلغ ختم نبوت، ملتان

۱۵۸..... جواب صحیح ہے۔ محمد فیروز خان مہتمم دارالعلوم المدنیہ، ڈسکہ، سیالکوٹ

۱۵۹..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ فاضل حبیب اللہ رشیدی مدیر جامعہ رشیدیہ، ساہیوال

۱۶۰..... جواب صحیح ہے۔ فقیر محمد عبدالملک

۱۶۱..... تمام جوابات صحیح ہیں۔ عبداللہ رائے پوری مدرس جامعہ رشیدیہ ساہیوال

۱۶۲..... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالستار تونسوی صدر عظیم السنّت و الجماعت، ملتان

۱۶۳..... هذا حق والحق احق ان يقتدى به والمنكر كافر لاشك في اولاده والمرتد اشد مقتلن الکافر۔

(بشیر احمد نقشبندی قادری امیر جمعیت علماء اسلام پسرور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ)

حق یہی ہے اور اس کے لائق ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس عقیدہ کا منکر کافر ہے اس کے مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، اور مرتد کافر سے زیادہ سخت سزا کا مستحق ہے۔

۱۶۴..... جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

۱۶۵..... حیات عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ نصوص قرآنیہ احادیث صحیحہ صریحہ اور اجماع امت سے

(ماسوا چند فلاسفہ و ملاحدہ کے) ثابت ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے الفاظ سے ظاہر ہے: نزول

عیسیٰ علیہ السلام من السماء حق۔

”کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے بالکل برحق ہے پس منکر اس عقیدہ اجماعیہ کا دائرہ اسلام سے

خارج ہے۔“ (فقہ محمد ابراہیم کیسمل پوری)

۱۶۶..... علمائے کرام کے جوابات کی میں تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ محمد فیاض القاسمی

ناظم اعلیٰ عظیم السنّت پاکستان و مہتمم جامعہ قاسمیہ، فیصل آباد

۱۶۷..... جواب صحیح ہے۔ میاں نذیر احمد ایم۔ اے

صدر آل پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن (رجسٹرڈ) نائب صدر پاک بوائے آر فینڈ شپ ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ)

کنوینینشل ایجوکیشن ٹرسٹ مکان نمبر ۵ خضر سٹریٹ، چاندین روڈ حرگ لاہور

۱۶۸..... فتویٰ دینے والے کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق درست ہے۔ مقتدین اور جمہور علماء

کے نزدیک یہ فتویٰ درست ہے۔ محمد عبدالمجید، لال شریف حال واردانٹر کافنی نیشنل ہوٹل راولپنڈی ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء

۱۶۹..... ذلک صواب بلا ارتیاب من شک او انکر فی نزول عیسیٰ علیہ السلام عند قرب

الساعة فقد کفر و ارتد عن الاسلام. واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

(حرر مفتی نذیر حسین قاسمی، ضلع تافنی مظفر آباد آزاد کشمیر)

بلاشبہ یہ فتویٰ صحیح ہے اور جو اس میں شک کرے یا عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نازل ہونے کا انکار

کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا۔

۱۷۰..... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد عبداللہ

لدھیانوی خادم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی۔ ۵ و سابق ناظم نشر و اشاعت مجلس مرکزی تحفظ ختم نبوت ۳۰/۱/۱۳۸۹ھ

- ۱۷۱..... جواب صحیح ہے۔ نور الحق قریشی ایم۔ اے۔ ایل، ایل، بی الیودیکٹ
ناظم اہل جمعیت علماء اسلام لبنان ۱۵/ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ
۱۷۲..... جواب صحیح ہے۔ عبدالرحیم ناظم مدرسہ رحیمہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ شکرگڑھ، ضلع سیالکوٹ
۱۷۳..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ ابوالکلیم محمد خادم حسین شاہ چورہ شریف ضلع کیمبل پور (انک)
۱۷۴..... جواب بالکل درست ہے۔ فقیر لاشی محمد جان عثمانی آستانہ سراج الالباء دریا خاں ۲ اگست ۱۹۶۹م
۱۷۵..... جواب صحیح ہے۔ احقر خدا بخش غفرلہ نک آستانہ حضرت مدنی رحمہ اللہ
۱۷۶..... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا عند اللہ ماجور ہے۔ احقر العابد فقیر خورشید احمد
خلیفہ اکبر حضرت مدنی، مہتمم مدرسہ محمود العلوم عبدالکیم ۱۹/۶/۱۹۷۱م
۱۷۷..... جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد
۱۷۸..... جواب دینے والے نے صحیح فتویٰ دیا ہے۔ ناچیز غلام حیدر خطیب جامع مسجد بلال اسلام آباد۔ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۸۹ھ
۱۷۹..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ محمد امین، خطیب جامع مسجد بڑا نوالہ
۱۸۰..... جواب صحیح ہے۔ محمد مدیق ولی اللہی خادم حکمت امام ولی اللہ، ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۲ فروری ۱۹۷۰م
۱۸۱..... جواب بالکل حق ہے۔ قاری محمد امین خطیب جامع مسجد عید گاہ و امیر جمعیت علماء اسلام شیخ پورہ
۱۸۲..... جواب صحیح ہے۔ عبدالعزیز خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ
سرگودھا ۲ جون ۱۹۷۰م

۱۸۳..... لہ الحمد و علیہ الصلوٰۃ والسلام

استثناء ہذا میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا آسمان پر جسد غصری کے ساتھ رفع اور پھر ان کا قیامت کے قریب نزول وغیرہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اسلام میں ان نظریات و عقائد کا کیا حکم ہے؟ اور جو شخص مذکورہ چیزوں کا انکار کرے اس کا اعتقاد حق ہے یا باطل؟
جواب تحریر ہے کہ:-

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان امور کے متعلق کتاب و سنت میں جو حکم ہے اس کو سلفاً و خلفاً۔
جہور علماء کرام نے نصوص شرعیہ کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دور کے برحق پیغمبر تھے۔
اس دور میں آنحضرت کے مخالفین نے آپ علیہ السلام کو اذیت پہنچانے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ
جل شانہ نے آپ علیہ السلام کو اسی جسد غصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھالیا۔ اب وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔
قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور وصال سے قتل کریں گے۔ آنحضرت کا نزول اشراف السالۃ اور
علامات قیامت میں سے ہے اور پھر اس کے بعد آپ علیہ السلام اپنی طبعی موت کے ساتھ وفات پا کر جناب نبی
کریم علیہ السلام کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

اس اعتقاد پر کتاب و سنت سے علماء کرام نے دلائل مرتب کر دیے ہیں۔ اس مسئلہ کے اثبات میں
برصغیر ہند میں خاص طور پر دو اہم کتابیں مدون ہوئی ہیں جو محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ
علیہ نے اپنے تلامذہ سے مرتب کروائی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام ”التصريح بما تواتر فی نزول
المسيح“ اور دوسری کا نام ”عقيدة الاسلام فی حياة عيسى عليه السلام“ ہے۔ یہ کتابیں اس مسئلہ پر
بہترین دلائل و براہین کا مجموعہ ہیں اور سلف صالحین کے اعتقاد کی بہترین ترجمان ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں

مزید دلائل کی حاجت نہیں چھوڑی گئی وہ نہایت عمدہ اور مستند مواد پر مشتمل ہیں۔

اور عرب ممالک مصر وغیرہ میں جب بعض جدت پسند لوگوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آسانی حیات اور ان کے قبل القیامت نزول کے انکار کا قول کیا تو ان کے جواب میں علامہ محمد زاہد بن حسن الکوثریؒ نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ ”نظرۃ عابرة“ کے نام سے مرتب کر کے کتاب و سنت سے عمدہ دلائل مدون کر دیے اور جمہور اہل اسلام کے عقیدہ ہذا کو آشکارا کر دیا۔ مختصر یہ ہے کہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک نصوص قطعیہ کی روشنی میں نہایت ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا گمراہی، ضلال اور ذبیح عن الحق ہے۔

ناجی محمد نافع عفا اللہ عنہ محمدی شریف، ضلع جنگ، محرم الحرام ۱۴۱۵ھ
۱۸۴..... حدیث شریف بسند صحیح مجدد نویں صدی امام جلال الدین السيوطی درمنثور میں بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں:-

آگاہ رہو اے علمائے کرام انس بن مالک دس سالہ محمد عربی خاتم النبیین ﷺ کے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں:

ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة۔ (ابن کثیر ص ۳۶۶ ج ۱)
”کہ عیسیٰ علیہ السلام بالکل فوت نہیں ہوئے بلکہ قیامت سے قبل وہ تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔“ قاضی ابوبکر جصاص نے جو حنفیوں کے امام ہیں اپنی تفسیر پارہ نمبر ۲۲ میں بھی یہ روایت آنے والی آیت کے تحت نقل فرمائی ہے:

ان الله و ملئکته یصلون علی النبی (الخ)
”اللہ اور اس کے ملائکہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود سلام بھیجو۔“

بندہ زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، مسئلہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہا السلام برحق اور منکر حیات مسیح علیہ السلام سے خارج ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے وہ اعتقاداً اور عملاً عند الشریع بقول علامہ شہامہ کافر ہے، بندہ کا یہی عقیدہ ہے، صاحب جرح علماء کرام نے حدیث بالا کو مرفوع قرار دیا ہے، دیکھو علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے علاوہ فتاویٰ قاضی خان۔

اور محققین میں سے محمد بن اسعد (رحمۃ اللہ علیہ) م ۱۵۰ھ معلوم رہے کہ حدیث مرفوع ہے روایت کے اعتبار سے اور صحیح ہے کہ امام سیوطیؒ نے درمنثور کے مقدمہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں درمنثور میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کروں گا جو مرفوع اور صحیح نہ ہو۔ لہذا غلام احمد قادیانی نے حضرت پاک محمد ﷺ کی نبوت کے خلاف آغاز ہی انکار حیات مسیح علیہ السلام سے کیا اور یہ آغاز بھی کفر کی بناء پر کیا گیا۔

اس لیے بندہ کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال، کذاب اور معنوی اعتقادی ہر قسم کا کافر کہا جا سکتا ہے۔ پس علمائے کرام مدینہ منورہ، مکہ معظمہ تا پاکستان سب کے فتاویٰ جات شرع محمدی کے مطابق ہیں۔ ناچیز یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حیات مسیح علیہ السلام کا جو بھی منکر ہو کافر ہے۔ لہذا غلام احمد (قادیانی) مع جماعت کافر مطلق ہے۔

العبد الفقیر غلام رسول لالیال ۱۳ فروری ۱۹۷۲ء

محمد ایوب نجدی

۱۸۵..... جواب صحیح ہے۔

۱۸۶..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

۱.....قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ۔ (نساء ۱۵۷) ”اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔“

اس آیت میں ”قلوہ“ اور ”رفعہ“ کی دونوں مفعول کی ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام (جن کا لقب مسیح ہے) کی طرف لوٹی ہیں تو ظاہر ہوا کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور یہ پورا کا پورا مجموعہ ہی زندہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں، نیز اگر آپ وفات پا چکے ہوتے تو اللہ تعالیٰ پھر یوں فرماتے: ”بلی امانہ اللہ کہ اللہ نے اسے موت دے دی ہے کیونکہ یہ عبارت مختصر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

ما قلت لہم الا ما امرتني به۔ مادمت فیہم۔ (مائدہ ۱۱۷)

”میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔“

ان کا مطلب یہ ہے کہ جب میں ان میں ٹھہرا رہا، پس اگر عیسیٰ بن مریم علیہا السلام فوت ہو چکے ہوتے تو ضروری تھا کہ اس کا جواب اس طرح ہوتا۔ ماقلت لہم الا ما امرتني به مادمت حیا۔ ”کہ میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم دیا جب تک میں ان میں زندہ رہا۔“

کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا ان کے درمیان نہ رہنا آپ کی موت کو تسلیم نہیں ہے۔ تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ زندہ ہیں اور حضور ﷺ نے فرمایا: یُنزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً۔ (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

”کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تم میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔“

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مردہ کا نزول اوپر سے نیچے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ عادل اور فیصلہ کرنے والا ہو سکتا ہے، تو مسیح علیہ السلام کی وفات کا قول باطل ہو گیا اور آپ کی حیات ثابت ہو گئی۔ ایسے ہی حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

”ان المسيح بن مریم یمکث فی الارض بعد نزوله من السماء اربعین سنة و ینزوج و یولد لہ۔“

”کہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام آسمان سے نزول کے بعد زمین میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر شادی کریں اور ان کے بیٹے بھی ہوں گے۔“

یہ دو بہت بڑی قطعی دلیلیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر اور آپ کی وفات کے قول کے باطل ہونے پر۔

نیز امت محمدیہ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان کی طرف زندہ اٹھائے گئے ہیں اور مہدی معبود کے زمانہ میں نازل ہوں گے، اس اجماع کا انکار سوائے جھوٹے نبیوں اور غالی معتزلیوں کے کسی نے نہیں کیا۔

احقر العباد محمد ابراہیم خادم ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد۔ چنیوٹ

”یُنزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فینزوج، و یولد لہ، و یمکث خمس و اربعین سنة، ثم یموت فیدفن معی فی قبری، فاقوم انا، و عیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔“

(مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

”کہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام دنیا میں تشریف لائیں گے پھر آپ شادی کریں گے اور آپ کے بیٹے بھی

پیدا ہوں گے اور آپ بیخالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر وفا پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں ہی دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دونوں ایک قبر سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔“
برداشت مشکوٰۃ بحوالہ ائصرن بماتواترئی نزول انس ص ۲۳۰، (مترجم)

۱۸۷..... الجواب بعون الوهاب. الا جوابہ کلہا صحیحہ.

ولا شک فی ان حیاة مسیح ابن مریم علیہما السلام ثابتة بالکتاب والسنة کما قال اللہ تعالیٰ. ”وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موتہ و یوم القیامة یکون علیہم شہیدا.“ (نساء ۱۵۹)
وقال صادق المصدق ﷺ فی تفسیر هذه الایہ:

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا. (بخاری ص ۳۹۰ ج ۱)
وقال ﷺ.

لیهلن عیسیٰ ابن مریم بفتح الروحاء بالحج او العمرة او یشتنبہما جمیعا. (مسلم ص ۴۰۸ ج ۱)
فمن انکر من هذه العقیدة الثابتة بالکتاب والسنة واجماع الامم فهو کافر بلا ریب و مرتد کاننا من کان.

ومن شک فی کفر القادیانی و کفر اتباعہ فهو ایضا کافر.
تمام جوابات صحیح ہیں۔

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات قرآن مجید اور حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:
”اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سوا عیسیٰ علیہ السلام پر یقین لائیں گے اس کی موت سے قبل اور وہ قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔“

اور صادق و مصدوق نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:
”کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بہت قریب ہے کہ نازل ہوں گے تم میں ابن مریم (علیہما السلام) عادل حاکم بن کر۔
ایسے ہی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ضرور ضرور عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) فح روحا سے حج یا عمرہ یا دونوں کا ملا کر احرام باندھیں گے۔“
پس جس نے بھی کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کے اس مسلمہ عقیدہ کا انکار کیا تو وہ بلا شک و شبہ کافر و مرتد ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

اور جو مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(حررہ حافظ عبدالقادر روضی جامع قدس چوک دائگراں لاہور)

۱۸۸..... جواب درست ہے اور حق بات قبول کرنے کے زیادہ لائق ہوتی ہے۔ العبد المفقور الی اللہ محمد شریف اللہ
صدر المدرسین جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۸۹..... یہ فتویٰ اسی طرح ہے جیسے دیا گیا ہے۔ محمد یعقوب قریشی جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۹۰..... جواب درست ہے۔ بنیامین مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۰..... جواب درست ہے۔ ابو حفص العثماني ناظم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۱..... جواب درست ہے۔ عبد الرحمن ملتانی استاذ جامعہ سلفیہ۔ فیصل آباد

۲۰۲..... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔ دعویٰ نبوت کرنا بجائے خود کفر صریح ہے، ٹھیک اس طرح جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت سے پہلے مدعی نبوت کو کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج تصور کرتا تھا۔

اس کے علاوہ تو بین انبیاء کرام علیہم السلام اور دوسرے متعدد وجوہ ان کے کافر ہونے کے لیے کافی ہیں، انہی وجوہ کفر میں سے مرزا غلام احمد کا حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار اور نزول مسیح ﷺ کے عقیدہ میں تحریف بھی شامل ہے۔

اعاذنا اللہ من شر هذه الطائفة المارقة عن الاسلام و دمرنها تدميرا.

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مرتد خارج از اسلام فرقہ کے شر سے بچائے اس کا ملیا میٹ کر دے۔

انا عبدہ عبد الرحیم اشرف کان اللہ لہ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد

۲۰۳..... مسئلہ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے، کتاب و سنت میں یہ مسائل مردیہ شرح و بسط سے موجود ہیں، ایسے مسائل میں شک کرنے والا اجماعاً کافر ہے چہ جائیکہ منکر ہو، بلکہ خود مدعی ہو۔ ایسے آدمی کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ لہذا مدعی نبوت مرزا قادیانی کے کفر میں ذرہ برابر بھی شک باقی نہیں ہے۔ عبدالحق مدنی۔ جامع مسجد اہل حدیث ساہیوال

۲۰۴..... لکفر القادیانین وجوہ منها اهانة الانبياء و سب السلف ومنها انكار هذه العقيدة التي اجمعت عليها الامة المحمدية اعني عقيدة نزول المسيح عليه السلام. (حررہ محمد اسماعیل کان اللہ لہ کوثر انوال)

قادیانیوں کے کفر کی بہت ساری وجوہ ہیں۔ انہی میں سے انبیاء کی توہین کرنا اور سلف صالحین کو گالیاں دینا ہے۔ ان میں سے اس عقیدہ کا انکار کرنا بھی ہے جس پر امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے یعنی نزول مسیح ﷺ کا عقیدہ۔

۲۰۵..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا عیسیٰ ﷺ قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا زندہ رہ کر فوت ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کے روضہ انور میں بھایا جگہ میں دفن ہوں گے۔ یہی عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ تحریک کنندہ محمد حسین، شیخوپورہ

۲۰۶..... الذين ينكرون الاحاديث الصحيحة والايات الصريحة فانهم كافرون بالاتفاق والاجوبة كلها صحيحة.

جو لوگ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ کا انکار کرتے ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں اور تمام کے تمام جوابات درست اور صحیح ہیں۔ (محمد صدیق جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد)

۲۰۷..... علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز نے جو فرمایا ہے احقر راقم کو اس سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ شیخ ہفتوت وغیرہ حضرات کی شاید اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں گئی کہ قرب قیامت کے وقت نزول حضرت عیسیٰ ﷺ کے مسئلہ کا تعلق، رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں میں سے ہے، رسول اکرم ﷺ کی رسالت کے ساتھ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اخبار ماضیہ میں آپ کی تصدیق ایمان بالنبوۃ کا ایک ضروری جزو ہے ایسے ہی اخبار آتیہ (پیش گوئیوں) کے اوپر ایمان بھی ایمان بالرسالۃ کا ایک جزو ہے، جب تک ان کو مانا نہیں جائے گا، ایمان بالرسالۃ صحیح

اور معتبر نہیں ہوگا اس اعتبار سے یہ مسئلہ ہرگز فرعی نہیں ہے (بلکہ یہ تو) اصول دین میں سے ہے۔ رہا اس کا ثبوت تو بقول علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس میں آئیس احادیث وارد ہیں۔ ان کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فهذه تسعة وعشرون حديثاً تنضم إليها احاديث آخر ذكر فيها نزول عيسى عليه السلام منها ما هو مذكور في احاديث الدجال ومنها ما هو مذكور في المنتظر وتنضم إليها ايضا الآثار الواردة عن الصحابة فلها حكم الرفع اذ لا مجال للاجتهاد في ذلك وجميع ما ذكرناه بالغ حد التواتر والاحاديث الواردة في نزول عيسى عليه السلام متواترة، نقله نواب صديق حسن خان.

”یہ آئیس حدیثیں ہیں، ان میں وہ احادیث بھی شامل کی جائیں گی جن میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول کا ذکر ہے، ان میں سے بعض وہ حدیثیں ہیں جو دجال کے متعلق وارد ہوئی ہیں اور بعض وہ ہیں حضرت مہدیؑ کے بارے میں آئی ہیں، ان کے ساتھ صحابہ کرام کے وہ اقوال بھی شامل کیے جائیں گے جو اس سلسلہ میں منقول ہیں ان کا حکم بھی مرفوع کا حکم ہوگا اس لیے کہ اس میں تو اجتہاد کی گنجائش ہی نہیں ہے اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ تواتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول کے متعلق وارد حدیثیں بھی متواتر ہیں۔“

ایسے (قادیانی) حضرات علم کے مسکین تو خیر ہیں ہی، ادوائے عقل کے باوجود عقل کی مسکنت کا یہ حال ہے کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) کی قبر کو کشمیر میں قرار دیتے ہیں اور ثبوت میں مرزا قادیانی کی دجل آمیز تحریر پیش کرتے ہیں یعنی اس کذاب کو دلیل میں پیش کرتے ہیں جس نے سارا چکر ہی اس لیے چلایا، ان کی فکری لغزش کا یہ حال ہے کہ محدثین کی احادیث میں تو ٹیڑھ نکالتے ہیں اور مرزا قادیانی کی روایات کو برقرار رکھتے ہیں۔ انا للہ، بہر صورت شیخ کی تحقیق صحیح ہے۔ واللہ الموفق للصدق والصواب

محمد عطاء اللہ حنیف

مکتبہ التلخیص لاہور یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

۲۰۸..... الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على خاتم الانبياء محمد المصطفى وعلى آله المجتبي واصحابه الكرماء: اما بعد

فان الفرق الطاغية اللاغية للتمعة اللاهية الواهية بل المرتدة المرزائية التي تنكر الشعائر الاسلاميه والشرائع الدينيه من الجهاد في سبيل الله وختم النبوة على خاتم النبيين صلى الله عليه وآله واصحابه وسلم وحياة عيسى بن مريم على نبينا وعليهما الصلوة والسلام وتصغير الانبياء عليهم الصلوة والسلام وتفوقه على نبينا لما قصده حسب تقوله على جميع الانبياء عليهم الصلوة والسلام، واتفقت الامة قاطبة على تكفير من تقول مثل كلماته الواهية الكفرية الخبيثة، بل اتفقت الامة المرحومة على تكفير من لم يكفر هذه الفتن الشنيعة. والله تعالى هو الهادي الى الصراط المستقيم.

وانا عبده قمر الدين سيالوي سيال شريف ضلع سرگودھا یوم العرفہ ۱۳۸۹ھ

”سرکش مرزائی، بیہودہ سیاہ کارناموں والی بے کار بلکہ مرتد جماعت جس نے اسلامی شعائر اور جہاد فی سبیل اللہ، حضور ﷺ کی ختم نبوت حضرت عیسیٰ بن مریم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا انکار کیا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی تحقیر کی بلکہ اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ پر برتری کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ اس نے دیگر تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھے، پوری امت نے اس جماعت جیسے کفریہ عقائد رکھنے والے اور اس جیسے جھوٹ اور کفریہ کلمات انبیاء علیہم السلام کی شان میں کہنے والے گردہ کے کفر پر اتفاق کیا ہے بلکہ

امت مرحومہ نے اس جیسے ضحیح کفریہ عقائد رکھنے والے ٹولہ کو کافر نہ کہنے والے لوگوں کے لفر پر بھی اتفاق کیا ہے۔
 ۲۰۹..... حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی حیات اور قیامت کے قریب آپ کے نزول میں کوئی شک نہیں ہے۔
 احقر مفتی غلام رسول غفرلہ دارالعلوم نعیمیہ کینی باغ سرگودھا۔
 ۲۱۰..... فقیر کی تحقیق میں قرآن و حدیث کے موافق حیات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام صحیح و ثابت و یقین ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسدی و سماوی اور ان کے آسمان سے قرب قیامت تشریف لانے کا منکر قرآن و حدیث کا مکتذب ہے۔ مسلمانوں کا اس سے تعلق حرام ہے۔ واللہ اعلم محمد عمر اچھروی۔ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ
 ۲۱۱..... الحمد للہ الذی وفق عباده العلماء لحفظ دینہ، والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ المصطفیٰ خاتم الانبیاء الذی امرانہ واکدہم ان یذلو کل ما یحبونہ فی سبیل اقامۃ دینہ و علی آلہ و اصحابہ و علماء ملتہ الی یوم الدین۔

امابعد! فقد اطلمت علی ما کتب افضل العلماء فی تکفیر غلام احمد القادیانی و ابطال ہفواتہ الشنیعہ و اشنعہا انکار عقیدۃ حیاۃ المسیح علیہ السلام و اتفق مع ہولاء الابرار اتفاقاً کاملاً و هذا هو الحق الا بلغ الصریح و خلافہ خدرج من المملۃ الاسلامیۃ و کان اللہ تعالیٰ من ضرور اعداء الدین و رزقنا اتباع الحق و هو الموفق. و هو الہادی الی سواء السبیل. حررہ محمد کرم شاہ

جیزمین ہلال کٹی۔ بمیرہ۔ سرگودھا
 ”میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کے متعلق علمائے کرام کے فتویٰ اور اس کے بے ہودہ گندے عقائد کے ترویجی دلائل کا مطالعہ کیا، اس کا نتیجہ ترین عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے انکار کا عقیدہ ہے، میں ان علماء کرام کے فتویٰ کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں اور یہی صاف واضح روشن حق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا ملت اسلامیہ سے ٹکنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائیں۔ وہی ہدایت کی توفیق دینے والے ہیں اور سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔“

۲۱۲..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔

من انکر حیاۃ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام و انکر رفعہ الی السماء مع جسدہ و روحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقد ضل ضلالاً بعيداً و خسر خسراناً مبیناً، فلا شک فی ان حیاتہ و رفعہ الی السماء ثم نزولہ الی الارض قبل یوم القیامۃ معالبت بالکتاب و السنۃ و اتفق علیہ جماہیر الامۃ من السلف و الخلف، فما ذا بعد الحق الا الضلال، نسال اللہ تعالیٰ السلامۃ من فتنۃ المسیح الدجال. واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔ وانا الفقیر لید احمد سعید الکافی الامر وہو غفرلہ۔ جامعہ انوار العلوم ملتان۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ

”جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے اپنے جسد غصری اور روح کے ساتھ آسمان کی طرف رفع کا انکار کرے وہ بہک کر دور جا پڑا اور وہ بڑے صریح نقصان میں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کا رفع پھر قیامت کے قریب آپ کا نزول قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور متقدمین و متاخرین سب علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ پس حق کے بعد تو گمراہی ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح و جال کے فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔“

۲۱۳..... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ العبد محمد حسین نعیمی ناظم الجامعہ نعیمیہ لاہور

۲۱۳..... جواب صحیح ہے۔ العبد المفقور الی اللہ للصمد۔

فیض احمد فیضی عز خدام دارالافتاء دارالریس جامعہ غوثیہ، کوڑہ شریف ۳۔ ۷۔ ۱۹۶۵م

۲۱۵..... جواب درست ہے۔
احقر محمد غلیل صدر المدرسین جامعہ قادریہ رحیم یار خان

۲۱۶..... الحمد لحضرة الجلالة والصلوة على خاتم الرسالة۔

تمام تعریفیں رب ذوالجلال کے لیے ہیں اور ورود و سلام ہوں نبی خاتم الرسالت پر۔

ان عقیدہ حیاة سیدنا المسیح عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام و نزولہ قبل الساعة مما اجمعت علیہا الامة الاسلامیہ اجماعاً قاطعاً من عهد الصحابة الی یومنا هذا نسلأ بعد نسل و خلفا عن سلف لقد تواتر الاثار و النصوص فی نزول عیسیٰ علیہ السلام والقول بوفاته علیہ السلام تبلیس فی القرآن و تحریف فی الاحادیث و خرق للاجماع۔

واختراء ات المسیح الدجال القادیانی زعیم الکفر واللاحاد فی ذلک الباب مما یمجہ السمع و یستفجہ العقل۔ و یستکبرہ النقل ولا یعابہفواتہ فی الاخبار و ہذیانہ فی الدین، وتخلیط فی العقائد القاطعہ۔ کان راجا مستمرا، لہ جزى اللہ المجیب لقد اصاب واجاد فی الجواب و شکر اللہ مساعی ناشرہ الاستاذ الفاضل مولانا منظور احمد جنیوتی و سائر من قاموا بنصرة الدین القویم والذب عن حوزة الاسلام و حفظ بیضہ الاسلام عن شرور هولاء الزنادقة والملاحدة۔ واللہ اعلم بما یحق غفرلہ

اکوڑہ خٹک، مغربی پاکستان

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے پہلے آپ کے نزول کا عقیدہ ان مسائل میں سے ہے جن پر صحابہ کرام کے دور کے پہلے دن سے لے کر آج تک قطعی اجماع چلا آ رہا ہے اور سلف صالحین سے لے کر آج کے دور تک نسل بہ نسل یہی عقیدہ چلا آیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر احادیث اور دلائل قطعیہ تواتر کے ساتھ موجود ہیں، اور آپ کی وفات کا قول گھڑنا تو قرآن مجید کی حقیقت کو چھپانا اور احادیث میں تحریف کرنا ہے۔“
بلکہ یہ تو اجماع کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے۔ کافروں اور ملحدوں کے سروار کانے و جال مرزا قادیانی کی بہتان تراشیاں تو ایسی لچر ہیں کہ کان انھیں سننے سے گھبرا سیں اور عقل اس کی بیہودگیوں سے نفرت کرے اور نقل ان سے کراہت کرے اس کے بکواسات کی روایت تو پرے کاہ کی حیثیت نہیں رکھتی، اور اس کی یادہ گوئیوں کے لیے دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے، قطعی دلائل میں گڑبڑ کرنا اس کی مستقل عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ فتویٰ دینے والے کو جزائے خیر عطاء فرمائیں انھوں نے فتویٰ تحریر کرنے میں کمال ہی کر دیا ہے، اور اس فتویٰ کے نشر کرنے والے استاد محترم مولانا منظور احمد جنیوتی اور جنھوں نے بھی اس سچے دین کی مدد کی ہے اور اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں اور اسلام کے قیمتی جوہر کو ان زندلیقوں اور ملحدوں کے فتوؤں سے محفوظ فرمائیں۔“

۲۲۱..... جواب بالکل حق ہے اور حق بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ انوار الدین غفرلہ

ریس دارالافتاء دارالعلوم اکوڑہ خٹک

۲۲۲..... الجواب مما نطق به الكتاب و بلغ الاحادیث فی بابہ تواتراً معنوياً، فهو من الاعتقادات

الاسلامیہ۔
احقر الانام عبد الغنی عفا اللہ عنہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جواب بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ کی احادیث تواتر معنوی کے

درجے کو پہنچی ہوئی ہیں اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کا بنیادی عقائد میں سے ہے۔

۲۲۳..... جواب درست ہے۔
احقر عبدالعلیم استاد دارالعلوم حقانیہ

۲۲۴..... جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔
محمد شفیع اللہ استاذ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ ٹنک

۲۲۵..... جواب درست ہے۔
محمد اسحاق ڈسٹرکٹ خطیب ایٹ آباد ۳۰ اپریل ۱۹۶۵م

۲۲۶..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

من عقائدنا القاطعة عقيدة حياة سيدنا المسيح بن مريم كلمة الله و روحه و نزوله قبل يوم القيامة.

واقوال الشقى غلام احمد القاديانى (ماولدت الام الهندية اشمن منه) و تلبسات بعض المستغربة و المتووين فى رفع المسيح عليه الصلوة والسلام و نزوله و حياته مما لا توافق الدين ولا يتحملة الاسلام. جزى الله ناشر الكتاب و مؤلفها، أويد الجواب منشدا بابيات الامام محمد انور الشاه الكشميرى عليه رحمه الله فى (كتابه) عقيدة الاسلام صدع الصديق و صحيحه بالوادى، لمن اهدى من حاضر اوبادى، بالكاديانى ذلك الاخر الذى امسى زعيم الكفر والا الحاد ابان عن كفر بنوء بعصه و يوء بالاغلال والاصفاد والله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم.

(سبح الحق چيف الیڈر ماہنامہ ”الحق“ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ)

”سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے قبل ان کے نزول کا عقیدہ ہمارے بنیادی ٹھوس عقائد میں سے ہے۔“

”مرزا قادیانی (کہ اس جیسا منحوس بیٹا کسی ہندوستانی عورت نے نہ چٹا ہوگا) کے اقوال اور مغربی تہذیب کے بعض دلدادوں اور روشن خیال لوگوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع، پھر آپ کے نزول کے متعلق جو جھلسازیاں ہیں وہ دین کے ساتھ بالکل مطابقت نہیں کھاتیں اور نہ ہی اسلام اس طرح کی تحریفوں کو برداشت کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتویٰ کے مؤلف اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائیں، میں اس جواب کی تائید امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی کتاب عقیدۃ الاسلام کے ان اشعار سے کرتا ہوں۔ اعلان کرنے والے نے زور دار آواز دی جو گونج رہی ہے وادی میں۔ ہر شہری اور دیہاتی کو جو ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ خبر دی کہ مرزا قادیانی یہ دہی آخری جھوٹا ہے۔ جو کفر اور بے دینی کا لیڈر بن چکا ہے۔ اور اس نے ایسا کفر بولا ہے کہ جو ایک مضبوط جماعت پر بھاری ہے اور لوٹتا ہے جھگڑیوں اور طوقوں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راستے کی ہدایت دیتے ہیں جسے چاہیں۔“

۲۲۷..... جواب صحیح ہے اس کی مخالفت کرنے والا رسوا ہوگا۔
احقر ظیل الرحمن مدرسہ سکندر پور ہری پور ہزارہ ڈویژن

۲۲۸..... جواب بالکل ٹھیک ہے اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ علیہ السلام کے بالکل مطابق ہے۔

۲۲۹..... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ غلام حسین صدر المدرسین دارالعلوم نعمانیہ
سراج الدین خطیب جامع مسجد مولانا صالح محمد صاحب مرحوم و نائب مہتمم دارالعلوم عربیہ نعمانیہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۳۰..... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ قاضی محمد اسرائیل صدر المدرسین مدرسہ دارالعلوم محمدیہ بالا کوٹ ہزارہ

۲۳۱..... جواب درست ہے۔
محمد عبداللہ خالد خطیب جامع مسجد مانسہرہ۔ ہزارہ

۲۳۲..... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔
عبدالحی امام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ، ہزارہ

۲۳۳..... جواب بالکل حق ہے۔

محمد نعمان ہاشمیہ۔ ہزارہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۲۳۴..... حیاة عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ الی الارض عند قرب الساعة ثابت بالکتاب والسنة واجماع الامة کما فی شرح العقيدة و روح المعانی، فمن انکر فهو مکذب لله والرسوله، ومرتد خارج عن الاسلام. هذا هو الصواب الذی لم یخالفه احد من المسلمین من عهد النبوة الی یومنا هذا.

”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور آپ کا رفع قیامت کے قریب آپ کا نزول کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ شرح العقیدہ اور روح المعانی میں موجود ہے، تو جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہوگا بلکہ وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہوگا۔ یہی صحیح قول ہے اور حضور ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی مسلمان نے اس عقیدہ کی مخالفت نہیں کی۔“

۲۳۵..... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ مفتی محمد عبدالقیوم۔ پشاور

۲۳۶..... جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ فضل الرحمن سابق پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور

فاضل دیوبند۔ ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

۲۳۷..... جواب بالکل حق ہے۔ عبداللطیف مفتی دارالعلوم۔ سرحد

۲۳۸..... جواب بالکل حق ہے۔ عزیز الرحمن کان اللہ امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع پشاور

۲۳۹..... جواب صحیح ہے۔ بزم مبارک شاہ فاضل دیوبند۔ ناظم جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد

۲۴۰..... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے۔ زین العابدین سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ پشاور

۲۴۱..... جواب قرآن مجید احادیث نبویہ اجماع امت اور ائمہ مجتہدین کے قول کے بالکل مطابق ہے جو اس میں شک کرے گا وہ کافر ہوگا۔ فضل اللہ صدر الدین شیخ الحدیث مدرسہ ربانیہ ۳/ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

۲۴۳..... ما اجاب به المجیب فهو حق و صواب، وما خالف منه فهو باطل صریح، والنصوص فی هذه المسئلة مذکورة فی القرآن و السنة و فصلها علماء الشریعة فی کتبهم و دواویہم.

و مسئلہ حیاة سیدنا عیسیٰ علیہ السلام و رفعہ الی السماء بجسده العنصری من المسائل المتواترة فی الشریعة فما کان حکمها فی الشریعة فهو حکم هذه المسئلة.

واللہ اعلم محمد یوسف کان اللہ ۹ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ۔

”مفتی صاحب کا فتویٰ بالکل درست ہے اور جس نے اس کی مخالفت کی ہے وہ بالکل جھوٹا ہے، باقی اس مسئلہ کے دلائل قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ اور اہل شریعت نے اپنی کتابوں اور تصانیف میں ان کی خوب وضاحت کی ہے۔

”اور حضرت عیسیٰ ﷺ کی حیات اور اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانا شریعت کے متواتر مسائل میں سے ہے، پس جو حکم شریعت میں دیگر مسائل متواترہ کا ہے وہی حکم اس مسئلہ کا بھی ہے۔“

۲۴۳..... جو جواب مفتی صاحب نے دیا ہے وہی حق ہے اور حق کی ہی تابعداری کرنی چاہیے۔

بادشاہ گل بخاری بہتم جامعہ اسلامیہ اکوڑ، ٹنک ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

۲۴۵..... جواب درست ہے۔ عبد الکریم غفرلہ مدرسہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۶..... جواب صحیح ہے۔ خادم رسول عطاء اللہ عنہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہوری۔ ڈیرہ اسماعیل خان

- ۲۳۷..... جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ۔ خادم عظیم ذریہ قبرستانی مسجد
 ۲۳۸..... جواب صحیح ہے۔ عبدالرؤف خادم الحدیث البیوی دارالعلوم چارسدہ
 ۲۳۹..... جواب صحیح ہے۔ محمد لطف اللہ

سابق استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی و خطیب جامع مسجد جہانگیر، ضلع مردان

- ۲۵۰..... جواب صحیح ہے۔ سید گل بادشاہ۔ امیر جمعیت علماء اسلام۔ طور و ضلع مردان
 ۲۵۱..... جواب صحیح ہے۔ محمد ایوب جان بخاری پشاور
 ۲۵۲..... جواب صحیح ہے۔ احقر۔ اسلام الدین ناظم دارالعلوم تورڈ میر صوابی۔ ضلع مردان

۲۵۳..... منلت عن نزول عیسیٰ علیہ السلام قرب القیامۃ.

”مجھ سے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے قیامت کے قریب نزول کے بارے میں پوچھا گیا۔“

فافول نزول عیسیٰ علیہ السلام من موجبات الدین ومن الامور النبی دل علیہا القرآن والاحادیث الصحیحہ و علی هذه العقیدۃ کان مشائخنا الذین کانوا من اعلام الدین مثل شیخ المشائخ مولانا حسین علی والعلامة مولانا عبید اللہ السنہی وما ینکر نزولہ علیہ السلام قرب القیامۃ واتیانہ من السماء الا الجاہلون بالکتاب والسنة عصمنا اللہ سبحانه من هذه العقیدۃ.

احقر محمد طاہر دارالقرآن بیچ پیر تحصیل صوابی ضلع مردان ۲۲ ربیع الاول

”تو میں نے جواب دیا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول ضروریات دین میں سے ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جن پر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔ ہمارے مشائخ کرام جو علم دین کے پہاڑ تھے جیسے حضرت مولانا حسین علی، مولانا عبید اللہ سندھی ہیں ان سب کا بھی یہی عقیدہ تھا اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے قیامت کے قریب نزول کا انکار سوائے جاہلوں کے اور کوئی نہیں کرتا جو قرآن مجید اور علوم نبویہ کی نعمت سے محروم ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں آپ کے نزول کے انکار والے عقیدہ سے محفوظ فرمائیں۔“

نوٹ..... اس ضمن میں امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کی رائے پر بعض لوگوں کو شبہ ہوا تو ان کے شاگرد رشید شیخ انیسیر مولانا محمد طاہر نے ان الفاظ کے ساتھ تردید فرمائی۔

”حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول اور وقت کے بارے میں ”اللہم الرحمن میں جو قول مولانا عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ کاتب اور املاء والے کا خود ساختہ قول ہے، بندہ نے جو کافی عرصہ تک مولانا کے پاس مکہ معظمہ میں رہ کر تلمذ کیا ہے مولانا مرحوم حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول کے قائل تھے، البتہ وہ مسلمانوں پر افسوس اور حسرت کرتے تھے کہ مسلمانوں نے اس کو نکلیے بنا کر جدوجہد اور جہاد چھوڑ دیا ہے، اور مولانا کا خود نوشتہ رسالہ ”عبیدیہ“ بھی اللہم الرحمن کی روایت کا رد کرتا ہے۔ بندہ نے کئی مجالس میں اور بارہا مولانا مرحوم سے نزول عیسیٰ (علیہ السلام) کا امور دین سے ہونا سنا ہے۔“

۲۵۳..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصبح امر نزول سیدنا عیسیٰ ابن مریم من السماء عقیدۃ مفلوۃ بین الامۃ المحمدیۃ بنص التنزیل العزیز ثم بضم الاحادیث المتواترۃ و اجماع الامۃ اصحیت دلالة القرآن قطعیۃ علی

النزول فالانكار والتردد والتاويل على ذلك موجب للكفر والالحاد، فكما ان قيام الساعة امر مقطوع فكذلك الاشراف المقطوعة قبلها الايمان بها واجب وبالجملة قد اتفقت الامة المحمدية سلفا وخلفا على عقيدة النزول والايمان بها واجب والانكار عنها كفر والتاويل في ضروريات الدين غير مسموع، بل يرادف الكفر كما صرح به علماء الامة المحققون في كل عصر. واللہ يهدي الى الحق.

کتبہ محمد یوسف المہوری مدرسہ عربیہ اسلامیہ نوناؤن کراچی ۵

”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ امت محمدیہ کے نزدیک بنص قرآنی قطعی اور یقینی عقیدہ بن چکا ہے۔ پھر احادیث متواترہ اور اجماع امت کے اس کے ساتھ مل جانے سے تو قرآن کی دلیل مسئلہ نزول پر اور بھی قطعی بن گئی ہے۔ پس اس کا انکار کرنا اور اس میں شک اور تردد کرنا یہ سب موجب کفرانہ الحاد ہیں، جس طرح قیامت کا قائم ہونا یقینی امر ہے تو اس سے قبل اس کی کچی نشانیوں پر ایمان لانا بھی واجب ہے۔ بالجملة امت محمدیہ کا سلف صالحین سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اتفاق چلا آیا ہے۔ اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور اس سے انکار کرنا کفر ہے اور ضروریات دین کے انکار کرنے کی اجازت بالکل نہیں دی جاسکتی، بلکہ یہ تو کفر کے مترادف ہے جیسا کہ امت کے محققین علماء نے ہر دور میں اس کی وضاحت کی ہے۔“

۲۵۴..... جواب درست ہے۔ ولی حسن ٹوکی رئیس دارالافتاء، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۵..... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ فضل محمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔ کراچی ۵

۲۵۶..... جواب درست ہے۔ محمد ادریس

استاذ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵ و صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲۵۷..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ عبدالحلیم مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۸..... جواب درست ہے۔ محمد بدیع الزمان استاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۵۹..... جواب درست ہے۔ مصباح اللہ شاہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۶۰..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصاب المجيب العلامة فلله دره حيث اوضح الحق ولم يترك للمنكرين والمؤولين حجة كيف وان حياة عيسى بن مريم عليهما السلام و نزوله في آخر الزمان من ضروريات الدين الغاية بنص الكتاب والسنة المتواترة كما اوضحته في كتابي التصريح بما تواتر في نزول المسيح. ومعلوم عنه الكل ان انكار شئ من ضروريات الدين او تاويله خلاف ما ثبت بالتواتر كفر بواح. واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم.

محمد شفیع دارالعلوم۔ کراچی ۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ۔

جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ ان کی اس قابل قدر محنت کی قبول فرمائیں انھوں نے تو حق بالکل واضح کر دیا ہے اور اس عقیدہ کا انکار کرنے والے اور اس میں تاویلوں کا دروازہ کھولنے والوں کے لیے کوئی راہ فراہم نہیں چھوڑی۔ اس عقیدہ سے انکار کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور آپ کا آخر زمانہ میں نازل ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔

جیسا کہ میں نے اسے اپنی کتاب التصريح بما تواتر في نزول المسيح میں وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور یہ مسئلہ تو سب کو معلوم ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار کرنا یا جو چیز تواتر سے ثابت ہو چکی اس

میں تاویل کرنا تو بالکل کھلم کھلا کفر ہے۔ باقی اللہ رب العزت بہتر جانتے ہے۔“

۲۶۱..... سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) کا رفع جسمانی اور قرب قیامت (میں) ان کا نزول قرآن مجید، احادیث، متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے، جو اس اجماعی عقیدہ ثابت بالکتاب والسنة کا انکار کرے یا اس میں کسی قسم کی تاویل کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ العبد الاحقر عبدالرحمن کیمل پوری استاذ دارالعلوم ٹنڈوالہ یار

۲۶۲..... بعد الحمد والصلوة ان کفر مسیلمۃ البنجاب متفق علیہ بین العلماء و اولی الالباب و حیاة سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فی السماء مجمع علیہا بین الامۃ لاخلاف فیہ لاحد من الائمة و کذا نزولہ علیہ السلام فی آخر الزمان ثابت بالکتاب والسنة و اجماع الامۃ، من انکرہ فقد کفر و یعد بہ اللہ العذاب الاکبر۔ وانا العبد المفقیر الی رحمة ربہ الصمد۔

ظفر احمد عثمانی تھانوی ۲۷ ذی القعدہ ۱۳۹۵ھ۔

”حمد و صلوة کے بعد پنجاب کے مسیلمہ کذاب (مرزا قادیانی) کا کفر علماء اور اہل عقل کے نزدیک بالکل متفق علیہ ہے، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان میں زندہ موجود ہونے پر امت کا اجماع ہے اس میں امت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا، ایسے ہی آخر زمانہ میں آپ کا نازل ہونا کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع سے ثابت ہے، جو بھی اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دیں گے۔ میں تو ہوں بے نیاز رب کا محتاج بندہ۔“

۲۶۳..... جواب درست ہے۔ نور محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ۔ سجاد۔ ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

۲۶۴..... الجواب موافق لاجماع الامۃ والسنة والکتاب ان مسیلمۃ الفنجاب ملحد کافر بلا ارتیاب انه قد اختلف فی الدین فریۃ و انکر ما اخبر بہ خبر البریۃ فحکمہ حکم المرتدین بلا خلاف العبد الاحقر محمد وجیہ غفرلہ صدر مفتی دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار۔

”جو جواب دیا گیا ہے وہ اجماع امت سنت مطہرہ اور کتاب اللہ کے بالکل موافق ہے اور مسیلمہ پنجاب و جال بلا شک و شبہ ملحد اور کافر ہے اس لیے کہ اس نے دین میں نئی چیزیں کھڑ کر داخل کر دی ہیں اور جس چیز کی خبر افضل البشر نے دی ہے اس کا انکار کر دیا ہے تو مسلمانوں کے نزدیک اس کا حکم مرتدین کا سا حکم ہے۔“

۲۶۵..... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ احتشام الحق تھانوی مہتمم دارالعلوم اسلامیہ، ٹنڈوالہ یار

۲۶۶..... حامداً و مصلیاً و بعد!

فلا شک فی ان متبى قادیان المیزا غلام احمد ومن آمن به کلهم خارجون عن الاسلام کفار مرتدون حکمهم کحکم مسیلمۃ الکذاب ومن تبعه۔

وحیاة عیسیٰ علیہ السلام و نزولہ فی آخر الزمان مما اتفق علیہ الامۃ و شهد علیہ التنزیل و جاءت بہ الاحادیث فمن انکر فقد کفر۔ کتبہ الفقیر الیہ تعالیٰ محمد عبدالرشید نعمانی

کراچی۔ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۸۳ھ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیان کا جھوٹا نبی مرزا غلام احمد اور جو اس کے اوپر ایمان لائے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے خارج ہیں وہ کافر اور مرتد ہیں۔ ان کا حکم میلہ کذاب اور اس کے قلعین جیسا ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آخر زمانہ میں آپ کے نزول پر امت نے اتفاق کیا ہے اور اللہ کی کتاب اس پر شاہد ہے اور اس کے ثبوت میں بہت سی احادیث موجود ہیں پس جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔“

۲۶۷..... جواب صحیح ہے۔ تاج الدین بسمل نقشبندی

مہتمم جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار نگر پڑ عیدین ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

۲۶۸..... والحق ان الفرقة المعروفة بمزرائی منکرون للاجماع الثابت بالقرآن والحديث على المسئلتين احدهما نزول عيسى عليه الصلوة والسلام واخرهما العقيدة بختم النبوة على سيدنا خير الرسل والبشر محمد ﷺ فلهذا هم كافرون بالبداهة لا خفاء في كفرهم.

احقر العباد امداد اللہ مفتی دارالہدیٰ ٹھیدی ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ۔

”صحیح قول یہ ہے کہ مرزائی فرقہ قرآن مجید اور حدیث کے دو اجماعی مسئلوں کا منکر ہے۔ پہلا مسئلہ نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ دوسرا مسئلہ نبیوں کے سرور سید البشر حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا۔ لہذا۔ یہ لوگ چونکہ دونوں عقیدوں کے منکر ہیں اس لیے یہ کلمے کافر ہیں ان کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔“

۲۶۹..... اس فتویٰ میں کوئی شک نہیں ہے۔ العبد الفقیر الی اللہ ابواسد اللہ محمد امین مدرس جامعہ عربیہ دارالہدیٰ ٹھیدی، حبیب آباد

۲۷۰..... جواب درست ہے۔ ابو محمد سلطان احمد میانوالی مدرس شعبہ تعلیم القرآن۔ مدرسہ دارالسلام کراچی نمبر ۲۳/۳/۱۹۶۵م

۲۷۱..... جواب صحیح ہے۔ عزیز احمد مدرس دارالہدیٰ ٹھیدی

۲۷۲..... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ فضل اللہ مہتمم جامعہ دارالہدیٰ ٹھیدی

۲۷۳..... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبدالکریم مدرسہ اشرفیہ کسمر ۱۲/۵/۱۳۸۹ھ

۲۷۴..... عقیدہ حیاة عیسیٰ علیہ و علی نبینا (افضل) الصلوة والسلام ثابتة بالنصوص الصریحة وبالأجماع فالمنکر کافر خارج عن الاسلام. نور محمد مہتمم مدرسہ دارالعلوم الباشیہ ٹھنڈہ ۱۱ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ۔

حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ افضل صلوة و اسلام کی حیات کا عقیدہ صریح نصوص اور اجماع سے ثابت ہے پس اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۲۷۵..... جواب بلاشبہ درست ہے۔ کرم الدین کان اللہ استاذ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۶..... جواب درست ہے۔ ابو الفضل عبدالننان عفی عنہ شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۷..... جواب درست ہے۔ (مولانا) ثناء اللہ مدرس دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۸..... جواب درست ہے۔ عبدالرشید ندوی مدرس دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۹..... جواب درست ہے۔ عبدالرشید عبید الرحمن فاروقی استاذ لقیہ و القراءات دارالحدیث رحمانیہ

۲۸۰..... جواب درست ہے۔ محمد عقیل۔ استاد کتب دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۱..... جواب درست ہے۔ حاکم علی کان اللہ له سابق شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۲..... جواب بلاشک و شبہ درست ہے۔ احقر آفتاب احمد

عمر جمہید عالم

۲۸۳..... جواب درست ہے۔

۲۸۵..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پوری دنیائے اسلامی کے علمائے کرام اور مفتیان دین متین سب کا اتفاق ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی ہے اور آپ خاتم الانبیاء بنائے گئے ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن پاک کا صاف ارشاد ہے۔ لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (احزاب ۴۰)

”لیکن محمد ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔“

پس جو شخص آپ کی خاتمیت کے بعد کسی کو نبی مانتا ہے خواہ بروزی نبی مانتا ہو یا کسی اور قسم کا نبی، وہ قطعاً کافر ہے اسی طرح یہ مسئلہ بھی متفق علیہ ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ ﷺ آسمان پر خدا کے حکم سے زندہ ہیں، قرآن کریم خود شہادت دیتا ہے۔

وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ۔ (نساء ۱۵۷)

”اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔“

پس جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ انتقال فرما گئے ہیں وہ گمراہ اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فقیر محمد عبدالحمید القادری البدایونی ۲۱۳..... پیر الہی بخش کالونی کراچی ۵۔

۲۸۶..... جواب درست ہے۔ مفتی غلام صابری خطیب مدینہ جامع مسجد ماڈل ٹاؤن کراچی ۲۷

۲۸۷..... جواب درست ہے۔ فقیر سید محمد عبداللہ قادری

۲۸۹..... جواب درست ہے۔ صدر انجمن امانت الاسلام ورکن جمعیت علماء پاکستان کراچی ۳ شوال المعظم ۱۳۸۳ھ (مولانا) سیف الرحمن القادری

۲۹۰..... جواب صحیح ہے۔ پیش امام و صدر المدرسین جامع مسجد آرام باغ کراچی

۲۹۱..... علماء کرام نے سابقہ مذکورہ بالا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح ہے۔ مولوی سیف الرحمن قادری

امام جامع مسجد آرام باغ و صدر مدرس دارالعلوم مظہریہ آرام باغ کراچی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 صَلَّوْا وَسَلِّمُوا

علمی و تحقیقی فتویٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ عقیف لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

غیر مسلموں کو اسلامی شعائر و اصطلاحات کے استعمال کا حق نہیں!

سوال..... پاکستان میں عرصہ ۱۵ سال سے قومی اسمبلی کے فیصلے کے مطابق قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں اور ۱۹۸۳ء میں قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنے کے لئے آرڈیننس بھی نافذ ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزائی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور کلمہ شریف کا استعمال کر رہے ہیں اور تمام شعائر اسلامی اور دوسری اسلامی اصطلاحیں مثلاً السلام علیکم، بسم اللہ، اذان، نماز، روزہ، حج، قربانی، علیہ السلام، رضی اللہ، امیر المؤمنین اور اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھنا وغیرہ کا کثرت سے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا قرآن و سنت اور اسلامی لٹریچر کی روشنی میں کسی غیر مسلم کو ان اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔ سائل اللہ تہ مجاہد نیاز بازار قصور!

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد خاتم النبيين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين . وبعد!

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب! صورت مسئلہ! الجواب میں واضح باشد کہ غیر مسلم قادیانی وغیرہ کو اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا شرعاً ہرگز ہرگز حق حاصل نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ کتاب و سنت، اجماع امت اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے مرتکب اور مستوجب سزا ہیں۔ چنانچہ جب ابو عامر منافق کے کہنے پر مدینہ منورہ کے منافقین نے مسجد ضرار تعمیر کر ڈالی جس کی بنیاد محض ضد، کفر و نفاق، عداوت اسلام اور مخالفت خدا اور رسول ﷺ پر رکھی گئی تھی جو بظاہر مسجد تھی مگر درحقیقت مسجد کی شکل میں اسلام دشمن کارستانیوں اور سازشوں کا مرکز تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور ان منافقین کے ناپاک عزائم اور اسلام دشمن اغراض پر مطلع کر کے مسجد ضرار کا پول کھول دیا۔ فرمایا:

”اور جنہوں نے دکھ دیئے کو اور اللہ سے کفر کرنے کو اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کو اور اس شخص (ابو عامر نصرانی منافق) کو پناہ دینے کی نیت سے جو خدا یعنی اس کے رسول ﷺ سے پہلے کئی دفعہ لڑ چکا ہے (ان خالموں نے ایک) مسجد بنائی ہے۔ حلف اٹھا جائیں گے کہ ہمیں محض بھلائی کا خیال ہے اور اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں تو اس مسجد میں کبھی بھی کھڑا نہ ہو جو۔“ (سورۃ توبہ ۱۰۷-۱۰۸ ترجمہ شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری)

اس آیت شریفہ میں اس مسجد کو مسجد ضرار قرار دینے کے اللہ تعالیٰ نے چار ناپاک مقاصد بیان فرمائے ہیں:

۱..... ضرار یعنی قباء کے مخلص مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں۔ کیونکہ مسجد قباء کی وجہ سے انہیں ایک خاص عزت حاصل ہو گئی تھی۔ جیسے فرمایا: ”فيه رجال يحبون ان يتطهروا . والله يحب المطهرين . توبہ ۱۰۸“

۲..... دوسرا ناپاک مقصد یہ کہ کفر و نفاق کی اشاعت اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لئے اڈا

قائم کرنا۔ اس عمارت کو مسجد ضرار قرار دینے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نیک کاموں کا نیک ہونا مقصد و نیت پر موقوف ہے۔ ورنہ مسجد بنانے جیسا نیک کام بھی کفر کی اشاعت اور اسلام کو نیچا دکھانے کے لئے ہو سکتا ہے۔ جیسے قادیانیوں کا اپنے مراکز کا نام بیت الذکر وغیرہ رکھنا۔

۳..... تیسرا ناپاک مقصد یہ کہ: وتفترقنا بین المؤمنین ۱۰۷ توبہ ۱۰۷! مسلمانوں میں تفرق ڈالا جائے۔ کیونکہ قباء کی تمام آبادی ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتی تھی۔

۴..... چوتھے یہ کہ اللہ و رسول ﷺ کے باغی اور منافق ابو عامر نصرانی راہب کے لئے پناہ گاہ مہیا کرنا۔ تاکہ وہ یہاں بیٹھ کر مدینہ کے منافقوں کو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پالیسی اور تراکیب سمجھائے۔ وغیرہ وغیرہ!

ان چاروں مقاصد پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے خلاف بغاوت اور عداوت ہی ہے۔ لہذا قادیانیوں کو یہ حق قطعاً حاصل نہیں کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھیں اور نہ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نقشہ اور طرز تعمیر ہماری مسجد کے مطابق تیار کریں کہ اس سے ہماری مساجد کی توہین اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا مقصود ہے۔ کیونکہ مسجد من جملہ شعار اسلام میں سے ایک شعار ہے۔ لہذا قادیانیوں کو اس کی اجازت دینا اس شعار کی واضح توہین اور استخفاف ہے۔ جسے برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے کہ: ”جو لوگ اللہ پر اور پچھلے دن یعنی دوسری زندگی پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی محرمات کو حرام جانتے ہیں اور نہ دین حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ یعنی اہل کتاب۔ ان سب سے لڑو۔ جب تک وہ ماتحت ہو کر جزیہ دینا منظور نہ کریں۔“ (یعنی جب محکوم رعیت بن جائیں تو ان سے جہاد کرنا ترک کر دو۔) (توبہ ۲۹)

اس آیت کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ عیسائیوں، یہودیوں، مرزائیوں، قادیانیوں، لاہوریوں اور دوسرے کافروں کو اسلامی ریاست میں اپنے باطل مذہب کی کھلے بندوں پر چار کرنے کی اجازت نہیں۔ تاوقتیکہ وہ اسلام کی برتری تسلیم کر کے اس کی ماتحتی قبول کرتے ہوئے اپنی ماتحتی کا پورا پورا اعتراف کرتے ہوئے اور جزیہ دیتے ہوئے ذمی بن کر رہنا قبول نہ کر لیں ان سے جہاد کیا جائے۔ ایسے میں قادیانیوں کو اسلامی طرز تعمیر کے مطابق مسجد بنانے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے اور وہ اپنے عبادت خانہ کو مسجد کا نام کیونکر دے سکتے ہیں؟۔

حضرت امام ابن کثیرؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب تفسیر قرآن العظیم میں فرماتے ہیں کہ: حتی يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون ۱۰ توبہ ۲۹! کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں (غیر مسلم مسیحیوں، یہودیوں، قادیانیوں) کو خوب ذلیل و رسوا اور حقیر جانو۔ ان کو معزز جانا شرعاً جائز نہیں اور نہ ان کو مسلمانوں پر ترجیح دینا جائز ہے۔ کیونکہ یہ کہیں حقیر اور بد نصیب لوگ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی صحیح حدیث کے مطابق ان کو سلام کرنے میں پہل کرنا بھی جائز نہیں۔ بلکہ ان کو تنگ راستے سے گزرنے پر مجبور کرنا چاہئے۔ (تفسیر ابن کثیرؒ زیر آیت ۱۱۱)

وہم صاغرون! ایسا فصیح و بلیغ اور جامع جملہ ہے۔ گویا کوزے میں دریا بند کرنے کا مصداق ہے۔ یہ جملہ کیا ہے۔ گویا ذمی لوگوں یعنی غیر مسلم رعیت اور اقلیتوں کے لئے ایک ایسی جامع و ستاویز ہے جس میں ان کی عبادت اور پوجا

پاٹ کی حدود اور اس کا طریقہ کار مذہبی آزادی اور ان کی تبلیغ کا دائرہ کار عبادت خانوں کے نام ان کی تعمیر و تجدید کے احکام مذہبی تہوار قربانی لباس خوشی اور غمی کے اظہار کی تمام حدود متعین کر دی گئی ہیں۔ اس دستاویز کی پوری پوری تفصیل آج بھی ان معاہدات میں موجود ہے جو خلفائے راشدین کے مثالی دور میں ان کے عمال اور سپہ سالاروں کے تحت اس دور کی غیر مسلم اقلیتوں، یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں اور کفار سے طے پائے تھے۔ ان معاہدوں کی روشنی میں ہمارے قابل فخر فقہاء محدثین، مفسرین آئمہ مجتہدین اور اسلامی قوانین کے غواص علمائے اسلام نے درج ذیل قوانین مستنبط فرمائے ہیں۔

ذمی رعیت نیا عبادت خانہ تعمیر نہیں کر سکتی

۱..... قاضی ابو یوسف تصریح فرماتے ہیں کہ: ”عیسائیوں کو نیا صومعہ اور گر جا تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ جو معاہدہ کے وقت گر جا موجود ہوگا۔ اس کو گرایا نہ جائے گا۔ نیا بیعہ اور کنیسہ گرا دیا جائے گا۔“ (کتاب الخراج لابن یوسف ص ۵۹ فصل الکلس اور بیعہ و الصلہان)

۲..... امام ابو الحسن علی بن محمد الماوروی (المتوفی ۴۵۰ھ) رقم فرماتے ہیں کہ: ”اہل ذمہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دارالاسلام میں نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں۔ اس کی ان کو شرعاً اجازت نہیں۔ اگر وہ کوئی نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں گے تو اس کو گرا دیا جائے گا۔“ (الاحکام السلطانیہ ص ۱۳۶)

۳..... امام ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی شافعی (المتوفی ۷۲۶ھ) تصریح فرماتے ہیں کہ: ”مسلمانوں کے شہروں میں ذمیوں کو کنکس بیچے اور صومعے بنانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شہر کو نئے سرے سے مسلمان آباد کریں۔ اس میں غیر مسلم اقلیتوں کو گر جا وغیرہ بنانے کا حق نہیں۔“ (شرح المہذب ج ۱ ص ۳۱۲ طبع دار الفکر)

۴..... قاضی ابویعلیٰ حنبلی (المتوفی ۵۵۸ھ) رقم فرماتے ہیں کہ: ”ولا یجوز ان یحدثوا فی دار الاسلام بعتہ وکنسبۃ فان احد ثواہد مت علیہم۔“ (الاحکام السلطانیہ ص ۱۱۳۳ کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

۵..... امام محمد بن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ: ”جزیرہ کے ذمیوں نے حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ سے جو معاہدہ کیا تھا۔ اس میں یہ شرط بھی تھی کہ آج کے بعد ہم اپنے شہر میں نہ تو کوئی کنیسہ تعمیر کریں گے اور نہ دیر اور نہ قلیاہ اور نہ کسی راہب کے لئے نیا صومعہ بنائیں گے اور ان میں سے جو گر جائے گا۔ اس کو دوبارہ تعمیر نہیں کریں گے اور اس طرح جو گر جا وغیرہ مسلم آبادی میں ہوگا اس کو بھی دوبارہ نہیں بنائیں گے۔ ہم اپنے گر جاؤں کو مسلمانوں کے لئے دن رات کھلے رکھیں گے اور اسی طرح گزرنے والوں اور مسافروں کے لئے ان کے دروازے وسیع رکھیں گے۔ تاکہ وہ ان میں آرام کر سکیں۔ نہ ہم ان گر جاؤں اور اپنے گھروں میں کسی جاسوس کو ٹھہرائیں گے۔“ (المغنی لابن قدامہ ج ۱ ص ۲۸۲)

۶..... امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: ”حضرت عمر فاروقؓ کے عامل حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ سے جزیرہ کے عیسائیوں نے از خود جو معاہدہ کیا تھا۔ اس میں یہ تھا کہ: ”ان شرطنا لک علی انفسنا ان لاندث فی مدینتنا کنیسۃ ولا فیما حولها دیرا ولا قلابۃ ولا صومعۃ راہب ولا نجدد ما خرب من

کننا سنا۔ ”حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۵۹، ۶۶۰ تحقیق الدكتور صبحی صالح!

ان آئمہ کرام اور ماہرین قوانین اسلام کی ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو جبکہ وہ اہل کتاب بھی ہیں کسی مسلم ممالک میں نئے گرجے اور عبادت خانے تعمیر کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا اور جو گرجے اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔ جیسا کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دارالاسلام میں گرجا وغیرہ بنانا جائز نہیں اور اسی طرح اگر پہلے کا بنا ہوا گرجا وغیرہ گرجے تو اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔“ (شرح الہدب ج ۱ ص ۴۱۳)

جب اہل کتاب عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دارالاسلام میں گرجے اور صومعے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں تو پھر قادیانیوں مرتدوں اور کافروں کو دارالاسلام اور مسلمان ملک میں مسجد کے نام سے عبادت خانہ بنانے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے اور وہ اپنے مذہبی مرکز کو مسجد کے نام سے کیونکر پکار سکتے ہیں؟۔

مسلمانوں کی طرح عید اور قربانی کی اجازت نہیں

- ۱..... ”ذمیوں یعنی عیسائیوں اور یہودیوں (اور آج کے قادیانیوں) کو منکر (خلاف اسلام کوئی کام) اور عید منانے اور صلیب پہن کر بازار میں نکلنے سے روک دینا ہوگا۔“ (شرح الہدب ج ۱ ص ۴۱۱)
- ۲..... شوافع کا مذہب بھی یہی ہے کہ: ”غیر مسلم اقلیتوں کو کھلم کھلا شراب پینے بازار میں خنزیر لے کر نکلنے صلیب پہن کر بازار میں آنے اور عیدوں کے بر ملا منانے سے اور اپنے مردوں پر ماتم کرنے سے روک دیا جائے۔“
- کیونکہ حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ کے معاہدہ میں ان چیزوں پر پابندی لگائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ یہ وہ پابندی ہے جو حضرت فاروق اعظمؓ کی ہدایت کے مطابق لگائی گئی تھی۔ جیسا کہ ابن کثیرؒ کی تفسیر ج ۴ ص ۱۷۷ طبع بیروت پر اس کی صراحت موجود ہے۔
- ۳..... امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ: ”اس معاہدہ میں یہ بھی تھا کہ ہم ذمی لوگ بعوث (ان کی عید کا نام) کے لئے کھلے میدان میں نہیں نکلیں گے۔ جیسے مسلمان عید قربان اور عید الفطر پڑھنے کے لئے کھلے میدان میں آتے ہیں۔ جس سے شوکت اسلام کا اظہار مقصود ہے۔“ (کتاب حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۶۱)
- ۴..... امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ: ”جزیرہ کے عیسائی ذمیوں نے یہ شرط بھی تسلیم لی تھی کہ ہم اپنی دونوں عیدوں شعانین اور بعوث کو نہیں نکلیں گے۔“ (شرح الہدب ج ۱ ص ۴۱۰)

اللہ تعالیٰ قرآن دین اسلام اور رسول ﷺ کی گستاخی نہیں کریں گے

جزیرہ کے نصاریٰ نے اپنے عہد ذمہ میں پابندی بھی قبول کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید دین اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں کوئی گستاخی یا توہین آمیز کلمہ اور استغفاف پر مبنی کوئی بات نہیں کریں گے۔ ورنہ ہمارے حقوق از خود ختم متصور ہوں گے اور ہم سزا کے مستوجب ہوں گے۔“

۱..... امام ابو الحسن الماوردیؒ لکھتے ہیں کہ: ”وہ چھ شرطیں جن کی پابندی ہر ایک ذمی شخص خواہ وہ کوئی بھی غیر مسلم ہو، پر واجب ہے۔ ان میں پہلی شرط یہ ہے کہ وہ قرآن مجید پر طعن نہیں کرے گا۔ نہ اس میں تحریف کا دعویٰ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب نہیں کرے گا اور نہ آپ ﷺ کے حق میں توہین آمیز کلمات کرے گا اور تیسری شرط یہ کہ وہ دین اسلام کی مذمت نہیں کرے گا اور نہ اس میں من مینکھ نکالے گا۔“ (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

مرزا قمران میں تحریف کا دعویٰ تو نہیں کرتے۔ لیکن اس میں تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں جیسے وہ خاتم النبیین کی ایسی توجیہ و تاویل کرتے ہیں جو قرآن مجید کی بیسیوں نصوص و آیات اور اسی طرح احادیث رسول ﷺ اقوال صحابہؓ اور اجماع امت کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے بڑی تحریف اور کیا ہو سکتی ہے اور اسی طرح وہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکب ہیں کہ آپ ﷺ کا ایک وصف اور شرف خاتم النبیین ہونا ہے اور قادیانی آپ ﷺ کے اس وصف کا اپنے عقیدہ اور عمل کے ساتھ انکار کر رہے ہیں اور اس انکار کی نشر و اشاعت میں ان کا مالدار پریس، شبانہ روز سرگرم عمل ہے اور اجرائے نبوت کے معرکہ عقیدہ کے اثبات کے لئے لٹریچر چھاپ کر پاکستان کے بے علم اور سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً اور دنیا بھر کے نئے مسلمان ہونے والوں کو عموماً گمراہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ مگر تعجب ہے پاکستان کی حکومت رواداری اور مداخلت سے کام لے رہی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ کی اجازت ہے؟

کیا غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے مذاہب باطلہ کی تبلیغ کی اجازت ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلامی ملک میں کسی بھی غیر مسلم ذمی رعیہ اور اقلیت کو اپنے مذہب اور عقیدہ کی پابندی کرنے کی تو اسلام اجازت دیتا ہے۔ مگر اس کی تبلیغ اور اشاعت کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔

۱..... امام ابو الحسن الماوردیؒ رقم فرماتے ہیں کہ: ”ذمیوں پر تیسری شرط جس کی پابندی ان پر لازم ہے۔ یہ ہے کہ وہ اپنے ناقوس کی آوازیں مسلمانوں کو نہیں سنائیں گے اور نہ با آواز بلند اپنی کسی کتاب کی تلاوت کریں گے اور نہ حضرت عزیر اور حضرت مسیح علیہما السلام کے بارے میں اپنے عقیدہ کا برملا اظہار کریں گے اور چوتھی شرط لازم یہ ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر نہ شراب پیئیں گے اور نہ بازاروں میں صلیب لٹکا کر نکلیں گے اور نہ بازاروں میں خنزیریوں کو لے کر آئیں گے اور پانچویں لازمی شرط یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مردوں کو چپکے سے دفن کریں گے اور ان پر نہ تو آواز کے ساتھ واویلا کریں گے اور نہ نوحہ۔“ (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

۲..... امام محی الدین یحییٰ بن شرف النوویؒ وضاحت فرماتے ہیں کہ: ”ذمیوں کو بازاروں میں شراب اور خنزیر کی خرید و فروخت کا حق نہ ہوگا۔ ناقوس بجانے، تورات اور انجیل کی اعلانیہ تلاوت کرنے اور صلیب پہن کر بازاروں میں چلنے کا حق نہ ہوگا۔ نہ وہ اپنی عیدیں پڑھنے کے لئے کھلے میدان یا کسی گراؤنڈ میں جاسکیں گے اور نہ اپنے مردوں پر بلند آواز سے نوحہ کر سکیں گے۔ جیسا کہ حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ نے حضرت فاروق اعظمؓ کے اس معاہدہ کے مندرجات کا حوالہ دیا ہے جو آپ نے شام کے نصاریٰ کے ساتھ کیا تھا۔ ان میں ان تمام پابندیوں کی تفصیل موجود ہے۔“ (شرح المہذب ج ۱ ص ۴۱۲)

۳..... حضرت امام بن کثیر تصریح فرماتے ہیں کہ: ”(۱) ہم اپنے گرجاؤں کے فلک بوس میناروں صلیب بلند نہیں کریں گے۔ (۲) ہم اپنی صلیبوں اور کتاہوں کو مسلمانوں کے راستوں اور منڈیوں میں نہیں لائیں گے۔ یعنی ان کے سرعام شال نہیں لگائیں گے۔ (۳) ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اونچی آواز سے اپنی کتاب کی قرآن نہ کریں گے۔ (۵) اپنی عیدیں (شعائین اور بھوٹ) پڑھنے کے لئے کسی کھلے گراؤنڈ میں نہ نکلیں گے۔ (۶) ہم اپنے مرووں پر بلند آواز سے نہیں روکیں گے اور نہ اپنے مرووں کے ساتھ آگ لے کر چلیں گے۔ (۷) اپنے مرووں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب دفن نہیں کریں گے۔ اگر ہم ان تمام شرطوں کو جن کو ہم نے از خود اپنے لئے تجویز کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو عہد ذمہ ختم ہوگا اور مسلمانوں کو ہمارے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہوگا جس طرح ان باغی کافروں کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔“ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۷۷) ”ایرودت زیر آیت حتی یعطوا الجزیة عن یدوہ صاغرون“

۴..... امام ابن قیم رقم فرماتے ہیں کہ: ”ذمیوں نے حسب ذیل شرطیں قبول کرتے ہوئے ان پر دستخط کئے کہ: (۱) ہم اپنے گرجاؤں میں با آواز بلند ناقوس نہیں بجائیں گے۔ (۲) ان کے اوپر اونچی کر کے صلیب کھری نہیں کریں گے۔ (۳) ہم اپنے گرجاؤں کے اندر بھی بلند آواز کے ساتھ دعا نہ مانگیں گے۔ (۴) نہ ان کے اندر اونچی آواز کے ساتھ اپنی کتاب پڑھیں گے۔ (۵) مسلمانوں کے بازاروں میں صلیب نہیں نکالیں گے۔ (۶) عید کے لئے کھلے میدان میں نہیں جائیں گے۔ جیسے مسلمان اپنی عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی ادائیگی کے لئے کھلے گراؤنڈ میں جاتے ہیں۔ (۷) کھلے عام شرک نہیں کریں گے۔ (۸) ہم اپنے دین کی کسی کو ترغیب نہیں دیں گے۔ (۹) اور نہ کسی کو اپنے دین کی دعوت دیں گے۔“ (کتاب حقوق اہل الذمہ ج ۳ ص ۶۵۹-۶۶۰)

ان تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ از روئے اسلام مسلم ممالک کے ذمیوں اور اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ و اشاعت کی ہرگز اجازت نہیں۔ نہ تقریر میں اور نہ تحریر میں اور نہ مناظروں کے ذریعہ سے اور نہ مناقشوں کے ساتھ۔ غرضیکہ وہ اپنے مذہب کی کسی طرح اور کسی بھی انداز میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی مسلمان حکمران کسی وجہ سے اس کی اجازت دیتا ہے تو یہ اجازت کا عدم اور حکمران شرعاً مجرم ہوگا۔ کیونکہ اس میں اسلام کی حقانیت کو بڑھ لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ اور کتاب اللہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے اور اسلام کی توہین اور سبکی ہوتی ہے۔

جب یہود و نصاریٰ کو مسلم ملک میں اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت اپنے لٹریچر کو سرعام بازار میں لانے صلیب لٹکا کر چلنے گرجا کے منارے پر صلیب گاڑنے اور گرجا کے اندر بلند آواز سے دعا کرنے اور انجیل پڑھنے کی اجازت اور از سر نو گرجا تعمیر کرنے یا گھر سے ہوئے گرجا کی مرمت کرنے کی اجازت نہیں اور ان کو اپنے تہوار کھلے گراؤنڈ میں منانے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں۔ یعنی کسی وقت وہ سچے دین و مذہب پر رہ چکے ہیں تو پھر سلطنت خدا واد پاکستان میں قادیانیوں کو جو مرتدین کی اولاد اور شرعاً و قانوناً خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ ان کو اپنے عبادت خانے تعمیر کرنے اور مساجد کے نام سے موسوم کرنے اور بلانے کی اجازت کیونکر ہو سکتی ہے؟۔ ان کو پاکستان میں ایک کذاب اور مفتری علی اللہ

(مرزا) کے باطل نظریات کی کھلے عام نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کی اجازت اسلام سے بغاوت اور رسول اللہ ﷺ کی سراسر توہین ہے۔ نہ جانے پاکستان کے حکمرانوں اور مسلمانوں کی غیرت کہاں سوچلی ہے؟۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ذمی لوگوں کو مسلمانوں کے ناموں جیسے نام رکھنے کی اجازت نہیں

ذمی لوگوں کو مسلم ملک میں نہ صرف اپنے دین اور مذہب کی تبلیغ و ترویج کی اجازت نہیں۔ بلکہ ان کو مسلمانوں کے ناموں پر اپنے نام رکھنے حتیٰ کہ مسلمانوں کا سالباں پہننے کی اجازت نہیں۔ تاکہ اسلامی تشخص بکلا نہ جائے۔ جیسا کہ اسلامی دفاتر میں اس کی وضاحت و صراحت موجود ہے۔

امام ابن کثیر تصریح فرماتے ہیں کہ: ”شام کے نصاریٰ نے یہ شرطیں بھی قبول کی تھیں کہ: (۱) ہم اپنے بچوں کو قرآن نہیں پڑھائیں گے۔ (۲) ہم اپنے شرکیہ کام حکم کھلائیں کریں گے۔ (۳) نہ اپنے شرک کی دعوت دیں گے۔ (۴) ہم اپنے کسی قربابت دار کو اسلام قبول کرنے سے منع نہیں کریں گے۔ (۵) ہم مسلمانوں جیسا لباس بھی نہیں پہنیں گے۔ نہ مسلمانوں کی ٹوپی جیسی ٹوپی نہ عمامہ جیسا عمامہ اور نہ جوتے جیسا جوتا پہنیں گے۔ (۶) نہ ہم سر کے بالوں کی سیدھی مانگ نکالیں گے۔ (۷) نہ ان کی زبان بولیں گے۔ (۸) نہ ان کی کتیتوں جیسی کتیت رکھیں گے۔ (۹) نہ اپنی سوار یوں پر زین سجائیں گے۔ (۱۰) نہ تلوار لٹکائیں گے (یاد رہے کہ تلوار اس زمانہ میں مسلمانوں کا علامتی ہتھیار اور شعار (شناختی نشان) سمجھا جاتا تھا)۔ (۱۱) نہ ہم اپنے گھروں میں اسلحہ رکھیں گے۔ (۱۲) نہ کسی قسم کا اسلحہ اٹھا کر چلیں گے۔ (۱۳) نہ اپنی انگوٹھیوں پر عربی زبان میں کچھ نقش کریں گے۔ اور آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہم ان جملہ شرائط میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو مستوجب سزا ہوں گے۔“

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۷۱ طبع بیروت آیت مذکورہ)

امام مادر دی نے بھی لکھتے ہیں کہ: ”پانچویں شرط لازمی یہ بھی ہے کہ ذمی لوگ اور کوئی اقلیت کسی مسلمان کو اس کے دین کے معاملہ میں کسی آزمائش اور فتنہ میں مبتلا کرنے کی ہرگز مجاز نہ ہوگی۔ نہ دھونس کی صورت میں نہ مال کی تحریص کے ساتھ نہ رشتہ کی ترغیب کے ساتھ اور نہ کسی قسم کے لالچ کے ساتھ۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو قانون حرکت میں آ کر اس کو کیفر و کردار تک پہنچا کر رہے گا۔“

(الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

خلاصۃ المرام! یہ کہ کسی غیر مسلم عیسائی، یہودی، مجوسی، صابی، ہندو، سکھ، پارسی، بہائی، بابی، قادیانی، لاہوری اور ربوی مرزائیوں کو شعائر اسلامی یعنی کلمہ، توحید، رسول، قبلہ، صلوة، درود، مسجد، قربانی اور عید وغیرہ مقدس اصطلاحوں کو استعمال کرنے کی از روئے شرع اسلام قطعاً اجازت نہیں اور نہ ان مذکورہ باطل گروہوں اور خارج از اسلام فرقوں کو اپنے باطل عقائد و افکار اور اعمال اور رسومات کا برملا پرچار کرنے کی اجازت ہے اور نہ ان کو اپنے ان باطل اور خلاف اسلام عقائد و افکار اور اعمال و رسومات کی نشر و ترویج اور دعوت اور تبلیغ کی اجازت ہے اور مسلمان حکمران اور مسلم اکثریت پر شرعاً واجب ہے کہ وہ اپنے ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقلیتوں کو ان شرائط کا پابند بنائے کہ یہ مسلمانوں کا شرعی فریضہ ہے۔ تفصیل آپ کے

سامنے ہے۔ هذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَجْلَدُ الْفَتْوَى
مَجْلَدُ الْفَتْوَى
مَجْلَدُ الْفَتْوَى

فتویٰ شریعت غرا

(۲/۱)

شائع کردہ!

انجمن اہل حدیث وزیر آباد

فتویٰ شریعت غرا نمبر اول مرزا اور اس کے مریدوں کی بابت سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے۔ مجھ کوئی شے نہیں محض مسریم اور شعبہ بازی ہے۔ آیا اس قسم کے عقائد والے شخص کو کافر کہا جائے یا نہ؟ اس کی امامت و بیعت اور دوستی و سلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ **بنیو بالتفصیل جزا کم اللہ الرب الجلیل۔**

الجواب..... بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم۔ اما بعد! پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا لحد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔ جن میں بعض کا بطور محض نمونہ از خروارے ”کلمہ فضل رحمانی“ سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

(ازالہ ادہام ج ۳ ص ۳۵۴) ”عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔“ حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ ”شریر، مکار، چور، شیطان کے پیچھے چلنے والا جھوٹا وغیرہ وغیرہ۔“

(دیکھو ضمیر انجام آختم صفحہ ۵۵ تا ۷۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۱)

اور اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ ”آپ کی تین داویاں، نانیاں زنا کار تھیں۔“

(ازالہ ص ۶۲۸ تا ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔
حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔

(توضیح مرام ج ۶۸ خزائن ج ۳ ص ۸۶) حضرت جبرئیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔

(صفحہ ۴۸ تا ۵۰ ازالہ ادہام خزائن ج ۳ ص ۵۰۳) قرآن مجید میں جو معجزات ہیں وہ سب مسریم ہیں۔

(صفحہ ۳۹۵ تا ۳۹۶ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۶۵ تا ۳۶۶) دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔

(صفحہ ۶۸۵ تا ۶۸۶ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۴۷۰) دجال کا گدھاریل ہے اور کوئی گدھا نہیں۔

(صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۸ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۶۹) یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

(صفحہ ۵۱۳ تا ۵۱۴ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۷۵) دُخان کچھ نہیں غلط خیال ہیں۔

(صفحہ ۵۱۵ تا ۵۱۶ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۷۶) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔

دلیہ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں۔ (ازالہ ص ۵۱۰ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دلیہ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔
(ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱).....الہام (قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ) یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ (بلفظ براہین احمدیہ ص ۲۴۰ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶ حاشیہ نمبر ۱)

(۲).....مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی۔ (تائیکل بیچ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۰۱)

(۳).....خدا نے مجھے آدم صغی اللہ کہا اور مثل نوح کہا..... مثل یوسف کہا..... مثل داؤد کہا..... پھر مثل موسیٰ کہا..... پھر مثل ابراہیم..... پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔ (بلفظ ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۳ خزائن ج ۳ ص ۲۲۷)

(۴).....پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا تو وہ اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا۔ اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیش گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔

(بلفظ ازالہ ص ۴۱۳-۴۱۴ خزائن ج ۳ ص ۳۱۵)

(۵).....چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لیے عاجز کا نام بھی آدم کہا۔ اور مسیح بھی۔

(ازالہ صفحہ ۴۵۶ خزائن ج ۳ ص ۳۳۳)

(۶).....خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اہتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

(ازالہ ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۹)

(۷).....احمد اور عیسیٰ اپنے جہانی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف یہ اشارہ ہے۔

مبشر ابرسول باتی من بعدی اسمہ احمد۔ (ازالہ صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

(۸).....اور یہ آیت کو هو الذی ارسلہ رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ درحقیقت

اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔ (بلفظ ازالہ ص ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

(۹).....وہ آدم اور ابن مریم بھی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس

عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ (ازالہ صفحہ ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۵)

(۱۰).....حضرت اقدس امام انام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام (رسالہ آریہ دھرم صفحہ ۶۵)

(۱۱).....ان کو کہو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے ہو تو خدا بھی تم سے محبت کرے۔

(انجام آختم صفحہ ۵۲ خزائن ج ۱ ص ۵۲)

(۱۲).....اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ (انجام آختم صفحہ ۵۲ خزائن ایضاً)

(۱۳).....تو ہمارے پانی میں سے ہیں۔ (انجام صفحہ ۵۵ خزائن ج ۱ ص ایضاً)

(۱۴).....پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرائی۔ (انجام صفحہ ۵۳ خزائن ج ۱ ص ایضاً)

(۱۵).....نبیوں کا چاند (مرزا قادیانی آئے گا) (انجام صفحہ ۵۸ خزائن ج ۱ ص ایضاً)

(۱۶).....وما ارسلک الا رحمة للعالمین۔ ”تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔“

(انجام صفحہ ۸۸ خزائن ج ۱ ص ایضاً)

۱۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے۔ ۲۔ یہ مطلب ازالہ کی عبارت کا ہے۔

(۱۷)۔۔۔۔۔ انبی مُوسلک الی قوم المفسدین۔ یعنی ”تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔“
(انجام آقظم صفحہ ۷۹ خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

توہینیاتِ انبیاء علیہ السلام

(۱)۔۔۔ میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا ہرگز نہ مرے گا۔
(ازالہ ادہام صفحہ ۲ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴)

(۲)۔۔۔ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ (ازالہ ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

(۳)۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔

(بلفظ ازالہ ص ۸ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

(۴)۔۔۔۔۔ سیر معراج (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ (ازالہ ص ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶ حاشیہ)

(۵)۔۔۔۔۔ یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) چیزیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور بلانا اور دم بلانا یہ عقلی معجزہ دادے سلیمان کی طرح ہے۔

(ازالہ ص ۳۰۴ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

(۶)۔۔۔ حضرت مسیح بن مریم باذن و حکم الہی الیسع نبی کی طرح اس عمل التراب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ انجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔
(ازالہ ص ۳۰۸ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸، ۲۵۷)

(۷)۔۔۔۔۔ یہ جو میں نے مسمریزی کے طریق کا نام عمل التراب کہا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے۔
(ازالہ ص ۳۱۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

(۸)۔۔۔۔۔ چار سونیوں کی غلط پیش گوئی نکلی۔
(ازالہ ص ۲۶۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

(۹)۔۔۔۔۔ جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا۔ وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ (ازالہ ص ۶۸۳)

(۱۰)۔۔۔ حضرت رسول خدا کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔
(ازالہ ص ۶۸۸، ۶۸۹ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱)

(۱۱)۔۔۔۔۔ اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبہ مشکشف نہ ہوئی ہو۔
(ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

(۱۲)۔۔۔۔۔ سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔
(ازالہ ص ۶۸۸ خزائن ج ۳ ص ۵۰۴)

(۱۳)۔۔۔۔۔ حضرت ابراہیم کے چار پرندوں کے معجزے کا جو ذکر قرآن مجید میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔
(ازالہ ص ۵۵۳ خزائن ج ۳ ص ۵۰۶)

(۱۴)۔۔۔۔۔ مریم کا بیٹا کھلیا^۱ کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ (انجام آقظم ص ۸۱ خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

عقائد مرزائے قادیانی

(۱)۔۔۔۔۔ ہمارا خدا حاجی^۲ ہے۔

(برائین احمدی ص ۵۵۶ خزائن ج ۱ ص ۶۶۳)

۱۔ کھلیا راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا۔

(۲)..... حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک۔

(ازالہ ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

(۳)..... نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمیر تک بھی پہنچے..... پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔

(ازالہ ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

(۴)..... سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔

(ازالہ ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶ حاشیہ)

(۵)..... قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ (ازالہ صفحہ ۲۶، ۲۵، خزائن ج ۳ ص ۱۱۵ حاشیہ)

(۶)..... اس نے (قرآن شریف) ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ کو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کی ہیں۔

(۷)..... قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسکریزم ہیں۔

(ازالہ صفحہ ۴۸، ۴۷، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، خزائن ج ۳ ص ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵)

(۸)..... قرآن شریف میں انا انزلنا قریباً من القادیان۔ (ازالہ صفحہ ۴۷، ۴۸، خزائن ج ۳ ص ۱۳۰)

(۹)..... ”اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوئی ہے اس پر مہر لگا چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔“ (توضیح مرام ص ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۶۰)

(۱۰)..... ”امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں۔“ (ازالہ صفحہ ۵۱۸، خزائن ج ۳ ص ۴۸، ۴۷، ۴۵، خزائن ج ۳ ص ۴۴۴)

(۱۱)..... ”پایہ نبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح و جال جس کے آنے کی انتظاری تھی۔ یہی پادریوں کا گروہ ہے۔“ (ازالہ صفحہ ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

(۱۲)..... ”وہ گدھا دجال کا اپنا بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔“

(ازالہ ص ۶۸۵، خزائن ج ۳ ص ۴۷۰)

(۱۳)..... ”یا جوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔“ (ازالہ صفحہ ۵۰۲، خزائن ج ۳ ص ۳۶۹)

(۱۴)..... ”دابہ الارض وہ علماء اور واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے۔ آخری زمانہ میں ان کی کثرت ہوگی۔“

(ازالہ ص ۵۱۰، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

(۱۵)..... ”دخان سے مراد قحط عظیم و شدید ہے۔“ (ازالہ صفحہ ۵۱۳)

(۱۶)..... ”مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کیے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔“

(ازالہ ص ۵۱۵، خزائن ج ۳ ص ۴۷۷)

(۱۷)..... ”کسی قبر میں سانپ اور بچھو دکھاؤ۔“ (ازالہ ص ۴۱۵، خزائن ج ۳ ص ۴۱۷)

قادیانیوں کے حکیم الامت مولوی نور دین صاحب فرماتے ہیں۔

”گویا مرزا کے نزدیک حضرت رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں۔“

”یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروغی اختلاف ہے۔ میری سمجھ میں ان کے اور ہمارے درمیان ایک اصولی اختلاف ہے۔ اس کے بعد خلیفہ صاحب نے یہ بتایا ہے کہ چونکہ ایمان بالرسول ضروری ہے اور غیر احمدی مرزا قادیانی کی رسالت کے منکر ہیں اس لیے فروغی اختلاف نہیں۔“

(مجلس پنج لمصلیٰ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۴، ۲۷۵)

(۱)..... ”جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا..... اور باوجود صد ہا نشانوں کے مقتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳، ۱۶۴ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

(۵)..... ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی نہیں اور دل سے سچا بھی جانتا ہے اور ”بیعت نہیں کرتا وہ بھی کافر ہے۔“

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا طحہ کی تکفیر کے لیے کافی ہے۔ کیونکہ ان میں یا تو جہن انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا ردِ نصوص اور یہ سب کفر ہے۔ پس مرزا قادیانی کے طحہ، مرتد، کافر، دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ظاہر ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک و شبہ و تردد نہیں ہے۔ مومن کا دل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ الحاج یوسف عفی عنہ از کھیل والا

الجواب..... بلاشبہ مرزا قادیانی بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔ ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔ ازاں جملہ کفر اول، اپنے رسالہ (ازالہ الادام کے صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) پر لکھا ہے۔ میں احمد ہوں جو آیت مبشوراً ہو رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تو رات کی تقدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول مذکور ملحوظ میں صراحتہ ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔ کفر دوم! (دافع البلاء خزائن ص ۷۰ ج ۱۸ ص ۲۳۰) میں لکھا ہے۔

”اکن مریم کے ذکر کو چھوڑ داس سے بہتر غلام احمد ہے۔“

کفر سوم! اعجاز احمدی میں مرزا نے صاف لکھ دیا ہے کہ ”یہود عیسیٰ کے معاملہ میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۱۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۰)

یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی تہمت جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے۔ جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم! مرزا نے لکھا ہے۔ ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۱) کفر پنجم! ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے ”اور مسیح ﷺ توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔“ (ازالہ ص ۳۱۰ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) لعنة اللہ علی اعداء انبیاء اللہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک و سلم۔ ہر نبی کی تفسیر مطلقاً کفر قطعی ہے۔ چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیر کہ

مسریم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنة الله على الكاذبين الکافرین اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے۔ اس کے اور اس کے تبعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے۔ جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت، مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام، حدیث میں ہے۔ ”لا تأکلوا کلہم ولا تشاربہم ولا تجالسہم۔“ نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے ساتھ بیٹھو۔“ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ولا ترکوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ (مودۃ ۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم، بکتہ محمد عبدالرحمن ابھاری عفی عنہ

صح الجواب، صح الجواب، صح الجواب،
عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ عبدہ المذنب ظفر الدین عفی عنہ محمد عبد المجید سنہی عفی عنہ

بریلوی

بریلوی

جواب صحیح ہے۔ جواب درست ہے۔
کریم بخش عفی عنہ سنہی عبد الوحید، مدرس اول نعمانیہ امرتسر بندہ فتح الدین ازہوشیار پورسی۔
حقی۔ قادری۔ رضوی

صح الجواب، صح الجواب، صح الجواب،
عبدن المصطفیٰ، ظفر الدین احمد بریلوی محمدی، سنی، ابوالفیض غلام محمد، سنی حقی، قادری،
بریلوی، حقی بہاری،
صح الجواب، جواب ٹھیک ہے۔

عبدالقہنی نواب مرزا خادم العلماء بندہ امام الدین سید علی عفی عنہ القادری، الجاندھری
کپورتھلوی

و جدتہ صحیحاً ملجاً، مسکین عبداللہ شاہ مولوی قولنا یہ ہذا حکم ثابت،
چٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر فقیر سعد اللہ شاہ ولایتی ساکن سوات
دارالافتاء مدرسہ اہل سنت و جماعت نبیر ملک ماتحت اخون صاحب سوات
معروف بنام مانی منظر الاسلام بریلوی
ہذا الجواب صحیح، محمد اشرف مدرس جوابات مذکورہ بالا مطابق اصول اہل
مدرسہ نعمانیہ لاہور سنت والجماعت ہیں۔ احقر الزمرن
لا شک فیہ۔ مسکین علم الدین خاک رسید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ
لاہوری نعمانیہ لاہور

ہذا الجواب صحیح، لا شک فیہ

محمد رشید الرحمن عفی عنہ۔ لقد اجاب
من احباب حررہ الفقیر، المفتی ولی محمد
جاندھری

مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت

میں پیش کیے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا۔ اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات اور سلام و کلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہر میں اور دستخط اس فتوے پر ثبت ہیں۔
نعمہ ابوسعید محمد حسین بنالوی حنفی اجدیدیت۔ جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے۔
حررہ ابو الفضل محمد حفظہ اللہ دارالعلوم لکھنؤ

الجواب صحیح۔ الجواب صحیح۔ ان عقائد کا معتقد کافر ہے۔

ابوالعلاء محمد شبلی حیراچوری مدرس سید علی زینی عفی عنہ مدرس مدرسہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ حررہ محمد واحد نور رامپوری۔

مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے شک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال الجواب صحیح،
ہے اور ملحد اس کی امامت بیعت اور حد کفر تک پہنچ گئے ہیں۔ اس لیے اس محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ
محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقیہ احقر کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد کفایت دہلی۔
العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی۔ اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے الجواب صحیح، جواب صحیح ہے۔

خارج ہے۔ محمد اسحاق (مفتی بنیالہ) حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری محمد عبدالغنی عفی عنہ مدرس مدرسہ
غلام مرتضیٰ بنالوی غلام محمد عفی عنہ دہلی۔ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح، الجواب صحیح، جواب صحیح ہے۔

سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ محمد کرامت اللہ دہلی۔ ابو محمد عبدالحق دہلوی۔

جواب صحیح ہے۔ الجواب صحیح، الجواب صحیح،

محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ محمد لطف اللہ از علی گڑھ۔ احمد جی علاقہ چھپرہ موضع پانڈک۔

الجواب صحیح، الجواب صحیح،

سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھوہ ضلع عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ۔ فضل احمد ضلع پشاور تعلقہ مردان تحصیل صوابی۔

قادیانی اس نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے کافر ہے۔ پس قادیانی اگر دعادی
مذکورہ کا مدعی ہے، تو وہ بے شک کافر ہے۔ حررہ امانت اللہ عفی عنہ علی گڑھ

مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں۔

نصیر الدین خان غلام مصطفیٰ ابراہیم۔ محمد سلطان احمد خان، محمد رضا خان
مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل یوسلیم کے کافر ہیں۔

حررہ عین الہدی عفی عنہ شاہ قادری از گلگتہ۔

قادیانی خنزیر مسیلہ کذاب قادیان میں رہتا ہے۔ مفتی، زندیق، مردود، کافر نائب الملیس لعنت اللہ علیہ
زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے۔ جمال الدین از ریاست کشمیر ضلع شہر مظفر آباد
بے شک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قرآن شریف معجزہ کا مثبت ہے اس کا انکار کفر ہے

اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں۔ حررہ احمد علی غنی عند مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے یا حضرت سرور عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

عبدالسلام یانی بقی

مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے۔ دعوائے نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحت موجود ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہنک اور استخفاف سے ان کی کتابیں واشتہار و رسالے مملو ہیں۔ معجزات و خوارق عادت کی دور از کار تاویلیں۔ فصوص قطعیہ کی تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ لہذا ان کے کافر ہونے میں شک و شبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور امامت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ الرازی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہ جہان پوری

خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا ہے۔

کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

بے شک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتوے کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے۔ اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے۔

یہ شخص مدعی حال نبوت و رسالت کا ہے اور یہ کفر ہے۔ اس کے دعوے کا ہر ایک کلمہ کئی کئی طرح کے کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرامیں قائل ان کلمات کا اور مدعی وعاوی کا مثل فرعون دجال میلہ کے ہے اس کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام و کلام شرع میں کفر اور حرام ہے۔

کتبہ محمد محی الدین صدیقی انجمنی عفی عند مدرس مدرسہ نصرۃ الحق حنیفہ امرتسر

ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی مفتری کو اس کے اقوال کا ذبہ اور وعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر۔

حررہ محمد عبدالغفار خان رام پوری

حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل المخلوق ہیں۔ لہذا جو شخص اپنے لیے رسالت کا مدعی ہے اور عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے۔ وہ کتاب اللہ کا مکذب دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت و محبت ناجائز اور حرام ہے۔

ایسے شخص سے اور اس کے اذنا ب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے۔ حررہ غلیل احمد سہارنپوری

بمختصائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح درست ہے۔ اور ہر ایک جواب کی تائید کے اولہ قطعیہ مؤید ہیں۔ اور کتب شرعیہ مملو۔

کتبہ احقر العباد اللہ الصمد ابوالرجاء غلام محمد ہوشیار پوری

شخصے کہ مدعی رسالت باشد مکر نص قطعی است ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و در کفر مکر قطعیات اختلاف نیست و ہمراہ جنس کسان بیعت و محبت چہ معنی

جو شخص اقوال و عقائد مذکورۃ بسوال کا قائل و معتقد ہو، وہ انکار منصوصات قطعیہ کی وجہ سے کافر ہے اور کافر کی امامت و بیعت اور اس سے سبقت سلام تا تجدید اسلام قطعاً ناجائز ہے اس لیے کہ یہ سب چیزیں اسلام کی پختگی اور

الراقم ابوالخاند محمد عبدالحمید انجمنی القادری الانصاری کھنوی

ایمان کی مضبوطی پر متفرغ ہیں۔

جواب درست ہے

جواب درست ہے۔

الجواب صحیح

سلطان احمد مخدومی

احمد علی عفی عنہ سہارنپوری۔

محمد عظیم متوطن ملکنڈ۔

مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج

ذلک الکتاب لاریب فیہ

الجواب صحیح:

ہے۔ محمد اسحاق لدھیانوی۔

محمد معز اللہ خان راہپوری۔

احمد سعید راہپوری۔

قد صح الجواب:

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد امانت اللہ راہپوری۔

محمد ضیاء اللہ خان راہپوری۔

عبد اللطیف عفی عنہ سہارنپوری۔

صحیح الجواب

النجیب مصیب

الجواب صحیح،

محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔

حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی۔

فضل احمد رائے پور گوجراں۔

الجواب صحیح

اصاب من اجاب

الجواب صحیح:

تولیح والمذنب ابو الراجا غلام محمد

محمد ابراہیم وکیل اسلام۔ لاہور،

عنایت الہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ

ہوشیار پوری۔

دانیلہ فوجدہ صحیحہ خانی بخش

عربیہ سہارنپور۔

الجواب صحیح

الحکیم رسول مگری۔

الجواب صحیح

محمد بخش عفی عنہ بہرائچ۔

صدیق احمد ابنو ٹھوٹی۔

احقر زمان گل محمد خان مدرس مدرسہ

صحیح الجواب

الجواب صحیح

الجواب صحیح

عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ

غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ

عزیز الرحمن مسی مدرسہ عالیہ عربیہ

دیوبند۔

دیوبند۔

دیوبند۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارن

بندہ عبد الجبید۔

علی اکبر المحجب صادق محمد یعقوب

پور۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

نور اللہ خان۔

محمد فتح علی شاہ۔

فقیہ غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

احمد علی شاہ الجیمیری حذاو الحق جمال

فقیہ غلام اللہ قصوری۔

محمد اشرف علی عفی عنہ ساکن جھون،

البدین کوٹھوالوی المحجب مصیب احمد

علی عفی عنہ بناوٹی۔

ہندوستان۔

ما اجاب بہ المحجب فهو فیہ

من قال سواء ذلک قد قال محالاً

جواب درست ہے۔

مصیب

حررہ ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہ

عبد الصمد مدرس دیوبند ذالک

غلام احمد امرتسری الیڈیٹر اہل فقہ۔

توکل سیدوی ضلع گجرات۔

کذا ذالک، فقیر فتح محمد عفی عنہ سوہدرہ

ضلع جالندھر۔

الجواب صحیح۔

الجواب صحیح

جواب صحیح ہے

شیر محمد عفی عنہ۔ لاریب فی مکتب
رحیم بخش جالندھری۔

ابو عبد البقار محمد جمال امرتسری۔

عبد الکریم مجددی ساکن نڈو محمد خان
ضلع حیدر آباد سندھ۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج
لاہور۔

لاریب فیہ محمد رحیم اللہ دہلی۔

والحبیب مصیب حبیب المرسلین مدرس
مدرسہ حسین بخش دہلی۔

الجواب صحیح۔

هذا هو الحق۔

الجواب صحیح

محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی

خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ

عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین

عبدالرب صاحب مرحوم دہلی۔

مولوی عبدالرب صاحب۔

بخش دہلی۔

الحبیب مصیب

الجواب صحیح۔

الجواب صحیح

محمد احکم عفی عنہ مدرس مدرسہ بازہ

عبدالرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ۔

ہندو راؤ دہلی۔

عبدالرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد ذاکر گوپی عفی عنہ۔

محمد پردل عفی عنہ دہلی۔

ولی محمد کرناولی۔

الجواب صحیح

من اجاب فقہ اصاب۔

الجواب صحیح۔

الجواب صحیح

غلام رسول ملتانى۔

ابو محمد احمد چکوالی۔

نور احمد عفی عنہ امرتسری۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد عبدالخالق عفی عنہ لکھنوی۔

محمد قائم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔

محمد عبدالعزیز لکھنوی اصاب من

اصاب من اجاب

صحیح الجواب

اصاب من اجاب

محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی۔

محمد عنایت اللہ عفی عنہ لکھنوی۔

محمد عبدالجبار غفر اللہ الوحید لکھنوی۔

جواب صحیح ہے۔

الاجوبۃ صحیحہ

لقد اصاب من اجاب۔

محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع

مقبول حسن عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ

مشتاق احمد اول مدرس فیض عام

العلوم کانپور۔

جامع العلوم کانپور۔

کانپور۔

جواب صحیح ہے۔

محمد حسین عفی عنہ از ہندوستان۔

الجواب صحیح

محمد عبداللہ ناظم دینیات مدرسہ

دارالعلوم علی گڑھ۔

محمود عفی عنہ ملتانى۔

الجواب صحیح

کتبہ المنقذ

الحبیب مصیب

محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتانى۔

محمد عبداللہ ٹوکی از لاہور۔

محمد عمر خان عفی عنہ۔

سب نبی کفر ہے اور دعوے نبوت کفر ہے۔ نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے۔ ابو بکر علی احمد

محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے۔ مفتی علی اللہ ہے اس کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا۔ اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے۔ سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری۔

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت ﷺ پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے جو حدوتواتر میں داخل ہے۔ اس لیے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پس امامت یا بیعت و دوستی۔ سلام و کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس دوم جامعہ جامع الکلام کانپور۔

جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے۔ العاجز عبدالمنان وزیر آبادی۔
مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات اور اعتقادات اکثر ایسے ہیں۔ جن سے فتویٰ کفر عائد ہوتا ہے۔ یوسف علی عفی عنہ میرٹھی خیر گری۔

تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کر لیا ہے۔ کوئی گنجائش تاویل کی نہیں۔ لہذا اس کے بیعت اور اس کے پیرو سے مجالست و مولکت قطعی ناجائز ہے۔ ابوالعظم سید محمد اعظم شاہ جہانپور۔

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں ان میں صراحۃً عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں۔ غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہ جہان پور۔

مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوص قاطعہ کے خلاف ہیں لہذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ عبدالکریم عفی عنہ از ہندوستان۔

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے۔ یعنی ایسا کافر کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زائد ہے۔ العیاذ باللہ فقط، محمد عثمان عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلم شاہ جہان پور۔

بے شک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط محمد عبدالخالق عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عین العلم شاہ جہان پور۔

بے شک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے۔ فقط ابو الرقت محمد سخاوت اللہ خان مدرس سوم مدرسہ عین العلم شاہ جہان پور۔

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے۔ اس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ احقر کو اس کی کتب تمامہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ اس سے اور اس کے متبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب محمد اعزاز علی بریلوی۔

مرزا قادیانی جو عیسیٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر کاذب اور مفتی انتہاء درجہ کا بدوین مرتد طغہ غیث انفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والے بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالباقی عمر پوری دہلی کشن سنگھ۔

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کی رو سے بلا ریب کافر مجاہر ہے۔ قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے اور وجہ بھی تکفیر مرزا میں کے آیات و احادیث سے بکثرت ملتی

ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات و احادیث سے ممنوع ہے۔ جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ و خطابات تشریعیہ امامت وغیرہ سب بعد الایمان ہیں۔ جب ان کا ایمان نہیں تو ایسے تعلقات اسلامیہ ان سے کیا معنی رکھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے۔ اس پر بھی مخالفت کفر ہے۔ اور یہ پہلا زینہ دخول فی المرزائیت ہے۔ حرہ محمد عبدالحق الملتانی عفی عنہ۔

یہاں پر ایک فتویٰ مختصر کر کے علمائے کرام لاہور کا ایک مرزائی کا جنازہ پڑھنے کے بارہ میں درج کرتا ہوں سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کے امام اہل سنت والجماعت سے مرزائیوں کی تکفیر کے فتوؤں سے واقف ہو کر دیدہ دانستہ ایک مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھائی ہے۔ آیا ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بیٹو! تو جو وا۔

الجواب..... مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں۔ اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت ہے (دیکھو امام ابو الفضل قاضی عیاض کتاب الشفائی تعریف حقوق المصطفیٰ جلد ۲ ص ۵۱۹ اس کے اور اس کے مریدوں کے پیچھے اقتدار اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔ پس جس نے دیدہ دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس کو علانیہ توبہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ وہ اپنا تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت کھانا کھلائے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔

محمد عالم مدرس دوم مدرسہ حمیدیہ	ذکر کذا لک	ہذا الجواب صحیح
محمد حسین عفی عنہ۔	محمد حسین عفی عنہ۔	والحبیب کتب محمد باقر عفی عنہ۔
لاہور۔		

قدح الجواب	الحبیب مصیب	جواب صحیح
حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ	احقر محمد باقر عفا اللہ عنہ۔	غلام رسول چہارم مدرس مدرسہ از
لاہور۔ فقیر غلام قادر بھیرودی عفی عنہ		لاہور۔
از لاہور۔		

الجواب صحیح
ابو سعید محمد حسین بٹالوی۔ فتویٰ اول ختم شد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ شریعت غرا

فتویٰ نمبر دوم

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید
نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقاد یہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں۔ کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً اس کو کیا کہا جاسیے۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ اللہ العزیز العلیل۔

الجواب..... جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہری طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں۔ یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے۔ دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔ کوئی مصلحت مد نظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے۔ فی الحقیقت کچے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ تو بہن انبیاء علیہم السلام ادعائے نبوت رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از پھیلے والا

الجواب..... جو شخص مرزا غلام احمد کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔ شفاء شریف میں ہے ”نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فہم اوشک“ (الافتاء ج ۲ ص ۲۷۷) یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھے و مجمع الانصار و در مختار و فتاویٰ خیرہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفرہ و عذابه فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صحیح الجواب

الجواب صحیح

صحیح الجواب

احمد رضا عفی عنہ۔

محمد عبدالجید سنہلی عفی عنہ۔

عبدہ ظفر الدین بریلوی سنی حنفی

قادری رضوی عبیدن المصطفیٰ۔

مہر دارالافتاء مدرسہ و جماعت بریلوی	الجباب صحیح	جواب صحیح ہے۔
منظر الاسلام۔	مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔	سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
جواب صحیح ہے	الجباب صحیح	حذا الجواب صحیح
کریم بخش سہیلی عفی عنہ۔	عبد الوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ	محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
جواب صحیح ہے۔	حذا الجواب صحیح	امرتسر۔
بندہ امام الدین کپور تھلوی۔	سید علی جالندھری۔	حررہ الفقیر الہستی ولی محمد جالندھری۔
الجباب صحیح	حذا الجواب صحیح	الجباب صحیح
بندہ فتح الدین ہوشیار پوری۔	لاشک فیہ محمد رشید الرحمن۔	لاشک فیہ علم الدین لاہوری۔
الجباب صحیح	الجباب صحیح	حذا الجواب صحیح
سید علی زینی عفی عنہ مدرس دارالعلوم	محمد لطف اللہ عفی عنہ از علی گڑھ۔	ابوسعید محمد عبدالحق لکھنوی۔
ندوہ لکھنوی۔		
اصاب من اجاب،	صح الجواب،	الجباب صحیح،
محمد عبد العزیز لکھنوی	عبدالحق لکھنوی	ولی محمد کرناٹولی
صح الجواب،	اصاب من اجاب،	اصاب من اجاب،
محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی	محمد برکت اللہ لکھنوی	محمد عبد البہادی الانصاری لکھنوی
صح الجواب،	ایسا شخص فاسق ہے۔	الجباب صحیح،
محمد عبید اللہ لکھنوی	محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ فتح پوری،	بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
الجباب صحیح،	الجباب صحیح،	الجباب صحیح،
انظار حسن مدرس مدرسہ امینیہ دہلی	محمد کرامت اللہ دہلوی	والحبیب فتح۔ بندہ محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
الجباب صحیح،	الجباب صحیح:	من اصاب نقد اجاب۔
محمد عبدالحق دہلوی	محمد ذاکر بکوی عفی عنہ لاہوری۔	غلام رسول الملتانی عفی عنہ۔
الجباب صحیح:	الجباب صحیح:	اصاب من اجاب
ابو محمد احمد عفی عنہ چکوالی، لاہور	نور احمد عفی عنہ امرتسری۔	سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
الجباب صحیح:	ایسا شخص منافق ہے۔	الجباب صحیح:
عبد العزیز ساکن قلعہ میہاں گھ۔	ایسے شخص کے خلف اقتدار دست نہیں۔ سلام دین امرتسری۔	حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔
الجباب صحیح:	جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی مرطبا مستقیم	ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔
سید شاہ حیدر آبادی۔	ودین تویم سے منحرف ہے۔ مرید احمد۔	ابو یوسف امرتسری

محمد اسحاق لودھیانوی۔

عبد اللطیف سہارنپوری

ثابت علی سہارنپوری

الجواب صحیح

الجواب صحیح والقول صحیح

الجواب صحیح

محمد کفایت اللہ سہارنپوری

غلام محمد ہوشیار پوری

حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی

الجواب صحیح

رائیہ فوجدہ صحیحاً،

اصاب من اجاب،

محمد ابراہیم وکیل اسلام، لاہور۔

نبی بخش حکیم رسول نگر۔

فضل احمد رائے پور کجران۔

الجواب صحیح

ما اجاب بہ الجیب فہو مصیب،

جواب صحیح ہے۔

محمد بن الدین نقشبندی ساکن الور۔

غلام احمد امرتسری۔

خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم

سیدوی ضلع کجرات۔

الجواب صحیح

صح الجواب

فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

شیر محمد۔

الجواب صحیح

فتح محمد۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

فقیر غلام اللہ قصوری۔

فتح محمد۔

احمد علی شاہ اجیری۔

هذا هو الحق

الجواب صحیح

الجواب صحیح

جمال الدین کٹھیا لوی۔

سلطان احمد سنجوی ضلع کجرات۔

محمد عظیم متوطن کھکھڑ۔

الجیب مصیب۔

الجواب صحیح

جواب درست ہے۔

احمد علی بنالوی۔

صدیق احمد دمنوی۔

احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ

میرٹھ۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

عنایت علی سہارنپوری۔

محمد بخش سہرانے۔

احقر گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ

دیوبند۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔

غلام اسعد مدرسہ دیوبند۔

عزیز الرحمن مفتی خفی مدرسہ عالیہ

دیوبند۔

اصاب الجیب

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد حسن مدرسہ دیوبند۔

بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ

قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارنپور۔

دیوبند۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

بندہ عبدالجید عفی عنہ۔

علی اکبر عفی عنہ الجیب صادق۔

نور اللہ خان۔

عبدالخالق۔

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

فتح علی شاہ الجیب مصیب عبدالرحمن۔

بندہ محمد اسحاق عفی عنہ۔

ابو عبد الجبار محمد جمال امرتسری۔

الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری۔ بندہ عبدالصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عبدالکریم ساکن ٹنڈہ محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ۔

الجواب صحیح ہے۔ دلویہ بندہ۔ الجواب صحیح محمد یعقوب دلویہ بند۔ والحبیب مصیب حبیب المرسلین مدرس محمد رحیم اللہ، دہلی۔ اول مدرسہ حسین بخش، دہلی۔

الجواب صواب الحداحوالحق۔ محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی خادم حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلوی۔ محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عبدالرب صاحب دہلوی۔ حسین بخش دہلی۔ الجواب صحیح۔ الجواب صحیح۔ الجواب صحیح۔

حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔ ولی محمد کرناولی۔ ایسے آدمی کی بیعت کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں۔ احمد علی عفی عنہ۔

ذلک الكتاب لاریب فیہ جواب صحیح ہے۔ محمد معز اللہ خان رامپوری۔ محمد عبداللہ علی گڑھ۔ الجواب صحیح۔ سید محمد حسین واعظ ساڈھورو۔ محمد فیض اللہ ملتان عفی عنہ۔

قولنا به هذا بالحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات نیرہ وجہ صحیحاً ملجاً

مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ یا لکونی ثم سبرائی جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بد عقیدہ۔ بیعت اور امامت ایسے شخص کی بھی درست کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء نہیں۔

الجواب صحیح والحبیب مصیب ابوالعلاء محمد شبلی عفی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھنا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے چٹنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور رامپوری بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ حررہ محمد امامت اللہ اعلیٰ گڑھ۔

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے کو اس کے طریقہ پر نہ ہو یا مرید نہ ہو۔ مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شہر اور انین زیاد اور یزید اور انین مجسم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا بھی مناقق اور خارجی ہے۔

حررہ مین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کے امامت اور بیعت قبول نہیں ہے۔ یا واقف متعصب ہے۔ اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل غل امامت و ارشاد ہوگا۔

حررہ ابوالخامد محمد عبدالحمید انجمنی القادری الانصاری النظمی لکھنوی

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج از اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے۔

ابو محمد سعید محمد حسین بنالوی

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی و خوش ہے۔ تو یہ کافر ہے۔ لان الرضا بالكفر کفر۔ محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری مدرس مدرسہ امینہ دہلی

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے۔ ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد خفنی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

کیونکہ قابل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد۔ خطبے و ناواقف از اصول وین است۔ زیرا کہ صحت نماز بدون ایمان صورت نئے بند و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است کمال متکلی علی من لا یتمسک بالمدین و بیعت چنین ناواقف بریں قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

جو شخص غلام احمد کو باوجود اس کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے۔ الراقم عبدالجبار امرتسری

ایسا شخص سائر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد علی الدین الصدیقی انجمنی امرتسری

اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبدالسلام پانی پتی شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فیہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہیں۔ اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد

بمختصائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے اذلہ قطعیہ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ اسے مملو، کتبہ احقر عبداللہ الصمد ابوالوفا غلام محمد ہوشیار پوری

جو ایسے مدعی کو اس کی اقادیل کا ذبہ اور وعادی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ اس لیے کہ الرضاء بالكفر کفر محمد عبدالغفار خان راپوری

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمان سے خارج ہونا ہے، ابوالعظم سید محمد اعظم مفتی خفنی شاہجہانپور جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابویوسف علی میرٹھی

مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فرق میں ایسا کافر کوئی نہیں۔

العاجز عبدالمنان وزیر آبادی

جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی کافر ہے۔ جمال الدین ریاست کشمیر جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان کہتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن سنگھ

جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود علم اس بات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام پر تفصیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے۔ حسن ظن رکھتا ہو اور اس کو مسلمان کہتا ہو۔ تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص کی امامت و بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔

حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشاور

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا اور اگر باوجود اس کے ایسے دعوای کفریہ اور اعتقادیہ باطلہ کے اس کو محض لکھ گوئی پر مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امام اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔

حررہ عبدالحق المصلحانی

ضمیمہ رسالہ هذا

منقول از روزنامہ پیہ اخبار لاہور ۳۱ ستمبر ۱۹۰۶ء

مرزا غلام احمد قادیانی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔

آج میں نے پیہ اخبار مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ زیر ”مضمون خاص“ کو دیکھا جس میں درج ہے کہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسٹنٹ سرجن لاہور مرزا قادیانی کا ایک خط بغرض اشاعت بھیجے ہیں جس کا تذکرہ انجمن اسلامیہ لاہور میں تھا کہ مرزا قادیانی سوائے اپنے مریدوں کے باقی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔ بذریعہ خط ان سے دریافت کرنا چاہیے کہ ضرور ان کا یہ عقیدہ یا قول ہے۔ ممکن ہے کہ یہ خط مرزا قادیانی کے اسی استفسار کا جواب ہو۔ وہ اصل خط بھی مرزا قادیانی کا اس اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے میں حیران ہوں کہ خداوند! کوئی جھوٹ کی انتہا ہوگی جو مدعی نبوت و رسالت کی طرف سے پبلک میں شائع ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کا اس ایچ پیج سے لکھنا کہ مسلمان مولویوں نے مجھ کو کافر کہا اور کفر کے فتوے لکھے۔ چونکہ حدیث صحیح میں آتا ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ انھوں نے مجھ پر فتوے کفر کے لگائے اور وہ خود کافر ہو گئے اور ہماری طرف سے سبقت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی کاغذ ہمارا لکھا ہوا ہو تو پیش کیا جائے اس لیے ہم ان مسلمانان کو کافر کہنے کے واسطے مجبور ہوئے۔ ملخصاً

مرزا قادیانی کا ایسا لکھنا محض جھوٹ ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جب تمام مسلمانوں کے برخلاف اپنی نئی راہ نکالی اور اپنے عقائد مسلمانوں کے برخلاف کر لیے تب علمائے اسلام ہندوستان اور عرب نے مجبوراً مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیے کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کافر اور مرتد ہے۔ عقائد مرزا قادیانی کے بہت سی کتب میں درج ہیں جس کی تفصیل نہیں۔ دو موٹے عقائد عام فہم یہ ہیں۔

(الف)..... کہ مرزا قادیانی انبیاء علیہم السلام پر سخت یہودیانہ الزام لگا کر کش ماں بہن کی گالیاں دیتے ہیں، تو تین کسی نبی کی ہو کفر ہے۔

(ب)..... دعویٰ نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں اور اپنے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ یہ دونوں عقائد صریح کفر ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی رسالت اور نبوت کے منکروں کو کافر کہا ہے اور عذاب و دوزخ کے مستحق لکھا ہے اور دیگر مرزائیوں نے بھی مرزا قادیانی کے منکروں کو کافر لکھا ہے۔

(۱)..... ”قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ ترجمہ! کہہ دے غلام احمد اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تب تم سے خدا محبت کرے گا۔“

(۲).....الہام ”قل جاء کم نور من اللہ فلا نکفر وان کستم مؤمنین“

(برائین احمدیہ حاشیہ نمبر ۴ ص ۵۶۲ خزائن ج ۱ ص ۶۷۰)

اے غلام احمد خدا کی طرف سے نور اترا ہے تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ نتیجہ مرزا قادیانی کا منکر کافر

ہے۔ ۱۸۸۱ء

(۳)..... میں نبی ہوں۔ میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ (ملخصاً توضیح مرام ص ۱۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

الہام..... قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً ای مرسل من اللہ (معیار الاخیار ص ۳۵۲ مجموعہ

اشہادات ج ۳ ص ۲۷۰) ترجمہ: کہہ دے (غلام احمد) کہ اے تمام دنیا کے لوگو! کوئی الواقع میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

تم سب کے واسطے یعنی میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۶)..... ان لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں۔

خواہ وہ یورپ کے رہنے والے ہیں اور خواہ امریکہ کے، بلقظ مرزا کی تحریر اپنی جماعت کے لیے ص ۴ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء۔

(کافر کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام ہے)

میاں محسن الدین صاحب سیکرٹری انجمن حمایت اسلام کو مخاطب کر کے..... تم میرے منکر ہو۔ تمہاری

دعائیں طاعون کے بارہ میں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ تمہارے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا

ہے۔ ”مادعاء الکافرین الا فی ضلال“۔ (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۲)

ترجمہ! کافروں کی دعا گمراہی میں ہے۔ (۱۰)..... الہام فاتقوا اللہ ایہا الفنیان واعرفونی

واطیعونی ولا تموتوا بالعیصیان (خطبہ الہامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ۱۶) ترجمہ! اے جوانو! خدا سے ڈرو اور مجھے

پہچانو، اور میری پیروی کرو اور گناہ نافرمانی میں نہ مرو۔ (۱۲)..... وان انکاری حسرات علی الذین کفروا

بی وان اقراری برکات للذین ینو کون الحسد ویؤمنون (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۹ خزائن ج ۱۶ ص ۱۶) ترجمہ!

بلاشبہ میرا انکار ان لوگوں کے لیے حسرتیں ہیں جنہوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور بلاشبہ میرا اقرار ان لوگوں کے

لیے برکتیں ہیں۔ جنہوں نے حسد کو چھوڑ دیا اور مجھ پر ایمان لے آئے۔ (۱۳)..... اس وقت بھی خدا کا رسول

تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تاکہ

نجات پاؤ۔ اشتہار النداء من وحی من السماء ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء (مجموعہ اشہادات ج ۳ ص ۵۳۰ حاشیہ) نتیجہ

(مرزا قادیانی پر ایمان لانے سے نجات ہے)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبد الکریم کی قبر سے تابوت نکالا گیا اور ہشتی مقبرہ قادیان میں پہنچایا گیا۔ دوبارہ جنازہ

پڑھا اور سنگ مزار پر مرزا قادیانی نے یہ شعر لکھوایا۔

میجائی کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا

میجائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

الہام..... قطع ذاب القوم الذی لا یؤمنون۔ بلقظ اخبار بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء (تذکرہ ص ۵۸۹) ترجمہ! اس

قوم کی جزا کاٹ ڈالی گئی (جو مرزا قادیانی) پر ایمان نہ لائی۔

نوٹ..... جس شہر میں یہ فتویٰ پہنچے وہاں کے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اسے اپنے ہاں طبع کرا کر لوگوں میں تقسیم

کریں تاکہ وہ مرزا کے عقائد سے واقف ہو کر اس کے دھوکے سے بچیں اور اسلامی مجلسوں اور محفلوں میں پڑھ کر

سنائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت

حضرت مولانا محمد مراد

بسم الله الرحمن الرحيم!

بسم الله الرحمن الرحيم . حامداً ومصلیاً ومسلماً . اما بعد!

اصول دین میں سے کسی بھی اصل کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ مثلاً توحید رسالت قیامت وغیرہ کا منکر اگر ابتداء کا فر تھا تو اب بھی کافر رہے گا۔ لیکن پہلے مسلمان تھا بعد میں اصول دین کا انکار کیا تو مرتد کہلائے گا۔

فتم نبوت اصول دین میں شامل ہے۔ اس کا منکر مرتد ہے۔ یہ ایک واضح بات ہے۔ اسلامی فرقوں میں سے کوئی بھی اس میں اختلاف نہیں رکھتا۔ اس لئے جو شخص مسلمان تھا۔ بعد میں قادیانی یا لالہ پوری مرزا آئی عقیدہ اختیار کیا وہ اجماع امت اور دلائل قطعیہ سے مرتد ہے اور جو شخص کسی قادیانی یا مرزائی کے گھر پیدا ہوا وہ بھی مرتد ہے۔ فقہائے امت کا اس میں اجماع ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی بھی فقیہ نے اس کے مرتد ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔

ملکۃ العلماء علامہ کاسانی اپنی مشہور زمانہ کتاب بدائع الصنائع ج ۷ ص ۱۳۹ میں رقم طراز ہیں کہ: ”وان كان مولوداً فی الرسة بان ارتد الزوجان ولا ولد لهما ثم ردتها حبلت المرأة من زوجها بعد ردتها وهما مرتدان علی حالها فهذا بمنزلة ابويه حکم الروة.“ یعنی میاں بیوی دونوں مرتد ہو گئے اور ان کے ہاں اولاد نہ تھی۔ بعد میں بیوی اپنے خاوند سے حاملہ ہوئی اور دونوں مرتد رہے تو یہ بچہ ماں باپ کی طرح ہے۔ اس پر مرتد ہونے کا حکم لگے گا۔

فقہیہ امت علامہ ابن ہمام فتح القدیر ص ۳۲۷ ج ۵ پر لکھتے ہیں کہ: ”اما جبر الولد فلا نه يتبع ابويه او احد هما فی الدين فيكون مسلماً باسلاهما ومرتداً بردتها فلما كان مرتداً بردتها اجبر كما يجبران الخ.“ یعنی مرتد کی اولاد کو اسلام لانے پر اس لئے مجبور کیا جائے گا کہ وہ دین میں ماں باپ دونوں یا ایک کا تابع ہوتا ہے۔ پس دونوں کے مسلمان ہونے پر مسلمان کے حکم میں ہوگا اور دونوں کے مرتد ہونے کی صورت میں مرتد ہوگا۔ جس طرح مرتد ماں اور باپ کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس طرح اولاد کو بھی مجبور کیا جائے گا۔

صاحب ہدایہ علامہ موغنی فی ہدایہ ج ۲ ص ۵۷۱ باب احکام المرتدین پر لکھتے ہیں کہ: ”واذا رتد الرجل وامراته والعيان بالله ولحقا بدار الحرب فحبلت المرأة فی دار الحرب وولدت ولداً وولد لولدهما ولد فظهر عليهما جميعاً فالولد ان فعی الخ.“ یعنی مرد اور عورت العیاذ باللہ مرتد ہو کر دار الحرب فرار ہو گئے ہیں۔ دار الحرب میں عورت حاملہ ہو گئی اور بچہ جنا اور اولاد کو بھی اولاد ہو گئی۔ بعد میں ان سب پر غلبہ حاصل ہوا تو یہ بیٹے پوتے سارے مال قیمت میں سے ہوں گے۔

خلاصہ کلام یہ کہ بیٹے اور پوتے ساری اولاد کا ایک ہی حکم ہے۔

الر کسی کوشبہ لگے کہ اولاد پر مرتد ہونے کا حکم صرف دارالحرب میں فرار ہو جانے کی صورت میں ہے۔ شاید دارالاسلام میں مرتد کو اگر اولاد ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔ اس شبہ کو رد کرتے ہوئے علامہ اکمل الدین محمد بن محمود الباہرئی اپنی مایہ ناز کتاب الغناۃ شرح الہدایۃ ج ۵ ص ۳۲۷ پر فرماتے ہیں کہ:

”قيل ذكر دار الحرب وقع اتفاقا فانها اذا حبلت في دارنا ثم لحقت به بدار الحرب فالجواب كذا لك ولعله يشتمل على فائدة وهي ان العلوق متى كان في دار الحرب كان ابعد عن الاسلام باعتبار الدار لكون الدار جهة في الاستبناع فالجبر هناك يكون جبراً هنيئاً بالطريق الاولى... الخ.“ یعنی دارالحرب کی قید اتفاقی ورنہ دارالاسلام میں مرتد اگر حاملہ ہو جائے تب بھی یہی حکم رہے گا۔ شاید اس قید کا فائدہ یہ ہو کہ جب دارالحرب میں حمل ٹھہرے تو اسلام سے دور جا کر حمل ٹھہرا اور جب دارالاسلام میں حمل ٹھہرے گا تو دار کے لحاظ سے اسلام کے قریب حمل ٹھہرا۔ کیونکہ اولاد کا حکم ماں باپ والا لگانے میں دار بھی ایک سبب ہے تو جب وہاں حمل ٹھہرنے کی صورت میں بھی جبر ہوگا تو یہاں دارالاسلام میں حمل ٹھہرنے کی صورت میں بالطریق الادلی اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔

علامہ سعدی آفندی نے عتایہ کے حاشیہ میں اس مسئلہ کی مزید وضاحت کی ہے۔ طوالت کے خوف سے چھوڑتا ہوں۔ فقہائے ملت حنفیہ بیضاء کی اتنی تصریحات کے بعد قادیانیوں کی اولاد کو اہل کتاب سے ماننا ایک ناقابل فہم بات ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ پر مزید تحقیق و تدقیق کی ضرورت نہیں۔ مگر نوراعلیٰ نور! کے مصداق اہل کتاب کی تشریح بھی قانون اسلامی کے ماہرین کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔

علامہ ابن حمام فتح القدیر ج ۳ ص ۱۳۵ پر لکھتے ہیں کہ: ”والکتابی من يؤمن بنبي ويقر بكتاب.“ یعنی اہل کتاب وہ ہیں جو نبی پر ایمان لائیں اور کتاب کا اقرار کریں۔

جیسے نصاریٰ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں اور تورات و انجیل کا اقرار کرتے ہیں۔ صرف اپنے نبی کے بعد آنے والے نبی اور کتاب کا انکار کرتے ہیں۔ مثلاً یہودی موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور تورات کو آسمانی کتاب کہتے ہیں۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو نہیں مانتے جو موسیٰ علیہ السلام و تورات کے بعد آئے ہیں۔ اسی طرح نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو مانتے ہیں مگر محمد ﷺ اور قرآن مجید کو نہیں مانتے۔

خلاصہ کلام! یہ کہ اہل کتاب ایسا ٹولہ جو سچے نبی اور سچی کتاب پر اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق ایمان لاتے ہیں اور انبیاء سابقین اور کتاب سابقہ کو بھی مانتے ہیں۔ صرف بعد میں آنے والے سچے نبی اور سچی کتاب کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی اولاد اس قانون پر پوری نہیں اترتی۔ کیونکہ وہ ایک جموعے شخص کو نبی مانتے ہیں اور جموعی عبارتوں کو آسمانی وحی سمجھتے ہیں۔ ایسے شخص کو اہل کتاب سے سمجھنا فہم کا قصور ہے۔ مثال کے طور پر نصاریٰ کے نزدیک یہودی اہل

کتاب ہیں۔ کیونکہ نصاریٰ کے عقیدہ کے مطابق یہودی سچے نبی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور سچی کتاب تورات کو بھی مانتے ہیں۔ لیکن یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق نصاریٰ اہل کتاب میں سے نہیں۔ کیونکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو سچا ہی نہیں مانتے۔ یہ مثال محض شرط کو ذہن نشین کرانے کے لئے دی گئی ہے۔ ورنہ مماثلت من کل الوجوه نہیں ہے۔ کیونکہ قادیانی نہ صرف ہمارے عقیدہ کے مطابق بلکہ فی الواقع ایک جھوٹے مدعی کو بھی مانتے ہیں۔

فتویٰ کی مستند کتاب الدر المختار ج ۲ ص ۳۱۴ کتاب الاکاح پر نبی اور کتاب کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”وصح نکاح کتابة وان کره تنزيها تنزيها (مومنة بنی) مرسل (ومقرة بکتاب) منزل..... الخ.“ اہل کتاب عورت کی تعریف کرتے ہوئے نبی کے ساتھ مرسل کی قید لگائی ہے۔ یعنی اہل کتاب ایسے شخص کو کہا جائے گا جو نبی مرسل یعنی خدا کے یہاں سے بھیجے ہوئے نبی کو مانتا ہو۔ جو شخص جھوٹے نبی کو مانتا ہو وہ نبی مرسل پر ایمان لانے والا نہیں کہلائے گا اور کتاب کے ساتھ منزل کی قید لگا کر وضاحت کر دی کہ غیر منزل یعنی جھوٹی کتاب کو ماننے والا اہل کتاب سے نہیں۔ ﴿

علامہ ابن حنبل جیسے فقیہ امت کی تعریف اور صاحب الدر المختار کی تشریح کے بعد قادیانیوں کو اہل کتاب کا حکم لگانا فقہ اسلامی سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ علامہ شامی اپنی کتاب رد المختار ج ۳ ص ۳۱۴ میں (قوله مقرة بکتاب) کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

”فی النہر عن الذیلعی واعلم ان من اعتقد دیناً سماویاً وله کتاب منزل کصحف ابراهيم شیت وزبور داؤد فهو من اهل الکتاب فتجوز منا کتھم واکل ذبائھم.“ ﴿ یعنی جو دین سماوی پر اعتقاد رکھتا ہو اور اس کو منزل کتاب بھی مانتا ہو۔ جیسے ابراہیم و شیت علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کا زبور تو وہ اہل کتاب ہے۔ اس سے نکاح کرنا اور اس کا ذبیحہ کھانا حلال ہے۔ ﴿

دین کی سماوی قید لگا کر من گھڑت دین کو خارج کیا کہ جعلی دین والا آدمی اہل کتاب سے نہیں ہے۔ قادیانیوں کا دین سماوی نہیں بلکہ من گھڑت ہے اور قادیانیوں کا پشوا جھوٹا مدعی نبوت ہے۔ ان سے اہل کتاب جیسا سلوک کرنا از روئے شرع حرام ہے۔ بلکہ ان سے مرتد جیسا سلوک کیا جائے گا۔ یہی قانون اسلامی کا صریح تقاضہ ہے۔ خلاصہ بحث یہ کہ اہل کتاب کے لئے دو شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اہل کتاب وہ شخص ہے جو سچے نبی اور سچی کتاب سماویہ کو اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق مانتا ہوں۔ اگر جھوٹی کتاب کو دہی اور جھوٹے مدعی نبوت کو نبی مانتا ہو تو وہ اہل کتاب نہیں ہو سکتا۔ جیسے قادیانی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہر آنے والی سچی امت اپنے سے پہلے والی سچی امت کو اہل کتاب کہہ سکتی ہے۔ لیکن بعد میں آنے والی سچے نبی اور سچی امت کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتی۔ جیسے عیسائی یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں۔ یہودی عیسائیوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے اور امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیوں اور یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں۔ لیکن عیسائی

دیہودی مسلمانوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے۔ اس قاعدہ کے مطابق قادیانی اگر بالفرض سچی امت ہوتے تب بھی اہل کتاب نہیں کہا جائے گا۔ وہ جھوٹے دجال کے متبع ہیں۔ ان کو اہل کتاب کیسے کہا جاسکتا ہے۔ چونکہ قادیانی مرتد ہیں۔ اس لئے ان کو مسلمانوں کے ملک میں امن وامان کے ساتھ رہنے کی شرعاً اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر بالفرض خلاف توقع وحشی تصور کیا جائے تب بھی ذمہ قبول نہ کرنے کی صورت میں امن وامان کا معاہدہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن حمام اپنی کتاب فتح القدر میں ۵۳۰۳ ج ۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ: ”وقيد بآذانها لانه لو امتنع من قبولها نقض عهده..... الخ.“ ”یعنی جزیہ کی قبولیت سے انکار پر ذمیت کا معاہدہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ واجب القتل ہے۔“

چند سطور آگے مزید لکھتے ہیں کہ: ”والذی عندی ان سبہ ﷺ اونسبہ مالا ينبغی الی اللہ تعالیٰ ان کان ممالا یعتقدونه کنسبہ الولد الی اللہ تعالیٰ وتقدس عن ذالک اذا اظهره یقتل بہ..... الخ.“ ”یعنی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف نامناسب باتیں منسوب کرنے والا اگر ان باتوں کا برملا اظہار کرنے کا تو اس کا معاہدہ ختم ہو جائے گا اور واجب القتل ہوگا۔“

مذکورہ بالا عبارت ذمیوں کے لئے دو شرائط بیان کرتی ہے۔ ایک یہ کہ ذمیت قبول کرے۔ اگر کوئی ذمیت قبول نہیں کرے گا تو اس کو واجب القتل سمجھا جائے گا۔ قادیانی اپنے آپ کو ذمی نہیں سمجھتے اور نہ قبول کرتے ہیں۔ بلکہ وہ آئین کے ایسے فقروں کو جس سے ان کا غیر مسلم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ انکار کرتے ہیں۔ بلکہ طعن تفتیح اور طنز کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی اور اللہ تعالیٰ کے حق میں نامناسب باتیں نہ کہے۔ اگر کسی بھی ذمی نے ایسا کیا تو اس کا معاہدہ ختم ہو جائے گا اور واجب القتل ہوگا۔ قادیانی بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں نامناسب باتیں کہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک خاص مرید قاضی یار محمد لی اوایل پلینڈر اپنے مرتبہ ٹریکٹ نمبر ۳۴ اسلامی قربانی صفحہ ۱۲ میں تحریر کرتا ہے کہ: ”جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے کے لئے اشارہ کافی ہے..... الخ۔“

اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ اس سے زیادہ کوئی بیہودہ بات ہو سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی جائے؟ اور یہ کتابیں جن میں بیہودہ باتیں لکھی ہوئی ہیں قادیانی جماعت کی طرف سے مسلسل چھپ رہی ہیں۔ برملا اظہار ہے۔ نتیجہ کے طور پر قادیانیوں میں ذمیت کی دونوں شرائط منقود ہیں اور وہ محارب اور واجب القتل ہے۔ اسلامی مملکت میں ان کے ساتھ ذمیوں والا سلوک کرنا از روئے شرع ناجائز ہے۔

دفاعی بحث: مرتد کی سزا قتل ہے۔ یہ قرآن وحدیث کا مطلق فیصلہ ہے۔ لیکن کچھ جدت پسند لوگ صدق دل سے اس کے قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ ٹھہریں اور ابا حیت پسند لوگوں کے مسلسل پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر دین کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور اولیٰ حیثیت ان کے ہاں دنیا کی ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ دین کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا مذہبی جنون ہے۔ لیکن یہ لوگ انسانی دنیا میں اپنی مصنوعی لکیریں (بین الاقوامی سرحدیں) کھینچ کر ایک دوسرے کے خون کے پیا سے بنتے ہیں۔ لکیر سے اس طرف کا انسان اپنے ہی ہم جنس انسان کو بلکہ بسا اوقات ہم مذہب اور ہم نسل انسان کو تباہ کرنے کے لئے کروڑوں اربوں روپے کے منصوبے بناتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی جانیں تلف ہو چکی ہیں اور مسلسل تلف ہو رہی ہیں۔ یہ روشن خیالی ہے؟ لیکن دین کے حکم کے مطابق کسی مرتد کو قتل کرنا تاریک خیالی اور جنون ہے۔ تف ہے اس روشن خیالی پر۔

انسانی دنیا کو مصنوعی خطوں میں تقسیم کر کے ہر خطہ کے ساتھ وفاداری فرض سے بڑھ کر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ خطے نہ خدا کے بنائے ہوئے ہیں اور نہ رسول کے۔ لیکن اتنے اہم قرار دیئے گئے ہیں کہ اگر کسی کی وفاداری مشکوک ہو جائے تو دنیا کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہر جگہ واجب القتل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا کے بتائے ہوئے حدود کی خلاف ورزی کرے۔ بلکہ بغاوت کرے اور مرتد ہو جائے تو خدا اور رسول ﷺ کی وفاداری سے بغاوت (ارتداد) پر اسے قتل کرنے کی سزا دینا میں ملائیت ہے۔ (بریں عقل و ہمت باید گریست)

دنیا کے بنائے ہوئے جعلی نظریوں کی وفاداری جان سے اہم ہے۔ مثلاً روس میں رہنے والا اگر کمیونزم سے منحرف ہو جائے تو واجب القتل ہو نا قرار پاتا ہے۔ جیسا کہ روس میں کروڑوں جانوں کو باغی قرار دے کر تلف کیا گیا ہے اور چین میں سوشلزم کے خلاف عقیدہ رکھنے والا گردن زنی ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی جاہ و جلال کا مالک ہو۔ جیسے ماضی قریب میں چار کے ٹولہ کا حشر ہوا۔ کیا خدا کے نازل کردہ نظریہ کی اتنی بھی اہمیت نہیں کہ اس سے منحرف ہونے والے کو نالائق حقیقی کے حکم پر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

احکام اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت

روزنامہ امن کی ۱۸ اکتوبر والی اشاعت میں ”فتنہ ارتداد کا خاتمہ“ کے زیر عنوان ایک مضمون نظر سے گزرا۔ مضمون نگار نے مخصوص ترجیحات کے تحت قرآن وحدیث واجماع امت و فقہ آئمہ کے سراسر خلاف سادہ لوح قارئین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ مرتد کی شرعی سزا قتل نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے مسیلہ کذاب مرتد کے متعلق جو کچھ فرمایا۔ یا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی سربراہی میں صحابہ کرامؓ کا لشکر بھیج کر مسیلہ کذاب کو جمع متعین جہنم رسید

کیا۔ سب کچھ مسیہ کذاب کی باغیانہ حرکتوں کی وجہ سے ہوا تھا۔ نہ کہ ارتداد کی وجہ سے۔ میں مسیلہ کذاب کے انکار ختم نبوت اور حضور ﷺ کی اظہار ناراضگی اور حضرت ابوبکر صدیق کی لشکر کشی کے اسباب پر بعد میں اظہار خیال کروں گا۔ سب سے پہلے ارتداد کی شرعی حیثیت قرآن وحدیث کی رو سے پیش کرنا چاہتا ہوں:

۱..... قرآن مجید نے بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کے ضمن میں موسیٰ علیہ السلام کی غیر موجودگی میں گائے کے چھڑے کی پوجا کا ذکر کرنے کے بعد اس جرم (ارتداد) کی سزا بیان فرمائی ہے۔ ﴿اے میری قوم تم نے چھڑے کی پوجا کر کے ظلم (ایمان کے بعد ارتداد) کیا ہے۔ اس لئے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔﴾ بقرہ ۳۴

بنی اسرائیل کو جب موسیٰ علیہ السلام کی تربیت اور قیادت کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ایمان اور آزادی کی دولت عطا فرمائی اور فرعون اپنے لشکر سمیت ڈوب مرا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی دربار میں کوہ طور پر جا کر بلقی ہوتا ہوں۔ تاکہ وہ تمہیں زندگی گزارنے کے لئے دستور العمل عطا فرمائے۔ موسیٰ علیہ السلام اپنی غیر موجودگی میں ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر خود تشریف لے گئے۔ واپسی میں جب توراۃ لے کر پہنچے تو قوم دو فرقوں میں بٹ چکی تھی۔ ایک فرقہ سامری کے گمراہ کرنے پر چھڑے کا پوجاری بن کر دولت ایمان کھو بیٹھا۔ لیکن ہارون علیہ السلام نے قتل سے کام لیتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی آمد تک دونوں فرقوں کو سنبھالے رکھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور یہ صورت حال دیکھنی تو بہت خفا ہوئے۔ پہلے تو اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ لیکن جب ہارون علیہ السلام نے اپنی صفائی پیش کی کہ میں نے آپ کی آمد تک مرتدین کو سزا دینے کے مسئلہ کو مؤخر کیا۔ تاکہ آپ خود صورت حال دیکھ لیں اور مجھے تفرقہ بازی کا ذمہ دار قرار نہ دیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس مسئلہ ارتداد کا حل دریافت کیا۔ وحی الہی سے حکم پا کر قوم کو مخاطب ہوئے کہ اے میری قوم تم نے (ایمان کے بعد) چھڑے کی پوجا کر کے (بہت بڑے) ظلم (ارتداد) کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لئے (اس جرم پر نادم ہو کر) اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ (لیکن محض زبانی رجوع سے یہ جرم معاف نہیں ہوگا) بلکہ اپنی جانوں کو (اسلام پر ثابت رہنے والے مرتد بننے والوں کو جو کہ ایک ہی قوم ہونے کی وجہ سے اپنی جانوں کی مثل ہیں) قتل کرو۔

خلاصہ کلام! بنی اسرائیل پر جیسے اور بھاری احکام تھے۔ مثلاً کپڑا پلید ہو جائے تو دھوئے پاک نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ کاٹنا پڑتا تھا اور مال غنیمت کھانا حرام تھا۔ بلکہ آگ سے جلایا جاتا تھا اور طیبات یعنی پاکیزہ ماکولات بھی ان پر حرام کر دی گئی تھیں۔ وغیرہ وغیرہ! اسی طرح ان کے لئے ارتداد کی سزا بھی اتنی ہی بھاری تھی کہ باوجود نائب ہونے کے جرم معاف نہیں ہوتا تھا بلکہ سچے دل سے توبہ کرنے کے باوجود واجب القتل رہتے تھے۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے حکم پا کر بنی اسرائیل کو بتایا کہ توبہ کے بعد بھی تم ہی سے مومن مرتدوں کو قتل کریں۔ تب جرم معاف

ہوگا۔ امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ نے اور احسانات کے ساتھ یہ احسان بھی فرمایا کہ مرتد اگر سچے دل سے تائب ہو جائے تو جرم ارتداد و عاف ہو جائے گا اور وہ شخص واجب القتل نہیں رہے گا۔ لیکن اگر اپنے مرتدانہ عقیدے پر مصر ہو تو وہ تین سے زیادہ مدت زندہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔

امام بخاریؒ نے اپنی مایہ ناز صحیح البخاری میں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد سب کتابوں سے زیادہ صحیح مانی جاتی ہے مستقل کتاب (CHapter) مرتد کے شرعی حکم پر جمع کئے ہیں اور ہر ایک کتاب میں متعدد ابواب قائم کر کے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ نقل کی ہیں۔ اس مسئلہ پر دلائل کی کثرت کا اندازہ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ صرف ایک باب حکم المرتد والمرتدة میں چودہ آیات قرآنی جمع کی ہیں۔ صفحہ ۱۰۲۲ ج ۲ پوری صحیح بخاری میں کسی بھی مسئلہ پر اتنی آیات قرآن کہیں جمع نہیں کر سکے اور اپنے طرز کے موافق ان آیات کا خلاصہ حکم حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور امام محمد بن شہاب زہریؒ سے نقل کیا ہے کہ مرتد اور مرتدہ قتل کئے جائیں گے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ مرتد کا واجب القتل ہونا امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اس حد تک کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ مرتد کی توبہ قبول کی جائے گی یا نہیں۔ اگر توبہ قبول کی جائے گی تو توبہ کا موقع دینا مستحب ہے یا واجب ہے۔ نیز اگر موقع دیا جائے تو کتنا وقت دیا جاسکتا ہے۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ عورت کو بھی مرتد کی طرح ارتداد کی سزا میں قتل کر دیا جائے۔ یا ہمیشہ کے لئے جیل میں قید رکھا جائے۔ تاکہ بہ توبہ کر لے یا قیدی ہی میں مرجائے۔..... الخ۔

ان چار جزوی تفصیلات میں فقہ حنفی نے بہت ہی آسان پہلو اختیار کیا ہے۔ یعنی مرتد کی توبہ قبول کی جائے گی۔ نیز اس کو سوچنے کا موقع دیا جائے گا۔ اگر شبہات ہیں تو ازالہ کیا جائے گا۔ یہ موقع تین دن ہوگا۔ نیز عورت مرتدہ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس کو دائمی طور پر قید رکھا جائے گا۔ تاکہ یا توبہ کرے یا قیدی ہی میں مرجائے۔

امام بخاریؒ نے ص ۱۰۰۵ ج ۲ پر ایک مستقل کتاب المہاربین من اهل الکفر والردة کے عنوان سے بیان کیا ہے جس میں مرتد کی سزا کے استنباط کے لئے ایک آیت: ”انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسوله“ تحریر فرمائی ہے اور اس آیت کی تشریح میں ایک حدیث نبویؐ پیش کی ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس عکل اور عریضہ قبیلوں کے لوگ آئے اور اسلام کی صداقت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اور مسجد نبویؐ میں اصحاب صفہ کے ساتھ رہنے لگے۔ ان کو مدینہ کی آب و ہوا اس نہ آئی اور جگر کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ حضور ﷺ نے ان کو ربذہ کے مقام پر جا کر ٹھہرنے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ وہاں پر صدقہ کے آدمیوں کی چراگاہ تھی۔ (اور ادنت کا دودھ جگر کی بیماری کے لئے مفید ہے۔) یہ جا کر وہاں مقیم ہو گئے اور دودھ پیا تو

درست ہو گئے۔ بلکہ حدیث شریف کے الفاظ میں مولے تازے بن گئے۔ پھر بد قسمتی ان پر سوار ہو گئی اور مرتد ہو گئے اور چرہاے کو قتل کیا اور اونٹ چرا کر لے گئے۔ جب حضور ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ان کے تعاقب میں مسلمانوں کا ایک دست بھیجا اور دو پہر سے پہلے فجر میں گرفتار کر کے حضور ﷺ کے سامنے پیش کئے گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے گرم سلایاں ان کی آنکھوں میں پھر دائیں اور بائیں ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کے زخموں کو خون بند کرنے کے لئے نہ داغا۔ کیونکہ یہ اس زمانہ میں علاج تھا اور گرم پتھر ملی زمین پر پھکویا۔ فجر میں پانی پانی لگاتے رہے لیکن پانی نہ دیا گیا۔ حتیٰ کہ ترپ ترپ کر مر گئے۔

اس حدیث کے راوی حضرت انسؓ کے شاگرد طیل القدر تابعی حضرت ابو قلابہ عبداللہ بن زید جرئیؓ اس انوکھی سزا کے وجوہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”لہٰذا قوم سسرقوا و قتلوا و کفروا بعد ایمانہم و حاربوا اللہ و رسولہ“۔ یعنی ان لوگوں نے اونٹ چرائے اور چرہاے کو قتل کیا اور ایمان کے بعد کفر (ارتداد) کے مرکب ہوئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ لڑائی کی۔

یعنی ان مجرمین کو عبرت کا سزا کے وجوہ بھی تھے۔ ان سب سے اہم وجہ ارتداد تھی۔ کیونکہ چوری کی سزا قتل نہیں ہے اور قتل کے بدلہ میں محض قتل کیا جاتا ہی کافی تھا۔ نہ کہ ہاتھ پاؤں کاٹا اور آنکھیں نکالنا وغیرہ۔ باقی عمار بہ بعد ڈاکہ زنی کا ارتکاب یہاں پر نہیں ہوا۔ کیونکہ اونٹ لیجا کر حضرت انسؓ اور ابو قلابہؓ چوری سے تعبیر کر رہے ہیں اور اونٹوں کے سوا دوسرا کوئی مال تھا ہی نہیں جس پر ڈاکہ ڈالا جائے اور عقلاً بھی یہ بات واضح ہے کہ چرہاے کو قتل کرنے کے بعد کوئی مزاحم ہی موجود نہیں تھا تو ڈاکہ کیسے لگے۔ ڈاکہ تو مزاحمت کر کے مال لے جانے کو کہتے ہیں۔ نیز امام بخاریؒ نے پوری کتاب میں کہیں بھی ڈاکہ زنی یعنی قطع الطریق کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ اس کے ابتدائی عنوان کتاب المحاربین من اهل الکفر والردۃ کہہ کر محاربتہ بمعنی کفر و ارتداد کیا ہے۔ آگے چل کر پہلے باب کا عنوان یوں ذکر کرتے ہیں۔ باب لم یحسم النبی ﷺ المحاربین من اهل الردۃ حتیٰ ہلکوا! مطلب یہ کہ نبی کریم ﷺ نے محاربین یعنی مرتدین کے زخموں کو خون بند کرنے کے لئے نہ داغا۔ حتیٰ کہ خون کے بہنے سے ہلاک ہو گئے۔ دوسرے باب میں اس سے بھی زیادہ مزاحمت کرتے ہوئے المرتدوں الحاربوں کو صفت توضیحی کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ باب لم یسقی المرتدون المحاربون حتیٰ ماتوا!

اتنی تصریحات کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ اس آیت میں مرتد کی سزا قتل بیان کی گئی ہے۔ اس آیت سے حکومت کے باغی مراد لینا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ چند افراد پر مشتمل ٹولہ تھا جس کو پکڑنے میں نہ دیر لگی نہ دشواری پیش آئی۔ بلکہ پہلے ہی دن سورج چڑھنے سے قبل گرفتار کر کے مدینہ لائے

گئے۔ گویا کہ بالکل مزاحمت نہیں ہوئی۔ منفعۃ! یعنی مزاحمت کے بغیر عملی بغاوت نہیں ہوئی۔ رہی اعتقاد و نظریاتی۔ بغاوت وہ تو مرتد میں بطریق اتم موجود ہے کہ وہ اللہ اور رسول اور اسلامی حکومت کا دل سے مخالف ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نظریاتی باغی اور کون ہوتا ہے؟

ان تصریحات سے واضح ہو گیا کہ آیت شریفہ میں محارب سے مراد مرتد ہے۔ یہ سزا مرتد کو (مثلاً) یعنی شکل بکاڑنے کی ممانعت سے پہلے دی گئی ہے۔ بعد میں صرف تلوار سے قتل کرنے کی سزا دی جاتی رہی۔ جیسا کہ بہت ساری صحیح احادیث میں اس کا بار بار واضح طور پر ذکر آچکا ہے۔

بخاری ج ۲ کتاب الدیات ص ۱۰۹ پر یہی حدیث ذکر کرنے کے بعد حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ: ”قللت ای سنشی اشد مما صنع هؤلاء ارتد واعن الاسلام وقتلو او سرقوا۔“ یعنی ان لوگوں (عسکر و عریہ والوں) نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے؟۔ انہوں نے ارتد ادا کا ارتکاب کیا۔ قتل کیا۔ چوری کی۔

خلاصہ یہ کہ حضرت ابوقلابہؓ کے نزدیک ان لوگوں کے تین جرم تھے۔ یعنی ارتد ادا قتل چوری ڈاکہ زنی اور بغاوت کا یہاں کوئی تذکرہ نہیں فرما رہے ہیں۔ بلکہ محاربہ سے مراد ارتد ادا لے رہے ہیں۔ اس حدیث کے اول میں اسی صفحہ پر زیادہ تصریح فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”واللہ ما قتل رسول اللہ ﷺ احداً قط الا فی ثلاث خصال رجل قتل بجبریۃ نفسہ فقتل۔“ اور ”رجل زنی بعد احصان او رجل حارب اللہ ورسولہ وارتد عن الاسلام۔“ یعنی خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے تین جرائم کے سوا کسی کسی مجرم کو قتل نہیں کیا۔ (۱)۔۔۔ ایک جس آدمی نے قتل کیا ہوا ہے اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (۲)۔۔۔ شادی شدہ محض زانی۔ (۳)۔۔۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے لڑائی مول لے لی ہو اور اسلام سے مرتد بن گیا ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی ہدایت حضرت انسؓ کی روایت اور حضرت ابوقلابہ بن عبد اللہ ابن زید جرمی کی وضاحت اور امام بخاریؒ کی وضاحت سے یہ مسئلہ راجع النہار کی طرح روشن ہو کر سامنے آیا کہ قرآن مجید کی آیت: ”انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ۔“ میں مرتد کی شرعی سزا ایمان کی گئی ہے اور محارب سے مراد مرتد ہے۔ مفسرین حضرات اس آیت کریمہ کی تشریح میں دو جماعتوں پر مشتمل ہیں۔

ایک یہ کہ آیت محض مرتد کی سزا کے لئے نازل ہوئی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس آیت کے مصداق مرتد اور ڈاکو دونوں ہیں اور اس آیت میں دونوں کا حکم بیان کیا ہوا ہے۔ لیکن کسی بھی مفسر نے اس سے مرتد کا حکم استنباط کرنے سے انکار نہیں کیا۔ یہی ہمارا مدعا ہے کہ اس آیت میں مرتد کا شرعی حکم بیان ہوا ہے۔ تمت بالفیہ!